Marfat.com

(3091

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# درسِ قرآن

## تدبر قرآن

حکومت پاکستان وزارت تعلیم ادارہ تعلیم و تحقیق دفتر

## المجلد الاول

الجزء الاول، الثانی والثالث

(پارہ اوّل، دوم وسوم)

تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

ابو مسعود حسن عثمانی

ایم اے (اسلامیات) ایم اے (عربی) ایم اوایل

فاضلِ دورۂ حدیث (فتح پوری، دہلی)

فاضل السنۃ شرقیہ

رئیس مجمع بحوث اسلامی (رجسٹرڈ)

۵۳۔اے حیدر روڈ، راولپنڈی کینٹ

Marfat.com

E 6097

کتاب : تدریس لغۃ القرآن (المجلد الاول)
(الجزء الاول، الثانی والثالث)

مؤلف : ابو مسعود حسن علوی

کتابت : عبدالعزیز

پیسٹنگ : عبدالحفیظ

تاریخ : ربیع الاول ۱۴۱۲ھ/ستمبر ۱۹۹۱ء

ناشران : محمد انور ہرل چیف انجینئر واپڈا، نائب صدر اسلامک ریسرچ اینڈ ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) راولپنڈی
سید غلام شبیر، سیکرٹری جنرل، حیدر روڈ، راولپنڈی

مطبع :

تعداد : ایک ہزار زاہد بشیر پرنٹرز، لاہور

ہدیہ : ۱۳۰ روپے

ملنے کے پتے

۱۔ محمد انور ہرل چیف انجینئر واپڈا۔ جی ۱ واپڈا کالونی۔ شالیمار لاہور

۲۔ لاہور : فیروز سنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ، شاہراہ قائداعظم، لاہور

۳۔ راولپنڈی : فیروز سنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ، پشاور روڈ، راولپنڈی

۴۔ کراچی : فرسٹ فلور، مہران، ٹٹ، بن کلفٹن روڈ، کراچی

اسلامک ریسرچ اینڈ ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ)
۵۳۔ اے حیدر روڈ۔ پوسٹ بکس نمبر ۸۷۹ راولپنڈی۔ فون ۵۶۸۳۳۱

Marfat.com

(3091

# فہرس


| | |
|---|---|
| ★ توضیح | ۴ |
| ★ عرضِ حال | ۵ |
| ★ براہِ راست قرآن فہمی کی ضرورت اور عربی زبان | ۱۳ |
| ★ تدریس لغۃ القرآن، اسلوب و خصوصیات | ۳۵ |
| ★ خصوصیات | ۳۶ |
| ★ تسہیل لغۃ القرآن | ۳۷ |
| ★ ترتیب۔ تسہیل لغۃ القرآن | ۳۹ |
| ★ تدریس لغۃ القرآن (متن) | ۸۵ |
| — الجزء الاوّل۔ (سورۃ البقرۃ) | ۸۷ |
| — الجزء الثانی۔ (سورۃ البقرۃ) | ۴۵۵ |
| — الجزء الثالث (سورۃ البقرۃ) | ۷۳۸ |
| — الجزء الثالث۔ (سورۃ آلِ عمران) | ۸۳۹ |
| ★ کتابیات | ۱۰۱۱ |


Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# توضیح

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِہِ الْکِتَابَ وَ لَمْ یَجْعَلْ لَّہٗ عِوَجًا وَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ. اَمَّا بَعْدُ :

تدریس لغۃ القرآن کی نشر و اشاعت کا مقصد وحید صرف یہ ہے کہ اس طریقہ سے عام تعلیم یافتہ طبقہ میں براہ راست قرآن فہمی کی استعداد پیدا کی جائے۔ بحمد اللہ ہماری یہ کوشش بہت حد تک کامیاب رہی ہے.

تدریس لغۃ القرآن المجلد الاول پہلے ایڈیشن میں تسہیل لغۃ القرآن، قرآن فہمی کی ضرورت اور الجزء الاول (پارہ اول) پر مشتمل تھی۔ جبکہ المجلد الثانی میں الجزء الثانی والثالث (پارہ دوم وسوم) کو شامل کیا گیا ہے ـــــ اب دوسرے ایڈیشن میں مجلدات کی ترتیب میں وحدت پیدا کرنے کے لئے تبدیلی کر دی گئی ہے اور وہ یہ کہ المجلد الاول میں پہلے تینوں پاروں (الجزء الاول۔ الثانی والثالث) کو یکجا کر دیا گیا ہے تاکہ قارئین کرام کے لئے سہولت پیدا ہو۔ آئندہ ہر مجلد تین پاروں پر مشتمل ہوگی۔ اس طرح تدریس لغۃ القرآن دس مجلدات میں مکمل ہو جائے گی۔ (انشاء اللہ العزیز)۔ وما توفیقی الا باللہ.

ابو مسعود حسن علوی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# عرضِ حال

از روزگارِ خویش ندانم جز این قدر
خوابم زیاد رفتہ و تعبیرم آرزوست

راولپنڈی شہر سے کوئی ۳۰ کلومیٹر جانب جنوب دریائے سواں کے مشرقی کنارے پر ایک پہاڑی ٹیلے پر ایک گاؤں آباد ہے جسے دریائے سواں نے ایک جزیرہ نما کی شکل دے رکھی ہے۔ اس گاؤں کے مشرق میں ایک وسیع زرخیز شاداب قطعہ زمین دُور تک پھیلتا چلا گیا ہے۔ "سروبہ" نامی اس گاؤں کی تمام آبادی قطب شاہی اعوان خاندان سے تعلق رکھتی ہے۔

پہلی جنگِ عظیم کے اختتام پر اسی گاؤں کے ایک قدیم علمی گھرانے میں متولد ہوا۔ دادا مرحوم اپنے وقت کے ایک مشہور جیّد عالمِ دین تھے، بہت سے مشہور علما نے ان سے فیضِ علم حاصل کیا تھا۔ گاؤں کے اکثر بڑے بوڑھے ان کے علمی اور روحانی کمالات کے قصّے بیان کرتے تھے۔ ناظرہ قرآن مجید اور فارسی کی درسی کتب کی تعلیم گھر پر ہی حاصل کی اور قریب کے ایک ورنیکلر مڈل سکول سے مڈل کا امتحان امتیازی حیثیت سے پاس کیا۔ ہمارے علاقہ میں اس وقت کوئی انگریزی سکول



Marfat.com

نہ تھا اس لئے مزید تعلیم کے لئے انجمن حمایت الاسلام اسلامیہ ہائی سکول ریلوے روڈ لوجر خان میں داخلہ لینا پڑا۔ والد مرحوم کی شروع ہی سے یہ خواہش تھی کہ مجھے دینی تعلیم دلائی جائے۔ ان دنوں ہمارے علاقہ کے ایک مشہور عالم دین اور محدث مولانا عبدالعزیز سہالوی شیرانوالہ گیٹ گوجرانوالہ میں خطیب اور عربی مدرسہ انوار العلوم کے ناظم اعلیٰ تھے۔ والد مرحوم کے ان سے ذاتی مراسم تھے۔ چنانچہ درس نظامی کی تعلیم کے لئے مجھے گوجرانوالہ کے اس مدرسہ میں داخل کرایا گیا تقریباً پانچ سال یہاں رہ کر درس نظامی کی تکمیل کی۔ مولانا محمد چراغ گجراتی۔ مولانا محمد خلیل جہلمی۔ مولانا عبدالقدیر اور مولانا محمد یوسف اکھوڑوی وغیرہ اساتذہ سے میں نے درس نظامی کی تعلیم حاصل کی۔ اسی دوران اسلامیہ ہائی سکول گوجرانوالہ کے ایک سینئر استاذ مولوی رشید احمد ایم اے کے قائم کردہ ادارہ سے منشی فاضل کا امتحان پاس کیا۔

درس نظامی سے فراغت کے بعد دورۂ حدیث کے لئے دارالعلوم دیوبند گیا لیکن علالت کی وجہ سے تعلیم کو جاری نہ رکھ سکا۔ صحت یاب ہونے کے بعد چونکہ دورۂ حدیث کا کلم بہت آگے جا چکا تھا۔ مجبوراً دہلی کا رُخ کیا اور اورنٹیل کالج فتحپوری دہلی میں مولوی فاضل کلاس میں داخلہ لے لیا۔ مولانا سعید احمد اکبرآبادی مدیر "البرہان" اور ناظم اعلیٰ ندوۃ المصنفین اس وقت کالج کے پرنسپل اور عربی کے استاذ تھے مولانا موصوف اور مولانا محبوب الٰہی سے مولوی فاضل کی تعلیم حاصل کی۔ فاضل کے امتحان میں کامیابی کے بعد مدرسہ عالیہ فتحپوری دہلی میں ہی دورۂ



Marfat.com

حدیث میں شامل ہوگیا۔ مولانا سلطان محمود گجراتی شیخ الحدیث تھے۔ استاذ مکرم مولانا رشید ایم اے جن سے گوجرانوالہ میں منشی فاضل کی تعلیم حاصل کی تھی ان دنوں انجمن ترقی اُردو۔ دریا گنج دہلی میں جنرل مینجر کی حیثیت سے کام کر رہے تھے تعلیم سے فراغت پاتے ہی ان کی وساطت سے انجمن سے وابستگی پیدا کرلی انجمن کے اخبار "ہماری زبان" اور دہلی اردو کالج اور دوسرے شعبہ جات میں کام کرتا رہا۔ تقریباً چار سال تک دہلی میں قیام رہا۔ اس اثناء میں مفتی محمد کفایت اللہ اور مولانا عبید اللہ سندھی۔ شمس العلماء مولانا عبدالرحمٰن جیسی عظیم شخصیات کی مجالس میں حاضر ہونے کے مواقع بھی میسّر آئے۔

غیر منقسم ہندوستان میں دہلی کو اسلامی علوم و فنون اور تہذیب و تمدن کے لحاظ سے مرکزیت حاصل تھی یہاں قیام کے دوران علمی لحاظ سے میں نے بہت کچھ سیکھا اور بقول سعدی ؒ ع تمتع زہر گوشۂ یافتم

لیکن ایک گمنام مگر صاحبِ کمال درویش منش انسان کے فیضِ صحبت نے میری زندگی کو حقیقی انقلاب سے دوچار کیا اس صاحب کمال بزرگ صوفی محمد اکبر کا آبائی وطن راولپنڈی تھا۔ یتیمی کی حالت میں ابتدائی زندگی گزاری۔ تین چار سال تک میرے آبائی گاؤں میں دادا مرحوم سے تعلیم حاصل کرتے رہے پھر ایک ہزاروی مولوی صاحب کے ہمراہ دہلی چلے آئے اور اب عرصہ سے یہاں ہی مقیم تھے۔ دینی تعلیم کے ساتھ فن کتابت میں مہارت پیدا کی اور اسی کو ذریعۂ معاش بنایا لیکن اس وقت اسے بھی ترک کر کے ہمہ وقت دینی امور کے لئے اپنے آپ کو وقف



Marfat.com

کر رکھا تھا۔ صوفی صاحب اس سابقہ تعلق کی بنا پر مجھ پر خاص عنایت اور توجہ فرماتے۔ امام ابن تیمیہ۔ امام غزالی۔ شاہ ولی اللہ دہلوی کی کتب کے مطالعہ کی تلقین کی اور بہت سے حقائق و رموز کو منکشف کیا۔ صوفی صاحب کے ان احسانات کو میں کبھی فراموش نہ کر سکا۔ انکے خلوص و محبت کی یاد اب بھی دِل میں ایک تڑپ پیدا کر دیتی ہے۔ دہلی سے واپس آنے کے بعد تقریباً دو سال تک ان سے رابطہ قائم رہا پھر اچانک یہ سلسلہ منقطع ہو گیا۔ بعض ذرائع سے پتہ چلا کہ وہ اس دارِ فانی سے رخصت ہو چکے ہیں۔ آہ

پیدا کہاں ہیں ایسے پراگندہ طبع لوگ
افسوس تم کو میر سے صحبت نہیں رہی

دہلی سے واپسی پر والد بزرگوار کے ایماء پر تا ہلی زندگی اختیار کر لی تقریباً دو سال تک گاؤں کی پُرسکون فضا میں بسر کئے۔ ۱۹۴۶ء میں دیہی زندگی کی اس غیر علمی فضا سے گھبرا کر راولپنڈی میں ملازمت اختیار کر لی۔ اسی دوران راولپنڈی میں پہلی بار منشی فاضل کلاس کا اجرا کیا۔ ملازمت کا سلسلہ صرف ایک سال تک جاری رہ سکا۔ ۱۹۴۷ء میں کالج روڈ راولپنڈی میں ایک متروکہ سکول کی عمارت میں عربیک مسلم ہائی سکول اور دارالعلوم السنہ شرقیہ کی بنیاد رکھی۔ عربی فارسی اور اردو امتحانات کے لئے اس ادارہ کا باقاعدہ طور پر یونیورسٹی اورنٹیل کالج لاہور سے الحاق کرایا۔ بعد میں اسی ادارہ کی طرف سے "ادب و تاریخ" نامی ایک ماہانہ جریدہ کا اجراء کیا جو آٹھ سال تک جاری رہا۔



Marfat.com

## عرضِ حال

ہزاروں طلباء نے اس ادارہ سے اردو فارسی اور عربی کے امتحانات پاس کئے۔ ۱۹۶۰ء میں مرکزی محکمۂ تعلیم میں ملازمت اختیار کرلی لیکن دارالعلوم کے ماتحت ایم اے اردو فارسی اسلامیات اور عربی کی تدریس کا سلسلہ جاری رہا۔ ۱۹۷۶ء میں محکمۂ تعلیم سے فارغ ہوا اور اسی سال چند صاحب علم وفضل احباب کے تعاون سے اسلامک ویلفیئر سوسائٹی رجسٹرڈ (مجمع بحوث اسلامی) کا قیام عمل میں آیا۔ سوسائٹی کی طرف سے چار کتابچے شائع ہو چکے ہیں۔

۱۹۷۴ء میں لاہور کی اسلامی سربراہ کانفرنس میں اسلامی ممالک کے ساتھ روابط کے لئے پاکستان میں عربی زبان کی اشاعت کو ضروری سمجھا گیا اور پاکستان میشنل سنٹر کے تحت جدید عربی کا سرٹیفکیٹ کورس شروع کیا گیا۔ اس کورس کو اسقدر مقبولیت حاصل ہوئی کہ بہت جلد ملک کے تمام بڑے شہروں میں اس کے مراکز قائم ہو گئے۔ سرٹیفکیٹ کورس کی کم مائگی کو محسوس کرتے ہوئے ۱۹۸۳ء میں اسوقت کے ڈائریکٹر جنرل احمد حسن شیخ کی مساعی سے اسے ڈپلوما کورس کا درجہ عطا کیا گیا جو نہایت احسن اقدام تھا لیکن افسوس کہ شیخ صاحب کے بعد یہ سلسلہ زیادہ دیر تک قائم نہ رہ سکا اور اس انتہائی مفید کام کی اہمیت سے چشم پوشی کرتے ہوئے اسے بند کر دیا گیا۔

عربی زبان کے اس کورس سے شروع سے لے کر آخر تک میرا تدریسی نصابی اور انتظامی تعلق قائم رہا۔

شاہ ولی اللہ دہلوی کے مطالعہ سے یہ بات ذہن میں پختہ ہو چکی تھی



Marfat.com

کہ ابتدائی عربی قواعد وضوابط کی مختصر تعلیم کے بعد براہِ راست قرآن فہمی کی استعداد بہم پہنچائی جا سکتی ہے۔ نیشنل سنٹر میں عربی کورس میں شامل ہونے والے حضرات کے لئے ۸۳-۱۹۸۲ء میں تدریس اللغۃ القرآن کی پہلی کلاس شروع کی گئی۔ یہ کام نہایت دشوار اور وسائل نہایت محدود تاہم محض اللہ کے توکل پر اسے شروع کر دیا گیا۔

جلوۂ کاروانِ ما نیست بہ نالۂ جرس
عشق تو راہ می برد شوق تو زادی دہد

یہ سلسلہ نہایت کامیاب ثابت ہوا اور اس وقت سے لے کر اب تک بدستور تدریس کا کام ہو رہا ہے اور اس میں شریک ہونے والے حضرات میں دس ماہ کی قلیل مدت میں براہِ راست قرآن کو سمجھنے کی اہلیت پیدا ہو جاتی ہے۔

"تدریس اللغۃ القرآن" کو اور زیادہ مؤثر بنانے اور اس کے دائرۂ عمل کو وسعت دینے کے لیے ضروری تھا کہ تحریری شکل میں ایسی تشریحی تفسیر پیش کی جائے جس کی مدد سے ایک معمولی لکھا پڑھا آدمی اپنے اندر براہِ راست قرآن فہمی کی استعداد پیدا کر سکے یہ امر عام تدریسی کام سے زیادہ دشوار اور محنت طلب تھا لیکن۔ ؎

کار مشکل بود ما بر خویش آسان کردہ ایم

چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے لغوی تشریحات اور عربی گرامر کے ساتھ اس کتاب "مقدس" کا پہلا پارہ مکمل کر لیا گیا اس کے شروع میں عربی قواعد پر مشتمل "تسہیل لغۃ القرآن" رسالہ اس کے ساتھ منسلک



Marfat.com

# عرضِ حال

کیا گیا تاکہ عربی گرائمر کے ان بنیادی قواعد کی مدد سے لغوی تشریحات کو سمجھنے میں سہولت پیدا ہو سکے۔

میری تمام زندگی کے مطالعہ اور تجرباتِ حیات کا ماحصل یہ ہے کہ اس کائنات میں صرف قرآن ہی ہماری رہنمائی کر سکتا ہے اور قرآن کی راہ ہی اصل راہ ہے۔ امام مالک فرماتے ہیں:

لَا یَصْلُحُ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِلَّا بِمَا صَلَحَ بِهٖ اَوَّلُهَا

"اس اُمت کے آخری ادوار کی اصلاح صرف اسی سے کی جا سکے گی جس سے اوّلین دَور میں اس کی اصلاح کی گئی۔"

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس طریقہ سے قرآن فہمی کی تعلیمات پر میرا یقین پختہ سے پختہ تر ہو چکا ہے اور میں نے تہیہ کر لیا ہے کہ اب حیاتِ مستعار کے بقیہ تمام لمحات کو اسی امر کے لئے وقف رکھوں گا۔ شاید یہی بات میرے لئے نجاتِ اخروی کا باعث بن جائے۔

حسن صد بار گفتہ کہ بندہ توام
تو ہم یکبار بگو کہ بندۂ منی

آخر میں ان حضرت کا صمیم قلب سے ممنون ہوں جنہوں نے اس سلسلہ میں میری ہمت افزائی کی اور "تدریس اللغۃ القرآن" الجزالاوّل کی طباعت کے لئے مکمل تعاون کیا ـــــ جناب محمد انور ہرل چیف انجینئر ڈائریکٹر جنرل پرسانل واپڈا لاہور کو اس سلسلہ میں اوّلیت کا فخر حاصل ہے۔

جناب سید اختر علی شاہ ڈپٹی ڈائریکٹر اینٹی کرپشن راولپنڈی، جناب احمد حسن شیخ سابق پرنسپل انفارمیشن افیسر حکومت پاکستان اسلام آباد



Marfat.com

جناب سید غلام شبیر شاہ و جناب سید بشیر حسین شاہ مالکان علی آٹو موبائلز راولپنڈی کینٹ، عزیز مکرم محمد فیاض اکبر ایم اے۔ایل ایل بی۔ ایڈووکیٹ راولپنڈی، جناب عبداللطیف چیف سیکورٹی آفیسر واپڈا مریڑ حسن، تمام حضرات کو اللہ تعالیٰ اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ مولوی محمد سعید صاحب سابق چیف ایڈیٹر پاکستان ٹائمز بھی خصوصی شکریے کے مستحق ہیں کہ انہوں نے عربی گرائمر کے لئے کلماتِ عاملہ کا ایک خصوصی چارٹ مرتب کر کے عطا فرمایا۔ وَمَا توفیقی اِلّا باللہ وھو الموفق المُستعان۔

ابُومسعود حسن علوی



Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# براہِ راست قرآن فہمی کی ضرورت اور عربی زبان

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِىْ لِلَّتِىْ هِىَ اَقْوَمُ (بنی اسرائیل: ۹)

"بیشک یہ قرآن نہایت سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔"

بعض حضرات کا خیال ہے کہ اس دور میں براہِ راست قرآن و تفسیر کی چنداں ضرورت باقی نہیں رہی اس لئے کہ قرآن و سنت کے تمام احکام اور دین کی تمام باتوں کو اکثر علماء نے اپنی زبانوں میں مرتب کر دیا ہے۔ ہم ان کتابوں سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ پھر براہِ راست کتاب و سُنّت کے مطالعہ کا کیا فائدہ؟ لیکن ایسا تصور سراسر غلط، اجماعِ امت کے خلاف اور دینِ اسلام سے انتہائی بیگانگی پر مبنی ہے۔ قرآن مجید محض چند ایک فقہی مسائل کا نام نہیں ہے۔ یہ ایک ایسی کتابِ ہدایت ہے جو انسان کا تزکیہ کر کے سعادتوں کی انتہائی بلندیوں کی طرف اس کی رہنمائی کرتی ہے اور جہالت اور ضلالت کی پستیوں سے نکال کر اسے زمین میں نیابتِ الٰہی کا حقدار بناتی ہے اور یہ چیز قرآن کے علاوہ کہیں اور سے حاصل نہیں کی جا سکتی۔ دنیا کی کوئی عظیم سے عظیم کتاب بھی قرآن کا بدل نہیں بن سکتی۔

فہمِ قرآن کی استعداد رکھنے والوں کو اس بات کا علم ہے کہ اس کی ہر آیت اپنے اثرات کے لحاظ سے معجز ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:



Marfat.com

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝

(الزمر: ۲۳)

"اللہ تعالیٰ نے نہایت اچھی باتیں نازل فرمائی ہیں (یعنی کتاب جس کی آیتیں باہم) ملتی جلتی ہیں اور دہرائی جاتی ہیں جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ان کے بدن کے (اس سے) رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں پھر ان کے بدن اور دل نرم ہو کر اللہ کی یاد کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ یہی اللہ کی ہدایت ہے وہ اس سے جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور جس کو اللہ گمراہ کرے اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔"

اس سے قبل کی آیات میں فرمایا:

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

(الزمر: ۲۲)

"سو جس شخص کا سینہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لئے کھول دیا ہے اور وہ اپنے پروردگار کے عطا کئے ہوئے نور سے پُر ہے کیا وہ شخص اور اہلِ قساوت برابر ہیں۔ سو جن لوگوں کے دل اللہ کے ذکر سے متاثر نہیں ہوتے ان کے لئے بڑی خرابی ہے یہ لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔"

قرآن مجید ایسی کتاب معجز ہے جس کے بارے میں سورۃ الحشر میں فرمایا:



Marfat.com

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا
مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۭ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ
لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝

"اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو (ای مخاطب) تو اسے دیکھتا کہ اللہ کے خوف سے دب جاتا اور پھٹ جاتا اور ان مضامینِ عجیبہ کو ہم لوگوں کے نفع کے لئے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ سوچیں اور غور و فکر سے کام لیں۔"

## قرآن الفاظ و معانی کا مجموعہ:

علماء نے قرآن مجید کی یہ تعریف کی ہے:

هُوَ النَّظْمُ وَالْمَعْنٰى جَمِيْعًا۔ یعنی قرآن الفاظ و معانی دونوں کے مجموعے کا نام ہے ـــ جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر معانیِ قرآن کو الفاظِ قرآن کے علاوہ دوسرے الفاظ یا دوسری زبان میں لکھا جائے تو اسے قرآن نہیں کہیں گے۔ اس طرح اگر کوئی شخص مضامینِ قرآن کو تبدیل شدہ الفاظ میں نماز میں پڑھے تو اس کی نماز ادا نہ ہوگی۔

قرآن مجید قیامت تک کے لئے ہر انسان پر اللہ کی طرف سے ایک زبردست حجت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

وَالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَّكَ اَوْ عَلَيْكَ

"یہ قرآن تیرے لئے ایک حجت ہے"ـــ بشرطیکہ تو اسے سمجھے اور اس پر عمل پیرا ہوـــ اور یہی قرآن تیرے خلاف ایک زبردست حجت ہے



Marfat.com

بصورتیکہ تو اسے سمجھنے کی کوشش نہ کرے اور عمل پیرا نہ ہو۔

قرآن کا خطاب تمام بنی نوع انسان کے لئے ہے اور وہ ساری کائنات کی ہدایت کے لئے نازل کیا گیا ہے۔ ارشاد ہے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ

"اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو"

کیا ان قرآنی آیات کے مخاطب ہم لوگ نہیں ہیں؟ — کیا ہم میں سے بعض کی قرآن فہمی ہمارے لئے مکتفی ہو سکتی ہے؟ — یہ قطعاً غلط اور بیہودہ تصور ہے۔ ہم میں سے ہر انسان کے لئے بقدر وسعت کتاب مقدس کا فہم ضروری ہے۔ اس میں جاہل اور عالم کا کوئی فرق اور امتیاز نہیں۔

## قیامت میں صرف قرآن و سنتِ رسولؐ کے بارے میں پوچھا جائے گا

قیامت میں اللہ تعالیٰ لوگوں کے اقوال اور ان کے سمجھنے کے بارے میں نہیں پوچھیں گے — اللہ تعالیٰ تو صرف اس کتاب کے بارے میں پوچھیں گے جسے اس نے ہماری رشد و ہدایت کے لئے نازل فرمایا ہے اور سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں استفسار کریں گے جو اس کتابِ ہدایت کی تشریح بیان کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٤٤﴾ (النحل: ۴۴)

"اور تیری طرف یہ ذکر (قرآن) نازل کیا گیا تاکہ جو کچھ ان لوگوں کی طرف نازل کیا گیا ہے آپ اسے وضاحت سے بیان کریں تاکہ وہ غور و



Marfat.com

فکر سے کام لینے لگیں۔"

اس یقین کے بعد کہ آخرت میں ہم سے یہ سب کچھ ضرور پوچھا جائے گا تو پھر قرآن اور اس کی ہدایت سے ہماری غفلت انتہائی حیرت کا باعث ہے کتنی عظیم غفلت ہے اور کس قدر ہم دھوکے میں مبتلا ہیں۔

## فہم قرآن کیلئے عربی کی اہمیت

یہ حقیقت ہے کہ بقائے اسلام کا انحصار قرآن کے فہم صحیح پر منحصر ہے اور فہم قرآن لغتِ عربی کے سمجھنے کے ساتھ وابستہ ہے۔ بعض غیر عرب ممالک میں اس کی بقا علمِ تفسیر کے علماء کی وجہ سے ہے جو اپنی مساعی سے لوگوں کو قرآن فہمی کی دعوت دیتے ہیں اور مغرب کے ملحدانہ اعتراضات کا جواب دے کر مسلمانوں کو اسلام سے وابستہ رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ عرب اور غیر عرب تمام دنیائے اسلام کے علماء اس بات پر متفق ہیں کہ قرآن و سنت کو سمجھنے کے لئے عربی زبان کا جاننا نہایت ضروری ہے۔ اسلام میں داخل ہونے کے بعد ہر شخص یہ سمجھتا ہے کہ وہ دنیائے اسلام کے تمام مسلمانوں کے ساتھ اخوت اور بھائی چارے کے رشتہ سے منسلک ہو کر اُمتِ مسلمہ کا جزو بن چکا ہے ملتِ اسلامیہ ایک ایسی اکائی ہے کہ اس میں عربی۔ ترکی۔ فارسی۔ پاکستانی۔ چینی۔ ہندی کا کوئی تصور نہیں۔ قوم و وطن کے تمام موجودہ تصورات غیر اسلامی اور کافرانہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

إِنَّ هَٰذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُونِ ۝ (الانبیاء: ۹۲)

"تمہاری یہ اُمت ایک ملتِ واحدہ ہے اور میں ہی تم سب کا پروردگار ہوں۔ پس میری عبادت کرو۔"



Marfat.com

## قرآن وحدتِ ملّی کی اساس

ظاہر ہے کہ وحدتِ ملّی کی تکمیل وحدت لسانی کے بغیر ناممکن ہے۔ اس لئے امتِ مسلمہ کی وحدت کے لئے صرف وہی قرآنی زبان ہی کام دے سکتی ہے۔ جس کی بدولت متفرق رنگ و نسل اور ملک و وطن سے تعلق رکھنے والوں کو باہم اخوت و یگانگت کے مسلک سے منسلک کیا گیا تھا۔ اس لحاظ سے عربی زبان کسی ایک خطہ، نسل یا قوم کی زبان نہیں ہے بلکہ یہ تمام عالمِ اسلام کی زبان ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عربوں سے کہیں زیادہ عجمیوں نے اس زبان کی خدمت سرانجام دی ہے۔ اس لئے کہ وہ جانتے تھے کہ صرف یہی وہ لغت ہے جس کی بدولت اللہ تعالےٰ نے ہمیں اسلام کی یہ عظیم نعمت عطا کی ہے۔

قرآن دنیا کی سب سے پہلی کتاب ہے جس نے وحدت دینی کو اساس قرار دے کر رنگ و نسل اور قومیت کے امتیازات کو مٹایا ہے۔ وہ تعالیٰ:

يَاأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ۝ (الحجرات: ۱۳)

"اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں مختلف قوموں اور خاندانوں میں منقسم کیا تاکہ ایک دوسرے کی شناخت کر سکو۔ اللہ کے نزدیک تم سب سے زیادہ مکرم وہی ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو۔ بیشک اللہ خوب جاننے والا اور پورا باخبر ہے۔"



Marfat.com

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبۂ حجۃ الوداع میں فرمایا:

یَا اَیُّھَا النَّاسُ اَلَا اِنَّ رَبَّکُمْ وَاحِدٌ لَا فَضْلَ لِعَرَبِیٍّ عَلٰی عَجَمِیٍّ وَلَا لِعَجَمِیٍّ عَلٰی عَرَبِیٍّ وَلَا لِاَسْوَدَ عَلٰی اَحْمَرَ وَلَا لِاَحْمَرَ عَلٰی اَسْوَدَ اِلَّا بِالتَّقْوٰی " اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ" اَلَا ھَلْ بَلَّغْتُ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ فَلْیُبَلِّغِ الشَّاھِدُ الْغَائِبَ

لوگو! سن لو اور یاد رکھو کہ تمہارا پروردگار ایک ہے کسی عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر اور نہ کسی سیاہ فام کو گندم گوں پر اور نہ ہی گندم گوں کو اسود پر کوئی فضیلت حاصل ہے۔ اللہ کے نزدیک تم میں سے مکرم صرف وہی ہے جو تم میں سے زیادہ پرہیزگار ہو۔ آپؐ نے فرمایا سنو کیا میں نے اللہ کا پیغام تم تک پہنچا دیا لوگوں نے کہا ہاں، یا رسولؐ اللہ اس پر آپؐ نے فرمایا جو یہاں موجود ہیں وہ دوسروں تک یہ پیغام پہنچا دیں۔"

## عربی زبان سے ناواقفیت قرآن سے بُعد کا باعث بنی

قرونِ اولیٰ کے بعد مسلمانوں میں رنگ و نسل کی اس جاہلی عصبیت نے پھر سر اٹھایا جسے اسلام نے حرام قرار دیا تھا اور سختی سے اس کی ممانعت کی تھی۔ اس عصبیت سے عربی زبان کو بھی نقصان پہنچا اور عربی زبان کے ضعف سے قرآن و سنّت سے بُعد پیدا ہوا۔ یہاں تک کہ اس آخری دَور میں غیر عرب ممالک میں کچھ ایسے لوگ پیدا ہوئے کہ انہوں نے قرآن مجید کے اپنی اپنی زبانوں میں تراجم شروع کر دیئے تاکہ اصل عربی قرآن سے بے نیاز ہو جائیں۔



Marfat.com

بعض ممالک میں اس سلسلہ میں یہاں تک غلو سے کام لیا گیا کہ اذان، نماز، خطبات وغیرہ کو بھی اپنی زبان میں پیش کرنے کی کوشش کی۔ لیکن ان کی یہ مذموم کوشش کامیاب نہ ہو سکی۔ اصل قرآن سے بُعد کی وجہ سے بعض مُسلم ممالک میں عیسائی مشنریوں نے مسلمانوں کو مرتد بنانا شروع کر دیا اور یہ سب کچھ قرآن اور اس کی تعلیمات سے ناواقفیت کی بناء پر ظہور پذیر ہوا.

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں تدبّر اور غور و تفکّر کا حکم دیا ہے تاکہ اس سے ہدایت حاصل کریں اور اپنی نمازوں، دعاؤں اور اذکار میں جو کچھ پڑھتے ہیں اسے سمجھیں تاکہ اس کے اثرات پیدا ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ دِین کی اساس تین امور پر ہے:

علم، عمل اور اخلاص۔

ظاہر ہے کہ علم صحیح کے بغیر عملِ صالح کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔ اس بناء پر قرآن کی تعلیم یعنی اس کا فہم ہر مسلمان کے لئے لازم و ضروری ہے اور فہم قرآن کے لئے عربی زبان کا جاننا لازم ہے۔ قرآن مجید ایک عظیم ترین معجزہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کیا۔ فہم قرآن کے بغیر اس کے معجز ہونے کی حجت قائم نہیں ہو سکتی۔ اس لحاظ سے عربی زبان کا جاننا دینِ اسلام کی اہم ضروریات میں سے ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے:

تَعَلَّمُوا الْعَرَبِيَّةَ فَإِنَّهَا مِنْ دِيْنِكُمْ

"عربی زبان سیکھو یہ زبان تمہارا دین ہے"

ہمارا یہ پختہ ایمان ہے کہ ہمارے زوال اور پستی کا سب سے بڑا سبب قرآنی ہدایات سے اعراض کی وجہ سے ہے اور جب تک قرآن کی طرف پورے طور



Marfat.com

پر رجوع نہیں کریں گے اس وقت تک اپنی کھوئی عظمت اور وقار کو دوبارہ حاصل نہیں کر سکتے.

طالب قرآن کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے نفس کو فہم قرآن کی طرف متوجہ کرے اور اس سے ہدایت حاصل کرنے کے لئے اپنے آپ کو مکمل طور پر آمادہ کرے۔ ایسا کرنے سے اس پر اسلام کے وہ آداب ظاہر ہونے شروع ہو جائیں گے جن کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ فَاَحْسَنَ تَادِیْبِیْ

اور وہ ادب جس کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تعلیم دی گئی وہ قرآن تھا.

حضرت سعد بن ہشام رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق کے بارے میں پوچھا۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا: کیا تو نے قرآن نہیں پڑھا؟ ۔ حضرت سعدؓ نے کہا ہاں قرآن پڑھتا ہوں ۔ تو صدیقہؓ نے فرمایا:

"فَاِنَّ خُلُقَ نَبِیِّ اللّٰہِ کَانَ الْقُرْاٰن":

"قرآن ہی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق تھا"

آج بھی قرآن سے مکمل معرفت رکھنے والا انسان دور حاضرہ کے مسلمانوں کے امراض اور ان میں پھیلی ہوئی بدعات اور وہ فتنے جنہوں نے ان کی پوری شیرازہ بندی کو منتشر کر رکھا ہے۔ قرآنی معرفت کی روشنی میں ان کا علاج کر سکتا ہے جس شخص کے دل میں اللہ تعالیٰ تلاوتِ قرآن کا ذوق پیدا کر دیتا ہے تو پھر وہ قرآن کو چھوڑ کر کسی اور طرف متوجہ نہیں ہو سکتا. سوائے ان چیزوں کے جو فہم قرآن میں اس کی مددگار ہوں۔ اس کے علاوہ



Marfat.com

تمام امور قرآن سے دُوری کا باعث ہیں اور قرآن سے بُعد اللہ تعالیٰ سے بُعد ہے ــــ وَذٰلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْمُبِيْنُ"ــــ اور یہی سب سے بڑی گمراہی ہے قرآن سے موعظت حاصل کرنے، نفس کو اس کے وعدوں پر مطمئن کرنے اور اس کے مواعید سے ڈرنے کے لئے اس کے معانی اور اچھوتے اسلوب بیان کا جاننا ضروری ہے اور اس کے لئے عربی زبان کا حصول لازم ہے. جس قدر عربی زبان میں وسعت حاصل ہوگی اسی قدر قرآن کی فصاحت و بلاغت اور اعجاز اس پر روشن ہونے لگیں گے.

## معرفتِ قرآن کے بارے میں امام غزالیؒ کی مثال:

ابوحامد امام الغزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی معرکۃ الآرا کتاب "احیاء العلوم" میں آیت کریمہ:

قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ۝ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ۝ (طٰہٰ ۲۵-۲۶)

"وہ تعجب سے کہے گا اے میرے رب آپ نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا حالانکہ میں تو دنیا میں آنکھوں والا تھا۔ ارشاد ہوگا ایسا ہی تمہارے پاس ہمارے احکام پہنچے تھے پھر تو نے ان کا کچھ خیال نہ کیا اور ایسا ہی آج تیرا کچھ خیال نہ کیا جائیگا"

کی تشریح کے سلسلے میں ایک مثال پیش کرتے ہیں کہ۔ایک آقا نے اپنے خدام کو ایک باغ سپرد کیا اور اس کی اصلاح و تعمیر کے لئے انہیں ایک تحریری ہدایت نامہ دیا کہ اس کے مطابق باغ کی اصلاح و تعمیر سے کام لینا۔آقا



86097

Marfat.com

نے حسن کارکردگی پر ان سے انعام واکرام کا وعدہ کیا اور لاپرواہی اور غفلت سے کام لینے پر سخت سزا کی دھمکی بھی دی۔ ان خدام نے اس ہدایت نامہ کی نہایت تعظیم کی۔ اسے بار بار پڑھا بھی لیکن اس کی کسی بات پر عمل نہ کیا اور غفلت سے باغ کی اصلاح وتعمیر کی بجائے اسے ویران و برباد کر دیا۔ اس ہدایت نامہ کی رسمی تعظیم، اسے بار بار پڑھنے نے انہیں کچھ فائدہ نہ پہنچایا سوائے اس کے کہ اس کی خلاف ورزی پر انہوں نے اپنے آپکو مستوجب سزا ٹھہرا لیا۔

## تلاوتِ قرآن کا اصل مقصد

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کے بارے میں فرمایا:

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ۭ اُولٰۗىِٕكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ (البقرۃ: ۱۲۱)

"جن لوگوں کو ہم نے کتاب عطا کی وہ غور وتدبر کے ساتھ اس کی تلاوت کرتے ہیں اور وہی اہلِ ایمان ہیں اور جنہوں نے انکار کیا وہی خسارہ پانے والے ہیں۔"

"حقِ تلاوت کا مطلب تدبر وفہم کے ساتھ تلاوت کرنا ہے لیکن بعض لوگ تدبر وفہم سے کام نہیں لیتے اور محض تلاوت کی خاطر تلاوت کرتے ہیں ـــــ ان کی مثال: كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا یعنی اس گدھے جیسی ہے جو بھاری کتابوں کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہے۔ اس طرح کی تلاوت سے اس نے کتابِ ہدایت سے کوئی فائدہ حاصل نہ کیا اور نہ ہی اس کے اسرار کو سمجھا اور نہ ہی اس کی ہدایت سے معرفت حاصل کی:



Marfat.com

صرف الفاظ کی قرأت ہدایت کا فائدہ عطا نہیں کر سکتی۔ فہم و تدبر سے مراد کتاب ہدایت پر ایمان و یقین ہے اور اس بات کو ذہن نشین کرنا ہے کہ کتاب مقدس کا خطاب اس کے لئے ہے تاکہ وہ اس سے رشد و ہدایت حاصل کرے لیکن جاہل مقلدین کتاب اللہ سے ہدایت حاصل کرنے کی بجائے اپنے خود ساختہ بزرگوں اور پیشواؤں کی اندھی تقلید پر عمل پیرا رہتے ہیں۔ ارشاد ہے:

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ (ص: ۲۹)

یہ بابرکت کتاب جسے ہم نے آپ پر اس واسطے نازل کیا ہے تاکہ لوگ اس کی آیات میں غور کریں اور تاکہ اہل عقل و شعور اس سے نصیحت حاصل کریں۔"

اسی طرح قرآن مجید کی بے شمار آیات میں غور و تدبر کی دعوت دی گئی ہے۔ اس دعوت سے اعراض اور قرآن فہمی سے روگردانی بہت بڑی جسارت ہے جو ناقابلِ معافی ہے۔

## تدبر و تذکر کے بغیر تلاوت کے بارے میں مفتی محمد عبدہ کی رائے

تدریس قرآن کے دوران کسی نے مفتی محمد عبدہٗ مصری سے سوال کیا کہ علماء تو تلاوتِ قرآن کو عبادت قرار دیتے ہیں؟ آپ نے کہا ہاں لیکن علماء نے یہ کبھی نہیں کہا کہ یہ محض تلاوت کے لئے نازل کیا گیا ہے اور وہ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ جس نے خود قرآن نازل کیا فرماتے ہیں۔

لِيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ (ص: ۲۹)

تاکہ لوگ اس کی آیات میں غور و خوض کریں اور اہلِ عقل و فہم اس سے



Marfat.com

عبرت حاصل کریں "

قرآن وسنت دونوں اکثر مقامات پر صریح طور پر اسکی مخالفت کرتے ہیں جبکہ اس کے یہ معنی لئے جائیں کہ اللہ تعالیٰ تدبر وتذکر کے بغیر صرف قراءت کا مطالبہ کرتے ہیں۔ ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد میں آنے والے لوگوں کے حالات بیان کرتے ہوئے فرمایا :

" قَوْمٌ يَأْتُوْنَ بَعْدَهٗ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ وَقَدْ سَمَّاهُمْ شِرَارَ الْخَلْقِ "

میرے بعد ایسے لوگ آئیں گے کہ وہ قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ آپؐ نے ان لوگوں کو شرار الخلق قرار دیا ہے۔ انہوں نے قرآن کو محض خوش الحانی سے پڑھ لینا ہی سب کچھ سمجھ رکھا ہے۔ جب ان سے فہم و تدبر کا مطالبہ کیا جاتا ہے تو " اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ " تو وہ اسے اپنے وقار اور عزت کے خلاف تصور کرتے ہیں اور الٹا حجت بازی سے کام لیتے ہوئے کہتے ہیں کہ فلاں عالم کی یہ رائے ہے اور فلاں بزرگ یہ کہتے ہیں۔ حالانکہ اللہ اور اس کے رسول کی تصریحات کے بعد کسی انسان کا حوالہ پیش کرنا بہت بڑی جسارت ہے۔

اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَاْتِ اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ۝ (۲۳ : ۶۸-۶۹)

"کیا ان لوگوں نے اس کلامِ الٰہی میں غور نہیں کیا یا ان کے پاس ایسی چیز آئی ہے جو ان کے پہلے بڑوں کے پاس نہیں آئی تھی یا یہ لوگ اپنے رسول سے واقف نہ تھے۔ اس وجہ سے انکے منکر ہیں۔"



Marfat.com

اس بارے میں مفتی محمد عبدہٗ نے ایک مثال پیش کی ہے کہ اگر کوئی آدمی کسی دوسرے شخص کو خط بھیجتا ہے اور وہ شخص جلدی جلدی اس خط کو بغیر مطالب سمجھے پڑھ ڈالتا ہے یا نہایت ترنم اور خوش الحانی سے اسے گانے لگتا ہے لیکن نہ تو اس خط کے مفہوم کی طرف توجہ دیتا ہے اور نہ ہی مطلوبہ امور کا جواب دینے کی تکلیف برداشت کرتا ہے۔ الٹا قاصد سے یا دوسروں سے پوچھتا ہے کہ خط لکھنے والے نے کیا لکھا اور وہ کیا چاہتا ہے کیا اس کی اس حرکت سے خط بھیجنے والا اس سے راضی اور خوش ہوگا یا اسے اپنے خط کے ساتھ ایک مذاق اور تمسخر خیال کرے گا۔ اگرچہ حق کو مخلوق پر قیاس نہیں کیا جا سکتا لیکن مثال واضح ہے کہ کتاب مقدس محض ورق گردانی کے لئے نازل نہیں کی گئی بلکہ کتاب نازل کرنے والے کے مطالب کو سمجھنے اور ان پر عمل پیرا ہونے کے لئے بھیجی گئی ہے۔

## قرآن فہمی کے بارے میں علامہ اقبال کی رائے

شاعرِ مشرق علامہ محمد اقبال مرحوم نے مسلمانوں کی اس حالت کو دیکھ کر کہا تھا:

"اس وقت قرآن مجید دنیا میں سب سے زیادہ مظلوم کتاب ہے جو بہت زیادہ پڑھی جاتی ہے اور بہت کم سمجھی جاتی ہے۔"

قرآن مجید سے بیگانگی کے سلسلے میں فرماتے ہیں:

بہ بند صوفی و مُلّا اسیری  حیات از حکمتِ قرآں نگیری
بآیاتش ترا کارے جز این نیست  کہ از یٰسٓ او آساں بمیری



Marfat.com

علامہ مرحوم مسلمانوں کو تلقین کرتے ہیں :

ز قرآن پیش خود آئینہ آویز
دگرگون گشتہ از خویش بگریز
ترازوی بنہ کردار خود را
قیامت ہائے پیشیں را برانگیز

مفکرِ اسلام اقبال نے نہایت واضح الفاظ میں بتایا تھا:

گر بمی خواہی مسلماں زیستن
نیست ممکن جز بقرآں زیستن

## فہم وتدبر کے بغیر تلاوت کی مثال

امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں آدابِ تلاوۃ القرآن کے باب میں اسی قسم کی مثال پیش کرتے ہوئے لکھا ہے۔ ایک بے عمل اور گناہ گار انسان کی مثال جس نے قرآن کی تلاوت کی لیکن اسے سمجھنے کی کوشش نہ کی اپنے کسی ملازم کی طرف بادشاہ کے حکم نامہ کی مانند ہے کہ اس ملازم نے اسے ہر روز کئی بار دہرایا لیکن اس کے مفہوم کو نہ سمجھا اور نہ اس پر عمل پیرا ہوا اور نہ ہی بادشاہ کی ہدایات اور احکام کو خاطر میں لایا۔ ظاہر ہے کہ ان احکام و ہدایات کو محض دہرا لینے سے وہ بادشاہ کی ناراضگی سے اپنے آپ کو بچا نہیں سکتا۔

## قرآن کو پس پشت ڈالنے پر حضرت انسؓ کی روایت

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص



Marfat.com

نے قرآن پڑھا پھر اسے بند کر دیا معلق کر دیا نہ اس کی تلاوت کی پابندی کی نہ اس کے احکام میں غور کیا قیامت کے دن قرآن اس کے گلے میں پڑا ہوا ہوگا اور اللہ کی بارگاہ میں شکایت کرے گا کہ آپ کے اس بندہ نے مجھے چھوڑ دیا اب آپ میرے اور اس کے درمیان فیصلہ فرمائیں.

سورۃ الفرقان کی یہ آیت کریمہ

وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ۝

"میرے پروردگار میری قوم نے اس قرآن کو بالکل پس پشت ڈال دیا تھا"

اسی مضمون پر دلالت کرتی ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ نہ تو ہم قرآن کو سمجھتے ہیں اور نہ ہی اس میں تدبر و تفکر سے کام لیتے ہیں۔ ہمارا آج کا یہ دور قبل از اسلام کے دورِ جاہلیت سے کسی صورت بھی مختلف نہیں بلکہ حق کے ترک کرنے میں ہم اس سے بھی کہیں آگے بڑھ چکے ہیں جاہلیت بمقابلہ علم و فن نہیں بلکہ حق سے روگردانی اور خواہشات نفس کی پیروی کا نام جاہلیت ہے آج اس لحاظ سے تقریباً پوری دنیا خواہشاتِ نفس کی پیروی کر رہی ہے۔ قرآنی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر ہم اس ضلالت سے اپنے آپ کو بچا سکتے ہیں.

## قرآن فہمی کے لئے علماء کی مساعی

دورِ اول کے علماء نے جب لوگوں کے دلوں میں قرآن کے حیرت انگیز اثرات کو دیکھا اور معلوم کیا کہ قرآن کے بغیر اسلام کا تحفظ ناممکن ہے تو سب نے بالاتفاق عربی زبان کی تعلیم و تربیت کو واجب قرار دیا اور اس کی ترویج و اشاعت کے لئے بیش بہا خدمات سرانجام دیں۔ ادب۔ لغت۔ صرف و نحو۔ فصاحت و بلاغت اور زبان دانی پر ہزارہا کتب مرتب کیں اس لئے کہ



Marfat.com

اُمت کی حیات اس کی لغت کی حیات سے وابستہ ہے اور امتِ مُسلمہ کی لغت صرف عربی زبان ہے۔ خود برصغیر پاک و ہند میں لغۃ القرآن کے ساتھ مسلمانوں کی شیفتگی اور وابستگی غیر ملکی اقتدار اور اس کے بعد تک قائم رہی البتہ گزشتہ کئی سالوں سے اس لغت سے بے اعتنائی پیدا ہو چکی ہے۔ مغلیہ دور تک برصغیر میں عربی زبان کو مقبولیت حاصل رہی۔ آخری مغل بادشاہ اورنگزیب عالمگیرؒ جو ایک راسخ العقیدہ اور پابند شرع بادشاہ تھا اپنے وصیت نامہ میں لکھتا ہے:

"سعیداز ما کے است کہ بلسان عرب صرف و نحو کتب ادب مناسبت پیدا کند و حدیث و قرآن را ادراک کند اشتغال بکتب فارسیہ و ہندویہ و علم شعر و معقول صرف نظر کند و ہر چہ ضروریہ پیدا کردہ اند و تاریخ ہائے ماجرات ملوک و مشاجرات اصحابؓ ہمہ ضلالت در ضلالت است"

"ہم سے سعادت مند صرف وہ ہے جو عربی زبان اور اس کے صرف و نحو اور ادبیات سے مناسبت پیدا کرے اور قرآن و حدیث کو براہِ راست سمجھے۔ فارسی اور ہندی کتب شعر و شاعری اور علم معقول سے صرف نظر کرے۔ بادشاہوں کے تاریخی حالات اور صحابہ کرامؓ کے باہمی مشاجرات کے درپے ہونا محض ضلالت اور گمراہی ہے۔"

## قرآن کا معجزانہ اسلوب

قرآن حکیم کا اسلوب، اندازِ بیان اور استدلال انسانی مروجہ اسلوب



Marfat.com

اندازِ بیان اور استدلالی طور طریقوں سے بالکل مختلف ہے۔ قرآن کا اسلوب اور اندازِ بیان بالکل فطری اور معجز ہے اور وہ انسانی وضعی اور صناعی اطوار سے بالکل مختلف اور جداگانہ ہے۔ قرآن فطری طور پر بنی نوع انسان کو ہدایت کی تعلیم دیتا ہے اور سلیم الفطرت انسان کے دل میں اس کی بات گھر کر لیتی ہے وہ براہِ راست انسانی ضمیر کو بیدار کر کے اسے حقائق کی طرف متوجہ کرتا ہے۔

قرآن تیئس برس میں بتدریج نازل ہوا جب کوئی آیت یا سورۃ نازل ہوتی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرامؓ کے سامنے سناتے۔ صحابہ کرامؓ اسے حفظ کر لیتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تلاوتِ آیات کے ساتھ ان کے مطالب کی بھی تشریح کرتے ـــــ صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ کے زمانہ تک قرآن فہمی میں کسی قسم کی دشواری نہ پیدا ہوئی۔ بعد کے ادوار میں فلسفہ اور اسرائیلیات کی آمیزشوں اور بیجا موشگافیوں نے فہمِ قرآن میں پیچیدگی پیدا کر دی تاہم قرآن فہمی کا اصل مذاق مسلمان قوم میں زندہ رہا۔

## امام رازی کی پوری زندگی کا اخذ کردہ نتیجہ

امام فخر الدین رازی جو اپنی فلسفیانہ کاوشوں کے لئے مشہورِ زمانہ ہیں اپنی زندگی کی آخری تصنیف میں لکھتے ہیں :

"میں نے علم کلام اور فلسفہ کے تمام طور طریقوں کو خوب دیکھا بھالا لیکن آخر کار معلوم ہوا کہ ان میں سے نہ تو کسی بیمار دل کے لئے شفا ہے اور نہ کسی پیاسے کے لئے سیرابی۔ سب سے بہتر اور حقیقت سے نزدیک تر راہ وہی ہے جو قرآن کی راہ ہے۔



Marfat.com

اثبات صفات میں پڑھو ــــ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى
اور نفی میں ۔ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ــــ یعنی اثبات ونفی ہر دو
کا دامن تھامے رہو اور جس کسی کو میری طرح اس معاملہ کے
تجربے کا موقعہ ملا ہوگا اسے میری طرح یہ حقیقت معلوم ہوگئی
ہوگی۔"

قرآن مجید سے ہدایت حاصل کرنے والے ہر شخص کے لئے ضروری ہے کہ وہ آیات میں غور و تدبر کرے اور فہم کے بعد اس پر عمل کرے۔ عربی زبان کی معمولی سی استعداد رکھنے والا بھی قرآن سے استفادہ کر سکتا ہے اور اگر کوئی شخص ان پڑھ یا عربی زبان سے بالکل ناآشنا ہے تو اسے چاہیئے کہ وہ کسی عالم سے قرآن سُنے اور اس کے مطالب کو سمجھے اسلام لانے کے بعد اس کتاب ہدایت سے بے خبری اور لاعلمی کا اللہ تعالےٰ کے حضور میں کوئی جواز نہیں ہے۔

## قراءت قرآن مجید

قرآن مجید قریش کی زبان میں نازل ہوا۔ عرب کے دیگر قبائل کا لب و لہجہ قریش سے مختلف تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سہولت کے لئے قرآن مجید کو مختلف لہجوں میں پڑھنے کی اجازت دے دی۔ آپؐ نے فرمایا:

"یہ قرآن سات حروف میں نازل ہوا ہے ان میں سے جو حرف
بسہولت ادا ہو سکے پڑھ لو۔"

حرف سے مراد یہاں وہ مقامی زبانیں ہیں جن کے تلفظ اور لب و



Marfat.com

لہجہ میں عرب والوں میں اختلاف تھا پہلی صدی میں قرآن مجید کی قرأت کی طرف پوری توجہ دیکر پورے اہتمام کے ساتھ مختلف قراءتوں کو مرتب کرلیا۔ سات مشہور قرأتیں اور قراریہ ہیں :

۱۔ ابوعمرو بن العلاء ۱۵۴ھ ۲۔ عبداللہ بن کثیر ۱۲۰ھ ۳۔ نافع ابن نعیم ۱۶۹ھ ۴۔ عبداللہ بن عامر ۱۱۸ھ ۵۔ عاصم بن بھیدلہ اسدی ۱۲۸ھ ۶۔ حمزہ بن حبیب الزیات ۱۵۶ھ ۷۔ علی بن حمزہ کسائی ۱۸۹ھ

## آداب تلاوت

تعوذ اور تسمیہ سے تلاوت شروع کی جائے۔

قرآن مجید کی تلاوت تجوید سے ضروری ہے ۔ بغیر افراط و تکلف کے حروف کا صحیح مخرج سے ادا کرنے کو تجوید کہتے ہیں ۔ تلاوت کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ ترتیل کے ساتھ تلاوت کی جائے وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ترتیل کے معنی ہیں ہر کلمہ کو الگ الگ، ٹھہر ٹھہر کر ادا کیا جائے تاکہ ہر لفظ صحت کے ساتھ اپنے مخرج سے ادا ہو سکے ترتیل میں تفخیم کو پیش نظر رکھا جائے۔ تفخیم کے معنی ہیں بارعب اور مردانہ آواز میں ۔ عورتوں کی سی باریک آواز میں تلاوت نہ کی جائے ۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید ٹھہر ٹھہر کر اور الفاظ کو علیحدہ کر کے تلاوت فرماتے تھے ۔ ترتیل جودت الفاظ اور معرفت وقوف کا نام ہے غیر عربوں کے لئے اس کا جاننا ضروری ہے عربی میں صوتِ حروف بدلنے سے معنی میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے ۔ جیسے ضلال بالضاد کے معنی گمراہی اور بھٹکنے کے ہیں اور ظلال بالظاء کے معنی سایہ کے ہیں اسی طرح بہت سے مشابہ بالصوت حروف



Marfat.com

## براہ راست قرآن فہمی کی ضرورت اور عربی زبان

ہیں جن کے درست نہ پڑھنے سے معنی میں غلطی پیدا ہو جاتی ہے اس لئے ہر حرف کا اسکے صحیح مخرج سے ادا کرنا ضروری ہے۔ ملّا علی قاری تجوید کے معنی یہ لکھتے ہیں کہ: "تجوید قرآن سے مراد الفاظ کو خوبصورتی کے ساتھ ادا کرتے ہوئے مخارج کا لحاظ رکھتا ہے"۔ قرآن مجید کی تلاوت کا مقصود اعظم تدبر اور فہم ہے اس لئے تلاوت کے وقت مکمل توجہ اور خشوع و خضوع سے کام لینا ضروری ہے۔

قرآن مجید اللہ کی طرف سے مخلوق پر ایک زبردست حجت ہے۔ صرف یہی ایک الہامی کتاب ہے جو نزول سے لے کر اب تک ہر قسم کے تغیر و تبدل سے محفوظ رہی ہے اور قیامت تک محفوظ رہے گی، اس کی حفاظت کی خود اللہ تعالیٰ نے ضمانت دی ہے، فرمایا:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ. (الحجر:۹)

"بیشک یہ (کتاب) ذکر ہمیں نے اتارا اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں"۔

قرآن مجید صرف احکام اور تشریعات کی کتاب نہیں ہے بلکہ یہ تمام کائنات کے علوم و حقائق کی جامع کتاب ہے۔ قرآن میں فکر و تدبر، حکمت و عبرت، علم و نظر، عقل و فکر وغیرہ امور پر مشتمل ایک ہزار سے زائد آیات موجود ہیں ۔ قرآن انفس و آفاق پر غور و فکر کی تعلیم دیتا ہے ۔ قرونِ اولیٰ سے لے کر اب تک علماء نے قرآنی مطالب کی تشریح کے لئے بے شمار تفاسیر لکھی ہیں ۔ پہلی تفسیر عبدالملک بن جریج المتوفی ۱۴۹ھ کی ہے۔ اسکے بعد ابن جریر الطبری المتوفی ۳۱۰ھ ۔ امام فخر الدین رازی ۔ علامہ زمخشری ۔ قاضی بیضاوی اور حافظ ابن کثیر وغیرہ نے تفاسیر لکھیں ۔ علامہ جلال الدین



Marfat.com

السیوطی نے قرآنی علوم پر ایک جامع کتاب "الاتقان فی علوم القرآن" تالیف کی ـــــ آج ہماری پستی اور زوال کا بہت بڑا سبب قرآن سے روگردانی ہے۔ بقول مولانا ابوالکلام آزاد "کہ اگر پوچھا جائے کہ ایک ہی جملہ میں اُمت کے موجودہ زوال کا کیا علاج ہے تو اس کے لئے امام مالک کا جواب کافی ہے فرمایا: "لَا یُصْلِحُ اٰخِرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِلَّا بِمَا اَصْلَحَ بِهٖ اَوَّلَهَا" اس اُمت کے آخری ادوار کی اصلاح صرف اسی چیز سے کی جاسکے گی جس سے اوّلین دور میں اس کی اصلاح کی گئی"

بیشخ الہند مولانا محمود الحسن اسیر مالٹا نے فرمایا تھا "مسلمانوں کی موجودہ پستی کے دو ہی سبب ہیں۔ ترکِ قرآن اور باہمی اختلاف اور اس کا علاج صرف یہی ہے کہ قرآنی تعلیمات پر لوگوں کو جمع کیا جائے اور اس کی تعلیم کو عام کیا جائے۔

آں کتابِ زندہ قرآنِ حکیم
حکمتِ او لایزال است و قدیم
حرفِ اُو را ریب نے تبدیل نے
آیہ اش شرمندہ تاویل نے
صد جہاں تازہ در آیات اُوست
عصرہا پیچیدہ در آیات اُوست

(اقبال)

مؤلف



Marfat.com

# تدریس لغۃ القرآن

## اسلوب ۔ خصوصیات

اَلْقُرْاٰنُ هُوَ النَّظْمُ وَالْمَعْنٰی جَمِیْعًا "قرآن الفاظ و معانی کے مجموعے کا نام ہے"۔ قرآن کی زبان عربی ہے ۔ "بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ (الشعراء: ۱۹۵) اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ (یوسف: ۲) قرآن کے مفہوم اور مطالب کے سمجھنے کے لئے عربی زبان کا جاننا ضروری ہے۔ قرآن کی زبان فصاحت و بلاغت کے لحاظ سے معجز ہے اور اس کے اکثر الفاظ کا کما حقہٗ کسی بھی غیر زبان میں ترجمہ نہیں کیا جا سکتا ۔ اس لحاظ سے قرآن کو براہِ راست خود اس کی زبان میں سمجھنے کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

"تدریس لغۃ القرآن" اسی سلسلہ کی ایک کوشش ہے، ایک معمولی علمی استعداد رکھنے والا بھی اس کے ذریعہ قرآن کو براہِ راست اس کی زبان میں سمجھنے کی استعداد بہم پہنچا سکتا ہے۔ لیکن اس کے لئے عربی زبان کے ابتدائی بنیادی قواعد و ضوابط کا جاننا ضروری ہے چنانچہ اس کے لئے "تسہیل لغۃ القرآن" مختصر بنیادی قواعد پر مشتمل کتابچہ "تدریس لغۃ القرآن" الجزء الاول میں شامل کیا گیا ہے۔ ان بنیادی قواعد کو ذہن نشین کرنے کے بعد اس "تدریس" سے مکمل استفادہ ہو سکتا ہے۔



Marfat.com

# خصوصیات

۱۔ ہر کلمہ کا الگ لفظی ترجمہ۔

۲۔ بامحاورہ ترجمہ۔

۳۔ لغوی تشریحات۔

(ا) ہر لفظ کی بلحاظ لغت اور گرائمر تشریح کی گئی ہے۔ افعال کے ساتھ ماضی مضارع اور مصادر بھی دے دیئے گئے ہیں۔

(ب) آیت میں اسکے مطالب و معانی کو بھی بیان کیا گیا ہے۔

(ج) اسماء اور اماکن وغیرہ پر مختصر نوٹ دیئے گئے ہیں۔

۴۔ تفسیری مطالب

(ا) لغوی تشریحات کے بعد ہر آیت کا ربط اور اس کا مفہوم بیان کیا گیا ہے۔

(ب) ہر مضمون کے خاتمہ پر اس کا خلاصہ بھی لکھا گیا ہے۔



Marfat.com

# تسہیل لغۃ القرآن

ابو مسعود حسن علوی

استاذ لغۃ العربیہ۔ رئیس مجمع بحوثِ اسلامی

راولپنڈی۔ پاکستان

Marfat.com

Marfat.com

# ترتیب۔ تسہیل لُغۃ القرآن


| | | | |
|---|---|---|---|
| پیش لفظ | ۴۱ | منادیٰ ۔ مرکبات | ۴۹ |
| حروف الھجاء | ۴۲ | وحدت و جمع | ۵۱ |
| ہمزۃ الوصل اور ہمزۃ القطع | ۴۲ | تذکیر و تانیث | ۵۲ |
| لام تعریف ۔ حروف شمسی و قمری | ۴۳ | مرکب تام | ۵۳ |
| حروفِ علت ۔ حرکات ۔ الاعراب | ۴۳ | جملہ اسمیہ ۔ جملہ فعلیہ | ۵۴ |
| کلمہ اور اس کے اقسام | ۴۴ | اوزان ، کلمات اور حروفِ اصلیہ | ۵۵ |
| اسم کی قسمیں | ۴۴ | فعل ماضی معروف کی گردان ۔ ماضی مجہول | ۵۷ |
| اسم ضمیر منفصل مرفوع | ۴۵ | گردان ماضی مجہول | ۵۷ |
| دوسری ضمیر منصوبی مفعولی | ۴۶ | مضارع معروف کی گردان ۔ مضارع مجہول کی گردان | ۵۸ |
| اسم ضمیر منصوب | ۴۶ | الامر ۔ امر کی گردان ۔ فعل نہی | ۵۹ |
| اسم ضمیر مجرور | ۴۷ | گردان ۔ نفی جحد بلم ۔ گردان ۔ نفی تاکید بلن | ۶۰ |
| اسم مجرور حرف | ۴۷ | اسم فاعل ۔ اسم مفعول | ۶۱ |
| اسمائے موصول | ۴۷ | اسم تفضیل | ۶۲ |
| اسم اشارہ | ۴۷ | اسم ظرف ۔ اسم آلہ ۔ ابواب ثلاثی مجرد | ۶۳ |
| اسمائے اشارہ | ۴۸ | | |




Marfat.com

ثلاثی مزید فیہ ۶۴
گردان ماضی معروف باب افتعال ۶۴
مضارع معروف۔ گردان امر ۶۵
باب دوم استفعال ۶۵
گردان ماضی معروف۔ گردان مضارع معروف ۶۶
گردان امر۔ باب سوم انفعال ۶۶
گردان ماضی معروف۔ گردان مضارع معروف ۶۷
گردان امر۔ باب چہارم افعلال ۶۷
گردان ماضی معروف۔ گردان مضارع معروف ۶۸
گردان امر۔ باب اوّل افعال ۶۸
گردان ماضی معروف۔ گردان مضارع معروف ۶۹
گردان امر۔ باب دوم تفعیل ۶۹
گردان ماضی معروف۔ گردان مضارع معروف ۷۰
گردان امر۔ باب سوم تفعل ۷۰
گردان ماضی معروف۔ گردان مضارع معروف ۷۱
گردان امر۔ باب چہارم مفاعلۃ ۷۱
گردان ماضی معروف۔ گردان مضارع معروف ۷۲
گردان امر۔ باب پنجم تفاعل ۷۲
گردان ماضی معروف۔ گردان مضارع معروف ۷۳
گردان امر ۷۳
ہفت اقسام ۷۴
حروف صحیح اور غیر صحیح ۷۵
خاصیات الابواب ۷۶
افعالِ ناقصہ ۷۷
افعالِ مقاربہ والرجاء والشروع ۷۸
افعال تعجب و مدح و ذم ۷۹
افعال مدح و ذم ۷۹
ادواتِ شرط ۷۹
حروفِ مشبہ بالفعل ۸۰
کلمات استفہام ۸۱
حروفِ جارہ ۸۲
نقشہ کلمہ وغیرہ ۸۳
اعراب (نقشہ) ۸۴




Marfat.com

# پیش لفظ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہِ الْکَرِیْمِ

قرآن مجید الفاظ و معانی کے مجموعہ کا نام ہے جیسے کہ کہا گیا:

"القُرآن ھُوَ النظم والمعنی جَمِیعًا"۔۔۔ اس بناء پر قرآن کو خود اسی کی زبان میں سمجھنا ضروری ہو جاتا ہے تراجم سے یہ مقصد حاصل نہیں ہو سکتا۔ قرآن و حدیث کی زبان عربی ہے اس لحاظ سے عربی کا جاننا ہمارے دین کا ایک جزو بن جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا:

تَعَلَّمُوا الْعَرَبِیَّۃَ فَاِنَّھَا مِنْ دِیْنِکُمْ"۔۔۔ "عربی کی تعلیم حاصل کرو یہ تمہارے دین کا حصہ ہے"۔۔۔ عربی سے بیگانگی ہمارے لئے اصل دین اسلام سے بُعد اور بیگانگی کا سبب بن رہی ہے۔ اس مختصر کتابچہ میں عربی گرامر یعنی صرف و نحو کے ابتدائی اور بنیادی قواعد کی نشاندھی کی گئی ہے تاکہ اس کی مدد سے براہِ راست قرآن فہمی کے لئے سہولت پیدا ہو سکے۔ قواعد کا یہ مختصر کتابچہ "تدریس لغۃ القرآن پارہ اوّل" کے سمجھنے میں کافی معاون ثابت ہو سکے گا۔ اس لئے پارہ کی تدریس سے پہلے اس کے اسباق کو اچھی طرح ذہن نشین کر لینا ضروری ہے۔

مؤلف



Marfat.com

## حروف الھجاء (حروف تہجی)

عربی زبان میں حروفِ تہجی اٹھائیس ہیں ہمزہ یا الف پہلا حرف ہے متحرک الف ہی کو ہمزہ کہتے ہیں.

حروف ہجا کا تلفظ یہ ہے :

ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش
الف با تا ثا جیم حا خا دال ذال را زا سین شین
ص ض ط ظ ع غ ف ق ک ل م ن ہ و ی
صاد ضاد طا ظا عین غین فا قاف کاف لام میم نون ھا واو یای

عربی حروفِ تہجی میں "ھا" پہلے اور "واو" بعد میں ہے (اُردو میں واو پہلے اور ھا بعد میں).

### ہمزۃ الوصل اور ہمزۃ القطع

یہ دونوں لفظ کے شروع میں آتے ہیں۔ ہمزۃ الوصل ماقبل سے ملنے کی حالت میں تلفظ سے ساقط ہوجاتا ہے لکھنے میں باقی رہتا ہے۔ مندرجہ مقامات میں ہمزۃ الوصل ہے (ا) ال کا ہمزہ (ب) اِسْم۔ابن۔اِمْرَأَۃ اثنان وغیرہ کا ہمزہ (ج) ثلاثی مزید کے وہ ابواب جن کے شروع میں ہمزہ ہے سوائے باب افعال کے (د) ثلاثی مجرد کے امر حاضر کا ہمزہ — یہ سب ہمزۃ الوصل ہیں ماقبل سے ملنے کی حالت میں تلفظ سے ساقط ہوجاتے ہیں بقیہ مقامات کا ہمزۃ القطع ہوگا ماقبل سے ملنے سے ساقط نہیں ہوگا.



Marfat.com

**لام تعریف** "ال" کسی اسم نکرہ کے شروع میں لگانے سے اسے معرفہ بنا لیا جاتا ہے۔ ایسے اسم کو "مُعرّف باللّام" کہتے ہیں (ا ل سے معرفہ بنایا گیا) جیسے کتاب سے الکتاب قلم سے القلم.

**حروف شمسی و قمری** جن حروف کے شروع میں "ال" لگانے سے "لام" کا تلفظ نہ کیا جاسکے انہیں حروفِ شمسی" کہتے ہیں "حروفِ شمسی" پر ا۔ل کے بعد تشدید کی علامت لکھی جاتی ہے۔ جیسے "اَلشَّمْسُ" "اَلرَّجُلُ" وغیرہ۔ حروفِ شمسیہ یہ ہیں:

ت ث د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ل ن۔ ان کے سوا باقی حروف قمریہ ہیں۔ قمری حروف کے ساتھ 'لام' پڑھا جاتا ہے جیسے: اَلْبَدْرُ۔ اَلْجَمَلُ اَلْقَلَمُ وغیرہ.

**حروفِ علّت** ا۔ واو۔ یا یہ تینوں حروف علّت ہیں۔ کلمات میں حروفِ علّت میں تغیر و تبدل پیدا ہوتا رہتا ہے۔ ان تین حروف کے علاوہ باقی حروف تہجی کو "حروف صحیح" کہتے ہیں.

**حرکات** زبر کو فتح یا نصب۔ زیر کو کسرہ یا جر پیش کو ضمہ یا رفع کہتے ہیں جزم کو سکون کہتے ہیں.

**الاعراب** لفظ کی آخری حالت کو اعراب کہتے ہیں اور یہ چار ہیں۔ رفع نصب، جر اور جزم اسے اعراب بالحرکت کہتے ہیں۔ اعراب کی دوسری قسم اعراب بالحروف ہے اور یہ الف واو اور یا ی ہے جیسے اسماء خمسہ کا اعراب' اب سے ابو۔ ابا۔ ابی۔ ذو۔ ذا۔ ذی۔ وغیرہ



Marfat.com

# کلمہ اور اس کے اقسام

بامعنی لفظ کو کلمہ کہتے ہیں اس کی تین قسمیں ہیں :

اسم جس سے کسی چیز کا نام سمجھ میں آئے اور اس میں کوئی زمانہ نہ پایا جائے جیسے محمود۔ الفرس۔ الشجر۔ الکتاب وغیرہ۔

فعل وہ کلمہ ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا سمجھ میں آئے اور اس کا تعلق کسی زمانہ سے ہو جیسے : ذَهَبَ (وہ گیا) يَذْهَبُ (وہ جاتا ہے یا جائے گا) قَرَأَ (اس نے پڑھا) يَقْرَءُ (وہ پڑھتا ہے یا پڑھے گا۔

حرف وہ کلمہ ہے جس کے معنی اسم یا فعل کے ساتھ ملے بغیر سمجھ میں نہ آئیں جیسے مِنْ (سے) عَلٰی (پر) فِیْ (میں) وغیرہ۔

## اسم کی قسمیں

اسم کی دو قسمیں ہیں : اسم نکرہ اور اسم معرفہ۔

اسم نکرہ وہ اسم ہے جو عام چیزوں پر بولا جائے جیسے کتاب۔ قلم۔ رجل۔

اسم نکرہ کی دو بڑی قسمیں یہ ہیں : ــــ ۱۔ اسم ذات جو کسی جاندار یا بے جان چیز کی ذات کا نام ہو جیسے انسان۔ فرس۔ شجر وغیرہ ــــ ۲۔ اسم صفت جو کسی چیز کی صفت بیان کرے جیسے: حَسَنٌ (خوبصورت) قَبِیْحٌ (بدصورت) طَیِّبٌ (اچھا)۔

اسم معرفہ وہ اسم ہے جو کسی معینہ چیز پر دلالت کرے جیسے : زید۔ مکۃ۔ الرجل وغیرہ۔

اسم معرفہ کی قسمیں : اسم معرفہ کی سات قسمیں ہیں :



Marfat.com

۱۔ اسم علم، وہ اسم معرفہ ہے جو کسی مخصوص شخص مکان یا حیوان کیلئے وضع کیا گیا ہو۔ مثلاً: زید۔ حامد۔ دہلی۔ لاہور۔ اسلام آباد وغیرہ

۲۔ معرف بالالف واللام، وہ اسم نکرہ ہے جسے الف لام لگا کر معرفہ بنا لیا گیا جیسے کتاب سے الکتاب۔ قلم سے القلم۔ رجل سے الرجل نکرہ پر الف لام لگانے سے اس کے آخر کی تنوین نہیں آتی تنوین نکرہ کی علامت ہے۔

۳۔ اسم ضمیر وہ اسم معرفہ جو غائب مخاطب یا متکلم پر دلالت کرتا ہے اس کی دو قسمیں ہیں:

(۱) اسم ضمیر منفصل وہ ہے جو کسی دوسرے کلمہ کے ساتھ ملائے بغیر اس کا استعمال ممکن ہو۔ اس کی دو قسمیں ہیں ایک ضمیر مرفوع جسے ضمیر فاعلی بھی کہا جاتا ہے جو یہ ہے:

## اسم ضمیر منفصل مرفوع

| | المذکّر | | | المؤنّث | |
|---|---|---|---|---|---|
| | واحد | تثنیہ | جمع | واحد مذکّر | مؤنث |
| غائب | هُوَ | هُمَا | هُمْ | هِيَ هُمَا | هُنَّ |
| مخاطب | اَنْتَ | اَنْتُمَا | اَنْتُمْ | اَنْتِ اَنْتُمَا | اَنْتُنَّ |
| متکلم | اَنَا | × | نَحْنُ | اَنَا × | نَحْنُ |



Marfat.com

# دوسری ضمیر منصوبی مفعولی

| | المذکر | | | المؤنث | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | واحد | تثنیہ | جمع | واحد | تثنیہ | جمع |
| غائب | اِیَّاہُ | اِیَّاہُمَا | اِیَّاھُمْ | اِیَّاھَا | اِیَّاھُمَا | اِیَّاھُنَّ |
| مخاطب | اِیَّاکَ | اِیَّاکُمَا | اِیَّاکُمْ | اِیَّاکِ | اِیَّاکُمَا | اِیَّاکُنَّ |
| متکلم | اِیَّایَ | × | اِیَّانَا | اِیَّایَ | × | اِیَّانَا |

اسم ضمیر متصل وہ ہے جو اسم فعل یا حرف کے ساتھ مل کر آتی ہے جب فعل کے ساتھ آتی ہے تو منصوب ہوتی ہے اسم اور حرف کیساتھ مجرور۔

| | المذکر | | | المؤنث | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | واحد | تثنیہ | جمع | واحد | تثنیہ | جمع |
| غائب | ہٗ | ھُمَا | ھُمْ | ھَا | ھُمَا | ھُنَّ |
| مخاطب | کَ | کُمَا | کُمْ | کِ | کُمَا | کُنَّ |
| متکلم | ی | × | نَا | ی | × | نَا |

# اسم ضمیر منصوب

| | المذکر | | | المؤنث | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | ضَرَبَہٗ | ضَرَبَھُمَا | ضَرَبَھُمْ | ضَرَبَتْھَا | ضَرَبَتْھُمَا | ضَرَبْنَھُنَّ |
| مخاطب | ضَرَبَکَ | ضَرَبْتُمَا | ضَرَبْتُمْ | ضَرَبْتِ | ضَرَبْتُمَا | ضَرَبْتُنَّ |
| متکلم | ضَرَبَنِیْ | × | ضَرَبْنَا | ضَرَبْتِ | × | ضَرَبْنَا |



Marfat.com

## اسم ضمیر مجرور

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| كِتَابُهُ | كِتَابُهُمَا | كِتَابُهُمْ | كِتَابُهَا | كِتَابُهُمَا | كِتَابُهُنَّ |
| كِتَابُكَ | كِتَابُكُمَا | كِتَابُكُمْ | كِتَابُكِ | كِتَابُكُمَا | كِتَابُكُنَّ |
| كِتَابِيْ | × | كِتَابُنَا | كِتَابِيْ | × | كِتَابُنَا |

## اسم مجرور حرف

| المذكر | | | المؤنث | | |
|---|---|---|---|---|---|
| لَهُ | لَهُمَا | لَهُمْ | لَهَا | لَهُمَا | لَهُنَّ |
| لَكَ | لَكُمَا | لَكُمْ | لَكِ | لَكُمَا | لَكُنَّ |
| لِي | × | لَنَا | لِيْ | × | لَنَا |

۴۔ اسم موصول۔ اسم موصول وہ اسم معرفہ ہے جس کا صلہ اس کے موصول کو متعین کرتا ہے۔ صلہ میں ایسی ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو موصول کی طرف عائد ہو۔

## اسمائے موصول

| المذكر | | | المؤنث | | |
|---|---|---|---|---|---|
| واحد | تثنیہ | جمع | واحد | تثنیہ | جمع |
| اَلَّذِيْ | اَلَّذَانِ | اَلَّذِيْنَ | اَلَّتِيْ | اَلَّتَانِ | اَلَّاتِيْ |

مَنْ ــــ للعاقل  مَا ــــ لغیر العاقل

## ۵۔ اسم الاشارہ

جن الفاظ کے ذریعے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے وہ اسمائے اشارہ



Marfat.com

اور جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اسے مشارٌ الیہ کہتے ہیں۔ اسم اشارہ اور مشارٌ الیہ مل کر کسی جملے کا جزو بنتے ہیں۔ مرکب اضافی اور توصیفی کی طرح مشارٌ الیہ ہمیشہ معرف باللام یا مضاف ہوتا ہے اگر معرف باللام ہو تو اسم اشارہ پہلے لانا چاہیئے جیسے هٰذَا الْكِتَابُ اور اگر کسی اسم کی طرف مضاف ہو تو اسم اشارہ کو مضاف الیہ کے بعد لانا چاہیئے جیسے كِتَابُكُمْ هٰذَا یہاں کتاب مضاف مشارٌ الیہ ہے "كُمْ" ضمیر کی طرف اگر یہاں اسم اشارہ پہلے لایا جائے گا تو پھر كِتَابُكُمْ مشارٌ الیہ نہیں بلکہ خبر بن جائیگا هٰذَا كِتَابُكُمْ هٰذا مبتداء اور كِتَابُكُمْ خبر ہے۔ اگر خبر معرف باللام ہو تو اسم اشارہ اور خبر کے درمیان ایک ضمیر کا اضافہ کیا جاتا ہے جیسے هٰذَا هُوَ الْكِتَابُ ــــ أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ان مثالوں میں مشارٌ الیہ مقدر ہے گویا در اصل یہ ہے هٰذَا الشَّيْءُ هُوَ الْكِتَابُ۔ أُولٰٓئِكَ النَّاسُ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ.

## اسمائے اشارہ

| | المذکّر | | | المؤنّث | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | واحد | تثنیہ | جمع | واحد | تثنیہ | جمع |
| قریب | هٰذَا | هٰذَانِ | هٰؤُلَاءِ | هٰذِهٖ | هَاتَانِ هَاتَيْنِ | هٰؤُلَاءِ |
| بعید | ذٰلِكَ ذَاكَ | ذَانِكَ ذَيْنِكَ | أُولٰٓئِكَ | تِلْكَ تَاكَ | تَانِكَ | أُولٰٓئِكَ |

اصل میں اسمائے اشارہ ذَا ۔ ذَانَ وغیرہ بغیر "ھا" اور "ك" کے ہیں اسم اشارہ بعید کے آخر "ك" کو کبھی بطور ضمیر بھی لاتے ہیں جیسے: ذٰلِكَ ذٰلِكُمَا۔ ذٰلِكُمْ۔ ذٰلِكُنَّ وغیرہ "ذٰلِكُمَا رَبُّكُمَا"۔ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۔ ذٰلِكَ



Marfat.com

الکتاب لا ریب فیہ"۔ اولئک علیٰ ھدیً من ربھم"۔ اولئک ھم المفلحون ۔ قیل اھکذا عرشک ۔ انا ھھنا قاعدون"۔ فذانک برھانان من ربک"۔ قال کذٰلک قال ربک"۔

## ۶۔ منادیٰ

منادیٰ وہ اسم ہے جو یا ندا کے بعد واقع ہو منادیٰ مفرد (غیر مضاف) کے آخر کو ضمہ پڑھنا چاہتے جیسے یا زیدُ ۔ یا رجلُ اور اگر مضاف ہو تو اسے فتحہ سے پڑھتے ہیں جیسے یا سیّدَ الناس"۔ یا عبدَ الرحمٰن وغیرہ۔ اگر منادیٰ معرف باللام ہو تو "یا" کے ساتھ ایّھا" مذکر کے لئے اور "ایّتھا" مؤنث کے لئے لگایا جاتا ہے یا ایّھا الرجل"۔ یا ایّتھا الابنۃ"۔

۷۔ وہ اسم جو معرفہ کی مذکورہ اقسام کی طرف مضاف ہو۔ جیسے: کتابُ زیدٍ قلمُ الرجل وغیرہ۔

## مرکبات

دو یا دو سے زیادہ لفظوں کے آپس میں ملنے کو ترکیب کہتے ہیں اس کی دو قسمیں ہیں:۔ ۱۔ مرکب ناقص ۔۔۔ ۲۔ مرکب تام

۱۔ مرکب ناقص۔ مرکب ناقص وہ ہے جس کے سننے سے کوئی پوری بات سمجھ میں نہ آئے، جیسے: طفلٌ جمیلٌ (خوبصورت لڑکا) قلمُ حامدٍ (حامد کا قلم)۔

مرکب ناقص کی کئی قسمیں ہیں:

۱۔ مرکب توصیفی: یہ صفت اور موصوف سے مل کر بنتا ہے۔ جیسے:



Marfat.com

"رَجُلٌ صَالِحٌ"۔ رَجُلٌ موصوف اور صَالِحٌ صفت ہے۔ موصوف عام طور پر اسم ذات ہوتا ہے۔ صفت کا موصوف کے ساتھ تذکیر و تانیث۔ معرفہ اور نکرہ ہونے کے لحاظ سے مطابق ہونا ضروری ہے اسی طرح واحد، تثنیہ اور جمع میں بھی لیکن اگر موصوف غیر عاقل کی جمع ہو تو صفت عموماً واحد مؤنث آتی ہے، جیسے "اَیَّام مَعْدُوْدَۃ"۔ "الانھر الجاریۃ"

۲۔ مرکب اضافی: کسی چیز کو کسی دوسری چیز کی طرف منسوب کرنے کو اضافت کہتے ہیں جسے منسوب کیا جائے اسے مضاف اور جس سے منسوب کیا جائے اسے مضاف الیہ کہتے ہیں۔ مضاف اور مضاف الیہ دونوں اسم ہوتے ہیں۔ جیسے: "کِتَابُ تلمیذٌ"۔ کتاب مضاف اور تلمیذ مضاف الیہ ہے۔ مضاف پر لام تعریف اور تنوین نہیں آتی۔ مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔ عربی میں مضاف پہلے اور مضاف الیہ بعد میں آتا ہے۔ اگر مضاف کی کوئی صفت ہو تو اسے مضاف الیہ کے بعد لانا چاہیئے جیسے: وَلَدُ الرَّجُلِ صَالِحٌ "ولد" کی صفت ہے۔ تثنیہ اور جمع مذکر سالم کے صیغے جب مضاف ہوں تو ان کے آخر کا "نون" اعرابی گر جاتا ہے۔ "معلموا الولد" اصل میں "معلمون" تھا "ن" اعرابی اضافت کی وجہ سے گر گیا۔

اب۔ اخ۔ حَمٌ۔ فُوٌ۔ ذُوْ۔ ان اسمائے خمسہ کی رفعی حالت واؤ۔ نصبی حالت الف اور جری حالت یا سے ہوگی، جیسے:

رفعی حالت: ابو اخو حمو فو ذو۔ نصبی حالت۔ ابا اخا حما فا ذا اور جری حالت: ابی اخی حمی فی ذی ہوگی۔

اسم ظاہر ضمیر متصل کی طرف مضاف ہوتا ہے جیسے کِتَابُہٗ۔ کِتَابُھَا وغیرہ



Marfat.com

اسی طرح حروفِ جارہ کے ساتھ بھی ضمیریں مضاف ہوتی ہیں۔ جیسے له لها لهما لهن لی لنا وغیرہ.

## وحدت و جمع

تعداد کے لحاظ سے عربی میں اسم کی تین صورتیں ہیں :

(ا) واحد یا مفرد جو صرف ایک پر دلالت کرے جیسے طِفْلٌ۔ رَجُلٌ۔ وَلَدٌ

(ب) تثنیہ جو دو پر دلالت کرے جیسے طِفْلَانِ۔ رَجُلَانِ وغیرہ۔ واحد کے آخر میں "ان" حالتِ رفعی میں اور "ین" حالت نصبی وجری میں لگا دینے سے تثنیہ بن جاتا ہے جیسے : رَجُلٌ سے رَجُلَانِ یا رَجُلَیْنِ۔ طِفْلٌ سے طِفْلَانِ یا طِفْلَیْنِ.

(ج) جمع جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے جیسے رجال. جمع دو قسم کی ہوتی ہے :

ا۔ جمع سالم اس میں واحد کی حالت سلامت رہتی ہے اور آخر میں اضافہ کیا جاتا ہے اس کی دو قسمیں ہیں (ا) جمع سالم مذکر واحد کے آخر "ون" حالتِ رفعی میں یا "ین" حالت نصبی وجری میں اضافہ کرتے ہیں جیسے : مُسْلِم سے مُسْلِمُوْنَ یا مُسْلِمِیْنَ مُؤْمِنٌ سے مُؤْمِنُوْنَ یا مُؤْمِنِیْنَ ۔(ب) جمع مؤنث سالم، جس کے آخر میں "ات" حالتِ رفعی میں یا "ات" حالت نصبی وجری میں لگاتے ہیں جیسے مُسْلِمَةٌ سے مُسْلِمَاتٌ یا مُؤْمِنَةٌ سے مُؤْمِنَاتٌ.

۲۔ جمع مکسر۔ جمع مکسر وہ ہے جس میں واحد کی حالت سلامت نہیں رہتی۔ اس کے بنانے کا کوئی خاص قاعدہ نہیں اس کے بہت سے اوزان ہیں



Marfat.com

چند ایک مشہور اوزان یہ ہیں :

اَفْعَال : جیسے ولد سے اولاد۔ طِفْلٌ سے اَطْفَالٌ۔ نَہْرٌ سے اَنْہَارٌ.

فُعُوْلٌ : مَلِک سے مُلُوْکٌ۔ حَقٌّ سے حُقُوْقٌ۔ قَلْب سے قُلُوْبٌ.

فِعَال : کَلْبٌ سے کِلَابٌ۔ رَجُلٌ سے رِجَالٌ۔ بَلَدٌ سے بِلَادٌ.

فُعُلٌ : کِتَابٌ سے کُتُبٌ۔ رَسُوْلٌ سے رُسُلٌ.

اَفْعُلٌ : نَہْرٌ سے اَنْہُرٌ۔ رِجْلٌ سے اَرْجُلٌ.

فُعَلَاءُ : وَزِیْرٌ سے وُزَرَاءُ۔ عَالِمٌ سے عُلَمَاءُ وغیرہ.

## تذکیر و تانیث

جنس کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں مذکر و مؤنث ہیں.

اسم مؤنث کی دو صورتیں قیاسی اور سماعی ہیں اور پھر قیاسی کی دو قسمیں لفظی اور معنوی ہیں جس کی صورت ہے.

اسم

مذکر — مؤنث

مؤنث: سماعی — قیاسی

قیاسی: لفظی — معنوی

مؤنث لفظی کی تین علامتیں جو اسکے آخر میں ہوتی ہیں یہ ہیں :



Marfat.com

(ا) تائے تانیث (ۃ) جیسے: بَقَرَۃٌ۔عَالِمَۃٌ۔اِمْرَاَۃٌ۔

(ب) الف مقصورہ، جیسے: سَلْمٰی۔الْحُسْنٰی۔الصُّغْرٰی۔

(ج) الف ممدودہ جیسے: حُسْنَاءُ۔اَسْمَاءُ۔حَمْرَاءُ وغیرہ۔

مؤنث معنوی: جس میں علامتِ تانیث ظاہر نہ ہو اور وہ مؤنث پر دلالت کرے اس کی چار صورتیں۔

(ا) عورتوں کے نام جیسے: مریم۔زینب وغیرہ

(ب) ملکوں۔شہروں وغیرہ کے نام جیسے: مصر۔پاکستان۔قریش۔لاہور اسلام آباد۔

(ج) جسم کے وہ اعضاء جو جفت جفت ہیں جیسے: یَدٌ۔رِجْلٌ۔عَیْنٌ وغیرہ مگر یہ قاعدہ کلیہ نہیں۔

(د) ان کے علاوہ بعض اور بھی اسماء ہیں جنہیں عرب مؤنث کے طور پر استعمال کرتے ہیں وہ مؤنث سماعی کہلاتے ہیں جیسے: اَرْضٌ۔سَمَاءٌ۔دَارٌ۔حَرْبٌ۔ نَفْسٌ۔شَمْسٌ۔ریح وغیرہ۔

## مرکب تام

اسے جملہ مفیدہ اور کلام بھی کہتے ہیں۔اگر اس کا پہلا جزو اسم ہو تو جملہ اسمیہ ہے، جیسے: اَلْوَلَدُ قَائِمٌ اور اگر پہلا جزو فعل ہو تو جملہ فعلیہ کہلاتا ہے جیسے قَامَ الْوَلَدُ "قام فعل ماضی۔الولد فاعل۔ فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ۔

جملہ اسمیہ کے پہلے جزو کو مبتداء اور دوسرے کو خبر کہتے ہیں۔مبتداء عموماً معرفہ اور خبر نکرہ ہوا کرتی ہے "اَلْوَلَدُ قَائِمٌ"۔



Marfat.com

الولد ـــ مبتداء
قائم ـــ خبر } جملہ اسمیہ

مرکب توصیفی میں موصوف وصفت دونوں معرفہ یا دونوں نکرہ ہوتے ہیں اور وہ مرکب تام نہیں ہوتا جملہ اسمیہ میں مبتداء اور خبر دونوں مرفوع ہوتے ہیں واحد تثنیہ جمع اور تذکیر وتانیث میں مبتداء اور خبر میں مطابقت ضروری ہے جیسے: اَلرَّجُلُ صَادِقٌ۔ اَلرَّجُلَانِ صَادِقَانِ۔ اَلرِّجَالُ صَادِقُوْنَ۔ اَلْمَرْأَةُ صَادِقَةٌ۔ اَلْمَرْأَتَانِ صَادِقَتَانِ۔ اَلنِّسَاءُ صَادِقَاتٌ اگر مبتداء جمع غیر عاقل ہو تو خبر عموماً واحد مؤنث لائی جاتی ہے جیسے: اَلْاَقْلَامُ ثَمِيْنَةٌ۔ اَلْاَقْلَامُ جمع غیر عاقل ہے اور ثَمِيْنَةٌ اُس کی خبر واحد مؤنث ہے۔

## جملہ فعلیہ

جملہ فعلیہ وہ ہے جس کا پہلا جز فعل ہو جیسے: قَامَ تَلْمِيْذٌ

قَامَ ـــ فعل ماضی
تَلْمِيْذٌ ـــ فاعل } جملہ فعلیہ

جملہ فعلیہ میں پہلے فعل پھر فاعل اور سب سے آخر میں مفعول آتا ہے، جیسے، "یشرب الولد اللبن"؛

یشرب ـــ فعل مضارع واحد مذکر غائب
الولد ـــ فاعل } جملہ فعلیہ
اللبن ـــ مفعول

فعل کا فاعل اگر اسم ظاہر ہو تو فعل واحد آتا ہے خواہ فاعل واحد ہو



Marfat.com

یا تثنیہ یا جمع جَاءَ رَجُلٌ جَآءَ رَجُلَانِ جَآءَ رِجَالٌ
جَآءَتْ اِمْرَأَۃٌ جَآءَتْ اِمْرَاَتَانِ جَآءَتْ نِسَآءٌ اور اگر
فعل کا فاعل اسم ظاہر کی بجائے اسم ضمیر ہو تو فعل اپنے اسم ضمیر کے مطابق
آئے گا اَلْوَلَدُ قَامَ الولدان قاما اَلْاَوْلَادُ قَامُوْا افعال کی تذکیر و
تانیث کا یہ قاعدہ ہے کہ اگر فاعل مذکر ہو تو فعل بھی مذکر لایا جاتا ہے اور اگر
فاعل مؤنث ہو تو فعل بھی مؤنث لانا چاہیئے البتہ اگر فاعل کسی غیر عاقل
کی جمع ہو تو فعل واحد مؤنث ہی لایا جائیگا۔

## اوزان، کلمات اور حروف اصلیہ

عربی زبان میں اسم اور فعل میں اصلی حروف تین سے کم اور پانچ سے زائد نہیں
ہوتے۔ حروف اصلی وہ ہیں جو گردان کی تمام حالتوں میں موجود رہیں اور زائد وہ ہیں جو
کسی صیغہ میں موجود ہوں اور کسی میں موجود نہ ہوں جیسے علم میں تینوں حرف اصلی ہیں عالم میں
الف زائد اور معلوم میں میم اور واؤ زائد ہیں۔

الفاظ کا وزن معلوم کرنے کے لئے ف۔ ع اور ل کو میزان قرار دیا گیا ہے۔
ثلاثی کلمات میں ف پہلے حرف کی جگہ ع دوسرے حرف کی جگہ اور ل تیسرے حرف کی
جگہ رکھا جاتا ہے مثلاً: قَلَمٌ کا وزن فَعَلٌ ہے جو حرف ف کے مقابلے میں ہو وہ
فائے کلمہ کہلاتا ہے اور جو ع کے مقابلے میں ہو وہ عین کلمہ اور جو ل کے مقابلے
میں ہو وہ لام کلمہ کہلاتا ہے۔ مثلاً: قَلَمٌ کا وزن فَعَلٌ ہے، اس میں ق فائے
کلمہ اور ل عین کلمہ اور م لام کلمہ کہلائے گا۔ وزن نکالتے وقت حروف اصلیہ
کے مقابلے میں ف۔ ع۔ ل رکھے جائیں گے، باقی حروف زائد اپنی جگہ قائم رہیں گے



Marfat.com

جن کلمات میں حروف اصلی صرف تین ہوں وہ ثلاثی مجرد اور جن میں حروف زائد ہوں ثلاثی مزید فیہ کہلاتے ہیں. جیسے کَبَرَ ثلاثی مجرد اور تَکَبَّرَ ثلاثی مزید ہے.

افعال کے ثلاثی مجرد اور ثلاثی مزید فیہ ہونے کا اس کے ماضی کے صیغہ واحد مذکر غائب سے پتہ چلتا ہے یعنی اگر ماضی کے صیغہ میں صرف تین حرف ہوں تو اس کے مشتقات اور مصدر بھی مجرد ہوں گے. لفظ کے حروفِ اصلیہ کو مادہ کہا جاتا ہے.

فعل دو قسم کا ہوتا ہے، ایک ماضی جس سے کسی کام کا گذشتہ زمانہ میں ہونا معلوم ہوتا ہے جیسے ضَرَبَ (اس نے مارا) کَتَبَ (اس نے لکھا). دوسرا مضارع، اس میں مستقبل اور حال دونوں کے معنی پائے جاتے ہیں، جیسے یَضْرِبُ (وہ مارتا ہے یا مارے گا). یَکْتُبُ (وہ لکھتا ہے یا لکھے گا). بعض علماء لغت امر حاضر (اُکْتُبْ) کو فعل کی تیسری قسم قرار دیتے ہیں.

عربی میں فعل ماضی اور مضارع وغیرہ کے چودہ صیغے مستعمل ہیں

| | |
|---|---|
| تین مذکر غائب کے لئے | تین مؤنث غائب کے لئے |
| تین مذکر مخاطب کے لئے | تین مؤنث مخاطب کے لئے |
| دو متکلم کے لئے | |

فعل معروف، وہ فعل ہے جس کا فاعل معلوم ہو جیسے کَتَبَ زَیْدٌ (زید نے لکھا) اس میں فاعل لکھنے والا معلوم ہے.

فعل مجہول، وہ فعل ہے جس کا فاعل معلوم نہ ہو جیسے کُتِبَتْ رسالۃ (چٹھی لکھی گئی) لکھنے والے کا علم نہیں ہے.

فعل لازم، وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر پورا ہو جائے جیسے ذَهَبَ عَمْرٌو



Marfat.com

(عمرو گیا)۔

**فعل متعدی** وہ فعل ہے جو فاعل کے علاوہ مفعول پر پورا ہو، جیسے،
ضَرَبَ زید عَمْرًا (زید نے عمرو کو مارا)۔

## فعل ماضی معروف کی گردان

| | المذکر | | | المؤنث | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | واحد | تثنیہ | جمع | واحد | تثنیہ | جمع |
| غائب | کَتَبَ | کَتَبَا | کَتَبُوْا | کَتَبَتْ | کَتَبَتَا | کَتَبْنَ |
| مخاطب | کَتَبْتَ | کَتَبْتُمَا | کَتَبْتُمْ | کَتَبْتِ | کَتَبْتُمَا | کَتَبْتُنَّ |
| متکلم | کَتَبْتُ | × | کَتَبْنَا | کَتَبْتُ | × | کَتَبْنَا |

## ماضی مجہول

ماضی معروف کے صیغہ واحد مذکر غائب کے پہلے حرف پر پیش اور آخری سے پہلے حرف پر زیر لگا دینے سے ماضی مجہول واحد مذکر غائب کا صیغہ بن جائے گا۔

## گردان ماضی مجہول

| | المذکر | | | المؤنث | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | واحد | تثنیہ | جمع | واحد | تثنیہ | جمع |
| غائب | کُتِبَ | کُتِبَا | کُتِبُوْا | کُتِبَتْ | کُتِبَتَا | کُتِبْنَ |
| مخاطب | کُتِبْتَ | کُتِبْتُمَا | کُتِبْتُمْ | کُتِبْتِ | کُتِبْتُمَا | کُتِبْتُنَّ |
| متکلم | کُتِبْتُ | × | کُتِبْنَا | کُتِبْتُ | × | کُتِبْنَا |



Marfat.com

## مضارع معروف کی گردان

| | المذکر | | | المؤنث | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | واحد | تثنیہ | جمع | واحد | تثنیہ | جمع |
| غائب | يَكْتُبُ | يَكْتُبَانِ | يَكْتُبُوْنَ | تَكْتُبُ | تَكْتُبَانِ | يَكْتُبْنَ |
| مخاطب | تَكْتُبُ | تَكْتُبَانِ | تَكْتُبُوْنَ | تَكْتُبِيْنَ | تَكْتُبَانِ | تَكْتُبْنَ |
| متکلم | اَكْتُبُ | ـــ | نَكْتُبُ | اَكْتُبُ | ـــ | نَكْتُبُ |

**مضارع مجہول:** علامت مضارع پر پیش اور آخری حرف سے پہلے حرف پر زبر لگا دینے سے مضارع مجہول کا صیغہ بن جاتا ہے، جیسے يَضْرِبُ سے يُضْرَبُ يَكْتُبُ سے يُكْتَبُ.

## مضارع مجہول کی گردان

| | المذکر | | | المؤنث | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | واحد | تثنیہ | جمع | واحد | تثنیہ | جمع |
| غائب | يُكْتَبُ | يُكْتَبَانِ | يُكْتَبُوْنَ | تُكْتَبُ | تُكْتَبَانِ | يُكْتَبْنَ |
| مخاطب | تُكْتَبُ | تُكْتَبَانِ | تُكْتَبُوْنَ | تُكْتَبِيْنَ | تُكْتَبَانِ | تُكْتَبْنَ |
| متکلم | اُكْتَبُ | ـــ | نُكْتَبُ | اُكْتَبُ | ـــ | نُكْتَبُ |

ماضی مجہول اور مضارع مجہول کی گردانیں اختلاف حرکات کے ماسوا ماضی معروف اور مضارع معروف کی گردانوں کی طرح ہیں.



Marfat.com

## الامر

**امر معروف حاضر کا قاعدہ:** مضارع واحد مذکر مخاطب کے صیغہ سے علامتِ مضارع تا کو گرا دینے کے بعد اگر پہلا حرف متحرک ہو تو حرف آخر کو ساکن کر دینے سے امر واحد مذکر بن جاتا ہے۔ جیسے تُعَلِّمُ سے عَلِّمْ، تَضَعُ سے ضَعْ اور اگر آخر میں حرف علت ہو تو امر بناتے وقت حرف علت گر جائے گا جیسے تَقِیْ سے قِ امر بنے گا۔ اگر علامت مضارع دور کرنے کے بعد پہلا حرف ساکن ہو تو عین کلمہ کے مفتوح یا مکسور ہونے کی صورت میں ہمزہ وصل مکسور شروع میں لگائیں گے اور آخری حرف کو ساکن کر دیں گے جیسے تَسْمَعُ سے اِسْمَعْ تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ لیکن اگر عین کلمہ مضموم ہو تو ہمزہ وصل مضموم شروع میں لگایا جائے گا، جیسے تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ، تَدْعُوْ سے اُدْعُ۔ امر غائب و متکلم بناوٹ کے لحاظ سے کوئی مستقل فعل نہیں یہ مضارع کے ساتھ لام امر لگا دینے سے بنتا ہے مضارع واحد کے صیغوں کو جزم دیتا ہے نون اعرابی گر جاتا ہے لیکن نون جمع مؤنث باقی رہتا ہے، جیسے:

لِیَفْعَلْ۔ لِیَفْعَلَا۔ لِیَفْعَلُوْا۔ لِتَفْعَلْ۔ لِتَفْعَلَا۔ لِیَفْعَلْنَ ــــ لِاَفْعَلْ لِنَفْعَلْ

## امر کی گردان

امر حاضر معروف کے کل چھ صیغے ہیں۔ تین مذکر اور تین مؤنث کے لئے۔

| المذکر | | | المؤنث | | |
|---|---|---|---|---|---|
| اُکْتُبْ | اُکْتُبَا | اُکْتُبُوْا | اُکْتُبِیْ | اُکْتُبَا | اُکْتُبْنَ |
| ضَعْ | ضَعَا | ضَعُوْا | ضَعِیْ | ضَعَا | ضَعْنَ |

## فعل نہی

نہی بھی کوئی مستقل فعل نہیں۔ یہ مضارع ہی ہے جس سے پہلے لائے نہی لگایا جاتا ہے



Marfat.com

لائے نہی مضارع کے آخری حرف کو جزم دیتا ہے نون اعرابی گر جاتا ہے نون جمع مؤنث باقی رہتا ہے، نیز اگر حرفِ علت ہو تو گر جاتا ہے۔

## گردان

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| لَایَفْعَلْ | لَایَفْعَلَا | لَایَفْعَلُوْا | لَاتَفْعَلْ | لَاتَفْعَلَا | لَایَفْعَلْنَ |
| لَاتَفْعَلْ | لَاتَفْعَلَا | لَاتَفْعَلُوْا | لَاتَفْعَلِیْ | لَاتَفْعَلَا | لَاتَفْعَلْنَ | لَاأَفْعَلْ | لَانَفْعَلْ |

## نفی جحد بلَمْ

لَمْ مضارع کے شروع میں لانے سے مضارع ماضی منفی بن جاتا ہے مضارع کے آخری حرف کو جزم دیتا ہے اور نون اعرابی گر جاتا ہے اور اگر آخر میں حرف علت ہو تو وہ گر جاتا ہے۔ جمع مؤنث کا نون باقی رہتا ہے۔

## گردان

| المذکر | | | المؤنث | | |
|---|---|---|---|---|---|
| لَمْ یَفْعَلْ | لَمْ یَفْعَلَا | لَمْ یَفْعَلُوْا | لَمْ تَفْعَلْ | لَمْ تَفْعَلَا | لَمْ یَفْعَلْنَ |
| لَمْ تَفْعَلْ | لَمْ تَفْعَلَا | لَمْ تَفْعَلُوْا | لَمْ تَفْعَلِیْ | لَمْ تَفْعَلَا | لَمْ تَفْعَلْنَ | لَمْ أَفْعَلْ | لَمْ نَفْعَلْ |

## نفی تاکید بلَنْ

مضارع پر حرف لَنْ آنے سے نفی تاکید کے معنی پیدا ہوتے ہیں، یہ مضارع کے آخری حرف کو نصب دیتا ہے اس کے آنے سے نون اعرابی گر جاتا ہے لیکن جمع مؤنث کا نون باقی رہتا ہے۔



Marfat.com

## گردان

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| لَنْ یَفْعَلَ | لَنْ یَفْعَلَا | لَنْ یَفْعَلُوْا | لَنْ تَفْعَلَ | لَنْ تَفْعَلَا | لَنْ یَفْعَلْنَ |
| لَنْ تَفْعَلَ | لَنْ تَفْعَلَا | لَنْ تَفْعَلُوْا | لَنْ تَفْعَلِیْ | لَنْ تَفْعَلَا | لَنْ تَفْعَلْنَ | لَنْ اَفْعَلَ | لَنْ نَفْعَلَ |

ہمزۂ وصل: ہمزہ وصل وہ ہمزہ ہے جو ماقبل سے ملنے کے بعد لکھنے میں باقی رہتا ہے لیکن پڑھنے میں نہیں آتا، جیسے اِسْمُكَ سے ما اسْمُكَ.

## اسم فاعل

جو لفظ کسی کام کرنے والے کو ظاہر کرے اسے اسم فاعل کہتے ہیں، ثلاثی مجرد سے اسم فاعل فَاعِلٌ کے وزن پر آتا ہے اس کے کل چھ صیغے تین مذکر اور تین مؤنث کے لئے ہوتے ہیں.

### گردان

| المذکر | | | المؤنث | | |
|---|---|---|---|---|---|
| فَاعِلٌ | فَاعِلَانِ | فَاعِلُوْنَ | فَاعِلَةٌ | فَاعِلَتَانِ | فَاعِلَاتٌ |
| کَاتِبٌ | کَاتِبَانِ | کَاتِبُوْنَ | کَاتِبَةٌ | کَاتِبَتَانِ | کَاتِبَاتٌ |

ثلاثی مزید سے اسم فاعل مضارع معروف سے علامت مضارع کو حذف کر کے شروع میں میم مضموم اور آخر سے پہلے حرف کو زیر دینے سے بنتا ہے. جیسے یُکْرِمُ سے مُکْرِمٌ. یَجْتَنِبُ سے مُجْتَنِبٌ. یُعَلِّمُ سے مُعَلِّمٌ وغیرہ

## اسم مفعول

جو لفظ اس شخص یا چیز کو بتائے جس پر فعل واقع ہوا ہو اسے اسم مفعول کہتے ہیں،



Marfat.com

اس کے بھی چھ صیغے ہیں۔

ثلاثی مجرد سے اسم مفعول، مفعول کے وزن پر آتا ہے۔

## گردان

| المذکر | | | المؤنث | | |
|---|---|---|---|---|---|
| مَفْعُوْلٌ | مَفْعُوْلَانِ | مَفْعُوْلُوْنَ | مَفْعُوْلَةٌ | مَفْعُوْلَتَانِ | مَفْعُوْلَاتٌ |

اسی طرح نَصَرَ سے مَنْصُوْر۔ ضَرَبَ سے مَضْرُوْب اور سمع سے مَسْمُوْعٌ وغیرہ۔

ثلاثی مزید فیہ سے اس کے مضارع مجہول سے علامت مضارع کو دور کر کے شروع میں میم مضموم اور آخر میں تنوین لگانے سے اسم مفعول بنتا ہے۔ مثلاً: یُکَرَّمُ سے مُکَرَّمٌ، یُعَلَّمُ سے مُعَلَّمٌ، یُتَقَبَّلُ سے مُتَقَبَّلٌ۔

## اسم تفضیل

جو لفظ کسی شے میں بمقابلہ دوسری شی کے کسی صفت کی زیادتی ظاہر کرے اسے اسم التفضیل کہتے ہیں، جیسے اَحْسَنُ (زیادہ خوبصورت)، اَعْلَمُ (زیادہ جاننے والا)، اَکْبَرُ (زیادہ بڑا)۔ اس کے بھی چھ صیغے ہیں، گردان یہ ہے:

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| المذکر: | اَکْبَرُ | اَکْبَرَانِ | اَکْبَرُوْنَ | یا اکابر |
| المؤنث: | کُبْرٰی | کُبْرَیَانِ | کُبَرِیَات | یا کُبَرُ |

اسم تفضیل ہمیشہ اَفْعَلُ کے وزن پر آتا ہے اسی بنا پر اسے اَفْعَلُ التَّفْضِیْل بھی کہتے ہیں۔



Marfat.com

## اسم ظرف

جو لفظ کسی کام کی جگہ یا وقت کو ظاہر کرے اسے اسم ظرف کہتے ہیں. ثلاثی مجرد کے مضارع واحد مذکر سے علامت مضارع دُور کر کے میم مفتوح لگا دیں اور کلمہ عین اگر مضموم ہو تو اس پر زبر لگا دیں وگرنہ اسے اپنی اصلی حالت پر رہنے دیں، جیسے یَنْصُرُ سے مَنْصَرٌ ، یَضْرِبُ سے مَضْرِبٌ ، یَسْمَعُ سے مَسْمَعٌ وغیرہ.

## اسم آلہ

جو لفظ کسی اوزار یعنی کام کرنے کی چیز کو ظاہر کرے اسے اسم آلہ کہتے ہیں مضارع معروف کے صیغہ واحد مذکر سے علامت مضارع کو دُور کر کے اس کی جگہ میم مکسور اور عین کلمہ پر زبر لگا دینے سے اسم آلہ بن جاتا ہے.

### گردان

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| مِفْعَلٌ | مِفْعَلَانِ | مِفْعَلَةٌ | مَفَاعِلُ | مِفْعَلَتَانِ | مَفَاعِيلُ |

## ابواب ثلاثی مجرد

ماضی اور مضارع کے عین کلمہ کی حرکات کے لحاظ سے ثلاثی مجرد کے افعال چھ ابواب میں منقسم ہیں.

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| الباب الاوّل : | ضَرَبَ | یَضْرِبُ | وزن | فَعَلَ | یَفْعِلُ |
| الباب الثانی : | نَصَرَ | یَنْصُرُ | وزن | فَعَلَ | یَفْعُلُ |
| الباب الثالث : | سَمِعَ | یَسْمَعُ | وزن | فَعِلَ | یَفْعَلُ |
| الباب الرابع : | فَتَحَ | یَفْتَحُ | وزن | فَعَلَ | یَفْعَلُ |
| الباب الخامس : | کَرُمَ | یَکْرُمُ | وزن | فَعُلَ | یَفْعُلُ |



Marfat.com

الباب السادس : حَسِبَ یَحْسِبُ وزن فَعِلَ یَفْعِلُ

عربی زبان میں زیادہ تر افعال پہلے تین ابواب سے آتے ہیں، چوتھے باب سے ان سے کم، پانچویں سے اس سے کم اور چھٹے سے بہت ہی کم.

نوٹ: کسی لفظ کا کسی باب سے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے ماضی اور مضارع کے عین کلمہ کی حرکت اس کے مطابق ہوگی مثلاً اگر کہا جائے کہ دَخَلَ باب نَصَرَ سے ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا ماضی مفتوح العین اور مضارع مضموم العین ہے دَخَلَ یَدْخُلُ بروزن نَصَرَ یَنْصُرُ

لغات کی کتابوں میں صحت تلفظ کے لئے مادہ فعل کے ساتھ اس کے باب کی طرف اشارہ کر دیا جاتا ہے مثلاً اگر کوئی لفظ ضَرَبَ کے باب سے ہے تو اس کے سامنے (ض) اور نَصَرَ سے ہو تو (ن) اور سَمِعَ سے ہو تو (س) فَتَحَ سے ہو تو (ف) کَرُمَ سے ہو تو (ک) حَسِبَ سے ہو (ح) لکھ دیتے ہیں. لغت کی جدید کتب میں ماضی لکھ کر ایک چھوٹی سی لکیر پر مضارع کے عین کی حرکت لکھ دیتے ہیں. مثلاً غَسَلَ ـِ نَصَرَ ـُ فَتَحَ ـَ لکھتے ہیں.

## ثلاثی مزید فیہ

ثلاثی مزید فیہ دو طرح سے ہے، ایک ثلاثی مزید با ہمزہ وصل، دوسری ثلاثی مزید فیہ بے ہمزہ وصل.

ثلاثی مزید فیہ با ہمزہ وصل : باب اوّل ۔ افتعال جیسے:

اِجْتَنَبَ یَجْتَنِبُ اِجْتِنَاباً الامر منہ اِجْتَنِبْ.



Marfat.com

## گردان ماضی معروف باب اِفْتِعَال

| | | المذکر | | | المونث | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | واحد | تثنیہ | جمع | واحد | تثنیہ | جمع |
| غائب | اِجْتَنَبَ | اِجْتَنَبَا | اِجْتَنَبُوْا | اِجْتَنَبَتْ | اِجْتَنَبَتَا | اِجْتَنَبْنَ |
| مخاطب | اِجْتَنَبْتَ | اِجْتَنَبْتُمَا | اِجْتَنَبْتُمْ | اِجْتَنَبْتِ | اِجْتَنَبْتُمَا | اِجْتَنَبْتُنَّ |
| متکلم | اِجْتَنَبْتُ | ـ | اِجْتَنَبْنَا | اِجْتَنَبْتُ | ـ | اِجْتَنَبْنَا |

## مضارع معروف

| | | المذکر | | | المونث | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | واحد | تثنیہ | جمع | واحد | تثنیہ | جمع |
| غائب | يَجْتَنِبُ | يَجْتَنِبَانِ | يَجْتَنِبُوْنَ | تَجْتَنِبُ | تَجْتَنِبَانِ | يَجْتَنِبْنَ |
| مخاطب | تَجْتَنِبُ | تَجْتَنِبَانِ | تَجْتَنِبُوْنَ | تَجْتَنِبِيْنَ | تَجْتَنِبَانِ | تَجْتَنِبْنَ |
| متکلم | اَجْتَنِبُ | ـ | نَجْتَنِبُ | اَجْتَنِبُ | ـ | نَجْتَنِبُ |

## گردانِ امر

اِجْتَنِبْ اِجْتَنِبَا اِجْتَنِبُوْا اِجْتَنِبِيْ اِجْتَنِبَا اِجْتَنِبْنَ

## باب دوم اِسْتِفْعَال

اِسْتَنْصَرَ يَسْتَنْصِرُ اِسْتِنْصَارًا الامر منہ اِسْتَنْصِرْ



Marfat.com

## گردان ماضی معروف

| | المذکر | | | المؤنث | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | واحد | تثنیه | جمع | واحد | تثنیه | جمع |
| غائب | اِسْتَنْصَرَ | اِسْتَنْصَرَا | اِسْتَنْصَرُوا | اِسْتَنْصَرَتْ | اِسْتَنْصَرَتَا | اِسْتَنْصَرْنَ |
| مخاطب | اِسْتَنْصَرْتَ | اِسْتَنْصَرْتُمَا | اِسْتَنْصَرْتُمْ | اِسْتَنْصَرْتِ | اِسْتَنْصَرْتُمَا | اِسْتَنْصَرْتُنَّ |
| متکلم | اِسْتَنْصَرْتُ | × | اِسْتَنْصَرْنَا | اِسْتَنْصَرْتُ | × | اِسْتَنْصَرْنَا |

## گردان مضارع معروف

| | المذکر | | | المؤنث | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | واحد | تثنیه | جمع | واحد | تثنیه | جمع |
| غائب | يَسْتَنْصِرُ | يَسْتَنْصِرَانِ | يَسْتَنْصِرُونَ | تَسْتَنْصِرُ | تَسْتَنْصِرَانِ | يَسْتَنْصِرْنَ |
| مخاطب | تَسْتَنْصِرُ | تَسْتَنْصِرَانِ | تَسْتَنْصِرُونَ | تَسْتَنْصِرِيْنَ | تَسْتَنْصِرَانِ | تَسْتَنْصِرْنَ |
| متکلم | اَسْتَنْصِرُ | × | نَسْتَنْصِرُ | اَسْتَنْصِرُ | × | نَسْتَنْصِرُ |

## گردان امر

| | | | |
|---|---|---|---|
| اِسْتَنْصِرْ | اِسْتَنْصِرَا | اِسْتَنْصِرُوْا | المذکر |
| اِسْتَنْصِرِيْ | اِسْتَنْصِرَا | اِسْتَنْصِرْنَ | المؤنث |

## باب سوم اِنْفِعَال

اِنْصَرَفَ يَنْصَرِفُ اِنْصِرَاف الامر منه اِنْصَرِفْ



Marfat.com

## گردان ماضی معروف

| | | المذکر | | | المؤنث | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | واحد | تثنیه | جمع | واحد | تثنیه | جمع |
| غائب | اِنْصَرَفَ | اِنْصَرَفَا | اِنْصَرَفُوْا | اِنْصَرَفَتْ | اِنْصَرَفَتَا | اِنْصَرَفْنَ |
| مخاطب | اِنْصَرَفْتَ | اِنْصَرَفْتُمَا | اِنْصَرَفْتُمْ | اِنْصَرَفْتِ | اِنْصَرَفْتُمَا | اِنْصَرَفْتُنَّ |
| متکلم | اِنْصَرَفْتُ | × | اِنْصَرَفْنَا | اِنْصَرَفْتُ | × | اِنْصَرَفْنَا |

## گردان مضارع معروف

| | | المذکر | | | المؤنث | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | واحد | تثنیه | جمع | واحد | تثنیه | جمع |
| غائب | يَنْصَرِفُ | يَنْصَرِفَانِ | يَنْصَرِفُوْنَ | تَنْصَرِفُ | تَنْصَرِفَانِ | يَنْصَرِفْنَ |
| مخاطب | تَنْصَرِفُ | تَنْصَرِفَانِ | تَنْصَرِفُوْنَ | تَنْصَرِفِيْنَ | تَنْصَرِفَانِ | تَنْصَرِفْنَ |
| متکلم | اَنْصَرِفُ | × | نَنْصَرِفُ | اَنْصَرِفُ | × | نَنْصَرِفُ |

## گردان امر

اِنْصَرِفْ اِنْصَرِفَا اِنْصَرِفُوْا (المذکر) اِنْصَرِفِيْ اِنْصَرِفَا اِنْصَرِفْنَ (المؤنث)

## باب چہارم اِفْعِلَال

اِحْمَرَّ يَحْمَرُّ اِحْمِرَارًا الامر منه اِحْمَرِرْ



Marfat.com

## گردان ماضی معروف

| | المذکر | | | المؤنث | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | واحد | تثنیہ | جمع | واحد | تثنیہ | جمع |
| غائب | اِحْمَرَّ | اِحْمَرَّا | اِحْمَرُّوا | اِحْمَرَّتْ | اِحْمَرَّتَا | اِحْمَرَرْنَ |
| مخاطب | اِحْمَرَرْتَ | اِحْمَرَرْتُمَا | اِحْمَرَرْتُمْ | اِحْمَرَرْتِ | اِحْمَرَرْتُمَا | اِحْمَرَرْتُنَّ |
| متکلم | اِحْمَرَرْتُ | × | اِحْمَرَرْنَا | اِحْمَرَرْتُ | × | اِحْمَرَرْنَا |

## گردان مضارع معروف

| | المذکر | | | المؤنث | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | واحد | تثنیہ | جمع | واحد | تثنیہ | جمع |
| غائب | يَحْمَرُّ | يَحْمَرَّانِ | يَحْمَرُّوْنَ | تَحْمَرُّ | تَحْمَرَّانِ | يَحْمَرَرْنَ |
| مخاطب | تَحْمَرُّ | تَحْمَرَّانِ | تَحْمَرُّوْنَ | تَحْمَرِّيْنَ | تَحْمَرَّانِ | تَحْمَرَرْنَ |
| متکلم | اَحْمَرُّ | × | نَحْمَرُّ | اَحْمَرُّ | × | نَحْمَرُّ |

## گردان امر

اِحْمَرِرْ اِحْمَرَّا اِحْمَرُّوْا (المذکر) اِحْمَرِّيْ اِحْمَرَّا اِحْمَرَرْنَ (المؤنث)

### ثلاثی مزید بے ہمزہ وصل

## باب اوّل اِفْعَالٌ

صرف صغیر: اَكْرَمَ يُكْرِمُ اِكْرَامًا فهو مُكْرِمٌ الامر منه اَكْرِمْ والنهی عنه لَا تُكْرِمْ



Marfat.com

## گردان ماضی معروف

| | المذکر | | | المؤنث | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | واحد | تثنیہ | جمع | واحد | تثنیہ | جمع |
| غائب | اَکْرَمَ | اَکْرَمَا | اَکْرَمُوْا | اَکْرَمَتْ | اَکْرَمَتَا | اَکْرَمْنَ |
| مخاطب | اَکْرَمْتَ | اَکْرَمْتُمَا | اَکْرَمْتُمْ | اَکْرَمْتِ | اَکْرَمْتُمَا | اَکْرَمْتُنَّ |
| متکلم | اَکْرَمْتُ | ۔ | اَکْرَمْنَا | اَکْرَمْتُ | ۔ | اَکْرَمْنَا |

## گردان مضارع معروف

| | المذکر | | | المؤنث | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | واحد | تثنیہ | جمع | واحد | تثنیہ | جمع |
| غائب | یُکْرِمُ | یُکْرِمَانِ | یُکْرِمُوْنَ | تُکْرِمُ | تُکْرِمَانِ | یُکْرِمْنَ |
| مخاطب | تُکْرِمُ | تُکْرِمَانِ | تُکْرِمُوْنَ | تُکْرِمِیْنَ | تُکْرِمَانِ | تُکْرِمْنَ |
| متکلم | اُکْرِمُ | ۔ | نُکْرِمُ | اُکْرِمُ | ۔ | نُکْرِمُ |

## گردان امر

اَکْرِمْ اَکْرِمَا اَکْرِمُوْا اَکْرِمِیْ اَکْرِمَا اَکْرِمْنَ

## باب دوم تَفْعِیْلٌ

صرف صغیر، صَرَّفَ۔ یُصَرِّفُ۔ تَصْرِیْفًا فھو مُصَرِّفٌ الامر منہ صَرِّفْ۔ والنہی عنہ لَاتُصَرِّفْ



Marfat.com

## گردان ماضی معروف

| | المذکر | | | المؤنث | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | واحد | تثنیه | جمع | واحد | تثنیه | جمع |
| غائب | صَرَّفَ | صَرَّفَا | صَرَّفُوْا | صَرَّفَتْ | صَرَّفَتَا | صَرَّفْنَ |
| مخاطب | صَرَّفْتَ | صَرَّفْتُمَا | صَرَّفْتُمْ | صَرَّفْتِ | صَرَّفْتُمَا | صَرَّفْتُنَّ |
| متکلم | صَرَّفْتُ | × | صَرَّفْنَا | صَرَّفْتُ | × | صَرَّفْنَا |

## گردان مضارع معروف

| | المذکر | | | المؤنث | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | واحد | تثنیه | جمع | واحد | تثنیه | جمع |
| غائب | يُصَرِّفُ | يُصَرِّفَانِ | يُصَرِّفُوْنَ | تُصَرِّفُ | تُصَرِّفَانِ | يُصَرِّفْنَ |
| مخاطب | تُصَرِّفُ | تُصَرِّفَانِ | تُصَرِّفُوْنَ | تُصَرِّفِيْنَ | تُصَرِّفَانِ | تُصَرِّفْنَ |
| متکلم | أُصَرِّفُ | × | نُصَرِّفُ | أُصَرِّفُ | × | نُصَرِّفُ |

## گردان امر

صَرِّفْ صَرِّفَا صَرِّفُوْا صَرِّفِيْ صَرِّفَا صَرِّفْنَ

## باب سوم تَفَعُّلٌ

صرف صغیر: تَقَبَّلَ يَتَقَبَّلُ تَقَبُّلًا فهو مُتَقَبِّلٌ

الامر منه تَقَبَّلْ والنهی عنه لَا تَقَبَّلْ.



Marfat.com

## گردان ماضی معروف

| | المذکر | | | المؤنث | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | واحد | تثنیہ | جمع | واحد | تثنیہ | جمع |
| غائب | تَقَبَّلَ | تَقَبَّلَا | تَقَبَّلُوْا | تَقَبَّلَتْ | تَقَبَّلَتَا | تَقَبَّلْنَ |
| مخاطب | تَقَبَّلْتَ | تَقَبَّلْتُمَا | تَقَبَّلْتُمْ | تَقَبَّلْتِ | تَقَبَّلْتُمَا | تَقَبَّلْتُنَّ |
| متکلم | تَقَبَّلْتُ | × | تَقَبَّلْنَا | تَقَبَّلْتُ | × | تَقَبَّلْنَا |

## گردان مضارع معروف

| | المذکر | | | المؤنث | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | واحد | تثنیہ | جمع | واحد | تثنیہ | جمع |
| غائب | يَتَقَبَّلُ | يَتَقَبَّلَانِ | يَتَقَبَّلُوْنَ | تَتَقَبَّلُ | تَتَقَبَّلَانِ | يَتَقَبَّلْنَ |
| مخاطب | تَتَقَبَّلُ | تَتَقَبَّلَانِ | تَتَقَبَّلُوْنَ | تَتَقَبَّلِيْنَ | تَتَقَبَّلَانِ | تَتَقَبَّلْنَ |
| متکلم | اَتَقَبَّلُ | × | نَتَقَبَّلُ | اَتَقَبَّلُ | × | نَتَقَبَّلُ |

## گردان امر

تَقَبَّلْ تَقَبَّلَا تَقَبَّلُوْا تَقَبَّلِيْ تَقَبَّلَا تَقَبَّلْنَ

## باب چہارم مُفَاعَلَةٌ

صرفِ صغیر: قَاتَلَ يُقَاتِلُ مُقَاتَلَة فهو مُقَاتِلٌ الامر قَاتِلْ والنهی لَا تُقَاتِلْ



Marfat.com

## گردان ماضی معروف

| | المذکر | | | المؤنث | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | واحد | تثنیہ | جمع | واحد | تثنیہ | جمع |
| غائب | قَاتَلَ | قَاتَلَا | قَاتَلُوْا | قَاتَلَتْ | قَاتَلَتَا | قَاتَلْنَ |
| مخاطب | قَاتَلْتَ | قَاتَلْتُمَا | قَاتَلْتُمْ | قَاتَلْتِ | قَاتَلْتُمَا | قَاتَلْتُنَّ |
| متکلم | قَاتَلْتُ | ـ | قَاتَلْنَا | قَاتَلْتُ | ـ | قَاتَلْنَا |

## گردان مضارع معروف

| | المذکر | | | المؤنث | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | واحد | تثنیہ | جمع | واحد | تثنیہ | جمع |
| غائب | يُقَاتِلُ | يُقَاتِلَانِ | يُقَاتِلُوْنَ | تُقَاتِلُ | تُقَاتِلَانِ | يُقَاتِلْنَ |
| مخاطب | تُقَاتِلُ | تُقَاتِلَانِ | تُقَاتِلُوْنَ | تُقَاتِلِيْنَ | تُقَاتِلَانِ | تُقَاتِلْنَ |
| متکلم | أُقَاتِلُ | ـ | نُقَاتِلُ | أُقَاتِلُ | ـ | نُقَاتِلُ |

## گردان امر

قَاتِلْ قَاتِلَا قَاتِلُوْا قَاتِلِيْ قَاتِلَا قَاتِلْنَ

## باب پنجم تَفَاعُلٌ

صرف صغیر: تَقَابَلَ يَتَقَابَلُ تَقَابُلًا فهو مُتَقَابِلٌ الامر منه تَقَابَلْ و النهی عنه لَاتَقَابَلْ



Marfat.com

## گردان ماضی معروف

| | المذکر | | | المؤنث | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | واحد | تثنیہ | جمع | واحد | تثنیہ | جمع |
| غائب | تَقَابَلَ | تَقَابَلَا | تَقَابَلُوْا | تَقَابَلَتْ | تَقَابَلَتَا | تَقَابَلْنَ |
| مخاطب | تقابَلْتَ | تَقَابَلْتُمَا | تَقَابَلْتُمْ | تَقَابَلْتِ | تَقَابَلْتُمَا | تَقَابَلْتُنَّ |
| متکلم | تَقَابَلْتُ | × | تَقَابَلْنَا | تَقَابَلْتُ | × | تَقَابَلْنَا |

## گردان مضارع معروف

| | المذکر | | | المؤنث | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | واحد | تثنیہ | جمع | واحد | تثنیہ | جمع |
| غائب | يَتَقَابَلُ | يَتَقَابَلَانِ | يَتَقَابَلُوْنَ | تَتَقَابَلُ | تَتَقَابَلَانِ | يَتَقَابَلْنَ |
| مخاطب | تَتَقَابَلُ | تَتَقَابَلَانِ | تَتَقَابَلُوْنَ | تَتَقَابَلِيْنَ | تَتَقَابَلَانِ | تَتَقَابَلْنَ |
| متکلم | أَتَقَابَلُ | × | نَتَقَابَلُ | أَتَقَابَلُ | × | نَتَقَابَلُ |

## گردان امر

تَقَابَلْ تَقَابَلَا تَقَابَلُوْا تَقَابَلِيْ تَقَابَلَا تَقَابَلْنَ



Marfat.com

## ہفت اقسام

صحیح است و مثال است و مضاعف

لفیف و ناقص و مہموز و اجوف

عربی زبان میں یا تو کسی کلمہ کے تمام حروف صحیح یا ان میں سے کوئی حرف علت ہوگا یا ہمزہ ہوگا۔ اس لحاظ سے تمام افعال اور اسماء کی چار صورتیں ہو سکتی ہیں۔

(۱) صحیح (۲) مہموز (۳) مُعتل (۴) مضاعف

۱۔ صحیح: جس کا کوئی حرف اصلی ہمزہ یا حرف علت نہ ہو اور نہ ہی دو حرف اصلی ایک طرح کے ہوں جیسے: ضَرَبَ۔ نَصَرَ۔ رَجُلٌ۔

۲۔ معتل: وہ کلمہ ہے جس کا کوئی حرف اصلی حرف علت ہو۔ (حروف علت واؤ۔ الف۔ یا ہیں) معتل کی پانچ قسمیں ہیں جس کی صورت یہ ہے یا تو کسی کلمہ میں صرف ایک حرف علت ہوگا ایک حرف علت کی صورت میں معتل کی تین قسمیں ہیں:

(ا) اگر کلمہ فا حرف علت ہو تو اسے معتل الفاء اور مثال کہتے ہیں۔ فا کلمہ کی جگہ واؤ ہو تو مثال واوی جیسے وَعَدَ اور اگر یاء ہو تو مثال یای جیسے یَسَرَ۔

(ب) اگر عین کلمہ حرف علت ہو تو اسے معتل العین اور اجوف کہتے ہیں۔ اگر عین کلمہ میں واؤ ہو تو اجوف واوی کہتے ہیں جیسے قَالَ اصل میں قَوَلَ تھا اگر کلمہ عین میں یا ہو تو اجوف یای کہتے ہیں جیسے بَاعَ کا اصل میں بَیَعَ تھا۔

(ج) اگر لام کلمہ میں حرف علت ہو تو اسے معتل الام اور ناقص کہتے ہیں۔ لام کلمہ واؤ ہو تو ناقص واوی جیسے دَعَا کا اصل میں دَعَوَ تھا۔ اور اگر یای ہو تو ناقص



Marfat.com

یای کہتے ہیں جیسے رَمَیَ کہ اصل میں رَمَیَ تھا اور اگر کسی کلمہ میں دو حرف علت ہوں تو اس کی دو صورتیں ہیں. اگر حرف علت کلمہ میں الگ واقع ہوں یعنی فا اور لام کلمہ حرف علت ہوں تو اسے لفیف مفروق جیسے وَحْیٌ اور اگر اکٹھے ہوں یعنی عین اور لام کلمہ حرف علت ہوں تو اسے لفیف مقرون کہتے ہیں جیسے طَوَی .

۳۔ مہموز: اگر کسی کلمہ میں کوئی حرف اصلی ہمزہ ہو تو اسے مہموز کہتے ہیں، اس کی بھی تین صورتیں ہیں. (ا) اگر کلمہ فا کی جگہ ہمزہ ہو تو اسے مہموز الفاء کہتے ہیں جیسے اَمَرَ (ب) اگر عین کلمہ کی جگہ ہمزہ ہو تو اسے مہموز العین جیسے سَأَلَ. (ج) اور اگر لام کلمہ کی جگہ ہمزہ ہو تو اسے مہموز الام کہتے ہیں، جیسے قَرَأَ.

۴۔ مضاعف: جس کلمہ میں دو حرف اصل ایک جنس کے ہوں اسے مضاعف کہتے ہیں. مثلاً مَدَّ کہ اصل میں مَدَدَ تھا.

## حروف صحیح اور غیر صحیح کے لحاظ سے تقسیم






Marfat.com

# خاصیات الابواب

ابواب مجرد کی مختص خصوصیات یہ ہیں : باب سمع میں زیادہ تر عارضی اوصاف اور نفسانی عوارض پائے جاتے ہیں جیسے حَزِنَ (غمگین ہونا) فَرِحَ (خوشحال ہونا) یہ اکثر لازم آتا ہے کَرُمَ کے باب میں دائمی صفت کے معنی پائے جاتے ہیں اور ہمیشہ لازم آتا ہے حَسُنَ (خوبصورت ہونا)۔

باب فَتَحَ کے اکثر افعال میں عین یا لام کلمہ حرف حلقی ہوتا ہے (حروف حلق ح خ ع غ ء اور ہ ہیں ان کا مخرج حلق ہے)۔

باب نَصَرَ کا خاصہ مغالبہ ہے اور ضَرَبَ کا بھی، یعنی باب مفاعلہ کے بعد لانے سے غلبہ کا اظہار ہوتا ہے جیسے خَاصَمَنِیْ زَیْدٌ فَخَصَمْتُہٗ (زید نے میرے ساتھ جھگڑا کیا اور میں غالب آیا)

ابواب ثلاثی مزید کی خصوصیات، باب افعال: ۱۔ لازم سے متعدی بنانا ذَھَبَ (جانا) سے اَذْھَبَ (لے جانا)۔ ۲۔ کسی چیز کو صاحب ماخذ بنانا اَعْظَمْتُہٗ (میں نے اسے صاحب عظمت بنایا) ماخذ عظمت ہے۔ ۳۔ ماخذ میں آنا یا پہنچنا جیسے اَصْبَحَ زَیْدٌ (زید صبح کے وقت آیا)۔ ابتداء نئے معنی کیلئے آنا جو مجرد سے الگ ہو۔ اَشْفَقَ (وہ ڈرا) مادہ شَفَقٌ (سرخی مائل زرد رنگ)

باب تفعیل: ۱۔ لازم کو متعدی بنانا فَرِحَ زید فَرَّحْتُہٗ (میں نے اسے خوش کیا)۔ ۲۔ صاحب ماخذ ہونا نَوَّرَ الشجر (درخت شگوفہ دار ہوا) ماخذ نَوْرٌ ہے۔ ۳۔ کسی چیز کی بیانی بیان کرنا جَوَّلَ زید (زید بہت گھوما)۔

باب تفعّل: ۱۔ ماخذ میں تصنع ظاہر کرنا، جیسے تَشَجَّعَ حَامِدٌ (حامد بتکلف بہادر بنا)۔ ۲۔ ماخذ سے بچنا۔ تَاَثَّمَ زید (زید گناہ سے بچا (ماخذ اثم ہے۔ ۳۔ کسی چیز کا عین ماخذ یا مثل ماخذ کے ہونا۔ تَنَصَّرَ زیدٌ (زید نصرانی ہوگیا (ماخذ نصرانی)۔



Marfat.com

باب تفاعل: مشارکت تضارب خالدٌ ومحمودٌ (خالد اور محمود نے باہم مار پیٹ کی)۔ ۲۔ خود میں ایسی صفت ظاہر کرنا جو موجود نہ ہو جیسے تَمارض زید (زید نے اپنے آپ کو مریض ظاہر کیا)۔

باب مفاعلہ: ۱۔ کسی کام میں دو شخصوں کا شریک ہونا یعنی مشارکت جیسے: قَاتَلَ زیدٌ عمر (زید اور عمر باہم لڑے) ۲۔ مجرد کے ہم معنی ہونا سَافَرَ زید (زید نے سفر کیا)

باب افتعال: ۱۔ اتخاذ یعنی کسی چیز کو ماخذ بنانا۔ اِجْتَحَرَ الغارُ (چوہے نے بل بنایا) ماخذ جُحْر۔ تصرف یعنی تحصیل ماخذ میں کوشش کرنا۔ اکتسب العلم (اس نے کوشش سے علم حاصل کیا) ماخذ کسب)۔

باب استفعال: اتخاذ یعنی کسی چیز کو ماخذ بنانا اِسْتَوْطَنَ باکستان (اس نے پاکستان کو وطن بنایا) ماخذ وطن۔ ۲۔ طلب ماخذ اَستغفر اللّٰہ (میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں) ماخذ مغفرت۔

باب انفعال: ۱۔ لزوم لازم ہونا کَسَرَ توڑنا سے اِنْکَسَرَ (ٹوٹنا) ۲۔ مطاوعت فَعَّلَ واِنْفَعَلَ۔ کَسَّرْتُہٗ فَانْکَسَرَ (میں نے اسے توڑا تو وہ ٹوٹ گیا۔

## افعالِ ناقصہ

افعالِ ناقصہ نواسخ جملہ کی دوسری قسم ہیں اور وہ یہ ہیں: کَانَ۔ صَارَ۔ اصبح۔ امسٰی۔ اضحٰی۔ ظَلَّ۔ بات۔ مادام۔ مازال۔ لیس وغیرہ

یہ افعال جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں۔ مبتدا مرفوع باقی رہتا ہے اور خبر منصوب ہو جاتی ہے۔ جیسے: کَانَ الْوَلَدُ جَالِسًا (لڑکا بیٹھا تھا) لَیْسَ کے علاوہ باقی تمام افعال ناقصہ کے ماضی۔ مضارع اور امر آتے ہیں۔ لَیْسَ کا مضارع اور امر نہیں آتا۔ "اَصْبَحَ" سے صبح کا وقت "اَمْسٰی" سے شام کا وقت ظَلَّ سے دن اور



Marfat.com

بَاتَ سے رات مراد ہوتی ہے لیکن بعض اوقات یہ افعال صرف "صار" کے معنی دیتے ہیں۔ "صار" حالت کی تبدیلی کو ظاہر کرتا ہے صَارَ الرَّجُلُ غَنِیًّا وہ آدمی مالدار ہوگیا، "ما" اور "لا" بھی "لیس" کی مانند جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں ان کا بھی اسم مرفوع اور خبر منصوب ہوتی ہے۔

"لائے نفی جنس" یہ جس پر داخل ہوتا ہے سرے سے اس چیز کی نفی کرتا ہے۔ اِنَّ کی طرح اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ جیسے لَا تَلْمِیذَ حَاضِرٌ (کوئی طالب علم حاضر نہیں) "لائے نفی جنس" کا اسم اور خبر دونوں نکرہ ہوتے ہیں اس پر کوئی حرف جار داخل نہیں ہوتا اگر یہ شرائط نہ پائی جائیں تو پھر "لا" صرف نفی کا کام دیگا نفی جنس کے لئے نہیں ہوگا۔

## افعالِ مقاربہ والرجاء والشروع

افعالِ مقاربہ کسی دوسرے فعل کے ساتھ بطور مددگار اور معاون کے آتے ہیں اور درحقیقت یہ افعال ناقصہ ہی کی ایک قسم ہیں یہ بھی مبتداء اور خبر پر داخل ہوتے ہیں اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ افعالِ ناقصہ اور ان میں صرف یہ فرق ہے کہ ان کی خبر ہمیشہ جملہ فعلیہ کی صورت میں آتی ہے۔

معنی کے لحاظ سے اس کی تین صورتیں ہیں:

۱۔ قربت ظاہر کرنے کے لئے یہ کَادَ۔ کَرُبَ اور اَوْشَکَ ہیں۔

۲۔ رجا اور امید کے لئے یہ عَسٰی۔ حَرٰی۔ اخْلَوْلَقَ بمعنی امید ہیں۔

۳۔ شروع اور ابتداء کے لئے جیسے: شَرَعَ۔ اَخَذَ۔ جَعَل۔ طَفِقَ۔ اَنْشَاءَ وغیرہ۔



Marfat.com

ان افعال کی خبر میں مضارع پر اَنْ مصدریہ لایا جاتا ہے۔ البتہ افعال کے شروع میں "اَنْ" نہیں لایا جاتا ہے۔

## افعال تعجب و مدح و ذم

اظہار تعجب کے لئے عربی میں "مَا اَفْعَلَهٗ اور اَفْعِلْ بِهٖ کے دو صیغے مستعمل ہوتے ہیں۔ لیکن اس کے لئے فعل کا ثلاثی مجرد ہونا ضروری ہے غیر ثلاثی افعال کے لئے اظہار تعجب کے لئے ما اشدَّ یا اس کے ہم معنی لفظ لکھ کر اسکے بعد فعل کا مصدر لاتے ہیں جیسے مَا اَعْظَمَ الْاِزْدِحَامَ عَلَى الْمُحَطَّةِ فعل تعجب کے بعد جو اسم آتا ہے وہ منصوب ہوتا ہے۔

## افعال مدح و ذم

نِعْمَ مدح کے لئے اور بِئْسَ ذم کے لئے آتا ہے نِعْمَ اور بِئْسَ کے فاعل ہمیشہ مُعرّف باللام کی طرف مضاف ہوتے ہیں۔ نَعِمَ اور بِئْسَ کے فاعل کے بعد جو اسم آتا ہے وہ مخصوص بالمدح ومخصوص بالذم کہلاتا ہے حَبَّذَا اور لَا حَبَّذَا بھی مدح وذم کے لئے آتے ہیں حَبَّذَا الْقَنَاعَةَ مَعَ الْجِدِّ.

## ادوات شرط

یہ جملہ شرطیہ پر داخل ہوتے ہیں۔ جملہ شرطیہ دو جملوں سے ملکر مکمل ہوتا ہے پہلے کو "شرط" اور دوسرے کو "جزاء" کہتے ہیں۔ ادواتِ شرط دو طرح کے ہیں۔ ایک جازمہ اور دوسرے غیر جازمہ۔



Marfat.com

(ا) ادواتِ جازمہ یہ ہیں: مَنْ۔ اِنْ۔ اِذْمَا۔ مَهْمَا۔ مَتٰی۔ اَیَّانَ (جب بھی) این۔ اَنّٰی (جہاں کہیں) حیثما (اسی طرح) یہ فعل مضارع پر داخل ہوتے ہیں اور اسے جزم دیتے ہیں۔ مَنْ یَعْمَلْ سُوْءً یُجْزَ بِہٖ (جو شخص بھلائی کریگا۔ اس کا بدلہ پائے گا) اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُمُ الْمَوْتُ (تم جہاں کہیں بھی ہوگے موت تم کو پالے گی)۔

(ب) غیر جازمہ: لَوْ یہ ظاہر کرتا ہے کہ اگر شرط نہ پائی گئی تو جزا بھی نہ پائی جائے گی۔ لَوْ اِجْتَهَدْتَ لَفُزْتَ (اگر تم محنت کرتے تو کامیاب ہوتے)

لَوْلَا۔ لَوْمَا (اگر نہ ہوتا) لَوْلَا الْهَوَاءُ مَا عَاشَ الْاِنْسَانُ (اگر ہوا نہ ہوتی تو کوئی انسان زندہ نہ رہ سکتا)۔

لَمَّا (جب۔ جبکہ) کُلَّمَا (جب جب۔ جب کبھی)

اِذَا (جب) اِذَا لَا سْتَاذُ نَصَحَ لَكَ فَاعْمَلْ بِنَصِیْحَتِہٖ (جب استاذ تمہیں کوئی نصیحت کرے تو اس پر عمل کرو)

اَمَّا (مگر) اس کے جواب پر "ف" لانا ضروری ہے۔

## حروفِ مشبّہ بالفعل

چھ ہیں اور وہ یہ ہیں: اِنَّ۔ اَنَّ۔ کَاَنَّ۔ لَیْتَ۔ لٰکِنَّ۔ لَعَلَّ یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں۔ اپنے اسم کو نصب دیتے ہیں اور خبر مرفوع رہتی ہے اِنَّ اور اَنَّ جملہ میں تاکید اور تحقیق کے معنی پیدا کرتے ہیں جیسے:

اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (یقیناً اللہ ہر چیز پر قادر ہے)۔

کَاَنَّ تشبیہ کے معنی دیتا ہے کَاَنَّ زَیْدًا اَسَدٌ (گویا کہ زید شیر ہے)



Marfat.com

لَیْتَ اور لَعَلَّ تمنا اور آرزو کے لئے آتے ہیں۔ لَیْتَ النَّاسَ مُنْصِفُوْنَ
لٰکِنَّ استدراک یعنی شبہ دُور کرنے کے لئے آتا ہے.
اِنَّ اور اَنَّ میں یہ فرق ہے کہ اِنَّ شروع کلام اور مستقل جملہ پر آتا ہے
اور اَنَّ دوسرے جملہ کا جزو بنتا ہے اور مصدر کے معنی میں آتا ہے
اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ـــ عَلِمْتُ اَنَّکَ ذَاھِبٌ

## کلماتِ استفہام

ہمزہ۔ ھَلْ۔ مَنْ۔ مَا۔ مَتٰی۔ اَیْنَ۔ کَیْفَ۔ کَمْ۔ اَیُّ۔ لِمَ یہ کلماتِ استفہام ہیں.
ہمزہ اور ھَلْ سے مضمون جملہ کے متعلق سوال کیا جاتا ہے.
ھَلْ اَکَلْتَ الطَّعَامَ کیا تونے کھانا کھایا اس کا جواب نَعَمْ یا لَا کے ساتھ دیا جاتا ہے.
مَنْ (کون) ذوی العقول کے لئے آتا ہے۔ مَنْ ھٰذَا (یہ کون شخص ہے)
مَا (کیا چیز) غیر ذوالعقول کے لئے آتا ہے جیسے: مَا ھٰذَا (یہ کیا چیز ہے)۔ مَتٰی (کب) زمانہ کے لئے آتا ہے۔ مَتٰی اَکَلْتَ (تونے کب کھانا کھایا) اَیْنَ (کہاں) یہ مکان اور جگہ کے لئے آتا ہے ـــ اَیْنَ تَذْھَبُ (تو کہاں جاتا ہے) کَیْفَ (کس طرح۔ کیسے) حالت اور کیفیت کے لئے آتا ہے جیسے: کَیْفَ اَنْتَ ـــ کَمْ مقدار اور عدد کے لئے آتا ہے کَمْ اَخَالَکَ (تمہارے کتنے بھائی ہیں۔ اَیٌّ (کون۔ کیا۔ کیا چیز)۔ لِمَ (کیوں۔ کیونکر) لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ (ایسی بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں).



Marfat.com

## حروفِ جارہ

یہ حروف اسم پر داخل ہوتے ہیں اور اسے جر دیتے ہیں۔ حروف جارّ رابطہ کا کام دیتے ہیں۔ حروفِ جارہ سترہ ہیں جو مختلف معانی میں استعمال ہوتے ہیں:

بِ۔ (سے۔ میں۔ پر۔ سبب۔ ساتھ) کے معنی میں آتا ہے جیسے: کَتَبْتُ بِالْقَلَمِ.

تَ۔ قسم کے لئے جیسے: تَاللّٰہِ (اللہ کی قسم).

كَ۔ تشبیہ کے لئے آتا ہے جیسے: كَالْاَسَدْ (شیر کی مانند).

لِ۔ (واسطے۔ لئے۔ کو۔ کا۔ کی۔ کے لئے) جیسے: لِلّٰہِ اللہ کے لئے.

وَ۔ قسم کے لئے. وَاللّٰہُ

مِنْ۔ سے۔ سبب کے لئے مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

عَنْ۔ (سے۔ طرف سے۔ بارے میں)

عَلٰی۔ پر۔ عَلَی الْکِتَابِ

فِیْ۔ میں۔ بارے میں۔ فِی الْمَسْجِدِ

اِلٰی۔ تک۔ انتہا کے لئے۔ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی

حَتّٰی۔ یہاں تک۔ تاکہ وغیرہ

تَمَّتْ



Marfat.com

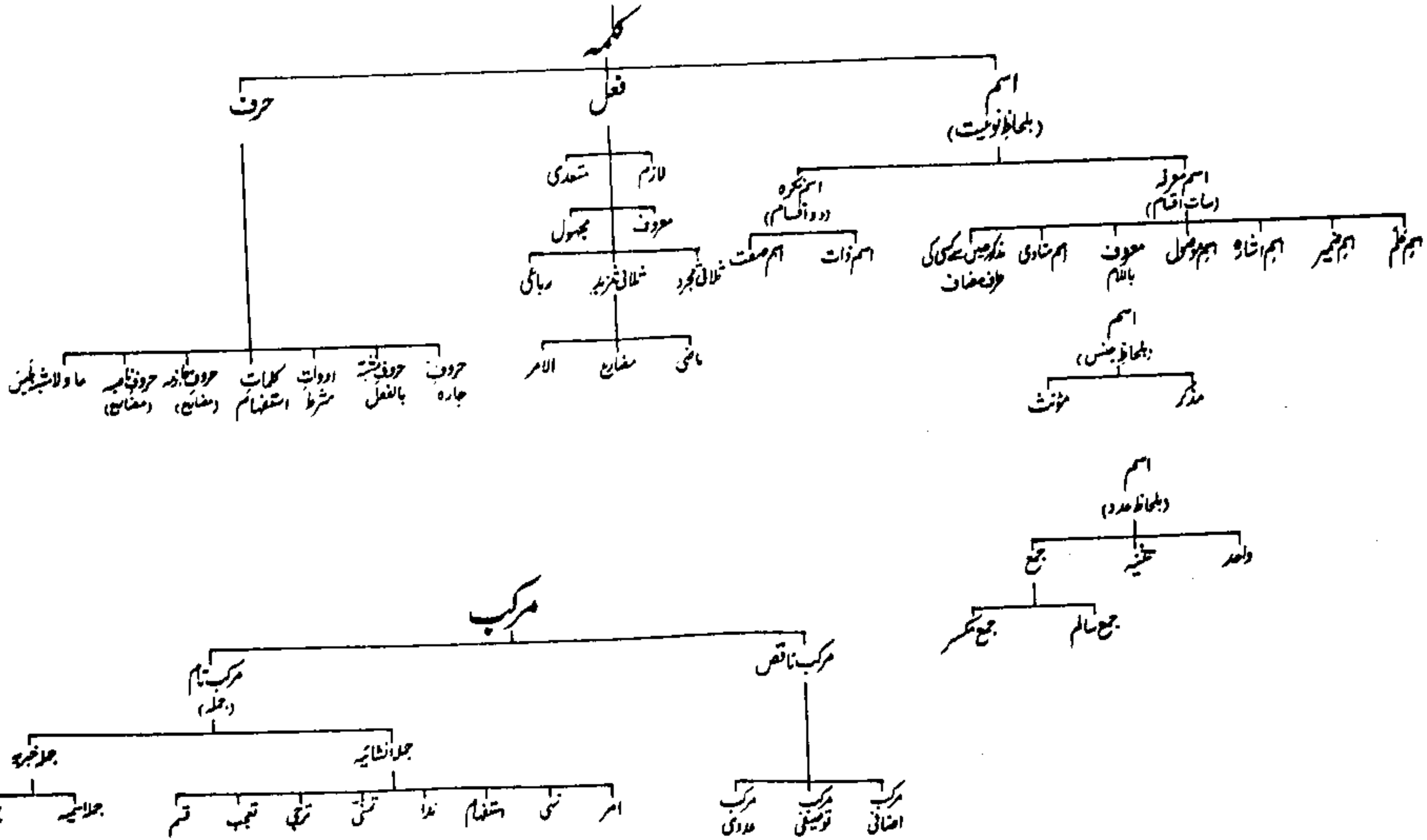
کلمہ
اسم
(بلحاظ نوعیت)
اسم معرفہ
(سات اقسام)
اسم علم
اسم ضمیر
اسم اشارہ
اسم موصول
معرف باللام
اسم منادی
مذکر میں سے کسی کی طرف مضاف
اسم نکرہ
(دو اقسام)
اسم ذات
اسم صفت
اسم
(بلحاظ جنس)
مذکر
مؤنث
اسم
(بلحاظ عدد)
واحد
تثنیہ
جمع
جمع سالم
جمع مکسر
فعل
لازم
متعدی
معروف
مجہول
مجرد
مزید فیہ
ثلاثی
رباعی
ماضی
مضارع
الامر
حرف
حروف جارہ
حروف مشبہ بالفعل
ادوات شرط استفہام
حروف عاملہ (مضارع)
حروف عاملہ (مضارع)
ما و لا مشبہ بلیس
مرکب
مرکب ناقص
مرکب اضافی
مرکب توصیفی
مرکب عددی
مرکب تام
(جملہ)
جملہ خبریہ
جملہ اسمیہ
جملہ فعلیہ
جملہ انشائیہ
امر
نہی
استفہام
ندا
تمنی
ترجی
تعجب
قسم

Marfat.com

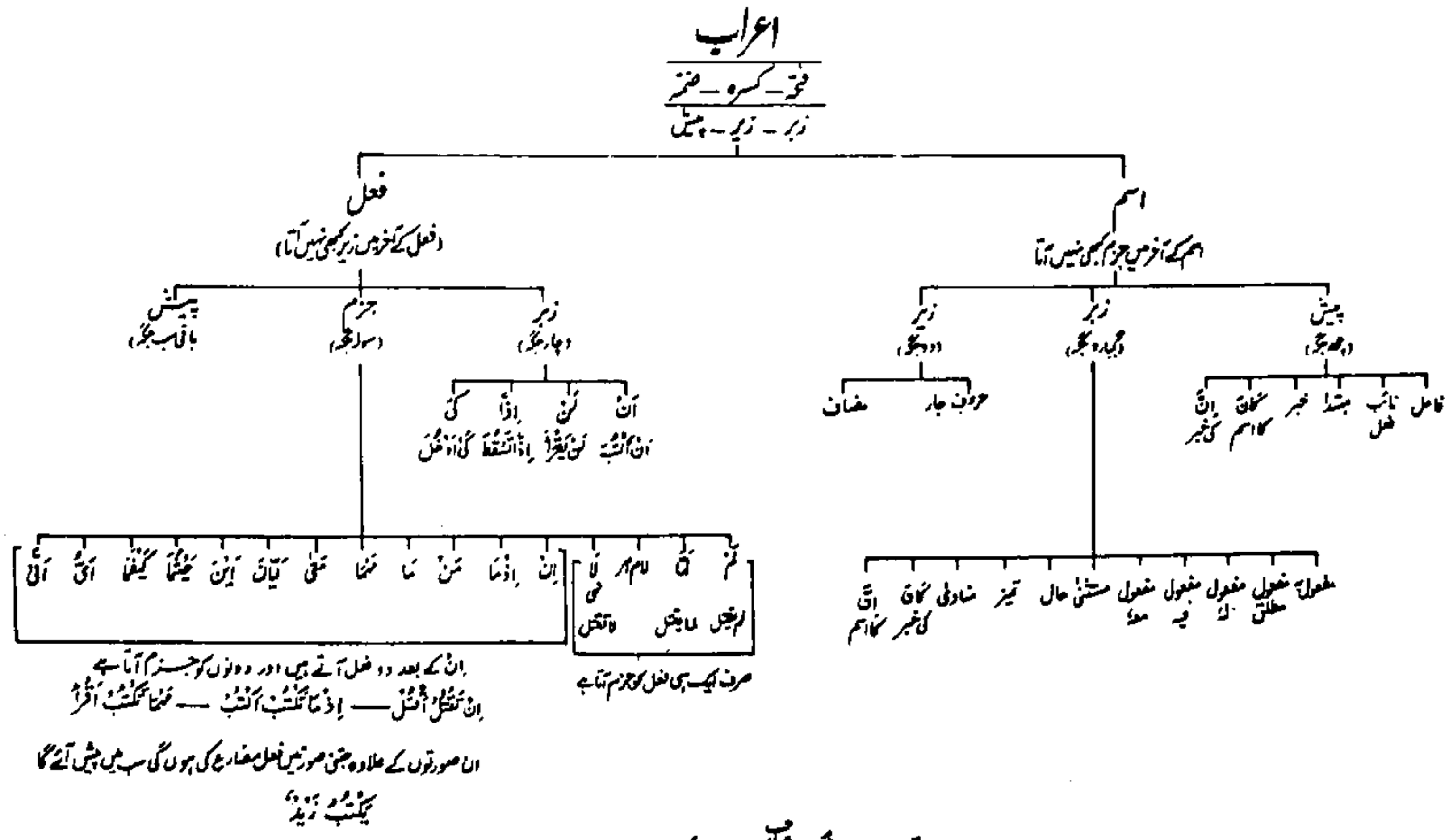


(مرتبہ: مولوی محمد سعید صاحب سابق ایڈیٹر پاکستان ٹائمز - اسلام آباد)

Marfat.com

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

Marfat.com

## اٰیاتُہا (۱) سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃِ مَکِّیَّۃٌ (۵) رُکُوْعُہا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ﴿۱﴾ الرَّحْمٰنِ

الرَّحِیْمِ ۙ﴿۲﴾ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ؕ﴿۳﴾

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ؕ﴿۴﴾

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۙ﴿۵﴾ صِرَاطَ

الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ

الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ﴿۶﴾

| ب | اِسم | اَللّٰہِ | الرَّحمٰنِ | الرَّحِیم |
|---|---|---|---|---|
| ساتھ | نام | اللہ | بے حد مہربان | نہایت رحم والا |
| اَلْحَمْدُ | لِ | اللّٰہِ | رَبِّ | العٰلَمِیْنَ |
| سب تعریف ہر قسم کی حمد | لئے | اللہ کے | مُربّی۔ پالنے والا | واحد عالم تمام کائنات |
| الرَّحْمٰن | الرَّحِیْم | مَلِکِ | یَوْمِ الدِّیْنِ | اِیَّاکَ |
| بہت مہربان | نہایت رحم والا | مالک۔ حاکم | روزِ جزا انصاف کا دن | خاص تیری |
| نَعْبُدُ | وَ | اِیَّاکَ | نَسْتَعِیْنُ | اِھْدِنَا |
| ہم عبادت کرتے ہیں | اور | خاص اور صرف تجھ سے | مدد مانگتے ہیں | ہدایت دے۔ چلا ہمکو |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| الصِّرَاطَ | الْمُسْتَقِيْمَ | صِرَاطَ | الَّذِيْنَ | اَنْعَمْتَ |
| رستہ | سیدھا | رستہ | ان لوگوں کا | تونے انعام کیا |
| عَلَيْهِمْ | غَيْرِ | الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ | وَ لَا | الضَّآلِّيْنَ |
| ان پر | نہ | جن پر غضب کیا گیا | اور نہ | گمراہوں۔ بھٹکے ہوؤں |

"شروع اللہ نہایت رحم کرنے والے بار بار رحم کرنے والے کے نام سے"
(ساری) تعریف اللہ کے لئے ہے (وہ) سارے جہان کا مُربّی۔(وہ) رحمٰن۔(وہ) رحیم۔ (وہ) مالک روزِ جزا کا۔ ہم بس تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ اور بس تجھی سے مدد چاہتے ہیں۔ چلا ہم کو سیدھا راستہ۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تُو نے انعام کیا ہے۔ نہ ان لوگوں کا (راستہ) جو زیرِ غضب آچکے ہیں۔ اور نہ بھٹکے ہوؤں کا۔"

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

**مکّی اور مدنی سورتیں بلحاظِ مضامین**

سورۂ فاتحہ مکّی سورت ہے۔ مکّی اور مدنی سورتوں میں مضامین کے لحاظ سے یہ فرق ہے کہ مکّی سورتوں کے مخاطب قریش اور فصحائے عرب تھے اسی لئے ان سورتوں میں زیادہ تر ایجاز (اختصار اور جامعیّت) پایا جاتا ہے۔ فصاحت و بلاغت کا انحصار ایجاز ہی پر ہے۔ علاوہ ازیں مکّی سورتیں اصولِ دین عقائد اور تنبیہات پر مبنی ہیں۔ اور ان کے اندازِ بیان میں انتہائی شدّت، زورِ بیان اور ہیبت پائی جاتی ہے۔ مدنی سورتوں میں اکثر احکامِ شریعت ہیں اور اہلِ کتاب کے لئے ترغیب و تنذیر کے بیانات ہیں۔



Marfat.com

**مکّی اور مدنی سورتیں بلحاظِ نزول** بلحاظِ نزول مکّی اور مدنی سورتوں میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ مکّی سورتیں وہ ہیں جو اہلِ مکّہ کے حالات کے بارے میں نازل ہوئی ہیں خواہ ان کا نزول مدینہ ہی میں کیوں نہ ہوا ہو۔ اسکے علاوہ دوسری سورتیں مدنی ہیں اور بعض نے کہا مکّی وہ ہیں جو مکّہ میں نازل ہوئیں خواہ ہجرت کے بعد ہی نازل ہوئی ہیں جیسے فتح مکّہ اور حجۃ الوداع کے برسوں میں نازل ہونے والی سورتیں.

**جمہور کی رائے** جمہور کی رائے ہے (اور وہی صحیح ہے) کہ مکّی وہ ہیں جو ہجرت سے پہلے نازل ہوئیں اور مدنی وہ ہیں جو ہجرت کے بعد نازل ہوئیں۔ خواہ وہ مدینہ اور اس کے مضافات میں نازل ہوئی ہوں یا مکّہ میں فتح مکّہ یا حجۃ الوداع کے موقع پر یا کسی غزوہ میں۔ پس مکّی سورتیں وہ ہیں جو ابتدائے اسلام میں دعوتِ اسلام ۔اساسِ دین کے بیان ۔کلیاتِ ایمان ۔شر اور معاصی کے ترک ۔خیر و معروف پر عمل کے لئے نازل ہوئیں۔ اور مدنی سورتیں وہ ہیں جو ہجرت کے بعد تفصیلی احکام کے بیان کے لئے نازل ہوئیں ۔قرآن مجید میں کُل ۱۱۴ سورتیں ہیں جن میں سے ۸۷ مکّی اور ۲۷ مدنی ہیں۔ کُل آیات ۶۶۱۶ ہیں .

**السُّوْرَۃُ** قرآن کا وہ ٹکڑا جو تین آیات یا زائد پر مشتمل ہو، سورۃ کہلاتا ہے قرآن مجید میں سورتوں کے نام توقیفی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے) اور احادیثِ صحیحہ سے ثابت شدہ ہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ سورۃ کا لفظ 'سُوَر' بمعنی فصیلِ شہر سے مشتق ہے' اور بعض نے کہا کہ سُوْر مھموز العین ہے جس کے معنی کسی چیز کے بقیہ کے ہیں۔ کسی چیز کا بقیہ اس کا جز ہوتا ہے۔ اس سے مراد قرآن کا جزو معین ہے ۔امام راغب سورۃ کو



Marfat.com

'سُوْر' بمعنی علو وارتفاع سے مشتق گردانتے ہیں۔

"السُّوْرَةُ المَنْزِلَةُ الرَّفِيْعَةُ" (راغب) سورتوں کے نام صحابہؓ سے مرفوعًا منقول ہیں لیکن انہوں نے اپنے مصاحف میں انہیں اس لئے نہیں لکھا کہ کہیں ان پر تنزیل کا شبہ نہ وارد ہو۔ وہ قرآن میں سوائے تنزیل کے اور کچھ نہیں لکھتے تھے جیسے سورۂ فاتحہ کے آخر میں لفظ 'امین' ہے اسے بھی قرآن میں نہیں لکھا۔ قرآن مجید میں (وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ (البقرہ: ۲۳) "اگر تمہیں اس میں ریب وشک ہے جو ہم نے اپنے بندے پر نازل کیا تو اس جیسی کوئی سورت لاؤ" اللہ تعالیٰ نے سورت کا لفظ خود استعمال کیا ہے۔

**الفاتحہ**

لفظ فاتحہ۔ فاتح کی صفت مؤنث ہے۔ قرآن مجید کی موجودہ ترتیب کے لحاظ سے اس سورۃ کو فاتحہ کہا جاتا ہے اس لئے کہ ابتداء میں ہے اسے اُمّ القرآن (قرآن کی جڑ اور اصل) بھی کہتے ہیں۔ اس سورت کے اور بھی بہت سے نام ہیں۔ امام سیوطی نے "الاتقان" میں اس کے پچیس نام لکھے ہیں۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ۝ (الحجر) "بے شک ہم نے تمہیں سبع المثانی اور قرآن عظیم عطا کیا گیا" سبع المثانی (سات بار بار دہرائی گئی آیات) سے مراد سورۃ الفاتحہ ہے۔ سورہ فاتحہ مکی سورۃ ہے۔

حافظ سیوطی نے "الاتقان" میں نزول کے لحاظ سے پہلی سورۃ کے بارے میں چار اقوال کا ذکر کیا ہے:

اوّل: اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ (۹۶) رواہ الشیخان وغیرہما من حدیث عائشہ۔

دوم: يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝ (۷۴)



Marfat.com

سوم : سورۃ الفاتحہ "کشاف" میں ہے کہ ابن عباس اور مجاہد کہتے ہیں کہ نزول کے لحاظ سے سب سے پہلی سورۃ اقراء ہے۔ اکثر مفسرین کا یہ خیال ہے کہ سب سے پہلی سورۃ فاتحۃ الکتاب ہے۔ چہارم : بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

قال السیوطی :

وَقَالَ ابْنُ حَجَرٍ وَالَّذِیْ ذَھَبَ اِلَیْہِ اَکْثَرُ الْاَئِمَّۃِ ھُوَ الْاَوَّلُ

"امام سیوطی اور ابن حجر کہتے ہیں کہ اکثر ائمہ سورہ فاتحہ ہی کو پہلی سورۃ قرار دیتے ہیں"

مفتی محمد عبدہٗ بھی اسی بات کو ترجیح دیتے ہیں کہ سورۂ فاتحہ ہی نزول کے لحاظ سے اوّل ہے اس لئے کہ یہ پورے قرآن کا خلاصہ ہے گویا سورہ فاتحہ بطور بیج کے ہے جس میں ایک عظیم درخت کی تمام صلاحیتیں موجود ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ میں تمام قرآن کا اجمال پیش کیا ہے جو پانچ باتوں پر مشتمل ہے:

۱۔ توحید۔

۲۔ حسن اعمال پر بشارت کا وعدہ اور خلاف ورزی پر وعید۔

۳۔ عبادتِ الٰہیہ۔

۴۔ بیان سبیلِ سعادت

۵۔ حدودِ الٰہی پر قائم رہنے والوں اور ان حدود کی خلاف ورزی اور توڑنے والوں کے حالات۔

پورا قرآن مجید انہی امور کی تفصیل پر مشتمل ہے اور سورۃ فاتحہ ان کا اجمال پیش کرتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورۃ فاتحہ ہر بیماری کی شفا ہے۔ اسی لئے اسے سورۂ شفا بھی کہتے ہیں۔ (قرطبی)



Marfat.com

نسائیؒ نے ابن کعب سے روایت کی ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ فِی التَّوْرَاۃِ وَلَا فِی الْاِنْجِیْلِ مِثْلَ اُمِّ الْقُرْاٰنِ وَھِیَ سَبْعُ الْمَثَانِیْ وَھِیَ مَقْسُوْمَۃٌ بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس جیسی سورت نہ تو تورات اور نہ انجیل میں نازل فرمائی یہ ام القرآن اور سات آیات ہیں جو اللہ اور بندے کے درمیان منقسم ہیں ان کے ذریعہ میرا بندہ جو سوال کرے گا قبول ہوگا۔"

اسے مطالب کے لحاظ سے "اعظم السور" کہا جاتا ہے "سب سے عظیم سورت"۔

آیۃ آیت کے لفظی معنی نشانی اور علامت کے ہیں۔ قرآن مجید کا ہر جملہ آیت کہلاتا ہے۔ وَقِیْلَ لِکُلِّ جُمْلَۃٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ دَالَّۃٍ عَلٰی حُکْمٍ اٰیَۃٌ (راغب)

"قرآن مجید کا ہر جملہ جو کسی حکم پر دلالت کرتا ہے اسے آیت کہتے ہیں۔"

وَاَمَّا الْاٰیَۃُ فَھِیَ الْعَلَامَۃُ بِمَعْنٰی اَنَّھَا عَلَامَۃٌ لِاِنْقِطَاعِ الْکَلَامِ الَّذِیْ قَبْلَھَا مِنَ الَّذِیْ بَعْدَھَا وَاِنْفِصَالُہٗ (قرطبی)

"لیکن آیت پس یہ علامت ہے یعنی یہ کلام ماقبل سے کلام مابعد کے الگ اور جدا ہونے کی علامت ہے۔"

قرآن مجید کی کل آیات بقول اصح ۶۶۱۶ ہیں اور کل الفاظ بقول اصح ۷۷۹۳۴ ہیں۔ (اتقان)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ تمام اُمت کا اس پر اجماع ہے کہ بسم اللہ قرآن میں سے ہے اور "سورۃ النمل" کی آیت کا جز ہے۔ اکثر علماء سلف اہل مکہ،



Marfat.com

اہلِ مدینہ اور اہلِ کوفہ میں سے بعض صحابہؓ اور تابعینؒ۔ صحابہؓ میں سے حضرت علیؓ، ابنِ عباسؓ، ابنِ عمرؓ، ابوہریرہؓ ــ تابعینؒ میں سے سعید بن جبیرؒ، عطاءؒ، الزہریؒ، ابنِ مبارکؒ اور ائمہ میں سے امام شافعیؒ، ثوریؒ، امام احمدؒ اور ابنِ کثیرؒ کا خیال ہے کہ باستثنائے سورۃ براۃ (توبہ) بسم اللہ ہر سورۃ کا جزو ہے۔ قرآن مجید کی تمام سورتوں کے شروع میں اسے لکھا جاتا ہے حالانکہ قرآن مجید میں کسی بھی ایسی چیز کا اندراج نہیں ہے جو نزولِ قرآن سے تعلق نہ رکھتی ہو۔ اسی بناء پر سورۂ فاتحہ کے آخر میں امین کو نہیں لکھا جاتا۔

صحیح مسلم میں حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو فرمایا کہ مجھ پر ابھی ایک سورۃ نازل ہوئی ہے، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سے آخر فاتحہ تک سورت پڑھی۔

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم الحمد للہ یعنی سورۃ الحمد پڑھو تو اس کے ساتھ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھو اس لئے کہ یہ اُمُّ الْقُرْآن اور سَبْعُ الْمَثَانِیْ (سات دہرائی جانے والی آیات) ہیں اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اس کی ایک آیت ہے۔

امام مالکؒ وغیرہ علماء مدینہ، امام اوزاعیؒ اور قراء بصرہ کا قول ہے کہ بسم اللہ الگ منفرد آیت ہے جو سورتوں کے آغاز اور ان میں فصل کے بیان کے لئے لکھی جاتی ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کا بھی یہی مذہب ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سے قرآن مجید کے افتتاح کا مطلب یہ ہے کہ ہم اپنے تمام اعمال کا افتتاح اسی مبارک کلمہ سے کریں کیونکہ یہ کلمہ مطلوب لذاتہ ہے (یعنی ذاتی طور پر مطلوب ہے)۔



Marfat.com

اسم وہ لفظ ہے جو کسی ذات پر دلالت کرے جیسے حجر۔ خشب۔ زید وغیرہ یا معانی میں سے کسی معنی پر جیسے علم۔ فرح وغیرہ وقال الراغب: اَلِاسْمُ مَا یُعْرَفُ بِهٖ ذَاتُ الشَّیْءِ وَاَصْلُهٗ (اسم وہ ہے جس سے کسی چیز کی ذات اور اصل کا پتہ چلے) اکثر کی رائے یہ ہے کہ اسم "سمو" سے مشتق ہے اور اس کی تصغیر سُمَیٌّ اور جمع اسماء ہے اور السُّمُوُّ کے معنی العَلُوُّ یعنی بلندی کے ہیں اور بعض کا خیال ہے کہ یہ السِّمَۃ سے مشتق ہے جس کے معنی علامت کے ہیں اور اس کی اصل وَسْمٌ ہے۔

حق بات یہ ہے کہ اسم وہ لفظ ہے جو زبان سے بولا جاتا اور قلم سے لکھا جاتا ہے جیسے شمس۔ زید۔ مکہ وغیرہ اور اس کا مسمی معروف کوکب شخص معین یا بلدہ محدود ہے۔ پس لغت کے لحاظ سے اسم مسمی کے غیر ہوتا ہے۔ سیبویہ کی طرف سے جو اس کے خلاف قول منسوب کیا گیا ہے وہ غلط ہے۔ جیسے امام ابن قیمؒ نے کہا بلکہ اس نے اپنی کتاب "بدائع الفوائد" میں لکھا ہے کہ کسی نحوی یا عربی نے کبھی یہ نہیں کہا کہ اسم عین مسمی ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں حقیقت یہی ہے کہ اسم غیر مسمی ہوتا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ یہاں پر اضافت بیانیہ ہے" اِی اَفْتَتِحُ کَلَامِیْ بِاسْمِ اللّٰہِ (میں اپنے کلام کو اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں) ــــ یہ تعبیر مشہور ہے کہ جب کوئی شخص کسی امیر یا حاکم کے لئے کوئی کام کرتا ہے تو کہتا ہے کہ میں فلاں کے نام پر یہ کام کرتا ہوں اور اس امیر یا سلطان کا نام ذکر کرتا ہے کیونکہ اس چیز کا نام اس پر دلیل اور عنوان بنتا ہے پس اس کے معنی یہ ہوئے کہ میں اپنے عمل کی ابتدا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سے کرتا ہوں اس لئے کہ میں اسی کے حکم سے عمل کرتا ہوں اور اسی کے لئے کرتا ہوں



Marfat.com

نہ کہ اپنے لئے اور سورۂ فاتحہ میں بسم اللہ کے معنی ہیں کہ قرآن مجید میں جو کچھ احکام و آیات وغیرہ ہیں وہ سب اللہ کی طرف سے ہیں اور اس میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی کوئی چیز موجود نہیں ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلی آیت "اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ" نازل ہوئی جس کا مطلب یہ ہے کہ اے محمدؐ اس سورت کو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے ساتھ لوگوں کو پڑھ کر سنا یعنی لوگوں کے سامنے اسے پڑھیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے تیری طرف سے نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھنے سے یہی مقصد ہوتا تھا کہ میں یہ سورت اے لوگو! اللہ کے نام سے تم پر پڑھ رہا ہوں نہ کہ اپنے نام سے اس لئے کہ میں تو اس کی طرف سے صرف ایک مبلغ ہوں۔

بِسْمِ اللّٰهِ میں "با" بعض نے کہا "استعانت" کے لئے ہے اور بعض نے کہا "ابتدا" کے لئے ہے (تاج۔ قاموس)۔

اَللّٰه۔ ذاتِ واجب الوجود کے لئے اسم علم غیر مشتق ہے اور بعض نے کہا کہ اس کی اصل اِلٰه ہے ہمزہ کو حذف کر کے اس پر الف لام داخل کیا گیا ہے اور بعض کے نزدیک اس کی اصل اَلْاِلٰهَ ہے جس کا اطلاق ہر معبود کے لئے کیا جاتا ہے اسی بنا پر اس کی جمع آلِهَةٌ آتی ہے اور ہر وہ معبود جس کو وہ اِلٰهَة کہتے ہیں اس پر اللّٰه کے اسم کا اطلاق نہیں کیا جا سکتا۔ اسلئے کہ اللّٰه کا لفظ ان کے نزدیک بھی صرف زمین و آسمان و کائنات کے خالق کے لئے مخصوص ہے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ اللّٰه کا اسم ذاتِ باری سبحانہ کے لئے اسم علم ہے جس پر تمام صفات جاری ہوتی ہیں وہ کسی کی صفت نہیں بنتا اور اِلٰهَ کا لفظ اس



Marfat.com

کی صفت ہے جمہور کے نزدیک اس کے شرق معنی المعبود بحق کے ہیں

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، رحمٰن مصدر رحمت سے مبالغہ کا صیغہ ہے بر وزن فعلان جیسے غضبان۔ سکران وغیرہ ـــ رحیم اسم صفت۔ مبالغہ کا صیغہ ہے فعیل کے وزن پر۔ فعلان کا صیغہ معنی مبالغہ کے ساتھ استعمال لغت کے لحاظ سے صفاتِ عارضی پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے: عطشان (بہت پیاسا) اور غضبان (بہت غضبناک) لیکن فعیل کا صیغہ معانی ثابتہ کے استعمال پر دلالت کرتا ہے جیسے: علیم حکیم۔ جمیل وغیرہ۔ پس رحمٰن کا لفظ اس ذات پر دلالت کرتا ہے جس سے بالفعل آثار رحمت صادر ہوں اور لفظ رحیم اس رحمت اور احسان کے منشا پر دلالت کرتا ہے:

"وَعَلٰى اَنَّهَا مِنَ الصِّفَاتِ الثَّابِتَةِ الْوَاجِبَةِ وَبِهٰذَا الْمَعْنٰى لَا يَسْتَغْنِيْ بِاَحَدِ الْوَصْفَيْنِ عَنِ الْاٰخَرِ وَلَا يَكُوْنُ الثَّانِيْ مُؤَكِّدًا بِالْاَوَّلِ"

حافظ ابن قیمؒ نے کہا ہے کہ رحمٰن و رحیم ہر دو صفات کے اکٹھے لانے میں نہایت ہی عمدہ اور بدیع معانی پیدا ہوتے ہیں اور وہ یہ کہ الرحمٰن کا لفظ اللہ تعالیٰ کی ذات سے قائم صفت پر دلالت کرتا ہے اور الرحیم مرحوم سے متعلقہ صفت پر دلالت کرتا ہے گویا کہ رحمٰن وصف ہے اور رحیم اس کا فعل ہے پس رحمٰن ذاتِ باری تعالیٰ کی صفت رحمت پر دلالت کرتا ہے اور رحیم اس پر دلالت کرتا ہے کہ وہ اپنی رحمت سے مخلوق پر رحم کرتا ہے گویا کہ رحیم اس کی فعلی صفت ہے۔ اور حافظ ابن قیمؒ نے ایک اور جگہ کہا ہے کہ الرحمٰن وہ ہے کہ الرحمۃ اس کا وصف ہے اور الرحیم کے معنی ہیں کہ وہ اپنے بندوں



Marfat.com

کے لئے راحم ہے اسی بنا پر قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا ۝ (الاحزاب: ۴۳)

"اور وہ رسول مؤمنین کے لئے رحم کرنے والا تھا۔"

إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝ (التوبۃ: ۱۱۷)

"بیشک وہ (رسول) ان کے لئے مہربان رحم کرنے والا ہے۔"

عباد اور مؤمنین کے لئے رحمٰن کا لفظ نہیں لایا گیا باوجود اس کے کہ رحمٰن بر وزن فعلان میں اس وصف کی زیادہ وسعت اور موصوف بہ کے لئے اس کے پورے معنی کا ثبوت پایا جاتا ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ غضب سے بھرے ہوئے شخص کے لئے وہ غضبان کہتے ہیں اسی طرح ندمان پُر از ندامت اور حیران پر از حیرت کے لئے کہا جاتا ہے۔ پس فعلان کی بنیاد وسعت اور شمول پر ہے یعنی رحمٰن بر وزن فعلان اور رحیم بر وزن فعیل دائمی اور صفتِ ثابتہ پر دلالت کرتا ہے۔

حافظ ابن قیم رح کہتے ہیں کہ الرّحیم رحمت بالفعل پر دلالت کرتا ہے اور رحمٰن بالقوۃ پر۔

اس کے برخلاف مفتی محمد عبدہٗ رحمٰن بالفعل اور رحیم کو بالقوہ خیال کرتے ہیں۔

علاوہ ازیں رحمٰن کا لفظ اسم ذات اللہ کے ساتھ متصل لایا گیا ہے۔ اللہ کی ذات کے علاوہ کسی اور کے لئے اس کا استعمال نہیں ہو سکتا پھر رحمٰن کا لفظ صرف صفتِ رحمت کے ساتھ مختص نہیں ہے جیسے کہ قرآنی آیات سے ظاہر ہے۔



Marfat.com

يَاَبَتِ اِنِّیۡۤ اَخَافُ اَنۡ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ فَتَكُوۡنَ لِلشَّيۡطٰنِ وَلِيًّا ۝ (سورۃ مریم)

"ابا مجھے ڈر لگتا ہے کہ آپ کو رحمٰن کا عذاب آپکڑے تو آپ شیطان کے ساتھی ہو جائیں"

مَنۡ خَشِیَ الرَّحۡمٰنَ بِالۡغَيۡبِ وَجَآءَ بِقَلۡبٍ مُّنِيۡبِ ۝ (سورۃ ق)

"جو رحمٰن سے بن دیکھے ڈرتا رہا اور رجوع کرنے والا دل لے کر آیا"

الرَّحۡمٰنُ اِسۡمٌ عَامٌّ فِیۡ جَمِيۡعِ اَنۡوَاعِ الرَّحۡمَةِ يَخۡتَصُّ بِهِ اللّٰهُ تَعَالٰی. وَالرَّحِيۡمُ اِنَّمَا هُوَ فِیۡ جِهَةِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ (فتح البیان)

"رحمٰن تمام انواع رحمت کے لئے عام ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مختص ہے اور رحیم مؤمنین کی جہت سے ہے"

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۝ علماء کے نزدیک حمد کی مشہور تعریف یہ ہے "اَلثَّنَاءُ بِاللِّسَانِ عَلَى الۡجَمِيۡلِ الۡاِخۡتِيَارِیۡ" یعنی وہ فعل جمیل جو فاعل سے اپنے اختیار سے صادر ہو اس کی ثنا کو حمد کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ اور قسم کی ثنا کو عرب مدح کہتے ہیں۔ مثلاً: کہا جاتا ہے اس نے باغ کی مدح کی یا مال کی مدح کی۔ ایسی اشیاء پر حمد کا اطلاق نہیں کیا جا سکتا.

ابن کثیرؒ نے کہا ہے کہ الحمد میں الف لام استغراق کیلئے ہے کہ تمام اجناسِ حمد صرف اللہ کے لئے ہیں.

مفتی محمد عبدہٗ کہتے ہیں کہ الحمد میں الف لام جنس کے لئے ہے "استغرق" اور "عہدِ مخصوص" کے لئے نہیں ہے۔ الحمد للہ تعالیٰ کے معنی



Marfat.com

یہ ہیں کہ ہر وہ چیز جسے حمد کہا جا سکتا ہے اس کا مصدر اور مرجع اللہ ہی کی ذات ہے۔ یہ جملہ خبریہ ہے لیکن انشاء حمد کے لئے استعمال کیا گیا ہے یعنی "اَلْحَمْدُ ثَابِتٌ لِلّٰہِ" یعنی ہر قسم کی حمد اللہ کے لئے ثابت ہے۔

رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ (رَبَّ یَرُبُّ رَبًّا) امام راغب نے اس کی یہ تعریف کی ہے:

"رَبٌّ ھُوَ انشاء الشَّیْءُ حَالًا اِلَی التَّمَامِ" "کسی چیز کو بتدریج درجہ کمال تک پہنچانے والے کو رب کہتے ہیں"

قاضی بیضاوی لکھتے ہیں:

"وَھِیَ تَبْلِیْغُ الشَّیْءِ اِلٰی کَمَالِہٖ شَیْئًا فَشَیْئًا" ایسی ذات جو اشیاء میں متصرف ہو اور ان کی تدبیر و تربیت سے کام لے اسے ربّ یا مربّی کہا جاتا ہے۔

اَلْعَالَمِیْنَ، جمع عالم کی ہے جو خود اسم جمع ہے اور اس سے مراد تمام کائنات ہے۔ گویا وہ ہر اس چیز کا ربّ ہے جس پر لفظ "عالم" کا اطلاق ہو سکتا ہے جیسے "عالم حیوان"، "عالم نباتات"، "عالم انسان"۔ لیکن بعض مفسرین کی رائے ہے کہ یہاں عَالَمِین سے اہلِ علم و ادراک مخلوق مراد ہے، جیسے: الملائکہ الانس والجن۔

الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ دونوں کی تشریح ہو چکی ہے۔ یہاں اس کے اعادہ کی وجہ یہ ہے کہ یہ بتانا مقصود ہے کہ اللہ تعالیٰ کو "عالمین" کے لئے اس تربیت کی اسے حاجت نہیں یہ تربیت محض اس کی رحمتِ عامہ اور احسان کی بدولت ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ لفظ "رَبّ" سے جبروت و قہر کا پتہ چلتا ہے۔ اسی لئے اس کے بعد "الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" کا ذکر فرمایا تاکہ جلال و جمال دونوں صفات



Marfat.com

کا پتہ چل سکے۔ لیکن اگر بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کو سورۂ فاتحہ کا جزو نہ مانا جائے تو پھر الرَّحمٰن اور الرَّحِیۡم کے تکرار کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا اور اگر "بسم اللہ" کو سورۂ فاتحہ اور دیگر تمام سورتوں کا جز مانا جائے تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ یہ سورت اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے محض اپنی رحمت کی بنا پر نازل فرمائی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس میں کوئی کسب و دخل نہیں ہے۔ "رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ" کے بعد "الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ" کا ذکر اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس کی ربوبیت عالمین کے لئے محض اس کی رحمت کی وجہ سے ہے جو مفسرین "بسم اللہ" کو ہر سورت کا جزو قرار دیتے ہیں ان کے نزدیک اگر کسی نے یہ حلف اٹھایا کہ فلاں سورت پڑھوں گا تو "بسم اللہ" کے بغیر محض سورت پڑھ لینے سے اس کا حلف پورا نہ ہوگا اور "بسم اللہ" کی قرأت کے بغیر نماز بھی صحیح نہ ہوگی۔ "رحمٰن" کا لفظ "اللہ" کے لفظ کی طرح ذاتِ حق کے لئے مختص ہے۔ اہلِ عرب کے نزدیک کسی اور کے لئے اس کا استعمال جائز نہیں ہے لیکن "رَبّ"، کا لفظ "اللہ" کے علاوہ دوسروں کے لئے بھی مستعمل ہے۔ جیسے "رَبَّ الدَّار"۔ "رَبّ الۡبَیۡت" گھر کا مالک" وغیرہ جیسے قرآن مجید میں عزیزِ مصر کو یوسف علیہ السلام نے "رَبِّیۡ" کہا:

اِنَّہٗ رَبِّیۡۤ اَحۡسَنَ مَثۡوَایَ (یوسف: ۲۳)

"وہ میرا پروردش کنندہ ہے اس نے مجھے اچھی طرح رکھا ہے"

مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ۝ عاصم۔ الکسائی اور یعقوب اسے "مَالِکِ" اور باقی قراء نے "مَلِکِ" پڑھا ہے۔ دونوں میں فرق یہ ہے کہ "مَالِکِ" کے معنی ذو المِلک بکسر المیم ہیں اور "مَلِکِ" کے معنی ذُوالمُلک بضمہا بعض کا



Marfat.com

خیال ہے "مَالِكِ" کی نسبت "مَلِكِ" کی قرأت زیادہ بلیغ اور افضل ہے کیونکہ مَلِكِ کے لفظ سے قوت تدبیر اور سلطان وغلبہ کا مفہوم حاصل ہوتا ہے بعض دوسرے مفسرین کا خیال ہے کہ "مَالِكِ" کی قرأت زیادہ بلیغ ہے کیونکہ "مَلِكِ" تو اپنی رعیت کے صرف اعمال عامہ کی تدبیر کرتا ہے۔ ان کے خاص معاملات میں اس کا دخل نہیں ہوتا لیکن مالک کا تصرف خاص و عام ہر امر سے متعلق ہوتا ہے۔ بظاہر "مَلِكِ" پڑھنا زیادہ بلیغ ہے اس لئے کہ اس کے معنی ہیں "الفاعل المختار" یعنی امر و نواہی اور جزا و سزا کا متصرف ہونا۔ اسی لئے "ملك الناس" کہا جاتا ہے اور "ملك الاشیاء" نہیں کہا جاتا۔ (راغب) اور "مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ" کے معنی "رَبِّ الْعَالَمِيْنَ" سے بھی معلوم کئے جا سکتے ہیں۔ ہر دو قرأت ان دونوں معانی پر دلالت کرتی ہیں اور دونوں درست ہیں۔ لیکن نماز میں "مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ" کی قرأت ایسا خشوع پیدا کرتی ہے جو دوسری قرأت سے پیدا نہیں ہوتا۔ الدین (دَانَ يَدِيْنُ دِيْنًا) لغت میں حساب مکافات اور جزا کے لئے مستعمل ہوتا ہے "کما تدین تدان" علاوہ ازیں یہ لفظ طاعت۔ خضوع اور سیاست کے لئے بھی مستعمل ہوتا ہے۔ یہاں جزا اور خضوع کے معنوں میں زیادہ مناسب ہے۔ يَوْمِ الدِّيْنِ یعنی وہ دن جس دن ہر عامل اپنے عمل کی پوری پوری جزا حاصل کریگا۔ اگرچہ اس دنیا میں بھی اعمال کی جزا ملتی ہے لیکن آخرت میں یہ جزا کامل ترین ملے گی اور کوئی اس سے بچ نہیں سکے گا۔

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِيَّا کلمہ تخصیص كَ ضمیر واحد مذکر مخاطب نَعْبُدُ مضارع جمع متکلم (عَبَدَ يَعْبُدُ عِبَادَةً) عِبَادَةً کے معنی انتہائی خضوع کے ساتھ طاعت کے ہیں۔ عِبَادِ کا لفظ عبادت سے ماخوذ ہے اسی لئے اس کی اضافت



Marfat.com

اللہ کے ساتھ مخصوص ہے اور عبد کے لفظ کی اضافت غیر اللہ کے ساتھ ہو سکتی ہے۔ اسلئے کہ عبد بمعنی الرق (غلام) کے ہیں۔ عبادت خضوع کی ایک ایسی قسم ہے جو حد انتہا تک پہنچی ہوئی ہوتی ہے اور معبود کی عظمت کے لئے قلب کی گہرائی اور شعور سے پیدا ہوتی ہے۔ تمام ادیان میں سے ہر دین میں عبادت کی مختلف اور کثیر صورتیں پائی جاتی ہیں اور ان تمام صورتوں کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی انتہائی عظمت کے شعور کی تذکیر اور یاد داشت پر مبنی ہے اور یہی امر روحِ عبادت ہے اگر کوئی عبادت اس حقیقت سے خالی ہو تو اسے صحیح معنوں میں عبادت نہیں کہا جائے گا جیسے کسی انسان کی تصویر یا تمثال کو ہم انسان نہیں کہہ سکتے۔ مثلاً نماز ہی کو لیجئے کہ اللہ تعالےٰ نے اقامت صلوٰۃ کا حکم دیا محض نماز ادا کرنے کے لئے نہیں کہا۔ کسی چیز کی اقامت اس چیز کی غرض و غایت اور آثار کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس کے ادا کرنے یا بجا لانے کا نام ہے صلوٰۃ کے آثار اور اس کے نتائج وہی ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے خبر دیتے ہوئے فرمایا:

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ (العنکبوت: ۴۵)

"بے شک نماز بے حیائی اور بُری باتوں سے روکتی ہے۔"

نیز قولہ تعالیٰ:

اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ ھَلُوْعًا ۝ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ۝ وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَیْرُ مَنُوْعًا ۝ اِلَّا الْمُصَلِّیْنَ ۝ (المعارج: ۱۹-۲۲)

"کچھ شک نہیں کہ انسان کم حوصلہ پیدا ہوا ہے۔ جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو گھبرا اٹھتا ہے اور جب آسائش حاصل ہوتی ہے تو بخیل بن جاتا ہے مگر نماز گزار۔"



Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان لوگوں کو سخت وعید دی ہے جو نماز میں اصل عبادت کے مفہوم اور خضوع سے غفلت سے کام لیتے ہیں۔ فرمایا:

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ۝ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۝ الَّذِينَ هُمْ يُرَآءُونَ ۝ وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ ۝ (الماعون: ۱-۴)

"تو ایسے نمازیوں کی خرابی ہے جو نماز کی طرف سے غافل رہتے ہیں جو ریاکاری کرتے ہیں اور برتنے کی چیزیں عاریت نہیں دیتے۔"

مفتی محمد عبدہٗ نے اس کی تشریح کرتے ہوئے بتایا ہے کہ ریاء کی دو قسمیں ہیں:

ایک ریاء النفاق۔ یعنی صرف دکھلاوے کا عمل،

دوسری قسم ریاء العادۃ ہے، اور وہ عمل کی حقیقت اور اس کے فوائد سے غفلت سے کام لینا اور اس چیز کو پیشِ نظر نہ رکھنا کہ اس کے عمل کا مقصد کیا ہے اور کس کے لئے یہ عمل کر رہا ہے۔ آج ہم میں سے اکثر اسی ریاء العادۃ میں مبتلا ہیں۔

نَعْبُدُ وَنَسْتَعِيْنُ، ہر دو فعل مضارع جمع متکلم کے صیغے ہیں (عَبَدَ يَعْبُدُ عِبَادَةً اور اِسْتَعَانَ يَسْتَعِيْنُ اِسْتِعَانَةً باب استفعال) اور اِيَّاكَ مفعول ہے۔ فعل پر مفعول کی تقدیم حصر کا فائدہ دیتی ہے یعنی عبادت اور استعانت صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات پر منحصر ہے۔ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کا جملہ اِيَّاكَ نَعْبُدُ کے معنی کی تکمیل کرتا ہے اس لئے کہ استعانت قلب میں اللہ تعالیٰ کے خوف اور نفس کے اس کے وابستہ ہونے کا نام ہے اور عبادت کی حقیقت اور مغز یہی امر ہے۔ اسبابِ عامہ میں ایک دوسرے کی استعانت جن پر لوگ استطاعت



Marfat.com

رکھتے ہیں وہ اسباب مسنونہ کے استعمال کا نام ہے اور ان کی حیثیت محض آلات کی سی ہے۔ بخلاف ما فوق القدرۃ امور کے جیسے: شفاء امراض۔ دشمن پر غلبہ۔ فراخیِ رزق وغیرہ۔ ایسے امور میں استعانت کے لئے غیر اللہ کی طرف توجہ حرام ہے۔

"وَ مِنْ هُنَا تَعْلَمُوْنَ اَنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَعِيْنُوْنَ بِاَصْحَابِ الْاَضْرِحَةِ وَالْقُبُوْرِ عَلٰى قَضَاءِ حَوَائِجِهِمْ وَ شِفَاءِ اَمْرَاضِهِمْ وَ نَمَاءِ حَرْثِهِمْ وَ زَرْعِهِمْ وَ هِلَاكِ اَعْدَائِهِمْ وَ غَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْمَصَالِحِ هُمْ عَنِ الصِّرَاطِ التَّوْحِيْدِ نَاكِبُوْنَ وَ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ مُعْرِضُوْنَ فَمَنْ كَانَ مُوَحِّدًا خَالِصًا لَا يَسْتَعِيْنُ لِغَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى قَطّ"

(المنار)

"یہاں سے اس بات کا پتہ چلا کہ جو لوگ قضائے حاجات۔ حصولِ امور۔ شفائے امراض۔ زرعی پیداوار کی کثرت۔ اعداء کی ہلاکت وغیرہ امور میں مزارات اور اہلِ قبور سے اعانت طالب کرتے ہیں وہ صراطِ مستقیم سے بھٹکے ہوئے اور ذکر اللہ سے اعراض کرنے والے ہیں۔ کوئی بھی خالص توحید پرست اللہ کے سوا کسی اور سے قطعاً اعانت طلب نہیں کرتا۔"

"نَعْبُدُ" اور "نَسْتَعِيْنُ" پر "اِيَّاكَ" کی تقدیم اختصاص اور حصر کا معنی دیتی ہے یعنی ہم صرف تیری عبادت کرتے ہیں اور تیرے علاوہ دوسروں کی عبادت نہیں کرتے اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں اور تیرے علاوہ دوسروں سے مدد طلب نہیں کرتے ہیں۔

اِيَّا اسم ظاہر ہے اور کاف ضمیر مخاطب کی طرف مضاف ہے جو ضمیر



Marfat.com

اور اختصاص کا معنی دیتا ہے اِیَّاکَ کا تکرار اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ عبادت اور استعانت مقصود بالذات ہیں.

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ اِهْدِ امر واحد مذکر نَا ضمیر جمع متکلم ( هَدَى يَهْدِى هِدَايَة ) ہدایت کے معنی ہیں "اَلدَّلَالَةُ بِلُطْفٍ عَلٰى مَا يُوْصِلُ اِلَى الْمَطْلُوْب" "مطلوب تک پہنچانے کے لئے لطف ونرمی سے دلالت کرنا"

اللہ تعالیٰ نے انسان کو چار ہدایات عطا کی ہیں جن کی بنا پر وہ سعادت تک رسائی حاصل کرتا ہے.

پہلی ہدایت : فطری الہام اور طبعی وجدان کی ہدایت ہے جو بچوں کو ولادت کے ساتھ ہی عطا کر دی جاتی ہے.

دوسری ہدایت : یہ ہدایت حواس ومشاعر کی ہدایت ہے جس میں انسان کے ساتھ حیوانات بھی شریک ہیں.

تیسری ہدایت : عقلی ہدایت ہے جس کی بنا پر انسان اجتماعی زندگی بسر کرتا ہے.

چوتھی ہدایت : دینی ہدایت ہے. حواس کی طرح عقل بھی اپنے ادراکات میں غلطی کرتی ہے. اس دینی ہدایت کے بغیر انسان اپنی شہوات اور لذات کا بازیچہ بن جاتا ہے یہاں تک کہ یہ شہوات ولذات اسے ہلاکت کے مقام پر پہنچا دیتی ہیں. چونکہ انسان فہم دین اور حواس وعقل کے استعمال میں خطا اور گمراہی کا نشانہ بن سکتا ہے اور اس سلسلہ میں اسے خاص اعانت کی ضرورت ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کی طلب کا حکم دیا ہے فرمایا:



Marfat.com

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ، جس کے معنی یہ ہیں کہ "اے اللہ! ہمیں اپنے پاس سے ایسی غیبی اعانت عطا فرما جو ہمیں خطا اور گمراہی سے محفوظ رکھے۔

الصِّرَاط، طریق مستقیم کا نام ہے۔ مستقیم مُعَوَّج (ٹیڑھے) کی ضد ہے۔ المُسْتَقِيْم، علم ہندسہ میں طرفین کو ملانے کے لئے قریب ترین خط کو کہتے ہیں۔ مستقیم کے یہ معنی اس کے لغوی معنوں کے ساتھ لازم ہیں۔

بعض نے یہ بھی کہا ہے صراطِ مستقیم سے مراد، دین یا حق یا عدل یا حدود وغیرہ ہیں۔

المُسْتَقِيْم اسم فاعل باب استفعال استقام یستقیم استقامۃ

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ ، "الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ هُوَ الطَّرِيْقُ الْمُوْصِلُ اِلَى الْحَقِّ"۔ "حق تک پہنچا دینے والے راستے کو "صراطِ مستقیم" کہتے ہیں"۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اضافت کے ساتھ اس کی وضاحت کی ہے "اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ" ماضی واحد مذکر مخاطب (انعم ینعم انعاما) جن پر تو نے انعام کیا۔

بعض نے منعم علیہ سے مراد مُسلمان اور مغضوب علیہم سے مراد یہود اور ضالین سے مراد نصاریٰ لئے ہیں۔

اس سے مراد یہ ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ" اور وہ ہیں جن پر اللہ نے سابقہ امم میں سے انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین پر انعام کیا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا دین تمام اُمتوں میں ایک ہی ہے صرف فروعی احکام میں اختلافِ زمانہ کی وجہ سے اختلاف ہے لیکن اصول میں کوئی اختلاف نہیں



Marfat.com

ہے۔ جن لوگوں پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا ہے نہ وہ مَغْضُوْب عَلَيْه ہیں اور نہ ہی ضال ، غَيْر یہ کلمہ نفی اور استثنا دونوں کے لئے آتا ہے۔ مغضُوب ، اسم مفعول غضب يغضب غضبًا)

مَغْضُوْب عَلَيْه، وہ لوگ ہیں جنہوں نے حق کے جاننے کے بعد اس سے خروج کیا اور جن کے پاس دین وشریعت آئی لیکن انہوں نے اس کی خلاف ورزی کی اور اسے قبول نہ کیا۔

ضَآلّين ، وہ ہیں جنہوں نے حق کی پہچان نہ کی یا صحیح طور پر اسے جان نہ سکے اور والضالّین کے معنی ہیں غیر الضالّین یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ تین ہی گروہ ہو سکتے ہیں۔

۱۔ منعم علیہ

۲۔ مغضوب علیہ، اور

۳۔ ضالین

پھر ضالین کی چار اقسام ہیں :

پہلی قسم۔ ان لوگوں کی ہے جن تک دعوت رسالت نہیں پہنچی۔

دوسری قسم۔ ان کی ہیں جنہیں دعوت رسالت ملی لیکن انہیں اس پر ایمان لانے کی توفیق حاصل نہ ہو سکی ،

تیسری قسم ، ان لوگوں کی ہے جن تک دعوتِ رسالت پہنچی اور انہوں نے اس کی تصدیق کی لیکن اس کے اصول اور دلائل کو پیش نظر نہ رکھا۔ ان لوگوں نے اصول عقائد کے فہم میں اپنی خواہشات کی پیروی کی یہ گروہ دین میں بدعات کی پیروی کرتا ہے اور قرآن کے بتائے ہوئے اصولوں اور سلف صالح کے عقائد



Marfat.com

سے انحراف اختیار کرتے ہیں

چوتھی قسم، ان لوگوں کی ہے جو اعمال میں گمراہی اختیار کرتے ہیں اور وضع کردہ احکام میں تحریف سے کام لیتے ہیں. جیسے : الصّلوٰۃ۔ الصّیام اور دیگر عبادات کے مفہوم میں خطا اور انحراف سے کام لیتے ہیں.

اَنْعَمْتَ (ماضی واحد مذکر مخاطب، انعم۔ ینعم۔ انعامًا)۔

مَغْضُوْب، (المفعول من غضب۔ یغضب۔غضبًا)۔

ضَالّین (دلھا الضال ضَلّ۔ یضلّ۔ضَلَالَۃٌ)

## فوائد فی تفسیر الفاتحۃ

اَللّٰہُ ذاتِ حق کا اسمِ ذاتی ہے جو تمام صفات کا جامع ہے۔ اسمائے حسنیٰ میں سے ہے ۔۔ دو اسمِ ذاتی اور ہیں اور وہ اَلْحَیُّ و اَلْقَیُّوْمُ ہیں اور دوسرے اسمائے گرامی فعلی ہیں اور وہ اَلرَّبّ و اَلرَّحْمٰن ، اَلرَّحِیْم ہیں. ذاتی اور صفاتی افعال جیسے، علم۔ قدرت۔ ارادہ۔ السمع والبصر و الکلام جنہیں صفات المعانی کہا جاتا ہے، یہ سب اسکی صفاتِ کاملہ ہیں.

اَلْحَیُّ، یعنی خالق تعالیٰ کی حیات اسکی تمام مخلوق جن و انس و ملائکہ کی حیات سے کامل ترین حیات اور اس کو کسی سے تشبیہ نہیں دی جا سکتی. لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ". اس کی مثل کوئی چیز نہیں.

اَلْقَیُّوْم، یعنی قائم بذات (الثابت المتحقق) جو خود کسی کا محتاج نہیں اور تمام کائنات اسی کے وجود سے قائم ہے۔ ربوبیت اور رحمت کی دونوں صفات



Marfat.com

اس امر پر دلالت کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ مالکِ مطلق اور تمام عالم کے امور کا مدبّر ہے اور اس کی رحمت اس کے غضب پر غالب ہے۔ شانِ ربوبیت یہ ہے کہ وہ اپنے بندوں کے امور کا مالک اور ہر عامل کو اس کے عمل کے مطابق جزا و سزا دینے والا ہے۔ الرّحمٰن کا اسم اس کے کمال رحم پر دلالت کرتا ہے اور الرّحیم کا اسم نہایت ہی نفیس اور معنوی صفات پر دلالت کرتا ہے۔

## سورۂ فاتحہ سے متعلّق مسائل

نماز میں سورۂ فاتحہ کی قرأت کے وجوب پر بہت سی متواتر صحیح احادیث وارد ہیں اور آغازِ اسلام سے آج تک اس پر عمل جاری ہے۔

حضرت عبادہ بن الصامت رضؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

"لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَءْ فَاتِحَۃَ الْکِتَاب"

"جس نے سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی کوئی نماز نہیں"

دارقطنی میں صحیح اسناد سے مروی ہے:

"لَاتَجْزِیْ الصَّلٰوۃُ مَنْ لَّمْ یَقْرَءْ فَاتِحَۃَ الْکِتَاب"

"جس نے سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز جائز نہیں"

نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم ۔ خلفاء راشدینؓ ۔ صحابہ کرامؓ ۔ تابعینؒ اور امتِ مسلمہ کے دیگر تمام ائمہؒ نے کبھی کوئی نماز سورۂ فاتحہ کے بغیر ادا نہیں کی۔

صحیح بخاری میں حضرت ابوقتادہ سے مروی ہے کہ

"اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْرَءُ الْفَاتِحَۃَ



Marfat.com

فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ :"

صحیح بخاری میں ہے "نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھا کرتے تھے :"

بسم اللہ کا سورۂ فاتحہ کا جز ہونے پر سب سے زیادہ قوی ثابت شدہ حجت یہ ہے کہ قرآن مجید کا وہ نسخہ جو خلیفۂ ثالث رضؓ نے صحابہ کرامؓ کے اجماع سے مختلف شہروں میں بھجوایا تھا اس میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ اس کی کتابت موجود ہے ۔ اسی طرح آج تک تمام مصاحف میں یہ سورت موجود ہے قرآن مجید میں اس سورت کے ساتھ اس کا لکھا ہوا ہونا اور اس کے ساتھ تمام قراء کا سورۂ فاتحہ کے شروع میں اس کی قراءت کرنا ایک ایسا متواتر ثبوت ہے کہ کوئی امر اس کی نفی نہیں کر سکتا اس لئے کہ تمام مصاحف میں متفق علیہ طور پر سورۂ فاتحہ کے شروع میں بسم اللہ کا اثبات ایک ایسی قطعی دلیل ہے کہ کوئی خبر واحد خواہ اس کے اسناد صحیح ہی کیوں نہ ہوں اس کا معارضہ نہیں کر سکتی۔

بسم اللہ کے سورۂ فاتحہ کے جزو نہ ہونے پر بھی بہت سی احادیث ہیں۔ امام مالک اور امام ابوحنیفہ کا یہی مذہب ہے ۔ واللہ اعلم بالصواب۔



Marfat.com

## (۲) سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ مَدَنِيَّةٌ (۸۷)

اٰیَاتُهَا ۲۸۶ رُكُوْعَاتُهَا ۴۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ① ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ②
الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا
رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ③ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ
اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ④
اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ⑤

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| الٓمّٓ | ذٰلِكَ | الْكِتٰبُ | لَا | رَيْبَ |
| الف-لام-میم | وہ (یہ) | کتاب | نہیں | شک |
| فِيْ | هٖ | هُدًى | لِ | مُتَّقِيْنَ |
| میں | اس میں | ہدایت | واسطے | متقی لوگوں کے |
| الَّذِيْنَ | يُؤْمِنُوْنَ | بِالْغَيْبِ | وَ | يُقِيْمُوْنَ |
| وہ - جو | ایمان رکھتے ہیں | ساتھ غیب کے | اور | قائم کرتے ہیں |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اَلصَّلٰوۃَ | و | مِمَّا | رَزَقْنَا | هُمْ |
| نماز | اور | (من۔ما) اس سے | ہم نے رزق دیا | ان کو |
| یُنْفِقُوْنَ | وَالَّذِیْنَ | یُؤْمِنُوْنَ | بِ۔ مَا | اُنْزِلَ |
| وہ خرچ کرتے ہیں | اور جو کہ | یقین کرتے ہیں | ساتھ اسکے | نازل کیا گیا |
| اِلَیْكَ | وَ مَا | اُنْزِلَ | مِنْ | قَبْلِكَ |
| طرف تیرے | اور جو | نازل کیا گیا | سے | پہلے تیرے |
| وَ بِ | اٰخِرَةِ | هُمْ | یُوْقِنُوْنَ | اُولٰٓئِكَ |
| اور ساتھ | آخرت | وہ | یقین رکھتے ہیں | وہ سب |
| عَلٰی | هُدًی | مِنْ | رَبِّهِمْ | وَاُولٰٓئِكَ |
| پر | ہدایت | سے | اپنے رب کی طرف | اور وہ |

| | |
|---|---|
| هُمُ | الْمُفْلِحُوْنَ |
| وہ | فلاح پانیوالے ہیں |

"شروع اللہ نہایت رحم کرنے والے بار بار رحم کرنے والے کے نام سے"

"الف۔لام۔میم[1] یہ کتاب (کہ) کوئی شبہہ اس میں نہیں ہدایت ہے (اللہ سے) ڈر رکھنے والوں کے لئے[2] جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں۔اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے رہتے ہیں[3] اور جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اس پر جو آپ پر اتارا گیا ہے اور (اس پر) جو آپ سے قبل اتارا گیا ہے اور آخرت پر بھی (وہ) پورا یقین رکھتے ہیں[4]



Marfat.com

یہی لوگ اپنے پروردگار کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی (پورے) بامراد ہیں۔"ہ

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

البقرۃ، گائے کو کہتے ہیں۔ یہ لفظ مذکّر اور مؤنث ہر دو کے لئے مستعمل ہے۔ البقرۃ کی "تائے" تانیث کے لئے نہیں بلکہ جنس کے لئے ہے اس سورت کے آٹھویں رکوع میں بنی اسرائیل کے لئے گائے کے ذبح کرنے کا قصہ بہت سے فوائد کے ساتھ مذکور ہے۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام "البقرۃ" پڑا اس کے اور بھی بہت سے نام ہیں۔ اس کی عظمت اور جامع الاحکام ہونے کی بنا پر اسے "فسطاط القرآن" (خیمہ) کہا گیا ہے اسی طرح اسے "سنام القرآن" (کوہان) بھی کہتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے اسے "افضل القرآن" کہا ہے۔

سورۃ البقرۃ اور سورۃ آلِ عمران کو "زہراوین" کہا جاتا ہے۔ زہرا، روشن چیز کو کہا جاتا ہے۔ زہراوین اس کا تثنیہ ہے۔ عقائد و اعمال کے لحاظ سے یہ سورۃ اہم ترین احکام کا مجموعہ ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کا ارشاد ہے کہ شیطان اور سورۃ البقرۃ ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔

"اِنَّ الشَّیْطَانَ یَفِرُّ مِنَ الْبَیْتِ الَّذِیْ یُقْرَاءُ فِیْهَا سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ" (مسلم و ترمذی)



Marfat.com

"شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورۃ البقرۃ پڑھی جائے"۔
حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے آٹھ سال میں اس کی تعلیم کو مکمل کیا۔

سورۃ البقرۃ کی دس آیاتِ مشہور جن کے بے شمار فضائل ہیں، یہ ہیں:
شروع کی چار آیات ۔ آیت الکرسی اور دو اس کے بعد کی آیات ۔ تین سورۃ البقرۃ کی آخری آیات۔

## ربط و مناسبت

سورۃ الفاتحہ پورے قرآن کا خلاصہ ہے جس میں تین بنیادی امور کو بیان کیا گیا ہے:

اوّل، اللہ تعالیٰ کی ربوبیت۔
دوم، اس کا مستحق عبادت ہونا،
سوم، طلبِ ہدایت اور صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق۔

سورۃ البقرۃ میں ذٰلِكَ الْكِتَابُ سے یہ بتایا گیا ہے کہ جس صراطِ مستقیم کی طلب کی گئی ہے وہ یہ قرآن مجید ہے اس کے بعد مغضوب علیہ اور الضالین کا ذکر ہے اور پھر بہت سے عقائد و اعمال کا تذکرہ ہے۔

سورۃ الفاتحہ کے بعد ترتیب کے لحاظ سے اسی سورت کا ہونا ضروری تھا۔

## تلخیص مطالب سورۃ البقرۃ (بلحاظ رکوعات)

سورۃ البقرۃ کے چالیس رکوع ہیں:



Marfat.com

رکوع ۱ میں کتاب اللہ کے ہر قسم کے شک و شبہ سے بالاتر ہونے اور اسلام کے بنیادی اصولوں کا ذکر ہے.

رکوع ۲ میں ایمان سے روگردانی کرنے والے دو گروہوں کافروں اور منافقوں کا بیان ہے.

رکوع ۳ میں تخلیقِ کائنات کا ذکر ہے اور بتایا ہے کہ اطاعت اور عبادت ضروری ہے.

رکوع ۴ میں تخلیقِ آدم اور اسے درجۂ کمال تک لے جانے کا بیان ہے.

رکوع ۵ میں بنی اسرائیل کا ذکر ہے اور بتایا گیا ہے کہ حق سے روگردانی غضبِ الٰہی کا باعث ہے.

رکوع ۶-۹ میں بنی اسرائیل پر انعامات اور اس کے مقابل ان کی ناشکری اور نافرمانیوں کا بیان ہے.

رکوع ۱۰ میں میثاقِ بنی اسرائیل اور ان کی وعدہ خلافی کا ذکر ہے.

رکوع ۱۱ میں موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام اور دیگر انبیاءؑ کا ذکر ہے اور بنی اسرائیل کے اعتراضات کے جوابات ہیں.

رکوع ۱۲-۱۳ میں بتایا گیا ہے کہ حق سے روگردانی اور بغض باعثِ ضلالت و ہلاکت ہے، اور بنی اسرائیل کے بعض غلط اعتقادات کی تردید ہے.

رکوع ۱۴ میں یہود و نصاریٰ کے باہم مناقشہ اور گمراہی کو بیان کر کے بتایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برحق ہیں اور یہود و نصاریٰ کی طرف سے ان کی مخالفت محض عنادِ حق کی وجہ سے ہے.

رکوع ۱۵ میں بنی اسرائیل پر انعامات کے بیان کے بعد حضرت ابراہیمؑ، تعمیرِ کعبہ



Marfat.com

دعائے ابراہیمؑ اور ان کی ذریت سے نبیِ آخرالزمان ﷺ کی بشارت کا ذکر ہے۔

رکوع ۱۶ میں ملتِ ابراہیمؑ کو حقیقتِ اصلیہ قرار دیکر بتایا ہے کہ ملتِ ابراہیم کی پیروی ہی صراطِ مستقیم ہے اور اس سے روگردانی گمراہی ہے۔

رکوع ۱۷۔ ۱۸ میں تحویلِ قبلہ پر اعتراضات کے جوابات اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا ذکر ہے۔

رکوع ۱۹ نماز قائم کرنے۔ صبر و استقامت۔ شعائر اللہ کی تعظیم اور حق سے اعراض کی فضیحت اور رسوائی کا بیان ہے۔

رکوع ۲۰۔ ۲۱ توحید۔ کائنات میں صرف اللہ تعالیٰ کے متصرف ہونے، رزقِ حلال کی تلاش اور حرام سے بچنے کا حکم دیا ہے اور بتایا ہے کہ احکامِ الٰہی کا اخفا اور ان کی تبدیلی بہت بڑی گمراہی ہے۔

رکوع ۲۲ میں اصولِ اسلام کی تعلیم دی گئی ہے کہ البرّ اس کی بنیاد ہے پھر اس کے اصولوں کی تشریح کی گئی ہے۔

رکوع ۲۳ میں صومِ رمضان کے اہم مسائل اور نزولِ قرآن کا ذکر ہے۔

رکوع ۲۴۔ ۲۵ میں قمری مہینوں، حج کے مسائل، جہاد و قتال کے احکامات ہیں اور بتایا گیا ہے کہ اسلام سلامتی کا ضامن ہے۔

رکوع ۲۶ میں بنی اسرائیل پر انعامات کا ذکر ہے اور بتایا گیا ہے کہ تمام انبیاءؑ کا دین ایک ہی ہے۔ اہلِ بغی نے انبیاءؑ کے راستے کو چھوڑ کر خواہش پرستی اختیار کی۔ حق پر استقامت انسانوں کو جنت کا مستحق ٹھہراتی ہے۔ جہاد فی سبیل اللہ کو نجاتِ اُخروی کا باعث قرار دیا ہے۔

رکوع ۲۷ میں معاشرتی خرابیوں، شراب اور جوئے کی مذمت۔ انفاقِ مال۔



Marfat.com

یتامیٰ کی پرورش کا بیان ہے.

رکوع ۲۸-۳۱ میں قابلی زندگی ۔ حیض ۔ طلاق ۔ عدّت ۔ حمل ۔ عورت کے نان و نفقہ ۔ رضاعت اور دیگر معاشرتی مسائل کا ذکر ہے .

رکوع ۳۲ میں اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ میں بنی اسرائیل کی مردہ قوم کو دوبارہ زندگی عطا کرنے کا ذکر ہے .

رکوع ۳۳ میں طالوت کے ہاتھوں جالوت کا قتل حضرت داؤدؑ کے عہد میں بنی اسرائیل کا عروج اور تابوتِ سکینہ کے دوبارہ ملنے کا بیان ہے .

رکوع ۳۴ میں قرآن مجید کی عظیم ترآیت ۔ آیۃ الکرسی ہے ۔ رشد و ضلالت ہر دو راستوں کی نشاندہی ہے .

رکوع ۳۵ میں حضرت ابراہیمؑ اور نمرود کا مباحثہ حیات بعد الموت کے اثبات کے لئے انبیاءؑ سابقہ کے تین قصے بیان فرمائے گئے ہیں.

رکوع ۳۶-۳۷ میں اِنفاق فی سبیل اللہ کی مثال ایک دانہ سے سینکڑوں ہزاروں دانوں کا پیدا ہونا ۔ صدقات کی قبولیت کے لئے مثالیں.

رکوع ۳۸ میں سود کی خرابی اور تباہکاری سے متنبہ کیا گیا.

رکوع ۳۹ میں قرض اور ادھار کے لئے اقرار نامہ لکھنے کی ہدایت اور عدل و انصاف کے اصول بیان فرمائے گئے ہیں.

رکوع ۴۰ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ سے آخر سورہ تک ــــ ایمان کے ارکان ۔ فلاح دارین کے لئے عظیم تر دعا کا بیان ہے



Marfat.com

## سورۃ البقرۃ میں عملی شرعی احکام

سورۃ البقرۃ میں عملی شرعی احکام کی تفصیل یہ ہے:

۱۔ اقامۃ الصلوٰۃ وایتائے زکوٰۃ۔ آیات: ۳، ۱۱۰

۲۔ تحریم سحر۔ آیت: ۱۰۲

۳۔ قصاص کے احکام۔ آیت ۱۷۸-۱۷۹

۴۔ والدین اور قرباء کے لئے وصیت۔ آیات: ۱۸۰-۱۸۲

۵۔ روزہ کے احکام جو ۲ھ میں نازل ہوئے۔ آیات ۱۸۳-۱۸۷

۶۔ باطل طریقہ سے لوگوں کے مال کھانے کی تحریم۔ آیت: ۱۸۸

۷۔ روزہ۔ حج اور دوسرے دینی امور میں قمری مہینوں کو اصل قرار دینا۔ آیت: ۱۸۹

۸۔ کفار سے قتال کے احکام۔ حرمت کے مہینوں میں قتال۔ آیات: ۱۹۰-۱۹۴، ۲۱۶، ۲۱۸، ۲۴۴، ۲۵۲

۹۔ عدت۔ آیت: ۲۲۸۔ مدتِ ایلا۔ آیت: ۲۲۶

۱۰۔ اللہ کے راستے میں مال کا خرچ کرنا۔ آیات: ۱۹۵، ۲۵۴، ۲۶۱، ۲۷۴

۱۱۔ حج وعمرہ کے احکام۔ آیات: ۱۹۶، ۲۰۳

۱۲۔ نان ونفقہ اور اس کے مستحقین۔ آیات: ۲۱۵، ۲۱۹، ۲۷۳

۱۳۔ خمر و میسر کی تحریم۔ آیت: ۲۱۹

۱۴۔ یتامیٰ کا مسئلہ اور معیشت میں ان کی شرکت۔ آیت: ۲۲۰

۱۵۔ اہلِ ایمان اور مشرکین کے درمیان نکاح۔ آیت: ۲۲۱



Marfat.com

۱۶۔ ایامِ حیض میں بیوی کے پاس جانے کی حرمت۔ ۲۲۲۔۲۲۳

۱۷۔ احکامِ ایمان۔ آیات: ۲۲۴۔۲۲۵

۱۸۔ عورت سے ایلا کا حکم۔ آیات: ۲۲۶۔ ۲۲۷

۱۹۔ احکامِ زوجیت۔ طلاق۔ رضاعت۔ عدّت۔ نان و نفقہ وغیرہ۔ آیات: ۲۲۸، ۲۳۷، ۲۴۱

۲۰۔ ربا کی حرمت۔ آیات: ۲۷۵، ۲۸۰

۲۱۔ شہادتِ تحریری کے احکام۔ شہادت میں مرد اور عورت کا مقام۔ کتمانِ شہادت کی تحریم۔ آیات: ۲۸۲۔۲۸۳

۲۲۔ احکامِ عملی کا خاتمہ۔ سورت کی آخری آیات میں دعائے عظیم۔

## تشریحاتِ لُغوی و تفسیری مطالب

الٓمّٓ ① الف۔ لام۔ میم حروفِ مقطعات ہیں۔ یعنی انہیں الگ الگ ساکن پڑھا جاتا ہے۔ حروفِ مقطعات قرآن مجید کی ۲۹ سورتوں کے ابتدا میں آئے ہیں۔

الٓمّٓ، سورۃ البقرۃ کے علاوہ پانچ اور سورتوں کے ابتدا میں ہے:
آلِ عمران۔ العنکبوت۔ الروم۔ لقمان۔ السجدہ۔ یہ سب مکّی سورتیں ہیں۔ حروفِ مقطعات چودہ ہیں جو کل حروفِ تہجی کے نصف ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے الٓمّٓ کے معنی اَنَا اللّٰہُ اَعْلَم مروی ہیں۔

بعض مفسرین نے ان حروفِ مقطعات کو سورتوں کے نام اور بعض



Marfat.com

نے انہیں اسمائے الٰہیہ کے رموز قرار دیا ہے۔ جمہور صحابۂ کرامؓ اور علماء مفسرین کی کی رائے ہے کہ حروفِ مقطعات کے رموز و اسرار کا علم سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو نہیں ــــ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حروفِ مقطعات کی تشریح میں کوئی بات منقول نہیں ہے۔ ابن کثیر، قرطبی، علامہ آلوسی بغدادی کی یہی رائے ہے۔ بعض مفسرین کا خیال ہے کہ یہ حروف الفاظ کی طرف اشارہ کرتے ہیں و دا سکی تائید کلامِ عرب سے پیش کرتے ہیں۔

تمام حروفِ مقطعات کی تعداد ۸۷ ہے ــــ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ایمان کے بھی تقریباً اسی قدر شعبے ہیں۔ اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَ سَبْعُوْنَ شعبًا۔ گویا تکمیلِ ایمان ان حروف کی مطابقت کے حساب سے ہے۔

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ، ذٰلِكَ اسمِ اشارہ مذکر بعید کے لئے ہے لیکن یہاں اظہارِ عظمت یا کتابِ موعود کے لئے لایا گیا ہے۔ هٰذَا کی بجائے ذٰلِكَ اسی بلندیِ منزلت کے ظاہر کرنے کے لئے لایا جاتا ہے۔ (راغب)

فارسی زبان میں بھی اشارہ بعید "آن" احترام اور علوِ مرتبت کے لئے استعمال میں لایا جاتا ہے جیسے آنحضرت۔ آنجناب وغیرہ۔ علاوہ ازیں دونوں میں تبادلہ محاورۂ عرب کے مطابق مشہور ہے۔ (ابنِ کثیر)

اَلْكِتَابُ، مصدر ہے (کتب۔ یَکْتُبُ۔ کِتَابًا) جس کے معنی ہیں ایک چیز کو دوسری کے ساتھ ملانا۔ جمع کرنا اور لکھنے کے معنی بھی آتا ہے۔ اس لئے کہ لکھنے میں بھی حروف ایک دوسرے کے ساتھ ملائے جاتے ہیں۔ کِتَاب میں "ال" جامعیت اور تکمیل کے لئے ہے۔ اَلْكِتَابُ یعنی کتابِ کامل۔

علامہ زمخشری لکھتے ہیں:



Marfat.com

"مَعْنَاهُ اَنَّ ذٰلِكَ الْكِتَاب هُوَ الْكِتَابُ الْكَامِلُ."

"صرف یہی کتاب کامل ہے اس کے سوا دوسری تمام کتابیں ناقص ہیں."

لَارَيْبَ فِيْهِ ، لَا کلمہ نفی جنس کے لئے ہے۔ رَيْب مصدر ہے (رَابَ يَرِيْبُ رَيْبًا) بمعنی شک اور قلق النفس اسی سے "رَيْبُ الزمان" (مصائب زمان) ہے۔ امام راغب نے ریب اور شک میں فرق کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ شک دو چیزوں کے درمیان ترجیح کے لحاظ سے تردد کو کہتے ہیں اور ریب یہ ہے کہ کسی چیز میں توہم پیدا ہو اور پھر وہ توہم دُور ہو جائے۔ "لَارَيْبَ فِيْهِ" میں ریب کی نفی کی تاکید ہے۔ اسی لئے "لَافِيْهِ رَيْب" کی بجائے "لَارَيْبَ فِيْهِ" لاتے ہیں.

هُدًى، مصدر ہے (هَدَى. يَهْدِىْ. هُدًى) اس وزن پر بہت کم مصادر آتے ہیں۔ یہاں مصدر سے مراد اسم فاعل بمعنی هادی ہے یعنی ایسی راہ پر چلانے والی جو منزلِ مقصود تک پہنچا دے.

لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ ، واحد متّقی اتّقاء باب افتعال سے اسم فاعل ہے مجرد میں اس کی اصل وَقَىَ يَقِىْ وِقَايَةً ہے باب افتعال 'اوتقی' ہے جو 'اتقی' میں تبدیل ہوا (اتقیٰ یتقیٰ اتقاء) یعنی یہ کتاب متقی لوگوں یعنی تقویٰ اختیار کرنے والوں کے لئے ہدایت کا باعث ہے.

يُؤْمِنُوْنَ ، مضارع جمع مذکر غائب (اٰمَنَ يُؤْمِنُ اِيْمَانًا) لغت میں 'ایمان' تصدیق کو کہتے ہیں اور یہ 'امن' سے مشتق ہے۔ اصطلاح شرع میں "اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَ تَصْدِيْقٌ بِالْقَلْبِ" کا نام ایمان ہے باعتبارِ لغت



Marfat.com

ایمان اور اسلام کے معنی جدا جدا ہیں۔ ایمان تصدیقِ قلب اور اسلام اطاعت اور فرمانبرداری کو کہتے ہیں لیکن فی الحقیقت ایمان و اسلام دونوں ایک ہی ہیں۔ ایمان قلب سے شروع ہوتا ہے اور ظاہر عمل پر پہنچ کر مکمل ہوتا ہے اور اسلام ظاہر عمل سے شروع ہو کر قلب پر پہنچ کر ختم ہو جاتا ہے۔ امام غزالیؒ اور دیگر محققین کی یہی رائے ہے۔

بِالْغَيْبِ، مصدر ہے۔ (غَابَ يَغِيْبُ غَيْبًا) اہلِ لغت لکھتے ہیں: "كُلُّ مَا غَابَ عَنْكَ" (لسان)، اس سے وہ تمام چیزیں مراد ہیں جن کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے اور عقل اور حواسِ خمسہ کے ذریعے ان کا علم نہیں ہو سکتا۔

وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ، مضارع جمع مذکر غائب (اَقَامَ يُقِيْمُ اِقَامَةً) اَقَامَ کا مادہ قَوَمَ ہے اَقَامَ الْاَمْرَ کے معنی ہیں کہ کام کو درست صورت پر رکھا۔

اَقَامَ الصَّلٰوةَ کے معنی ہیں تعدیلِ ارکان خضوع و خشوع اور حضورِ قلب سے نماز ادا کرنا۔ قرآن مجید میں جہاں کہیں صلوٰۃ کا ذکر آیا ہے اس کے لئے 'اقامہ' کا لفظ استعمال کیا گیا ہے 'اقامت صلوٰۃ' اور ادائے صلوٰۃ میں فرق ہے اِقَامَةُ الشَّيْءِ تَوْفِيَةُ حَقِّهٖ (راغب) اِقَامَةُ الشَّيْءِ کے معنی ہیں کہ اس کا پورا حق ادا کیا۔

يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ کی تشریح صاحبِ جلالین نے اس طرح کی ہے یعنی پورے حقوق کے ساتھ ساتھ نماز ادا کرتے ہیں۔

الصَّلٰوةِ کے معنی دعا کے ہیں۔ اصطلاحِ شرع میں مخصوص عبادت



Marfat.com

کا نام ہے. اَلصَّلٰوۃُ الَّتِیْ ھِیَ الْعِبَادَۃُ الْمَخْصُوْصَۃُ اَصْلُھَا الدُّعَاءُ (راغب)

اقامت الصلوٰۃ کے لئے قرآن مجید میں دس امور کو بیان فرمایا ہے:

۱۔ طہارتِ جسمانی: یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ الخ (المائدہ، ۶)

۲۔ اوقاتِ معیّنہ: اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا (النساء: ۱۰۳)

۳۔ دوام علی الصلوٰۃ: وَالَّذِیْنَ عَلٰی صَلٰوتِھِمْ دَآئِمُوْنَ (المعارج: ۲۳)

۴۔ محافظت صلوٰۃ: ھُمْ عَلٰی صَلٰوتِھِمْ یُحَافِظُوْنَ. (المعارج: ۳۴)

۵۔ نماز کی اصل حقیقت سے غفلت نہ کرنا: عَنْ صَلٰوتِھِمْ سَاھُوْنَ. (الماعون: ۵)

۶۔ ریا سے پاک ہونا: الَّذِیْنَ ھُمْ یُرَآءُوْنَ. (الماعون: ۶)

۷۔ ادائے نماز کسل سے کام نہ لینا: لَا یَاْتُوْنَ الصَّلٰوۃَ اِلَّا وَھُمْ کُسَالٰی. (التوبۃ: ۵۴)

بلکہ نماز کو راحت سمجھنا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:
قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ.

۸۔ نماز باجماعت ادا کرنا: وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ. (البقرۃ، ۴۳)

۹۔ نماز میں خشوع وخضوع سے کام لینا: الَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلٰوتِھِمْ خٰشِعُوْنَ. (المؤمنون: ۲)

۱۰۔ برائی اور ناشائستہ امور کا ترک کرنا: اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ. (العنکبوت: ۴۵)



Marfat.com

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ مِمَّا۔ (مِنْ۔ ما) رَزَقْنٰهُمْ ماضی جمع متکلم (رَزَقَ۔ يَرْزُقُ۔ رِزْقًا) عطا جاری اور نصیب کو کہتے ہیں۔

يُنْفِقُوْنَ، مضارع جمع مذکر غائب (اَنْفَقَ يُنْفِقُ اِنْفَاقًا) باب افعال۔ اس کا مادہ نفق ہے جس کے معنی ہیں کسی چیز کا گزر جانا نفق سرنگ کو بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ زمین کے اندر چلی جاتی ہے نِفاق اسی سے ہے جس کے معنی ہیں ایک راستے سے دین میں داخل ہونا اور دوسرے سے نکل جانا۔ انفاق کے معنی ہیں مال کا خرچ کرنا۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ، واو حرف عطف اَلَّذِيْنَ واحد الذی موصول يُؤْمِنُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (اٰمَنَ۔ يُؤْمِنُ۔ اِيْمَانًا) ایمان یقین کو کہتے ہیں۔

بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ، با جار۔ ما موصول۔ اُنْزِلَ ماضی مجہول واحد مذکر غائب (اَنْزَلَ۔ يُنْزِلُ۔ اِنْزَالًا) نَزُوْل کے معنی اوپر سے نیچے آنے کے ہیں۔ مگر مطلقاً ایصال اور اِبْلَاغ کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے۔

اعتقادی اصول میں سے یہ دوسرا ہے گویا ایمان باللہ پہلا اصول اور وحی الٰہی پر ایمان لانا دوسرا اصول اور یہ دونوں آپس میں لازم ملزوم ہیں وحی الٰہی پر ایمان کے بغیر اللہ پر کامل ایمان پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔

وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ، ما موصول۔ اُنْزِلَ ماضی مجہول۔ مِنْ جار قَبْلِكَ مجرور۔ یعنی سابقہ انبیاءؑ کی کتب اور وحی پر ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن نزولِ قرآن کے بعد اب سابقہ کتب پر عمل ضروری نہ رہا مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ کے درمیان یہ فرق ہے کہ پہلا ایمان تفصیلی اور مَا



Marfat.com

اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ کا اجمالی ہے.

وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ ، اٰخِرَة آخر کی تانیث ہے اور آخرت سے مراد دار الآخرت ہے۔ قرآن مجید میں آخرت کا لفظ متعدد مقامات پر اسی معنی میں آیا ہے.

يُوْقِنُوْنَ۔ مضارع جمع مذکر غائب (اَيْقَنَ۔ يُوْقِنُ۔ اِيْقَانًا) باب افعال۔ کسی بات پر اعتقادِ راسخ کا نام یقین ہے جس میں شک وشبہ کی گنجائش نہ رہے گویا یقین اِزَاحَةُ الشَّكِّ کا نام ہے متقی لوگوں کا یہ پانچواں وصف ہے کہ وہ آخرت کی زندگی اور جزا وسزا پر کامل یقین رکھتے ہیں۔ آیت میں آخرت کو پہلے لانا اور اس کے بعد ھُمْ ضمیر جمع مذکر اور يُوْقِنُوْنَ کے آخر میں لانے سے یقین آخرت کی اہمیت کو بدرجہا بڑھا دیا ہے.

اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ، اُولٰٓئِكَ اسم اشارہ جمع مذکر۔ هُدًى مصدر (هَدٰى۔ يَهْدِى۔ هِدَايَة) یعنی یہ ہدایت صرف ان کے رب کی طرف سے ہے.

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ ، اُولٰٓئِكَ موصول الْمُفْلِحُوْنَ واحد المفلح اسم فاعل (اَفْلَحَ يُفْلِحُ اِفْلَاحًا) مادہ فَلَحَ۔ الفلاح الفوز والظفر۔ فَلَحَ کے اصل معنی شق یعنی پھاڑنے کے ہیں اسی سے فلاح کسان بھی ہے عربی زبان میں ہر قسم کے خیر کے لئے فلاح سے بڑھ کر کوئی اور جامع لفظ نہیں ہے.

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ کی ترکیب نے معنی میں حصر وتاکید پیدا کر دی ہے۔ یعنی فلاح پانے والے صرف وہی لوگ ہیں جو ان اوصاف سے متصف ہیں. کامل فلاح کسی اور کے حصے میں نہیں آسکتی.



Marfat.com

## الٓمّٓ. ذٰلِكَ الْكِتٰبُ ـــــ أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ کی مختصر تفسیر

یہ ایسی کتاب ہے کہ اس میں کسی قسم کے شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے۔
"اَیْ لَا شَكَّ فِیْهِ اِنَّهٗ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَ اِنَّهُ الْحَقُّ وَالصِّدْقُ"

(معالم)

گویا "آفتاب آمد دلیل آفتاب" کے مصداق خود قرآن مجید اس امر کا واضح ثبوت ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کا کلام نہیں ہو سکتا۔

هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ سے یہ بتایا ہے کہ اگرچہ قرآن مجید تمام بنی نوع انسان کے لئے ہدایت کا باعث ہے لیکن ہدایتِ خاصہ صرف انہی لوگوں کے لئے ہے جو تقویٰ کے وصف سے متصف ہیں عملی طور پر وہی اس سے ہدایت حاصل کر سکتے ہیں۔

"اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ" میں بتایا گیا ہے کہ متقی لوگوں کا پہلا وصف یہ ہے کہ وہ ایمان بالغیب رکھتے ہیں ـــــ دوسرا وصف یہ ہے کہ وہ نماز قائم کرتے ہیں یعنی تعدیلِ ارکان، خضوع وخشوع اور پوری پابندی کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں ـــــ تیسرا وصف یہ ہے کہ وہ اللہ کے دیئے ہوئے رزق سے اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ـــــ چوتھا وصف یہ ہے کہ وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ کتاب پر تفصیل اور سابقہ کتبِ سماوی پر باجمال ایمان رکھتے ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ



Marfat.com

تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ۭ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۠ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اِنَّ | الَّذِيْنَ | كَفَرُوْا | سَوَآءٌ | عَلَيْهِمْ |
| بے شک | وہ جو | منکر ہوئے | برابر ہے | اُن پر |
| ءَ | اَنْذَرْتَ | هُمْ | اَمْ | لَمْ |
| کیا | تو ڈرائے | اُن کو | یا | نہ |
| تُنْذِرْ | هُمْ | لَا | يُؤْمِنُوْنَ | خَتَمَ |
| ڈرائے تو | ان کو | نہیں | ایمان لانے والے | مہر کردی |
| اللّٰهُ | عَلٰى | قُلُوْبِهِمْ | و عَلٰى | سَمْعِهِمْ |
| اللہ (نے) | پر | ان کے دلوں | اور پر | انکے کانوں |
| وَ عَلٰى | اَبْصَارِهِمْ | غِشَاوَةٌ | وَ لَهُمْ | عَذَابٌ |
| اور پر | ان کی آنکھوں | پردہ | اور انکے لئے | مار |
| | | عَظِيْمٌ | | |
| | | بہت بڑی | | |

"بیشک جو لوگ کُفر (اختیار) کئے ہوئے ہیں ان کے حق میں یکساں ہے خواہ آپ انہیں ڈرائیں یا آپ انہیں نہ ڈرائیں، وہ ایمان نہ لائیں گے ۔ مُہر لگا دی اللہ نے ان کے دِلوں پر اور ان کی سُنوائی پر



Marfat.com

اوران کی آنکھوں پر پردہ ہے اوران کے لئے بڑا (ہی) عذاب ہے۔"

## تشریحات لُغوی و تفسیری مطالب

اِنَّ ۔ اسم مشبہ بفعل۔

الَّذِیْنَ ، واحد الَّذِیْ ۔ اسم موصول۔

کَفَرُوْا ۔ (کَفَرَ ۔ یَکْفُرُ ۔ کُفْرًا) من باب نَصَرَ ۔ صیغہ جمع مذکر غائب۔

کُفر لغت میں کسی چیز کو ڈھانکنے یا چھپانے کو کہتے ہیں۔ کفرانِ نعمت کے معنی ناشکرگزاری کے ہیں۔ رات کو بھی مجازاً کافر کہا جاتا ہے کہ روشنی کو چھپاتی ہے۔ اسی طرح کسان کو بھی کافر کہہ دیا جاتا ہے کہ بیج کو زمین میں چھپاتا ہے۔

اصطلاح میں کفر انکارِ حق کو کہتے ہیں یعنی توحیدِ الٰہی اور انکارِ رسالت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام کفر ہے ـــــ کفار کی بہت سی اقسام ہیں ایک یہ کہ حق کو پہچانتا ہو لیکن محض عناد کی بنا پر انکار کرتا ہو، ایسے بہت کم لوگ تھے جو عہدِ رسالت ہی میں ختم ہو گئے تھے ـــــ دوسری قسم ان کفار کی ہے جو نہ تو حق کو پہچانتے ہوں اور نہ ہی حق کی پہچان کی طرف ان کی رغبت ہو۔ اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں کے بارے میں فرماتا ہے:

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ۭ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ (الانفال: ۲۲-۲۳)

"بدترین حیوانات اللہ کے نزدیک وہ بہرے، گونگے ہیں جو عقل سے (ذرا) کام نہیں لیتے ـــ اور اگر ان میں کسی خوبی کا علم اللہ تعالیٰ کو



Marfat.com

ہوتا تو وہ انہیں سنوا دیتا اور اگر (اب) وہ انہیں سنوا دے تو یہ
ضرور روگردانی کریں گے۔ بے رُخی کرتے ہوئے"
تیسرا گروہ ہے جو نفاقی لحاظ سے مریض ہو اور اس کے وجدان میں فتور ہو اور رغبتِ حق سے اس کا دل خالی ہو بلکہ حق کو چھوڑ کر عام دنیوی امور میں مستغرق ہو

سَوَآءٌ، اسم مصدر ہے بمعنی الاستواء.

ءَاَنْذَرْتَهُمْ، ءَ کلمہ استفہام۔ اَنْذَرْتَ اس کا مادہ نَذَرَ ہے کسی چیز کو اپنے نفس پر واجب ٹھہرا لینے کو نذر کہتے ہیں۔ (اَنْذَرَ یُنْذِرُ اِنْذَارًا، باب افعال) کے اصل معنی اَعْلَمَ کے ہیں کسی بات کا اسے علم دے دیا۔ اِنْذَار کے معنی یہ بھی ہیں کہ کسی بات کے پہچاننے میں انسان کو محتاط کیا جائے اور ڈرایا جائے اسی سے مُنْذِرٌ ہے جس کے معنی خبردار کرنے والے کے ہیں.

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ جن لوگوں نے کفر کیا اور ایمان کی استعداد اپنے اندر نہ پیدا کی ان کے لئے ڈرانا یا نہ ڈرانا برابر اور یکساں ہے یہ پورا جملہ۔ جملۂ معترضہ ہے جو "اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا" کی حالت بیان کرتا ہے.

اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ، اَمْ کلمہ تردد کلام لَمْ تُنْذِرْ۔ مضارع نفی جحد بلم واحد مذکر مخاطب.

لَا یُؤْمِنُوْنَ۝ (اٰمَنَ۔ یُؤْمِنُ۔ اِیْمَانًا) مضارع جمع مذکر غائب منفی۔ وہ ایمان لانے کے نہیں۔ یہ جملہ اِنْذار اور عدم اِنْذار کی تفسیر ہے۔ ان کفار کے حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی دعوت سے اس کا کوئی تعلق نہیں اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو ہر کافر کو دینِ حق کی دعوت دینے ہی کے لئے



Marfat.com

مبعوث ہوتے ہیں.

خَتَمَ ، ماضی واحد مذکر غائب ـــ ختم اور طبع کے ایک ہی معنی ہیں۔ (خَتَمَ یَخْتِمُ خَتْماً) مہر لگا دینا ـــ امام راغب اصفہانی خَتَمَ اللّٰہُ کے معنی میں لکھتے ہیں:

"اِشَارَۃٌ اِلٰی مَا اَجْرَی اللّٰہُ بِہِ الْعَادَۃَ اِنَّ الْاِنْسَانَ اِذَا تَنَاھٰی فِی اِعْتِقَادِ بَاطِلٍ اَوْ اِرْتِکَابِ مَحْظُوْرٍ وَلَا یَکُوْنُ مِنْہُ تَلَفُّتٌ بِوَجْہٍ اِلَی الْحَقِّ یُوْرِثُہٗ ذٰلِکَ ھَیْئَۃً تُمِرُّہٗ عَلٰی اِسْتِحْسَانِ الْمَعَاصِیْ کَاَنَّمَا یَخْتِمُ عَلٰی قَلْبِہٖ"

"یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جب انسان کسی اعتقادِ باطل کی انتہا تک جا پہنچتا ہے یا امرِ ممنوع کا ارتکاب کرتا ہے کہ پھر کسی صورت بھی امرِ حق کی طرف اس کی التفات نہیں ہو سکتی تو یہ ہیئت اسے معاصی کے استحسان کا ایسا ثمرہ عطا کرتی ہے کہ گویا اب اسکے قلب پر مہر لگ چکی ہے"

قاموس اور تاج میں ہے:

"وَمِنَ الْمَجَازِ خَتَمَ عَلٰی قَلْبِہٖ اِذَا جَعَلَہٗ لَا یَفْھَمُ شَیْئًا وَلَا یَخْرُجُ مِنْہُ شَیْءٌ کَاَنَّہٗ طُبِعَ"

"خَتَمَ عَلٰی قَلْبِہٖ کے مجازی معنی یہ ہیں کہ جب اس کی یہ کیفیت ہو جائے کہ نہ تو وہ کسی چیز کو سمجھ سکے اور نہ ہی اس سے کسی باطل چیز کا اخراج ہو سکے گویا کہ وہ سر بمہر ہو گیا ہے"

قُلُوْبِہِمْ ، قُلُوْب مضاف ھم ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ۔ واحد قلب



Marfat.com

ہے اور اس سے مراد عقل و شعور ہے نہ کہ وہ مضغہ گوشت و پوست جو سینے کے اندر ہے.

وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ، سمع سے مراد سماعت ہے یعنی آیاتِ الٰہی غور و تدبر کے ساتھ نہیں سنتے گویا کہ ان کے کانوں پر بھی مہر لگا دی گئی ہے.

وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ، ابصار۔ بصر کی جمع ہے غِشَاوَةٌ (غَشَی۔ یَغْشٰی۔ غِشَاوَةٌ) کے معنی ہیں ڈھانپ لینا۔ پردہ ڈالنا یعنی ان کی آنکھیں ایمانی آیات کو نہیں دیکھ سکتیں گویا کہ ان کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا ہے.

وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ ، اور ان کے لئے عذاب عظیم ہے۔

عَذاب اس کا مادہ عذب ہے۔ مَاءٌ عَذْب شیریں اور عمدہ پانی کو کہتے ہیں۔ درد بھوک پیاس کی وجہ سے جو چیز زندگی کی لذت کو چھین لے اسے 'عذاب' کہتے ہیں.

امام راغب فرماتے ہیں کہ اس کی اصل میں اختلاف ہے.

بعض نے کہا: "عذب الرجل" یعنی اس نے کھانا پینا چھوڑ دیا ہے تَعْذِیب کے اصل معنی یہ نہیں کہ انسان لذاتِ حیات سے بیگانہ ہو جائے.

بیضاوی نے 'عذاب' کے معنی 'نکال' (تکلیف و عذاب) لکھے ہیں یعنی زندگی کی آسائشوں سے بیگانگی کا نام عذاب ہے

اَلْعَظِيْم، حقیر کی ضد ہے یعنی ان کے لئے زبردست عذاب ہے.

## تفسیری مطالب

الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۛ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى



Marfat.com

مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ تک ان پہلی پانچ آیات میں اہلِ ایمان کا ذکر کیا گیا ہے اور بتایا کہ صرف متقی لوگ ہی قرآن سے ہدایت حاصل کرسکتے ہیں۔ پھر ان متقی لوگوں کے پانچ اوصاف کو بیان فرما کر بتایا کہ فلاح دارین صرف انہی لوگوں کے لئے ہے۔

اس کے بعد اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سے وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ تک آیت ۶ اور ۷ میں پہلے گروہ کے برعکس ان لوگوں کا ذکر ہے جو صریح طور پر انکارِ حق سے کام لیتے ہیں گویا انکارِ حق کی وجہ سے وہ اپنی تمام صلاحیتوں سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ اب انہیں عذابِ الٰہی سے ڈرانا یا نہ ڈرانا برابر ہے اس لئے کہ صریحاً انکارِ حق کی وجہ سے وہ اپنی عقل و شعور کی تمام قوتوں سے عاری ہو چکے ہیں۔ اب ان کی حالت یہ ہے کہ دل جو حق و باطل کو قبول کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے سربمہر ہو چکا ہے اس میں نہ تو حق کی کوئی بات داخل ہو سکتی ہے اور نہ ہی ان کے باطل خیالات ان کے دل سے دُور ہو سکتے ہیں اسی طرح ان کی قوتِ سماع بھی حق بات کو سننے سے معطل ہو چکی ہے۔ آنکھ جو اشیاء کی پہچان کی قوت کی حامل ہے اس پر دبیز پردہ پڑ چکا ہے اب ان کی حالت اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ "وہ جانوروں کی مانند ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ اور بھٹکے ہوتے ہیں" کی سی ہو چکی ہے اب اللہ تعالیٰ کی طرف سے سوائے عذابِ عظیم کے ان کے لئے اور کچھ باقی نہیں رہا۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَ



Marfat.com

مَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝

| وَ مِنَ | النَّاسِ | مَنْ | يَّقُوْلُ | اٰمَنَّا |
|---|---|---|---|---|
| اور (سے) | لوگ | جو | کہتے ہیں | ہم ایمان لائے |
| بِ اللّٰهِ | وَبِ الْيَوْمِ | الْاٰخِرِ | وَ مَا هُمْ | بِمُؤْمِنِيْنَ |
| ساتھ اللہ کے | اور ساتھ دن | قیامت۔آخرت | اور نہیں وہ | ایمان لانے والے |
| يُخٰدِعُوْنَ | اللّٰهَ | وَ الَّذِيْنَ | اٰمَنُوْا | وَ مَا |
| دھوکہ دیتے ہیں | اللہ | اور وہ جو | ایمان لائے | اور نہیں |
| يَخْدَعُوْنَ | اِلَّآ | اَنْفُسَهُمْ | وَ مَا | يَشْعُرُوْنَ |
| دھوکہ دیتے | مگر | اپنے نفس اپنے آپ کو | اور نہیں | شعور رکھتے |

"اور کچھ لوگ ایسے (بھی) ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم ایمان رکھتے ہیں اللہ اور روزِ آخرت پر حالانکہ وہ (بالکل ہی) ایمان والے نہیں ۸ دھوکہ دینا چاہتے ہیں اللہ کو اور ایمان والوں کو حالانکہ (فی الواقع) دھوکہ کسی کو بھی نہیں دیتے بجز اپنی ذات کے اور اس کا بھی احساس نہیں رکھتے۔" ۹

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

وَ، عاطفہ

مِنْ، حرفِ جار تبعیض کے لئے۔



Marfat.com

النَّاسِ، جمع ہے انسان کی اور اصل میں یہ اُناس ہے.
اَصْلُهٗ عِنْدَ سِيْبَوَيْهِ وَالْجُمْهُوْرِ اُنَاسٌ وَهُوَ جَمْعُ اَوْ اِسْمُ جَمْعٍ لِاِنْسَانٍ. (روح)
مَنْ، موصول واحد تثنیہ جمع تینوں موقعوں پر یہ لفظ استعمال ہوتا ہے.
يَقُوْلُ، مضارع معروف واحد مذکر غائب (قَالَ يَقُوْلُ قَوْلًا).
اٰمَنَّا، (اٰمَنَ يُؤْمِنُ اِيْمَانًا) ایمان لانا، یقین کرنا.
بِاللّٰهِ، اللہ کی ذات پر.
وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ، اور آخر۔ بعد میں آنے والا یوم کی صفت ہے۔ آخرت کے دن پر۔ ایمان باللہ اور ایمان بالآخرت ہی سارے ایمان کی اصل ہے باقی تمام امور انہی دو عقائد سے متعلق ہیں.
وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ مَا نافیہ یعنی اس زبانی اِدَّعَا کے باوجود وہ مومن نہیں ہیں اس لئے کہ ان کا یہ اِدَّعَا ان کے عمل کے خلاف ہے قول وعمل کے اسی تضاد کا نام منافقت ہے.
يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ، خَادَعَ يُخَادِعُ مُخَادَعَةً باب مفاعلہ مادہ خدع۔ خدعہ کے معنی ہیں دھوکہ دینا۔ خادع کسی کو دھوکہ دینے پر بھی بولا جاتا ہے۔ باب مفاعلہ بعض اوقات کسی ایک فرد کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ کے معنی ہیں کہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں" يُخٰدِعُوْنَ معناها يَظْهَرُوْنَ غَيْرَ مَا فِيْ اَنْفُسِهِمْ (مجاز) ایسی بات کا اظہار کرتے ہیں جو ان کے دل میں نہیں ہے۔ المفاعلة لِاَفَادَةِ الْمُبَالَغَةِ فِي الْكَيْفِيَّةِ (ابوسعود) مفاعلہ کیفیت میں مبالغہ کا فائدہ دیتا ہے۔ (وَقَالَ الْبَيْضَاوِيُّ اُخْرِجَ فِيْ زِنَةِ الْمُفَاعَلَةِ لِلْمُبَالَغَةِ)



Marfat.com

گویا وہ اپنے زعمِ باطل کی بناء پر اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں. (راغب)

وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا، اور اہلِ ایمان کو۔ اپنے منافقانہ طریقہ سے وہ اللہ اور اہلِ ایمان کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں.

وَمَا یَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَھُمْ ، مَا نافیہ۔ یَخْدَعُوْنَ مضارع معروف جمع غائب (خَدَعَ یَخْدَعُ خَدْعًا) اِلَّا کلمہ استثناء ہے۔ اَنْفُسَھُمْ: انفس نفس کی جمع ہے۔ ھُمْ ضمیر متصل۔ یعنی ان کی مخادعت کا انہیں کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا بلکہ ان کی یہ مخادعت خود انہی کے لئے ضرر اور نقصان کا باعث بنتی ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ، اس کے رسولؐ اور مؤمنوں کو اس سے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔

وَمَا یَشْعُرُوْنَ ۝ ما نافیہ۔ یَشْعُرُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (شَعَرَ یَشْعُرُ شُعُوْرًا لیکن وہ اس کھلی حقیقت کا بھی شعور نہیں رکھتے۔ یَشْعُرُوْنَ کا مادہ شَعر ہے اور شَعر بال کو کہتے ہیں۔ امام راغب بفتح شین وسکون عین وفتحہا سے لکھتے ہیں کہ کسی باریک اور خفی چیز کے ادراک کو شُعُوْر کہتے ہیں۔ اسی سے شاعر ہے۔ المنار میں ہے اَلشُّعُوْرُ اِدْرَاکُ مَا خَفِیَ مخفی بات کے پالینے کو شعور کہتے ہیں.

مطلب یہ ہے کہ منافقوں کو اس مخادعت سے جو نقصان پہنچ رہا ہے وہ بالکل صریح اور حسی ہے لیکن انتہائے غفلت کی وجہ سے وہ اس واضح امر کا بھی احساس نہیں کرتے.



Marfat.com

فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ
اَلِيْمٌ ۢ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| فِیْ | قُلُوْبِهِمْ | مَّرَضٌ | فَ | زَادَهُمْ |
| میں | ان کے دِلوں | بیماری | پس | زیادہ کیا |
| اللّٰهُ | مَّرَضًا | وَ لَهُمْ | عَذَابٌ | اَلِيْمٌ |
| اللہ نے | بیماری | اور انکے لئے | دکھ۔عذاب | دردناک |
| بِمَا | كَانُوْا | يَكْذِبُوْنَ | | |
| اس وجہ سے | تھے وہ | جھوٹ کہتے | | |

"ان کے دِلوں میں بیماری ہے سو اللہ نے بڑھا دی ان کی بیماری اور ان کے لئے عذاب دردناک (ہونا) ہے۔اس لئے کہ وہ جھوٹ کہتے تھے"۔ ۱۰

## تشریحاتِ لُغوی و تفسیری مطالب

فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۔ ان کے دِل مریض ہیں۔ مرض کے لغوی معنی انسان کے حالتِ طبعی سے خُرُوج کا نام ہے۔ اَلْمَرَضُ اَلْخُرُوْجُ عَنِ الْاِعْتِدَالِ الْخَاصِ (راغب) جسمانی اور روحانی دونوں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ رذائل نفسانی کو بھی مرض کہا جاتا ہے اور مجازاً کفر و نفاق کو بھی مرض سے تعبیر کیا جاتا ہے کہ وہ انسان کے لئے ادراک فضائل اور تحصیلِ حیاتِ اخروی



Marfat.com

کی راہ میں حائل ہو جاتے ہیں۔ (راغب)

فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا، پس اللہ تعالیٰ نے ان کے اس مرضِ نفاق میں اور اضافہ کر دیا۔ ف۔ نتیجۂ کلام اور سابقہ بات کے ثمرہ کے طور پر استعمال ہوتا ہے

"وَالْفَاءُ لِلدَّلَالَةِ عَلٰى تَرَتُّبِ مَضْمُوْنِهَا عَلَيْهِ" (ابو مسعود)

"وَكَانَ اِسْنَادُ الزِّيَادَةِ اِلَى اللّٰهِ مِنْ حَيْثُ اَنَّهُ مُسَبَّبٌ مِنْ فِعْلِهٖ"

(بیضاوی)

حق تعالیٰ کی طرف اس قسم کے افعال کا انتساب مجازی حیثیت رکھتا ہے ورنہ اگر وہ اپنی عقل اور شعور سے کام لیتے تو ان ہی اسباب و حالات سے وہ ہدایت بھی پا سکتے تھے۔

وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۝ اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ اَلِيْمٌ بروزنِ فَعِيْلٌ۔ الم سے ہے۔ منافقوں کے لئے یہ عذابِ الیم ان کی منافقت کی وجہ سے ہے۔ کفار کی بنسبت یہ منافقین عذابِ عظیم سے بھی بڑھ کر عذابِ الیم کے مستحق ہوں گے۔ اسلئے کہ کفر کے ساتھ منافقت سے بھی کام لے رہے ہیں۔

قَدْ حَصَلَ لِلْمُنَافِقِيْنَ مَجْمُوْعُ الْعَذَابَيْنِ فَصَارَ الْمُنَافِقُوْنَ اَشَدَّ عَذَابًا مِنْ غَيْرِهِمْ مِنَ الْكُفَّارِ (بحر)

بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۝ ب سببیہ اور ما مصدریہ ہے۔ "الباء للسببية وما مصدرية" (ابو مسعود) يَكْذِبُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (كَذَبَ۔ يَكْذِبُ كِذْبًا) کذب صدق کی ضد ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کذب کو منافقت کی سب سے بڑی علامت قرار دیا ہے کہ "اذا حدث كذب" "یعنی منافق جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے"۔ فی الحقیقت جھوٹ ہی تمام



Marfat.com

برائیوں کی جڑ ہے۔ اسلام جھوٹ کی کُلی طور پر نفی کرتا ہے، مگر افسوس آج مسلمانوں میں یہ مرض زور پکڑ چکا ہے۔

# تفسیر

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ۔ الیٰ۔ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ

پہلے دو گروہوں یعنی کامل طور پر ایمان رکھنے اور صریحاً انکار کرنے والوں کا ذکر ہو چکا ہے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ" سے تیسرے گروہ کا ذکر ہے جو زبان سے تو اقرار کرتے ہیں مگر دِل سے نہیں مانتے، یہ منافقین کا گروہ ہے۔

مدینہ میں عبداللہ بن ابی قوم خزرج میں سے سردار بننے کا خواہش مند تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ تشریف لانے کے بعد عبداللہ بن اُبی کا یہ خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکا۔ اہل مدینہ نے بہ دسمیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام معاملات کا فیصلہ کرنے کے لئے اپنا "حکم" تسلیم کر لیا۔ عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں نے منافقانہ رویہ اختیار کر لیا یعنی وہ لوگ زبان سے تو اسلام کا دعویٰ کرتے تھے لیکن دِل سے اسلام کے بدترین دشمن تھے ایسا عملی نفاق آج بھی اکثر مسلمانوں میں پایا جاتا ہے۔ نفاق کا یہ سلسلہ ہجرت کے بعد مدینہ میں شروع ہوا مکّہ میں منافقت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔

آیت ۸ تا ۲۰ تک ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے منافقوں کے تمام مذموم عزائم سے تفصیل کے ساتھ پردہ اٹھا دیا ہے۔ فرمایا اگرچہ وہ زبان سے اللہ اور قیامت پر ایمان کا ادعا کرتے ہیں لیکن ان کا عمل سراسر اس عقیدہ کے خلاف ہونے کی وجہ سے وہ اہل ایمان میں سے نہیں ہیں وہ اپنی اس منافقانہ



Marfat.com

چال سے اللہ اور اہلِ ایمان کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں لیکن ان کا یہ خداع اور فریب خود انہی کے لئے وبال بنتا ہے۔ دوسروں کو دھوکہ دینے کی بجائے انہوں نے خود اپنے آپ کو ایک عجیب مصیبت میں مبتلا کر رکھا ہے لیکن ان کی عقلوں پر اس قدر پردہ پڑ چکا ہے کہ اس واضح رسوائی کا شعور تک نہیں رکھتے۔ منافقت کا یہ مرض ایسا ہے کہ روز بروز جب وہ مسلمانوں کی زیادہ سے زیادہ کامیابیوں کو دیکھتے ہیں تو مرضِ حسد اور بڑھتا ہے اور تکذیبِ حق کی وجہ سے وہ ایک دردناک عذاب میں مبتلا ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کفّار کے لئے عذابِ عظیم کا حکم دیا ہے لیکن منافقین کے لئے اس سے بھی زیادہ دردناک عذاب کی خبر دی ہے۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ ۙ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۝ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ۭ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ۝ اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا



Marfat.com

الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ - اِذَا | قِيْلَ | لَ - هُمْ | لَا تُفْسِدُوْا | فِي - الْاَرْضِ |
| اور - جب | کہا گیا (مبنی مجہول) | ان کو | فساد نہ کرو | میں - زمین |
| قَالُوْا | اِنَّمَا | نَحْنُ | مُصْلِحُوْنَ | اَلَآ |
| انہوں نے کہا | بس | ہم (تو) | اصلاح کیا کرتے ہیں | سن لو |
| اِنَّ - هُمْ | هُمُ | الْمُفْسِدُوْنَ | وَلٰكِنْ | لَا يَشْعُرُوْنَ |
| بیشک وہ سب | وہ | مُفسِد | اور لیکن | نہیں شعور رکھتے |
| وَ - اِذَا | قِيْلَ | لَ - هُمْ | اٰمِنُوْا | كَ - مَا |
| اور - جب | کہا گیا | ان کو | تم ایمان لاؤ | جیسے کہ |
| اٰمَنَ | النَّاسُ | قَالُوْٓا | أ - نُؤْمِنُ | كَمَا |
| ایمان لائے | یہ لوگ | انہوں نے کہا | کیا ہم ایمان لائیں | جیسے کہ |
| اٰمَنَ | السُّفَهَآءُ | اَلَآ | اِنَّ - هُمْ | هُمُ |
| ایمان لائے | بے وقوف | سن لو | بیشک وہ سب | وہ سب ہی |
| السُّفَهَآءُ | وَلٰكِنْ | لَا يَعْلَمُوْنَ | وَ - اِذَا | لَقُوْا |
| بے وقوف ہیں | اور لیکن | نہیں جانتے | اور - جب | ملاقات کی |
| اَلَّذِيْنَ | اٰمَنُوْا | قَالُوْٓا | اٰمَنَّا | وَ - اِذَا |
| ان سے جو | ایمان لائے | انہوں نے کہا | ہم ایمان لائے | اور جب |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| خَلَوْا | اِلٰى | شَيٰطِيْنِهِمْ | قَالُوْا | اِنَّا |
| تنہا ہوتے ہیں | طرف | اپنے شیطانوں کے | انہوں نے کہا | بیشک ہم تو |
| مَعَ - كُمْ | اِنَّ - مَا | نَحْنُ | مُسْتَهْزِءُوْنَ | اَللّٰهُ |
| ساتھ - تمہارے | اس کے سوا نہیں | ہم | استہزا کرنیوالے ہیں | اللہ |
| يَسْتَهْزِئُ | بِ - هِمْ | وَ يَمُدُّ | هُمْ | فِيْ طُغْيَانِ |
| استہزا کرتے ہیں | ساتھ ان سب کے | اور دراز کرتا ہے | ان کو | میں سرکشی |
| هِمْ | يَعْمَهُوْنَ | اُولٰٓئِكَ | الَّذِيْنَ | اشْتَرَوُا |
| ان کی | بھٹکتے ہیں | وہ سب | وہ لوگ جنہوں نے | انہوں نے خریدی |
| الضَّلٰلَةَ | بِ الْهُدٰى | فَ - مَا | رَبِحَتْ | تِجَارَتُ هُمْ |
| گمراہی | بدلے ہدایت کے | پس - نہ | سودمند | تجارت ان کی |
| | وَ مَا | كَانُوْا | مُهْتَدِيْنَ | |
| | اور - نہ | تھے وہ | ہدایت پانے والے | |

"اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین پر فساد مت پھیلاؤ تو کہتے ہیں کہ ارے! ہم تو اصلاح کر رہے ہیں ۱۱ سُن رکھو حقیقۃً یہی لوگ فسادی ہیں اور یہ اس کا بھی احساس نہیں رکھتے ۱۲ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ ایمان لے آؤ، جیسا کہ لوگ ایمان لائے ہیں تو کہتے ہیں کہ کیا ہم (ایسا) ایمان لے آئیں جیسا کہ بے وقوف ایمان لائے ہیں؟ سُن رکھو بیوقوف تو خود یہی لوگ ہیں اور اس کا بھی علم نہیں رکھتے ۱۳ اور جب ان لوگوں سے ملتے ہیں جو ایمان لا چکے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم



Marfat.com

بھی تو ایمان لا چکے ہیں اور جب اپنے شیطانوں کے پاس اکیلے ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو تمہارے ساتھ ہیں ہم تو محض بنا رہے تھے ۱۴ اللہ بنا رہا ہے اور وہ انہیں ڈھیل دے رہا ہے (تو) وہ اپنی سرکشی میں سرگرداں ہو رہے ہیں ۱۵ یہ وہ لوگ ہیں کہ انہوں نے گمراہی خرید لی ہدایت کے بدلے سو نہ ان کی تجارت ہی سود مند ہوئی اور نہ وہ راہ یاب ہوئے۔" ۱۶

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

وَ ، واؤ عاطفہ۔

اِذَا ، حرف شرط۔

قِيْلَ ، ماضی مجہول (قَالَ يَقُوْلُ قَوْلًا) اس کا فاعل اللہ تعالیٰ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا مؤمنین کو قرار دیا جا سکتا ہے۔ كُلّ ذَالِكَ مُحْتَمَلٌ (کبیر)

لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ ۲ ، لَا ناھیہ۔ تُفْسِدُوْا ، مضارع جمع مذکر مخاطب ، باب افعال (اَفْسَدَ يُفْسِدُ اِفْسَادًا) مادہ فسد۔ فساد کسی چیز کے حدِ اعتدال سے نکل کر جانے کو فساد کہتے ہیں اس کی ضد صلاح ہے۔ اَلْفَسَادُ خُرُوْجُ الشَّيْءِ عَنِ الْاِعْتِدَالِ وَيُضَادُّهُ الصَّلَاحُ (راغب)

اَلْاَرْض کے مصدری معنی الدَّوْرُ چکر کھانے اور الرَّعْدَةُ یعنی کانپنے کے ہیں۔ ارض زمین کو بھی کہتے ہیں۔ کسی چیز کا نیچے کا حصہ اَرْض اور اوپر کا حصہ سَمَا کہلاتا ہے۔

قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۝ ۔ قَالُوْا۔ ماضی جمع مذکر غائب (قَالَ



Marfat.com

يَقُوْلُ قَوْلًا.

اِنَّمَا، کلمۂ حصر، سوائے اس کے نہیں.

مُصْلِحُوْنَ - جمع مُصْلِح (اَصْلَحَ يُصْلِحُ اِصْلَاحًا) مادہ صَلَحَ باب افعال سے اسم فاعل۔

قَالُوْا اِنَّمَا نُرِيْدُ الْاِصْلَاحَ بَيْنَ الْفَرِيْقَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَهْلِ الْكِتَابِ (ابن جریر وابن عباسؓ) "انہوں نے کہا کہ ہم تو مومنوں اور اہلِ کتاب کے دونوں گروہوں کے درمیان اصلاح چاہتے ہیں"

زمین میں فساد برپا کرنے سے مراد ان کی خفیہ سازشیں ہیں جو اسلام کو تباہ کرنے کے لئے وہ کیا کرتے تھے۔ فی الواقع وہ مفسد تھے لیکن اپنے آپ کو بطور مصلح ظاہر کرتے تھے، یہی ان کی ذہنی خرابی تھی عام طور پر ہر مُفسد کا یہی اِدّعا ہوتا ہے کہ وہ تو مُصلح ہے لیکن فی الحقیقت اس کا تمام کاروبار فساد پر مبنی ہوتا ہے.

اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ ، اَلَآ کلمۂ تنبیہ معنی خبردار اور یقیناً کے ہیں، یعنی یقیناً مفسدین صرف وہی لوگ ہیں۔ هُمْ کی ضمیر الگ لاکر ان کے مفسد ہونے کی تاکید کردی گئی کہ زبان سے خواہ اس کا اقرار نہ بھی کریں فی الحقیقت وہی لوگ مفسد ہیں ان کا عمل اس کے لئے سب سے بڑا ثبوت ہے.

وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝ لٰكِن کلمۂ استدراک کلام۔ لَا يَشْعُرُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب، لیکن یہ اس کا بھی شعور نہیں رکھتے.

"يَشْعُرُوْنَ مِنَ الشُّعُوْرِ وَاِذَا كَانَتِ الْاٰيَاتُ فِيْ وَصْفِ طَائِفَةٍ مِنَ النَّاسِ تُوْجَدُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ فَلْيُحَاسِبْ بِهَا نَفْسَهٗ كُلُّ



Marfat.com

مُسْلِم يَعْتَقِدُ اَنَّ الْقُرْاٰنَ اِمَامُهٗ وَاَنَّ فِيْهِ هُدًى لَهٗ فَاِنَّهَا حُجَّةٌ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ يَدْعُوْنَ الْاِسْلَامَ بِالْقَوْلِ وَيَعْمَلُوْنَ بِخِلَافِ مَا جَاءَ بِهٖ وَيَتَّبِعُوْنَ غَيْرَ سَبِيْلِهٖ "(المنار)

"یہ آیات اور نشانات قوم کے مختلف طبقات میں پائے جاتے ہیں تو پھر ان باتوں کے لحاظ سے ہر مسلمان کو اپنے نفس کا محاسبہ کرنا چاہیئے کہ قرآن مجید اس کا پیشوا ہے اور اس کے لئے باعث ہدایت ہے اور یہ کہ یہ قرآن ان لوگوں کے خلاف زبردست حجت ہے جو محض قولی لحاظ سے قرآن کی دعوت تو دیتے ہیں لیکن ان کا عمل اس کے خلاف ہوتا ہے اور وہ اس کے بتائے ہوئے راستے کا اتباع نہیں کرتے۔"

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ ، واؤ عاطفہ ۔ اِذَا کلمہ شرط ۔ قِيْلَ ماضی مجہول من القول ۔ لِ جار ۔ هُمْ ضمیر مجرور ۔ اٰمِنُوْا (اٰمَنَ يُؤْمِنُ اِيْمَانًا) ماضی جمع مذکر غائب ۔ كَمَا کلمہ تشبیہ ۔ النَّاس واحد انس جب ان سے کہا گیا کہ ایمان لاؤ جیسے کہ یہ لوگ ایمان لائے ہیں یعنی صدق و اخلاص کے ساتھ ایمان لاؤ۔

النَّاس پر لِ داخل ہونے کے بعد معرفہ ہو گیا۔ اب اس سے مراد وہ مخصوص لوگ جو مخاطبین کے لئے بھی ایمانی لحاظ سے معروف تھے۔

كَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَام وَاَشْيَاعِهٖ (کشاف)

النَّاس میں لام جنس کے لئے ہے اور اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو انسانیت میں کامل تھے۔ (بیضاوی)



Marfat.com

قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ۔ قَالُوْا جمع مذکر غائب (قَالَ يَقُوْلُ قَوْلًا) ۔ ءَ کلمۂ استفہام ۔ نُؤْمِنُ مضارع جمع متکلم (اٰمَنَ يُؤْمِنُ اِيْمَانًا) ۔ كَمَا کلمۂ تشبیہ ۔ السُّفَهَآءُ واحد سفیہ یعنی کم عقل جس کو اپنے نفع و نقصان کی بھی تمیز نہ ہو۔

اَلْمُرَادُ بِالسَّفِيْهِ خِفَّةُ الْعَقْلِ وَضُعْفُ الرَّاْيِ (المنار)

"سفیہ سے مراد عقل کی کمی اور رائے کی کمزوری ہے"

منافقین کا یہ طنز اس وقت کے پکے اور سچے مسلمانوں یعنی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تھا۔ يَعْنُوْنَ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (ابن جریر)

اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ ۔ اَلَآ کلمۂ تنبیہ ۔ اِنَّ کلمۂ تحقیق کلام ۔ هُمْ دو ضمیریں تاکید کے لئے ہیں۔ اس ترکیب سے ان کی سفاہت پر زبردست زور دیا گیا ہے کہ فی الحقیقت پرلے درجے کے سفیہ تو یہ خود ہیں اور اس قدر عقل و شعور سے بیگانہ ہو چکے ہیں کہ اب وہ اپنی اس کھلی سفاہت کا بھی علم نہیں رکھتے

وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝ ۔ لٰكِنْ استدراک کلام کے لئے ہے ۔ لَا نہیں يَعْلَمُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (عَلِمَ يَعْلَمُ عِلْمًا) ۔ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ سے اس کی مزید وضاحت کی گئی ہے۔ یہ بات بہت سے دور حاضر کے مسلمانوں پر بھی حجت ہے کہ اپنے اسلاف کے کمال کے معتقد تو ہیں لیکن ان کی اقتداء نہیں کرتے صرف اپنے آپ کو ان کے ساتھ منسوب کرنے سے دنیا اور آخرت کی سعادت کی طمع کرتے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ سعادت



Marfat.com

کا انحصار تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل اتباع پر ہے۔

وَاِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ۔ واؤ عاطفہ۔ اِذَا حرف شرط۔ لَقُوْا ماضی جمع مذکر غائب (لقی یلقی لقاء)۔ لَقُوْا اصل میں لَقِیُوْا ی گرا دینے سے لَقُوْا رہ گیا۔ اَلَّذِیْنَ موصول جب وہ صاحب ایمان مسلمانوں سے ملتے ہیں تو کہتے تھے کہ ہم بھی آپ ہی جیسے مسلمان ہیں یعنی "اٰمَنَّا کَاٰمَنْتُمْ" (معالم)

وَاِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۔ خَلَوْا (خَلَا یَخْلُوْ خَلْوًا) زمان و مکان دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

خَلَا اِلَیْهِ اِجْتَمَعَ مَعَهٗ مَعَ خَلْوَةٍ (لسان) خلا الیه ای انتھی الیه فی خلوه (راغب) یعنی تنہائی میں اس کے پاس گیا۔

خَلَا کا صلہ جب اِلٰی کے ساتھ آتا ہے تو اس کے معنی کسی کے ساتھ تنہا ہونے یا تنہائی میں ملنے کے ہوتے ہیں۔ حرف اِلٰی جب کسی دوسرے اسم کے ساتھ لایا جاتا ہے تو معیت کے معنی دیتا ہے

شَیَاطِیْن، اس کا واحد شیطان ہے اور مادہ "شَطْن" ہے یعنی "حق و خیر سے بُعد اور دوری"۔ عربی زبان میں اس کے بہت وسیع معنی ہیں۔ انسان۔ جنات۔ حیوانات سب پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔

"کُلُّ عَاتٍ مُتَمَرِّدٍ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالدَّوَابِّ فَهُوَ شَیْطَانٌ (مجاز) وَالشَّیْطَانُ اسْمٌ لِکُلِّ عَارِمٍ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْحَیَوَانَاتِ (راغب)



Marfat.com

جنّ وانس اور حیوانات میں سے ہر سرکش اور باغی کو شیطان کہتے ہیں۔
حدیث میں ہے کہ "حسد بھی ایک شیطان ہے اور غضب بھی"
اس جگہ شیاطین سے مراد مفسّرین کے نزدیک شیاطین انس ہی مراد ہیں۔

حضرت مجاہد سے مروی ہے کہ شیاطین سے مراد ان کے منافق اور مشرک دوست ہیں یعنی وہ اپنے رفقاء سے کہتے ہیں کہ ہم تو مسلمانوں کے ساتھ محض ظاہر داری سے کام لے رہے ہیں ورنہ فی الحقیقت ہم تو تمہارے ہی ہم عقیدہ اور ہم مشرب ہیں۔

اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ۝ (اِسْتَهْزَءَ يَسْتَهْزِءُ اِسْتِهْزَاءً) باب استفعال ۔ اِسْتِهْزَاءً کے لغوی معنی ذلّت و حقارت کے ہیں۔
امام بیضاویؒ لکھتے ہیں کہ استہزاء کی اصل ھَزْو ہے جس کے معنی 'خفت' کے ہیں گویا کہ استہزاء کی اصل غرض دوسرے کی تحقیر ہے

"اَیْ اِنَّمَا مَعَکُمْ عَلٰی عَقِیْدَتِکُمْ وَ عَمَلِکُمْ اِنَّمَا نَسْتَهْزِءُ بِالْمُسْلِمِیْنَ وَ دِیْنِهِمْ"

"ہم عقیدہ اور عملی لحاظ سے تمہارے ساتھ ہیں مسلمانوں اور ان کے دین کے ساتھ تو ہم مذاق کرتے ہیں"

اَللّٰهُ یَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَیَمُدُّهُمْ فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ۝

"اَللّٰهُ یَسْتَهْزِئُ بِهِمْ اَیْ یُجَازِیْهِمْ جَزَاءَ الْهُزْوِ" (راغب)

"جَزَاءُ الْاِسْتِهْزَاءِ بِاسْمِهٖ کَمَا جَزَاءُ السَّیِّئَةِ سَیِّئَةٌ" (بیضاوی)

"استہزاء کی جزاء استہزاء ہے جیسے برائی کی جزاء برائی ہے"



Marfat.com

یعنی اللہ تعالیٰ انہیں مہلت عطا کرتا ہے اور اپنے غضب اور بدلہ میں دیر کرتا ہے پھر اس مہلت کے بعد ان کو سزا دی جاتی ہے (المنار)

یَمُدُّهُمْ، مضارع واحد مذکر غائب (مَدَّ یَمُدُّ مَدًّا) کھینچنا اور پھیلانا، اَلزِّیَادَةُ فِی الشَّیْءِ مُتَّصِلَةً بِهٖ یُقَالُ مَدَّ الْبَحْرُ زَادَ وَ ارْتَفَعَ مَاءُهٗ (المنار) کسی چیز کی زیادتی کو کہتے ہیں جیسے مد البحر کے معنی ہیں اس کا پانی زیادہ ہوا اور بلند ہوا۔ یہاں مراد مہلت دینا ہے جب کوئی انسان سرکشی اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کو اسی حالت پر چھوڑ دیتا ہے۔

طُغْیَان (طَغٰی یَطْغٰی طُغْیَانًا) ــ مُجَاوَزَةُ الْحَدِّ فِی الْعِصْیَانِ مَاخُوْذٌ مِنْ طُغْیَانِ الْمَاءِ (المنار) نافرمانی میں حد سے گزر جانے کو طُغْیَان کہتے ہیں یہ طغیان ماء سے ماخوذ ہے۔

یَعْمَهُوْنَ، مضارع جمع مذکر غائب (عَمِهَ یَعْمَهُ عَمَهًا) عَمَه کے معنی حیرانی کی وجہ سے کسی امر میں متردد ہونا عَمٰی ظاہری نابینائی اور رائے کی نابینائی دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے اور عَمَه صرف رائے کے اندھے پن کے لئے ــ اَلْعَمٰی فِی الْعَیْنِ وَ الْعَمَه فِی الْقَلْبِ (قرطبی) العمیٰ آنکھوں کے اندھے پن اور العَمَه دل کے اندھے پن کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى، یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت اور ایمان جیسی قیمتی جنس دیکر گمراہی اور کفر خریدا۔

اِشْتَرَوْا، ماضی جمع مذکر غائب (اِشْتَرٰی یَشْتَرِیْ اِشْتِرَاءً) باب افتعال، کسی چیز کا معاوضہ میں لینا ــ کسی بھی چیز کے اِسْتِبْدَال کے موقعہ پر اِشْتِرَاء کا لفظ بولا جاتا ہے۔



Marfat.com

وَيَجُوْزُ الشَّرَاءُ وَالْاِشْتِرَاءُ فِیْ کُلِّ مَا یَحْصُلُ بِهٖ شَیْءٌ (راغب)
وَالْعَرَبُ یَسْتَعْمِلُ ذَالِكَ فِیْ کُلِّ مَنْ اِسْتَدْلَ شَیْئًا بِشَیْءٍ (قرطبی)
عرب ہر چیز کے تبادلہ پر اِشْتَرَا کا لفظ استعمال کرتے ہیں
الضَّلَالَة (ضَلَّ یَضِلُّ ضَلَالَةً) بھٹکنا، گمراہ ہونا۔
بِالْهُدٰی، ب بمعنی عوض کے ہیں یعنی ہدایت دے کر گمراہی خریدی۔
فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ، ف۔ پس۔ مَا نافیہ۔ رَبِحَتْ، ماضی واحد مؤنث (رَبِحَ یَرْبَحُ رِبْحًا) ربح تجارت اور کاروبار میں نفع کو کہتے ہیں یعنی ہدایت کے بدلے گمراہی اختیار کرنے نے انہیں کوئی نفع نہ پہنچایا۔ دین و دنیا دونوں کے لحاظ سے خسارے میں رہے۔
وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۝ مَا نافیہ کَانُوْا ماضی جمع مذکر (کَانَ یَکُوْنُ کَوْنًا)
مُهْتَدِيْنَ، (اِهْتَدٰی یَهْتَدِیْ اِهْتِدَاءً) باب افتعال، واحد مُهْتَدِیْ اسم فاعل وہ ہدایت حاصل کرنے والے ہی نہ تھے کیونکہ دین میں ان کا داخل ہونا دنیوی اغراض کے لئے تھا نہ کہ ہدایت کے لئے۔

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِی اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِیْ ظُلُمٰتٍ لَّا یُبْصِرُوْنَ ۝ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| مَثَلُ | هُمْ | كَ | مَثَلِ | الَّذِیْ |
| مثال | ان کی | مانند۔ جیسے کہ | مثال | اس شخص کی جس نے |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اِسْتَوْقَدَ | نَارًا | فَ۔ لَمَّآ | اَضَآءَتْ | مَا حَوْلَ |
| سلگاتی۔ جلاتی | آگ | پس۔ جب | اس نے روشن کیا | جو۔ اس پاس ہے |
| هٗ | ذَهَبَ | اللّٰهُ | ب | نُوْرِ هِمْ |
| اس کے | لے گیا | اللہ | ساتھ | اس کے نور کو |
| وَ | تَرَكَ هُمْ | فِيْ | ظُلُمٰتٍ | لَّا |
| اور | چھوڑا انہیں | (میں) | اندھیروں میں | (کچھ) نہیں |
| يُبْصِرُوْنَ | صُمٌّ | بُكْمٌ | عُمْيٌ | فَ |
| بصیر رکھتے ہیں | بہرے ہیں | گونگے ہیں | اندھے ہیں | پس |
| هُمْ | لَا | يَرْجِعُوْنَ | | |
| وہ سب | نہیں | پھریں گے | | |

"ان کی (عجیب) مثال تو ان کی سی (عجیب) مثال ہے، جنہوں نے آگ جلائی، پھر جب آگ نے اپنے ارد گرد کو روشن کر دیا تو اللہ نے ان کی روشنی سلب کر لی اور ان کو اندھیروں میں چھوڑ دیا کہ کچھ دیکھتے بھالتے نہیں ۱۷ (وہ) بہرے ہیں، گونگے ہیں، اندھے ہیں تو اب وہ واپس نہ ہونگے۔" ۱۸

مَثَلُهُمْ، اَلْمَثَلُ بِفَتْحَتَيْنِ وَبِالْكَسْرِ ایک چیز کا کسی دوسری چیز کی مانند ہونا اور مشابہت رکھنا اسی سے مثال کا لفظ ہے۔ لَ تشبیہ کے لئے اَلَّذِيْ موصول۔

اِسْتَوْقَدَ، ماضی واحد مذکر غائب (اِسْتَوْقَدَ يَسْتَوْقِدُ اِسْتِيْقَادًا) باب استفعال۔ مادہ وقد۔



Marfat.com

اِسْتَوْقَدَ نَارًا اَیْ طَلَبَ وَقُوْدَهَا بِفِعْلِهٖ آگ جلانے کی طلب کی یعنی ان منافقین نے نورِ ہدایت کو روشن کرنا چاہا۔

فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَاحَوْلَهٗ، فِ تعقیبِ کلام۔ لَمَّا کلمہ شرط ظرف ہے اَضَاءَتْ، ماضی واحد مؤنث غائب (اَضَاءَ یُضِیْئُ اِضَاءَۃً) روشن کرنا۔ مَاحَوْلَهٗ اَلَّذِیْ حَوْلَہٗ۔ اردگرد۔ ماحول اور جب اس نورِ حق نے تمام ماحول کو روشن کر دیا اور ظلمت و تاریکی کا کوئی شائبہ باقی نہ رہا

ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ، (ذَهَبَ یَذْهَبُ ذَهَابًا) ـــ بِنُوْرِهِمْ میں "ب" تعدیہ کے لئے ان کے نفاق و کفر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے نورِ ایمان کی روشنی ان سے چھین لی اور وہ اسی طرح تاریکی اور گمراہی میں مبتلا رہ گئے

وَتَرَكَهُمْ فِیْ ظُلُمٰتٍ لَّا یُبْصِرُوْنَ۝ (تَرَکَ یَتْرُکُ تَرْکًا) چھوڑ دینا۔ رہنے دینا ـــ ظُلُمٰتٍ جمع ظلمت کی ظلمت نور کی ضد ہے۔

لَا یُبْصِرُوْنَ، (اَبْصَرَ یُبْصِرُ اِبْصَارًا من المجرد بَصَرَ یَبْصُرُ بَصَرًا بَصِیْرَۃً) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دین کی ایک آگ روشن کی جس سے نور پیدا ہوا اور حقائق روشن ہو گئے مگر منافقوں کی حالت یہ ہے کہ وہ نورِ بصیرت ہی کھو بیٹھے اور اس روشنی سے کچھ فائدہ نہ حاصل کر سکے۔

اَیْ لَا یُبْصِرُوْنَ مِنْ مَسَالِكِ الْهِدَایَةِ وَلَا یَرَوْنَ طَرِیْقًا مِنْ طُرُقِهَا۔ (المنار)

"یعنی ہدایت کے راستوں کی بصیرت نہیں رکھتے اور نہ ہی ان



Marfat.com

کے طریقوں کو دیکھ سکتے ہیں :

صُمٌّ بہرے ہیں.

بُكْمٌ خرس گونگے ہیں

عُمْيٌ (عمی یعمی عُمًی) اندھے ہیں۔ یعنی آوازِ حق کے سننے سے بہرے کلمۂ حق ادا کرنے سے گنگ اور حق کو دیکھنے سے اندھے ہو چکے ہیں.

فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۝ سو وہ لوٹنے کے نہیں۔ گویا وہ اب ہدایت کی طرف کسی صورت بھی واپس نہیں آسکتے یہ مثال اس طبقہ کی ہے کہ جن کے دِل سرتاپا کُفر سے لبریز تھے ایمان کا گزران کے دِلوں میں ہو نہیں سکتا تھا.

اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ ۚ يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ۭ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ۝ يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ۭ كُلَّمَآ اَضَاۗءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ۙ وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اَوْ | كَ | صَيِّبٍ | مِنَ | السَّمَآءِ |
| یا | مانند۔ مثل | موسلادھار بارش | (سے) | آسمان سے |
| فِيْ - هِ | ظُلُمٰتٌ | وَ - رَعْدٌ | وَ - بَرْقٌ | يَجْعَلُوْنَ |
| (اس میں) | تاریکیاں ہیں | اور - گرج | اور - بجلی | ڈالتے ہیں |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اَصَابِعَ - هُمْ | فِيْ | اٰذَانِ - هِمْ | مِنَ | الصَّوَاعِقِ |
| انگلیاں - اپنی | (میں) | کانوں اپنے میں | (سے) | واحد صاعقہ کڑک سے |
| حَذَرَ | الْمَوْتِ | وَ - اللّٰهُ | مُحِيْطٌ | بِ - الْكَافِرِيْنَ |
| ڈر | موت سے | اور - اللہ | احاطہ کئے ہوئے ہے | کافروں کا |
| يَكَادُ | الْبَرْقُ | يَخْطَفُ | اَبْصَارَ | هُمْ |
| قریب ہے | بجلی | اچک لے | بینائیوں | ان کی کو |
| كُلَّمَا | اَضَآءَ | لَ - هُمْ | مَّشَوْا | فِيْ - هِ |
| جونہی کہ | چمکی روشن ہوئی | لئے ان کے | چل پڑے | (میں) اس میں |
| وَ اِذَا | اَظْلَمَ | عَلَى هِمْ | قَامُوْا | وَ لَوْ |
| اور جب | تاریکی چھائی | اوپر ان کے | وہ کھڑے ہوئے | اور اگر |
| شَآءَ | اللّٰهُ | لَ ذَهَبَ | بِ | سَمْعِ هِمْ |
| چاہتا | اللہ | البتہ لے جاتا | ساتھ | شنوائی انکی |
| وَ | اَبْصَارِ | هِمْ | اِنَّ | اللّٰهَ |
| اور | آنکھیں | ان کی | بیشک | اللہ |
| عَلٰى | كُلِّ | شَيْءٍ | قَدِيْرٌ | |
| اوپر | ہر | شئ چیز کے | قدرت رکھتا ہے | |

"یا پھر جیسے آسمان سے زور کا مینہ برس رہا ہو اس میں اندھیرے ہیں اور گرج اور بجلی وہ ٹھونسے ہوئے ہیں اپنے کانوں میں انگلیاں کڑک کے سبب موت کے اندیشہ سے حالانکہ اللہ گھیرے ہوئے ہے کافروں کو قریب ہے کہ بجلی ان کی بینائی ہی اچک



Marfat.com

لے جائے[19]! وہ جب ان پر چمکتی ہے تو اس کی روشنی میں یہ چلتے ہیں اور جہاں ان پر اندھیرا ہوا (تو بس) کھڑے رہ جاتے ہیں اللہ اگر چاہتا تو ان کے کان اور ان کی بینائی سلب کر لیتا بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔"[20]

## تشریحاتِ لغوی

اَوْ حرفِ تشکیک یا للمساوات۔ دو باتوں میں برابری یا شک کے لئے آتا ہے۔

کَصَیِّبٍ، ك تشبیہ کے لئے ہے صیّب بروزن فیعل صوب بمعنی نزول سے مشتق ہے۔(صَابَ یَصُوْبُ صَوْبًا) اَلصَّیِّب اَلسَّحَابُ ذُوْمَطَرٍ بارش والے بادل کو صیّب کہتے ہیں۔

"اَلْمُرَادُ مِنَ الصَّیِّبِ اَلْاِیْمَانُ وَالْقُرْاٰنُ" (کبیر)

یہاں صیب سے مراد ایمان اور قرآن ہے۔"

اَلسَّمَآءِ، بلندی کے لئے مستعمل ہوتا ہے اور السماء کے معنی بادل اور سحاب کے بھی ہیں۔ قِیْلَ اَلْمُرَادُ بِالسَّمَآءِ اَلسَّحَابُ (بیضاوی)

فِیْهِ، مرجع ضمیر "صیب" اور "السما" دونوں ہو سکتے ہیں۔

ظُلُمٰتٌ، واحد "ظلمت" بارش کی ظلمت یا سحاب کی ظلمت۔

رَعْدٌ، بادلوں کے ٹکرانے والی آواز کو "رعد" کہتے ہیں۔

بَرْقٌ، بادلوں کی رگڑ سے پیدا ہونے والی تیز روشنی کو برق کہتے ہیں۔

یَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِیْٓ اٰذَانِهِمْ، یَجْعَلُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب



Marfat.com

(جَعَلَ يَجْعَلُ جَعْلاً) ـــ اَصَابِع اصبع کی جمع ہے ـ اَذَان اذن کی جمع ہے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے ہیں تاکہ آواز نہ آئے۔

مِّنَ الصَّوَاعِقِ ، صاعقہ کی جمع ہے وہ ہولناک آواز جو گرج سے پیدا ہوتی ہے۔

حَذَرَ الْمَوْتِ ، موت کے خوف سے اَیْ مَخَافَةَ مَیْلِ الْقَلْبِ اِلَیْهِ (ابن عباسؓ) یا ان کی مثال حیرت و تردّد میں ان لوگوں کی سی ہے جو سخت بارش میں گھر چکے ہوں اور رعد و برق اور تاریکی ان پر چھا چکی ہو گویا کہ اللہ تعالیٰ کے یہ ارشادات آسمان سے نازل ہونے والی بارش کی مانند ہیں اور اضطراب و تزلزل بمنزلہ رعد کے ہیں اور صراطِ مستقیم کا ظہور جو ان کے دلوں میں برق کی طرح چمکتا ہے پھر شہوات کی پیروی اور عاداتِ رذیلہ جو انہیں عمل سے روکتی ہیں ان تاریکیوں کی طرح ہے جو صراطِ مستقیم پر چلنے میں مانع ثابت ہوتی ہیں

(ملخص من المنار)

وَاللّٰهُ مُحِيْطٌ بِالْكٰفِرِيْنَ ۝ ، اسم فاعل (احاط یحیط احاطة) گھیرنا احاطہ کرنا یعنی کافر اس کی گرفت سے بچ کر کہاں جا سکتے ہیں جیسے محیط سے وہ چیز بچ نہیں سکتی جو اس کے احاطہ میں آ چکی ہو۔

اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰى اَخْذِهِمْ اَيْنَمَا كَانُوْا وَفِيْ اَيِّ طَرِيْقٍ سَلَكُوا (المنار)

"وہ جہاں کہیں بھی ہوں اور جس طریق پر بھی چلیں اللہ کی گرفت سے بچ نہیں سکتے۔"

يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ، (كَادَ يَكُوْدُ كَوْدًا) ـــ (قَرُبَ الْفِعْلُ وَلَمْ يَفْعَلْ) افعالِ مقاربہ سے ہے ـــ يَخْطَفُ (خَطَفَ يَخْطَفُ



Marfat.com

خَطْفًا من باب فتح) اچک لینا۔ اچانک جھپٹ لینا۔ اَلْخَطْفُ اَلْاَخْذُ بِسُرْعَةٍ (المنار) قریب ہے کہ بجلی ان کی بینائی ہی اچک لے جائے۔

كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ، كُلَّمَا۔ کلمۂ شرط۔ اَضَآءَ بمعنی اَضَآءَتْ۔ مَشَوْا (مشی یمشی مشیا)۔ كُلَّمَا اَصَابَ الْمُنَافِقِيْنَ مِنْ عِزِّ الْاِسْلَامِ اِطْمَاْنُّوْا اِلَيْهِ (ابن کثیر) یعنی جب ان منافقین کے لئے اسلام کی کامیابی اور کامرانی ظاہر ہوتی ہے تو اس کی طرف راغب ہونے لگتے ہیں۔

وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا ، اِذَا کلمۂ شرط۔ اَظْلَمَ ماضی واحد مذکر (اَظْلَمَ يُظْلِمُ اِظْلَامًا) تاریکی چھانا۔ قَامُوْا ماضی جمع مذکر غائب (قَامَ يَقُوْمُ قِيَامًا) رک جاتے ہیں۔ وَاِذَا اَصَابَ الْاِسْلَامَ نَكْبَةٌ قَامُوْا لِيَرْجِعُوْا اِلَى الْكُفْرِ (ابن کثیر) یعنی جب ان منافقوں کو اسلام کے بارے میں کسی قسم کی تکلیف یا پریشانی کا علم ہوتا ہے تو پھر اس کی طرف رجوع کرنے سے رک جاتے ہیں۔

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ ، لَوْ کلمۂ شرط۔ شَآءَ ماضی واحد مذکر (شاء یشاء شیئًا مشیئۃ) ارادہ۔

لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ، ل۔ للتاکید۔ ذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ الباء للتعدیہ۔ تَنْبِيْهٌ عَلٰى اَنَّ تَاْثِيْرَ الْاَسْبَابِ فِيْ مُسَبَّبَاتِهَا مَشْرُوْطٌ بِمَشِيَّةِ اللّٰهِ تعالیٰ (بیضاوی)۔ تمام امور مشروط بمشیت الٰہی ہیں اور اگر اللہ چاہتے تو ان کی سماعت اور بصارت سے انہیں محروم کر دیتے۔

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اِنَّ کلمۂ تحقیق کلام۔ قَدِيْرٌ صیغۂ مبالغہ۔ اَلْقَدِيْرُ فَعِيْلٌ وَهُوَ لِلْمُبَالَغَةِ (نہایہ) اسم قدیر کا اطلاق



Marfat.com

اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ کسی اور کے لئے جائز نہیں ہے منافقین کی مختلف اصناف کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کے حالات کی ان دو مثالوں سے وضاحت کر دی ہے اور ان کے دس قبیح اوصاف کو بیان کیا ہے جو یہ ہیں:
کذب[1] - خدع[2] (دھوکہ) مکر[3] - استہزاء[4] - فساد فی الارض[5] - جہالت[6] - ضلالت[7] - تذبذب[8] - اہل[9] ایمان کا تمسخر - حق[10] سے روگردانی.

يَاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿٢١﴾ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً ۖ وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٢﴾

| يَاَيُّهَا | النَّاسُ | اعْبُدُوْا | رَبَّكُمْ | الَّذِىْ |
|---|---|---|---|---|
| اے | لوگو! | تم بندگی کرو | رب اپنے (تمہارے) کی جس نے | |
| خَلَقَ | كُمْ | وَ الَّذِيْنَ | مِنْ | قَبْلِ كُمْ |
| پیدا کیا | تم کو | اور ان کو جو | (سے) | پہلے تم سے |
| لَعَلَّ كُمْ | تَتَّقُوْنَ | الَّذِىْ | جَعَلَ | لَ كُمْ |
| تاکہ تم | تقویٰ اختیار کرو | وہ جس نے | بنایا | (لئے) تمہارے |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| الْاَرْضَ | فِرَاشًا | وَ السَّمَآءَ | بِنَآءً | وَ اَنْزَلَ |
| زمین کو | بچھونا | اور آسمان | عمارت۔چھت | اور اتارا |
| مِنَ السَّمَآءِ | مَآءً | فَ اَخْرَجَ | بِ ہٖ | مِنَ |
| (سے) آسمان سے | پانی | پس نکالے | (سے) اس | (سے) |
| الثَّمَرٰتِ | رِزْقًا | لَ كُمْ | فَ لَا | تَجْعَلُوْا |
| واحد ثمرۃ۔پھل | رزق۔روزی | واسطے تمہارے | پس نہ | ٹھہراؤ |
| لِ اللّٰهِ | اَنْدَادًا | و | اَنْتُمْ | تَعْلَمُوْنَ |
| واسطے اللہ کے | واحد ندشریک | اور | تم (سب) | جانتے ہو |

"اے انسانو! عبادت (اختیار) کرو اپنے پروردگار کی جس نے تمہیں پیدا کیا اور تم سے قبل والوں کو (بھی) عجب نہیں کہ تم پرہیزگار بن جاؤ (۲۱) (وہ) وہی (پروردگار) ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو ایک فرش اور آسمان کو ایک چھت بنا دیا ہے۔ اور آسمان سے پانی اتارا پھر تمہارے لئے غذا کو پھل پیدا کئے سو تم اللہ کے ہمسر نہ ٹھہراؤ اور تم جانتے (بوجھتے) بھی ہو۔" ۲۲

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

**يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ يٰٓاَيُّهَا** حرفِ ندا ـــ النَّاسُ منادیٰ ـ اُعْبُدُوْا (عَبَدَ يَعْبُدُ عِبَادَةً) امر جمع مذکر رَبّ مضاف ـ كُمْ ضمیر مضاف الیہ مفعول ـ اَلَّذِيْ موصول ـ خَلَقَكُمْ (خَلَقَ يَخْلُقُ خَلْقًا) کسی سابقہ مثال کے بغیر ایجاد و اختراع کو خلق کہتے ہیں



Marfat.com

اس کے لغوی معنی تقدیر اور اندازہ کے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ ، لَعَلَّ اظہار شک اور امید وآرزو کے لئے آتا ہے لیکن یہ لفظ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ادا ہو تو شک کی بجائے یقین کے معنی میں آتا ہے۔

ذَكَرَ بَعْضُ الْمُفَسِّرِيْنَ اَنَّ لَعَلَّ مِنَ اللّٰهِ الْوَاجِبُ فَسَّرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِنَ الْمَوَاضِعِ "بِكَيْ" (راغب)

بہت سے مقامات پر لَعَلَّ بمعنی "کی" آتا ہے۔

لَعَلَّ لِلتَّرَجِّيْ فِيْ ذَاتِهَا وَ اِذَا وَقَعَتْ فِيْ كَلَامِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَكُوْنُ مَعْنَاهَا التَّحْقِيْقُ. (المنار)

لَعَلَّ ترجی کے لئے آتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو تو تحقیق کے معنی کے لئے آتا ہے۔

اطاعت اور عبادت میں فرق ہے۔ اطاعت دوسروں کی بھی ہو سکتی ہے مگر عبادت اللہ کے سوا کسی کی جائز نہیں پھر عبادت صرف اسی کی ہو سکتی ہے جو خالق ہے۔ مخلوق کی عبادت کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ عبادت کے ساتھ 'رب' کا لفظ لایا گیا ہے یعنی عبادت کے لائق صرف وہی ہستی ہے جو ہر چیز کو اس کی پیدائش سے لے کر اس کی انتہا اور علت غائی تک پہنچاتا ہے اور وہ صرف خالق کائنات ہے۔ عَبَدَ يَعْبُدُ عِبَادَةً کے معنی خَضَعَ و ذَلَّ فَطَاعَ کے ہیں۔ کسی کے لئے انتہائی انکساری اور خضوع واطاعت کو عبادت کہتے ہیں۔

خَلَقَ کے معنی ہیں اِخْتِرَاعُ الشَّيْءِ عَلٰى غَيْرِ مِثَالٍ سَبَقَ (معالم)



Marfat.com

يُسْتَعْمَلُ فِي إِبْدَاعِ الشَّيْءِ مِنْ غَيْرِ أَصْلٍ وَلَا إِقْتِدَاءٍ (راغب)
کسی چیز کی ایجاد و اختراع کو "خلق" کہتے ہیں اور خالق موجد کو کہتے ہیں
کائنات کا خالق صرف اللہ ہی ہے

اَلَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ یعنی جس نے تمہیں اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا۔

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ، اِتَّقَى يَتَّقِيْ اِتِّقَاءً (باب افتعال من الوقایہ) تَقْوٰى اَلْاِسْمُ من اتقیٰ اللہ کے خوف اور اس کی اطاعت پر عمل پیرا ہونے کو تقویٰ کہتے ہیں تاکہ تم متقی بن جاؤ۔

اَلَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا تمہارا رب اور عبادت کے لائق صرف وہ ہستی ہے جس نے زمین کو تمہارے لئے فرش اور بچھونا بنایا یعنی زمین و آسمان کی تخلیق انسان کے لئے ہے نہ کہ انسان زمین و آسمان کے لئے خلق کیا گیا ہے

اَلْاَرْض ، يُعَبَّرُ بِهَا عَنْ اَسْفَلِ الشَّيْءِ كَمَا يُعَبَّرُ بِالسَّمَآءِ عَنْ اَعْلَاهُ . (راغب)
"کسی چیز کے اسفل کو 'ارض' اور اعلیٰ کو 'سماء' کہتے ہیں۔

فِرَاشًا ، بمعنی مفروش۔ فرش کے معنی بسط اور پھیلانے کے ہیں۔
ایسی چیز جس پر انسان قرار پکڑ سکے۔

وَالسَّمَآءَ بِنَآءً ، اَلسَّمَاءُ مَجْمُوْعُ مَا فَوْقَنَا مِنَ الْعَالَمِ (المنار)
بِنَآءً ، بنا بمعنی مبنی یعنی بنائی ہوئی چیز عمارت کو کہتے ہیں۔
وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً (اَنْزَلَ يُنْزِلُ اِنْزَالًا) باب افعال۔ پانی کا



Marfat.com

برسانا۔

السَّمَاءَ بِنَاءً وَهِيَ مُسَقَّفٌ وَالْمُرَادُ هٰهُنَا بِهِ السَّحَابُ (ابن کثیر)

السماء سے مراد عمارت اور یہاں مراد بادل ہیں۔

فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ (اَخْرَجَ يُخْرِجُ اِخْرَاجًا) افعال) ۔ بِهٖ ضمیر کا مرجع ماء ہے۔ ثَمَرَات جمع ثَمَرَةٌ مَا يَحْصُلُ مِنَ النبات نَجْمًا كَانَ اَوْ شَجَرًا نباتات سے ہر قسم کی پیداوار کو ثمرہ کہتے ہیں۔

رِزْقًا (رَزَقَ يَرْزُقُ رِزْقًا) غذا۔ خوراک۔ آسمان سے پانی کا برسنا زمین سے پھلوں اور غذا کا پیدا ہونا یہ سب کچھ اس کی قدرت سے تعلق رکھتا ہے جسے اس نے انسانوں کے لئے بنایا ہے پس انسان کے لئے ضروری ہے کہ اس خالقِ حقیقی کو چھوڑ کر دوسروں کو اس کے ساتھ شریک نہ ٹھہرائے۔

فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ ، فَلَا تَجْعَلُوْا (جعل يجعل جَعْلًا) بنانا۔ ٹھہرانا

اَنْدَادًا۔ نِدٌّ کی جمع ہے جس کے معنی شریک اور ہمسر کے ہیں۔ عبادت اور دیگر امور میں دوسروں کو شریک ٹھہرانا نِدّ ہے۔

النِدّ المَثَل وَالنَّظِيْر وَقَالَ الْاَخْفَشُ الضِدُّ والشِبْهُ (تاج)

نِدّ مثل اور نظیر کو کہتے ہیں اخفش کی رائے کے مطابق نِدّ کسی چیز کی ضد اور اس کے مشابہ کو کہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک لہٗ کی طرف توجہ اور محض اسکی رضا کی طلب کا نام عبادت ہے۔

وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ مَعْنَاهُ اِنَّكُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ لَا نِدَّ لَهٗ لِاَنَّكُمْ



Marfat.com

اِذَا سُئِلْتُمْ مَنْ خَلَقَكُمْ وَخَلَقَ مِنْ قَبْلِكُمْ تَقُوْلُوْنَ اللّٰهَ وَاِذَا سُئِلْتُمْ مَنْ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ تَقُوْلُوْنَ اللّٰهَ فَلِمَا تَسْتَغِيْثُوْنَ اِذِنْ بِغَيْرِ اللّٰهِ وَتَدْعُوْنَ غَيْرَ اللّٰهِ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ. (المنار)

"انتم تعلمون کے معنی ہیں کہ تم یہ اچھی طرح جانتے ہو کہ اس کا کوئی شریک نہیں اسلئے کہ جب تم سے یہ پوچھا جاتا ہے کہ تمہیں اور تم سے پہلے لوگوں کو کس نے پیدا کیا تم کو کہنا پڑتا ہے کہ اللہ نے اور جب تم سے یہ پوچھا جائے کہ تمام امور کی کون تدبیر کرتا اور انہیں چلاتا ہے تو تم کہتے ہو اللہ تو پھر تم اللہ کو چھوڑ کر کیوں دوسروں کو پکارتے اور ان سے مدد طلب کرتے ہو جبکہ اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں تم ان سے مت ڈرو اور مجھ سے ڈرو اگر تم مؤمن ہو۔"

اللہ تعالیٰ نے الٓمّٓ. ذٰلِكَ الْكِتٰبُ سے اس سورت کا افتتاح کیا اور بتایا کہ یہ کتاب مقدس ہر قسم کے ریب سے بالاتر ہے۔ اس کے بعد اس کتاب پر ایمان لانے والوں کے اوصاف بیان فرمائے۔ بعدازاں صریح طور پر انکار حق سے کام لینے والوں کا ذکر کیا اور آیت ۸ سے ۲۰ تک منافقین کے مختلف گروہوں کا دو مثالوں سے ذکر کیا۔ ۲۱ آیت سے تمام بنی نوع انسان کو دعوتِ حق دی ہے اور اس کے چار اصول بیان فرمائے ہیں:

۱۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت توحید اور ربوبیت کے ساتھ۔

۲۔ القرآن اس کی عظمت اور اسکے کلام الٰہی ہونے کی دلیل۔

۳۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت جسے یہ قرآن دے کر بھیجا گیا۔

۴۔ جزائے آخرت۔



Marfat.com

وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ
مِّنْ مِّثْلِهٖ ۪ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ
كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا
النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ ۚ اُعِدَّتْ
لِلْكٰفِرِيْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ - اِنْ | كُنْتُمْ | فِيْ - رَيْبٍ | مِّمَّا - مِنْ - مَا | نَزَّلْنَا |
| اور - اگر | تم ہو | (میں) - شک میں | اس سے جو | ہم نے اتارا |
| عَلٰى - عَبْدِنَا | ف - اْتُوْا | بِ - سُوْرَةٍ | مِنْ - مِثْلِ - هٖ | وَ - ادْعُوْا |
| اوپر بندے اپنے کے | پس - لے آؤ | کوئی سورت | (اسے) مثل - اسکی | اور بلاؤ |
| شُهَدَاءَ | كُمْ | مِنْ | دُوْنِ | اللّٰهِ |
| واحد شہید، شاہدوں کو | تمہارے اپنے | (سے) | سوائے - علاوہ | اللہ سے |
| اِنْ - كُنْتُمْ | صَادِقِيْنَ | ف | اِنْ - لَّمْ | تَفْعَلُوْا |
| اگر ہو تم | (واحد صادق) سچے | پس | اگر نہ | تم کر سکو |
| وَ - لَنْ | تَفْعَلُوْا | فَ - اتَّقُوْا | النَّارَ الَّتِيْ | وَقُوْدُ - هَا |
| اور - ہرگز نہ | کر سکو گے | پس - بچو | آگ - اس سے کہ | ایندھن اسکا اور آگ کا |
| النَّاسُ | وَ | الْحِجَارَةُ | اُعِدَّتْ | لِ - الْكَافِرِيْنَ |
| لوگ | اور | پتھر ہونگے | تیار کی گئی | لئے - کافروں کے |



Marfat.com

"اور اگر تم اس کتاب ہی کے بارہ میں شک میں ہو جو ہم نے اپنے بندہ پر اتاری ہے تو کوئی ایک سورت جیسی تم بھی بناؤ اور اپنے حمایتیوں کو بھی اللہ کے مقابلے میں بلا لو اگر تم سچے ہو ۲۳ اور اگر تم (یہ) نہ کر سکو اور ہرگز نہ کر سکو گے تو پھر اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں (اور) وہ کافروں کے لئے تیار کی ہوئی ہے۔" ۲۴

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا ، اِنْ كُنْتُمْ فِيْ

رَيْبٍ جملہ شرط۔ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ جزاء۔ رَيْبٍ کا لفظ لا کر بتایا کہ اِنَّ مِنْ شَانِ هٰذَا التَّنْزِيْلِ اَنْ لَّا رَيْبَ فِيْهِ لِاَنَّ الْحَقَّ ظَاهِرٌ فِيْهِ بِذَاتِهٖ۔ قرآن مجید کے کلامِ الٰہی ہونے میں کسی قسم کا ریب ہو ہی نہیں سکتا اس لئے کہ یہ کلام خود اپنی واضح دلیل ہے۔

فَاْتُوْا، (اَتٰى يَاْتِيْ اِتْيَانٌ) پس لے آؤ۔

بِسُوْرَةٍ، سورت کے معنی مقام بلند کے ہیں اور سُوْر شہر کی فصیل کو بھی کہتے ہیں۔ قرآن مجید کی سورتوں کو مقام بلند اور مضامین کا احاطہ کرنے کی بنا پر 'سورت' کہا جاتا ہے۔

نَزَّلْنَا، (نَزَّلَ يُنَزِّلُ تَنْزِيْلًا) بتدریج نزول قرآن مجید آغازِ بعثت سے وفات تک بتدریج نازل ہوتا رہا۔

مِمَّا، مِنْ اور مَا سے مرکب ہے۔



Marfat.com

اِنْ شرطیہ ـ کُنْتُمْ ماضی جمع مخاطب (کَانَ یَکُوْنُ کَوْنًا).
عَلٰی جار ـ عَبْدِنَا مضاف مضاف الیہ مجرور، ہمارے بندے
مُحمّد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم پر.
مِّنْ مِّثْلِهٖ یعنی مِثل ھٰذَا الْقُرْاٰن حَقًّا وَ صَادِقًا لَا بَاطِلَ فِیْهِ
وَلَا کَذِبَ (ابن جریر) جو اس قرآن کی طرح حق وصداقت پر مبنی ہو اور اس
میں کسی قسم کے باطل اور کذب کا شائبہ نہ ہو.
وَادْعُوْا شُهَدَآءَکُمْ (دَعَا یَدْعُوْ دُعَاءً و دعوۃ الامر اُدْعُ) پکارنا
دعوت دینا ـــ شُهَدَا جمع شہید کی ـ مَعْنَاهُ اَعْوَانَکُمْ وَ نُصَرَاءَکُمْ ـ اَیْ
اُدْعُوْا کُلَّ مَنْ مُعْتَمِدُوْنَ عَلَیْهِ یَشْهَدُ لَکُمْ (المنار) اس کا مطلب یہ ہے
کہ تم اپنے اعوان و انصار کو دعوت دو اور ہر اس کو جس پر تمہیں اعتماد ہو کہ
وہ اس امر میں تمہاری مدد کر سکتا ہے.
اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ اِنْ شرطیہ ـ کُنْتُمْ ماضی جمع مذکر مخاطب
صَادِقِیْنَ واحد صَادِق اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو کہ تمہارے نزدیک اس
میں ریب ہے تو اس جیسی ایک سورت بنا کر لاؤ ـ
سورۃ الاسراء میں ہے.

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓی اَنْ یَّاْتُوْا
بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ کَانَ
بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِیْرًا. (آیت: ۸۸)

"آپ کہہ دیجئے کہ اگر (کل) انسان وجنّات اس بات کے لئے جمع ہو
جائیں کہ اس جیسا قرآن لے آئیں (جب بھی) اس جیسا نہ لا سکیں



Marfat.com

گے اور خواہ ایک دوسرے کے مددگار بھی بن جائیں"۔

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا ، اِنْ شرطیہ ۔ لَمْ تَفْعَلُوْا (فَعَلَ یَفْعَلُ فِعْلاً) نفی جحد بلم صیغہ جمع مذکر حاضر ۔ لَنْ تَفْعَلُوْا تاکید نفی فی المستقبل اگر تم اس جیسی سورت نہ لا سکو ۔ وَلَنْ تَفْعَلُوْا جملہ معترضہ بناء علیٰ اَنَّ الْخَبَرَ هُوَ اللّٰهُ تعالیٰ یعنی تم قطعاً ایسا نہیں کر سکو گے۔

فَاتَّقُوا النَّارَ ، فاء للنتیجہ ۔ اتَّقُوْا امر جمع مذکر (اِتَّقٰی یَتَّقِی اِتِّقَاءً) ۔ فَاتَّقُوا النَّارَ جواب شرط ہے یعنی تمہارے اس انکارِ حق کا لازمی نتیجہ جہنم کی آگ ہوگی۔

الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ، اَلَّتِیْ اسم موصول واحد مؤنث وقود مصدر (وَقَدَ یَقِدُ وَقُوْدًا) ایندھن ۔ النَّاسُ خاص لوگ ۔ اَلْحِجَارَةُ پتھر۔ پتھر سے مراد معبودانِ باطل ہیں۔

امام راغب فرماتے ہیں کہ حق کو قبول نہ کرنے کی وجہ سے وہ ایسے سخت دل ہیں جیسے پتھر یعنی نہایت قسی القلب لوگ وَالْمُرَادُ بِهَا حِجَارَةُ الْاَصْنَامِ وَالْاَنْدَادُ الَّتِیْ كَانَتْ تُعْبَدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ (ابن کثیر) اللہ کے علاوہ پوجے جانے والے شرکاء اور اصنام اس کا ایندھن ہوں گے۔

اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ ۔ ماضی مجہول (اَعَدَّ یُعِدُّ اِعْدَادٌ) تیار کرنا، گویا وہ آگ کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ مسلمان کا جس قدر حصہ کفر کا ہوگا اسی قدر اسے دوزخ میں رہنا ہوگا بعد ازاں اسے وہاں سے نجات مل جائے گی۔

آیت ۲۴ میں قرآن کے من جانب اللہ اور معجز ہونے کو بیان کیا



Marfat.com

گیا ہے۔ شیخ محمد عبدہ مصری اس مقام کی مناسبت سے فرماتے ہیں:

"علومِ دین کے طلاب کے لئے ضروری ہے کہ فہمِ قرآن کے لئے پوری توجہ سے کام لیں اور اس سے ہدایت حاصل کریں کیونکہ آدابِ اسلامی کا مدار اسی امر پر ہے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی امر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

"اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ فَاَحْسَنَ تَادِیْبِیْ" "میرے ربّ نے مجھے تعلیم دی اور بہترین طریقہ سے میری تادیب و تربیت کی"

اور سعد بن ہشام نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے خُلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پوچھا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا:

"اَلَسْتَ تَقْرَأُ الْقُرْاٰن" کہ کیا تو قرآن نہیں پڑھتا"

اس نے کہا کیوں نہیں؟

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

"فَاِنَّ خلق نَبِیَّ اللّٰہِ کان الْقُرْاٰن" رسول اللہ کا خُلق قرآن تھا"

قرآنی ادب یہ ہے کہ جو پورے طور پر اس کی طرف مشغول ہوتا ہے اسے مسلمانوں کے امراض کا پتہ چل جاتا ہے اور ان بدعات کا جو ان میں عام ہو چکی ہیں اسے علم حاصل ہو جاتا ہے اور اس کے ذریعے اس کا علاج کرتا ہے۔ پھر جو شخص قرآن کی حلاوت کا مزہ چکھ لیتا ہے وہ اور کسی چیز کی طرف متوجہ نہیں ہوتا سوائے ان باتوں کے جو فہمِ قرآن میں اس کی اعانت کرنے والی ہوں۔ اس کے علاوہ دوسرے علوم قرآن سے



Marfat.com

دوری کا باعث بنتے ہیں اور قرآن سے بعد اللہ تعالیٰ کی ذات سے بعد ہے اور یہ بدترین ضلالت اور گمراہی ہے۔ قرآن مجید کے معانی اور اس کے اسلوب سے پوری واقفیت کے بغیر کوئی شخص اس سے موعظت اور اطمینان نفس حاصل نہیں کر سکتا۔

امام ابوبکر الباقلانی فرماتے ہیں :

"مَنْ زَعَمَ اَنَّهٗ يُمْكِنُ اَنْ يَفْهَمَ شَيْئًا مِنْ بَلَاغَةِ الْقُرْاٰنِ بِدُوْنَ اَنْ يُمَارِسَ الْبَلَاغَةَ بِنَفْسِهٖ فَهُوَ كَاذِبٌ مُبْطِلٌ"؛

"اگر کوئی شخص یہ گمان کرے کہ وہ عربی زبان اور بلاغت کی بذاتِ خود مہارت کے بغیر قرآن کی فصاحت و بلاغت کا فہم حاصل کر سکتا ہے تو وہ بالکل جھوٹا اور باطل پرست ہے"

## وجوہ اعجاز القرآن

قرآن مجید کئی لحاظ سے معجز ہے :

★ الوجہ الاوّل ۔ اعجاز القرآن باسلوبہ و نظمہ (پہلی وجہ اسلوب و نظم کے لحاظ سے)

قرآن مجید اپنے اسلوب اور نظم و ترتیب کلام کے لحاظ سے معجز ہے عرب میں نظم و نثر کے مروجہ اور مشہور انواع میں سے قرآن مجید کا کسی نوع سے بھی تعلق نہیں ہے۔

الولید بن المغیرہ قریش کا سردار اسلام کا بدترین دشمن فصاحت و بلاغت



Marfat.com

میں عرب بھر میں مشہور تھا۔

دلائل النبوّۃ میں حضرت ابن عبّاس سے روایت ہے کہ

الولید ایک بار رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پاس آیا آپؐ نے قرآن کی تلاوت کی جس کو سُن کر اس کا دِل سخت نرم ہوا اور وہ مائل باسلام ہوا.

ابوجہل کو جب اس بات کا پتہ چلا تو وہ ولید کے پاس آیا کہ چچا جان لوگ تو مال جمع کر کے آپ کو دینا چاہتے تھے لیکن آپ محمد (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کی بات کو قبول کرنے کے درپے ہو رہے ہیں.

ولید نے کہا کہ قریش کو اس بات کا علم ہے کہ میں ان سب سے زیادہ مالدار ہوں مجھے ان کے مال کی ضرورت نہیں.

ابوجہل نے کہا کہ آپ ایسی بات کہیں کہ جس سے قوم کو یہ پتہ چل جائے کہ آپ محمد (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کے منکر ہیں.

اس نے کہا تو میں کیا کہوں! تم میں سے کوئی آدمی بھی مجھ سے زیادہ فصیح و بلیغ اور شعر و شاعری کا جاننے والا نہیں ہے۔ خدا کی قسم جو محمد (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کہتا ہے وہ تو کچھ اور ہی چیز ہے.

ولید نے کہا:

"وَاللّٰہِ اِنَّ لِقَوْلِہِ الَّذِیْ یَقُوْلُ لَحَلَاوَۃً وَاِنَّ عَلَیْہِ لَطَلَاوَۃً وَاِنَّہٗ لَمُثْمِرٌ اَعْلَاہُ وَمُغْدِقٌ اَسْفَلَہٗ وَاِنَّہٗ لَیَعْلُوْ وَمَا یُعْلٰی وَاِنَّہٗ لَیَحْطِمُ مَا تَحْتَہٗ"

"خدا کی قسم! اس میں حلاوت اور روانی ہے اور اس کا بتایا ہوا کلام ہر لحاظ سے نفع بخش اور پسندیدہ ہے یہ کلام سب پر



Marfat.com

چھا جاتا ہے اور کوئی اور کلام اس پر فوقیت حاصل نہیں کر سکتا۔"

ابوجہل نے اس پر کہا: چچا جان آپ کی قوم تو آپ سے تب ہی راضی ہوگی کہ آپ اس کے خلاف کچھ بات کہیں۔

ولید نے کہا: مجھے سوچنے دو۔ پھر سوچ بچار کے بعد کہا:

هٰذَا سِحْرٌ يُؤْثَرُ بِاَثَرِهٖ عَلٰى غَيْرِهٖ "

"یہ ایک مؤثر سحر ہے جو دوسروں کو متاثر کرتا ہے"

خدائی قسم اسلوب و نظم قرآن کا مسئلہ ایک ایسا امر عظیم ہے جو ہر سوچنے والے کے لئے حیرت انگیز ہے

قرآن مجید کی ۱۱۴ سورتیں چھوٹی اور بڑی ہونے کے لحاظ سے ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں ـــ بعض دو سو سے زائد آیات اور بعض دس اور کم از کم تین آیات پر مشتمل ہیں لیکن ہر ایک کا اسلوب جداگانہ نہایت مؤثر اور معجزانہ ہے ـــ دنیا کی نظم و نثر کی کوئی کتاب اس کی مشابہت اور نظیر پیش نہیں کر سکی ـــ یہ ایک ایسا کلام ہے کہ جتنی بار بھی اسے پڑھا جائے ہر بار طبیعت پر حیرت انگیز اثرات ڈالتا ہے اور طبائع پہ گراں نہیں گزرتا۔

★ الوجہ الثانی اعجاز القرآن ببلاغۃ (دوسری وجہ بلاغت کے لحاظ سے قرآن کا اعجاز)۔

اسلوب و نظم کی طرح بلاغتِ قرآن مجید بھی ایک متفق علیہ امر ہے آج تک اس کی فصاحت و بلاغت کا معارضہ نہ ہو سکا۔

مسیلمہ کذاب نے مختصر ترین سورۃ الکوثر کا معارضہ کیا لیکن رسوائی اور ذلت کے سوا کچھ حاصل نہ کر سکا۔



Marfat.com

علم بلاغت زبان عربی کا ایک عظیم علم ہے جس پر بہت سے علماء نے لکھا ہے جیسے خلیل نحوی ـ سیبویہ ـ عبدالقاہر جرجانی ـ السعد التفتازانی ـ ابوھلال عسکری ـ علامہ زمخشری ـ ابن ہشام وغیرہ کی کتب کے بالاستیعاب مطالعہ سے علم بلاغت کا پتہ چلتا ہے۔ اس علم پر عبور حاصل کرنے کے بعد جب انسان قرآن پر نظر ڈالتا ہے تو وہ حیرت زدہ ہو کر رہ جاتا ہے کہ اس کی بلاغت انسانی فہم و ادراک سے کس قدر بالاتر ہے۔

★ الوجه الثالث اعجاز القرآن بما فيه من علم الغيب (تیسری وجہ اخبار بالغیب کے لحاظ سے)۔

اعجاز القرآن کی وجہ یہ بھی ہے کہ یہ بہت سے اخبار بالغیب پر مشتمل ہے مثلاً:

الٓمٓ. غُلِبَتِ الرُّوْمُ. فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ. (الروم: ۱-۳)

"الف لام میم. اہلِ روم ایک قریب کی زمین میں مغلوب ہو گئے اور وہ اپنی اس مغلوبیت کے بعد عنقریب چند سال میں غالب آجائیں گے"

اس آیت کے نزول کے چند سال بعد ہی اس کی صداقت ظاہر ہو گئی تھی۔

سورۃ الفتح میں جن باتوں کی خبر دی گئی وہ بھی فوراً ظہور پذیر ہو گئیں ـــ اسی طرح سورۂ توبہ میں منافقوں کی بہت سی پوشیدہ باتوں



Marfat.com

کی خبر دی گئی ہے۔ قرآن مجید کے تمام اخبار غیب درست اور صحیح ہیں اور قیامت تک واقعات و حالات ان کی صداقت کی گواہی دیتے رہیں گے۔

★ الوجه الرابع اعجاز القرآن بسلامته من الاختلاف (چوتھی وجہ اختلافات سے سلامتی)۔

قرآن مجید ۱۱۴ سورتوں اور بے شمار متفرق مضامین اور مطالب پر مشتمل ہے لیکن انسانی کلام کے برخلاف ہر قسم کے اختلاف اور تناقض سے قطعاً خالی ہے۔ کقولہ تعالیٰ:

وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا (النساء: ۸۲)

"اگر یہ (کلام) اللہ کے سوا کسی (اور) کی طرف سے ہوتا تو اس کے اندر بڑا اختلاف پاتے۔"

بڑے بڑے مصنفین اور ادیبوں کی کتابیں باوجودیکہ سینکڑوں بار ان پر نظر ثانی کی جا چکی ہے پھر بھی تناقض اور اختلاف سے خالی نہیں ہیں۔

★ الوجه الخامس۔ اعجاز القرآن بالعلوم الدينية والتشريعية (پانچویں وجہ دینی اور شرعی علوم کے لحاظ سے)۔

قرآن مجید علوم دینی۔ عقائد شرعیہ۔ عبادات۔ فضائل و آداب معاشرت پر مشتمل ہے اور ایک نبی امی پر آج سے چودہ سو سال قبل نازل ہوا ہے لیکن اس کی ہر بات جامع، اٹل اور یقینی ہے۔ آج تک اس میں کسی قسم کے تغیر و تبدل کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی بخلاف دنیا کے عقلاء اور زبردست



Marfat.com

فضلاء کے مرتب کردہ قواعد وضوابط کہ ان میں ہر وقت تغیّر و تبدّل واقع ہوتا رہتا ہے۔

★ الوجه السادس اعجاز القرآن بمعجز الزمان عن ابطال شئ منه
(چھٹی وجہ قرآن میں بیان کردہ امور کا بطلان محال ہے)

قرآن آیاتِ الٰہیہ کا مجموعہ ہے اور اس میں تمام کائناتِ ارضی وسماوی کا ذکر ہے اور ہر قسم کے فطری امور کی تفصیل ہے لیکن چودہ سو سال سے زائد عرصہ گزرنے کے باوجود اس کے مقرر کردہ اصولوں میں ذرہ بھر بھی تغیّر و تبدّل پیدا نہیں کیا جا سکا جبکہ دنیا کے تمام عظیم تر فلاسفہ کے بنائے ہوئے قوانین میں اسقدر ردّ و بدل واقع ہو چکا ہے کہ ان میں سے کسی کی بات پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔

★ الوجه السابع اعجاز القرآن بتحقيق المسائل كانت مجهولة للبشر
(ساتویں وجہ کائنات کے بیشمار ان جانے اسرار و رموز کا بیان)

قرآن مجید بہت سے ایسے مضامین اور مسائل پر مشتمل ہے جو اسکے نزول کے وقت بالکل ہی معروف نہ تھے۔ مثلاً قرآن مجید میں ہے

وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ (الحجر: ۲۲)

"اور ہم ہی پانی سے لدی ہوئی ہواؤں کو بھیجتے ہیں"

اہلِ یورپ اب کہیں جا کر اس تحقیق تک پہنچے ہیں کہ الرّیاح تلقیح کا باعث بھی ہوتی ہے حالانکہ قرآن نے چودہ سو سال پہلے اس امر کا اعلان فرما دیا تھا اسی طرح قرآن مجید میں ہے:

اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ



Marfat.com

كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ۭ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاۗءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۭ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ (الانبیاء: ۳۰)

"کیا جو لوگ کفر (اختیار) کئے ہوئے ہیں انہیں علم نہیں کہ آسمان اور زمین بند (ملے) تھے پھر ہم نے دونوں کو جدا جدا کر دیا اور تمام جاندار چیزیں ہم نے پانی سے بنائیں۔ پھر یہ لوگ ایمان کیوں نہیں لاتے۔"

اسی طرح:

وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ (الذاریات: ۴۹)

"اور ہر چیز سے ہم نے دو دو جوڑے پیدا کئے۔"

وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ

"اور ہر طرح کے میووں کی دو دو قسمیں بنائیں۔" (الرعد: ۳)

وَيُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ۔ (الزمر: ۵)

"اور وہی رات کو دن میں لپیٹتا ہے اور دن کو رات میں لپیٹتا ہے۔"

وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۭ (یٰس: ۳۸)

"اور سورج اپنے مقرر راستے پر چلتا ہے۔"

وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ۔ (یٰس: ۴۰)

اور سب اپنے اپنے دائرے میں تیر رہے ہیں۔"

اسی طرح سینکڑوں امور کا قرآن مجید میں ذکر ہے جن سے تمام دنیا ناواقف



Marfat.com

اور جاہل تھی آج قرآن کی روشنی میں ان امور کے قائل ہوئے ہیں اور جوں جوں وقت گزرتا جائے گا دنیا کو قرآن کی صداقت کو تسلیم ہی کرنا پڑیگا.
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کیا ہی حقیقی بات کہی گئی ہے.

كَفَاكَ بِالْعِلْمِ فِي الْاُمِّيِّ مُعْجِزَةً
فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالتَّادِيبِ فِي الْيُتُمِ

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ؕ وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙ وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ بَشِّرِ | الَّذِيْنَ | اٰمَنُوْا | وَ عَمِلُوا | الصّٰلِحٰتِ |
| اور تو بشارت دے | جو لوگ | ایمان لائے | اور عمل کئے | درست |
| اَنَّ | لَ هُمْ | جَنّٰتٍ | تَجْرِيْ | مِنْ |
| بے شک | لئے ان کے | جنت باغات | بہتے ہیں | (سے) |
| تَحْتِ هَا | اَلْ اَنْهَارُ | كُلَّ مَا | رُزِقُوْا | مِنْ هَا |
| نیچے ان کے (باغات) | نہریں۔ دریا | جب کبھی | انہیں رزق دیا جائیگا | اس سے |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| مِنْ | ثَمَرَةٍ | رِّزْقًا | قَالُوْا | هٰذَا الَّذِیْ |
| (سے) | پھل سے | رزق۔کھانا | وہ کہیں گے | یہ وہی ہے جو |
| رُزِقْنَا | مِنْ قَبْلُ | وَ اُتُوْا | بِهٖ | مُتَشَابِهًا |
| ہمیں دیا گیا تھا | پہلے سے | اور لائے جائیں گے | وہ | ملتے جلتے مشابہ |
| وَ لَهُمْ | فِیْهَا | اَزْوَاجٌ | مُّطَهَّرَةٌ | وَ هُمْ |
| اور واسطے انکے | میں اس (جنت) | عورتیں جوڑے | صاف ستھرے پاکیزہ | اور وہ (سب) |

| | |
|---|---|
| فِیْهَا | خَالِدُوْنَ |
| میں اس (جنت) | ہمیشہ ہمیشہ رہا کریں گے |

"اور ان لوگوں کو خوشخبری سُنا دیجئے جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے کہ ان کے لئے (بہشت کے) باغ ہیں کہ ان کے نیچے دریا بہ رہے ہوں گے۔ انہیں جب کوئی پھل کھانے کو دیا جائے گا تو وہ بول اٹھیں گے کہ یہ تو وہی ہے جو ہمیں (اس کے) قبل مل چکا ہے اور انہیں وہ (واقعی) دیا ہی جائے گا ملتا جلتا ہوا اور ان کے لئے پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور وہ ان (بہشتوں) میں ہمیشہ کے لئے ہوں گے۔" ۲۵

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ، امر واحد مذکر (بَشَّرَ یُبَشِّرُ تَبْشِیْرًا) بشارت دینا — اٰمَنُوْا ماضی جمع مذکر غائب۔ یعنی توحید و رسالت پر ایمان لائے — ایمان کے معنی یقین کامل کے ہیں۔ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ



Marfat.com

ماضی جمع مذکر غائب (عَمَلَ یَعْمَلُ عَمَلاً) مستحق بشارت وہ مؤمنین ہیں جو ایمان ویقین کے ساتھ عملِ صالح سے بھی کام لیتے ہیں۔

عملِ صالح کی تعریف قرآن مجید کی متعدد آیات میں کی گئی ہے۔ کقولہ تعالیٰ:

لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

"طاعت یہ نہیں ہے کہ تم اپنا منہ مشرق یا مغرب کی طرف پھیر لیا کرو۔" (البقرۃ: ۱۷۷)

خیروشر، صلاح وفساد اور حق وباطل اس قدر واضح امور ہیں جو کسی سے بھی مخفی نہیں ہیں۔

اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ اہلِ ایمان اور عملِ صالح سے کام لینے والوں کے لئے جنت ہوگی ۔ جنّت ۔ جنۃ سے مشتق ہے اور اس کا مادہ "جن"۔ جس کے معنی ہیں کسی چیز کا حواسِ خمسہ سے مخفی ہونا۔ "جنّت" ایسے گھنے باغات کو کہتے ہیں کہ جس کے درختوں نے زمین کو ڈھانپ رکھا ہو ۔ قرآن مجید میں جنّت کا جو بیان آیا ہے وہ بطور تمثیل ہے خود جنّت کا لفظ اس کی شہادت دیتا ہے۔ کقولہ تعالیٰ:

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ (السجدۃ: ۱۷)

"سو کسی کو علم نہیں جو جو (سامان) آنکھوں کی ٹھنڈک کا ان کے لئے (خزانۂ غیب میں) مخفی ہے۔"

وَلَام فِیْ لَهُمْ تَدُلُّ عَلٰی اِسْتِحْقَاقِهِمْ اِیَّاهَا لِاَجْلِ مَا تَرَتَّبَ عَلَیْهِ مِنَ الْاِیْمَانِ وَالْعَمَلِ الصَّالِحِ (بیضاوی)



Marfat.com

"لَھُمْ میں لام ایمان اور عملِ صالح کے نتیجہ میں ان کے استحقاق کو ظاہر کرتا ہے"

تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ، مضارع واحد مؤنث غائب (جری یجری جریان) ــ اَلْاَنْھَارُ جمع نھر کی۔ ــ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھَارُ یہ جملہ جنّت کی توصیف اور بیان کے لئے آیا ہے۔

کُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْھَا مِنْ ثَمَرَۃٍ رِّزْقًا ــ کُلَّمَا کلمہ شرط "کُلِّ حِیْنٍ وَمَرَّۃٍ" ہر بار ہر وقت" ــ رُزِقُوْا ماضی مجہول (رزق یرزق رزقًا) یعنی جس وقت بھی انہیں جنت کے پھلوں کا رزق دیا جائے گا وہ کہہ اٹھیں گے:

قَالُوْا ھٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ

اِنَّ ھٰذَا الَّذِیْ وَعَدْنَا بِہٖ فِی الدُّنْیَا جَزَاءً عَلَی الْاِیْمَانِ وَالْعَمَلِ الصَّالِحِ "یعنی یہ وہ ثمرات ہیں جن کا ایمان اور عملِ صالح کی جزاء کے طور پر ہم سے وعدہ کیا گیا تھا"

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے،

لَیْسَ فِی الدُّنْیَا مِمَّا فِی الْجَنَّۃِ اِلَّا الْاَسَامِی "جنت کے مقابلہ میں دنیا کی چیزیں محض برائے نام ہیں"

وَاُتُوْا بِہٖ مُتَشَابِھًا، اُوْتُوْا فعل مجہول ــ مُتَشَابِھًا متشابہ۔ مانند مثل۔ یعنی دنیا میں انسان کے لئے اکل و شرب ایک ضرورتِ طبعی ہے۔ زندگی قائم رکھنے کے لئے جنّت میں اس قسم کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہے گی، وہاں ان کا کھانا پینا جو کچھ بھی ہوگا محض حصولِ لذت کے لئے ہوگا، دنیا اور جنّت کی نعمتوں میں مشابہت محض برائے نام ہوگی۔



Marfat.com

بعض نے کہا ہے کہ اہلِ جنت کو اپنے حسنات دنیوی اوران کے ثمرات اخروی کے درمیان ایک خاص تشابہ اور تناسب محسوس ہوگا۔

وَلَهُمْ فِيهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۖ وَّهُمْ فِيهَا خٰلِدُوْنَ ۝ ۔ اَزْوَاج زَوْج کی جمع ہے۔ حیوانات کے جوڑے کے ہر فرد کو دوسرے کا زوج کہا جاتا ہے۔ مُطَهَّرَةٌ۔ معنی پاکیزہ اور مصفّا۔ مادہ طہر ہے۔ مُطَهَّرَة میں مبالغہ ہے یعنی وہ ہر قسم کے جسمانی اور روحانی آلائشوں سے پاک ہوں گی۔

وَهُمْ فِيهَا خَالِدُوْنَ، خلود کے معنی ہمیشگی کے ہیں یعنی ایسی حالت میں رہنا جس میں کبھی تغیّر و تبدّل اور خرابی نہ پیدا ہو وہ زندگی ایک ابدی زندگی ہوگی جس کی کوئی انتہا نہ ہوگی اور نہ ہی اسے زوال ہوگا۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ۭ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا ۙ وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ۭ وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۠ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اِنَّ اللّٰہَ | لَا | یَسْتَحْیٖ | اَنْ | یَضْرِبَ |
| بیشک اللہ | نہیں | حیا کرتے شرماتے | یہ کہ | وہ بیان کرے |
| مَثَلًا مَّا | بَعُوْضَۃً | فَ مَا | فَوْقَ ھَا | فَ اَمَّا |
| مثال کوئی سی | مچھر | پس تو اہ۔ وہ جو | اوپر اسکے (مچھر) ہے | پس بہرحال |
| الَّذِیْنَ | اٰمَنُوْا | فَ یَعْلَمُوْنَ | اَنَّہٗ | الْحَقُّ |
| وہ جو لوگ | ایمان لائے | پس وہ جانتے ہیں | یقیناً وہ | حق ہے درست |
| مِنْ رَّبِّ | ھِمْ | وَ اَمَّا | الَّذِیْنَ | کَفَرُوْا |
| سے رب | ان کے سے | اور بہرحال | وہ جنہوں نے | کفر کیا۔ انکار حق کیا |
| فَ | یَقُوْلُوْنَ | مَاذَا | اَرَادَ اللّٰہُ | بِ ھٰذَا |
| پس | وہ کہتے ہیں | کیا | ارادہ کیا اللہ نے | ساتھ اس |
| مَثَلًا | یُضِلُّ | بِ ہٖ | کَثِیْرًا | وَ یَھْدِیْ |
| مثال سے | وہ گمراہ کرتا ہے | ساتھ اس (کے) | بہتوں کو | اور ہدایت دیتا ہے |
| بِ ہٖ | کَثِیْرًا | وَ مَا | یُضِلُّ | بِ ہٖ |
| ساتھ اسکے | بہت لوگوں کو | اور نہیں | گمراہ کرتا | ساتھ اسکے |
| اِلَّا | الْفٰسِقِیْنَ | اَلَّذِیْنَ | یَنْقُضُوْنَ | عَھْدَ اللّٰہِ |
| مگر | نافرمانوں کو (راہ حق کی) | جو لوگ | توڑتے ہیں | عہد۔ پیمان اللہ کا |
| مِنْ بَعْدِ | مِیْثَاقِ | ہٖ | وَ | یَقْطَعُوْنَ |
| سے بعد | پختگی اور استواری | اس کی (عہد) | اور | وہ قطع کرتے ہیں کاٹتے ہیں |
| مَا اَمَرَ اللّٰہُ | بِ ہٖ | اَنْ یُّوْصَلَ | و | یُفْسِدُوْنَ |
| اسکو جو حکم دیا اللہ نے | ساتھ اسکے | یہ کہ جوڑا جائے | اور | وہ فساد برپا کرتے ہیں |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| فِیْ | الْاَرْضِ | اُولٰٓئِكَ | هُمُ | الْخٰسِرُوْنَ |
| (میں) | زمین میں | وہ سب لوگ | وہ وہی | نقصان اٹھانے والے |

"اللہ اس سے ذرا نہیں شرماتا کہ کوئی مثال بیان کرے مچھر کی یا اس سے بھی بڑھ کر (کسی اور چیز کی) سو جو لوگ ایمان لا چکے ہیں وہ تو یہی سمجھیں گے کہ وہ (مثال) یقیناً حق ہے ان کے پروردگار کی جانب سے۔ البتہ جو لوگ کفر اختیار کئے ہوئے ہیں وہ یہی کہتے رہیں گے کہ اللہ کا اس مثال سے مطلب کیا تھا؟ گمراہ بھی کرتا ہے بہتوں کو اسی سے اور راہ بھی دکھاتا ہے بہتوں کو اسی سے ہاں وہ گمراہ کسی کو (بھی) اس سے نہیں کرتا بجز بے حکمی کرنے والوں کے[۲۶] جو اللہ سے اپنے معاہدہ کو اس کے استحکام کے بعد توڑتے ہیں اور جس چیز کو اللہ نے حکم دیا تھا جوڑے رکھنے کا اسے کاٹتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں تو بس یہی لوگ ہیں نقصان اٹھانے والے۔"[۲۷]

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

"مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا" اور "اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ"

یعنی آیات ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰ میں اللہ تعالیٰ نے منافقین کے حالات کو ہر دو امثلہ سے واضح کیا تو انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کو ایسی مثالیں پیش کرنے کی کیا ضرورت وہ تو اس سے بہت ارفع اور بالاتر ہے تو اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔



Marfat.com

قتادہ کے قول کے مطابق اللہ تعالیٰ نے قرآن میں عنکبوت۔ الذباب۔ النمل وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔ مشرکین کہنے لگے اللہ کو ذباب اور عنکبوت وغیرہ کا ذکر کرنے کی کیا ضرورت ان کے جواب میں اِنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَحْیٖ سے ھُمُ الْخَاسِرُوْنَ تک آیات نازل ہوئیں اور بتایا کہ ایسی مثالیں پیش کرنا شانِ الٰہی کے خلاف نہیں ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ عنکبوت میں معبودانِ باطل کی مثال مکڑی کے گھروندے سے دی ہے جو سب سے زیادہ کمزور ہے اور مکھی کی مثال یوں دی ہے کہ تمام معبودانِ باطلہ ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے بلکہ اگر مکھی ان سے کچھ لے جائے تو اسے واپس بھی نہیں لے سکتے ــــ مشرکین اپنے معبودوں کے بارے میں ان مثالوں سے بُرا مناتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ معبودانِ باطل کی کمزوری کے اظہار کے لئے اس سے بھی حقیر مثال دی جا سکتی ہے۔

لَا یَسْتَحْیٖ، فعل نہی مضارع واحد مذکر غائب، باب استفعال (اِسْتَحْیٰ یَسْتَحْیٖ اِسْتِحْیَاءً) اس کا مادہ حَیَاء ہے۔ بُری باتوں سے رکنے کا نام حیا ہے (راغب)

اَلْحَیَاءُ اِنْقِبَاضُ النَّفْسِ عَنِ الْقَبِیْحِ مَخَافَۃَ الذَّمِّ (بیضاوی)

"مذمت کے خوف سے کسی بری بات سے نفس کے رکنے کا نام حیا ہے"

اسی بناء پر حیا کو ایمان سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اس لئے کہ یہ انسان کو برائی سے روکتا ہے۔

اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلًا، (ضَرَبَ یَضْرِبُ ضَرْبًا) مثال پیش کرنا۔

مَا تنکیر اور تقلیل کے لئے ہے مَثَلًا کا لفظ خود نکرہ ہے اس کے



Marfat.com

ساتھ مَا تنکیر لاکر اس کے وصف میں اور اضافہ کر دیا ہے۔ اسی بناء پر بعض نحویوں نے اسے ابہامیہ کہا ہے

بَعُوْضَةً بعض سے مشتق ہے دوسرے جانداروں کی بنسبت اس کے انتہائی چھوٹا ہونے کی وجہ سے اسے بَعُوْضَةً کہا جاتا ہے۔ عربی زبان میں انتہائی کمزور چیز کی مثال بَعُوْضَةً (مچھر) سے دی جاتی ہے

فَمَا فَوْقَهَا فَمَا فَوْقَهَا فِی الصِّغَرِ (راغب)، یعنی مچھر سے بھی زیادہ حقیر۔ اکثر مفسرین کی رائے ہے کہ "فَمَا دُوْنَهَا فِی الصِّغَرِ وَالْحَقَارَةِ"، اس کے معنی ہیں جو حقارت اور چھوٹے ہونے میں اس سے بھی کم ہو۔

فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ

"اَیْ یَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ کَلَامُ الرَّحْمٰنِ وَاَنَّهٗ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَحَقٌّ" (ابن کثیر)

یعنی اہلِ ایمان جانتے ہیں کہ یہ اللہ کا کلام ہے اور یہ مثالیں حق ہیں"

اَمَّا شرط کے معنی دیتا ہے اور کسی مجمل کی تفصیل کے لئے لایا جاتا ہے۔ اسی لئے مَا کے ساتھ اس کے جواب میں آتا ہے یہ کلام میں مزید تاکید کے لئے لایا جاتا ہے۔ اَنَّهٗ کی ضمیر مثل کی طرف راجع ہے۔

وَاَمَّا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَیَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا

یعنی وہ کہتے ہیں کہ ایسی مثالوں سے اللہ تعالیٰ کیا چاہتے ہیں۔ مَاذَا مَا استفہامیہ اور ذَا بمعنی اَلَّذِیْ۔ مَاذَا بمعنی اَیُّ شَیْءٍ کیا چیز اَرَادَ اللّٰهُ ماضی واحد مذکر غائب (اراد یرید ارادۃ) میل النفس الی الفعل، فعل کی طرف نفس کے مائل ہونے کا نام ارادہ ہے۔ بِهٰذَا مَثَلًا اس قسم کی مثالوں سے اللہ کیا چاہتے ہیں؟



Marfat.com

يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا ۙ وَيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ۭ وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ۝

يُضِلُّ مضارع واحد مذکر غائب (اَضَلَّ يَضِلُّ اِضْلَالًا)

امام راغب لکھتے ہیں کہ اضلال کی دو صورتیں ہیں: ایک معنی ہیں گم ہو جانا کھویا جانا اسی طرح گمراہ ہو جانے کے معنی میں بھی مستعمل ہوتا ہے.

الْفٰسِقِيْنَ واحد فاسق ہے اس کا مادہ فَسَقَ يَفْسِقُ فِسْقًا ہے اللہ تعالیٰ کی ہدایت سے خروج اور اللہ کے عہد کو توڑنے کا نام فسق ہے۔

لغت میں "فاسق" خَارِجٌ عَنِ الطَّاعَةِ کو کہتے ہیں.

"يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا" اَیْ يُضِلُّ بِالْمَثَلِ اَوْ بِالْكَلَامِ الْمَضْرُوْبِ فِيْهِ الْمَثَلُ. (المنار)

اَلْفِسْقُ اَلْعِصْيَانُ وَالتَّرْكُ لِاَمْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْخُرُوْجُ عَنْ طَرِيْقِ الْحَقِّ (لسان)

اللہ کے حکم کی نافرمانی اور طریق حق سے خروج کا نام فسق ہے۔ اسلام سے قبل عرب میں اس معنی کے لئے اس لفظ کا استعمال معروف نہ تھا.

لَا يُعْرَفُ اِطْلَاقُهَا عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى قَبْلَ الْاِسْلَامِ (تاج)

ماحصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کے خالق ہیں جس کو چاہتے ہیں لوگوں کو نفع کے لئے اور جسے چاہتے ہیں ان کے ضرر کے لئے بنا دیتے ہیں اللہ کی ذات کے لئے یہ بات کوئی نقص والی نہیں ہے کہ کسی مثال کے بیان کرنے سے حیا کریں بلکہ یہ تو اس کا انتہائی کمال اور فضل ہے کہ حقیر ترین چیزوں مثلاً مکھی مچھر وغیرہ کو بھی انسان کے نفع کے لئے پیدا کرتا ہے لیکن تخلیقِ انسان تو بہر حال اس کا شاہکار ہے.



Marfat.com

الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ فاسقوں کے حالات کی مزید وضاحت کرتے ہوئے بتایا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کے عہد کو اس کی پختگی کے بعد توڑتے ہیں۔

اَلَّذِيْنَ اسم موصول۔

يَنْقُضُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (نَقَضَ يَنْقُضُ نَقْضًا) توڑنا۔ اَلنَّقْضُ فَسْخُ التَّرْكِيْبِ وَ اَصْلُهٗ فِيْ طَاقَاتِ الْحَبْلِ وَاسْتِعْمَالُهٗ فِيْ اِبْطَالِ الْعَهْدِ مَجَازًا۔ کسی کی ترکیب کے ختم کرنے کا نام نقض ہے اور اس کی اصل رسی کے بل الگ الگ کرنے کے ہیں عہد کو باطل قرار دینے میں مجازاً استعمال ہوتا ہے۔

مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ - مِيْثَاقٌ اِسْمٌ لِمَا يَقَعُ بِهِ الْوِثَاقَةُ اَى الْاِسْتِحْكَامُ جس چیز کو پختہ اور مستحکم کیا جائے اسے میثاق کہتے ہیں اور اس سے مراد وہ آیات وکتب ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے اپنے عہد کو پختہ کیا ہے۔ وَالْمُرَادُ بِهٖ مَا وَثَّقَ اللّٰهُ بِهٖ عَهْدَهٗ مِنَ الْاٰيَاتِ وَالْكُتُبِ (بیضاوی)

وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ ــــ يَقْطَعُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (قَطَعَ يَقْطَعُ قَطْعًا) توڑنا جدا کرنا ــــ اَنْ يُّوْصَلَ مِنَ الْاِيْمَانِ وَ الْاَرْحَامِ۔ ایمان اور صلہ رحم سے جن چیزوں کے وصل اور ملانے کا حکم دیا۔

يُوْصَلَ (اَوْصَلَ يُوْصِلُ اِيْصَالًا) مضارع مجہول۔ اس کا مادہ وصل ہے ــــ حقوق اللہ اور حقوق العباد میں سے جن کے ایصال کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے وہ انہیں توڑتے اور پسِ پشت ڈالتے ہیں۔

وَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ مضارع جمع مذکر غائب (اَفْسَدَ۔



Marfat.com

یُفْسِدُ اِفْسَادًا) دین وعقل سے کام نہ لینا سب سے بڑا فساد ہے۔ فساد سے مراد اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے روگردانی ہے اس لئے کہ دنیا میں عظیم تر صلاح اور بھلائی اطاعت کے ساتھ وابستہ اور فساد اس سے روگردانی ہے۔

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ (خَسِرَ يَخْسَرُ خُسْرَانًا) سب سے بڑا خارہ پانے والے یہی لوگ ہیں۔

مَغْبُوْنُوْنَ بِذِهَابِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ (ابن عباسؓ)

"دنیا اور آخرت کے کھوئے جانے سے وہ بہت بڑے خسارے اور نقصان میں ہیں"

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۚ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ۭ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| كَيْفَ | تَكْفُرُوْنَ | بِ اللّٰهِ | وَ كُنْتُمْ | اَمْوَاتًا |
| کس طرح کیسے | تم انکار کرتے ہو | ساتھ اللہ کے | اور تم تھے | مردہ |
| فَ | اَحْيَاكُمْ | ثُمَّ | يُمِيْتُ | كُمْ |
| پس | زندہ کیا اس نے تم کو | پھر | مارے گا موت دیگا | تم کو |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ | كُمْ | ثُمَّ | اِلَيْهِ | تُرْجَعُوْنَ |
| پھر زندہ کریگا | تم کو | پھر | طرف اسکے | تم لوٹائے جاؤگے |
| هُوَ | الَّذِيْ | خَلَقَ | لَكُمْ | مَا |
| وہ | جس نے | پیدا کیا | واسطے تمہارے | جو کچھ کہ |
| فِي الْاَرْضِ | جَمِيْعًا | ثُمَّ | اسْتَوٰٓى | اِلَى السَّمَآءِ |
| (میں) زمین میں ہے | سب کا سب | پھر | قصد کیا | طرف آسمان کے |
| فَ | سَوّٰى | هُنَّ | سَبْعَ | سَمٰوٰتٍ |
| پس | درست کیا ٹھیک کیا | ان کو (آسمانوں) | سات | آسمان |
| وَ هُوَ | بِ | كُلِّ | شَيْءٍ | عَلِيْمٌ |
| اور وہ | ساتھ | ہر | چیز کے | خوب جاننے والا ہے |

"تم لوگ کس طرف کفر کر سکتے ہو اللہ سے درآنحالیکہ تم بے جان تھے سو اس نے تمہیں جاندار کیا پھر وہی تمہیں موت دیگا پھر وہی تمہیں زندہ کرے گا پھر اسی کی طرف تم واپس کئے جاؤ گے ۲۸ وہ وہی (اللہ) ہے جس نے پیدا کیا تمہارے لئے جو کچھ بھی زمین میں ہے سب کا سب پھر اس نے آسمان کی طرف توجہ کی اور انہیں سات آسمان درست کر کے بنا دیئے اور وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے" ۲۹

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ كَيْفَ تَجْحَدُوْنَ وُجُوْدَهٗ اس کے وجود کا کیسے



Marfat.com

انکار کرتے ہو؟ ـــ كَيْفَ کلمہ استفہام تنبیہ اور توبیخ کے لئے۔
تَكْفُرُوْنَ مضارع جمع مذکر مخاطب (كَفَرَ يَكْفُرُ كُفْرًا) انکار کرنا۔
وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ اَیْ وَقَدْ كُنْتُمْ عَدَمًا فَاَخْرَجَكُمْ اِلَى الْوُجُوْدِ۔ اَمْوَاتًا۔ لَاحَيٰوةَ لَهَا جس کے لئے زندگی اور حیوۃ نہ ہو۔ عالم وجود میں آنے سے پہلے تم بالکل مردہ اور بے جان تھے ـــ فَاَحْيَاكُمْ (اَحْيَا يُحْيِ اِحْيَاءً) پس تمہیں زندگی بخشی عالم وجود میں لایا۔
ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ حرف عطف متاخر ہونے پر دلالت کرتا ہے يُمِيْتُ مضارع واحد مذکر غائب كُمْ ضمیر مخاطب (اَمَاتَ يُمِيْتُ اِمَاتَةً) موت طاری کرنا۔ پھر اس حیات دنیوی کے بعد وہی تم پر موت طاری کریگا۔
ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ پھر اس کے بعد تمہیں حیاتِ ثانیہ عطا کرے گا ـــ جیسے پہلے کچھ بھی نہ تھے ـــ عدم محض سے تمہیں عالم وجود میں لایا ـــ پھر موت دی پھر اس موت کے بعد اعمال کی جزا و سزا کے لئے تمہیں دوبارہ زندگی عطا کریگا۔
ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ مضارع مجہول جمع مذکر مخاطب (رَجَعَ يَرْجِعُ رُجُوْعًا) پھر تم سب نے اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور اپنے اعمال کا حساب دینا ہے ـــ عقیدہ حشر اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے ـــ کائنات کے نظامِ عدل کا انحصار صرف اسی عقیدہ پر ہے۔
هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ـــ هُوَ اسم ضمیر مبتدا الَّذِيْ موصول خَلَقَ ماضی۔
بَيَانُ نِعْمَةٍ اُخْرٰى مُرَتَّبَةٍ عَلَى الْاُوْلٰى (بیضاوی) یہاں سے ایک دوسری نعمت کا بیان ہے کہ دنیا میں جو کچھ بھی ہم نے پیدا کیا وہ سب کچھ تمہارے لئے



Marfat.com

ہے.

اِنَّمَا الدُّنْیَا خَلَقْتُ لَکُمْ وَاَنَّکُمْ خُلِقْتُمْ لِلْاٰخِرَۃِ. "دنیا تمہارے لئے پیدا کی گئی اور تم آخرت کے لئے پیدا کئے گئے"

لَکُمْ کے معنی تمہارے نفع کی خاطر — اَیْ لِاَجْلِکُمْ وَلِاَنْ تَنْتَفِعُوْا بِہٖ فِیْ دُنْیَاکُمْ وَ دِیْنِکُمْ (کشاف) "دین و دنیا میں تمہارے فائدے اور نفع کے لئے"

فقہاء کے نزدیک یہ ایک مشہور کلیہ ہے:

اِنَّ الْاَصْلَ فِی الْاَشْیَاءِ الْمَخْلُوْقَاتِ اَلْاِبَاحَۃُ وَالْمُرَادُ بِالْاِبَاحَۃِ الْاِنْتِفَاعُ بِھَا اَکْلًا وَشُرْبًا وَلِبَاسًا وَتَدَاوِیًا وَرُکُوْبًا وَزِیْنَۃً (المنار)

"تمام مخلوقہ اشیاء کی اصل اباحت پر ہے اور اباحت سے مراد کھانے، پینے، پہننے دوا، سواری اور زینت کی اشیاء سے نفع اور فائدہ حاصل کرنا ہے"

اَلْاَرْضِ سے مراد جہت سفل یعنی زمین اور السماء سے جہت اعلیٰ یعنی علوی ہے — اُرِیْدَ بِالْاَرْضِ جِھَۃُ السِّفْلِ کَمَا یُرَادُ بِالسَّمَآءِ جِھَۃُ الْعُلُوِّ (بیضاوی)

جَمِیْعًا سب کی سب اس میں تاکید ہے کہ تمام ارضی اشیاء تمہارے لئے پیدا کی گئی ہیں تم ان کے لئے پیدا نہیں کئے گئے بلکہ تمہاری تخلیق کا مقصد تو اطاعتِ الٰہی ہے.

ثُمَّ اسْتَوٰٓی اِلَی السَّمَآءِ ثُمَّ تاخیر کے لئے نہیں بلکہ ہر دو تخلیق کے درمیان تفاوت کے لئے آیا ہے

ثُمَّ لَعَلَّہٗ لِتَفَاوُتِ مَا بَیْنَ الْخَلْقَیْنِ لِلتَّرَاخِیْ فِی الْوَقْتِ فَاِنَّہٗ



Marfat.com

ظَاهِرًا (بیضاوی)

السَّمَآءِ، اَلْمُرَادُ بِالسَّمَآءِ جِهَاتُ الْعُلُوِّ كَاَنَّهٗ قِيْلَ ثُمَّ اسْتَوٰى اِلٰى فَوْقُ. (کشاف) السماء سے مراد جہت اعلیٰ ہے.

(اِسْتَوٰى يَسْتَوِى اِسْتِوَاءً) یعنی قصد و ارادہ۔ وَالْاِسْتِوَاءُ هٰهُنَا مُتَضَمِّنٌ مَعْنَى الْقَصْدِ وَالْاِقْبَالِ لِاَنَّهٗ عُدِّيَ بِاِلٰى (ابن کثیر) استواء کے یہاں معنی قصد و ارادہ کے ہیں "اِلٰی" کے ساتھ اسے متعدی کیا گیا.

فَسَوّٰىهُنَّ (سَوّٰى يُسَوِّى تَسْوِيَةً) تَسْوِيَةٌ کے معنی تکمیل تک پہنچا دینے کے ہیں ـــ هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب کے لئے ہے.

سَبْعَ سَمٰوٰتٍ سات آسمان۔ اہل ہیئت نے سات آسمانوں سے مراد سات مشہور سیاروں کے مدار لئے ہیں ـــ تفسیر مظہری میں عرش اور اس کے اندر جتنے سماوات ہیں سب کرسی ہیں اور عرش و زمین کے اطراف کو محیط ہیں.

وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ علم کے معنی ہیں کسی چیز کا اس کی حقیقت کے ساتھ پالینا ـــ علیم مبالغہ کا صیغہ صفتِ دائمی ہے یعنی وہ اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھتا ہے۔ کوئی چیز اس کے احاطۂ علم سے باہر نہیں.

هُوَ مبتداء اور بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ اس کی خبر ہے.

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ۭ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَ



Marfat.com

نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ اِذْ | قَالَ | رَبُّ كَ | لِ الْمَلٰٓئِكَةِ | اِنِّيْ |
| اور جب | کہا | ربّ تیرے نے | واسطے فرشتوں کے | بیشک میں |
| جَاعِلٌ | فِي الْاَرْضِ | خَلِيْفَةً | قَالُوْا | اَ تَجْعَلُ |
| بنانے والا ہوں (بنانے والا ہوں) | (میں) زمین میں | خلیفہ۔نائب | انہوں نے کہا | کیا تو بنائے گا |
| فِيْ هَا | مَنْ | يُفْسِدُ | فِيْ هَا | وَ يَسْفِكُ |
| (میں) اس میں | جو شخص، کہ | فساد برپا کریگا | (میں) اس میں | اور بہائے گا |
| الدِّمَآءَ | وَ نَحْنُ | نُسَبِّحُ | بِ حَمْدِ | كَ |
| (واحد دم) خون | اور ہم | تسبیح بیان کرتے ہیں | ساتھ تعریف | تیری کے |
| وَ | نُقَدِّسُ | لَ كَ | قَالَ | اِنِّيْ |
| اور | تقدیس کرتے ہیں تیرے بے عیب ہونے کو بیان کرتے ہیں | واسطے تیرے | فرمایا (اللہ) | بیشک میں |
| اَعْلَمُ | مَا | لَا | تَعْلَمُوْنَ | |
| میں جانتا ہوں | جو | نہیں | تم جانتے ہو | |

"اور (وہ وقت یاد کرو) جب تیرے پروردگار نے فرشتوں سے کہا میں زمین پر اپنا نائب بنانا چاہتا ہوں وہ بولے کیا تو ایسے کو بنائے گا جو اس میں فساد برپا کرے گا اور خون بہائے گا درآنحالیکہ ہم تیری حمد کی تسبیح کرتے رہتے ہیں اور تیری پاکی پکارتے رہتے ہیں؟ (اللہ نے) فرمایا یقیناً میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔" ۳۰



Marfat.com

# تشریحات لغوی و تفسیری مطالب

قرآن مجید کتاب ہدایت ہے اور متقی لوگ ہی اس سے ہدایت حاصل کرسکتے ہیں ـــ پہلی پانچ آیات میں انہی لوگوں کا ذکر ہے ـــ آیت ۶، ۷ میں کفار کا بیان ہے جو صریح طور پر انکارِ حق سے کام لیتے ہیں ـــ آیت ۱۳ سے ۲۰ تک منافقین کی حالت کی دو مثالوں سے وضاحت کی گئی ـــ آیت ۲۱-۲۲ میں تمام بنی نوع انسان کو توحید و رسالت کی دعوت دی گئی ـــ ۲۳-۲۴ آیت میں قرآن کے معجز ہونے اور اس جیسے کلام کے لانے سے تمام انسانوں کے عجز کو بیان کیا اور منکرین کے لئے عذاب شدید کی تہدید کی آیت ۲۵ میں اہلِ ایمان کو بشارت دی گئی ہے ـــ آیت ۲۶ ـ ۲۷ میں منکرین اسلام کے قرآنی امثلہ پر اعتراضات کا جواب دیا گیا ـــ آیت ۲۸-۲۹ میں تخلیقِ انسان اور زمین و آسمان کی پیدائش وجود خالق پر دلیل پیش کی گئی. اب آیت ۳۰ میں آدم کی تخلیق، اسے خلیفۃ الارض بنانے اور ملائکہ پر اسکی علمی فضیلت کو بیان کیا گیا ـــ آیت ۳۹ تک آدم کے قصہ کو تفصیل سے بیان کیا ہے ـــ ابلیس کا آدم کی عظمت سے انکار ـ آدم کا سہو و خطا اور دنیا میں اس کے آباد ہونے کا بیان ہے

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً

اذ ظرف زمانی بمعنی وَاذْكُرْ یا مُحَمَّدُ اِذْ قَالَ ـ "اذ کا لفظ جب ماضی کے ساتھ آئے تو اس کے معنی مستقبل کے ہوتے ہیں" (المبرد)

مَلٰٓئِكَة مَلَك کی جمع ہے اور اس کی اصل الك اور الوکہ ہے



Marfat.com

بمعنی رسالت اَلْاُلُوْکُ الرِّسَالَۃُ وَمِنْہُ اَلُکَنِیْ اَیْ اَبْلَغْہُ رِسَالَتِیْ (راغب)
من الالوکۃ وھی الرسالۃ (روح) ملائکہ روحانی ہستیاں ہیں جو اللہ
تعالیٰ کی طرف سے رسول اور وسائط ہیں۔

لِاَنَّھُمْ وَسَائِطُ بَیْنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَبَیْنَ النَّاسِ فَھُمْ رُسُلُ اللّٰہِ اَوْ کَالرُّسُلِ اِلَیْھِمْ (بیضاوی) ملائکہ اللہ اور لوگوں کے درمیان ایک واسطہ
اور ذریعہ ہیں اور اللہ کے قاصد ہیں۔

اکثر علماء کا خیال ہے کہ وہ اجسام لطیفہ ہیں جو مختلف صورتیں اختیار
کر لینے پر قادر ہیں۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ رسولوں نے انہیں مختلف صورتوں
میں دیکھا ہے۔ (بیضاوی)۔

لِلْمَلٰٓئِکَۃِ میں لام تبلیغ کا ہے۔

خَلِیْفَۃً۔ خلف سے مشتق ہے (خَلَفَ یَخْلِفُ خَلْفًا) جس کے
معنی ہیں پیچھے آنے اور خلافت کے معنی ہیں کسی کی نیابت کرنا۔

اَلْخِلَافَۃُ اَلنِّیَابَۃُ مِنَ الْغَیْرِ اِمَّا لِغَیْبَۃِ الْمَنُوْبِ عَنْہُ وَاِمَّا لِمَوْتِہٖ
وَاِمَّا لِعَجْزِہٖ وَاِمَّا لِتَشْرِیْفِ الْمُسْتَخْلِفُ (راغب)

خلافت کے معنی کسی دوسرے کی نیابت کرنا یا تو منوب عنہ کی عدم
موجودگی کی وجہ سے یا اس کی موت یا اس کام سے اس کے عاجز ہونے یا
خلیفہ کے شرف کی وجہ سے۔

اللہ تعالیٰ کے احکام کے قائم کرنے اور اس کے فیصلوں کے نفاذ
کے لئے اسکی زمین میں اللہ کا خلیفہ۔ اس سے مراد آدم اور ان کی اولاد ہیں
اور اسی طرح تمام انبیاء جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے احکام کے نفاذ کے لئے



Marfat.com

مامور کیا.

قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۔

فرشتوں کا یہ کہنا نہ بطور مشورہ ہے اور نہ بطورِ اعتراض۔ اسلئے کہ نہ تو وہ مشورہ دے سکتے ہیں اور نہ اعتراض کر سکتے ہیں۔ بلکہ بطور تعجب ہے.

اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا ۔ اَ کلمہ استفہام ۔ تَجْعَلُ مضارع واحد مخاطب ۔ فِيْهَا میں دونوں جگہ ضمیر ارض کے لئے ہے اور فِيْهَا کی تکرار شدت فساد کے اظہار کے لئے ۔ اَ کلمہ استفہام ایجاب کے معنی دیتا ہے ۔ مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا (اَفْسَدَ يُفْسِدُ اِفْسَادًا) اَلْفَسَادُ ضِدُّ الصَّلَاحِ بگاڑ خرابی اصلاح کی ضد ہے ۔ اس مقام پر خلیفہ سے مراد صرف آدمؑ نہیں ہیں جیسے کہ بعض مفسرین نے خیال ظاہر کیا ہے بلکہ اس سے مراد جنسِ آدم ہے اور ظاہر ہے کہ فرشتوں کی مراد ذاتِ آدم نہیں ہے اس لئے کہ اگر ایسا ہوتا تو ملائکہ کا یہ کہنا کہ اے اللہ! تو ایسے کو خلیفہ بناتا ہے جو فساد برپا کریگا درست نہ ہوتا ان کی مراد اس سے جنسِ آدم ہے جو ایسا کرے گا.

فرشتوں کو آدم کی خلقت کا علم تھا اور وہ جانتے تھے کہ وہ ان چار اخلاطِ مختلفہ سے مرکب ہے.

وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ مضارع واحد مذکر غائب (سَفَكَ يَسْفِكُ سَفْكًا) خون بہانا۔ اَلدِّمَآءَ جمع دم کی ہے ۔ پس ان وجوہ کی بناء پر تیری تسبیح وتقدیس سے غافل ہو جائے گا.

وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ـــــ مضارع جمع متکلم (سَبَّحَ يُسَبِّحُ تَسْبِيْحًا) ۔ نُقَدِّسُ مضارع جمع متکلم (قَدَّسَ يُقَدِّسُ تَقْدِيْسًا)



Marfat.com

تسبیح و تقدیس ہر دو میں صرف یہ فرق ہے کہ تسبیح کا اطلاق باعتبار طاعات کے ہوتا ہے اور تقدیس کا بلحاظ اعتقادات کے (روح).

لَكَ میں "ك" ضمیر مخاطب کے ساتھ "ل" تخصیص کے لئے ہے کہ صرف تیری ذات کے لئے

وَنَحْنُ - واؤ حال کے لئے ہے (کشاف)

قَالَ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ - اَعْلَمُ مضارع واحد متکلم - ما موصول - تَعْلَمُوْنَ مضارع جمع مذکر مخاطب.

اَنَا اَعْلَمُ مِنَ الْمَصْلَحَةِ الرَّاجِحَةِ فِيْ خَلْقِ هٰذَا الصنف عَلَى الْمَفَاسِدِ الَّتِيْ ذَكَرْتُمُوْهَا مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (ابن کثیر) باوجود ان مفاسد کے مجھے اس کی تخلیق اور مصلحت راجح کا علم ہے جو تم نہیں جانتے.

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِيْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝ قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۚ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ عَلَّمَ | اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ | كُلَّ هَا | ثُمَّ | عَرَضَ |
| اور اس نے سکھائے | آدم کو نام | کل کے کل سب | پھر | پیش کیا سامنے لایا |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| هُمْ | عَلَى | الْمَلٰٓئِكَةِ | فَ قَالَ | اَنْۢبِـُٔوْنِيْ |
| ان کو | اوپر | فرشتوں کے | پس کہا اس نے | بتاؤ مجھ کو |
| بِ اَسْمَآءِ | هٰٓؤُلَآءِ | اِنْ كُنْتُمْ | صٰدِقِيْنَ | قَالُوْا |
| ساتھ ناموں | ان سب کے | اگر ہو تم | واحد صادق سچے | انہوں نے کہا |
| سُبْحٰنَكَ | لَا عِلْمَ | لَ نَا | اِلَّا مَا | عَلَّمْتَ نَا |
| پاک ہے تو | نہیں علم | واسطے ہمارے | مگر جو | تو نے سکھایا ہم کو |
| اِنَّكَ | اَنْتَ | الْعَلِيْمُ | الْحَكِيْمُ | قَالَ يٰٓاٰدَمُ |
| بیشک تو | ہی ہے | بہت جاننے والا | حکمت والا | کہا اے آدم |
| اَنْۢبِئْهُمْ | هُمْ | بِ اَسْمَآئِهِمْ | هِمْ | فَ لَمَّا |
| تو خبر دے۔ بتا | ان کو | ساتھ ناموں | ان کے | پس جب |
| اَنْۢبَاَ | هُمْ | بِ اَسْمَآئِهِمْ | هِمْ | قَالَ |
| بتلائے اس نے | ان کو | ساتھ نام | ان کے | کہا |
| اَلَمْ اَقُلْ | لَ كُمْ | اِنِّيْٓ | اَعْلَمُ | غَيْبَ |
| کیا نہیں کہا تھا میں نے | واسطے تمہارے | بیشک میں | جانتا ہوں | پوشیدہ باتیں |
| السَّمٰوٰتِ | وَ الْاَرْضِ | وَ اَعْلَمُ | مَا | تُبْدُوْنَ |
| آسمانوں کی | اور زمین کی | اور میں جانتا ہوں | جو | تم ظاہر کرتے ہو |
| وَ مَا | كُنْتُمْ | تَكْتُمُوْنَ | | |
| اور جو | ہو تم | چھپاتے | | |

" اور اللہ نے آدم کو نام سکھلا دیئے کل کے کل پھر انہیں فرشتوں کے سامنے پیش کیا۔ پھر فرمایا بتلاؤ تو ان



Marfat.com

کے نام اگر تم سچے ہو ۳۱ وہ بولے تو پاک ذات ہے ہمیں تو
کچھ علم نہیں مگر ہاں وہی جو تو نے ہمیں علم دے دیا بیشک
تو ہی ہے بڑا علم والا، حکمت والا ۳۲ (اللہ نے) فرمایا اے
آدم! بتلا دو انہیں ان کے نام پھر جب انہوں نے انہیں
ان کے نام بتلا دیئے تو فرمایا میں نے تم سے کہا نہ تھا کہ آسمانوں
اور زمین کی چھپی ہوئی چیزیں جانتا ہوں اور جو کہ تم ظاہر کرتے
ہو اور جو کچھ تم چھپاتے ہو وہ سب جانتا ہوں "۳۳

## تشریحاتِ لغوی وتفسیری مطالب

**وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا** (عَلَّمَ يُعَلِّمُ تَعْلِيْمًا۔ باب تفعیل) اٰدم عجمی اسم ہے اور ابوالبشر کے لئے اسم علم معرفہ ہے۔

خُلِقَ اٰدم مِنْ اَدِيْمِ الْاَرْضِ فَسُمِّيَ اٰدَم (ابن جریر) ۔ قِيْلَ سُمِّيَ بِذٰلِكَ لِكَوْنِ جَسَدِهٖ مِنْ اَدِيْمِ الْاَرْضِ وَقِيْلَ لِسُمْرَةٍ فِيْ لَوْنِهٖ (راغب)

اديم الارض سے اسکے جسد کے بنائے جانے کی وجہ سے آدم کہا گیا اور بعض نے کہا رنگت کے گندمی ہونے کی وجہ سے۔

اَلْاَسْمَاء جمع اسم کی ہے۔ اَلْاِسْمُ مَا يُعْرَفُ بِهٖ ذَاتُ الشَّيْءِ (راغب) جس سے کسی چیز کی ذات کو پہچانا جائے اسے اسم کہتے ہیں ۔۔۔ قَالَ ابْنُ سِيْدَهْ اَلْاِسْمُ هُوَ اللَّفْظُ الْمَوْضُوْعُ عَلَى الْجَوْهَرِ اَوِ الْعَرَضِ لِلتَّمْيِيْزِ اَيْ لِيَفْصِلَ بِهٖ بَعْضُهٗ عَنْ بَعْضٍ (تاج)

جوہر یا عرض کے لئے مقررہ لفظ کو اسم کہا جاتا ہے تاکہ ایک دوسرے



Marfat.com

سے امتیاز پیدا کیا جاسکے.

عَلَّمَ اٰدَمَ مُسَمَّیَاتِ الْاَسْمَاءِ (کشاف)

آدم کو مسمیات کا علم دیا گیا.

اَلْھَمَہٗ مَعْرِفَۃَ ذَوَاتِ الْاَشْیَاءِ وَخَوَاصِّھَا وَاَسْمَائِھَا وَاُصُوْلِ الْعِلْمِ وَ قَوَانِیْنِ الصَّنَاعَاتِ وَکَیْفِیَّۃِ اِدَارَتِھَا (بیضاوی)

اللہ تعالیٰ نے آدم کو چیزوں کے ناموں ان کے خواص اور اصولِ علم کی معرفت عطا فرمائی. یعنی اللہ تعالیٰ نے اس کے دل میں تمام اشیاء کا علم ڈالا بغیر کسی تعین و تحدید کے اسماء سے مراد مسمیات ہیں گویا کہ مدلول کو دلیل سے تعبیر کیا۔

کُلَّھَا ۔ کل مضاف ھا ضمیر مؤنث راجع باسماء مضاف الیہ۔ اسماء کی تاکید ہے. یعنی تمام تکوینی چیزوں کا علم اسے دے دیا گیا۔ اس آیت سے علم کے ذریعے آدم کی فضیلت فرشتوں پر ظاہر ہوتی ہے.

یہ آیات شرفِ انسانی پر دلالت کرتی ہیں اور عبادت پر علم کی فضیلت کو ظاہر کرتی ہیں اور یہ کہ آدم ان ملائکہ سے افضل ہے اسلئے کہ وہ ان سے زیادہ عالم ہے اور زیادہ جاننے والا ہی افضل ہوتا ہے. (بیضاوی)

ثُمَّ عَرَضَھُمْ عَلَی الْمَلٰٓئِکَۃِ (عَرَضَ یَعْرِضُ عَرْضًا) پیش کرنا. سامنے لانا ۔ یہاں عَرَضَھُمْ سے مراد محض اشیاء کے نام نہیں ہیں.

عَرَضَ الْخَلْقَ عَلَی الْمَلٰٓئِکَۃِ (ابن جریر) ۔ اَیْ عَرَضَ الْمُسَمَّیَاتِ (کشاف)

المرادُ بِہٖ ذَوَاتُ الْاَشْیَاءِ اَوْ مَدْلُوْلَاتُ الْاَلْفَاظِ (بیضاوی) اس سے مراد اشیاء کی ذات اور الفاظ کے مدلولات ہیں.



Marfat.com

فَقَالَ اَنْبِئُوْنِيْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

اَنْبِئُوْنِيْ ای اخبرونی انباء نبا سے مشتق ہے۔ خبرِ عظیم کو کہتے ہیں.

بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ ـــــ هٰٓؤُلَآءِ اسم اشارہ جمع یعنی المسمیاتِ والغرضُ مِنَ الْاِنْبَآءِ بِاَسْمَائِهَا اَلْاِبَانَةُ عَنْ مَعْرِفَتِهَا وتنبيهٌ على عجزِهِمْ (المنار) ان کے اسماء سے خبر دینے سے غرض ان کی معرفت کا اظہار ہے اور فرشتوں کے عجز پر تنبیہ ہے

اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ جمع صادق کی صدق ضد کذب ہے یعنی اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو ان اشیاء کی حقیقت بتاؤ.

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝

اِعْتِرَافٌ بِالْعَجْزِ وَالْقُصُوْرِ ۔ عجز اور قصور کا اعتراف.

سُبْحَانَكَ ۔ سُبْحَانَ مضاف كَ ضمیر مخاطب مضاف الیہ.

سُبْحَانَ ۔ غفران کی طرح مصدر ہے۔ ہمیشہ مضاف منصوب کی صورت میں مستعمل ہوتا ہے ـــ فرشتوں نے کہا تو پاک اور منزہ ہے ہمارا علم تو بالکل محدود ہے اور اتنا ہی ہے جتنا تو نے ہمیں عطا کیا ہے تو اپنی تخلیق میں عَلِیم اور صفات میں حکیم ہے ـ اَلْعَلِيْمُ فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے ـــ اَلْحَكِيْمُ ذو الحکمۃ حکمت والا.

افضل الاشیاء کی افضل العلوم کے ذریعے معرفت حاصل کرنے کو حکمت کہتے ہیں ـ پسندیدہ ترین صنعت سے کام لینے والے کو حکیم کہتے ہیں.

قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآىِٕهِمْ ۔ ـ اَنْبِئْهُمْ امر واحد مذکر (انباء



Marfat.com

مُنْبِئُ اِنْبَاءٌ) ۔ اَخْبَرَهُمْ ۔ هُمْ جمع مذکر کی ضمیر ملائکہ کے لئے ہے یعنی اَعْلِمْهُمْ انہیں بتایئے ۔ خبر دیجئے ۔ بِاَسْمَائِهِمْ یہاں ضمیر اشیاء کائنات یا مسمیات کی جانب ہے

فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ پھر جب آدم نے ان اشیاء کی حقیقت بتادی ۔ لَمَّا کلمۂ شرط بمعنی حین ۔ اَنْبَاءٌ ماضی واحد مذکر غائب.

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۝ ۔ اَ کلمۂ استفہام ۔ لَمْ اَقُلْ (قَالَ یَقُوْلُ قَوْلًا) اَقُوْلُ مضارع متکلم لَمْ اَقُلْ نفی جحد بلم کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا ۔ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ ۔ اِنَّ کلمہ تحقیق کلام ۔ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ غیب سے مراد وہ اشیاء جو مخلوق کی نظر سے پوشیدہ ہوں ورنہ تو اللہ تعالیٰ کے لئے غیب وشہود یکساں ہیں ۔ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سے مراد تمام کائنات ہے ۔ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۔ مَا موصول ۔ تُبْدُوْنَ مضارع جمع مذکر مخاطب (اَبْدَاءٌ یُبْدِیْ اِبْدَاءً) ۔ مِنْ بَدَا الشَّیْءُ بدوا وَبَدَاءً اَیْ ظَهَرَ ۔ تَكْتُمُوْنَ مضارع جمع مذکر مخاطب (کَتَمَ یَکْتُمُ کَتْمًا) چھپانا، یعنی میں تمہاری ظاہری اور پوشیدہ تمام باتوں کو اچھی طرح جانتا ہوں.

واولی الاقوال فِیْ ذٰلِكَ قَوْلُ اِبْنِ عَبَّاسٍ، وَهُوَ اَنَّ مَعْنٰی قَوْلِهٖ تَعَالٰی (وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ) الخ اس سلسلہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول سب سے بہتر ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سمٰوٰت والارض کے کامل علم کے ساتھ میں یہ بھی جانتا ہوں جو تم اپنی زبانوں سے ظاہر کرتے ہو اور جو تم اپنے



Marfat.com

دِلوں میں چھپاتے ہو میرے لئے کوئی چیز مخفی نہیں تمہاری پوشیدہ بائیں اور اعلانیہ امور میرے لئے یکساں ہیں۔

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ ۫ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ | اِذْ | قُلْ | نَا | لِ الْمَلٰٓئِكَةِ | اسْجُدُوْا | لِ اٰدَمَ |
| اور | جب | کہا | ہم نے | واسطے فرشتوں کے | سجدہ کرو | واسطے آدم کے |
| فَ | سَجَدُوْا | اِلَّا | اِبْلِيْسَ | اَبٰى |
| پس | ان سب نے سجدہ کیا | مگر۔ سوا | ابلیس کے | انکار کیا |
| وَ | اسْتَكْبَرَ | وَ | كَانَ | مِنَ | الْكَافِرِيْنَ |
| اور | تکبر اور غرور کیا | اور | تھا | (سے) | کافروں سے |

"اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کے آگے جھکو تو (وہ سب) جھکے مگر ابلیس (نہ جھکا) اس نے انکار کیا اور تکبر میں آگیا اور کافروں میں سے ہوگیا۔" ۳۴

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا (سَجَدَ يَسْجُدُ سَجْدَةً)۔ اسْجُدُوْا امر جمع مذکر۔ سجدہ کے لغوی معنی تواضع اور تذلل کے ہیں۔

سَجَدَ اَیْ خَضَعَ (قاموس)۔ اَلسُّجُوْدُ اَصْلُهٗ اَلتَّطَامُنُ وَالتَّذَلُّلُ (راغب)

سجود کی اصل سرافگندگی اور تذلل ہے



Marfat.com

شریعت میں عبادت کے ارادہ سے پیشانی کا زمین پر رکھنا ہے.
مفتی محمد عبدہٗ کہتے ہیں کہ اس سجود کی پوری معرفت ہم نہیں رکھتے لیکن اصولِ دین سے پتہ چلتا ہے کہ سجودِ عبادت نہ تھا اسلئے کہ اللہ کے علاوہ یہ کسی اور کے لئے جائز نہیں ہے.

هُوَ سُجُوْدٌ لَا نَعْرِفُ صِفَتَهٗ وَلٰكِنْ اُصُوْلُ الدِّيْنِ تَعَلِّمُنَا اِنَّهٗ لَيْسَ سُجُوْدَ الْعِبَادَةِ اِذْ لَا يُعْبَدُ اِلَّا اللّٰهَ تَعَالٰى (المنار) ــــ قِيْلَ لِلْمَعْنَى اللُّغَوِى وَلَمْ يَكُنْ فِيْهِ وَضْعُ الْجَبَاهِ بَلْ كَانَ ذٰلِكَ مُجَرَّدَ تَذَلُّلٍ وانقياد (روح) ــــ یہ سجود لغوی معنی کے لحاظ سے تھا اس میں پیشانی کا زمین پر رکھنا نہ تھا یہ محض تذلل و اطاعات کے لئے تھا.

كان السجود تحية لِاٰدم (مدارک) آدم کے لئے یہ سجدہ تحیۃ تھا.
تكرمة لاٰدم لا لعبادة لاٰدم (ابن جریر) آدم کی عزت و تکریم کے لئے تھا نہ کہ آدم کی عبادت کے لئے.
لِاٰدم میں ل "الیٰ" کے معنی میں ہے یعنی آدم کی طرف جیسے الی الکعبہ یعنی کعبہ کی طرف.

فالمسجود له بالحقيقة هو الله تعالىٰ وجعل اٰدم قبلة لسجودهم (بیضاوی) گویا فی الحقیقت مسجود لہ اللہ تعالیٰ ہیں آدم محض اس سجود کا قبلہ ہیں.
اى اسجدوا مستقبلين الىٰ وجه اٰدم (قرطبی) یعنی آدم کی طرف رُخ کرتے ہوئے سجدہ کرو.

فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ، اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ ــ فَسَجَدُوْا ماضی جمع مذکر غائب ــ اِلَّا کلمہ استثناء ــ اِبْلِيْسَ ــ ابلاس سے ہے (اَبْلَسَ يُبْلِسُ



Marfat.com

اِبلاسًا، اس کے معنی مایوس اور ناامید ہونا ہیں۔ یہاں بطور اسم علم کے شیطان کے لئے آیا ہے۔ ابلیس کا اصلی نام عزازیل ہے۔

اَلْاِبْلَاسُ الْحُزْنُ اِبْلِیْس اِفْعِیْل مِنَ الْاِبْلَاسِ وَ هُوَ الْاِبَاسُ مِنَ الْخَیْرِ وَالنَّدْمُ وَالْحُزْنُ (ابن جریر) ابلیس، ابلس سے مشتق ہے جس کے معنی شدت حزن اور مایوسی کے ہیں۔

ابلیس کے بارے میں عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ ملائکہ سے تھا لیکن یہ صحیح نہیں۔ سورۃ الکہف میں ہے:

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ؕ (آیت: ۵۰)

"اور (وہ دن یاد کرو جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کے روبرو جھکو، وہ جھکے البتہ ابلیس (نہ جھکا) وہ جنات میں سے تھا۔ سو اپنے پروردگار کے حکم سے نافرمانی کر بیٹھا"

بظاہر یوں پتہ چلتا ہے کہ جن ملائکہ کی جنس سے ہیں قرآن میں جن کے لفظ کا اطلاق ملائکہ پر بھی کیا گیا ہے جمہور مفسرین کی یہی رائے ہے، جیسے کہ ارشاد ہے:

وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ؕ (الصّٰفّٰت: ۱۵۸)

بہرحال دونوں غیر مرئی مخلوق ہیں جن میں اوصاف کے لحاظ سے فرق ہے۔ بعض کا خیال ہے جن میں سرسید احمد خان بھی شامل ہیں کہ جن اور ملائکہ قوائے وہمیہ کے نام ہیں یہ الگ کوئی مخلوق نہیں ہیں لیکن یہ خیال بالکل باطل اور لغو ہے جو نصوصِ قرآنی کے سراسر خلاف ہے۔

حضرت ابن عباس رضؓ سے مروی ہے کہ "ملائکہ کی ایک قسم ہے جن کو "جن"



Marfat.com

کہا جاتا ہے ابلیس انہی میں سے تھا۔"

آبٰی، ماضی واحد مذکر غائب (اَبٰی یَاْبٰی اِبَاءً) شدت سے انکار کیا۔

اِستَکْبَرَ، ماضی واحد مذکر غائب۔ باب استفعال من (اِستَکْبَرَ یَستَکْبِرُ اِستِکْبَارًا)

کَانَ، بمعنی صار۔ کان ناقصہ صار کے معنی میں آتا ہے۔ صَارَ مِنْهُمْ بِاِسْتِقْبَاحِهٖ اَمْرَ اللّٰهِ تَعَالٰی اِیَّاهُ بِالسُّجُوْدِ لِاٰدَمَ (بیضاوی)، آدم کے لئے حکم سجود کے ناپسندیدہ خیال کرنے کی وجہ سے وہ کافر ہوگیا۔

قَالَ اِبْنُ فَوْرَكَ ثُمَّ اِنَّ كُفْرَهٗ لَيْسَ لِتَرْكِ الْوَاجِبِ بَلْ اِسْتِقْبَاحِهٖ اَمْرَ اللّٰهِ بِالسُّجُوْدِ (روح)۔ ابلیس کا کفر ترکِ واجب کی وجہ سے نہ تھا بلکہ سجود کے لئے اللہ تعالیٰ کے حکم کو بُرا خیال کرنے کی وجہ سے تھا۔

وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ۪ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۪ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِى الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۝ فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ | قُلْنَا | يٰاٰدَمُ | اسْكُنْ | اَنْتَ |
| اور | کہا ہم نے | اے آدم | تو سکونت اختیار کر | تو |
| وَ | زَوْجُكَ | الْجَنَّةَ | وَ كُلَا | مِنْهَا |
| اور | بیوی زوجہ تیری | جنت | اور تم دونوں کھاؤ | (اس سے) اس (جنت سے) |
| رَغَدًا | حَيْثُ | شِئْتُمَا | وَ لَا | تَقْرَبَا |
| جی بھر کر | جہاں سے | تم دونوں چاہو | اور نہ | تم دونوں قریب جاؤ |
| هٰذِهِ | الشَّجَرَةَ | فَ تَكُوْنَا | مِنَ | الظّٰلِمِيْنَ |
| اس | درخت کے | پس تم دونوں ہو جاؤ گے | (سے) | ظالموں سے |
| فَ اَزَلَّ | هُمَا | الشَّيْطٰنُ | عَنْهَا | فَ اَخْرَجَ |
| پس لغزش دی | ان دونوں کو | شیطان نے | سے اس (جنت سے) | پس نکالا |
| هُمَا | مِمَّا | كَانَا | فِيْهِ | وَ |
| ان دونوں کو | (سے) اس (جنت سے) | وہ دونوں تھے | (میں) اس میں | اور |
| قُلْنَا | اهْبِطُوْا | بَعْضُ | كُمْ | لِ |
| کہا ہم نے | تم اترو | بعض (کوئی ایک) | تمہارا | واسطے |
| بَعْضٍ | عَدُوٌّ | وَ | لَكُمْ | فِي الْاَرْضِ |
| بعض (کوئی دوسرے) | دشمن | اور | واسطے تمہارے | (میں) زمین میں |
| مُسْتَقَرٌّ | وَّ مَتَاعٌ | اِلٰى | حِيْنٍ | فَ تَلَقّٰى |
| ٹھکانا قرارگاہ | اور سازوسامان | (تک) | ایک وقت تک | پس حاصل کئے |
| اٰدَمُ | مِنْ | رَّبِّهٖ | كَلِمٰتٍ | فَ |
| آدم نے | (سے) | رب اپنے سے | کچھ کلمے | پس |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| تَابَ | عَلَیْہِ | اِنَّہٗ | ھُوَ التَّوَّابُ | الرَّحِیْمُ |
| رجوع کیا (توبہ قبول کی) | اوپر اسکے | بیشک وہ | وہ توبہ قبول کرنیوالا | مہربان ہے |

"اور ہم نے کہا اے آدم تم اور تمہاری بیوی بہشت میں رہو سہو اور اس میں جہاں سے چاہو خوب کھاؤ اور اس درخت کے پاس نہ جانا ورنہ تم گنہگاروں میں سے ہو جاؤ گے ۳۵ پھر شیطان نے دونوں کو پھسلایا اسی درخت کے باعث اور جس میں تھے نکلوا دیا اور ہم نے کہا (اب) تم سب نیچے اتر جاؤ ایک دوسرے کے دشمن ہو کر اور تمہارے لئے زمین پر ہی ٹھکانا اور ایک میعاد تک نفع اٹھانا ہے ۳۶ پھر آدم نے اپنے پروردگار سے کچھ الفاظ سیکھ لئے پھر اللہ نے ان کی توبہ قبول کر لی وہ تو ہے ہی بڑا توبہ قبول کرنے والا بڑا مہربان ہے۔" ۳۷

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

وَقُلْنَا یٰٓاٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ ۔ قُلْنَا ماضی جمع متکلم (قَالَ یَقُوْلُ قَوْلًا) ۔ اُسْکُنْ الامر واحد مذکر (سَکَنَ یَسْکُنُ سَکَنًا) اس کے معنی ٹھہرنے اور استقرار کے ہیں اَنْتَ ضمیر مخاطب، اس سے مراد یہ ہے کہ اصل مخاطب حضرت آدمؑ تھے ۔ زَوْجُکَ (ترکیبِ اضافی) ۔ زوج کا لفظ قرآن مجید میں امرأۃ کی بنسبت محل تعظیم و اکرام میں آیا ہے

اَلْجَنَّۃَ باغ، جس کے درخت زمین کو چھپا لیں (کُلُّ بُسْتَانٍ ذِیْ شَجَرٍ یَسْتُرُ



Marfat.com

بِاَشْجَارِہِ الْاَرْضَ (راغب)

وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ۔ كُلَا الامر تثنیہ مذکر (اَکَلَ یَاْکُلُ اَکْلًا) ۔ مِنْهَا من لجنۃ رَغَدًا واسعًا هَنِيًّا حَيْثُ شِئْتُمَا جس جگہ سے چاہو سوائے ایک کے جس سے منع کیا گیا ہے

وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ (قَرُبَ یَقْرُبُ قُرْبًا) فعل نہی صیغہ تثنیہ حاضر هٰذِهِ الشَّجَرَةَ، شجرہ اس نبات کو کہتے ہیں جس کا تنا ہو شجرہ سے مراد کونسا درخت ہے۔ قرآن و حدیث میں اس کی تصریح موجود نہیں ہے۔ ابن جریر، امام رازی، ابن کثیر وغیرہ مفسرین کا مسلک اس باب میں یہی ہے واللہ اعلم بالمراد من الشجرۃ ـــــ امام ابن جریر کہتے ہیں کہ ہمیں متعین طور پر اس بات کا علم نہیں ہے کہ وہ کونسا درخت تھا۔ قرآن و سنت میں اسکے لئے کوئی دلیل نہیں ہے۔ امام رازی نے بھی اپنی تفسیر میں اسی بات کو ترجیح دی ہے

فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۔ فتکونا مضارع تثنیہ مخاطب (کان یکون کونًا) ۔ ظلم کے اصلی معنی "وَضْعُ الشَّيْءِ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعِهِ الْمُخْتَصِّ بِهٖ" یعنی کسی چیز کا اس کے محل اصلی پر نہ رکھنا ظلم کہلاتا ہے یعنی اس طرح اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی وجہ سے تم ظالموں میں سے ہو جاؤ گے ـــ لَا تَقْرَبَا سے اس طرف بھی اشارہ ہے کہ غیر مباح اشیاء کے قریب بھی نہ بھٹکا جائے تاکہ گناہ میں مبتلا نہ ہو جائے۔

فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ (ازلّ یزلّ ازلالا) ازلّ کے معنی ہیں لغزش مع زوال۔ اِسْتِرْخَالُ الرِّجْلِ مِنْ غَيْرِ قَصْدٍ (راغب) بغیر قصد و ارادہ کے پاؤں کی لغزش ـــ عَنْهَا عَنِ الْجَنَّةِ اَوْ عَنِ



Marfat.com

الشَّجَرَةَ الشَّيْطٰنُ مِنْ شَطَنَ اَیْ بَعُدَ فَسُمِّیَ بِهٖ لِبُعْدِهٖ عَنِ الْخَیْرِ وَ عَنِ الرَّحْمَةِ (معالم) شیطٰن کا مادہ شطن ہے اسکے معنی ہیں دُور ہونا خیر ورحمت سے دُوری کی وجہ سے اسے شیطان کہا گیا۔

شیطان سے مراد بالاتفاق ابلیس ہے فَاَزَلَّهُمَا کی تشریح میں بعض مفسرین نے لکھا ہے " هٰذَا دَلِیْلٌ اَنَّهٗ یَجُوْزُ اِطْلَاقُ اِسْمِ الزَّلَّةِ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ كَمَا قَالَ مَشَائِخُ الْبُخَارِیْ (مدارک) کہ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ الزلۃ (لغزش) کا اطلاق انبیاء کے لئے بھی کیا جا سکتا ہے

ملا علی قاری شرح فقہ اکبر میں لکھتے ہیں:

فَقَدْ كَانَتْ مِنْهُمْ اَیْ مِنْ بَعْضِ الْاَنْبِیَآءِ زَلَّاتٌ اَیْ تَقْصِیْرَاتٌ وَ خَطِیْٓاٰتٌ اَیْ عَثَرَاتٌ هٰذَا مَا عَلَیْهِ اَكْثَرُ الْعُلَمَاءِ خَلَفًا لِجَمَاعَةِ الصُّوْفِیَّةِ وَ طَائِفَةٍ مِنَ الْمُتَكَلِّمِیْنَ حَیْثُ نَفَوُا السَّهْوَ وَالنِّسْیَانَ وَالْغَفْلَةَ۔ آدم اور حوا کو جنت سے نکالے جانے کے بارے میں بعض مفسرین نے اسرائیلیات سے بہت سے قصے نقل کئے ہیں جن کی کوئی سند نہیں۔

مِمَّا كَانَا فِیْهِ (مِنْ۔ مَا) اَیْ مِنَ النَّعِیْمِ وَالْكَرَامَةِ اَوْ مِنَ الْجَنَّةِ (کشاف) یعنی جنت یا عزت وتکریم کے مقام سے نکالے گئے۔ یہاں ازلال اور اخراج کی نسبت ابلیس کی طرف بطور مجاز ہے فاعل حقیقی تو اشیاء کا اللہ تعالیٰ ہی ہیں۔

وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِی الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰی حِیْنٍ ۝ ۔ قُلْنَا ماضی جمع متکلم۔ اهْبِطُوْا امر جمع مذکر (هبط یهبط هبوطا)۔ الهبوط النزول الی الارض یعنی الانحدار علی سبیل



Marfat.com

القهر واذا استعمل فی الانسان فعلی سبیل الاستخفاف (مدارک)

ھبوط کے معنی ہیں زمین پر اترنا یعنی جبری نزول انسان کے لئے جب یہ لفظ استعمال میں لایا جائے تو اس کے معنی استخفاف کے ساتھ نزول کے ہوتے ہیں.

اِھْبِطُوْا میں ضمیر جمع سے خطاب آدم اور اس کی تمام ذرّیت سے ہے.

بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ انسان میں خیر و شر دونوں قوتیں موجود ہیں۔ اسی بنا پر کہا گیا کہ اسی بدی یا شیطانی قوت کی وجہ سے تم دنیا میں ایک دوسرے کے ساتھ برائی اور دشمنی سے کام لوگے

وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ. (اِسْتَقَرَّ يَسْتَقِرُّ اِسْتِقْرَارًا) مُسْتَقَرٌ قرارگاہ۔ ٹھکانہ ۔ مَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ تمتع ۔ نفع حاصل کرنا ـــــ اس سے پتہ چلا کہ آدم کو پہلی بار زمین پر بھیجا جا رہا ہے اس سے قبل وہ جنت میں تھا اور اس کا یہ قیام ارضی دائمی نہ ہوگا بلکہ صرف ایک وقت معیّن تک ہوگا ـــ تنبیہًا اَنَّ لِكُلِّ اِنْسَانٍ فِي الدُّنْيَا تَمَتُّعًا مُدَّةً مَعْلُوْمَةً (راغب) ـــــ اِلٰى حِيْنٍ سے اس امر کی مزید وضاحت کر دی کہ یہ زمینی زندگی بالکل ایک عارضی ہوگی اور موت اصل فطرت اور لازمی ہے.

فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ ۔ تلقّی ماضی واحد مذکر غائب کا مادہ لقی ہے اور اسکے معنی کسی چیز کا سامنا کرنا ـــ ملاقات کرنا یا قبول کرنا کے ہیں ـــ كَلِمٰتٍ جمع "کلمہ" کی ہے

اَیْ اَلْهَمَهُ اللّٰهُ اِيَّاهَا فَاَنَابَ اِلَيْهِ بِهَا وَهِيَ كَمَا فِي سُوْرَةِ الْاَعْرَافِ



Marfat.com

مفسرین نے لکھا ہے کہ وہ کلمات جو آدم کو اللہ نے الہام کئے وہ سورۂ اعراف کی یہ آیت ہے۔

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۔ (الاعراف: ۲۳)

"اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنی جانوں پر (بڑا) ظلم کیا اور اگر تو ہماری مغفرت نہ کرے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو یقیناً ہم گھاٹا اٹھانے والوں میں ہو جائیں گے۔"

فَتَابَ عَلَيْهِ (تَابَ يَتُوْبُ تَوْبَةً) رجوع کرنا۔ جب بندہ کی طرف سے ہو تو اس کے معنی اللہ کی طرف رجوع کرنا ہے۔

تاب علیہ ای قبل توبۃ منہ (راغب) اللہ تعالیٰ نے اس کی توبہ قبول کرلی یہاں پر آدم کے ساتھ ان کی زوجہ کا ذکر نہیں ہے اسلئے کہ مرد متبوع اور زوجہ اس کی تبع ہے۔

اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ۔ ـــ التَّوَّاب مبالغہ کا صیغہ ہے يُقَالُ لِلّٰهِ ذٰلِكَ لِكَثْرَةِ قَبُوْلِهٖ تَوْبَةَ الْعِبَادِ حَالًا بَعْدَ حَالٍ (راغب) اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ کثرت سے قبول کرتا ہے اس لئے اسے "تواب" کہا جاتا ہے۔

رَحِيْم بھی صفت مبالغہ ہے۔ وَفِي الْجَمْعِ بَيْنَ الْوَصْفَيْنِ وَعْدُ التَّائِبِ بِالْاِحْسَانِ وَالْعَفْوِ (بیضاوی) تواب اور رحیم دو اوصاف بیان کرکے تائب کے لئے احسان و عفو کا وعدہ فرمایا ہے۔ فطری کمزوری سے نجات پانے اور ہدایت کے حصول کے لئے وحی الٰہی کے بغیر چارہ نہیں ـــ اللہ کا کلام ہی باعث ہدایت ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے (سرسید اور ان کے ہم نوا) کہ ضمیر کی آواز ہدایت



Marfat.com

کے لئے کافی ہے لیکن یہ خیال بالکل باطل اور لغو ہے۔

قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى
فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٣٨﴾
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ
النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٣٩﴾ ع

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| قُلْنَا | اهْبِطُوْا | مِنْ هَا | جَمِيْعًا | فَ اِمَّا |
| ہم نے کہا | تم اترو | (سے) اس (جنت سے) | سب کے سب | پس اگر |
| يَاْتِيَنَّ | كُمْ | مِنْ نِّيْ | هُدًى | فَ مَنْ |
| آئے | تمہارے پاس | (سے) میری طرف سے | ہدایت | پس جو کوئی |
| تَبِعَ | هُدَا يَ | فَ لَا | خَوْفٌ | عَلٰى هِمْ |
| اتباع کرے پیچھے چلے | ہدایت میری کے | پس نہیں | ڈر | اوپر ان کے |
| وَ لَا | هُمْ | يَحْزَنُوْنَ | وَ الَّذِيْنَ | كَفَرُوْا |
| اور نہ | وہ | غمناک ہوں گے | اور جو لوگ | کفر اختیار کریں |
| وَ كَذَّبُوْا | بِ | اٰيَاتِ | نَا | اُولٰٓئِكَ |
| اور جھٹلایا | ساتھ | آیتوں نشانیوں | ہماری کے | وہ |
| اَصْحٰبُ | النَّارِ | هُمْ | فِيْ هَا | خَالِدُوْنَ |
| ساتھی | آگ (جہنم) کے | وہ | (میں) اس میں | ہمیشہ رہنے والے |

"ہم نے حکم دیا کہ تم سب اس سے نیچے اتر جاؤ پھر اگر تمہیں میری طرف سے کوئی ہدایت پہنچے تو جو جو کوئی پیروی میری ہدایت کی کریگا سو انکے لئے نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہی ہونگے ۳۸ اور جو لوگ



Marfat.com

کفر کریں گے اور ہماری آیتوں کو جھٹلائیں گے سو وہی دوزخی ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ پڑے رہیں گے۔ ۳۹

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

**قُلْنَا اهْبِطُوا مِنْهَا جَمِيعًا** جنت سے نکلنے کا دوبار حکم دیا گیا۔ پہلا حکم آدم کے لئے اس کی لغزش کی وجہ سے تھا۔ فَتَلَقّٰى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ سے اس کی توبہ کی قبولیت کی خبر دی گئی۔

دوسرا حکم، طاعت اور معصیت ہر دو کے آثار کے لحاظ سے دیا جا رہا ہے کہ اب تم سب نے دنیا میں رہنا ہے اور ہدایت اور گمراہی میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنا ہے ہدایت کی پیروی کرنے والوں کے لئے کسی قسم کا خوف و حزن نہیں ہوگا لیکن تکذیب اور کفر سے کام لینے والوں کے لئے ابدی عذاب ہوگا۔

**فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى** ــــ اِمَّا۔ اِنْ شرطیہ اور مَا تاکید سے مرکب ہے ــــ يَاْتِيَنَّكُمْ (اَتٰى يَاْتِيْ اِتْيَانٌ) يَاْتِيَنَّ فعل مضارع مؤکد بنون ثقیلہ ۔ مِنِّيْ من ی میری طرف سے۔ هُدًى مصدر (هدى يهدى هداية هدى) یعنی وہ ہدایت جو رسولوں کے ذریعے سے تمہاری طرف بھیجی جائے گی ــــ اَیْ مِنْ مُّرْشِدٍ وَّكِتَابٍ مُّبِيْنٍ (المنار)

**فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ** (تبع يتبع تبعا) نقش قدم پر چلنا۔ حکم پر عمل کرنا۔

هُدَايَ (هدا+ی) مضاف الیہ (میری ہدایت)۔

**فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝** خوف کا تعلق مستقبل سے ہوتا ہے اور حزن کا ماضی سے یعنی وسوسہ شیطان اور خسران سے انہیں کسی قسم کا خوف نہیں ہوگا اور نہ ہی فوتِ مطلوب سے انہیں حزن ہوگا۔



Marfat.com

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ ــ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا ماضی جمع مذکر غائب کفر (نکار
صریح) ــ كَذَّبُوْا ماضی جمع مذکر غائب (كَذَّبَ يُكَذِّبُ تَكْذِيْب) انہوں
نے جھٹلایا۔ اٰيَات جمع اٰيت کی ہے علامت اور نشان کو کہتے ہیں اور
آیات سے مراد کتب منزلہ ہیں۔ قرآن مجید کے ہر جملہ کو بھی آیت کہا جاتا ہے اسکا
اشتقاق اَتٰی سے ہے اور اس کی اصل اٰيَه اور اٰدِيَه ہے خلافِ قیاس
اسے آیت میں تبدیل کر دیا گیا۔

اَصْحَاب واحد صاحب ملازم ساتھ لگ جانا۔ اَصْحَابُ النَّارِ
یعنی دوزخی لوگ ۔ صاحب الملازم (راغب) ــ خلود کے معنی ہیں
کسی چیز کا کسی حالت پر دوام رہنا اور کسی قسم کے تغیر کو قبول نہ کرنا۔
اَلْخُلُوْدُ هُوَ بَقَاءُ الشَّيْءِ مِنْ اِعْتِرَاضِ الْفَسَادِ وَبَقَاءُهٗ عَلَى الْحَالَةِ الَّتِيْ
عَلَيْهَا "کسی چیز کے فساد سے مبرا ہونے اور اپنی اصلی حالت پر قائم رہنے
کو خلود کہتے ہیں"

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ
وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ۝ وَ
اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ
كَافِرٍ بِهٖ ۪ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۪ وَّاِيَّايَ
فَاتَّقُوْنِ ۝



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| يَا | بَنِيْ | اِسْرَائِيْلَ | اُذْكُرُوْا | نِعْمَتِ |
| لے | بیٹو | اسرائیل یعقوب | تم یاد کرو | نعمت |
| ی الَّتِیْ | اَنْعَمْتُ | عَلَيْكُمْ | وَ | اَوْفُوْا |
| میری وہ جو | میں نے انعام کی | اوپر تمہارے | اور | تم پورا کرو |
| بِ عَهْدِ | یْ | اُوْفِ | بِ | عَهْدِكُمْ |
| ساتھ عہد | میرا۔میرے | میں پورا کرونگا | ساتھ | عہد تمہارے کے |
| وَ | اِيَّایَ | فَارْهَبُوْنَ | وَ | اٰمِنُوْا |
| اور | خاص مجھ سے | پس ڈرو۔ڈرتے رہو | اور | ایمان لاؤ |
| بِ مَا | اَنْزَلْتُ | مُصَدِّقًا | لِّ | مَا |
| ساتھ اسکے | میں نے نازل کیا | تصدیق کرنے والا | واسطے | اس (جو) |
| مَعَ | كُمْ | وَ لَا | تَكُوْنُوْا | اَوَّلَ |
| پاس | تمہارے | اور نہ | ہو جاؤ تم | پہلے |
| كَافِرٍ | بِ ہٖ | وَ لَا | تَشْتَرُوْا | بِ |
| کافر | ساتھ اسکے | اور نہ | خریدو تم | بدلے۔ساتھ |
| اٰيَاتِ | یْ | ثَمَنًا | قَلِيْلًا | و |
| آیتوں نشانیوں | میری | قیمت۔مال | تھوڑا | اور |
| | اِيَّایَ | فَاتَّقُوْنِ | | |
| | خاص مجھ سے | ڈرتے رہو۔تقویٰ اختیار کرتے رہو | | |

"اے بنی اسرائیل! میرا وہ انعام یاد کرو جو میں نے تم پر کیا اور مجھ سے وعدہ پورا کرو تو میں تم سے وعدہ پورا کروں اور تم صرف



Marfat.com

مجھی سے ڈرتے رہو"[۴۱] اور (اس کتاب) پر ایمان لاؤ جو میں نے (اب) نازل کی ہے تصدیق کرتی ہوئی اس (کتاب) کی جو تمہارے پاس ہے اور مت بنو اس کے ساتھ اوّلین کفر کرنے والے اور میری آیتوں کو فروخت مت کر ڈالو تھوڑی قیمت پر اور مجھ ہی سے ڈرو۔"[۴۱]

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

**یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ** ـــ یا حرفِ ندا یٰبَنِیْ اِسْرَائِیْل منادی۔ اے اولاد یعقوبؑ ـــ اسرائیلؑ حضرت یعقوبؑ کا لقب ہے ـــ مشہور پیغمبر حضرت ابراہیمؑ سے دو نسلیں چلیں ایک بی بی ہاجرہؓ سے جن کے بطن سے حضرت اسماعیلؑ پیدا ہوئے یہ نسل بنی اسمٰعیل کہلائی قریش اسی کی ایک شاخ ہے۔

دوسری نسل بی بی سارہؓ کے بطن سے حضرت اسحاقؑ پیدا ہوئے جن کے فرزند حضرت یعقوبؑ کا لقب اسرائیلؑ تھا اسی سے یہ نسل بنی اسرائیل کہلائی۔

(بنی۔ بنو) ابناء ابن کی جمع ہے جو بناء سے مشتق ہے۔

اسرائیل عبرانی لفظ ہے 'اسر' بمعنی 'عبد' کے ہیں۔ عربی میں 'اسر' قید کرنے کو بھی کہتے ہیں اسی سے اسیر بھی ہے۔ اسرائیل کے لفظی معنی عبداللہ، اللہ کا بندہ۔ حضرت یعقوبؑ کا یہ لقب تھا۔

بنی اسرائیل اور بنی اسماعیل دو برادر قومیں ہیں بنی اسمٰعیل پہلے ہی سے عرب میں آباد تھے۔ بنی اسرائیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے کئی سو سال



Marfat.com

قبل عرب میں آکر آباد ہوئے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ان کے تین قبائل مدینہ میں آباد تھے

۱۔ بنو نضیر ۲۔ بنو قریظہ ۳۔ بنو قینقاع خیبر کے علاقہ میں یہود کی اپنی حکومت تھی۔

قرآن مجید کا خطاب ساری کائنات کے لئے ہے۔ الٓمّٓ۔ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ کے بعد بتایا کہ بنی نوعِ انسان کی دو قسمیں ہیں۔ ایک مؤمن جو قرآن کے دستورِ حیات کو تسلیم کرتے ہیں ۔ دوسرے کافر جو اس کا انکار کرتے ہیں پھر ایک ایسے گروہ کا ذکر کیا جو منافقت سے کام لیتے ہیں۔

تیسرے رکوع میں تمام بنی نوع انسان کو خطاب کرتے ہوئے انہیں توحید و رسالت کی تعلیم دی۔

چوتھے رکوع میں انسان کی غرض و غایت کو بیان کر کے بتایا کہ انبیاء کی تعلیم پر چلنا انسان کے لئے نجات کا باعث ہے اور خدائی ہدایت سے غفلت اس کی تباہی اور بربادی کا سبب ہے۔

پانچویں رکوع سے بنی اسرائیل کا ذکر شروع ہوتا ہے جو متعدد رکوعات تک چلتا ہے ۔ بنی اسرائیل کا ذکر خاص طور پر اس لئے کیا گیا کہ اس قوم پر اللہ تعالیٰ نے بے شمار نوازشات کیں مدت تک ان میں انبیاء مبعوث فرمائے۔ اور دنیوی اقتدار بھی انہیں حاصل رہا اور عرصۂ دراز تک اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے اکرام و افضال سے مالا مال کیا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد سب سے زیادہ مخالفت کرنے والے یہی لوگ تھے۔ اسی بناء پر یہاں بالخصوص انہی کو مخاطب ٹھہرایا گیا ہے۔



Marfat.com

اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ ــــ اُذْكُرُوْا الامر جمع مذکر من ذَکَرَ یَذْکُرُ ذِکْرًا یاد دلانا۔ بنی اسرائیل کو وہ تمام سابقہ انعام و اکرام یاد دلائے گئے کہ تم میں انبیاء مبعوث کیے گئے۔ دنیوی اقتدار عطا کیا گیا اور اپنی تمام نعمتوں سے تمہیں مالا مال کیا گیا۔ اس کے بعد انہیں کہا گیا۔

وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ۝ اَوْفُوْا الامر جمع مذکر (وفی یفی وفاء) پورا کرنا۔ مکمل کرنا ــــ تم میرے عہد کو پورا کرو میں تمہارے عہد کو پورا کروں گا ــــ اللہ تعالیٰ کا ان سے یہ عہد تھا

"اَنْ يَّعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّاَنْ يُّؤْمِنُوْا بِرُسُلِهٖ وَاَنْ يَّخْضَعُوْا لِلْاَحْكَامِ وَشَرَائِعَهٗ وَعَهِدَ اِلَيْهِمْ اَنْ يُّرْسِلَ اِلَيْهِمْ نَبِيًّا مِّنْ بَنِيْ اِخْوَتِهِمْ اَيْ بَنِيْ اِسْمٰعِيْلَ هٰذَا هُوَ الْعَهْدُ الْخَاصُّ الْمَنْصُوْصُ هٰذَا هُوَ عَهْدُ اللّٰهِ وَاَمَّا عَهْدُهُمْ فَهُوَ تَمْكِيْنُهُمْ فِي الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ وَالنَّصْرُ عَلٰى اُمَمِ الْكَافِرِهِ وَالرِّفْعَةِ فِي الدُّنْيَا"

"اللہ تعالیٰ کے ساتھ ان کا یہ عہد تھا کہ میری عبادت کرو گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گے۔ میرے رسولوں پہ ایمان لاؤ گے میرے احکام و شرائع کو تسلیم کرو گے اور اللہ تعالیٰ نے ان سے یہ عہد بھی کیا تھا کہ ان کے بھائی بنی اسمٰعیل سے ان کی طرف نبی بھیجا جائے گا یہی عہدِ مخصوص اللہ کا عہد تھا اس کے مقابلے میں ارضِ مقدس میں قیام کافر اقوام پر فتح



Marfat.com

مندی اور دنیا میں سربلندی کا اللہ نے ان سے وعدہ کیا تھا"

وَاِیَّایَ فَارْهَبُوْنِ ۔ رھب سے ہی (رھب یرھب رھبا) خوف اور اضطراب سے ملے جلے ڈر کا نام رھب ہے یعنی صرف میرا ڈر اور خوف تمہارے دل میں ہو۔ دوسروں کا خوف و ڈر دل سے نکال دو۔

وَ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍ بِهٖ ۔ وَ اٰمِنُوْا امر جمع مذکر مَا موصول بِمَا اَنْزَلْتُ یعنی قرآن ماضی واحد متکلم (اَنْزَلَ یُنْزِلُ اِنْزَال) مُصَدِّقًا صدق سے ہے (صَدَّقَ یصدّق تصدیقا) جو اس کی تصدیق کرتا ہے جو تمہارے پاس ہے ۔ لِمَا مَعَكُمْ اشارہ توریت کی طرف ہے ۔ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍ بِهٖ ۔ وَلَا تَكُوْنُوْا فعل نہی مضارع جمع مذکر مخاطب (کان یکون کونا)

ولا تکونوا اوّل فریق کافر (قرطبی) امام راغب نے اوّل کے معنی اسلام میں ایمان و مقتداء کے ہیں ۔ اوّل کا لفظ ہمیشہ تقدم زمانی کے لئے ہی نہیں آتا

ای لا تکونوا ممن یقتدیٰ بکم فی الکفر (راغب) اَیْ لَا تُبَادِرُوْا اِلَی الْکُفْرِ بِہٖ وَھٰذَا الْاِسْتِعْمَالُ مَعْرُوْفٌ فِی الْکَلَامِ الْبَلِیْغِ لِھٰذَا الْمَعْنٰی لَا یُقْصَدُ بِالْاَوَّلِیَّۃِ نَفْسِھَا حَقِیْقَتُھَا (المنار) یعنی کفر کی طرف سبقت سے کام نہ لو۔ اوّل کے لفظ کا استعمال اس معنی کے لحاظ سے معروف ہے

وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا ۫ وَّاِیَّایَ فَاتَّقُوْنِ ۝

وَلَا تَشْتَرُوْا فعل نہی جمع مذکر مخاطب (اِشْتَرٰی یَشْتَرِیْ اِشْتِرَاءً) خریدنا بیچنا میری آیات کو ثمنِ قلیل یعنی دنیوی زندگی کے فوائد کی خاطر مت بیچو اور صرف مجھ ہی سے ڈرتے رہو فَاِیَّایَ میں حصر ہے دنیا کی بڑی سے بڑی دولت



Marfat.com

بھی آخرت کے مقابلے میں قلیل ہے۔ كُلُّ كَثِيْرٍ اِلَيْهِ قَلِيْلٌ وَ كُلُّ كَثِيْرٍ اِلَيْهِ حَقِيْرٌ (کشّاف) قولہ تعالیٰ:

قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ (النساء: ۷۷)

"دنیا کا تمام ساز و سامان محض قلیل ہے۔"

امام رازی نے اِشْتَرَاء کے معنی ابتدال کے لیے ہیں یعنی تبادلہ کرنا اور معاوضہ سے کام لینا۔

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ | لَا | تَلْبِسُوْا | الْحَقَّ | بِ الْبَاطِلِ | وَ |
| اور | نہ | ملاؤ | حق کو | ساتھ باطل کے | اور |
| تَكْتُمُوْا | الْحَقَّ | وَ اَنْتُمْ | تَعْقِلُوْنَ | وَ |
| چھپاؤ (نہ) | حق و راستی | اور تم | جانتے ہو | اور |
| اَقِيْمُوا | الصَّلٰوةَ | وَ | اٰتُوا | الزَّكٰوةَ |
| قائم کرو | نماز | اور | دو - ادا کرو | زکوٰۃ |
| وَ | اَرْكَعُوْا | مَعَ | الرّٰكِعِيْنَ |
| اور | رکوع کرو جھکو | ساتھ | رکوع کرنے والوں - جھکنے والوں |



Marfat.com

"اور حق کو ناحق کے ساتھ خلط ملط مت کرو اور حق کو مت چھپاؤ
درآنحالیکہ تم جان بھی رہے ہو ۴۲ اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دیا کرو
اور (نماز میں) جھکنے والوں کے ساتھ جھکتے رہو۔" ۴۳

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ — لَا تَلْبِسُوْا فعل نہی جمع مذکر مخاطب (لَبَسَ يَلْبِسُ لِبَاسًا تلبیس کے اصل معنی چھپانے اور ڈھانپنے کے ہیں اسی سے "لباس" بھی ہے

و اصل اللبس ستر الشیٔ (راغب)

الحق، حق نقیض باطل ہے 'صدق' کو بھی کہتے ہیں جس کے اصل معنی مطابقت اور موافقت کے ہیں.

الباطل، وہ چیز جس کا کوئی ثبوت نہ ہو

وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ فعل نہی جمع مذکر مخاطب (كَتَمَ يَكْتِمُ كِتْمَانٌ) پردہ ڈالنا چھپانا.

وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ، درآنحالیکہ تم جانتے ہو کہ تم تلبیس اور کتمان سے کام لے رہے ہو — فِيْ حَالِ عِلْمِكُمْ اَنَّكُمْ لَابِسُوْنَ كَاتِمُوْنَ (کشاف)

احکامِ الٰہی کی تبدیلی کی دو صورتیں ہیں تلبیس یعنی احکام میں خلط ملط کرنا اور دوسرے اخفاء و کتمان یہود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور دوسرے اوصافِ مذکورہ تورات میں تلبیس اور کتمان دونوں سے جان بوجھ کر کام لیتے تھے.



Marfat.com

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ امر جمع مذکر (اقام یقیم اقامۃ) کسی چیز کے مکمل اور درست طور پر بجالانے کو اقامت کہتے ہیں.

اَلْاِقَامَةُ هِيَ الْاِتْيَانُ بِالشَّيْءِ مُقَوَّمًا كَامِلًا (المنار)

حضورِ قلب اور خضوع و خشوع کے ساتھ اللہ کی طرف متوجہ ہونے اور ذکر و ثنا میں کامل اخلاص سے کام لینے کا نام 'اقامت صلوٰۃ' ہے.

وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ، امر جمع مذکر (اتی یاتی ایتان) زکوٰۃ 'زکا' سے مشتق ہے نمو اور بڑھنے کے معنی میں آتا ہے' اسی سے تزکیہ ہے.

وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ امر جمع مذکر (رکع یرکع رکوعا) رکوع کے معنی جھکنے کے ہیں. ارکانِ نماز میں سے ایک رکن ہے. دعوتِ ایمان کے بعد عملی طور پر ارکانِ اسلام پر عمل پیرا ہونے کا حکم دیا ہے کہ محض زبانی دعویٰ بغیر عمل کے کوئی حقیقت نہیں رکھتا. مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کے ساتھ نماز جماعت میں شریک رہو.

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اَ | تَاْمُرُوْنَ | النَّاسَ | بِ | الْبِرِّ |
| کیا | حکم دیتے ہو | لوگوں کو | ساتھ | نیکی۔ بھلائی |
| وَ | تَنْسَوْنَ | اَنْفُسَ | كُمْ | وَ اَنْتُمْ |
| اور | بھول جاتے ہو | (واحد نفس) جانوں | اپنی (کو) | اور تم |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| تَتْلُوْنَ | الْكِتٰبَ | اَ ف | لَا | تَعْقِلُوْنَ |
| پڑھتے ہو | کتاب (کتاب مقدس) | کیا پس | نہیں | تم عقل سے کام لیتے |

"کیا تم دوسرے لوگوں کو تو نیکی کا حکم دیتے ہو اور اپنے کو بھول جاتے ہو۔ درآنحالیکہ تم کتاب (الٰہی) پڑھتے رہتے ہو سو کیا تم عقل سے کام (ہی) نہیں لیتے؟" ۴۴

## تشریحات لغوی و تفسیری مطالب

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ ۔ اَکلمۂ استفہام تَاْمُرُوْنَ مضارع جمع مذکر مخاطب (اَمَرَ یَاْمُرُ اَمْراً) ۔ البِرّ کے معنی ایفائے عہد اور ادائے حقوق کے ہیں۔ البِرّ کا لفظ تمام قسم کی نیکیوں کو شامل ہے 'غدر' اور 'ظلم' اس کی ضد ہے۔ اس کے معنوں میں بہت وسعت ہے۔

اَلْبِرُّ اَیْ اَلتَّوَسُّعُ فِی الْخَیْرِ اَلْکَامِل (راغب)

ھو اسم جامع لاعمال الخیر (کبیر) بر اعمالِ خیر کے لئے ایک جامع اسم ہے۔

وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ مضارع جمع مذکر مخاطب (نَسِیَ یَنْسٰی نِسْیَانٌ) کسی چیز کے ضبط کو ترک کرنا جس کی اسے ودیعت کی گئی ہو۔

انفس نفس کی جمع ہے۔ کُمْ ضمیر جمع مخاطب

وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ۔ تَتْلُوْنَ مضارع جمع مذکر مخاطب من التلاوۃ (تَلٰی یَتْلُوْ تِلَاوَۃً) اس کے معنی ہیں پوری پوری پیروی کرنا یعنی اصل کی پیروی کرنا۔ تلاوت کا لفظ آسمانی کتب سے مخصوص ہے اور اس سے یہ ظاہر ہے کہ تلاوت کی اصل غرض ان کی پیروی کرنا اور مفہوم کو سمجھنا ہے۔



Marfat.com

اَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ جملہ اسمیہ حال ہے.
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ جملہ استفہامیہ ہے تَعْقِلُوْنَ جمع مذکر مخاطب (عَقَلَ يَعْقِلُ عَقْلاً) عقل کے اصل معنی روکنے اور پکڑ لینے کے ہیں۔ اسی سے عقال اونٹ کی گھٹنا باندھنے کی رسی بھی ہے۔ قبول علم اور عملی قوت کا نام عقل ہے۔ بنی اسرائیل سے خطاب ہے کہ کیا تم لوگوں کو تو نیکی کا حکم دیتے ہو اور خود اپنے آپ کو بھول جاتے ہو.

قَالُوْا هُوَ صَادِقٌ وَاَمْرُهٗ حَقٌّ فَاتَّبِعُوْهُ (کبیر)
نَزَلَتْ فِيْ اَحْبَارِ الْمَدِيْنَةِ كَانُوْا يَاْمُرُوْنَ سِرًّا مَنْ نَصَحُوْهُ بِاِتِّبَاعِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (روح)

وہ خفیہ طور پر اتباعِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مشورہ دیتے تھے. ضمیر و دیانت کے لحاظ سے تو ان کا یہ مشورہ تھا لیکن اپنے عمل کے وقت ہوائے نفس کی وجہ سے اس سے رک جاتے تھے وہ اسکا اتباع لالچ اور تحائف کے حصول کی وجہ سے نہیں کرتے تھے.

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ، وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ | اسْتَعِيْنُوْا | بِ | الصَّبْرِ | وَ الصَّلٰوةِ |
| اور | مدد طلب کرو | ساتھ | صبر | اور نماز |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| و | اِنَّ | هَا | لَ | كَبِيْرَةٌ |
| اور | بے شک | وہ (صلوٰۃ) | البتہ | دشوار ہے |
| اِلَّا | عَلَى | الْخَاشِعِيْنَ | اَلَّذِيْنَ | يَظُنُّوْنَ |
| مگر | اوپر | خشوع سے کام لینے والوں | جو کہ | خیال کرتے ہیں |
| اَنَّ | هُمْ | مُلٰقُوْا | رَبِّ | هِمْ |
| بے شک | وہ | ملاقات کرنے والے ہیں | رب | اپنے سے |
| وَ | اَنَّ هُمْ | اِلٰى | هِ | رَاجِعُوْنَ |
| اور | بیشک وہ | طرف | اس کے | رجوع کرنے والے |

"اور صبر اور نماز سے مدد چاہو اور وہ بیشک گراں ہے مگر خشوع رکھنے والوں پر (نہیں[۴۵]) جنہیں اس کا خیال رہتا ہے کہ انہیں اپنے پروردگار سے ملنا (بھی) ہے اور اس کا کہ انہیں اسکی طرف واپس ہونا ہے۔"[۴۶]

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۔ اسْتَعِيْنُوْا امر جمع مذکر (استعان یستعین استعانۃ) باب استفعال۔ مدد طلب کرنا۔

الصَّبْرُ تنگی اور دشواری میں اپنے آپ کو روک رکھنے کا نام صبر ہے۔ الصَّلٰوةُ صلوٰۃ کے معنی دعا مانگنے اور رحمت طلب کرنے کے ہیں اصطلاح میں عبادتِ مخصوصہ بارکانِ مخصوصہ کو صلوٰۃ کہتے ہیں۔

وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ۔ اِنَّهَا کی ضمیر کا



Marfat.com

مرجع الصَّلٰوۃ ہے.

لَکَبِیْرَۃٌ۔لام تاکید کے لئے ہے۔ کَبِیْرَۃٌ کے معنی ثقیلہ اور شاقہ کے ہیں یعنی طبیعت پر گراں اور بھاری ہے.

اِلَّا کلمۂ استثناء.

خَاشِعِیْنَ، واحد خَاشِع اسم فاعل من خَشَعَ یَخْشَعُ خَشْعًا وَخُشُوْعًا خشوع عاجزی اور فروتنی کو کہتے ہیں آواز کی پستی اور نگاہ کے نیچے رکھنے کے لئے بھی یہ لفظ بولا جاتا ہے ــــ قَالَ الزَّجَاجُ اَلْخَاشِعُ الَّذِیْ یُرٰی اَثَرُ الذِّلَّ وَالْخُشُوْعَ علیہ ــ قرآن نے استعانت کا عظیم ترین اصول اَلصَّبْرِ وَ الصَّلٰوۃ کو قرار دیا ہے۔ صبر اصولِ حقّہ پر مضبوطی سے قائم رہے کہ کوئی طاقت اس کے ارادہ میں جنبش نہ پیدا کر سکے اور اَلصَّلٰوۃ کُلّی طور پر اپنے آپ کو اللہ کے حوالے کر دینے کا نام ہے کہ ہر لمحہ اور ہر وقت اسی کی طرف دھیان رہے اور کوئی وقت اس کی یاد سے غفلت میں نہ گزرے۔ دین و دنیا کی کامیابی کے یہی دو بڑے اصول ہیں

اَلَّذِیْنَ یَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ۝ اس آیتِ کریمہ سے خَاشِعِیْنَ کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ لوگ ہیں جنہیں اس بات کا یقین ہے کہ انہیں اپنے پروردگار کے پاس جانا ہے.

اَلَّذِیْنَ واحد اَلَّذِیْ موصول ــ یَظُنُّوْنَ مضارع جمع مذکر غائب ظَنَّ یَظُنُّ ظَنًّا، ظنّ لغت میں شک اور یقین دونوں کے لئے آتا ہے.
اَلْعَرَبُ تُسَمِّی الْیَقِیْنَ ظَنًّا وَالشَّکَّ ظَنًّا (ابن جریر) یہاں اکثر ائمہ تفسیر نے



Marfat.com

ظن کو یقین ہی کے معنی میں لیا ہے ۔ اَلظَّنُّ هُنَا بِمَعْنَى الْيَقِيْنُ لَا الشَّكَ وَ هُوَ مِنَ الْاَضْدَاد.

اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ ۔ اَنَّ کلمۂ تحقیق کلام ۔ هُمْ ضمیر جمع غائب مُلٰقُوْا اس کا مادہ ہے لقاء کسی چیز کے پا لینے اور سامنے آجانے دونوں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے (لَقِیَ یَلْقٰی لِقَاءً).

وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ (رَجَعَ یَرْجِعُ رَجْعًا) اسم فاعل جمع مذکر۔ موت کے بعد سب کو اللہ تعالیٰ کے پاس لوٹ کر جانا ہے. عبادات میں خشوع سے کام لینے والوں کو اس امر کا یقین ہوتا ہے کہ ہماری واپسی مالکِ حقیقی کے پاس ضروری ہے جہاں ہمیں ہمارے اعمال کا پورا پورا اجر دیا جائے گا۔ یہ یقین ان کے لئے شدائد پر صبر اور الصلوٰۃ کو آسان بنا دیتا ہے.

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| یَا | بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ | اُذْکُرُوْا | نِعْمَتِ ی | اَلَّتِیْ |
| اے | بنی اسرائیل | تم یاد کرو | نعمت میری | جو |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اَنْعَمْتُ | عَلَيْكُمْ | وَ | اَنِّيْ | فَضَّلْتُكُمْ |
| میں نے انعام کی | اوپر تمہارے | اور | بے شک میں نے | فضیلت دی تم کو |
| عَلَى | الْعٰلَمِيْنَ | وَ | اتَّقُوْا | يَوْمًا |
| اوپر | تمام عالم کے | اور | ڈرتے رہو | (اس) دن |
| لَّا | تَجْزِيْ | نَفْسٌ | عَنْ | نَّفْسٍ |
| نہ | جزا بن سکے | کوئی نفس | (سے) | کسی نفس سے |
| شَيْئًا | وَّ لَا | يُقْبَلُ | مِنْهَا | شَفَاعَةٌ |
| کسی چیز کا کچھ بھی | اور نہ | قبول کی جائے گی | (سے) اس (نفس سے) | سفارش: |
| وَ لَا | يُؤْخَذُ | مِنْهَا | عَدْلٌ | وَ |
| اور نہ | لیا جائے | (سے) اس سے | بدلہ | اور |
| لَا | هُمْ | يُنْصَرُوْنَ | | |
| نہ | وہ | مدد دیئے جائیں گے | | |

"اے بنی اسرائیل میرا وہ انعام یاد کرو جو میں نے تم پر کیا اور تمہیں دنیا جہان والوں پر فضیلت دی [۴۷] اور اس دن سے ڈرتے رہو جب نہ کوئی کسی کے حق میں بدلہ بن سکے گا اور نہ کسی کے حق میں سفارش قبول ہوگی اور نہ کسی سے معاوضہ قبول کیا جائے گا اور نہ انہیں مدد ہی پہنچ سکے گی۔" [۴۸]

## تشریحات لغوی و تفسیری مطالب

### يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ



Marfat.com

فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ یا حرفِ ندا۔ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ ترکیب اضافی منادیٰ۔ اُذْكُرُوْا امر جمع مذکر (ذَكَرَ يَذْكُرُ ذِكْرًا) یاد کرنا دھیان میں رکھنا اَنْعَمْتُ ماضی واحد متکلم (مِن اَنْعَمَ يُنْعِمُ اِنْعَامًا، باب افعال) اَنِّيْ۔ اَنَّ یا ی متکلم اس میں تاکید ہے کہ صرف میری ذات نے تمہیں یہ نعمتیں عطا کی ہیں فَضَّلْتُكُمْ ماضی واحد متکلم (فَضَّلَ يُفَضِّلُ تفصیل) باب تفعیل فضیلت عطا کرنا، برتری بخشنا۔ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ دنیا والوں پر رسول مبعوث کرنے اور انزال کتب کی وجہ سے تمہیں اپنے اہلِ زمانہ پر فضیلت عطا کی۔

بنی اسرائیل کو دوبارہ مخاطب ٹھہرا کر اللہ تعالیٰ اپنے انعامات یاد دلاتے ہیں۔ بنی اسرائیل کا خصوصیت سے ذکر اس بنا پر کیا گیا کہ صرف یہی ایک ایسی قوم تھی جو عقیدہ توحید پر قائم رہنے والی اور انبیاء پر ایمان لانے والی تھی اس کے بالمقابل دنیا کی دوسری اقوام شرک، بت پرستی اور گمراہی میں مبتلا تھیں پہلے خطاب میں انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی دعوت دی گئی اور اب اس دوسرے خطاب میں انہیں وہ نعمتیں یاد دلائی جا رہی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا کی تھیں ان میں سے سب سے بڑی نعمت یہ تھی کہ ان میں مسلسل انبیاء بھیجے گئے۔

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا۔ اتَّقُوْا ڈرو۔ امر جمع مذکر (مِن اِتَّقٰى يَتَّقِيْ اِتِّقَاءً، باب افتعال) ۔ وَاتَّقُوْا يَوْمًا۔ اَیْ اِحْذَرُوْا یوماً عظیماً یعنی قیامت کے دن سے ڈرو۔

لَا تَجْزِيْ مضارع منفی بلا واحد مؤنث غائب (جَزٰى يَجْزِيْ جَزَاءً) جزاء کے اصل معنی کافی ہونا یا ادا کرنا ہیں یعنی اس دن کوئی نفس کسی دوسرے



Marfat.com

نفس کے کام نہ آسکے گا.

شَيْئًا، اسم نکرہ، اس سے مراد کچھ بھی ذرہ بھر بھی.

وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ مضارع مجہول (قَبَلَ يَقْبَلُ قَبُوْلًا) ۔ مِنْهَا اَیْ مِنْ نَفْسٍ ۔ شَفَاعَةٌ شفع کے معنی جفت کے ہیں یعنی کسی چیز کا کسی چیز سے ملانا اسی سے شفاعت ہے یعنی کسی کی درخواست کے ساتھ اپنی تائید یا سفارش ملا کر اس کی تائید کرنا. قرآن مجید میں بہت سی آیات ہیں جو مطلقاً شفاعت کی نفی کرتی ہیں.

لَا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ (البقرة: ۲۵۴)

"نہ تجارت کام آئے گی اور نہ دوستی اور نہ سفارش"

فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ (المدثر: ۴۸)

سو ان کو سفارش کرنے والوں کی سفارش (کوئی) نفع نہ دیگی".

البتہ مستثنیٰ صورت میں شفاعت کی اجازت ہوگی کما قال اللہ تعالیٰ:

اِلَّا بِاِذْنِهٖ (البقرة: ۲۵۵)

"مگر اس کی اجازت کے بغیر"

شفاعت کی کیا صورت ہوگی یہ امر متشابہات میں سے ہے. شفاعت پر مجمل طور پر ایمان ضروری ہے اس کی تفصیلی صورت کا علم اللہ ہی کو ہے.

وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ اَیْ لَا يُؤْخَذُ مِنْهَا فِدَاءٌ اَوْ بَدَلٌ اَن سے فدیہ اور بدلہ نہیں لیا جائے گا.

لَا يُؤْخَذُ مضارع مجہول فعل نہی (اَخَذَ يَاْخُذُ اَخْذًا) عدل کے معنی عوض اور بدلہ فدیہ اور مساوات کے ہیں.



Marfat.com

وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ مضارع مجہول جمع مذکر غائب (نَصَرَ يَنْصُرُ نَصْرًا) ۔ انہیں اللہ کے عذاب سے کوئی طاقت نہ تو بچا سکے گی اور نہ ہی کہیں سے انہیں مدد حاصل ہو سکے گی۔ قاضی بیضاوی کہتے ہیں کہ یہ آیت ہر لحاظ سے عذاب کو دُور کرنے کی کلی طور پر نفی کرتی ہے۔ تین منفی جملوں میں اس کی نفی کی گئی:

۱۔ وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ

"اور نہ کوئی شفاعت قبول ہوگی"

۲۔ وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ

اور نہ ہی بدلہ اور معاوضہ لیا جائے"

۳۔ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ

"اور نہ ہی وہ کہیں سے نصرت اور مدد حاصل کر سکیں گے"

وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝ وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ | اِذْ | نَجَّيْنَا | كُمْ | مِنْ |
| اور | جب | نجات دی | تم کو | سے |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اٰلِ | فِرْعَوْنَ | يَسُوْمُوْنَ | كُمْ | سُوْٓءَ |
| پیروکار | فرعون سے | وہ پہنچاتے تھے | تم کو | برا۔ ناپسندیدہ |
| الْعَذَابِ | يُذَبِّحُوْنَ | اَبْنَآءَ | كُمْ | وَ |
| عذاب | وہ ذبح کرتے تھے | بیٹوں | تمہارے کو | اور |
| يَسْتَحْيُوْنَ | نِسَآءَ | كُمْ | وَ | فِيْ |
| زندہ رکھتے تھے | عورتوں | تمہاری | اور | (میں) |
| ذَالِكُمْ | بَلَآءٌ | مِنْ | رَبِّ | كُمْ |
| اس میں | آزمائش تھی | (سے) | رب | تمہارے سے |
| عَظِيْمٌ | وَ | اِذْ | فَرَقْنَا | بِكُمُ |
| بڑی | اور | جب | ہم نے جدا کیا۔ پھاڑا | تمہارے لئے |
| الْبَحْرَ | فَ | اَنْجَيْنَا | كُمْ | وَ |
| بحر۔ سمندر | پس | نجات دی ہم نے | تم کو | اور |
| اَغْرَقْنَا | اٰلَ | فِرْعَوْنَ | وَ اَنْتُمْ | تَنْظُرُوْنَ |
| ہم نے غرق کیا | قوم۔ پیروکار | فرعون | اور تم | دیکھ رہے تھے |

"اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے تمہیں فرعون والوں سے نجات دی تھی جو تمہارے اوپر بڑا عذاب توڑ رہے تھے۔ تمہارے لڑکوں کو قتل کر ڈالتے تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ رہنے دیتے تھے اور اس میں تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہاری بڑی آزمائش تھی ۴۹ اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے تمہارے لئے سمندر کو پھاڑ دیا تھا پھر ہم نے تمہیں نجات دے دی



Marfat.com

اور فرعون والوں کو غرق کر دیا درآنحالیکہ تم دیکھ رہے تھے" ۔

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

### وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ

وَاِذْ فِیْ مَوْضِعِ نَصْبٍ مِنْ اُذْكُرُوْا نِعْمَتِیْ.

نَجَّيْنٰكُمْ. ماضی جمع متکلم باب تفعیل۔ 'نجات' کا مادہ 'نجو' ہے اور اس کے معنی بلند زمین کے ہیں۔ 'نجات' کے معنی الارتفاع من الھلاک (راغب) ہلاکت سے رفعت کو نجات کہتے ہیں۔

آل اھل کی بدلی ہوئی صورت ہے 'آل' اور 'اھل' میں فرق یہ ہے کہ 'آل' صرف معرفہ کی طرف منسوب ہوتا ہے اور 'اہل' عام ہے۔ معرفہ اور نکرہ دونوں کی طرف منسوب ہو سکتا ہے۔ علاوہ ازیں 'آل' صرف خصوصیت اور اہمیت رکھنے والوں کے لئے آتا ہے خواہ وہ خصوصیتِ قریبی قرابت کے لحاظ سے ہو یا دین و ایمان کے لحاظ سے ہو.

اَھْلُ الرَّجُلِ عَیَالُہٗ وَاِتْبَاعُہٗ وَاَوْلِیَاءُہٗ (تاج)

"کسی آدمی کے گھر والوں اور اس کے اتباع کو اہل کہا جاتا ہے"

لَا یُسْتَعْمَلُ الْاٰلُ اِلَّا مَا فِیْہِ شَرَفٌ غَالِبًا (تاج)

فِرْعَوْنَ، قدیم شاہانِ مصر کا لقب ہے وہ خاص فرعون جس کا یہاں ذکر ہے رعمیس ثانی تھا.

يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ۔ يَسُوْمُوْنَ مضارع جمع مذکر (سَامَ يَسُوْمُ سَامٌ سَوْمًا) سوم کے اصل معنی کسی چیز کی طلب میں نکلنا ہے



Marfat.com

پھر مطلقاً طلب پر اس کا اطلاق کیا جانے لگا۔ سَامَهٗ ایک سخت کام اس پر ڈال دیا۔ اَیْ یُذِیْقُوْنَکُمْ اَشَدَّ الْعَذَابَ.

یُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَکُمْ وَیَسْتَحْیُوْنَ نِسَآءَکُمْ ۔ یُذَبِّحُوْنَ مضارع جمع مذکر ذبّحَ یذبِّحُ تذبیح باب تفعیل ذبح کے معنی کسی جاندار کا حلق کاٹنا پھر مطلقاً ہلاکت کے لئے مستعمل ہونے لگا.

اَبْنَآءَکُمْ، ابن کی جمع ہے ۔ وَیَسْتَحْیُوْنَ مضارع جمع مذکر اِسْتَحْیٰ یَسْتَحْیِیْ اِسْتِحْیَاءً زندہ رکھنا ۔ اَیْ یَسْتَبْقُوْنَ الْاِنَاثَ عَلٰی قَیْدِ الْحَیَاتِ لِلْخِدْمَةِ.

وَفِیْ ذٰلِکُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ عَظِیْمٌ ۔ بلاء بلی الثوب اَیْ خَلَقَ کپڑے کے بوسیدہ ہو جانے کو کہتے ہیں۔ آزمائش اور تکلیف کو بھی بلاء کہتے ہیں۔ اس لئے کہ یہ بھی جسم کو گھلا دیتی ہے ۔ بچوں کا قتل اور عورتوں کا زندہ رکھنا بنی اسرائیل کے لئے ایک سخت ابتلا تھا.

بنی اسرائیل میں سب سے پہلے حضرت یوسف علیہ السلام مصر آئے اور بعد میں ان کا پورا خاندان وہاں منتقل ہوگیا۔ چار سو سال کی مدت میں بنی اسرائیل مصر پر چھا گئے۔ آلِ فرعون کو ان کے غلبہ سے خدشہ پیدا ہوا کہ کہیں یہ لوگ پورے ملک پر قابض نہ جائیں۔ بنی اسرائیل کے غلبہ کے خاتمہ اور ان کی تذلیل کے لئے فرعون نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ ان کی نرینہ اولاد کو پیدا ہوتے ہی مار ڈالا جائے اور بچیوں کو زندہ رہنے دیا جائے تاکہ آگے چل کر ان سے خدمت کاری کا کام لیا جاسکے۔ بنی اسرائیل کے لئے یہ سخت ترین عذاب تھا.



Marfat.com

وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝ ـــ وَاِذْ ـ جب ۔ جس وقت ظرف زمان بمعنی واذکروا فرقنا بکم ۔ فرق اور فلق کے تقریباً ایک ہی معنی ہیں ۔ 'فرق' کے معنی الگ ہو جانا اور 'فلق' کے معنی پھٹ جانے کے ہیں .

بِكُمْ اَیْ فَرَقْنَا بِسَبَبِكُمْ وَبِسَبَبِ اِنْجَائِكُمْ (کشاف) یعنی تمہاری وجہ سے اور محض تمہیں نجات بخشنے کے لئے .

اَلْبَحْرَ اس وسیع جگہ کو کہتے ہیں جہاں بہت سا پانی جمع ہو یہ لفظ بڑے دریا اور سمندر دونوں کے لئے مستعمل ہے پھر وسعت کے معنی میں بولا جانے لگا جیسے تَبَحَّرَ فِی الْعِلْمِ یہاں 'البحر' سے مراد دریائے نیل نہیں بحر قلزم یا بحر احمر مراد ہے ۔ اسرائیل کا راستہ شام کے لئے مشرق کی طرف تھا ۔ دریائے نیل جانب مغرب ہے اس راستہ سے اس کا دُور کا بھی تعلق نہیں ۔ مصر سے شام کی راہ کے قریب بحر قلزم ہی ہے اسی کے شمالی تنگ سرے کے قریب سے بنی اسرائیل نے بحر قلزم کو عبور کیا اور جزیرہ نمائے سینا میں قدم رکھا ـــ حضرت موسیٰؑ اپنی قوم کو لے کر رات کے اندھیرے میں نکل پڑے ۔ ادھر فرعون کو جب اس بات کا پتہ چلا تو تیزی سے ان کے تعاقب میں روانہ ہوا ۔ موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کے ساتھ سخت پریشانی میں مبتلا ہو گئے ۔ سامنے بحر قلزم ، پیچھے فرعون اور اس کا لشکر دائیں بائیں پہاڑیاں لیکن موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے بلا توقف قلزم میں داخل ہونے کا حکم دیا سمندر کا پانی سمٹ کر دونوں طرف پہاڑ جیسی دیواروں کی طرح کھڑا ہو گیا اور درمیان میں راستہ پیدا ہو گیا . قال اللہ تعالیٰ:

فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ . (الشعراء: ۶۳)



Marfat.com

"چنانچہ وہ دریا پھٹ گیا اور ہر حصہ اتنا بڑا تھا جیسے بڑی پہاڑی"

موسیٰؑ اور ان کی قوم عبور کر گئی۔ فرعونی بھی بے تحاشا ان کے تعاقب میں سمندر میں داخل ہو گئے لیکن پانی کی کھڑی دیواریں فوراً آپس میں مل گئیں اور فرعون اور اس کا لشکر دیکھتے ہی دیکھتے بحرِ قلزم میں غرق ہو گیا۔ جدید تحقیق کے مطابق یہ واقعہ ۱۴۴۷ ق م میں پیش آیا۔

وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ' مضارع جمع مذکر مخاطب (نَظَرَ یَنْظُرُ نظراً) یعنی یہ سب کچھ تمہارے سامنے ہوا اور تم دیکھ رہے تھے۔

ذٰلِكَ بِاَعْيُنِكُمْ یہ تمہاری آنکھوں کے سامنے کا واقعہ ہے۔ توریت میں ہے کہ اسرائیلیوں نے مصریوں کی لاشیں دریا کے کنارہ پر دیکھیں۔

وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ | اِذْ | وٰعَدْنَا | مُوْسٰى | اَرْبَعِيْنَ | لَيْلَةً |
| اور | جب | ہم نے وعدہ کیا | موسیٰ | چالیس | راتیں |
| ثُمَّ | اتَّخَذْتُمُ | الْعِجْلَ | مِنْ | بَعْدِ ہٖ | |
| پھر | تم نے بنا لیا | بچھڑا | (سے) | پیچھے اسکے | |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ اَنْتُمْ | ظٰلِمُوْنَ | ثُمَّ | عَفَوْنَا | عَنْكُمْ |
| اور تم | ظالم اور غلط کار تھے | پھر | ہم نے معاف کیا | (اسے) تم سے |
| مِنْ بَعْدِ | ذٰلِكَ | لَعَلَّ | كُمْ | تَشْكُرُوْنَ |
| سے بعد پیچھے | اسکے | شاید۔ تاکہ | تم | شکر گذار بن جاؤ |

"اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے موسیٰؑ سے چالیس راتوں کا وعدہ کرلیا تھا پھر تم نے ان کے پیچھے گوسالہ کو اختیار کرلیا اور تم (سخت) ظالم تھے ۵۱ پھر ہم نے تم کو اس کے بعد بھی معاف کر دیا کہ شاید تم شکر گزار بن جاؤ۔" ۵۲

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

وَاِذْ۔ وَاذْكُرُوْا۔ اِذْ۔ وٰعَدْنَا اس کا مادہ وعد ہے وٰعَدْنَا باب مفاعلہ سے فعل ماضی جمع متکلم ہے۔

مُوْسٰی عبرانی نام ہے جو "موء" بمعنی "ماء" اور "سی" بمعنی "شجر" سے مرکب ہے۔ تحقیقِ جدید کے مطابق یہ لفظ مصری زبان کا ہے جس کے معنی "بحر" یا "بیٹا" کے ہیں ـــ پیدائش کے بعد آپ کو لکڑی کے صندوق میں بند کرکے پانی میں ڈال دیا گیا تھا اسی لئے موسیٰؑ نام ہوگیا۔

آپ کے والد کا نام عمران ہے اور آپ کی بہن کا نام مریم ہے جو عمر میں آپ سے بڑی تھی ـــ ہارونؑ آپ کے بھائی ہیں آپؑ سے تین سال بڑے تھے۔ ساڑھے تیرہ سو سال قبل مسیح فرعون مصر رعمیس ثانی کا عہدِ حکومت تھا۔

اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً چالیس راتیں غروب آفتاب سے لے کر صبح صادق تک



Marfat.com

کے وقت کو لَیْل کہا جاتا ہے اس سے ذوالقعدہ کا پورا مہینہ اور ذی الحجہ کا پہلا عشرہ مراد ہے ــــ قِیْلَ اِنَّهَا ذُوالْقَعْدَةِ بِكَمَالِهٖ وَعِشْرِيْنَ مِنْ ذِی الْحِجَّةِ (ابن کثیر)

صوفیا کے ہاں چلّہ کی میعاد متعارف کی اصل یہی ہے.

مصر سے آنے کے بعد کتاب مقدّس عطا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو طور پر بلایا.

ثُمَّ للتراخی تاخیر کے لئے اتَّخَذْتُمُ (اتَّخَذَ یَتَّخِذُ اتخاذ) پکڑنا۔ ٹھہرانا۔ بنانا (ماضی جمع مذکر مخاطب).

الْعِجْلَ بچھڑا۔ گائے کا بچہ۔ مصر میں اس زمانہ میں گائے کی پرستش ہوتی تھی۔ بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام کی غیر حاضری میں مصریوں کی دیکھا دیکھی گوسالہ کی مورتی بنا کر اس کی پرستش شروع کر دی.

مِنْ بَعْدِهٖ اَیْ مِنْ بَعْدِ الذِّهَابِ مُوْسٰی۔ موسیٰ علیہ السلام کے جانے کے بعد.

وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ درآنحالیکہ تم ظالم تھے ــــ شرک کو ظلم عظیم قرار دیا گیا۔ ان کی گاؤ پرستی صریح شرک تھا اسی لئے انہیں ظالم قرار دیا گیا۔ آیت کے معنی یہ ہیں کہ بچھڑے کو معبود بنا کر تم نے ظلم سے کام لیا.

ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ ، ثُمَّ حرفِ عطف تاخیر پر دلالت کرتا ہے۔

عَفَوْنَا ماضی جمع متکلم (عَفَا یَعْفُوْ عَفْوًا) عفو کے اصل معنی کسی چیز کے لے لینے کا قصد کرنا گویا یہ لفظ دو متضاد معنوں مٹانے اور بڑھانے کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔ عَفَوْتُ عَنْهُ کے معنی ہیں میں نے اس کے گناہ کو معاف کر دیا۔ اِعْفَاءُ اللِّحْیٰ کے معنی ہیں داڑھی کے بالوں کو چھوڑ دیا جائے۔ کاٹا نہ جائے.



Marfat.com

مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ ۔ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ الظُّلْمُ وَالشِّرْكُ اس ظلم وشرک صریح کے بعد.

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ مضارع جمع مذکر مخاطب (شَكَرَ يَشْكُرُ شُكْرًا) شکر الٰہی نعمت کیلئے اور اس کے مقابل کفرانِ نعمت لایا جاتا ہے.

لَعَلَّكُمْ ۔ لَعَلَّ حرف مشبہ بفعل۔ كُمْ ضمیر مخاطب اس کا اسم ہے تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ.

وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ | اِذْ | اٰتَيْنَا | مُوْسَى | الْكِتٰبَ | وَ |
| اور | جب | ہم نے دی | موسیٰ کو | کتاب | اور |
| الْفُرْقَانَ | لَعَلَّ | كُمْ | تَهْتَدُوْنَ | وَ | اِذْ |
| حق و باطل میں فرق کرنیوالی | تاکہ | تم | ہدایت پالو۔راہ پالو | اور | جب |
| قَالَ | مُوْسٰى | لِ | قَوْمِ ہٖ | يَا قَوْمِ |
| کہا | موسیٰ نے | واسطے | قوم اپنی کے | اے قوم |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اِنَّ | كُمْ | ظَلَمْتُمْ | اَنْفُسَ | كُمْ |
| بے شک | (تم) | ظلم کیا تم نے | جانور نفس واحد | اپنی |
| ب اتخاذ | كُمُ | الْعِجْلَ | فَ | تُوبُوْا |
| ساتھ بنا لینے | تمہارے | بچھڑا | پس | توبہ کرو |
| اِلٰی | بَارِئِ | كُمْ | فَ | اقْتُلُوْا |
| طرف | خالق۔بنانے والے | اپنے | پس | قتل کرو |
| اَنْفُسَ | كُمْ | ذٰلِكُمْ | خَيْرٌ | لَ كُمْ |
| نفسوں | اپنے کو | یہ (بات) | بہتر اچھی | واسطے تمہارے |
| عِنْدَ | بَارِئِ | كُمْ | فَ | تَابَ |
| نزدیک | بنانے والے خالق | تمہارے کے | پس | رجوع کیا توبہ قبول کی |
| عَلَى كُمْ | اِنَّ هٗ | هُوَ | التَّوَّابُ | الرَّحِيْمُ |
| اوپر تمہارے | بیشک وہ | وہی تو | بڑا توبہ قبول کرنیوالا | مہربان |

"اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے موسیٰؑ کو کتاب اور فرقان دیئے تاکہ راہ یاب ہو جاؤ۔ ۵۳ اور (وہ وقت یاد کرو) جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم، یقیناً تم لوگوں نے اپنے اوپر (بڑا) ظلم کیا اپنی گوسالہ گیری سے سو اب اپنے اللہ سے توبہ کرو پھر اپنے اشخاص کو قتل کرو یہی بہتر ہے تمہارے حق میں تمہارے اللہ کے نزدیک پھر اس نے تمہاری توبہ قبول کر لی۔ بیشک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا، بڑا مہربان ہے۔" ۵۴



Marfat.com

# تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

اذ بمعنی اذکروا۔ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ ، اٰتَیْنَا ماضی جمع متکلم (اَتٰی یَاْتِیْ اِیْتَانَ) ۔ الکتٰب المراد بہ التوراۃ ۔۔۔ الفرقان حق و باطل میں فرق و امتیاز کرنے والی چیز کو کہتے ہیں.

کُلُّ مَا فَرَّقَ بَیْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ فَھُوَ فُرْقَانٌ (لسان)

قرآن مجید کو الفرقان کہا گیا ہے اسلئے کہ وہ حق و باطل کے درمیان تفریق کرتا ہے۔ قرآن مجید کے علاوہ تورات و انجیل بھی الہامی کتب ہونے کی وجہ سے الفرقان ہیں

تَبٰرَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ مفسرین کی رائے ہے کہ یہاں الْکِتٰبَ اور اَلْفُرْقَانَ کے درمیان عطف تفسیری ہے یعنی

اَلْجَامِعُ بَیْنَ کَوْنِہٖ کِتَابًا مُنَزَّلًا وَالْفُرْقَانِ یَفْرُقُ بَیْنَ الْحَقِّ وَ الْبَاطِلِ یَعْنِی التَّوْرَاۃَ (کشاف)

حضرت ابن عباسؓ اور بہت سے تابعین کی رائے ہے کہ الفرقان سے یہاں تورات اپنے واضح احکام کے ساتھ مراد ہے.

لَعَلَّکُمْ تَھْتَدُوْنَ ۝ ۔ لَعَلَّکُمْ مشبہ بفعل تاکہ تم تَھْتَدُوْنَ مضارع جمع مذکر مخاطب (اِھْتَدٰی یَھْتَدِیْ اِھْتِدَاءً) باب افتعال۔ تاکہ تم ہدایت پاسکو یعنی اس شرکِ عظیم کے بعد اللہ کی طرف سے معافی اور کتابِ مقدس کا عطا کرنا تم پر بہت بڑا انعام ہے تاکہ تم ہدایت پالو اور آئندہ کے لئے گمراہی سے بچ سکو اور قرآن مجید جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا ہے اس کی



Marfat.com

پہچان بھی کرسکو.

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى ـــ وَاذْكُرُوْا اِذْ قَالَ مُوْسٰى اور وہ وقت یاد کرو جب موسیٰ نے کہا ـــ قَالَ ماضی واحد مذکر غائب قَالَ اصل میں قَوَلَ تھا پھر قَالَ میں تبدیل ہوگیا (قَالَ يَقُوْلُ قَوْلًا).

لِقَوْمِهٖ قَوم اسم جمع مرد اور عورت دونوں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے قوم کا مادہ قام یقوم ہے جس کے معنی کھڑے ہونے کے ہیں.

يٰقَوْمِ یا حرف ندا قوم منادیٰ ـ اے میری قوم.

اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ ظَلَمْتُمْ (ظَلَمَ يَظْلِمُ ظُلْمًا) جمع مذکر مخاطب انفس جمع نفس کی ـــ ای ظلمتم انفسکم بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ الٰهًا یعنی گوسالہ کو معبود بنا لینے سے تم نے شرک جیسے ظلم عظیم سے کام لیا ہے.

فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ ـ فَتُوبُوا میں فا سببیہ ہے وَالْفَاءُ لِلسَّبَبِ لِاَنَّ الْاَمْرَ سَبَبُ التَّوْبَةِ ـــ تُوْبُوْا (تَابَ يَتُوْبُ تَوْبَةً امر جمع مذکر توبہ کرنا. رجوع کرنا بَارِئِكُمْ اسم فاعل ـ اس کا مادہ برئ بمعنی خلق کے ہیں ایسی تخلیق جس کی پہلے مثال نہ ہو ـــ اَلْبَارِئُ اور الخالق میں یہ فرق ہے کہ خلق عام اور برئ خاص ہے یعنی جوہر اور رُوح کا پیدا کرنے والا.

فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ امر جمع مذکر (قَتَلَ يَقْتُلُ قَتْلًا) اپنی جانوں کو قتل کرو وَالْمُتَبَادِرُ مِنَ الْقَتْلِ ـ اَلْقَتْلُ الْمَعْرُوْفُ مِنْ اِزْهَاقِ الرُّوْحِ (روح) قتل سے مراد قتل معروف یعنی روح کے نکالنے کا نام ہے (والصحیح انہ قتل علی الحقیقۃ ھنا (قرطبی) فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ میں امام راغب نے قتل معروف کے ساتھ اِمَاطَةُ الشَّهَوَاتِ کو بھی قتلِ نفس کے معنی میں لیا ہے.



Marfat.com

ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ ۔ ذٰلِكُمْ اِی القتل یعنی یہ قتل خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ۔ اَلْبَارِیْ هُوَ الْخَالِقُ لِلشَّیْءِ وَالْبَرِيَّةِ الْخَلْقُ یعنی کسی چیز کے خالق کو الباری اور البریہ مخلوق کو کہتے ہیں۔ یعنی یہ قتلِ نفس تمہارے خالق کے نزدیک تمہارے لئے بہتر ہے۔ مطلب یہ ہے کہ شرک جیسے گناہِ عظیم کی تلافی کے لئے تمہارا ایک دوسرے کو بطور پاداش قتل کرنا تمہارے خالق کے نزدیک تمہارے لئے بہت بہتر ہے یہی عمل تمہیں شرک کے رجس اور گناہ سے پاک کرسکتا ہے جس سے تم نے اپنے آپ کو آلودہ کر رکھا ہے

فَتَابَ عَلَيْكُمْ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۔ فَتَابَ رَتَابَ يَتُوْبُ تَوْبَةً) ماضی واحد مذکر۔ توبہ کے معنی رجوع کے ہیں۔ اَلتَّوْبَةُ اَلنُّصُوْحُ اَلْاِتْيَانُ بِاَعْمَالٍ تَشُقُّ عَلَى النَّفْسِ ایسے اعمال کا بجالانا جو نفس پر شاق ہوں تاکہ دل میں گناہ کی رغبت نہ رہے تاب علیکم اللہ نے تمہاری توبہ قبول کرلی۔ اِنَّهٗ ضمیر کا مرجع اللہ ہے ۔ اَلتَّوَّابُ الرَّحِيْمُ دونوں مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اَیْ اَنَّهٗ هُوَ وَحْدَهُ اَلْكَثِيْرُ التَّوْبَةُ عَلٰى عِبَادِهٖ وَالرَّحِيْمُ بِهِمْ یعنی صرف وہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور ان کے لئے بہت مہربان ہے۔

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ | اِذْ | قُلْتُمْ | يٰا مُوْسٰى | لَنْ نُّؤْمِنَ |
| اور | جب | تم نے کہا تھا | اے موسیٰ | ہرگز یقین نہیں کریں گے |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| لَكَ | حَتّٰى | نَرَى | اللّٰهَ | جَهْرَةً |
| واسطے تیرے | یہاں تک | دیکھ لیں ہم | اللہ | علانیہ۔ کھلم کھلا |
| فَ | اَخَذَتْ | كُمُ | الصّٰعِقَةُ | وَ |
| پس | آلیا۔ پکڑ لیا | تم کو | بجلی کی کڑک | اور |

| | |
|---|---|
| اَنْتُمْ | تَنْظُرُوْنَ |
| تم | دیکھ رہے تھے |

"اور (وہ وقت یاد کرو) جب تم نے کہا تھا کہ اے موسیٰؑ ہم ہرگز نہ باور کریں گے تمہارے (کہنے سے) جب تک کہ ہم اللہ کو دیکھ نہ لیں علانیہ، سو (اس پر) تم کو آلیا کڑک نے اور تم (اس کا آنا) دیکھ رہے تھے۔" ۵۵

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

وَاِذْ۔ وَاذْكُرُوْا (اور وہ وقت یاد کرو).

قُلْتُمْ ماضی جمع مذکر مخاطب (قَالَ يَقُوْلُ قَوْلًا) تم سب نے کہا تھا.

يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ ، یٰموسیٰ ندا اور منادیٰ۔ لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ فعل مضارع تاکید نفی بلَنْ صیغہ جمع متکلم۔ اے موسیٰ ہم ہرگز ایمان نہیں لائیں گے.

لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ اَیْ لِاَجْلِ قَوْلِكَ (بیضاوی)

حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً ، حَتّٰى کلمہ ناصبہ انتہائے غایت کے لئے آتا ہے نَرَى فعل مضارع جمع متکلم (رَاٰی یَرٰی رُؤْیَہ) ۔ جَهْرَةً: علانیہ۔ کھلم کھلا.

ان ستر آدمیوں نے جنہیں موسیٰ علیہ السلام نے منتخب کیا تھا کہا کہ جب تک



Marfat.com

ہم خود اللہ تعالیٰ کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لیں محض تمہارے کہنے پر ایمان لانے والے نہیں ہیں۔ ان کے اس گستاخانہ مطالبہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب مسلط کیا

فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ ۔ اَخَذَتْ ۔ كُمْ ماضی واحد مؤنث (اَخَذَ یَاْخُذُ اَخْذًا) كُمْ ضمیر مخاطب

الصّٰعِقَة ہولناک آواز الصّاعقۃ کو رجعۃ بھی کہا جاتا ہے یعنی زلزلہ زمین کے پھٹنے اور زلزلہ سے پہلے بھی ہولناک آواز آتی ہے اسے بھی صاعقہ کہتے ہیں۔

وَقَدِ اخْتَلَفَ فِي جَوَازِ رُؤْيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاَكْثَرُ الْمُبْتَدِعَةِ عَلٰى اِنْكَارِهَا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَهْلُ السُّنَّةِ وَالسَّلَفِ عَلٰى جَوَازِهَا فِيهِمَا وَوُقُوعِهَا فِي الْاٰخِرَةِ (قرطبی)

"رویت باری میں اختلاف ہے اکثر مبتدعہ نے دنیا اور آخرت دونوں میں رویت سے انکار کیا ہے۔ اہل سنّت آخرت میں رویت کے قائل ہیں"

ان کا یہ سوال موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے اور ظہورِ معجزات کے بعد ہوا اسلئے اللہ تعالیٰ نے انہیں اس کی سزا دی۔

وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝ در آں حالیکہ تم دیکھ رہے تھے۔ تَنْظُرُوْنَ مضارع جمع مذکر مخاطب (نَظَرَ یَنْظُرُ نَظْرًا) امام راغب لکھتے ہیں:

"اَلصَّاعِقَةُ هِيَ الصَّوْتُ الشَّدِيْدُ مِنَ الْجَوِّ ثُمَّ يَكُوْنُ مِنْهُ نَارٌ فَقَطْ اَوْ عَذَابٌ اَوْ مَوْتٌ"



Marfat.com

ہولناک امرجس کا انسان معاینہ کرے یا اسے پہنچے یہاں تک کہ اسکے خوف سے وہ ہلاک ۔تباہ ہوجائے یا اس کی عقل جاتی رہے اور اسکے جسم کے بعض حصّے ناکارہ ہوجائیں یہ ہولناکی وحشت ناک آواز آگ زلزلہ سخت ڈر کی وجہ سے پیدا ہو سکتی ہے ان سب پر الصّاعقہ کا اطلاق ہوسکتا ہے.

ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ وَ ظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ثُمَّ | بَعَثْنَا | كُمْ | مِنْ بَعْدِ | مَوْتِ كُمْ |
| پھر | جلا اٹھایا | تم کو | (سے) بعد | موت تمہاری کے |
| لَعَلَّ | كُمْ | تَشْكُرُوْنَ | وَ | ظَلَّلْنَا |
| شاید کہ | تم | شکرگزار بنو | اور | سایہ کیا ہم نے |
| عَلَيْ كُمُ | الْغَمَامَ | وَ اَنْزَلْنَا | عَلَيْ كُمُ | الْمَنَّ |
| اوپر تمہارے | بادل | اور اتارا ہم نے | اوپر تمہارے | من |
| وَ السَّلْوٰى | كُلُوْا | مِنْ | طَيِّبٰتِ | مَا |
| اور سلوٰی | کھاؤ | (سے) | پاک چیزوں سے | جو کہ |
| رَزَقْنَا | كُمْ | وَ مَا | ظَلَمُوْنَا | وَ لٰكِنْ |
| رزق دیا ہم نے | تم کو | اور نہیں | ظلم کیا انہوں نے ہم پر | اور لیکن |



Marfat.com

| | | |
|---|---|---|
| كَانُوْا | اَنْفُسَ هُمْ | يَظْلِمُوْنَ |
| تھے | نفس انکے | ظلم کرتے |

"پھر ہم نے تم کو جلا اٹھایا تمہارے مرے پیچھے کہ شاید تم شکرگزار ہو ۵۶ اور ہم نے تمہارے اوپر ابر کا سایہ کر دیا اور ہم نے تمہارے اوپر مَنّ و سلویٰ اُتارا کھاؤ ان پاکیزہ چیزوں میں سے جو ہم نے تم کو دے رکھی ہیں اور انہوں نے زیادتی ہم پر نہیں کی بلکہ زیادتی اپنی ہی جانوں پر کرتے رہے۔" ۵۷

## تشریحات لغوی و تفسیری مطالب

ثُمَّ لتراخی. تاخیر کے لئے

بَعَثْنٰكُمْ اَیْ اَحْیَیْنَاکُمْ پھر تم کو زندہ کیا۔ ماضی جمع متکلم بَعَثَ یَبْعَثُ بَعْثًا اٹھانا۔ زندہ کرنا۔ بھیجنا.

مِنْ بَعْدِ مَوْتِكُمْ وَالْمَوْتُ هُنَا ظَاهِرَةٌ مُفَارِقَةُ الرُّوْحِ الْجَسَدَ وَهٰذَا هُوَ الْحَقِيْقَةُ اور موت سے یہاں مراد حقیقی موت یعنی روح کا جسم سے جدا ہو جانا ہے۔ بعض مفسرین نے اس سے حقیقی موت مراد نہیں لی ہے بلکہ بے ہوشی کی قسم موتِ مجازی مراد لی ہے.

وَقِيْلَ مَعْنَى الْبَعْثِ الْاِفَاقَةُ مِنَ الْغَشْيَةِ وَيَسْتَخْرِجُ عَلٰى قَوْلِ مَنْ قَالَ اِنَّهُمْ صَعِقُوْا وَلَمْ يَمُوْتُوْا (روح)

امام راغب نے موت کے بہت سے معنی لکھے ہیں۔ بے ہوش ہو جانا۔ قوتِ عقلی کا زائل ہونا وغیرہ۔ لسان العرب میں ہے کہ موت کا لفظ استعارۃً احوالِ



Marfat.com

شاقہ پر بھی بولا جاتا ہے۔ قرین قیاس یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہاں موت سے مراد غشی اور مدہوشی کے ہیں۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ قَالَ كَانَ هٰذَا الْمَوْتُ غِشْيَانًا وَهُمُودًا لَا مَوْتًا حَقِيقَةً (روح) ــ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ کے الفاظ بھی اسی پر دلالت کرتے ہیں۔

وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ ماضی جمع متکلم (ظَلَّ يَظِلُّ ظَلًّا ظُلُوْلًا) ظل سایہ کو کہتے ہیں ــ الغمام غمامہ کی جمع ہے۔ بادل کو کہتے ہیں۔ اس کی اصل غتم ہے جسکے معنی ڈھانپنے کے ہیں۔

وَغَمَامٌ اَبْرَدُ مِنْ هٰذَا وَاَطْيَبُ (ابن جریر) سحاب سے زیادہ لطیف اور ٹھنڈی شکل کا نام ہے۔

وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ماضی جمع متکلم (اَنْزَلَ يُنْزِلُ اِنْزَالًا) اللہ تعالیٰ کا اپنی مخلوق پر نعمتوں اور عذاب کے انزال سے مراد انہیں یہ چیزیں عطا کرنا ہے (راغب)

المَنَّ. اَلْمَنُّ شَيْءٌ فِيْهِ حَلَاوَةٌ يَسْقُطُ عَلَى الشَّجَرِ (راغب)

"مَنّ" اسم جنس ہے یہ ایک شیریں رطوبت تھی جو درختوں پر گرائی جاتی تھی ــــ اَلْاَكْثَرُوْنَ عَلٰى اَنَّ الْمَنَّ هُوَ التَّرَنْجَبِيْنُ (معالم) اکثر کا خیال ہے کہ یہ ترنجبین ہے۔

السَّلْوٰى اس کا مادہ سَلَا ہے۔ سلوٰی وہ چیز جو انسان کو تسلی دے (راغب) ــــ سلوٰی ایک پرند ہے جو بٹیر کی مانند ہے جس کی اڑان نیچی ہوتی ہے اور بڑی آسانی سے شکار ہو جاتا ہے۔



Marfat.com

كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ كُلُوْا امر جمع مذکر (اَکَلَ یَاْکُلُ اَکْلًا) ـــ طَيِّبٰتِ پاکیزہ چیز کو طیب کہا جاتا ہے جو لذت بخش ہو۔

صحرائے سینا میں آنے کے بعد بنی اسرائیل پر اللہ تعالیٰ نے اپنے انعامات کا ذکر کیا کہ تمہیں آفتاب کی تپش سے بچانے کے لئے بادلوں کا سایہ عطا کیا اور محنت اور مشقت کے بغیر پاکیزہ کھانے کی چیزیں دیں لیکن بنی اسرائیل نے فطری حرص کی بناء پر ذخیرہ اندوزی شروع کردی حالانکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس سے منع کیا تھا۔ بعض محققین نے لکھا ہے کہ معاصی کے باوجود نعمتوں کا جاری رہنا استدراج اور سخت خطرناک ہے لیکن بعض جاہل صوفی کثرتِ مال وجاہ کو مقبولیت کی علامت سمجھتے ہیں۔

وَمَا ظَلَمُوْنَا، مَا نافیہ ظَلَمُوْنَا ماضی جمع مذکر نا ضمیر متکلم مفعول (ظَلَمَ یَظْلِمُ ظُلْمًا) اور انہوں نے ہم پر زیادتی نہیں کی ـ وَلٰكِنْ کلمۂ استدراک کلام ـــ اَنْفُسَهُمْ جمع نفس کی ہے، بلکہ اپنی ہی جانوں پر زیادتی کرتے رہے۔ احکامِ الٰہی کی خلاف ورزی اور حدودِ خداوندی سے تجاوز خود اپنے آپ پر ظلم کرنا ہے۔ بنی اسرائیل پر ان کے کرتوتوں کی وجہ سے یہ عذاب نازل ہوئے۔

بَيَانُهُ وَهِيَ اَنَّ كُلَّ مَا يَطْلُبُهُ الدِّيْنُ مِنَ الْعَبْدِ فَهُوَ لِمَنْفَعَتِهٖ وَكُلَّ مَا يَنْهٰى عَنْهُ فَاِنَّمَا يَقْصُدُ بِهٖ دَفْعَ الضَّرَرِ عَنْهُ فِي الْحَدِيْثِ الْقُدْسِيِّ فَكُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهٗ اَوْ عَلَيْهِ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ (المنار) دینِ اسلام انسان سے جس بات کا مطالبہ کرتا ہے وہ اس کی منفعت کے لئے



Marfat.com

اور جس سے منع کرتا ہے اس سے ضرر کے دُور کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ حدیثِ قدسی میں ہے ابن آدم کا ہر عمل اسکی خود اپنی ذات کے لئے نفع بخش یا ضرر رساں ہوتا ہے۔

وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ۭ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَاۗءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ | اِذْ | قُلْنَا | ادْخُلُوْا | هٰذِهِ | الْقَرْيَةَ |
| اور | جب | کہا ہم نے | داخل ہو جاؤ | اس | بستی (میں) |
| فَ | كُلُوْا | مِنْ | هَا | حَيْثُ | شِئْتُمْ | رَغَدًا |
| پس | کھاؤ | (سے) اس (قریہ سے) | | جہاں (سے) | چاہو تم | فراغت سے جی بھر کے |
| وَ | ادْخُلُوا | الْبَابَ | سُجَّدًا | وَ | قُوْلُوْا | حِطَّةٌ |
| اور | داخل ہو جاؤ | دروازے میں | سجدہ کرتے ہوئے عاجزی سے | اور | کہو | توبہ |
| نَّغْفِرْ | لَ | كُمْ | خَطَايَا | كُمْ | وَ |
| بخش دیں گے ہم | واسطے تمہارے | | خطائیں | تمہاری | اور |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| سَ | نَزِيْدُ | الْمُحْسِنِيْنَ | فَ | بَدَّلَ |
| عنقریب | زیادہ دیں گے | احسان والوں کو | پس | تبدیل کردی |
| الَّذِيْنَ | ظَلَمُوْا | قَوْلًا | غَيْرَ | الَّذِيْ |
| ان لوگوں نے جو | ظالم تھے | بات | سوائے غیر | جو کہ |
| قِيْلَ | لَ هُمْ | فَ | اَنْزَلْنَا | عَلَى |
| کہی گئی | واسطے۔ان کے | پس | نازل کیا ہم نے | اوپر |
| الَّذِيْنَ | ظَلَمُوْا | رِجْزًا | مِّنَ | السَّمَآءِ |
| ان لوگوں جنہوں نے | ظلم کیا | سخت عذاب | سے | آسمان سے |
| بِ | مَا | كَانُوْا | يَفْسُقُوْنَ | |
| اسلئے کہ | تھے وہ | فسق کرتے خطا کرتے | | |

"اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے کہا کہ اس بستی میں داخل ہو جاؤ اور اس میں جہاں سے چاہو خوب کھاؤ پیو اور دروازہ (شہر) میں عاجزی سے جھکے ہوئے داخل ہونا اور کہتے جانا توبہ ہے۔ ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گے اور ہم نیکوکاروں کو زیادہ ہی دیتے ہیں ۵۸ مگر ان زیادتی کرنے والوں نے جو انہیں بتایا گیا تھا اسکے خلاف ایک اور کلمہ بدل ڈالا سو ہم نے ان زیادتی کرنے والوں پر ایک بلا آسمان سے نازل کی اس سبب سے کہ وہ نافرمانی کرتے رہے تھے۔" ۵۹



Marfat.com

# تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

وَاِذْ قُلْنَا، وَاِذْ، واذ کُرُوْا۔ قُلْنَا ماضی جمع متکلم (قَالَ یَقُوْلُ قَوْلًا)

اُدْخُلُوْا امر جمع مذکر (دَخَلَ یَدْخُلُ دُخْلًا)

هٰذِهِ الْقَرْیَةَ، القریہ، قری سے ہے جس کے معنی جمع کرنا ہیں اور اس سے مراد ایسا مقام جہاں لوگ جمع ہوں۔ بستی۔ گاؤں هٰذِهِ القریہ سے مراد کوئی مشہور بستی ہے بعض نے اس سے مراد بیت المقدس اور بعض نے قریۂ اریحا مراد لیا ہے۔

هِیَ اَرِیْحَا قَرْیَةٌ مِّنْ بَیْتِ الْمَقْدِسِ (ابن جریر)

هٰذہ القریہ کی جو آگے تفصیل بیان کی گئی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس سے مراد ایک وسیع اور آباد شہر مراد ہے

فَکُلُوْا مِنْهَا امر جمع مذکر (اَکَلَ یَاْکُلُ اَکْلًا) مِنْهَا۔ مِن هٰذہ القریة ھا ضمیر کا مرجع قریہ ہے

حَیْثُ شِئْتُمْ، مِنْ اَیِّ مَکَانٍ مِنْهَا جہاں سے چاہو۔ حَیْثُ ظرف مکان جہاں جس جگہ۔ شِئْتُمْ ماضی جمع مذکر مخاطب۔ چاہو تم۔

رَغَدًا مصدر وَاسِعًا هَنِیْئًا بافراغت۔ اچھی طرح۔

وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا امر جمع مذکر (دَخَلَ یَدْخُلُ دُخْلًا)۔

اَلْبَابَ، دروازہ شہر کا۔ پھاٹک۔ سُجَّدًا عاجزی اور فروتنی سے۔

اَیْ مُتَذَلِّلِیْنَ مُنْقَادِیْنَ (راغب)

خَاشِعَةً خَاضِعَةً (ابن جریر) ۔ خشوع وخضوع کے ساتھ۔



Marfat.com

وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ امر جمع مذکر (قَالَ یَقُوْلُ قَوْلًا) ۔ حِطَّةٌ حطّ کے معنی اوپر سے نیچے اترنا کے ہیں حَطَّ عَنَّا ذُنُوْبَنَا ہمارے گناہ معاف کر دیئے جائیں۔ ابن عباسؓ سے یہی معنی مروی ہیں۔ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ سے بعینہٖ اسی لفظ کا ادا کرنا مراد نہیں۔ وَلَا تَتَوَقَّفُ التَّوْبَةُ عَلٰی ذِکْرِ لَفْظَةِ بِعَیْنِهَا (روح)

نَغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ مضارع جمع متکلم (غَفَرَ یَغْفِرُ غُفْرَانٌ) ڈھانپنا، چھپانا۔ معاف کر دینا۔ خَطٰيٰكُمْ واحد خَطِيَّةٌ گناہ لغزش اور غلطی کو کہتے ہیں ۔۔۔ بنی اسرائیل کو یہ حکم تھا کہ شہر موعود میں اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہوئے انکساری سے داخل ہو تمہاری سابقہ لغزشوں اور خطاؤں کو معاف کر دیا جائے گا

وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ۝ س مستقبل قریب کے لئے ہے نَزِيْدُ مضارع جمع متکلم (زَادَ یَزِیْدُ زِیَادَةً) ۔ المحسنین جمع المحسن کی ہے۔ یعنی ہم نیکوکاروں کو زیادہ ہی دیتے ہیں۔

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا (بَدَّلَ یُبَدِّلُ تَبْدِیْلًا) ۔ ظَلَمُوْا ماضی جمع مذکر غائب۔ الظُّلْمُ وَضْعُ الشَّیْءِ عَلٰی غَیْرِ مَحَلِّهٖ کسی چیز کو غلط جگہ پر رکھنے کو ظلم کہتے ہیں۔

قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ، قَوْلًا مصدر غیر علاوہ الذی موصول قِیْلَ فعل ماضی مجہول۔ یعنی جو کلماتِ استغفار انہیں تلقین کئے گئے تھے انہیں چھوڑ کر بے ہودہ تمسخر آمیز کلمات کہنے لگے

فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ

فَاَنْزَلْنَا ماضی جمع متکلم (اَنْزَلَ یُنْزِلُ اِنْزَالًا) ۔ عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا صرف ان



Marfat.com

لوگوں پر جنہوں نے نافرمانی اور ظلم سے کام لیا تھا۔ رِجْزًا شَدَّتِ عذاب اَلرِّجْزُ هُوَالْعَذَابُ (لسان)۔ اَلتَّنْوِيْنُ عَلَى الرِّجْزِ لِلتَّهْوِيْلِ وَالتَّفْخِيْمِ (ابوسعود) رجزاً پر تنوین اس عذاب کی ہولناکی اور شدت پر دلالت کرتی ہے مِنَ السَّمَآءِ آسمان سے۔ اوپر سے

اَیْ مُقَدَّرٌ مِنَ السَّمَآءِ (بیضاوی)

اِشَارَةٌ اِلَى الْجِهَةِ الَّتِیْ یَكُوْنُ مِنْهَا الْقَضَا اَوْ مُبَالَغَةٌ فِیْ عُلُوِّهٖ بِالْقَهْرِ وَالْاِسْتِیْلَاءِ (روح المعانی) یعنی من السماء سے اشارہ اس جہت کی طرف سے جہاں سے قضا آتی ہے یا مبالغہ ہے اس کے علو میں قہر اور غلبہ کے ساتھ۔ یہ عذاب کس قسم کا تھا اس کا تعین نہیں ہے۔ بعض نے کہا وَالْمُرَادُ بِهِ الطَّاعُوْنُ (بیضاوی)

بِمَا كَانُوْا یَفْسُقُوْنَ ۝ — اَلْبَاءُ لِلسَّبَبِیَّةِ۔ اَیْ بِسَبَبِ فِسْقِهِمْ (جلالین) یعنی یہ عذاب ان کے مسلسل انکار اور سرکشی کی وجہ سے تھا۔ دینِ حق میں تحریف لفظی و معنوی دونوں سخت گناہ اور باعثِ عذاب شدید ہیں۔ یَفْسُقُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (فَسَقَ یَفْسُقُ فِسْقًا) عہد کا توڑنا۔ خلاف ورزی کرنا — علماء نے اس آیت سے اہلِ بدعت کا ظالم اور سزاوار غضب ہونا مراد لیا ہے۔ بدعت دین میں ایسی بات کا پیدا کرنا جس کی اصل شریعت میں نہ ہو۔

قرطبی نے لکھا ہے جب لفظی تبدیلی باعثِ عذاب ہے تو عملی تحریف تو بدترین عذاب کا موجب ہوگی۔ وَالْقَوْلُ اَنْقَصُ مِنَ الْعَمَلِ فَكَیْفَ بِالتَّبْدِیْلِ وَالتَّغْیِیْرِ فِی الْفِعْلِ (قرطبی)



Marfat.com

وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ
الْحَجَرَ، فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا، قَدْ عَلِمَ
كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ، كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا
تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ اِذِ | اسْتَسْقٰى | مُوْسٰى | لِ | قَوْمِ ہٖ |
| اور جب | پانی مانگا | موسیٰ نے | واسطے | قوم اپنی |
| فَ | قُلْنَا | اضْرِبْ | بِّ عَصَا | كَ الْحَجَرَ |
| پس | ہم نے کہا | تو مار | ساتھ لاٹھی کے | اپنی پتھر کو |
| فَ | انْفَجَرَتْ | مِنْ ہُ | اثْنَا عَشْرَةَ | عَيْنًا |
| پس | پھوٹ نکلے | (سے) اس سے | بارہ | چشمے |
| قَدْ | عَلِمَ | كُلُّ | اُنَاسٍ | مَّشْرَبَ هُمْ |
| تحقیق | جان لیا | ہر | قوم گروہ نے | گھاٹ اپنا |
| كُلُوْا | وَ اشْرَبُوْا | مِنْ | رِّزْقِ | اللّٰهِ |
| کھاؤ | اور پیو | (سے) | رزق روزی سے | اللہ (کی) |
| وَ لَا | تَعْثَوْا | فِى | الْاَرْضِ | مُفْسِدِيْنَ |
| اور نہ | شدت فساد کرو | (میں) | زمین میں | مفسد بن کر |



Marfat.com

"اور (وہ وقت یاد کرو) جب موسیٰؑ نے اپنی قوم کے لئے پانی کی دعا مانگی سو ہم نے کہا (اے موسیٰؑ) اپنا عصا (فلاں) پتھر پر مارو! تو اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے (اور) ہر گروہ نے اپنا (اپنا) گھاٹ معلوم کر لیا۔ کھاؤ پیو اللہ کے (دیئے ہوئے) رزق میں سے، اور زمین پر فسادی بن کر مت پھرو۔" ع

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

وَاِذِ ، واذکروا.

اسْتَسْقٰی ماضی واحد مذکر (اِسْتَسْقٰی یَسْتَسْقِی اِسْتِسْقَاءً) باب استفعال۔ اس کا مادہ سقی ہے جس کے معنی پانی کی طلب اور تلاش کے ہیں۔ موسیٰؑ نے ان کے لئے پانی کی دعا کی۔ اَیْ دَعَا لَھُمْ مُوْسٰی بِالسُّقْیَا (ش)

فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ــ قلنا ماضی جمع متکلم (قَالَ یَقُوْلُ قَوْلًا) ــ اِضْرِبْ امر واحد مذکر (ضَرَبَ یَضْرِبُ ضَرْبًا) ضرب ایک چیز کو کسی دوسری چیز پر مارنے کو کہتے ہیں ــ ضَرَبَ فِی الْاَرْضِ زمین پر چلنے کو بھی کہتے ہیں ــ عصا کے لغوی معنی اجتماع اور اِئْتِلاف کے ہیں. اصمعی نے لکھا ہے کہ چونکہ عصا پر انگلیوں کا اجتماع ہوتا ہے اس لئے اسے عصا کہتے ہیں یہاں اسکے معنی لاٹھی اور ڈنڈا کے ہیں ــ الحجر چٹان۔ اِشَارَةٌ اِلٰی حَجَرٍ مَعْلُوْمٍ (کبیر) اَلْحَجَرَ میں لام عہد کا ہے۔ بیضاوی

فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا، ماضی واحد مؤنث غائب



Marfat.com

(اِنْفَجَرَ یَنْفَجِرُ اِنْفِجَارًا) اس کا مادہ فجر ہے جس کے معنی پھٹنے کے ہیں۔ فجر صبح کو بھی کہتے ہیں جو رات کی تاریکی کو پھاڑتی ہے اسی سے فاجر اور فجور ہے جو دیانت کے پردے کو پھاڑ دیتا ہے۔ عَیْنًا۔ عین بمعنی آنکھ اور چشمہ کے ہیں۔ ان کے بارہ قبائل کے مطابق بارہ چشمے چٹان سے پھوٹ پڑے

قَدْ عَلِمَ کُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ۔ قَدْ کلمۂ تحقیق کلام۔ عَلِمَ ماضی واحد مذکر کُلُّ اُنَاسٍ ہر قبیلہ اور گروہ نے اَیْ مِنْ کُلِّ سَبْطٍ (بیضاوی)

اناس جمع کا صیغہ ہے اس کا اس لفظ سے واحد نہیں ہے۔ جمع لَا وَاحِدَ لَهٗ مِنْ لَفْظِهٖ (روح)

مَشْرَبَهُمْ مُشْرَبٌ مضاف هُمْ ضمیر مضاف الیہ مشرب ظرف مکان جائے شرب۔ ای موضع مشربهم (جلالین) ہر قبیلہ نے اپنے اپنے گھاٹ کو جان لیا۔

کُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ۝

کُلُوْا امر جمع مذکر من (اَکَلَ یَاْکُلُ اَکْلًا) ۔ وَاشْرَبُوْا امر جمع مذکر من (شَرِبَ یَشْرَبُ شُرْبًا) ۔ مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ اللہ کی دی ہوئی نعمتیں۔ وَلَا تَعْثَوْا فعل نہی مضارع جمع مذکر مخاطب (عَثَی یَعْثُوْ عَثًا عَیْثًا) فساد میں حد سے بڑھنے کو کہتے ہیں اَلْعَیْثُ شِدَّةُ الْفَسَادِ اَلْعِثِیُّ اَشَدُّ مِنَ الْفَسَادِ (معالم)۔

مُفْسِدِیْنَ واحد مفسد ہے خرابی اور فساد پیدا کرنے والے کو کہتے ہیں تَکَرَّرَ الْمَعْنٰی تَاْکِیْدًا لِاِخْتِلَافِ اللَّفْظِ (قرطبی) حدود الٰہی میں رہ کر اس کی نعمتوں سے لطف اندوز ہونے سے منع نہیں کیا گیا، ممانعت حدود سے تجاوز پر ہے۔



Marfat.com

قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا
رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَ
قِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ؕ قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ
الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ ؕ اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ
لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ؕ وَضُرِبَتْ عَلَیْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ ۗ
وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ
بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَیَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ بِغَیْرِ الْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا
عَصَوْا وَّكَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ﴿۶۱﴾

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ اِذْ | قُلْتُمْ | یَا مُوْسٰى | لَنْ نَّصْبِرَ | عَلٰى |
| اور جب | تم نے کہا | اے موسیٰ | ہرگز صبر نہ کریں گے | اوپر |
| طَعَامٍ | وَاحِدٍ | فَ | ادْعُ | لَنَا |
| کھانے | ایک کے | پس | تو دعا کر | ہمارے لئے |
| رَبَّ كَ | یُخْرِجْ | لَنَا | مِمَّا | تُنْۢبِتُ |
| رب اپنے سے | نکالے | ہمارے لئے | ان چیزوں سے جو | اگاتی ہے |
| الْاَرْضُ | مِنْ | بَقْلِ | هَا | وَ |
| زمین | (اسے) | ساگ پات | اس کے | اور |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| قِثَّآئِهَا | وَ | فُوْمِهَا | وَ | عَدَسِهَا |
| کھیرے ککڑی۔ اسکے | اور | گیہوں۔ اسکے | اور | مسور۔ اسکے |
| وَ | بَصَلِهَا ؕ | قَالَ | اَ | تَسْتَبْدِلُوْنَ |
| اور | پیاز۔ اسکے | کہا | کیا | تبدیل کرتے ہو تم |
| الَّذِیْ | هُوَ | اَدْنٰی | بِ الَّذِیْ | هُوَ |
| اسکو | وہ جو | ادنیٰ ہے | بدلے۔ اسکے کہ | وہ |
| خَیْرٌ ؕ | اِهْبِطُوْا | مِصْرًا | فَ | اِنَّ |
| بہتر ہے | اتر پڑو | کسی شہر میں | پس | بے شک |
| لَ كُمْ | مَا | سَاَلْتُمْ | وَ | ضُرِبَتْ |
| واسطے تمہارے | وہ جو | تم نے مانگا | اور | لگا دی گئی |
| عَلٰی هِمُ | الذِّلَّةُ | وَ الْمَسْكَنَةُ | وَ | بَآءُوْ |
| اوپر ان کے | ذلت۔ خواری | اور محتاجی | اور | مستحق ہوئے |
| بِ | غَضَبٍ | مِّنَ | اللّٰهِ ؕ | ذٰلِكَ |
| ساتھ | غضب | سے | اللہ کے | یہ (سب) |
| بِاَنَّ | هُمْ | كَانُوْا | يَكْفُرُوْنَ | بِ |
| اسلئے ہوا | وہ | تھے | کفر کرتے | ساتھ |
| اٰیٰتِ | اللّٰهِ | وَ | يَقْتُلُوْنَ | النَّبِيّٖنَ |
| آیتوں نشانیوں | اللہ کی | اور | قتل کرتے | نبیوں کو |
| بِغَيْرِ | الْحَقِّ ؕ | ذٰلِكَ | بِمَا | عَصَوْا |
| غیر۔ نا | حق | یہ (سب) | اسلئے ہوا کہ | انہوں نے نافرمانی کی |



Marfat.com

| | | |
|---|---|---|
| وَ | كَانُوْا | يَعْتَدُوْنَ |
| اور | تھے وہ | حد سے تجاوز کرتے |

"اور (وہ وقت یاد کرو) جب تم نے کہا تھا کہ اے موسیٰؑ ہم ہرگز ایک کھانے پر بس نہیں کر سکتے سو اپنے پروردگار سے ہمارے لئے دعا کر دیجئے ان چیزوں کی جنہیں زمین اگاتی ہے، ساگ ہوا، ککڑی ہوئی، گیہوں ہوا، مسور ہوئی، پیاز ہوا (موسیٰؑ نے) کہا تو کیا جو چیز ادنیٰ ہے تم اسے لینا چاہتے ہو اس چیز کے مقابلہ میں جو بہتر ہے (تو خیر) کسی شہر میں اتر پڑو (وہیں) مل جائے گا جو کچھ تم مانگتے ہو اور ان پر جما دی گئی ذلت اور محتاجی اور وہ اللہ کے غضب کے مستحق ہو گئے یہ (سب) اس لئے ہوا کہ وہ اللہ کی نشانیوں سے انکار کرتے رہتے تھے۔ اور انبیاء کو ناحق قتل (تک) کر ڈالتے تھے یہ (سب) اسلئے ہوا کہ وہ نافرمانی کرتے اور حد سے بڑھ بڑھ جاتے تھے۔" ع

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

وَاِذْ۔ واذکروا

قُلْتُمْ ماضی جمع مذکر مخاطب (قَالَ یَقُوْلُ قَوْلًا)

یٰمُوْسٰی یا کلمۂ ندا مُوْسٰی منادیٰ۔

لَنْ نَّصْبِرَ فعل مضارع تاکید نفی بلَنْ صیغہ جمع متکلم (صَبَرَ یَصْبِرُ صَبْرًا)

عَلٰی طَعَامٍ وَّاحِدٍ ایک ہی قسم کے کھانے پر ہم صبر نہیں کر سکتے۔



Marfat.com

فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْبِتُ الْاَرْضُ مصر میں عرصہ دراز تک رہنے کی وجہ سے ان کی مرغوب غذا زمینی پیداوار بن چکی تھی۔ چنانچہ صحرائے سینا میں موسیٰ علیہ السلام سے اسی کا مطالبہ کر دیا۔ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ اُدْعُ فعل امر واحد مذکر (دَعٰی یَدْعُوْ دَعْوَۃً) پکارنا طلب کرنا۔ پس اپنے پروردگار سے ہمارے لئے طلب کیجئے۔ مِمَّا۔ مِنْ حرفِ جار (من۔ ما) ما موصولہ۔ اس چیز سے۔ تُنْبِتُ الْاَرْضُ مضارع واحد مؤنث غائب (اَنْبَتَ یُنْبِتُ اِنْبَاتً) ان چیزوں کی جنہیں زمین اگاتی ہے۔

مِنْ بَقْلِهَا ہر وہ چیز جس سے زمین سرسبز ہو بقل کہلاتی ہے لیکن یہاں مراد وہ ترکاریاں ہیں جو انسان کھاتا ہے

قِثَّآئِهَا خیار کی قسم کی سبزی جسے ککڑی کہتے ہیں۔

فُوْمِهَا ھو الحنطۃ گیہوں کے علاوہ فوم کے معنی لہسن کے بھی آتے ہیں۔

وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا مسور اور پیاز ان سب کے ساتھ ھا ضمیر مؤنث الارض کی طرف راجع ہے۔

قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰی بِالَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ ۔ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ فعل مضارع جمع مذکر مخاطب (اِسْتَبْدَلَ یَسْتَبْدِلُ اِسْتِبْدَالً) کسی چیز کا کسی دوسری چیز سے بدلنا۔ اِسْتِبْدَالَ طَلَبُ الشَّیْءِ بَدَلًا مِنَ الْاٰخِرِ (النار) ـــــ ادنیٰ اس کا مادہ دنو ہے جس کے معنی قرب کے ہیں اور اس سے مراد حقیر چیز کے ہیں۔ قَالَ مُوْسٰی تَقْرِیْعًا لَهُمْ اَیْ تَطْلُبُوْنَ هٰذِهِ الْاَنْوَاعَ الْخَسِیْسَةَ بَدَلَ مَا هُوَ خَیْرٌ مِّنْهَا هُوَ الْمَنُّ وَالسَّلْوٰی۔ موسیٰ



Marfat.com

نے انہیں ملامت کرتے ہوئے کہا کہ تم من وسلویٰ جیسی بہترین نعمت کے بدلے یہ خسیس چیزیں طلب کرتے ہو.

اِهْبِطُوْا مِصْرًا امر جمع مذکر (هَبَطَ يَهْبِطُ هُبُوْطًا) نزول یعنی نیچے اترنا. مِصْرًا کسی بھی شہر کو جس کی حدبندی ہو چکی ہو مصر کہتے ہیں ۔ مِصْرٌ اسم لِكُلِّ بِلَادٍ مَحْصُوْرٍ اَیْ مَحْدُوْدٍ (راغب)

فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ۔ شہر میں اتر پڑو تو جو کچھ تم مانگتے ہو تمہیں مل جائے گا ۔ ماضی جمع مذکر مخاطب (سَاَلَ يَسْاَلُ سُؤَالًا) ما موصولہ.

وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ اور ان پر ذلت و محتاجی ڈال دی گئی ۔ ضُرِبَتْ ماضی مجہول واحد مؤنث غائب ۔ چسپاں کر دی گئی. مسلط کر دی گئی ۔ عَلَيْهِمُ ۔ هُمْ ضمیر کا مرجع بنی اسرائیل کی طرف ہے.

الذِّلَّةُ وَالذِّلُّ خَلْقٌ جَبِيْتٌ مِنْ اَخْلَاقِ الْاِنْسَانِ ۔ وَالذِّلُّ بِالْكَسْرِ ضِدُّ الصَّعُوْبَةِ خواری و رسوائی ۔ الْمَسْكَنَةُ، وَالْفَقْرُ وَالْفَاقَةُ وَتَشْدِيْدُ الْمِحْنَةِ (کبیر) فقر و فاقہ. اور سخت محنت.

وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ماضی جمع مذکر غائب (بَاءَ يَبُوْءُ بَوْءًا) کسی جگہ میں اترنے، ٹھکانا بنانے کے ہیں ۔ اَیْ اسْتَوْجَبُوْا اللعنة انہوں نے اپنے آپ کو مستوجب لعنت بنا لیا ۔ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ اللہ کے غضب کے مستحق ہوئے ۔ اللہ کے غضب کا محل بنے.

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۔ ذٰلِكَ یعنی ان کا یہ مستحق غضب ہو جانا اِشَارَةٌ اِلٰى مَا سَبَقَ مِنْ ضَرْبِ الذِّلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ ۔ بِاَنَّهُمْ میں بِ سببیہ ہے یعنی بسبب کفرہم ۔ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۔ كَانُوْا فعل



Marfat.com

ناقص ماضی جمع مذکر یَکْفُرُوْنَ مضارع جمع مذکر (کَفَرَ یَکْفُرُ کُفْرًا) کَانُوْا یَکْفُرُوْنَ وہ انکار حق کرتے رہتے تھے ۔ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ واحد آیت اللہ تعالےٰ کے نشانات۔ احکامات۔ آیات اللہ کا لفظ عام ہے اس سے معجزاتِ قرآن اور تمام احکامِ الٰہی مراد لئے جاسکتے ہیں

وَیَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ بِغَیْرِ الْحَقِّ ۔ یَقْتُلُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (قَتَلَ یَقْتُلُ قَتْلًا) قتل کے اصل معنی روح کے جسم سے جُدا کرنا کے ہیں ۔ نبیوں کو قتل کرتے تھے یا ان کے قتل کے درپے رہتے تھے ۔ النَّبِیّٖنَ واحد نبی یہ نباء سے مشتق ہے جس کے معنی خبرِ عظیم کے ہیں ۔ نَبِیٌّ فعیل بمعنی فاعل ہے یعنی خبر دینے والا ۔ نبی کے لغوی معنی صرف خبر دینے کے ہیں۔ اصطلاحِ شرع میں اللہ کی طرف سے براہِ راست بذریعہ وحی پیغام لانے والے کو نبی کہا جاتا ہے نبی کے لئے کتاب کا ہونا ضروری ہے ۔ بِغَیْرِ الْحَقِّ ناحق یعنی وہ خود بھی یہ جانتے تھے کہ ارتکاب قتل ناحق ہے اس سے ان کے اس فعل کی شناعت اور بڑھ گئی۔

ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ۔ ذٰلِكَ الْاِشَارَةُ اِلَى الْكُفْرِ وَالْقَتْلِ (بیضاوی) ۔ بِمَا عَصَوْا میں با سببیہ ہے یعنی مختلف قسم کے معاصی کے ارتکاب اور حدودِ الٰہی کو توڑنے کے سبب عَصَوْا (عَصَا یَعْصِیْ عِصْیَانٌ) نافرمانی کرنا۔ حکم نہ ماننا۔ اور الباء بمعنی مع بھی ہوسکتا ہے (بیضاوی) ۔ وَّكَانُوْا یَعْتَدُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (اِعْتَدٰی یَعْتَدِیْ اِعْتِدَاءً) حد سے بڑھنا۔ طغیانی اور سرکشی کرنا ۔ یَعْتَدُوْنَ ماضی استمراری سے مراد ہے کہ سرکشی اور حق سے بغاوت انکی عادت اور فطرت



Marfat.com

بن چکی تھی.

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَ الَّذِينَ هَادُوا وَ النَّصٰرٰى
وَالصّٰبِـِٔينَ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ
صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اِنَّ | الَّذِيْنَ | اٰمَنُوْا | وَ | الَّذِيْنَ |
| بے شک | جو لوگ | ایمان لائے | اور | جو لوگ |
| هَادُوْا | وَ | النَّصٰرٰى | وَ | الصّٰبِـِٔيْنَ |
| یہود ہوئے | اور | نصاریٰ | اور | صابی |
| مَنْ | اٰمَنَ | بِ اللّٰهِ | وَالْيَوْمِ | الْاٰخِرِ |
| جو کوئی | ایمان لایا | ساتھ اللہ کے | اور دن | آخرت |
| وَ | عَمِلَ | صَالِحًا | فَ | لَ هُمْ |
| اور | عمل کام کرے | نیک | پس | واسطے اسکے |
| اَجْرُ | هُمْ | عِنْدَ | رَبِّ هِمْ | وَ لَا |
| اجر بدلہ | ان کا | پاس | رب انکے | اور نہیں |
| خَوْفٌ | عَلَيْ هِمْ | وَ لَا | هُمْ | يَحْزَنُوْنَ |
| کچھ خوف | اوپر انکے | اور نہ | وہ | غمگین ہونگے |



Marfat.com

"بیشک جو لوگ ایمان لا چکے ہیں اور جو لوگ یہودی ہوئے اور نصاریٰ اور صابی (غرض) جو کوئی بھی اللہ اور آخرت پر ایمان لے آئے اور نیک عمل کرے سو ان (سب) کے لئے ان کا پروردگار کے پاس ان کا اجر ہے اور نہ کوئی اندیشہ ان کے لئے ہے اور نہ وہ کوئی غم کریں گے۔" ۶۲

## تشریحات لغوی و تفسیری مطالب

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور جو لوگ ایمان لائے۔ اٰمَنُوْا ماضی جمع مذکر غائب (اٰمَنَ یُؤْمِنُ اِیْمَانًا) محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والے. اَیْ مَنْ اٰمَنَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (ابن عباس) ھُمُ الْمُصَدِّقُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَا اَتَاھُمْ مِنَ الْحَقِّ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ (ابن جریر).

وَالَّذِیْنَ ھَادُوْا اور وہ لوگ جنہوں نے دینِ یہود اختیار کیا انتک ایک خاص نسل بنی اسرائیل کا ذکر تھا۔ اب ان کے دینی مسلک اور اعتقادات کا بیان ہے۔ ھَادُوْا یُقَالُ ھَادُوْا اَوْ تَھَوَّدَ اِذْ دَخَلَ فِی الْیَھُوْدِیَّۃِ (بیضاوی) وہ یہودیت میں داخل ہیں۔ بنی اسرائیل ایک خاص نسل اور قوم کا نام ہے کسی غیر اسرائیلی کو باضابطہ یہودی بنانے کا طریقہ ان کے ہاں نہیں ہے۔ عرب جو نسلاً بنی اسماعیل تھے بنی اسرائیل کی صحبت میں رہ کر ان کے طور طریقے اختیار کر لئے۔ ھَادُوْا سے مراد ایسے ہی لوگ ہیں.

وَالنَّصٰرٰی نصرانی کی جمع ہے اور یہ حضرت عیسیٰؑ کے گاؤں ناصرہ سے مشتق ہے۔ سُمُّوْا بِذَالِکَ اِنْتِسَابًا اِلٰی قَرْیَۃٍ یُقَالُ لَھَا نَصْرَانُ (راغب)



Marfat.com

نصران قریہ سے انتساب کی وجہ سے انہیں نصرانی کہا جاتا ہے۔

قَرْیَۃٌ بِالشَّامِ یُنْسَبُ اِلَیْہِ النَّصَارٰی (جوہری) یہاں ان لوگوں کا ذکر ہے جو عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا نبی سمجھتے ہیں اور اسکے سچے پیروکار ہیں۔ مسیحی وہ ہیں جو حضرت عیسیٰؑ کی الوہیت کے قائل ہیں ــــ قرآن مجید میں مسیحیت کا جہاں کہیں ذکر آیا ہے بیزاری کے پیرائے میں آیا ہے

لَقَدْ کَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ ط

"یقیناً وہ کافر ہو گئے جنہوں نے کہا کہ اللہ ہی مسیح ابن مریم ہے"

لَقَدْ کَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰہَ ثَالِثُ ثَلٰثَۃٍ م (المائدہ: ۷۳-۷۴)

"یقیناً وہ (بھی) کافر ہو گئے جنہوں نے کہا کہ اللہ تین میں سے تیسرا ہے"

وَالصّٰبِئِیْنَ واحد صابی ہے جس کے معنی ہیں اپنے دین کو چھوڑنے والا ــــ اَلصَّابِئُوْنَ - اَلْخَارِجُوْنَ مِنْ دِیْنٍ اِلٰی دِیْنٍ (تاج) قِیْلَ لِکُلِّ خَارِجٍ مِنَ الدِّیْنِ اِلٰی دِیْنٍ اٰخَرَ صَابِئٌ (راغب) ایک دین سے نکل کر دوسرے دین میں داخل ہونے والے کو صابی کہا جاتا ہے۔

شروع میں عرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی صابی کہتے تھے اسلئے کہ آپ نے اپنا آبائی دین چھوڑ دیا تھا۔

کَانَتِ الْعَرَبُ تُسَمِّی بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصَّابِیَ لِاَنَّہٗ خَرَجَ مِنْ دِیْنِ قُرَیْشٍ اِلٰی دِیْنِ اِسْلَام (نہایہ - تاج)

کہا جاتا ہے کہ یہ ایک نیم عیسائی فرقہ تھا حضرت عمرؓ نے انہیں اہل کتاب میں شمار کیا ہے۔



Marfat.com

قَالَ عمر بن الخطاب وَابن عباس هُمْ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ وَ قَالَ عَمْرٌو تَحِلُّ ذَبَائِحُهُمْ مِثْلَ ذَبَائِحِ اَهْلِ الْكِتَابِ (معالم) تابعین میں سے اکثر ان کے اہلِ کتاب یا موحد ہونے کے قائل ہیں اور ان کی عورتوں سے نکاح جائز قرار دیتے ہیں ـــ قَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ لَا بَاْسَ بِذَبَائِحِهِمْ وَنِكَاحِ نِسَآئِهِمْ (قرطبی)

مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا جو کوئی بھی اللہ اور آخرت پر ایمان لے آئے اور نیک عمل کرے ـــ وَفِي الْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اِنْدِرَاجُ الْاِيْمَانِ بِالرُّسُلِ وَالْكُتُبِ وَالْبَعْثِ (قرطبی) ایمان باللہ اور ایمان بالآخرت میں ایمان بالرسل اور ایمان بالکتب داخل ہیں.

وَعَمِلَ صَالِحًا عملِ صالح سے مراد وہ عمل ہے جو شریعتِ اسلامی کے مطابق ہو

فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ان کے لئے ان کے پروردگار کے پاس ان کا اجر ہے۔ ایمان باللہ، ایمان بالآخرۃ یعنی اعتقادِ صحیح اور اس کے ساتھ عملِ صالح نجات کے لئے انہی دو امور کا ہونا ضروری ہے.

وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ ـــ يَحْزَنُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (حَزَنَ يَحْزَنُ حُزْنًا) خوف و اندیشہ کا تعلق مستقبل سے ہے اور غم و حزن کا ماضی سے. اَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ فِي التَّارِيْخِ مِنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ مَرْفُوْعًا "لَيْسَ الْاِيْمَانُ بِالتَّمَنِّيْ وَلٰكِنْ مَا وَقَرَ فِي الْقَلْبِ وَصَدَّقَتْهُ الْاَعْمَالُ اِنَّ قَوْمًا اَلْهَتْهُمْ اَمَانِيُّ الْمَغْفِرَةِ حَتّٰى خَرَجُوْا مِنَ الدُّنْيَا وَلَا حَسَنَةَ لَهُمْ لِذَا يُنْزِلُ اللّٰهُ تَعَالٰى :



Marfat.com

لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ۭ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْۗءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا. وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰۗىِٕكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا. (النسآء : ۱۲۳-۱۲۴)

"نہ تمہاری تمناؤں پر ہے نہ اہلِ کتاب کی تمناؤں پر (بلکہ) جو کوئی بھی برائی کرے گا اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا اور وہ اللہ کو چھوڑ کر اپنے لئے نہ کوئی دوست پائے گا نہ مددگار۔ اور جو کوئی نیکیوں پر عمل کرے گا (خواہ مرد ہو یا عورت اور وہ صاحبِ ایمان ہو تو ایسے (سب) لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان پر ذرا بھی ظلم نہ ہوگا۔"

قرآن مجید کی اس آیت کی تفسیر میں حضرت انس رضؓ کی مرفوع حدیث ہے کہ "ایمان تمنا اور خواہش کا نام نہیں ہے بلکہ ایمان اس چیز کا نام ہے جو دل میں گڑ جائے اور عمل اس کی تصدیق کرے بعض لوگوں کو خالی مغفرت کی آرزو نے غفلت میں ڈال دیا یہاں تک کہ وہ دنیا سے رخصت ہو گئے اور ان کے نامۂ اعمال میں کوئی نیکی نہ تھی۔

بنی اسرائیل کے مختلف ادوار کے حالات بیان کرنے کے بعد اس آیت (نمبر ۶۲) میں اللہ تعالیٰ نے نجات اخروی کا ایک عظیم اصول بیان فرمایا ہے کہ مسلمان ہو یا یہودی، عیسائی ہو یا صابی نجات کا مستحق صرف وہ ہے جو اللہ اور آخرت پر کامل یقین رکھتا ہو اور عملِ صالح سے



Marfat.com

کام لیتا ہو یعنی صرف ایمان وعملِ صالح ہی نجات کا باعث بن سکتے ہیں۔ یہودیت، عیسائیت اور صابیت کا محض ادعا نجات کا باعث نہیں بن سکتا۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝
ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ اِذْ | اَخَذْنَا | مِيْثَاقَ | كُمْ | وَ |
| اور جب | ہم نے لیا | پختہ عہد | تمہارا | اور |
| رَفَعْنَا | فَوْقَ | كُمُ | الطُّوْرَ | خُذُوْا |
| بلند کیا ہم نے | اوپر | تمہارے | پہاڑ طور | پکڑو |
| مَا | اٰتَيْنٰكُمْ | كُمْ | بِ قُوَّةٍ | وَ اذْكُرُوْا |
| جو (کتاب) کہ | ہم نے دیا | تم کو | ساتھ مضبوطی سے | اور یاد کرو |
| مَا | فِيْ هِ | لَعَلَّ | كُمْ | تَتَّقُوْنَ |
| جو کچھ | (میں) اس میں سے | تاکہ | تم | پرہیزگار بن جاؤ |
| ثُمَّ | تَوَلَّيْتُمْ | مِنْ | بَعْدِ | ذٰلِكَ |
| پھر | تم پھر گئے | (سے) | بعد | اس کے |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| فَ لَوْ | لَا | فَضْلُ | اللّٰهِ | عَلَيْ كُمْ |
| پس اگر | نہ ہونا | فضل کرم | اللہ کا | اوپر تمہارے |
| وَ | رَحْمَتُ هٗ | لَ كُنْتُمْ | مِنَ | الْخٰسِرِيْنَ |
| اور | رحمت اسکی | البتہ۔ ہو جاتے تم | (سے) | خسارہ پانے والوں |

"اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے تم سے عہد لیا اور ہم نے تمہارے اوپر (کوہ) طور کو بلند کیا مضبوطی کے ساتھ اس (کتاب) کو پکڑ رکھو جو ہم نے تم کو دی ہے اور جو کچھ اس میں ہے اسے یاد رکھو تاکہ تم متقی بن جاؤ ۶۳ پھر تم اس (عہد) سے اس کے بعد (بھی) پھر گئے سو اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم ضرور تباہ ہونے والوں میں ہوتے۔" ۶۴

## تشریحات لغوی و تفسیری مطالب

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ــ وَاِذْ ــ واذکروا

اَخَذْنَا ماضی جمع متکلم (اَخَذَ يَاْخُذُ اَخْذًا) پکڑنا۔ ٹھہرانا۔ لینا۔ طے کرنا۔ مِيْثَاقَ پختہ عہد اخذ میثاق کے معنی ہیں بذریعہ نبی احکام کا دیا جانا اور نبی پر ایمان لانا ــ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ــ رفعنا ماضی جمع متکلم (رَفَعَ يَرْفَعُ رَفْعًا) بلند کرنا۔ اٹھانا۔ سامنے لانا وغیرہ ــ الطُّوْرَ اسم جبل مخصوص وقیل اسم لکل جبل (راغب) مخصوص پہاڑ کا نام ہے۔ رَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ سے کیا مراد ہے۔ مفسرین نے اس کے مختلف مطالب لکھے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کوہِ طور کو ان پر اس طرح کھڑا کر دیا کہ انہیں اس کے گرنے کا اندیشہ



Marfat.com

ہوا "فی النار لَاحَاجَۃَ لَنَا فِی فَہْمِ کِتَابِ اللّٰہِ اِلٰی غَیْرِ مَا یَدُلُّ عَلَیْہِ بِاُسْلُوْبِہِ الصَّحِیْحِ فَھُوَ لَا یَحْتَاجُ فِیْ فَہْمِہٖ اِلٰی اَضَافَاتٍ وَلَا مُلْحَقَاتٍ وَقَدْ ذُکِرَ لَنَا مَسْئَلَۃُ رَفْعِ الطُّوْرِ فَوْقَ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ وَلَمْ یُقَلْ اِنَّہٗ اَرَادَ بِذٰلِکَ الْاِکْرَاہَ عَلَی الْاِیْمَانِ وَاِنَّمَا حَکٰی عَنْھُمْ فِیْ اٰیَۃٍ اُخْرٰی اِنَّھُمْ ظَنُّوْا اَنَّہٗ وَاقِعٌ بِھِمْ فَقَدْ قَالَ تَعَالٰی فِیْ سُوْرَۃِ الْاَعْرَافِ:

وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَھُمْ کَاَنَّہٗ ظُلَّۃٌ وَّظَنُّوْٓا اَنَّہٗ وَاقِعٌۢ بِھِمْ ۚ خُذُوْا مَآ اٰتَیْنٰکُمْ بِقُوَّۃٍ (الاعراف: ۱۷۱)

رفع طور اور ان کا یہ گمان کہ وہ ان پر گرنے والا ہے یہ وہ آیات ہیں جو انہوں نے اخذ میثاق کے بعد دیکھیں تاکہ وہ کتاب مقدس کے مطالب پر پوری قوت اور اجتہاد سے کاربند ہوں آیاتِ الٰہی کا ظہور ایمان کو تقویت بخشتا ہے اور شعور و وجدان کو تحریک عطا کرتا ہے اسی بنا پر اللہ تعالیٰ نے اس علامت اور نشانی کے دکھائی دینے پر انہیں خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے ان کے اوپر پہاڑ معلق کر دیا تھا اس طرح کہ گویا وہ سائبان ہے اور انہیں یہ یقین ہو گیا تھا کہ وہ ان کے اوپر گرا ہی چاہتا ہے (اور فرمایا تھا کہ) جو (کتاب) ہم نے تم کو دی ہے اسے مضبوطی کے ساتھ اختیار کرو۔"

خُذُوْا مَآ اٰتَیْنٰکُمْ بِقُوَّۃٍ یعنی اسے مضبوطی سے تھامو اور اس پر کوشش اور آمادگی کے ساتھ عمل کرو۔



Marfat.com

وَاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ امر جمع مذکر (ذَکَرَ یَذْکُرُ ذِکْرًا)
اس کے مضامین کو یاد رکھو اور عمل کرو اَیْ تَدَبَّرُوْہُ وَاحْفَظُوْا اَوَامِرَہٗ وَوَعِیْدَہٗ وَلَا تَنْسَوْہُ وَلَا تُضَیِّعُوْہُ ھٰذَا ھُوَ الْمَقْصُوْدُ مِنَ الْکُتُبِ الْعَمَلُ بِمُقْتَضَاھَا لَا تِلَاوَتُھَا بِاللِّسَانِ وَتَرْتِیْلُھَا (قرطبی) کتب آسمانی کا مقصود محض زبانی تلاوت نہیں بلکہ مقصودِ اصلی ان کے احکام پر سختی سے عمل پیرا ہونا ہے۔

قَالَ صَاحِبُ الْمَنَارِ: اِنَّ فِیْ ھٰذَا الْحُجَّۃَ عَلٰی قِرَاْۃِ الْقُرْاٰنِ الَّذِیْنَ لَیْسَ لَھُمْ مِنْہُ اِلَّا التَّغَنِّیْ بِالْاَلْفَاظِ وَاَفْئِدَتُھُمْ ھَوَاءٌ لَا اَثَرَ فِیْھَا لِلْقُرْاٰنِ وَاَعْمَالُھُمْ لَا تَنْطَبِقُ عَلٰی مَا جَاءَ بِہِ الْقُرْاٰنُ ... الخ

وَاذْکُرُوْا مَا فِیْہِ کی تفسیر میں صاحب منار لکھتے ہیں کہ یہ آیت حجت ہے ان لوگوں کی قرأت قرآن پر جو محض الفاظ کی تغنی کو پیشِ نظر رکھتے ہیں اور ان کے دِل قرآن کے اثرات سے خالی ہوتے ہیں اور ان کے اعمال قرآنی تعلیمات کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتے۔

ابوحامد امام غزالی نے بغیر سمجھے اور اس پر عمل کئے بغیر محض قرآنی الفاظ کی قرأت کے لئے ایک مثال بیان کی ہے کہ ایک آقا نے اپنے چند غلاموں کو اپنے ایک باغ کی اصلاح اور دیکھ بھال کے لئے مقرر کیا اور اسکے لئے انہیں ایک تحریری کتابچہ بھی دیا کہ اس کے مطابق اس کی اصلاح کریں اس کتابچہ میں اس نے لکھا کہ وہ وہاں کس طرح زندگی بسر کریں۔ باغات کے پھلوں سے استفادہ کے ساتھ اپنے کام کو اچھی طرح سرانجام دینے پر انہیں اجر و انعام کا بھی وعدہ کیا۔ لیکن آقا کی طرف سے اس دی ہوئی کتاب سے ان کا تعلق صرف یہ تھا کہ وہ اسکے اوراق کی تعظیم کرتے الفاظ کا تکرار کرتے



Marfat.com

اور بار بار اسے پڑھتے نہ تو اس کتاب میں لکھے ہوئے امر و نہی کی پرواہ کرتے اور نہ ہی اس میں لکھی ہوئی ہدایات پر عمل پیرا ہوتے اس طرح انہوں نے اپنی غفلت سے اس باغ کو تباہ کر دیا پس وہ اس کوتاہی کی وجہ سے سزا کے مستوجب ہوئے اور وہ کتاب ان کے خلاف حجت بنی ۔۔۔ یہی حال کتاب الٰہی سے غفلت کرنے والوں کا ہے۔ کتاب الٰہی کا علم صحیح اور اس کے مطابق عمل ہی باعثِ نجات ہیں.

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۔۔۔ لَعَلَّ شک و تردد کے لئے آتا ہے لیکن جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے استعمال ہو تو پھر اس کے معنی یقین کے ہوتے ہیں.

تَتَّقُوْنَ ۔۔۔ مضارع جمع مذکر مخاطب (اِتَّقٰی یَتَّقِیْ اِتِّقَاءً (افتعال) تاکہ اس طرح تمہارے اندر تقویٰ پیدا ہو جائے.

ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ ۔۔۔ تَوَلَّيْتُمْ ماضی جمع مذکر مخاطب۔ (تَوَلّٰی یَتَوَلّٰی تَوَلِّیًا) اعراض اور انصراف کو کہتے ہیں یعنی کتاب ہدایت کے احکام کے حصول کے بعد پھر تم نے اس سے اعراض کیا.

فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝

لَوْ کلمہ شرط ۔ لَا کلمہ نفی ۔ فَضْلُ اللّٰهِ ۔ اللہ کا فضل اور اسکی رحمت ۔۔۔ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۔۔۔ لام تاکید۔ الْخٰسِرِيْنَ واحد خاسر اسم فاعل (خَسِرَ یَخْسَرُ خُسْرًا وَّ خُسْرَانًا) اگر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم نہ ہوتا تو تم ضرور تباہ ہونے والوں میں سے ہوتے یعنی دین و دنیا دونوں میں خسارہ پانے والے ہوتے.



Marfat.com

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ
فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ ۝ فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا
لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ | لَقَدْ | عَلِمْتُمُ | الَّذِيْنَ | اعْتَدَوْا |
| اور | البتہ | تم نے جان لیا | ان کو جنہوں نے | تجاوز کیا۔ تعدی کی |
| مِنْ كُمْ | فِي | السَّبْتِ | فَ | قُلْنَا |
| (سے) تم | (میں) | سبت میں | پس | کہا ہم نے |
| لَ | هُمْ | كُوْنُوْا | قِرَدَةً | خٰسِئِيْنَ |
| واسطے | ان کے | بن جاؤ | بندر | ذلیل و خوار |
| فَ | جَعَلْنَا | هَا | نَكَالًا | لِّ مَا |
| پس | بنایا ہم نے | ان کو | عبرت | واسطے ان |
| بَيْنَ يَدَيْ | هَا | وَ مَا | خَلْفَ | هَا |
| سامنے والوں | اسکے | اور جو | پیچھے | انکے |
| وَ مَوْعِظَةً | لِّ | الْمُتَّقِيْنَ | | |
| اور نصیحت | واسطے | متقی لوگوں کیلئے | | |

"تم خوب جان چکے ہو ان لوگوں کو جنہوں نے تم میں سے سبت کے بارہ میں تجاوز کیا تھا تو ہم نے ان سے کہا کہ ذلیل بندر ہو جاؤ ۶۵ پھر ہم نے اسے (موجب) عبرت بنا دیا اس زمانہ



Marfat.com

کے اور اس کے بعد کے لوگوں کے لئے اور ایک (موجب)
نصیحت (بنا دیا) خوفِ خدا رکھنے والوں کے لئے ۔" ۶۶

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ لَ اور قَدْ دونوں تاکید کے لئے ہیں ۔ عَلِمْتُمُ ماضی جمع مذکر مخاطب (عَلِمَ یَعْلَمُ عِلْمًا) تم نے جانا۔ تمہیں علم یقینی حاصل ہوا.

الَّذِیْنَ اعْتَدَوْا مِنْکُمْ فِی السَّبْتِ ۔۔۔ الَّذِیْنَ موصول ، وہ لوگ جنہوں نے ۔ اعْتَدَوْا ماضی جمع مذکر غائب (اِعْتَدٰی یَعْتَدِیْ اِعْتِدَاءً) افتعال ، اس کا مادہ عدا ہے عَدْو کے معنی حد سے تجاوز کرنا ۔ مِنْکُمْ تمہارے آباء و اسلاف میں سے ۔ فِی السَّبْتِ سبت کے لفظی معنی کاٹنے کے ہیں شنبہ کو کہتے ہیں ۔ ہفتہ کا ساتواں دن یہود کے لئے عبادت کا دن تھا۔ اس دن اور کاروبار ممنوع تھے.

فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ ۝ پس کہا ہم نے ان کے لئے کہ بن جاؤ بندر ذلیل ۔۔۔ فَقُلْنَا ماضی جمع متکلم (قَالَ یَقُوْلُ قَوْلًا) ہم نے ان سے کہا ۔۔۔ کُوْنُوْا فعل امر جمع مذکر (کَانَ یَکُوْنُ کَوْنًا) قِرَدَةً بندر۔ خٰسِئِيْنَ واحد خاسئ ذلیل و مردود کو کہتے ہیں اس کا مادہ خساء ہے جس کے معنی ہیں ذلیل ہو کر پیچھے ہٹنا.

رَوَی ابْنِ جُبَیْرٍ وَ ابْنِ اَبِیْ حَاتِمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّهٗ قَالَ مَا مَسَخَتْ صُوَرُهُمْ وَلٰکِنْ مَسَخَتْ قُلُوْبُهُمْ فَمُثِّلُوْا بِالْقِرَدَةِ کَمَا مُثِّلُوْا بِالْحِمَارِ ان کی صورتیں مسخ نہیں ہوئی تھیں بلکہ ان کے دل مسخ ہوئے



Marfat.com

پس بندر سے ان کی تمثیل دی گئی جیسے گدھے سے مثال دی گئی تھی.
جمہور مفسرین کی رائے ہے کہ یہ قریہ ایلہ۔ طبریہ یا مدین تھا اور یہ واقعہ حضرت داؤد علیہ السلام کے عہد میں پیش آیا۔ جمہور مفسرین کی یہ بھی رائے ہے کہ ان کی صورتیں مسخ ہو کر وہ حقیقی طور پر بندر بن گئے تھے ـــ وَالْاٰیَۃُ لَیْسَتْ نَصًّا فِیْہِ وَلَمْ یَبْقَ اِلَّا النَّقْلُ ۔قِیْلَ بَلْ جَعَلَ اَخْلَاقَھُمْ کَاَخْلَاقِھَا وَاِنْ لَّمْ تَکُنْ صُوَرَتُھُمْ کَصُوَرَتِھَا (راغب)
وَظَاھِرُ الْقُرْاٰنِ اِنَّھُمْ مُسِخُوْا قِرَدَۃً عَلَی الْحَقِیْقَۃِ وَعَلٰی ذٰلِکَ جُمْھُوْرُ الْمُفَسِّرِیْنَ وَھُوَ الصَّحِیْحُ (روح)
بظاہر یہ پتہ چلتا ہے کہ ان کی شکلیں مسخ ہو کر بندر بن گئے تھے۔ جمہور مفسرین کی یہی رائے ہے.
فَجَعَلْنٰھَا نَکَالًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْھَا وَمَا خَلْفَھَا وَمَوْعِظَۃً لِّلْمُتَّقِیْنَ ۝

---

وَجَعَلْنَاھَا اور بنایا ہم نے اسے ماضی جمع متکلم (جَعَلَ یَجْعَلُ جَعْلًا) ھا ضمیر کا مرجع عقوبت یا مسخ شدہ امت ہے.
وَجَعَلْنَا تِلْکَ الْعُقُوْبَۃَ (ابن جریر)
نَکَالًا، عبرت ناک سزا۔ نکال ایسی سزا اور اہانت جو دوسروں کے لئے عبرت کا باعث بنے. (نَکَلَ یَنْکُلُ نَکْلًا وَنِکَالًا).
لِّمَا بَیْنَ یَدَیْھَا وَمَا خَلْفَھَا ۔ مَا دونوں جگہ بمعنی مَنْ آیا ہے. مَا بَیْنَ یَدَیْھَا معاصرین کے لئے ۔ وَمَا خَلْفَھَا بعد میں آنے والوں کے لئے ہے ـــ اَلْاُمَمُ الَّتِیْ فِیْ زَمَانِھَا وَبَعْدِھَا (جلالین)
وَمَوْعِظَۃً لِّلْمُتَّقِیْنَ. (وَعَظَ یَعِظُ وَعْظًا) مَوْعِظَۃً



Marfat.com

نصیحت۔ اس واقعہ کو ہم نے موعظہ بنا دیا تاکہ متقی لوگوں کو اس واقعہ کی حکایت سے راہِ تقویٰ کی طرف ترغیب اور زیادہ ہو

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ۭ قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ۭ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۭ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ۭ عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ ۭ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ۝ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ۭ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاۗءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ۝ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۙ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا ۭ وَاِنَّآ اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ۝ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ ۚ مُسَلَّمَةٌ



Marfat.com

لَا شِيَةَ فِيهَا ۚ قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ۚ فَذَبَحُوهَا

وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ ﴿٧١﴾

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ اِذْ | قَالَ | مُوسٰی | لِ | قَوْمِ هٖ |
| اور جب | کہا | موسٰی نے | واسطے | قوم اپنی |
| اِنَّ | اللّٰهَ | يَاْمُرُ | كُمْ | اَنْ |
| بے شک | اللہ | حکم دیتا ہے | تم کو | یہ کہ |
| تَذْبَحُوْا | بَقَرَةً | قَالُوْٓا | اَ | تَتَّخِذُ نَا |
| تم ذبح کرو | گائے | انہوں نے کہا | کیا | بناتا ہے ہم کو |
| هُزُوًا | قَالَ | اَعُوْذُ | بِ اللّٰهِ | اَنْ |
| ہنسی کھیل | کہا | میں پناہ مانگتا ہوں | ساتھ اللہ کے | یہ کہ |
| اَكُوْنَ | مِنَ | الْجٰهِلِيْنَ | قَالُوا | ادْعُ |
| ہو جاؤں میں | (سے) | جاہلوں سے | انہوں نے کہا | دعا کر پکار |
| لَ نَا | رَبَّ كَ | يُبَيِّنْ | لَ نَا | مَا هِيَ |
| واسطے ہمارے | رب اپنے سے کہ | وہ بیان کرے | واسطے ہمارے | کیا ہے وہ (گائے) |
| قَالَ | اِنَّ هٗ | يَقُوْلُ | اِنَّ هَا | بَقَرَةٌ |
| اس نے کہا | بیشک وہ | کہتا ہے | بیشک وہ | گائے |
| لَّا | فَارِضٌ | وَّ لَا | بِكْرٌ | عَوَانٌ |
| نہ | بوڑھی | اور نہ | بن بیاہی | درمیانہ عمر |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| بَيْنَ | ذٰلِكَ | فَ فَعَلُوْا | مَا | تُؤْمَرُوْنَ |
| درمیان | اسکے | پس کرو تم | جو | تمکو حکم دیا جاتا ہے |
| قَالُوا | اُدْعُ | لَ نَا | رَبَّ كَ | يُبَيِّنْ |
| انہوں نے کہا | درخواست کر | واسطے ہمارے | رب اپنے سے | وہ بیان کرے |
| لَّ نَا | مَا | لَوْنُ | هَا | قَالَ |
| واسطے ہمارے | کیا | رنگ | اس کا | کہا |
| اِنَّ هٗ | يَقُوْلُ | اِنَّ هَا | بَقَرَةٌ | صَفْرَآءُ |
| بیشک وہ | وہ کہتا ہے | بیشک وہ | گائے | زرد رنگ کی |
| فَاقِعٌ | لَّوْنُ هَا | تَسُرُّ | النّٰظِرِيْنَ | قَالُوا |
| شوخ روشن | رنگ اسکا | سرور بخشتا ہو | دیکھنے والوں کو | انہوں نے کہا |
| اُدْعُ | لَ نَا | رَبَّ كَ | يُبَيِّنْ | لَ نَا |
| درخواست کر | واسطے ہمارے | رب اپنے سے | کہ وہ بیان کرے | واسطے ہمارے |
| مَا هِيَ | اِنَّ | الْبَقَرَ | تَشٰبَهَ | عَلَيْ نَا |
| کیا (ہے) وہ | بیشک | گائے | مشتبہ ہوگی | اوپر ہمارے |
| وَ اِنَّآ | اِنْ شَآءَ | اللّٰهُ | لَ | مُهْتَدُوْنَ |
| اور بیشک ہم | اگر چاہا | اللہ نے | البتہ | راستہ پانے والے |
| قَالَ | اِنَّ هٗ | يَقُوْلُ | اِنَّ هَا | بَقَرَةٌ |
| کہا | بیشک وہ | وہ کہتا ہے | بیشک وہ (گائے) | گائے ہے |
| لَّا | ذَلُوْلٌ | تُثِيْرُ | الْاَرْضَ | وَ لَا |
| نہ | محنت کرنیوالی | پھاڑتی ہو | زمین کو | اور نہ |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| تَسْقِي | الْحَرْثَ | مُسَلَّمَةٌ | لَا | شِيَةَ |
| سیراب کرتی ہو | کھیتی کو | صحیح سالم | نہ | داغ دھبہ |
| فِيْ هَا | قَالُوْا | الْئٰنَ | جِئْتَ | بِ |
| (میں) اس میں | انہوں نے کہا | اب | تو لایا | ساتھ |
| الْحَقَّ ؕ | فَ | ذَبَحُوْا | هَا | وَ مَا |
| درست بات ہے | پس | انہوں نے ذبح کیا | اسکو | اور نہ |

| | |
|---|---|
| كَادُوْا | يَفْعَلُوْنَ |
| قریب تھے | وہ کرتے |

"اور (وہ وقت یاد کرو) جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ تمہیں اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو وہ بولے آپ ہم سے ہنسی کر رہے ہیں کیا؟ موسیٰؑ نے کہا اللہ مجھے اس سے پناہ میں رکھے کہ میں جاہلوں میں ہو جاؤں ۶۷ وہ بولے ہماری طرف سے اپنے پروردگار سے درخواست کیجئے کہ وہ ہمیں بتلائے کہ وہ کیسی ہو، کہا کہ وہ فرماتا ہے کہ وہ گائے نہ بوڑھی ہو نہ بن بیاہی (بلکہ) دونوں عمروں کے درمیان ہو سو (اب) کر ڈالو جو کچھ تمہیں حکم ملا ہے ۶۸ وہ بولے ہماری طرف سے اپنے پروردگار سے درخواست کیجئے کہ وہ ہمیں بتلائے کہ اس کا رنگ کیسا ہے؟ کہا کہ وہ فرماتا ہے کہ گائے خوب گہرے زرد رنگ کی ہو۔ دیکھنے والوں کو اچھی معلوم ہوتی ہو ۶۹ وہ بولے اپنے پروردگار سے ہماری طرف سے درخواست کیجئے کہ وہ ہمیں بتلائے کہ وہ (اور



Marfat.com

کیسی ہو؟ اس لئے کہ گائے میں ہمیں اشتباہ پڑ گیا ہے اور اللہ نے چاہا تو ہم ضرور راہ پائیں گے ۔ کہا کہ وہ فرماتا ہے کہ وہ گائے محنت کرنے والی نہ ہو جو زمین کو جوتتی ہو اور نہ کھیتی کو پانی دیتی ہو اس میں کوئی داغ (دھبہ) نہ ہو، وہ بولے اب آپ ٹھیک پتہ لائے ۔ پھر انہوں نے اسے ذبح کیا اور وہ ایسا کرتے معلوم نہیں ہوتے تھے ۔ ۷۱

## تشریحات لغوی و تفسیری مطالب

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖٓ ۔ وَاِذْ ۔ واذکروا ۔ اور وہ وقت یاد کرو جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا یہاں سے اس واقعہ کا بیان ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک قتل ہو گیا تھا اور قاتل کا پتہ نہیں چل رہا تھا ۔ قاتل کی نشاندہی کے لئے گائے کے ذبح کرنے کا حکم دیا گیا ۔ بنی اسرائیل میں مصر میں رہنے کی وجہ سے شرکیہ رسوم عام ہو چکی تھیں ان میں سے ایک گائے کا تقدس بھی تھا ۔ ہندوستان کی طرح مصر میں بھی گائے کی تقدیس اور پرستش کی جاتی تھی ۔ اسی بنا پر بنی اسرائیل کو گائے کے ذبح کرنے کا حکم دیا گیا ۔

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتے ہیں کہ ذبح کرو گائے ـــ يَاْمُرُ مضارع واحد مذکر غائب (اَمَرَ يَاْمُرُ اَمْرًا) حکم دیتے ہیں ـــ تَذْبَحُوْا مضارع جمع مذکر مخاطب (ذَبَحَ يَذْبَحُ ذَبْحًا)

قَالُوْٓا جمع مذکر غائب (قَالَ يَقُوْلُ قَوْلًا)

اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ۔ اَ کلمۂ استفہام ۔ تَتَّخِذُنَا مضارع جمع مخاطب



Marfat.com

"اِتَّخَذَ یَتَّخِذُ اِتِّخَاذً) پکڑنا۔ٹھہرانا ــ هُزُوًا، استہزاء۔تمسخر۔انہوں نے کہا کیا آپ ہمارا مذاق اڑاتے ہیں۔ بنی اسرائیل ایسے مقدس جانور کے ذبح کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔ جب موسیٰؑ نے انہیں گائے ذبح کرنے کا حکم دیا تو وہ یہی سمجھے کہ حضرت موسیٰؑ ہنسی مذاق کے طور پر یہ کہہ رہے ہیں۔

قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ــ قَالَ موسیٰؑ نے کہا ــ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مضارع واحد متکلم (اَعَاذَ یُعِیْذُ اِعَاذَۃً) پناہ مانگنا اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ یہ کہ میں جاہلوں میں ہو جاؤں ــ جہل کے لغوی معنی ہیں "کسی کام کو اس کے صحیح طریقہ کے برخلاف کرنا"

اَلْجَهْلُ فِعْلُ الشَّیْءِ بِخِلَافِ مَا حَقُّهٗ اِنْ یُّفْعَلَ (راغب) اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف بات کہنا سب سے بڑا جہل ہے۔ دینی امور میں استہزاء سے کام لینا گناہِ عظیم اور بہت بڑی جہالت ہے ــــ عام معاملات میں مزاح یا خوش طبعی تو جائز ہے لیکن استہزاء یا تمسخر ناجائز ہے۔

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ یُبَیِّنْ لَّنَا مَا هِیَ، ــ قَالُوا ادْعُ لَنَا انہوں نے کہا اپنے پروردگار سے درخواست کیجئے ــ ادع امر واحد مذکر دَعَا یَدْعُوْا دَعْوَۃً پکارنا۔ درخواست کرنا ــ یُبَیِّنْ لَّنَا مضارع واحد مذکر غائب (بَیَّنَ یُبَیِّنُ) تَبْیِیْنٌ بیان کرنا ــ مَا هِیَ کیا ہے وہ ــ اَیْ مَا حَالُهَا وَصِفَتُهَا (بیضاوی) یعنی اس کی کیفیت اور صفات کیا ہے؟

قَالَ اِنَّهٗ یَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ، موسیٰؑ نے کہا کہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ گائے نہ بوڑھی ہو اور نہ بن بیاہی۔



Marfat.com

فَارِضٌ مُسِنَّۃٌ اِنْقَطَعَتْ وَلَادَتُہَا بوڑھی جس کی ولادت کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہو ۔ فَارِض کا مادہ فرض ہے جس کے معنی ہیں سخت چیز کا کاٹنا قطعی حکم کو بھی فرض کہا جاتا ہے.

بکر ۔ بکرہ دِن کے پہلے حصّہ کو کہتے ہیں ۔ بکر اسے بھی کہتے ہیں جس نے ابھی بچہ نہ جنا ہو.

عَوَانٌ بَیْنَ ذٰلِکَ ۔ اَلْعَوَانُ اَلنَّصَفُ فِی السِّنِّ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَہَائِمِ (النار) ۔ اَلْعَوْنُ اَلْمُتَوَسِّطُ بَیْنَ السِّنِّیْنَ (راغب) عورتوں اور بہائم میں سے درمیانی عمر والے کو عوان کہتے ہیں.

فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ۝ جس بات کا تمہیں حکم دیا جاتا ہے کر گزرو.

فَافْعَلُوْا امر جمع مذکر (فَعَلَ یَفْعَلُ فِعْلًا) ۔ مَا موصولہ ۔ تُؤْمَرُوْن ۔ مضارع مجہول جمع مذکر مخاطب (اَمَرَ یَاْمُرُ اَمْرًا)

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّکَ یُبَیِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُہَا انہوں نے کہا درخواست کیجئے ہمارے لئے اپنے پروردگار سے کہ وہ بیان کرے ہمارے لئے کہ کیا ہے اس کا رنگ ۔ یُبَیِّنْ (بَیَّنَ یُبَیِّنُ تَبْیِیْنًا) بیان کرنا ۔ لَوْن رنگ مزید حجت بازی سے کام لیتے ہوئے پھر سوال کیا کہ اس کا رنگ کیا ہے؟

قَالَ اِنَّہٗ یَقُوْلُ اِنَّہَا بَقَرَۃٌ صَفْرَآءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُہَا تَسُرُّ النّٰظِرِیْنَ ۝ ۔ بَقَرَۃٌ صَفْرَاءُ ۔ اصفر زرد رنگ کو کہتے ہیں. صفراء اس کی مؤنث ہے ۔ زرد رنگ کی گائے ۔ فَاقِعٌ لَّوْنُہَا اس کا رنگ شوخ اور کھلتا ہوا ہو ۔ اَلْفَاقِعُ شَدِیْدُ الصُّفْرَۃِ فِی صَفَاءٍ بِحَیْثُ لَا یُخَالِطُہٗ



Marfat.com

لَوْنٌ اٰخَرُ وَبَعْضُ اَهْلُ اللُّغَةِ لَايَخُصُّهٗ بِالْاَصْفَرِ بَلْ يَجْعَلُهٗ وَصْفًا لِكُلِّ لَوْنٍ صَافٍ (المنار)

شوخ زرد رنگ کہ اور دوسرا رنگ اس سے ملا ہوا نہ ہو اور بعض اہل لغۃ ہر صاف رنگ کو فاقع کہتے ہیں.

تَسُرُّ النَّاظِرِيْنَ مضارع واحد مؤنث (سَرَّ يَسُرُّ سَرًّا) خوشنما دکھائی دے ۔ النَّاظِرِيْنَ واحد ناظر۔ دیکھنے والوں کو

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ اٰ انہوں نے کہا تو اپنے پروردگار سے ہمارے لئے درخواست کر کہ وہ کیسی ہو.

اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا بے شک گائے میں ہمیں اشتباہ پڑگیا ہے ۔ تشبہ (تَشَابَهَ يَتَشَابَهُ تَشَابُهًا) (تفاعل) شبہ کا پیدا ہونا۔ مشتبہ ہونا

وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ۝ ۔ اِنْ شرطیہ شَآءَ ماضی واحد مذکر اللّٰهُ فاعل ۔ لام تاکید کے لئے ۔ مُهْتَدُوْنَ واحد مهتدی اسم فاعل (اِهْتَدٰى يَهْتَدِيْ اِهْتِدَاءً) ۔ (افتعال) اور ہم اگر اللہ نے چاہا تو ضرور صحیح راہ پالیں گے.

وَقَدْ اَرَادُوْا بِهٰذَا السُّؤَالِ زِيَادَةَ التَّبْيِيْنِ بِكَوْنِهَا عَامِلَةً اَوْ سَائِمَةً ۔ رنگ اور حلیہ کے بیان کے بعد مزید وضاحت چاہی کہ یہ امر تو ہم پر مشتبہ ہوگیا آپ مزید وضاحت کر دیجئے انشاء اللہ ہم ایسی گائے کو ضرور ذبح کریں گے.

قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَلَا تَسْقِي



Marfat.com

الْحَرْثَ، مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيهَا۔ قَالَ فعل ماضی واحد مذکر غائب تاکید کے لئے ہٗ ضمیر راجع اللہ کی طرف اِنَّهَا میں هَا ضمیر مؤنث للبقرۃ لَا کلمہ نفی ذَلُوْلٌ بروزن فعول اَیْ غَیْرُ مُذَلَّلَةٍ بِالْعَمَلِ فِی الْحَرَاثَةِ وَلَا فِی السَّقِی (المنار) یعنی وہ کھیتی باڑی اور پانی نکالنے کے عمل سے خستہ حال نہ ہو۔ تُثِیْرُ مضارع واحد مؤنث غائب (اَثَارَ یُثِیْرُ اِثَارَةً) زراعت کے لئے زمین کو پھاڑنے کو کہتے ہیں۔ وَلَا تَسْقِی الْحَرْثَ۔ لَا نہی۔ تَسْقِی مضارع واحد مؤنث غائب (سَقٰی یَسْقِیْ سَقْیًا) سیراب کرنا۔ الحرث کھیتی۔ زراعت۔ مُسَلَّمَةٌ اسم مفعول واحد مؤنث (سَلَّمَ یُسَلِّمُ تَسْلِیْمًا) سلامتی اور خالص ہونا۔ مُسَلَّمَةٌ مِنَ الْعُیُوْبِ تمام عیوب سے پاک ہو۔ لَا شِیَةَ فِیْهَا۔ لَا کلمہ نفی۔ شِیَةَ (وشی یشی وَشْیًا وَشِیَةً) داغدار ہونا یا کسی چیز کو داغدار کرنا۔ عیب لگانا۔ ایک رنگ کا دوسرے سے خلط کرنا۔ لَا شِیَةَ فِیْهَا ایک ہی رنگ کی ہو کسی اور رنگ سے آمیزش نہ ہو۔

قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ، فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝

قَالُوْا ماضی جمع مذکر غائب (قَالَ یَقُوْلُ قَوْلًا)۔ اَلْـٰٔنَ اب۔ جِئْتَ ماضی واحد مذکر حاضر (جَاءَ یَجِیْءُ مَجِیْءٌ) بِالْحَقِّ بامر ثابت حق اور درست ذَبَحُوْا ماضی جمع مذکر مخاطب (ذَبَحَ یَذْبَحُ ذَبْحًا) هَا ضمیر للبقرۃ وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ۔ وَمَا قَارَبُوْا اَنْ یَّذْبَحُوْهَا اِلَّا اَنِ انْتَهَتْ اَسْئِلَتُهُمْ، رَوَی ابْنُ جَرِیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْقُوْفًا "لَوْ ذَبَحُوْا اَیَّ بَقَرَةٍ اَرَادُوْا لَاَجْزَاَتْهُمْ وَلٰكِنْ شَدَّدُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ فَشَدَّدَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ ابن عباسؓ سے مروی



Marfat.com

ہے کہ اگر وہ کوئی سی گائے ذبح کر دیتے تو کفایت ہو سکتی تھی لیکن بار بار کے سوالات سے خواہ مخواہ انہوں نے اپنے آپ پر تشدید کی تو اللہ تعالیٰ بھی قیود کو بڑھاتے گئے۔

ما کلمہ نفی کَادُوْا ماضی جمع مذکر غائب کاد افعالِ مقاربہ میں سے ہے وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ یعنی وہ ایسا کرنے کے قریب نہیں تھے۔

وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ۭ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۝ فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ۭ كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى ۙ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ | اِذْ | قَتَلْتُمْ | نَفْسًا | فَ | ادّٰرَءْتُمْ |
| اور | جب | تم نے قتل کیا | ایک شخص کو | پس | اختلاف کیا |
| فِيْ | هَا | وَ | اللّٰهُ | مُخْرِجٌ | مَّا كُنْتُمْ | تَكْتُمُوْنَ |
| (میں) | اس | اور | اللہ | ظاہر کرنے والا ہے | وہ جو تھے تم | تم چھپاتے تھے |
| فَ | قُلْنَا | اضْرِبُوْهُ | بِ | بَعْضِ | هَا |
| پس ہم نے کہا | مارو اسکو | ساتھ | ٹکڑا | اسکے |
| كَذٰلِكَ | يُحْيِ | اللّٰهُ | الْمَوْتٰى | وَ |
| اسی طرح | زندہ کرتا ہے | اللہ | مردوں کو | اور |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| يُرِيْ | كُمُ | اٰيٰتِهٖ | لَعَلَّكُمْ | تَعْقِلُوْنَ |
| دکھاتا | تم کو | نشانیاں اپنی | تاکہ تم | عقل سے کام لو |

"اور (وہ وقت یاد کرو) جب تم نے ایک شخص کو قتل کر ڈالا تھا پھر تم آپس میں اس بات پر جھگڑنے لگے اور اللہ کو وہ ظاہر کر دینا تھا جسے تم چھپا رہے تھے ۷۲ تو ہم نے کہا کہ اس (میت) پر اس (گائے) کا کوئی ٹکڑا مارو یونہی اللہ مردوں کو زندہ کرے گا اور وہ تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے تاکہ تم عقل سے کام لو" ۷۳

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

وَاِذْ ۔ واذکروا

قَتَلْتُمْ ماضی جمع مذکر مخاطب (قَتَلَ یَقْتُلُ قَتْلًا)

نَفْسًا کسی نفس جان کو۔

فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ۔ ادّٰرَأْتُمْ ماضی جمع مذکر مخاطب ادّٰرَاتُمْ بروزن اِفَاعَلْتُمْ اصل میں تَدْرَاْتُمْ تھا پھر ت کا دال میں ادغام ہوا تو ادّٰرَاْتُمْ بن گیا اس کا مادہ دَرْءٌ بمعنی دفاع ہے۔ آپس میں جھگڑنے اور ایک دوسرے پر الزام لگانے کو کہتے ہیں ۔۔۔ یعنی تم سے ہر ایک اس قتل سے اپنے آپ کو بری قرار دیتا ہے اور دوسرے کی طرف منسوب کرتا ہے۔

وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۔ مُخْرِجٌ اسم فاعل (اَخْرَجَ يُخْرِجُ اِخْرَاجًا) ۔۔۔ مَا موصولہ كُنْتُمْ ماضی جمع مذکر مخاطب (كَانَ يَكُوْنُ كَوْنًا) ۔۔۔ تَكْتُمُوْنَ مضارع جمع مذکر مخاطب (كَتَمَ يَكْتُمُ كَتْمًا)



Marfat.com

چھپانا۔ پردہ ڈالنا۔ جسے تم چھپانا چاہتے تھے اللہ تعالیٰ اسے ظاہر کرنے والے تھے۔

قولہ تعالیٰ:

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَۃً.

"اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو۔"

مُقَدَّمٌ فِی التِّلَاوَۃِ وَ قَوْلُہٗ اِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا مُقَدَّمٌ فِی الْمَعْنٰی عَلٰی جَمِیْعِ مَا ابْتَدَاَ بِہٖ مِنْ شَاْنِ الْبَقَرَۃِ (قرطبی)

ھٰذِہِ الْوَاقِعَۃُ وَاقِعَۃُ (قَتْلِ النَّفْسِ) جَرَتْ قَبْلَ اَمْرِھِمْ بِذَبْحِ الْبَقَرَۃِ وَاِنْ قُدِّمَتْ فِی الذِّکْرِ بَعْدَہٗ وَالسِّرُّ فِیْ ذٰلِکَ التَّشْوِیْقُ اِلٰی مَعْرِفَۃِ السَّبَبِ فِیْ ذَبْحِ الْبَقَرَۃِ قَالَ الْعَلَّامَہ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ اِنَّمَا غُیِّرَ التَّرْتِیْبُ لِتَکْرِیْرِ التَّوْبِیْخِ وَتَثْنِیَۃِ التَّقْرِیْعِ فَاِنَّ کُلَّ وَاحِدٍ مِنْ قَتْلِ النَّفْسِ الْمُحَرَّمَۃِ وَالْاِسْتِھْزَاءِ بِمُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ وَالْاِخْتِبَاتُ عَلٰی اَمْرِہٖ جِنَایَۃٌ عَظِیْمَۃٌ جَدِیْرَۃٌ بِاَنْ تُنْعٰی عَلَیْھِمْ (ابن کثیر)

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَۃً کی آیت تلاوت کے لحاظ سے مقدم ہے اور اِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا کی آیت معنی کے لحاظ سے مقدم ہے (قرطبی)

یہ قتل کا واقعہ ذبح گائے کے حکم سے پہلے کا ہے اگرچہ قرآن مجید میں اس کا بعد میں ذکر کیا ہے اور اس تقدیم و تاخیر کا راز یہ ہے کہ گائے کے ذبح کرنے میں سبب اصلی کی طرف شوق دلایا جائے۔ علامہ ابوالسعود نے کہا ہے کہ توبیخ اور ملامت کے تکرار اور زور دینے کے لئے ترتیب میں تبدیلی کی گئی اسلئے کہ قتل نفس۔ موسیٰ علیہ السلام کا استہزاء اور آپ کے حکم پر حجت بازی یہ سب ایسے



Marfat.com

امور ہیں کہ ان پر انہیں سخت تنبیہ کی جائے.

## گائے کا ذبح کرنا اور مقتول کا زندہ ہونا

ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے کہ بنی اسرائیل کا ایک شخص بہت مالدار تھا اور اس کی کوئی اولاد نہ تھی اس کے بھتیجے نے چچا کا مال حاصل کرنے کے لئے اسے قتل کیا اور کسی اور آدمی کے گھر کے قریب ڈال آیا پھر اپنے چچا کے خون کا اس سے مطالبہ کر دیا جس سے بنی اسرائیل میں جھگڑا پیدا ہوگیا۔ بعض نے رائے پیش کی کہ یہ قضیہ موسیٰ علیہ السلام کے سامنے پیش کیا جائے جس پر موسیٰ علیہ السلام نے انہیں گائے ذبح کرنے اور اس کے اجزاء مقتول پر مارنے کا حکم دیا مقتول نے قاتل کی نشاندہی کر دی.

فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ۔ فَقُلْنَا ماضی جمع متکلم (قَالَ یَقُوْلُ قَوْلًا) اِضْرِبُوْهُ۔ امر جمع مذکر (ضَرَبَ یَضْرِبُ ضَرْبًا) ۔ هُ ضمیر واحد مذکر غائب قتیل کے لئے ہے ۔ بِبَعْضِهَا ۔ اَیْ بِبَعْضِ اَجْزَاءِ الْبَقَرَةِ یعنی اس گائے کے بعض اجزاء یعنی کوئی ٹکڑا میت پر مارو.

كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى ۲ ۔ كَذٰلِكَ کلمہ تشبیہ۔ يُحْيِ مضارع واحد مذکر غائب (اَحْیٰ یُحْیِیْ اِحْیَاءً) زندہ کرنا۔ الْمَوْتٰى بروزن فعلیٰ جمع میت کی یونہی اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کریگا.

وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ ۔ وَيُرِيْكُمْ مضارع واحد مذکر غائب (اری یری ارایۃ) دکھانا۔ اٰيٰتِهٖ واحد اٰیت علامت نشانی ۔ لَعَلَّكُمْ کلمہ ترجی (امید) ۔ تَعْقِلُوْنَ مضارع جمع مذکر مخاطب



Marfat.com

(عَقَلَ يَعْقِلُ عَقْلًا) یعنی اللہ تعالیٰ اس طرح تمہیں اپنے قدرت کے دلائل دکھاتا ہے تاکہ تم تفکر و تدبر سے کام لو اور یہ جان لو کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہیں.

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ
اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ
الْاَنْهٰرُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ
وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ
بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ثُمَّ | قَسَتْ | قُلُوْبُ | كُمْ | مِنْ بَعْدِ |
| پھر | سخت ہو گئے | دل | تمہارے | (سے) بعد |
| ذٰلِكَ | فَ هِيَ | كَ | الْحِجَارَةِ | اَوْ اَشَدُّ |
| اسکے | پس وہ | مثل۔ مانند | پتھر | یا زیادہ شدید |
| قَسْوَةً | وَ اِنَّ | مِنَ | الْحِجَارَةِ | لَ مَا |
| سختی | اور بیشک | (سے) | پتھروں میں سے پتھر | البتہ وہ کہ |
| يَتَفَجَّرُ | مِنْ هُ | الْاَنْهٰرُ | وَ اِنَّ | مِنْ هَا |
| پھوٹتی ہیں | (سے) اس سے | نہریں۔ دریا | اور بیشک | (سے) اس سے |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| لَ مَا | يَشَّقَّقُ | فَ | يَخْرُجُ | مِنْ هُ |
| البتہ وہ کہ | پھٹ جاتا ہے | پس | نکلتا ہے | (سے) اس سے |
| الْمَاءُ | وَ اِنَّ | مِنْ هَا | لَ مَا | يَهْبِطُ |
| پانی | اور بیشک | (سے) اس سے | البتہ وہ کہ | گرتا ہے |
| مِنْ | خَشْيَةِ | اللّٰهِ | وَ مَا | اللّٰهُ |
| سے | ہیبت سے | اللہ کی | اور نہیں | اللہ |
| | بِغَافِلٍ | عَنْ مَا | تَعْمَلُوْنَ | |
| | بے خبر | اس سے جو | تم کرتے ہو | |

"اس پر بھی تمہارے دل اسکے بعد بھی سخت ہی ہے چنانچہ وہ مثل پتھر کے ہیں بلکہ سختی میں ان سے بھی بڑھ کر اور پتھر تو کوئی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس سے دریا پھوٹ نکلتے ہیں اور کوئی ان میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ پھٹ جاتا ہے اور اس میں سے پانی نکلتا ہے اور کوئی ان میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ اللہ کی ہیبت سے نیچے آ گرتا ہے اور کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اس سے بے خبر نہیں۔"

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

ثُمَّ حروفِ عطف للتراخی (تاخیر کے لئے) لیکن یہاں استبعاد کے لئے۔

قَسَتْ ماضی واحد مؤنث غائب (قَسَی یَقْسُوْ قَسْوَۃً) صلابت اور سختی کو کہتے ہیں۔

قُلُوْبُكُمْ واحد قلب۔ كُمْ ضمیر جمع مخاطب



Marfat.com

مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ یعنی روشن معجزات کے دیکھنے کے بعد.
فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ، فَهِيَ ضمیر مؤنث للقلوب لِلتشبیہ ـــ اَلْحِجَارَةِ پتھر ـــ اَوْ شک کیلئے لیکن یہاں معنی بل کے ہیں اَوْ بمعنی بل (کبیر) ـــ اَشَدُّ افعل تفضیل مِنَ الشِّدَّةِ زیادہ شدید یعنی ان میں سے کچھ کے دِل پتھر کی طرح اور کچھ کے دِل پتھر سے بھی زیادہ سخت ہیں
وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ـــ اِنَّ حرف مشبہ بفعل مِنَ الْحِجَارَةِ یقیناً پتھروں میں سے ایسے بھی ہیں کہ ان سے نہریں بہتی ہیں ـ لَمَا ـ لَ تاکید کے لئے اور مَا موصولہ ہے۔ يَتَفَجَّرُ مضارع واحد مذکر غائب باب تفعل (تَفَجَّرَ يَتَفَجَّرُ تَفَجُّرًا) اس کا مادہ فجر ہے جسکے معنی شگاف وسیع کے ہیں ـــ اَلْاَنْهَارُ واحد نہر ہے یعنی یہ پتھر اپنی صلابت اور سختی کے باوجود ان سے پانی نکلتا ہے اور وہ زمین کو سیراب کرتے ہیں لیکن یہ قلوب بالکل ہی تاثر سے خالی ہیں.
وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ،
وَاِنَّ مِنْهَا اور ان میں سے کوئی ایسا بھی ہوتا ہے ـ لَمَا لام تاکید اور ما موصولہ ـــ يَشَّقَّقُ ـ اَلتَّشَقُّقُ طول یا ارض میں پھٹنے کو کہتے ہیں ان کا مادہ شق ہے.
فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ مضارع واحد مذکر غائب (خَرَجَ يَخْرُجُ خُرُوْجًا) یعنی ایسے پتھر بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عظمت سے پھٹ جاتے ہیں اور ان سے چشمے بہنے لگتے ہیں
وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ، اور کوئی ان میں سے ایسا



Marfat.com

بھی ہوتا ہے جو یَھْبِطُ مضارع واحد مذکر غائب (ھَبَطَ یَھْبِطُ ھُبُوْطًا) گرنا۔ النزول.

مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ اللہ کی ہیبت سے ۔ خشیۃ سے مجازاً مراد انقیاد اور اطاعت ہے. (بیضاوی).

بعض کا خیال ہے کہ یہاں خشیۃ اللہ سے مراد اس کی حقیقت ہے خلاصہ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تمہارے دِل قسوت اور سختی کے لحاظ سے پتھر کی طرح ہیں بلکہ پتھر سے بھی زیادہ سخت ہیں۔ حالانکہ بعض پتھر ایسے ہیں کہ ان سے پانی کے چشمے پھوٹتے ہیں اور وہ حوادث زمانہ سے متاثر ہوتے ہیں جیسے زلزلہ اور سخت کڑک وغیرہ سے لیکن تمہارے دل آیات الٰہیہ سے متاثر نہیں ہوتے گویا کہ تمہارے دِل ان پتھروں سے بھی زیادہ سخت ہیں

وَمَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ ۔ مَا نافیہ ۔ عَمَّا ۔ عَنْ اور مَا سے مرکب ہے اس چیز سے ۔ تَعْمَلُوْنَ مضارع جمع مذکر مخاطب (عَمِلَ یَعْمَلُ عَمَلًا) اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے غافل اور بے خبر نہیں ہیں اس میں ان کے لئے سخت وعید ہے.

اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ یُّؤْمِنُوْا لَکُمْ وَقَدْ کَانَ فَرِیْقٌ مِّنْھُمْ یَسْمَعُوْنَ کَلٰمَ اللّٰہِ ثُمَّ یُحَرِّفُوْنَہٗ مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوْہُ وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ ۝ وَاِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ



Marfat.com

اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا
اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ
عِنْدَ رَبِّكُمْ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ
اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اَ فَ | تَطْمَعُوْنَ | اَنْ | يُّؤْمِنُوْا | لَ كُمْ |
| کیا پس | تم طمع رکھتے ہو | یہ کہ | وہ ایمان لائینگے | واسطے تمہارے |
| وَ قَدْ | كَانَ | فَرِيْقٌ | مِّنْ هُمْ | يَسْمَعُوْنَ |
| اور تحقیق | تھا | ایک گروہ | (سے) ان سے | وہ سنتے ہیں |
| كَلَامَ | اللّٰهِ | ثُمَّ | يُحَرِّفُوْنَهٗ | مِنْ بَعْدِ |
| کلام | اللہ | پھر | تحریف کرتے ہیں وہ | (سے) بعد |
| مَا | عَقَلُوْهُ | وَ هُمْ | يَعْلَمُوْنَ | وَ اِذَ |
| اس کے | سمجھ لیا اسکو | اور وہ | جانتے ہیں | اور جب |
| لَقُوْا | الَّذِيْنَ | اٰمَنُوْا | قَالُوْٓا | اٰمَنَّا |
| ۳ ملاقات کریں | ان سے جو | ایمان لائے | انہوں نے کہا | ہم ایمان لائے |
| وَ اِذَ | خَلَا | بَعْضُ هُمْ | اِلٰى | بَعْضٍ |
| اور جب | تنہا ہوتے ہیں | بعض ان کے | طرف | بعض |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| قَالُوْٓا | اَ | تُحَدِّثُوْنَهُمْ | بِمَا | |
| انہوں نے کہا | کیا | باتیں کرتے ہو | ان سے | ساتھ اسکے |
| فَتَحَ اللّٰهُ | عَلَيْكُمْ | لِ | يُحَآجُّوْكُمْ | |
| کھولی ہے اللہ نے | اوپر تمہارے | تاکہ | حجت قائم کریں | تم کو |
| بِ ہٖ | عِنْدَ | رَبِّكُمْ | اَفَ | لَا تَعْقِلُوْنَ |
| ساتھ اسکے | نزدیک | رب تمہارے | کیا پس | نہ تم عقل سے کام لیتے ہو |
| اَوَ | لَا | يَعْلَمُوْنَ | اَنَّ | اللّٰهَ |
| کیا بھلا | نہیں | وہ جانتے ہیں | بیشک | اللہ |
| يَعْلَمُ | مَا | يُسِرُّوْنَ | وَ مَا | يُعْلِنُوْنَ |
| وہ جانتا ہے | جو کچھ | وہ چھپاتے ہیں | اور جو کچھ | وہ اعلان کرتے ہیں |

"تو کیا تم اس کی توقع رکھتے ہو کہ وہ لوگ تمہارے (کہنے سے) ایمان لے آئیں گے درآنحالیکہ ان میں ایسے لوگ بھی ہیں کہ اللہ کا کلام سنتے ہیں پھر اسے کچھ کا کچھ کر دیتے ہیں بعد اس کے کہ اسے سمجھ چکے ہیں اور وہ اسے (خوب) جانتے بھی ہیں ۷۵ اور جب وہ ان سے ملتے ہیں جو ایمان لا چکے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم (بھی) ایمان لے آئے ہیں تو کہتے ہیں کہ اے کیا تم انہیں وہ بتا دیتے ہو جو اللہ نے تم پر منکشف کیا ہے جس سے وہ تمہیں تمہارے پروردگار کے حضور میں قائل کر دیں گے کیا یہ (اتنا بھی) نہیں جانتے ۷۶ اللہ کو اس کی بھی خبر ہے جسے یہ چھپاتے ہیں اور اس کی بھی جسے یہ جتلاتے ہیں" ۷۷



Marfat.com

# تشریحاتِ لغوی وتفسیری مطالب

اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کا خیال تھا کہ یہود جلد اسلام کی دعوت قبول کرلیں گے اس لئے کہ یہ لوگ وحی الٰہی کے تسلیم کرنے والوں میں سے ہیں اور توحید کے قائل ہیں لیکن حق سے بغض کی بنا پر وہ اسلام کی طرف مائل نہ ہو سکے اور اس کی مخالفت پر کمربستہ ہو گئے ان آیات میں اسی بات کی وضاحت کی گئی ہے۔

اَ کلمۂ استفہامیہ استبعاد اور انکار کے لئے ۔ تَطْمَعُوْنَ مضارع جمع مذکر مخاطب (طَمِعَ يَطْمَعُ طَمَعًا) طمع کے عام معنی لالچ اور حرص کے ہیں لیکن مرادی معنی امید اور توقع کے بھی ہو سکتے ہیں ۔۔۔ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ مضارع جمع مذکر غائب (اٰمَنَ يُؤْمِنُ اِيْمَانًا) ۔ لَكُمْ اَیْ لِاَجْلِ دَعْوَتِكُمْ وَلِيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ (کشاف) یعنی تمہاری دعوت اور اس کی استجابت کے لئے۔

وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ۔ قَدْ کلمۂ تحقیق کلام كَانَ ماضی واحد مذکر غائب (كَانَ يَكُوْنُ كَوْنًا) ۔ فَرِيْقٌ گروہ۔ جماعت۔ مراد اس وقت کے یہود ۔ يَسْمَعُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (سَمِعَ يَسْمَعُ سَمْعًا) ۔ كَلَامَ اللّٰهِ آسمانی صحائف۔

ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ ثُمَّ للتراخی (تاخیر) يُحَرِّفُوْنَهٗ مضارع جمع مذکر غائب (حَرَّفَ يُحَرِّفُ تَحْرِيْفًا) تغیر و تبدل کرنا ۔ ہٗ کی ضمیر کا مرجع کلام اللہ ہے ۔ مِنْۢ بَعْدِ مَا اس کے بعد کہ عَقَلُوْهُ ماضی جمع مذکر غائب (عَقَلَ يَعْقِلُ عَقْلًا) ہٗ ضمیر کا مرجع



Marfat.com

کلام اللہ ہے ۔ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب کلام اللہ میں وہ یہ تحریف عمداً اور سوء قصد کی بناء پر جان بوجھ کر کرتے تھے.

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ ۔ اِذَا کلمہ شرط ۔ لَقُوْا ماضی جمع مذکر غائب (لَقِيَ يَلْقٰى لِقَاءً) ملاقات کرنا ۔ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اہل ایمان سے ۔ قَالُوْا ماضی جمع مذکر غائب (قَالَ يَقُوْلُ قَوْلًا) ۔ اٰمَنَّا ماضی جمع متکلم (اٰمَنَ يُؤْمِنُ اِيْمَانًا) منافقین یہود کا ذکر ہے کہ جب اہل ایمان سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم بھی ایمان لے آئے ہیں

وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ ۔ اِذَا کلمہ شرط ۔ خَلَا ماضی واحد مذکر (خَلَا يَخْلُوْ خَلَاءً خَلْوَةً) تنہا ہونا ۔ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ ان میں سے کچھ دوسروں کے ساتھ یعنی وہ منافق تنہائی میں آپس میں ملتے ہیں.

قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ قَالُوْا ماضی جمع مذکر غائب (قَالَ يَقُوْلُ قَوْلًا) ۔ اَ کلمہ استفہام ۔ تُحَدِّثُوْنَ مضارع جمع مذکر مخاطب (حَدَّثَ يُحَدِّثُ تَحْدِيْثٌ) گفتگو کرنا ۔ بتانا ۔ بِمَا ب جار ما موصول ۔ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ ۔ فتح ماضی واحد مذکر غائب ۔ جس چیز کا اللہ نے تمہیں علم دیا ہے فتح سے یہاں شریعت اسکے احکام اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بشارت مراد ہے ۔ لِيُحَآجُّوْكُمْ ۔ لام تعلیل ۔ يُحَاجُّوْا مضارع جمع مذکر غائب (حَاجَّ يُحَاجُّ مُحَاجَّةً) باب مفاعلہ ۔ لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ کے معنی ہیں تاکہ وہ تمہارے رب کی کتاب سے تم پر حجت قائم کریں



Marfat.com

کہ تورات کے یہ بیان قرآن کے مطابق ہیں۔ حج قصد زیارت کو کہتے ہیں اور حجت دلیل کو کہتے ہیں۔ عِنْدَ رَبِّكُمْ۔ اَیْ عِنْدَ رَبِّكُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ (جلالین) تاکہ وہ تم پر حجت قائم کریں۔ اس صورت میں عِنْد کو فی کے معنی میں سمجھنا ہوگا۔ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۔ اَ کلمہ استفہام۔ لَا تَعْقِلُوْنَ مضارع جمع مذکر مخاطب (عَقَلَ یَعْقِلُ عَقْلًا) کیا تم اتنا بھی شعور نہیں رکھتے ہو کہ مسلمانوں کو رازوں سے آگاہ کر کے خود اپنے خلاف انہیں مسلح کرتے ہو.

اَوَلَا یَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَمَا یُعْلِنُوْنَ ۝

اَوَ کلمہ استفہام۔ لَا یَعْلَمُوْنَ فعل نہی مضارع جمع مذکر غائب (عَلِمَ یَعْلَمُ عِلْمًا) مَا یُسِرُّوْنَ ما موصول یُسِرُّوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (سَرَّ یَسِرُّ سِرًّا) جو وہ چھپاتے ہیں۔ وَمَا یُعْلِنُوْنَ۔ ما موصول مضارع جمع مذکر غائب (اَعْلَنَ یُعْلِنُ اِعْلَانًا) اور جس کو وہ ظاہر کرتے ہیں کیا یہ یہود یہ نہیں جانتے کہ جو وہ چھپاتے ہیں یا ظاہر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتے ہیں اور ان کے کفر اور منافقت سے پوری طرح آگاہ ہیں.

وَمِنْهُمْ اُمِّیُّوْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّاۤ اَمَانِیَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا یَظُنُّوْنَ ۝ فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ یَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَیْدِیْهِمْ ۗ ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِیَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا ۗ فَوَیْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَیْدِیْهِمْ وَوَیْلٌ



Marfat.com

لَهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ۝ وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا
مَّعْدُوْدَةً ۭ قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ
اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝
بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْۗـَٔتُهٗ فَاُولٰۗىِٕكَ
اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا
خٰلِدُوْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ | مِنْ هُمْ | اُمِّيُّوْنَ | لَا | يَعْلَمُوْنَ |
| اور | اِسے، ان میں سے | ان پڑھ | نہیں | وہ جانتے ہیں |
| الْكِتٰبَ | اِلَّآ | اَمَانِيَّ | وَ | اِنْ هُمْ |
| کتاب | مگر | زبانی رٹے لگانا | اور | نہیں وہ |
| اِلَّا | يَظُنُّوْنَ | فَ | وَيْلٌ لِّ | الَّذِيْنَ |
| مگر | وہ گمان کرتے ہیں | پس | تباہی ہے واسطے | ان لوگوں کے |
| يَكْتُبُوْنَ | الْكِتٰبَ | بِ | اَيْدِيْ | هِمْ |
| وہ لکھتے ہیں | کتاب کو | ساتھ | ہاتھوں | اپنے کے |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ثُمَّ | يَقُوْلُوْنَ | هٰذَا مِنْ | عِنْدِ | اللّٰهِ |
| پھر | وہ کہتے ہیں | یہ (سے) | نزدیک | اللہ سے |
| لِ | يَشْتَرُوْا | بِهٖ | ثَمَنًا | قَلِيْلًا |
| تاکہ | خریدیں وہ | ساتھ اسکے | قیمت | تھوڑی |
| فَ | وَيْلٌ | لَّهُمْ | مِمَّا | كَتَبَتْ |
| پس | تباہی ہے | واسطے انکے | (سے) جو | لکھا |
| اَيْدِيْ | هِمْ | وَ وَيْلٌ | لَّهُمْ | مِمَّا |
| ہاتھوں | ان کے نے | اور تباہی | واسطے ان کے | (سے) اس جو |
| يَكْسِبُوْنَ | وَ قَالُوْا | لَنْ تَمَسَّ | نَا | النَّارُ |
| وہ کماتے ہیں | اور انہوں نے کہا | ہرگز نہیں چھوئے گی | ہم کو | آگ |
| اِلَّآ | اَيَّامًا | مَّعْدُوْدَةً | قُلْ | اَ |
| مگر | (واحد یوم) دن | گنتی کے | کہدو | کیا |
| اتَّخَذْتُمْ | عِنْدَ | اللّٰهِ | عَهْدًا فَ | لَنْ يُّخْلِفَ |
| تم نے لیا ہے پھر ایسا ہے | نزدیک | اللہ کے | کوئی عہد پس | ہرگز خلاف نہ کریگا |
| اللّٰهُ | عَهْدَهٗ | اَمْ | تَقُوْلُوْنَ | عَلَى اللّٰهِ |
| اللہ | عہد اپنے کو | یا | تم کہتے ہو | اوپر اللہ |
| مَا لَا | تَعْلَمُوْنَ | بَلٰى | مَنْ | كَسَبَ |
| وہ-جو نہ | تم جانتے ہو | ہاں-کیوں نہیں | جس نے | کمائی |
| سَيِّئَةً | وَّ اَحَاطَتْ | بِهٖ | خَطِيْٓئَتُهٗ | فَ اُولٰٓئِكَ |
| برائی | اور احاطہ کرلیا | ساتھ اسکے | خطاؤں اسکی نے | پس وہ لوگ |



Marfat.com

| اَصْحٰبُ | النَّارِ | هُمْ | فِیْ هَا | خَالِدُوْنَ |
|---|---|---|---|---|
| ساتھی ہیں | آگ (دوزخ کے) | وہ | (ہیں) اس میں | ہمیشہ رہیں گے |
| وَ | الَّذِیْنَ | اٰمَنُوْا | وَ عَمِلُوا | الصّٰلِحٰتِ |
| اور | جو لوگ کہ | ایمان لائے ہیں | اور عمل کئے | اچھے |
| اُولٰٓئِکَ | اَصْحٰبُ | الْجَنَّةِ | هُمْ فِیْ هَا | خَالِدُوْنَ |
| وہ لوگ | ساتھی ہیں | جنّت کے | وہ اس میں | ہمیشہ رہیں گے |

"اور ان میں اَن پڑھ بھی ہیں جو کتاب (الٰہی) کا کوئی علم نہیں رکھتے بجز جھوٹی آرزوؤں کے اور یہ محض تخیلات میں پڑے ہیں ۷۸

— سو (بڑی) خرابی ہے ان لوگوں کے لئے جو کتاب (الٰہی) کو اپنے سے لکھتے ہیں پھر کہہ دیتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ اس سے قدرے قلیل معاوضہ حاصل کریں سو خرابی ہے ان کے لئے اس کی بدولت جو وہ اپنے ہاتھوں سے لکھتے ہیں اور خرابی ہے ان کے لئے اس کی بدولت جو وہ حاصل کرتے ہیں ۷۹ اور وہ کہتے ہیں کہ ہم کو دوزخ کی آگ چھوئے گی بھی نہیں بجز چند گنے چُنے دنوں کے آپ کہئے کیا تم اللہ کے ہاں سے کوئی وعدہ پا چکے ہو جو اللہ اب اپنے وعدہ کے خلاف نہ کرے گا؟ یا (یونہی) اللہ پر جوڑ رہے ہو جس کا علم تم نہیں رکھتے ۸۰ (نہیں) بلکہ اصل یہ ہے کہ جو کوئی بھی بدی اختیار کریگا اور اس کا گناہ اس کو گھیر لے گا سو یہی لوگ اہلِ دوزخ ہیں اس میں ہمیشہ پڑے رہنے والے ۸۱

— اور جو لوگ ایمان لائیں اور نیک عمل کریں تو یہی لوگ



Marfat.com

اہلِ جنت ہیں اس میں ہمیشہ رہنے والے۔" ۸۲

## تشریحات لغوی و تفسیری مطالب

وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ ــ سابقہ آیات میں علماء یہود کا ذکر تھا جو تورات میں تحریف و تبدل سے کام لیتے ہیں اس آیت میں ان کی تقلید کرنے والے عوام کا ذکر ہے کہ یہ بھی گمراہی میں ان کے ساتھ برابر کے شریک ہیں ــ وَمِنْهُمْ یعنی یہود میں سے ــ اُمِّيُّوْنَ واحد اُمِّی جو لکھنا پڑھنا نہ جانتا ہو۔ منسوب بِاُمّ یعنی جیسے ماں کے بطن سے پیدا ہوا تھا ویسے ہی ہے۔ اکتساب سے علم حاصل نہیں کیا ــ اُمّ القریٰ (مکہ) کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے بھی اہلِ عرب کو اُمّی کہا جاتا ہے یعنی لَا عِلْمَ لَهُمْ بِشَیْءٍ مِنَ الْكِتَابِ وَلَا مَعْرِفَةَ لَهُمْ بِالْاَحْكَامِ یعنی نہ تو وہ کتاب مقدس کا علم رکھتے ہیں اور نہ ہی احکامِ الٰہی کی معرفت ــ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتَابَ مضارع جمع مذکر (علم یعلم علماً) وہ اللہ کی کتاب کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔

اِلَّا کلمۂ استثناء۔

اَمَانِیَّ جمع اُمْنِیَّةٌ جس کے معنی تقدیر یا اندازہ کے ہیں اسی سے تمنّی بھی ہے۔ یہاں اس کے معنی جھوٹ اور کذب کے گھڑ لینے کے ہیں ــ اَکَاذِیْبُ مُخْتَلِفَةٌ سَمِعُوْهَا مِنْ عُلَمَائِهِمْ فَنَقَلُوْهَا عَلَى التَّقْلِيْدِ (زجر) مختلف جھوٹی باتیں جو انہوں نے اپنے علماء سے سُنی ہیں اور پھر بطور تقلید انہیں نقل کرتے رہتے ہیں

وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ۝ ــ اِنْ نافیہ بمعنی مَا۔ اِلَّا کلمہ استثناء، يَظُنُّوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (ظَنَّ يَظُنُّ ظَنًّا) ظن و شک اور تخمینہ سے کام لینا گویا



Marfat.com

کہ کسی امر کا انہیں یقین نہیں ہے اور وہ اپنے آباء کی اندھی تقلید کرتے ہیں اور اس قسم کی اندھی تقلید اور خواہشات کی پیروی قومی ضعف و انحطاط کے دوران ہر قوم و ملت میں پائی جاتی ہے۔

یہود اپنے دورِ انحطاط میں اسی مرض میں مبتلا تھے آج ہم بھی انہیں کی تقلید کر رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول ہم پر ہر لحاظ سے صادق آرہا ہے:

"لَتَتْبَعَنَّ سُنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَ ذِرَاعًا بِذِرَاعٍ"

کہ تم نے اپنے سے پہلوں کے طور طریقوں کی پیروی کرنا ہے قدم بقدم اور بالشت بالشت"

"آج ہم ان کی گمراہی کا مذاق اڑاتے ہیں لیکن اپنی گمراہی کو بھول جاتے ہیں ہم تعجب کرتے ہیں کہ وہ کس طرح اس گمراہی پر راضی ہو گئے حالانکہ آج ہم اسی قسم کی گمراہی میں خود غرق ہیں۔" (مفتی محمد عبدہٗ)

فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتٰبَ بِأَيْدِيهِمْ ۔ ف للتعقیب۔ وَيْلٌ عظیم ہلاکت اور تباہی۔ رسوائی اور ذلت یہ لفظ شر و عذاب کے لئے استعمال ہوتا ہے اس میں انتہائی درجہ کی وعید اور تہدید پائی جاتی ہے۔

لِلَّذِينَ واحد الذی موصول ۔ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ مضارع جمع مذکر غائب (كَتَبَ يَكْتُبُ كِتَابَةً) ۔ بِأَيْدِيهِمْ بالاستعانۃ اَيْدِيْ واحد يَد۔ ان لوگوں کے لئے تباہی اور ہلاکت ہے جنہوں نے تورات میں تحریف کی اور پھر ان تحریف کردہ آیات کو لکھا۔

ثُمَّ يَقُولُونَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۔ ثُمَّ لتراخی ۔ يَقُولُونَ مضارع



Marfat.com

جمع مذکر غائب (قَالَ یَقُوْلُ قَوْلًا) پھران محرف آیات کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ اللہ کا کلام ہے جو موسیٰؑ پر نازل ہوا حالانکہ اس میں خود انہوں نے تحریف کر دی ہے۔

لِیَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا ۔ لِ سبب کے لئے ۔ یَشْتَرُوْا مضارع جمع مذکر غائب (اِشْتَرٰی یَشْتَرِیْ اِشْتِرَاءً) ۔ ثَمَنًا قَلِیْلًا عَرَضُ الدُّنْیَا وَ حُطَامُهَا الْفَانِیْ دنیا کے منافع اور فوائد کے لئے وہ تورات میں تحریف سے کام لیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے سوائے تباہی اور ہلاکت کچھ نہیں۔ ثمنِ قلیل سے مراد مال متاع دنیا ہے۔ دنیا کا عظیم ترین نفع بھی بمقابلہ آخرت قلیل اور حقیر ہے۔ ہر وہ چیز جس کی وجہ سے حق کو چھوڑا جائے ثمنِ قلیل ہوگی اس لئے کہ صرف حق ہی سب سے زیادہ قیمتی اور گراں قدر چیز ہے۔

فَوَیْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَیْدِیْهِمْ وَوَیْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا یَكْسِبُوْنَ ۝

فَوَیْلٌ ہلاکت عظیم ہے۔ لَهُمْ ان کے لئے ۔ مِمَّا (مِنْ۔ مَا) اس سے اس کی بدولت ۔ كَتَبَتْ ماضی واحد مؤنث غائب ۔ اَیْدِیْهِمْ یَدٌ کی جمع ۔ وَیْلٌ کی تکرار ان کی توبیخ کے لئے ہے کہ کتاب اللہ میں ان کی تحریف جرم و قبح کے لحاظ سے انتہائی درجہ پہ پہنچ چکی ہے ۔ وَوَیْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا یَكْسِبُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (كَسَبَ یَكْسِبُ كَسْبًا) ۔ اَیْ وَیْلٌ لَّهُمْ مِمَّا یُصِیْبُوْنَ مِنَ الْحَرَامِ وَالسُّحْتِ اس طرح حرام طریقہ سے جو کچھ وہ کماتے ہیں اس پر اللہ کی طرف سے لعنت اور ہلاکت ہے۔

وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَیَّامًا مَّعْدُوْدَةً ۔ قَالُوْا ماضی مذکر غائب (قَالَ یَقُوْلُ قَوْلًا) ۔ لَنْ تَمَسَّنَا مضارع نفی تاکید بلن (مَسَّ یَمَسُّ مَسًّا)



Marfat.com

چھونا۔ مس کرنا ــ اِلَّا کلمۂ استثناء ــ اَیَّامًا یوم کی جمع ہے مَعْدُوْدَۃً عدد سے ہے یعنی صرف چند گنے چنے دن ہی دوزخ میں رہیں گے۔

قَدْرَ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا الَّتِیْ عَبَدَ فِیْھَا اٰبَاؤُنَا الْعِجْلَ (ابن عباسؓ)

صرف چالیس دِن جن ایام میں ہمارے آباء نے بچھڑے کی پرستش کی تھی۔

قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰہِ عَھْدًا ــ قُلْ امر واحد مذکر (قَالَ یَقُوْلُ قَوْلًا) استفہام لانکار ــ اتَّخَذْتُمْ ماضی جمع مذکر مخاطب یعنی آپ انہیں بر سبیلِ انکار و توبیخ کہیں کہ کیا اللہ تعالیٰ نے تم سے اس بات کا عہد کیا ہے۔

فَلَنْ یُّخْلِفَ اللّٰہُ عَھْدَہٗٓ مضارع نفی تاکید بلن واحد مذکر غائب (اَخْلَفَ یُخْلِفُ اِخْلَافًا) لِاَنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ عَھْدَہٗ کہ اللہ اپنے عہد کے خلاف نہیں کریں گے۔

اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰہِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ ــ اَمْ بمعنی یا حرفِ عطف تَقُوْلُوْنَ مضارع جمع مذکر مخاطب (قَالَ یَقُوْلُ قَوْلًا) قَالَ کا "صلہ" عَلٰی کے ساتھ آتے تو اسکے معنی کسی پر بہتان باندھنے کے ہوتے ہیں ــ قَالَ عَلَیْہِ اَیِ افْتَرٰی (تاج) یعنی تم اللہ کے بارے میں ایسی بات کہتے ہو جس کا تمہیں کوئی علم نہیں تمہارا ایسا کرنا صریحًا کفر و افترا ہے۔

بَلٰی مَنْ کَسَبَ سَیِّئَۃً جس استفہام کے شروع میں انکار ہو اسکے لئے بَلٰی اور جس استفہام میں انکار نہ ہو اسکے لئے نَعَمْ لایا جاتا ہے۔ بَلٰی مُبْطِلَۃٌ لِدَعْوَاھُمْ ــ بَلٰی ان کے دعوی کے بطلان کے لئے ــ کَسَبَ ماضی واحد مذکر غائب کسب ایسے عمل کو کہتے ہیں جو بالقصد کیا جائے ــ سَیِّئَۃً "حسنہ" کی ضد ہے اس کا مادہ سُوء ہے۔ ہر قسم کی برائی پر اس کا اطلاق ہوتا



Marfat.com

ہے۔ خَطِيْٓـَٔتُهٗ خطاء سے ہے جس کے اصل معنی عَدْوٌ عَنِ الْجِهَة کے ہیں سیئہ اور خطیئہ میں یہ فرق ہے کہ خطیئہ ایسی غلطی کو کہتے ہیں جو فی نفسہٖ مقصود الیہ نہیں ہوتی۔ کسب سیئہ کے معنی ہیں کہ خود قصداً بدی کی راہ اختیار کرنا۔

وَاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓـَٔتُهٗ ۔ احاطت ماضی واحد مؤنث غائب (اَحَاطَ يُحِيْطُ اِحَاطَةً) اس خطا نے اسے اس طرح گھیر لیا ہے گویا کہ وہ اس میں قید ہے اپنے آپ کو اس سے نکال نہیں سکتا وہ خواہشات کا اسیر اور ہلاکت کا قیدی ہے ۔ حضرت ابن عباسؓ سے "سیئہ" کے معنی شرک کے مروی ہیں۔

فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ ۔ اُولٰٓئِكَ اسم اشارہ جمع بعید ۔ اَصْحٰبُ النَّارِ اصحاب۔ اس کا مادہ صحب ہے یعنی جہنم کے ساتھی ہیں۔ خَالِدُوْنَ وَالْمُرَادُ بِالْخُلُوْدِ الدَّوَامُ ۔ فَاُولٰٓئِكَ پر "ف" لگا کر تاکید کی گئی ہے کہ وہ ضرور جہنمی ہوں گے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۔ اٰمَنُوْا ماضی جمع مذکر غائب (اٰمَنَ يُؤْمِنُ اِيْمَانًا) ۔ وَعَمِلُوْا ماضی جمع مذکر غائب (عَمِلَ يَعْمَلُ عَمَلًا) الصّٰلِحٰتِ عمل کی صفت ہے ایمان کے ساتھ عمل صالح کی قید لگائی گئی گویا کہ نجات کے لئے ایمان کے ساتھ عمل صالح ہر دو لازمی ہیں۔

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ جس طرح قصداً برائی کی راہ اختیار کرنے اور اپنے آپ کو گناہوں میں مبتلا کر دینے والے ابدی طور پر جہنم میں رہیں گے اس کے مقابل دوسرا گروہ اہل ایمان کا ہے جو ایمان کے ساتھ عمل صالح سے کام لیتے ہیں وہ لوگ ہمیشہ کے لئے جنت میں رہیں گے ۔ وَفِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الْوَعْدَ عَلَى الْاِيْمَانِ وَالْعَمَلِ مَعًا اِذْ لَا



Marfat.com

يَنْفَكُّ اَحَدُهُمَا عَنِ الْاٰخِرِ (المنار) اس میں یہ دلیل ہے کہ جنت کا وعدہ ایمان اور عمل دونوں کے پائے جانے پر ہے اسلئے کہ ایمان اور عمل ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو سکتے۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ | اِذْ | اَخَذْنَا | مِيْثَاقَ | بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ |
| اور | جب | ہم نے لیا | پختہ عہد | بنی اسرائیل (کا) |
| لَا | تَعْبُدُوْنَ | اِلَّا | اللّٰهَ | وَ |
| نہ | تم عبادت کرو گے | مگر | اللہ (کی) | اور |
| ب | الْوَالِدَيْنِ | اِحْسَانًا | وَّ | ذِى الْقُرْبٰى |
| ساتھ | والدین کے | احسان (کرو گے) | اور | قرابتداروں |
| وَ | الْيَتٰمٰى | وَ | الْمَسٰكِيْنِ | وَ |
| اور | یتیموں | اور | مسکینوں (سے) | اور |
| قُوْلُوْا | لِ | النَّاسِ | حُسْنًا | وَّ |
| کہو | لئے۔ واسطے | لوگوں کے | نیکی (کی بات) | اور |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اَقِيْمُوْا | الصَّلٰوةَ | وَ | اٰتُوا | الزَّكٰوةَ |
| قائم کرو تم | نماز | اور | دو | زکوٰۃ |
| ثُمَّ | تَوَلَّيْتُمْ | اِلَّا | قَلِيْلًا | مِّنْكُمْ |
| پھر | تم پھر گئے | مگر | تھوڑے (چند لوگ) | تم میں سے |
| | وَ | اَنْتُمْ | مُّعْرِضُوْنَ | |
| | اور | تم (ہو ہی) | پھر جانے والے | |

"اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ عبادت نہ کرنا (کسی کی) بجز اللہ کے اور حسنِ سلوک سے پیش آنا (اپنے) ماں باپ سے اور قرابت داروں اور یتیموں اور محتاجوں (سے بھی) اور لوگوں سے (بالعموم) بھلی بات کہنا اور نماز قائم رکھنا اور زکوٰۃ دیتے رہنا پھر تم (سب ان احکام سے) پھر گئے بجز تم میں سے (معدودے) چند کے، اور تم ہی ہو گردن کش" ۸۳۔

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۔ اِذْ ظرف متعلق اذکروا اَیْ اُذْکُرْ اَیُّهَا الرَّسُوْلُ اِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ ۔ مِيْثَاقَ ۔ اَلْعَهْدُ الْمُؤَكَّدُ بِالْيَمِيْنِ غَايَةَ التَّاكِيْدِ ایسا عہد جو قسم کے ذریعے پختہ کیا جائے میثاق کہلاتا ہے ۔ سابقہ آیات میں بنی اسرائیل کے لئے تاریخی نعمتوں کا اور اس کے مقابل میں ان کی ناشکری اور



Marfat.com

نافرمانی کا ذکر تھا جیسے آلِ فرعون سے نجات کتابِ مقدس کا عطا کرنا۔ صحرائے سینا میں مَن وسلویٰ اور پانی کا عطیہ وغیرہ ــ اس آیت اور بعد والی آیات میں عبادات و معاملات میں اصولی احکام کا ذکر کیا گیا ہے۔

لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ ؕ مضارع منفی جمع مذکر مخاطب لیکن امر کے معنی میں آیا ہے اور یہ امر صریح سے زیادہ بلیغ ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ گویا اس حکم کی تعمیل ہو چکی ہے۔

وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کا برتاؤ ــ اچھے طریقے سے والدین کی دیکھ بھال تواضع اور ان کے حکموں کی تعمیل موت کے بعد ان کے لئے دعا وغیرہ۔ یہ سب باتیں "احسان بالوالدین" میں داخل ہیں ــ وَالْاِحْسَانُ نِهَايَةُ الْبِرِّ فَيَدْخُلُ فِيْهِ جَمِيْعُ مَا يَجِبُ مِنَ الرِّعَايَةِ وَالْعِنَايَةِ (المنار) احسان انتہائی برّ اور نیکی کا نام ہے اس میں تمام وہ امور داخل ہیں جن کی رعایت ضروری ہے

ذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ ــ ذِي الْقُرْبٰى قریبی رشتہ دار ذی اسمائے خمسہ میں سے ہے جن کا اعراب حروف سے آتا ہے اس کی رفعی حالت ذوا نصبی حالت ذا اور جری حالت ذی ہے۔

وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ یتامیٰ یتیم کی جمع ہے اور یتیم کے معنی انقطاع کے ہیں۔ جس کا باپ اس کی صغر سنی میں وفات پا جائے وہ یتیم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یتیم کی دیکھ بھال کے لئے سخت تاکید فرمائی ہے۔ مساکین اس کا واحد مسکین ہے جو بذاتِ خود کمانے سے عاجز ہو۔



Marfat.com

وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا ـ امر جمع مذکر (قَالَ یَقُوْلُ قَوْلًا) ـــ ای قُوْلُوْا لِلنَّاسِ مَقَالَةً حَسَنَةً وَلَیْسَ مَعْنَاهُ مُجَرَّدُ التَّلَطُّفِ بِالْقَوْلِ وَالْمُجَامَلَةُ فِی الْخِطَابِ فَالْحُسْنُ هُوَالنَّافِعُ فِی الدِّیْنِ اَوِ الدُّنْیَا (المنار) لوگوں کے لئے اچھی بات کہو محض قول وخطاب میں لطف ونرمی کا نام نہیں بلکہ حسنہ وہ چیز ہے جو دین ودنیا کے لحاظ سے نفع بخش ہو.

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ـ امر جمع مذکر (اَقَامَ یُقِیْمُ اِقَامَةً) اقامۃ صلوٰۃ سے مراد صدق وخلوص سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا اور اس کی عظمت وجلال کے سامنے خشوع سے کام لینا اور اپنی عاجزی کا اظہار کرنا ہے محض ظاہری رسوم نماز کے بجالانے کا نام اقامتِ صلوٰۃ نہیں ـــ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ امر جمع مذکر (اَتٰی یَاْتِیْ اِیْتَانٌ) مالی عبادت زکوٰۃ کا ادا کرنا اقامتِ صلوٰۃ کی طرح ادائے زکوٰۃ بھی لازمی مالی عبادت ہے.

ثُمَّ تَوَلَّیْتُمْ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ ـ ثُمَّ لتراخی تَوَلَّیْتُمْ اس کی اصل ولی سے ہے جس کے معنی قریب کے ہیں جب اس کا صلہ عن سے آئے تو اس کے معنی اعراض کے ہوتے ہیں ـ اِلَّا کلمۂ استثناء ـــ مُعْرِضُوْنَ اسم فاعل جمع مذکر (اَعْرَضَ یُعْرِضُ اِعْرَاضًا) ـ اَعْرَضَ عَنْهُ کے معنی ہیں کہ اس سے پھر گیا ـ تَوَلّٰی اور اِعْرَاض میں یہ فرق ہے کہ تولی جسمانی لحاظ سے ہوتا ہے اور اعراض روحانی وَقِیْلَ التَّوَلِّیْ بِالْجِسْمِ وَالْاِعْرَاضُ بِالْقَلْبِ (قرطبی).

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معاصر یہود سے خطاب ہے کہ تم میں سے اکثر نے اسلام سے اعراض اور روگردانی کی اور صرف تھوڑے



Marfat.com

اسلام کی طرف مائل ہوئے جیسے عبداللہ بن سلام اور ان کے ساتھی۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ
اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۝
ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا
مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ
وَالْعُدْوَانِ ۭ وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ وَهُوَ
مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ ۭ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ
وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَاۗءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ
مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ
يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ
عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ
الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۠ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ
وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ | اِذْ | اَخَذْنَا | مِيْثَاقَ | كُمْ |
| اور | جب | ہم نے لیا | پختہ عہد | تمہارا |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| لَا | تَسْفِكُوْنَ | دِمَآءَ | كُمْ | وَ لَا |
| نہ | تم بہاؤ گے | (دم) خون | اپنا | اور نہ |
| تُخْرِجُوْنَ | اَنْفُسَ | كُمْ | مِنْ | دِيَارِ كُمْ |
| نکالو گے | نفسوں | اپنے کو | (سے) | اپنے گھروں سے |
| ثُمَّ | اَقْرَرْتُمْ | وَ | اَنْتُمْ | تَشْهَدُوْنَ |
| پھر | تم نے اقرار کیا | اور | تم | شہادت دیتے ہو |
| ثُمَّ | اَنْتُمْ | هٰٓؤُلَآءِ | تَقْتُلُوْنَ | اَنْفُسَكُمْ |
| پھر | تم | یہ (سب) لوگ ہو | تم قتل کرتے ہو | نفسوں کو اپنے |
| وَ | تُخْرِجُوْنَ | فَرِيْقًا | مِّنْكُمْ | مِنْ |
| اور | تم نکالتے ہو | ایک فریق کو | اپنے سے | (سے) |
| دِيَارِ | هِمْ | تَظٰهَرُوْنَ | عَلَيْهِمْ | بِ |
| گھروں | ان کے | چڑھائی کرتے ہو | ان پر | ساتھ |
| الْاِثْمِ | وَ | الْعُدْوَانِ | وَ | اِنْ |
| گناہ | اور | ظلم و تعدی سے | اور | اگر |
| يَاْتُوْكُمْ | اُسٰرٰى | تُفٰدُوْهُمْ | | |
| وہ آتے ہیں | تمہارے (پاس) | قیدی ہو کر | تم فدیہ دیتے ہو | ان کو |
| وَ | هُوَ | مُحَرَّمٌ | عَلَيْكُمْ | اِخْرَاجُهُمْ |
| اور | وہ | حرام ہے | تم پر | ان کا اخراج |
| اَفَ | تُؤْمِنُوْنَ | بِ | بَعْضِ | الْكِتٰبِ |
| کیا پس | تم ایمان رکھتے ہو | ساتھ | کچھ حصہ | کتاب (کے) |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ | تَكْفُرُوْنَ | بِ | بَعْضِ | نَ |
| اور | تم کفر کرتے ہو | ساتھ | ایک حصے کے | پس |
| مَا | جَزَآءُ | مَنْ | يَّفْعَلُ | ذٰلِكَ |
| کیا | سزا | جو کوئی | کرے | یہ کام |
| مِنْ | كُمْ | اِلَّا | خِزْيٌ | فِى |
| تم میں سے | | مگر | رسوائی | (میں) |
| الْحَيٰوةِ | الدُّنْيَا | وَ | يَوْمَ | الْقِيٰمَةِ |
| زندگی میں | دنیا (کی) | اور | دِن | قیامت (کے) |
| يُرَدُّوْنَ | اِلٰى | اَشَدِّ | الْعَذَابِ | وَ |
| لوٹائے جائیں گے | طرف | بہت سخت | عذاب کے | اور |
| مَا | اللّٰهُ | بِغَافِلٍ | عَنْ | مَّا |
| نہیں | اللہ | غافل | (سے) | اس سے جو |
| تَعْمَلُوْنَ | اُولٰٓئِكَ | الَّذِيْنَ | اشْتَرَوُا | الْحَيٰوةَ |
| تم عمل کرتے ہو | وہ (سب) | وہ ہیں جنہوں نے | خریدا | زندگی |
| الدُّنْيَا | بِ | الْاٰخِرَةِ | فَ | لَا |
| دنیا | بدلے | آخرت (کے) | پس | نہ |
| يُخَفَّفُ | عَنْ | هُمُ | الْعَذَابُ | وَ |
| کم کیا جائے گا | (سے) | ان سے | عذاب | اور |
| | لَا | هُمْ | يُنْصَرُوْنَ | |
| | نہ | وہ | مدد دیئے جائیں گے | |



Marfat.com

" اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے تم سے عہد لیا کہ اپنوں کا خون نہ بہانا اور اپنے لوگوں کو اپنے وطن سے مت نکالنا پھر تم نے اس کا اقرار کر لیا اور تم (اسکے) گواہ ہو ۸۴۔ پھر تم ہی وہ ہو کہ اپنوں کو قتل بھی کرتے ہو اور اپنے ہی ایک گروہ کو انکے وطن سے نکال بھی دیتے ہو (اور) ان کے مقابلہ میں گناہ و ظلم کے ساتھ (ان کے مخالفین کی) مدد بھی کرتے ہو اور اگر وہ تم تک اسیر ہو کر پہنچ جاتے ہیں تو تم انہیں فدیہ دے کر چھڑا بھی لیتے ہو۔ حالانکہ ان کا (وطن سے) نکالنا ہی تم پر حرام تھا تو کیا تم کتاب کے ایک حصّہ کو مانتے ہو اور ایک حصّہ سے انکار کرتے ہو؟ پس تم میں سے جو ایسا کرے اس کی سزا کیا ہے بجز دنیوی میں رسوائی کے؟ اور قیامت کے دن یہ سخت ترین عذاب میں ڈالے بھی جائیں گے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے بے خبر نہیں ۸۵۔ یہی لوگ ہیں جنہوں نے دنیوی زندگی خرید لی ہے آخرت کے معاوضہ میں سو ان پر سے نہ عذاب ہلکا کیا جائیگا اور نہ انہیں مدد ہی پہنچے گی" ۸۶۔

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

پہلی آیت میں ماموراتِ شرعیہ اور ان میں منہیات کا بیان ہے۔
مدینہ میں یہود کے تین قبائل — بنو نضیر۔ بنو قریظہ اور بنو قینقاع اور مشرکین کے دو بڑے قبیلے اوس و خزرج آباد تھے — بنو نضیر خزرج



Marfat.com

کے اور بنو قریظہ اوس کے حلیف تھے۔ان میں باہم خانہ جنگی رہتی اور ایک دوسرے کو قتل کرتے اور ملک بدر کرتے رہتے تھے، ان آیات میں انہیں امور کا ذکر ہے۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَکُمْ ــــ وَاِذْ واذکروا ــــ اَخَذْنَا ماضی جمع متکلم (اَخَذَ یَاْخُذُ اَخْذاً) مِیْثَاقَ پختہ عہد.

لَا تَسْفِکُوْنَ دِمَآءَکُمْ مضارع جمع مذکر مخاطب (سَفَکَ یَسْفِکُ سَفْکًا) ۔ السَّفْکُ کے معنی خون بہانا کے ہیں ۔ دِمَآءَکُمْ واحد دم ہے کُمْ ضمیر جمع مذکر مخاطب ۔ یعنی افرادِ امت سے کسی فرد کا خون بہانا گویا کہ اپنا خون بہانا ہے.

وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَکُمْ مِّنْ دِیَارِکُمْ ــــ لَا تُخْرِجُوْنَ مضارع جمع مذکر مخاطب (اَخْرَجَ یُخْرِجُ اِخْرَاجًا) ۔ انفس جمع نفس کی ہے اور کُمْ ضمیر مخاطب ہے ۔ مراد اپنے بھائی بندوں کو ۔ مِنْ دِیَارِکُمْ واحد دار اپنے گھروں اور وطن سے.

ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۝ ــــ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ ماضی جمع مذکر مخاطب (اَقَرَّ یُقِرُّ اِقْرَارًا) ــ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ مضارع جمع مذکر مخاطب (شَهِدَ یَشْهَدُ شَهَادَةً) یہاں دو وجوہ ہیں :

وجہ اوّل : انہیں ان کے سابقہ آباء کے میثاق اور قبولِ عہد کی بنا پر مخاطب ٹھہرایا گیا ہے.

وجہ دوم : یہ کہ اے یہود کہ تم قرآن کے مخاطبین سے ہو تم نے اس میثاق کا اعتراف کیا ہے اور اپنے دلوں میں اس کا اعتقاد رکھتے ہو بلکہ اس امر



Marfat.com

کی شہادت بھی دیتے ہو پس تمہارے خلاف حجت قائم ہے۔

ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ ۔ ثُمَّ تراخی کے لئے۔ اَنْتُمْ ضمیر جمع مذکر مخاطب ۔ هٰٓؤُلَآءِ اسم اشارہ جمع ۔ اَلْحَاضِرُوْنَ الشَّاهِدُوْنَ الْمُشَاهِدُوْنَ ۔ تَقْتُلُوْنَ مضارع جمع مخاطب (قَتَلَ يَقْتُلُ قَتْلًا) ۔ اَنْفُسَكُمْ اپنے بھائی بندوں کو یعنی تم میں سے بعض بعض کو قتل کرتے ہو جیسے کہ تم اس سے قبل کیا کرتے تھے۔

بنو قینقاع بنو قریظہ کے دشمن تھے۔ بنو قریظہ اوس قبیلہ کے حلیف تھے اور ۔ بنو نضیر خزرج کے حلیف ۔ قبل از اسلام اوس و خزرج اپنے حلیفوں سمیت ایک دوسرے کے ساتھ لڑائی کیا کرتے تھے اور قتل و غارت میں شریک رہتے تھے اسی بنا پر اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر قتال اور اخراج سے حجت قائم کی۔ ولذلك قال:

وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ ۔ تُخْرِجُوْنَ مضارع جمع مذکر مخاطب (اَخْرَجَ يُخْرِجُ اِخْرَاجًا) ۔ فَرِيْقًا گروہ۔ جماعت ۔ مِنْ دِيَارِهِمْ ان کے گھروں سے۔ ان کے وطن سے۔

تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۔ تَظٰهَرُوْنَ مضارع جمع مذکر مخاطب۔ تو (تَظَاهَرَ يَتَظَاهَرُ تَظَاهُرٌ) باب تفاعل، اس کی اصل تتظاهرون تھی ایک 'تا' حذف کر دی گئی اس کے معنی ہیں تم ایک دوسرے کی مدد کرتے ہو اس کا مادہ ظهر ہے ۔ عَلَيْهِمْ ان کے برخلاف بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۔ اثم ایسا گناہ جس سے مستحق ملامت بنے اس کی جمع آثام ہے ۔ ثواب سے دور رکھنے والے ہر کام کو اثم کہتے ہیں۔



Marfat.com

حدیث میں ہے:

"وَلَا ثِمٌ مَا حَاكَ فِيْ قَلْبِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ النَّاسُ عَلَيْهِ.

"جو چیز تیرے دل میں خلش پیدا کرے اور اس پہ لوگوں کے مطلع ہونے کو ناپسند کرے اثم ہے۔

وَالْعُدْوَانِ، عَدْوٌ سے ہے تجاوز عن الحد کو کہتے ہیں۔ اثم اپنی ذات کے لحاظ سے ایک فعلِ شنیع ہے اور عدوان دوسروں پر ظلم کرنے کا نام ہے

وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ ــــ وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ۔ اِنْ جازمہ یَاْتُوْ مضارع جمع مذکر غائب (اَتٰی یَاْتِیْ اِتْیَان)۔ اُسَارٰی، اسیر کی جمع ہے اور اُسْر زنجیر کو کہتے ہیں ــــ تُفَادُوْهُمْ مضارع جمع مذکر مخاطب اس کا مادہ فَدٰی ہے کسی کو بچانے کے لئے فدیہ دینا۔ یعنی جب وہ اسیر ہوکر تمہارے پاس پہنچتے ہیں تو تم فدیہ دے کر چھڑا لیتے ہیں۔

وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ ۔ هُوَ ضمیر اخراج کے لئے ہے ــــ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ مفعول (حَرَّمَ يُحَرِّمُ تَحْرِيْمًا) حالانکہ اس کا اخراج تمہارے لئے حرام تھا۔

اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ــــ اَ کلمۂ استفہام تُؤْمِنُوْنَ مضارع جمع مخاطب (اٰمن یؤمن ایمانا) ۔ وَتَكْفُرُوْنَ مضارع جمع مذکر مخاطب (كَفَرَ يَكْفُرُ كُفْرًا) کیا تم تورات کے بعض احکام کو مانتے ہو اور بعض کا انکار کرتے ہو کیا یہ بات حماقت، تمسخر اور استہزاء پر مبنی نہیں ہے؟ کہ وہ آسان اور اپنی پسند کی باتوں پر ایمان رکھتا ہو اور دوسری باتوں سے انکار کرے حالانکہ ایمان ایک کلی ہے جسے تقسیم نہیں



Marfat.com

کیا جاسکتا بعض امور کا انکار تمام سے انکار کے مترادف ہے

فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۔

فَمَا استفہامیہ ۔ جَزَاء صلہ بدلہ ۔ مَنْ موصول ۔ اِلَّا کلمۂ استثناء ۔ خِزْيٌ عذاب ورسوائی ۔ ایسا کرنے والوں یعنی اللہ کی نازل کردہ کتاب میں سے بعض کو ماننا اور بعض سے انکار اور کفر کرنا ایک ایسا شنیع امر ہے کہ ان کے لئے ذلت و رسوائی اور عذاب و تباہی کے سوا اور کچھ نہیں ۔

وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ۔ يُرَدُّوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (رَدَّ يَرُدُّ رَدًّا) ۔ اِلٰى اَشَدِّ الْعَذَابِ شدید ترین عذاب کی طرف ۔ جبکہ دنیاوی سعادت اعمالِ بدنی کا اجر نہیں بلکہ تزکیۂ نفس کا ثمر ہے تو پھر آخرت کی سعادت کیسے اس کا سبب بن سکتی ہے ۔

وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ ۔ مَا نافیہ ۔ عَمَّا (عَنْ ۔ مَا) اس سے جو ۔ تَعْمَلُوْنَ مضارع جمع مذکر مخاطب (عَمِلَ يَعْمَلُ عَمَلًا) اللہ تعالیٰ اعمال کو اچھی طرح جانتے ہیں کوئی چیز اس سے مخفی نہیں ۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۔ اُولٰٓئِكَ اسم اشارہ بعید ۔ الَّذِيْنَ موصول ۔ اشْتَرَوْا ماضی جمع مذکر غائب ۔ (اِشْتَرٰى يَشْتَرِيْ اِشْتِرَاءً) ۔ بِالْاٰخِرَةِ الباء للعوض ۔ آخرت کے بدلے یعنی جن لوگوں کے ان قبیح اعمال کا ذکر کیا گیا وہی لوگ ہیں جنہوں نے آخرت پر دنیوی زندگی کو ترجیح دی

فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ ۔ فَلَا يُخَفَّفُ مضارع واحد مذکر غائب (خَفَّفَ يُخَفِّفُ تَخْفِيْفًا) ان کے ان قبیح اعمال کی وجہ سے ان کے



Marfat.com

عذاب میں کمی اور تخفیف نہیں کی جائے گی۔

وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ مضارع مجہول جمع مذکر غائب (نَصَرَ يَنْصُرُ نَصْرًا) اللہ تعالیٰ کے عذاب سے انہیں کوئی بچا نہیں سکے گا۔

بنو قریظہ اور بنو نضیر دونوں یہودی تھے۔ بنو قریظہ اوس کے حلیف اور بنو نضیر خزرج کے حلیف بنے۔ جب ان قبائل میں جنگ بھڑکی تو یہود کے ہر قبیلہ نے اپنے حلیف کے ساتھ مل کر دوسرے پر حملہ کیا اس طرح یہودی کے ہاتھوں یہودی قتل ہوئے اور ایک یہودی قبیلہ نے دوسرے یہودی قبیلہ کے لوگوں کا اخراج کیا اور ان کے گھر بار کو لوٹا حالانکہ تورات کے حکم کے لحاظ سے ایسا کرنا ان کے لئے حرام تھا لیکن جب باہم قتل و غارت سے وہ تباہ ہوئے تو تورات کے حکم کے مطابق دوسرے گروہ سے فدیہ دیکر اپنے قیدی چھڑائے اسی بنا پر اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق فرمایا

اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ

"کہ تم کتاب مقدس کی بعض باتوں پر ایمان لاتے ہو اور بعض سے انکار کرتے ہو"

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ۪ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ ۪



Marfat.com

وَفَرِيقًا تَقْتُلُوْنَ ۝ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ۚ
بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَ
لَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا
مَعَهُمْ ۙ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ
فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ۚ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى
الْكٰفِرِيْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ | لَ قَدْ | اٰتَيْنَا | مُوْسَى | الْكِتٰبَ |
| اور | البتہ بیشک | ہم نے دی | موسیٰؑ (کو) | کتاب |
| وَ | قَفَّيْنَا | مِنْ | بَعْدِ هٖ | بِالرُّسُلِ |
| اور | پے درپے بھیجے | (سے) | بعد اسکے | رسول |
| وَ | اٰتَيْنَا | عِيْسَى | ابْنَ | مَرْيَمَ |
| اور | ہم نے دیئے | عیسیٰ | بیٹے | مریم کو |
| الْبَيِّنٰتِ | وَ | اَيَّدْنٰهُ | بِرُوْحِ | |
| کھلے نشان | اور | ہم نے تائید کی | اس کی | ساتھ روح |
| الْقُدُسِ | اَ فَ | كُلَّمَا | جَآءَ | كُمْ |
| پاکیزہ (کے) | کیا پس | جب کبھی | آیا | تمہارے پاس |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| رَسُوْلٌ | بِ | مَا | لَا | تَهْوٰٓى |
| رسول | ساتھ | اس چیز کے | نہ | چاہا۔ پسند کیا |
| اَنْفُسُ | كُمُ | اسْتَكْبَرْتُمْ | فَ | فَرِيْقًا |
| نفسوں | تمہارے نے | تم تکبر کرنے لگے | پس | ایک فریق (کو) |
| كَذَّبْتُمْ | وَ | فَرِيْقًا | تَقْتُلُوْنَ | وَ |
| تم نے جھٹلایا | اور | ایک فریق کو | تم قتل کرتے رہے | اور |
| قَالُوْا | قُلُوْبُ | نَا | غُلْفٌ | بَلْ |
| انہوں نے کہا | دل (قلب) | ہمارے | غلاف میں ہیں | بلکہ |
| لَعَنَ | هُمُ | اللّٰهُ | بِ | كُفْرِهِمْ |
| لعنت کی | ان پر | اللہ (نے) | بوجہ سبب | کفر انکے |
| فَ | قَلِيْلًا | مَّا | يُؤْمِنُوْنَ | وَ لَمَّا |
| پس | بہت تھوڑے | وہ جو | ایمان لائے ہیں | اور جب |
| جَآءَهُمْ | هُمْ | كِتٰبٌ | مِّنْ | عِنْدِ |
| آئی | ان کے پاس | کتاب | (سے) | پاس |
| اللّٰهِ | مُصَدِّقٌ | لِّ مَا | مَعَ | هُمْ |
| اللہ (کے) | تصدیق کرنیوالی | واسطے اسکے جو | ساتھ | ان کے |
| وَ كَانُوْا | مِنْ | قَبْلُ | يَسْتَفْتِحُوْنَ | عَلَى |
| اور تھے وہ | (سے) | پہلے اسکے | فتح مانگتے تھے | اوپر |
| الَّذِيْنَ | كَفَرُوْا | فَ لَمَّا | جَآءَهُمْ | مَا |
| ان لوگوں سے | جو کافر تھے | پس جب | آیا انکے پاس | وہ (جس کی) |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| عَرَفُوا | كَفَرُوا | بِهٖ | فَ | لَعْنَةُ |
| وہ معرفت رکھتے تھے | کفر کیا | اسکے ساتھ | پس | لعنت |
| | اللّٰهِ | عَلَى | الْكٰفِرِيْنَ | |
| اللہ (کی) | اوپر | کافروں کے | | |

"اور ہم نے موسیٰؑ کو کتاب عطا کی اور ان کے پیچھے ہم نے پے درپے پیغمبر بھیجے اور عیسیٰؑ بن مریم کو ہم نے روشن نشانات عطا کئے اور ہم نے رُوح القدس (کے ذریعہ) سے ان کی تائید کی تو کیا جب کبھی کوئی پیغمبر تمہارے پاس ان (احکام) کے ساتھ آیا جو تمہارے نفس کو نہ بھائے تو تم اکڑنے لگے۔ پھر بعض کو تم نے جھٹلایا اور بعض کو تم قتل ہی کرنے لگے۔ ۸۷ اور کہتے ہیں کہ ہمارے قلوب محفوظ ہیں (نہیں)، بلکہ اللہ نے ان پر لعنت کر رکھی ہے ان کے کفر کے باعث اور وہ ایمان بہت ہی تھوڑا رکھتے ہیں ۸۸۔ اور جب ان کے پاس ایک کتاب اللہ کے پاس سے پہنچ گئی تصدیق کرنے والی اس کی جو ان کے پاس (پہلے ہی) موجود ہے اور اس کے قبل یہ (خود ہی) کافروں سے بیان کیا کرتے تھے۔ پھر جب ان کے پاس وہ آگیا جس کو (خوب) پہچانتے تو اسی سے کفر کر بیٹھے سو اللہ کی لعنت ہو کافروں پر ۸۹

## تشریحات لغوی و تفسیری مطالب

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ - وَلَقَدْ لام مفتوح تاکید - قَدْ



Marfat.com

تحقیق کلام ـــ اٰتَیْنَا ماضی جمع متکلم (اٰتٰی یَاْتِیْ اِیْتَانٌ) کِتَابَ۔ التوراۃ یعنی ہم نے موسیٰؑ کو کتاب عطا کی۔

وَقَفَّیْنَا مِنْ بَعْدِہٖ بِالرُّسُلِ ۔ وَقَفَّیْنَا ماضی جمع متکلم من القفا (قَفّٰی یُقَفِّیْ تَقْفِیَۃً) پیچھے بھیجنا۔ مِنْ بَعْدِہٖ من بعد موسیٰ ضمیر کا مرجع موسیٰؑ کی طرف ہے۔ بِالرُّسُلِ جمع رسول کی۔ یعنی موسیٰؑ کے بعد بہت سے اور رسول ہم نے بھیجے۔

وَاٰتَیْنَا عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ الْبَیِّنٰتِ ـــ وَاٰتَیْنَا ماضی جمع متکلم (اٰتٰی یَاْتِیْ اِیْتَانٌ) ـــ اَلْبَیِّنَاتِ واحد بَیِّنَۃٌ واضح اور روشن دلیل کو کہا جاتا ہے ـــ عِیْسٰی بروزن فعلیٰ، بعض کے نزدیک یہ لفظ عجمی ہے۔ سریانی میں یہ ایسوع ہے اور انجیل میں یسوع آیا ہے جس کے معنی 'سید' یا 'مبارک' کے ہیں ـــ مَرْیَمَ کے معنی سریانی میں خادمہ اور عابدہ کے ہیں۔ قاموس میں ہے مریم عربی لفظ ہے اس عورت کو کہتے ہیں "اَلَّتِیْ تُحِبُّ مُحَادَثَۃَ الرِّجَالِ وَ لَا تَفْجُرُ" "جو مردوں سے گفتگو کو پسند کرے اور فاجرہ نہ ہو"

مریم کی والدہ کا نام حَنَّۃ اور والد کا نام عمران تھا۔

وَاَیَّدْنٰہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۔ ـــ وَاَیَّدْنَا ماضی جمع متکلم (اَیَّدَ یُؤَیِّدُ تَاْیِیْدًا) ـــ رُوْحُ الْقُدُسِ روح نفس کے معنی میں بھی آتا ہے۔ جبریل کو بھی روح القدس اور روح الامین کہا جاتا ہے ـــ حدیث میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا یہ شعر ہے:

وَجِبْرِیْلُ رَسُوْلُ اللّٰہِ فِیْنَا
وَرُوْحُ الْقُدُسِ لَیْسَ لَہٗ کِفَاءٌ



Marfat.com

عیسیٰ علیہ السلام کا ارض گلیل میں ناصرہ نامی قصبہ سے تعلق ہے ولادت بیت المقدس کے ایک گوشہ میں ہوئی آپ کا سال ولادت مسیحی تقویم سے تین سال بعد کا ہے ۳۳ سال کی عمر میں آپ زندہ آسمان پر اٹھا لئے گئے ۔ آپؑ کی والدہ ماجدہ مریم بنتِ عمران بنی اسرائیل کے معزز خاندان سے تھیں، قرآن مجید میں عیسیٰ علیہ السلام کا جہاں بھی ذکر ہے آپ کو عیسیٰؑ ابن مریم کہا گیا جو اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ خدا یا فرزند خدا نہیں بلکہ ایک عورت مریم کے بیٹے تھے.

رُوْحُ الْقُدُسُ روحِ پاک۔ جانِ پاک۔ جمہور مفسرین کی رائے کے مطابق روح القدس سے مراد حضرت جبریل ہیں جو انبیاء کے پاس اللہ تعالیٰ کا پیغام لاتے رہے.

أَفَكُلَّمَا جَاءَكُمْ رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوَىٰ أَنفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ

أ استفہام للتعجب ۔ كُلَّمَا (كُلّ۔ مَا) كُلَّ حِيْنٍ شرط۔ جس وقت۔ جب کبھی۔ جَآءَكُمْ ماضی واحد مذکر (جَاءَ يَجِيْءُ مَجِيْئٌ) ۔ بِمَا حرفِ جار اور موصول ۔ لَا تَهْوٰى (هَوَى يَهْوِى هَوًى) چاہنا۔ خواہش کرنا ۔ اَنْفُسُكُمْ واحد نفس كُمْ ضمیر جمع مخاطب ۔ اِسْتَكْبَرْتُمْ ماضی جمع مذکر مخاطب (اِسْتَكْبَرَ يَسْتَكْبِرُ اِسْتِكْبَارًا) باب استفعال.

اے بنی اسرائیل جب کبھی تمہاری طرف کوئی رسول آیا اور تمہیں دعوتِ حق دی تم نے اپنی خواہشات و شہوات کی پیروی کی اور ان رسولوں کی نافرمانی کی.

فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ۝

ف جواب شرط ۔ فَرِيْقًا گروہ۔ جماعت ۔ كَذَّبْتُمْ ماضی جمع مذکر مخاطب (كَذَّبَ يُكَذِّبُ تَكْذِيْبًا)



Marfat.com

باب تفعیل ـــ تَقْتُلُوْنَ کو مضارع کی صورت میں لاکر یہ بتایا ہے کہ تم اس وقت بھی ایک رسول کے قتل کے درپے ہو۔ اِنَّكُمْ الْاٰنَ فِيْهِ فَاِنَّكُمْ حَوْلَ قَتْلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَعْصَمَهُ اللّٰهُ لَقَتَلْتُمُوْهُ (روح المعانی)

وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ۔ قَالُوْا ماضی جمع مذکر غائب (قَالَ يَقُوْلُ قَوْلًا) ـــ قُلُوْبُنَا جمع قلب ـــ غُلْفٌ جمع اغلف و غلاف یعنی ہمارے دل فہم و تمیز سے مستور ہیں۔ ہمارے دلوں میں دعوتِ حق کا مفہوم نہیں پہنچ سکتا غلف اغلف سے مستعار ہے جس کے معنی ہیں نامختون۔

بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ ـــ بَلْ کلمہ اضراب ـــ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ـــ لَعَنَ ماضی واحد مذکر غائب (لَعَنَ يَلْعَنُ لَعْنًا) لعنت رحمتِ الٰہی سے بُعد اور توفیقِ الٰہی سے دوری کا نام ہے ـــ بِكُفْرِهِمْ ـــ ب سببیہ ـــ كُفْرٌ پردہ انکارِ حق یعنی کفر اور گمراہی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی رحمت سے دھتکار دیا ہے

فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝ ـــ قَلِيْلًا کے ساتھ مَا تاکید قلت کے لئے ہے یعنی بہت ہی کم ـــ مَا مَزِيْدَةٌ لِلْمُبَالَغَةِ لِلتَّقْلِيْلِ (بیضاوی)
يَجُوْزُ اَنْ تَكُوْنَ الْقِلَّةُ بِمَعْنَى الْعَدَمِ (کشاف) یہاں قلت سے مراد عدم کے معنی بھی ہو سکتے ہیں۔ یعنی وہ ایمان سے بالکل خالی ہیں۔

وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ

وَ لَمَّا کلمہ شرط ـــ جَآءَ فعل ماضی واحد مذکر غائب ـــ هُمْ ضمیر مفعول ـــ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ـــ القرآن ـــ مُصَدِّقٌ اسم فاعل (صَدَّقَ يُصَدِّقُ تَصْدِيْقًا) باب تفعیل ـــ لِمَا (ل۔ما) لئے واسطے ما موصول ـــ مَعَهُمْ



Marfat.com

(مَعَ-هُمْ) جو ان کے پاس ہے یعنی التوراۃ.

وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ — كَانُوا ماضی جمع مذکر غائب (كَانَ يَكُونُ كَوْنًا) — مِنْ قَبْلُ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے — يَسْتَفْتِحُونَ مضارع جمع مذکر غائب (اِسْتَفْتَحَ يَسْتَفْتِحُ اِسْتِفْتَاحًا) باب استفعال استفتاح کے معنی ہیں طلب فتح - یعنی مشرکین کو بتاتے تھے کہ ایک نبی ان میں مبعوث ہونے والا ہے اور آپکے مبعوث ہونے سے پہلے وہ اپنے دشمنوں کے خلاف آپ کی ذات سے اِسْتِنْصَار کرتے اور کہتے تھے کہ "اے اللہ نبی آخر الزمان سے جس کا ذکر تورات میں ہے ہمیں دشمنوں پر نصرت عطا فرما"

فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ ۚ — فَلَمَّا کلمہ شرط - جَاءَهُمْ فعل ماضی واحد مذکر غائب - مَا عَرَفُوا - مَا موصول - عَرَفُوا ماضی جمع مذکر غائب (عَرَفَ يَعْرِفُ عَرْفًا) - كَفَرُوا ماضی جمع مذکر غائب (كَفَرَ يَكْفُرُ كُفْرًا) مَا عَرَفُوا سے مراد قرآن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہو سکتے ہیں یعنی جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلانِ نبوت فرمایا تو انہوں نے آپ کی رسالت کا انکار کیا حالانکہ انہیں آپ کی نبوت کا حال اچھی طرح معلوم تھا.

فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ ۝ یہود جان بوجھ کر انکار رسالت کی وجہ سے مستحق لعنت ہوئے — لعنت کے لغوی معنی ناراضگی کی وجہ سے دوری کے ہیں.

بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ أَنْ يَكْفُرُوا بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ بَغْيًا أَنْ يُنَزِّلَ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ عَلَى مَنْ يَشَاءُ مِنْ



Marfat.com

عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ
عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ
قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا
وَرَآءَهٗ ۗ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ؕ قُلْ فَلِمَ
تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝
وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ
مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| بِئْسَ | مَا | اشْتَرَوْا | بِ | هٖ |
| بُری ہے | وہ چیز جو | خریدی انہوں نے | بدلے اسکے | اپنے نفسوں کے |
| اَنْ | يَّكْفُرُوْا | بِ | مَا | اَنْزَلَ |
| یہ کہ | کفر کریں | ساتھ اسکے | نازل کیا | اللہ نے |
| بَغْيًا | اَنْ | يُّنَزِّلَ | اللّٰهُ | مِنْ |
| بغاوت سے | یہ کہ | نازل کرتا ہے | اللہ | (سے) |
| فَضْلِ | هٖ | عَلٰى | مَنْ | يَّشَآءُ |
| فضل | اپنے سے | اوپر | جس کے | چاہیئے |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| مِنْ | عِبَادِهٖ | فَ | بَآءُوْ | بِ غَضَبٍ |
| (سے) | اپنے بندوں (بعد سے) | پس | کما لائے | ساتھ غضب |
| عَلٰى | غَضَبٍ | وَ | لِ | الْكٰفِرِيْنَ |
| پر | غضب | اور | واسطے | کافروں (کے) |
| عَذَابٌ | مُّهِيْنٌ | وَ اِذَا | قِيْلَ | لَ هُمْ |
| عذاب | ذلیل وخوار کر دینے والا | اور جب | کہا گیا | واسطے ان کے |
| اٰمِنُوْا | بِ مَا | اَنْزَلَ | اللّٰهُ | قَالُوْا |
| ایمان لاؤ | ساتھ اس پر | کہ نازل کیا | اللہ نے، | انہوں نے کہا |
| نُؤْمِنُ | بِ مَا | اُنْزِلَ | عَلَيْ نَا | وَ |
| ہم ایمان لائیں گے | ساتھ اسکے جو | نازل کیا گیا | اوپر ہمارے | اور |
| يَكْفُرُوْنَ | بِ مَا | وَرَآءَ | هٗ | وَ هُوَ |
| وہ کفر کرتے ہیں | ساتھ اسکے جو | علاوہ۔سوا | اسکے | اور وہ |
| الْحَقُّ | مُصَدِّقًا | لِّ مَا | مَعَ | هُمْ |
| حق ہے | تصدیق کرتا ہے | واسطے اسکے جو | ساتھ۔پاس | ان کے ہے |
| قُلْ | فَ لِمَ | تَقْتُلُوْنَ | اَنْبِيَآءَ | اللّٰهِ |
| کہہ دو | پس کیوں | تم قتل کرتے ہو | نبیوں کو | اللہ کے |
| مِنْ | قَبْلُ | اِنْ | كُنْتُمْ | مُّؤْمِنِيْنَ |
| (سے) | پہلے | اگر | تم تھے | ایماندار |
| وَ | لَ قَدْ | جَآءَ | كُمْ | مُّوْسٰى |
| اور | البتہ بیشک | آچکا | تمہارے پاس | موسیٰؑ |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| رب | البینٰت | ثم | اتخذتم | العجل |
| ساتھ | واضح دلائل کے | پھر | تم نے ٹھہرا لیا (مول لیا) | بچھڑے کو |
| من | بعدہ | و | انتم | ظلمون |
| (سے) | بعد اسکے | اور | تم | ظلم کرنے والے ہو |

" بُری ہے وہ چیز جس کے عوض میں انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا ہے کہ انکار کرتے ہیں اس (کلام) کا جو اللہ نے نازل کیا ہے (محض) اس ضد پر کہ اللہ نے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہا اپنا فضل (خاص) نازل کیا سو وہ مستحق ہو گئے غضب بالائے غضب کے اور کافروں کے لئے عذاب ذلت والا ہے۔ ۹۰ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ ایمان لاؤ اس (کلام) پر جو اللہ نے نازل کیا ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں جو ہمارے اوپر نازل ہوا ہے اور جو کچھ اس کے علاوہ ہے اس سے یہ کفر کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ (خود بھی) حق ہے اور اس کی (بھی) تصدیق کرنے والا ہے جو ان کے پاس ہے۔ آپ کہئے کہ اچھا تو تم اسکے قبل انبیاء کو قتل کرتے رہے ہو، اگر تم واقعی ایمان والے تھے؟ ۹۱ اور موسیٰ تمہارے پاس کھلے ہوئے نشان لے کر آئے اس پر بھی تو تم نے ان کے پیچھے گوسالہ کو اختیار کر لیا اور تم تو ہی ہو ظالم۔ ۹۲



Marfat.com

# تشریحاتِ لغوی وتفسیری مطالب

بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ۔ بِئْسَ فعل ذم ہے اس کا مادہ "بوس" ہے جس کے معنی شدت اور کراہت کے ہیں۔ بِئْسَ ذم کیلئے اور نِعْمَ مدح کے لئے آتا ہے ۔ اشْتَرَوْا ماضی جمع مذکر غائب (اشْتَرٰی یَشْتَرِیْ اِشْتِرَاءً) ۔ باب افتعال ۔ اضداد میں سے ہے۔ خرید و فروخت دونوں معنوں میں آتا ہے۔

مَعْنَاہُ بَاعُوْا (بیضاوی) ۔ اَلْاِشْتِرَاءُ هٰهُنَا بِمَعْنَی الْبَیْعِ (معالم) یہاں الاشتراء کے معنی بیع کے ہیں۔ یعنی ان یہود نے اپنے آپ کو بدترین چیز کے لیے بیچا۔

اَنْ یَّکْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ کہ وہ انکار کرتے ہیں اس کلام کا جسے اللہ نے نازل کیا ہے۔

بَغْیًا فساد اور ظلم کی وجہ سے یا حسد کی وجہ سے۔

اَنْ یُّنَزِّلَ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ ،

یُنَزِّلَ اللّٰہُ مضارع واحد مذکر غائب (نَزَّلَ یُنَزِّلُ تَنْزِیْلًا) باب تفعیل ۔ مِنْ فَضْلِہٖ اپنے فضل و کرم سے ۔ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے ۔ یَشَآءُ مضارع واحد مذکر غائب (شَاءَ یَشَاءُ مَشِیَّۃً) عِبَادِہٖ جمع عبد کی۔

فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰی غَضَبٍ ۔ ماضی جمع مذکر غائب (بَاءَ یَبُوْءُ بُؤْءًا) رجوع اکثر شر کے معنوں میں مستعمل ہوتا ہے ۔ پس وہ غضب پر



Marfat.com

غضب کا محل بن گئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا انکار ان کے لئے غضب کا باعث بنا اور اس کے ساتھ اس سے قبل عیسیٰ علیہ السلام کی رسالۃ کا انکار بھی غضب تھا اس طرح وہ بہت بڑے غضب کے مستحق بن گئے۔

اَلْمُرَادُ بِهٖ تَاْكِيْدُ الْغَضَبِ وَتَكْثِيْرُهٗ (کبیر) وَالتَّكْرِيْرُ لِلتَّعْظِيْمِ (جلالین) وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ ـــ مُّهِيْنٌ اسم فاعل (اَهَانَ يُهِيْنُ اِهَانَةً) "ھوان" کے معنی ذلت و رسوائی کے ہیں۔ اَیْ مَقْرُوْنٌ بِالْاِهَانَةِ وَالْاِذْلَالِ (المنار) یعنی ان کے لئے اھانت اور ذلت کے ساتھ عذاب شدید ہے۔

وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ـــ اِذَا کلمۂ شرطیہ قِيْلَ ماضی مجہول (قَالَ يَقُوْلُ قَوْلًا) ـ اٰمِنُوْا امر جمع مذکر (اٰمَنَ يُؤْمِنُ اِيْمَانًا) بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ جو اللہ نے نازل کیا یعنی قرآن مجید۔

قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا ـ قَالُوْا ماضی جمع مذکر غائب (قَالَ يَقُوْلُ قَوْلًا) ـ نُؤْمِنُ مضارع جمع متکلم (اٰمَنَ يُؤْمِنُ اِيْمَانًا) ـــ اُنْزِلَ عَلَيْنَا ماضی مجہول واحد مذکر غائب (اَنْزَلَ يُنْزِلُ اِنْزَالًا) انہم انما یدعون هٰذا الایمان بِاَلْسِنَتِهِمْ (المنار)

وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ۚ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ۔

وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ مضارع جمع مذکر غائب (كَفَرَ يَكْفُرُ كُفْرًا) بِمَا وَرَآءَهٗ ۔ وراء کے دو معنی ہیں "بالاتر" اور "علاوہ" یہاں بِمَا وَرَآءَهٗ کے معنی ہیں اسکے علاوہ ـ وَهُوَ الْحَقُّ یعنی قرآن ایک حق اور ثابت شدہ



Marfat.com

امر ہے۔ مُصَدِّقًا اسم فاعل (صَدَّقَ يُصَدِّقُ تَصْدِيقًا) باب تفعیل۔ لِّمَا مَعَهُمْ اس کتاب کی جو ان کے پاس یعنی تورات۔ یعنی وہ قرآن کا انکار کرتے ہیں باوجودیکہ یہ قرآن ان کی مسلمہ کتاب کی تصدیق کرتا ہے۔

قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

قُلْ فعل امر واحد مذکر۔ فَلِمَ کلمہ استفہام۔ تَقْتُلُوْنَ جمع مذکر مخاطب۔ (قتل یقتل قتلا) ۔ اَنْبِيَآءَ اللّٰهِ واحد نبی ہے۔ مِنْ قَبْلُ۔ مِنْ قَبْلِ هٰذَا الْوَقْتِ۔ اِنْ شرطیہ۔ كُنْتُمْ ماضی جمع مذکر مخاطب (كَانَ يَكُوْنُ كَوْنًا) مُؤْمِنِيْنَ جمع مؤمن کی یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان سے کہہ دیجئے کہ اگر تورات پر تمہارے ایمان کا دعویٰ صحیح ہے تو پھر تم اس سے قبل اپنے انبیاء کو کیوں قتل کرتے تھے۔

وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ۔ ل تاکید کے لئے اور قَدْ تحقیق کلام کے لئے۔ جَآءَ ماضی واحد مذکر غائب كُمْ ضمیر جمع مذکر مخاطب ۔۔۔ بِالْبَيِّنٰتِ بینہ کی جمع ہے، واضح دلیل کو کہتے ہیں۔

ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهٖ ۔ ثُمَّ استبعاد کے لئے ہے اتَّخَذْتُمْ ماضی جمع مذکر مخاطب (اِتَّخَذَ يَتَّخِذُ اِتِّخَاذًا)۔ اَلْعِجْلَ بچھڑا، گوسالہ۔ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ کے معنی ہیں کہ تم نے گوسالہ کو معبود بنالیا ۔۔۔ مِنْ بَعْدِ حضرت موسیٰؑ کی عارضی غیر حاضری کے بعد۔

وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ اور تم ظالم تھے۔ یعنی تمہارا یہ شرکیہ فعل سخت ظالمانہ تھا۔



Marfat.com

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ
خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا ؕ قَالُوْا سَمِعْنَا
وَعَصَيْنَا ۗ وَاُشْرِبُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ؕ قُلْ
بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝
قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً
مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝
وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا ۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ
بِالظّٰلِمِيْنَ ۝ وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى
حَيٰوةٍ ۛ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۛ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ
اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ
يُّعَمَّرَ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ اِذْ | اَخَذْنَا | مِيْثَاقَ | كُمْ | وَ |
| اور جب | ہم نے لیا | پختہ عہد | تمہارا | اور |
| رَفَعْنَا | فَوْقَ | كُمُ | الطُّوْرَ | خُذُوْا |
| ہم نے بلند کیا | اوپر | تمہارے | کوہ طور کو | پکڑو |
| مَا | اٰتَيْنَا | كُمْ | بِ | قُوَّةٍ |
| اسکو جو | ہم نے دیا | تم کو | ساتھ | مضبوطی سے زور سے |
| وَ | اسْمَعُوْا | قَالُوْا | سَمِعْنَا | وَ |
| اور | سنو | ان لوگوں نے کہا | ہم نے سنا | اور |
| عَصَيْنَا | وَ | اُشْرِبُوْا | فِيْ | قُلُوْبِ هِمُ |
| نافرمانی کی ہم نے | اور | وہ پلائے گئے تھے | (میں) | دلوں میں اپنے |
| الْعِجْلَ | بِ | كُفْرِ | هِمْ | قُلْ |
| بچھڑا | سبب | کفر | اپنے کے | کہہ دے |
| بِئْسَ | مَا | يَاْمُرُ | كُمْ | بِ هٖ |
| بہت بری ہے | وہ بات | کہ حکم دیتا ہے | تم کو | ساتھ اسکے |
| اِيْمَانُ | كُمْ | اِنْ | كُنْتُمْ | مُؤْمِنِيْنَ |
| ایمان | تمہارا | اگر | ہو تم | ایمان والے |
| قُلْ | اِنْ | كَانَتْ | لَ كُمُ | الدَّارُ |
| کہہ دے | اگر | ہے | واسطے تمہارے | گھر |
| الْاٰخِرَةُ | عِنْدَ | اللّٰهِ | خَالِصَةً | مِنْ |
| آخرت کا | پاس | اللہ کے | خالص | (سے) |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| دُوْنِ | النَّاسِ | فَ | تَمَنَّوُا | الْمَوْتَ |
| سوائے۔علاوہ | لوگوں کے | پس | تمنا کرو | موت کی |
| اِنْ | كُنْتُمْ | صٰدِقِيْنَ | وَ لَنْ | يَّتَمَنَّوْهُ |
| اگر | ہو تم | سچے | اور ہرگز | تمنا نہ کریں گے اسکی |
| اَبَدًا ۢ | بِ مَا | قَدَّمَتْ | اَيْدِيْ | هِمْ |
| کبھی | سبب اسکے کہ | آگے بھیجے ہیں | ہاتھوں | ان کے |
| وَ | اللّٰهُ | عَلِيْمٌ | بِالظّٰلِمِيْنَ | وَ لَ |
| اور | اللہ | خوب جانتا ہے | ظالموں کو | اور البتہ |
| تَجِدَنَّ | هُمْ | اَحْرَصَ | النَّاسِ | عَلٰى |
| پائے گا تو | ان کو | زیادہ حریص | سب لوگوں سے | اوپر |
| حَيٰوةٍ ۚ | وَ مِنَ | الَّذِيْنَ | اَشْرَكُوْا ۚ | يَوَدُّ |
| زندگانی کے | اور (سے) | ان سے جو | جنہوں نے شرک کیا | چاہتا ہے |
| اَحَدُ | هُمْ | لَوْ | يُعَمَّرُ | اَلْفَ سَنَةٍ |
| ایک ایک | ان کا | کہ کاش | وہ عمر حاصل کیے زندہ رہے | ہزار سال کی |
| وَ مَا | هُوَ | بِمُزَحْزِحِهٖ | مِنَ | الْعَذَابِ |
| اور نہیں | وہ | دُور کرنے کو نوالا اسکو | (سے) | عذاب سے |
| اَنْ | يُّعَمَّرَ ؕ | وَ | اللّٰهُ | بَصِيْرٌ ۢ |
| یہ کہ | اسے عمر دی جائے | اور | اللہ | دیکھتا ہے |
| بِ | مَا | يَعْمَلُوْنَ | | |
| ساتھ | اس چیز کے | جو وہ کرتے ہیں | | |



Marfat.com

"اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے تم سے قول و قرار لیا تھا اور تمہارے اوپر کوہِ طور کو بلند کیا تھا کہ (جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے اسے مضبوطی کے ساتھ پکڑو اور سنو یہ (اس وقت) بولے تھے کہ (ہاں) ہم نے سن تو لیا مگر ہم نے مانا نہیں اور ان کے دلوں میں گوسالہ ان کے کفر سابق کے سبب سے پیوست ہو گیا تھا۔ آپ کہہ دیجئے (کیسی) بری ہے وہ بات جس کا حکم تمہارا ایمان تمہیں دے رہا ہے اگر تم (واقعی) ایمان والے ہو۔ ۹۳ آپ کہہ دیجئے کہ اگر عالمِ آخرت خاص تمہارے ہی لئے ہے دوسروں کو چھوڑ کر تو موت کی آرزو کر دیکھو اگر تم سچے ہو ۹۴ لیکن وہ اس کی آرزو ہرگز کبھی بھی نہ کریں گے بہ سبب ان (اعمالِ بد) کے جو یہ اپنے ہاتھوں سمیٹ چکے ہیں اور اللہ ظالموں سے (خوب) واقف ہے۔ ۹۵ اور آپ انہیں زندگی پر حریص سب لوگوں سے بڑھ کر پائیں گے (یہاں تک کہ) مشرکوں سے بھی بڑھ کر ان میں سے ایک ایک یہ چاہتا ہے کہ ہزار (ہزار) برس کی عمر پائے۔ حالانکہ اگر اتنی عمر وہ پا بھی جائے تو یہ (امر) اسے عذاب سے تو نہیں بچا سکتا اور جو کچھ وہ کر رہے ہیں اللہ اسے (خوب) دیکھ رہا ہے۔" ۹۶۔

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

وَاِذْ ، اذکروا۔



Marfat.com

اَخَذْنَا مِیْثَاقَکُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَکُمُ الطُّوْرَ ــ اَخَذْنَا ماضی جمع متکلم (اَخَذَ یَاْخُذُ اَخْذًا) ۔ مِیْثَاقَ پختہ عہد ۔ اَلْعَہْدُ الْمُؤَکَّدُ بِیَمِیْنٍ ــ وَ رَفَعْنَا ماضی جمع متکلم (رَفَعَ یَرْفَعُ رَفْعًا) بلند کرنا ۔ اٹھانا۔ الطُّوْرَ ۔ اَلطُّوْرُ اِسْمُ جَبَلٍ مَخْصُوْصٍ وَقِیْلَ اِسْمُ لِکُلِّ جَبَلٍ (راغب) ہر پہاڑ کو طور کہہ سکتے ہیں اور ایک خاص پہاڑ کا نام بھی ہے حضرت موسیٰ کے ذکر میں جبل طور سے مراد جبل سینا ہے۔

پہاڑ کو ان کے اوپر بلند کرنے سے کیا مراد ہے ۔ اس میں مفسرین کا اختلاف ہے ۔ بعض کا خیال ہے کہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ طور پہاڑ کی چوٹی تمہارے سامنے تھی اور اس کے نیچے تم سے عہد لیا گیا۔

خُذُوْا مَآ اٰتَیْنٰکُمْ بِقُوَّۃٍ ــ خُذُوْا امر جمع مذکر (اَخَذَ یَاْخُذُ اَخْذًا) ۔ مَآ اٰتَیْنٰکُمْ ماضی جمع متکلم مراد تورات (اَتٰی یَاْتِیْ اِتْیَانٌ) ــ بِقُوَّۃٍ پختہ عزم اور مضبوطی سے اسے تھامو۔ یعنی اسے سمجھو اور اس پر عمل کرو۔

وَاسْمَعُوْا امر جمع مذکر (سَمِعَ یَسْمَعُ سَمْعًا) ۔ اَلْمَعْنٰی اسْمَعُوْا اَطِیْعُوْا اِنَّمَا الْمُرَادُ اِعْمَلُوْا مَا سَمِعْتُمْ وَالْتَزِمُوْہُ (قرطبی) اسے سنو اور اس پر عمل کرو۔

قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَیْنَا ماضی جمع مذکر غائب (قَالَ یَقُوْلُ قَوْلًا) ــ سَمِعْنَا ماضی جمع متکلم (سَمِعَ یَسْمَعُ سَمْعًا) ــ وَعَصَیْنَا ماضی جمع متکلم (عَصٰی یَعْصِیْ عِصْیَانٌ) مطلب یہ ہے کہ انہوں نے میثاق کو قبول کیا اسے سمجھا لیکن اس پر عمل نہ کیا بلکہ تاویل سے کام لیتے ہوئے اس کی مخالفت کی اور اس سے مراد بعینہٖ انہی دو کلمات کا زبان سے کہنا مراد نہیں ہے بلکہ عملی طور پر نافرمانی اور سرکشی مراد ہے۔



Marfat.com

وَاُشْرِبُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ۔ اُشْرِبُوْا کسی سیال چیز کے پینے کو شرب کہتے ہیں ۔۔۔ جب کسی چیز کا سرایت کر جانا بتانا ہو تو اسے پینے کی چیز سے تشبیہ دیتے ہیں جس طرح مشروب فوراً رگ رگ میں سرایت کر جاتا ہے اسی طرح بچھڑے کی محبت ان کے اندر سرایت کر گئی ۔ وَاُشْرِبُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ سے مراد حُبُّ الْعِجْل ہے۔ بچھڑے کی محبت ۔ بلاغۃ قرآن کے سلسلہ میں یہ استعارہ ایک بے مثل استعارہ ہے ۔ اِشْرَابُ الشَّیْءِ بِالشَّیْءِ کے معنی ہیں مُخَالَطَتُہٗ اِیَّاہُ وَاِمْتِزَاجُہٗ بِہٖ یہاں مضاف محذوف ہے اور اس سے مراد "حُبُّ الْعِجْل" ہے گویا بچھڑے کی محبت ان کے دلوں میں رچ گئی اور ان کی رگوں میں سرایت کر گئی ۔ بِكُفْرِهِمْ بِسَبَبِ كُفْرِهِمْ کفر کے سبب سے۔

قُلْ بِئْسَمَا یَاْمُرُكُمْ بِهٖۤ اِیْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ ۔ قُلْ فعل امر واحد مذکر (بِئْسَ + مَا) کلمہ ذم مذمت کے مقام پر بولا جاتا ہے یَاْمُرُكُمْ مضارع واحد مذکر غائب (اَمَرَ یَاْمُرُ اَمْرًا) اِیْمَانُكُمْ تمہارا ایمان ۔ اِنْ شرطیہ كُنْتُمْ ماضی جمع مذکر مخاطب ۔ مُّؤْمِنِیْنَ واحد مُؤْمِن یعنی اگر تمہارا یہ زعم درست ہے کہ تم اپنی شریعت پر ایمان رکھتے ہو اور ایمان حقیقی عمل کا تقاضا کرتا ہے تو تمہارا یہ ایمان نہایت بدترین بات یعنی عبادتِ عجل قتلِ انبیاء اور نقضِ عہد کا حکم دیتا ہے۔

قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ ۔۔۔ قُلْ امر واحد مذکر ۔ اِنْ شرطیہ ۔ كَانَتْ ماضی واحد مؤنث غائب الدَّارُ الْاٰخِرَةُ سے مراد جنت اور اس کی نعمتیں ہیں خَالِصَةً مصدر بمعنی الخلوص یعنی تمہارے لیے مخصوص جس میں کوئی اور شریک نہ ہو۔



Marfat.com

دُوْنِ کا لفظ یہاں اختصاص اور قطع شرکت کے لئے استعمال ہوا ہے۔ یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان سے کہہ دیجئے کہ اگر جنت صرف تمہارے لئے مخصوص ہے بلا شرکت غیرے جیسے کہ تمہارا زعم ہے۔

فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۔ فَتَمَنَّوْا امر جمع مذکر۔ (تَمَنّٰی یَتَمَنّٰی تَمَنِّیً) ۔ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ اگر تم اپنے دعویٰ میں صادق ہو تو موت کی تمنا کرو۔

وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۔ وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ مضارع نفی تاکید بلن جمع مذکر غائب۔ اَبَدًا کبھی بھی۔ زندگی بھر اَیْ لَنْ یَتَمَنَّوْہُ مَا عَاشُوْا وہ زندگی بھر موت کی تمنا نہیں کریں گے۔

بخاری شریف میں ہے: رسول اللہ کے عہد کے ان یہودیوں میں سے کسی نے بھی اس کی تمنا نہ کی اور اگر وہ موت کی تمنا کرتے تو البتہ ان پر موت وارد ہوتی۔

بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۔ بِمَا اس بنا پر۔ اس سبب سے۔ قَدَّمَتْ ماضی واحد مؤنث غائب (قَدَّمَ یُقَدِّمُ تَقْدِیْم) ۔ اَیْدِیْهِمْ اپنے ہاتھوں سے ان اعمال کی وجہ سے جن کا ارتکاب وہ خود کر چکے ہیں وہ کبھی بھی موت کی تمنا نہیں کریں گے۔

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۔ عَلِیْمٌ صفت مشبہ۔ اللہ ان کے جرموں اور مظالم کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ اسکی سزا انہیں ضرور دی جائیگی

وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ ۛ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۛ

وَلَتَجِدَنَّ ۔ ل تاکید کے لئے ۔ تَجِدَنَّ مضارع مؤکد بنون



Marfat.com

ثقیلہ (وَجَدَ یَجِدُ وِجْدَانٌ) ۔ اَحْرَصَ النَّاسِ لوگوں میں سے سب سے زیادہ حریص ۔ اَحْرَصَ ۔ اَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ مِنَ الْحِرْصِ ۔ کسی چیز کو حد سے زیادہ چاہنے کو حرص کہتے ہیں ۔ وَمِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا ۔ ماضی جمع مذکر غائب (اَشْرَکَ یُشْرِکُ اِشْرَاکًا) شرک کے معنی کسی چیز کو دوسری چیز سے ملانا اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات میں مخلوق میں سے کسی کو شریک کرنا شرک ظلم عظیم ہے ۔ اَیْ اَنَّھُمْ اَحْرَصُ النَّاسِ مِنْ جَمِیْعِ النَّاسِ حَتّٰی مِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا (المنار) یہود دنیوی زندگی کے لئے سب سے زیادہ حریص ہیں حتیٰ کہ مشرکین عرب سے بھی زیادہ ۔ مشرکین عرب علم آخرت سے بالکل بیگانہ تھے.

یَوَدُّ اَحَدُھُمْ لَوْ یُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَۃٍ ۔ یَوَدُّ مضارع واحد مذکر غائب (وَدَّ یَوَدُّ وَدًّا) ۔ ودّ شدت سے چاہنا ۔ اَحَدُھُمْ احد الیھود یہود میں سے ایک لَوْ کلمہ تمنا کاش کہ یُعَمَّرُ مضارع واحد مذکر غائب (عَمَّرَ یُعَمِّرُ تَعْمِیْرٌ) آباد رہنا زندہ رہنا ۔ ہر یہودی کی یہ تمنا ہوتی ہے کہ وہ ہزاروں سال تک زندہ رہے .

وَمَا ھُوَ بِمُزَحْزِحِہٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ یُّعَمَّرَ ۔ مَا نافیہ ۔ ھُوَ ضمیر راجع الیٰ احدھم بِمُزَحْزِحِہٖ زحزح اسکا مادہ زحّ ہے کسی چیز کو اس کی جگہ سے ہٹا دینے کو کہتے ہیں ۔ دُوری اور کنارہ کشی کے لئے بھی مستعمل ہوتا ہے ۔ اَنْ مصدریہ یُعَمَّرُ مضارع واحد مذکر غائب (عَمَّرَ یُعَمِّرُ تَعْمِیْرٌ) کسی چیز کے آباد کرنے کو کہتے ہیں، ویرانی اسکی نقیض ہے ۔ طول عمر اور مدت حیات کی طوالت اسے عذاب سے بچا نہیں سکتی .

وَاللّٰہُ بَصِیْرٌ بِمَا یَعْمَلُوْنَ ۔ بَصِیْرٌ صفت مشبہ اس کا مادہ



Marfat.com

بصر ہے بصیر کے معنی ہیں وہ جلی اور خفی ہر چیز کی بصیرت رکھتا ہے تمہارا کوئی عمل بھی اس سے پوشیدہ نہیں۔

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَإِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّ بُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَ مِيْكٰلَ فَإِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| قُلْ | مَنْ | كَانَ | عَدُوًّا لِّ | جِبْرِيْلَ |
| کہہ دے | جو کوئی | ہو | دشمن واسطے | جبریل (کے) |
| فَ | اِنَّ هٗ | نَزَّلَ | هٗ | عَلٰى |
| پس | بیشک اسے | اتارا۔ نازل کیا | اسکو | اوپر |
| قَلْبِ كَ | بِ | اِذْنِ | اللّٰهِ | مُصَدِّقًا |
| دل تیرے | ساتھ | اذن۔ اجازت | اللہ | تصدیق کرتا ہے |
| لِّ | مَا | بَيْنَ | يَدَيْهِ | وَ |
| واسطے | اسکی جو | درمیان | ہاتھوں اسکے | اور |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| هُدًی | وَّ | بُشْرٰی | لِ | الْمُؤْمِنِیْنَ |
| ہدایت ہے | اور | خوشخبری ہے | واسطے | مومنوں کے |
| مَنْ | کَانَ | عَدُوًّا | لِّلّٰهِ | وَ |
| جو کوئی | ہو | دشمن | اللہ کا | اور |
| مَلٰٓئِکَتِهٖ | وَ | رُسُلِهٖ | وَ | جِبْرِیْلَ |
| اس کے فرشتوں کا | اور | اسکے رسولوں کا | اور | جبریل کا |
| وَ | مِیْکٰلَ | فَ | اِنَّ | اللّٰهَ |
| اور | میکائیل کا | پس | بیشک | اللہ |
| عَدُوٌّ | لِّ | الْکٰفِرِیْنَ | | |
| دشمن ہے | واسطے | کافروں کے | | |

آپ کہہ دیجئے کہ جو کوئی جبریل کا مخالف ہے تو انہوں نے (قرآن) کو آپ کے قلب پر اللہ کے حکم سے اتارا ہے (وہ) تصدیق کرنے والا ہے اس (کلام) کا جو اس کے قبل سے ہے اور ہدایت ہے اور ایمان والوں کے لئے خوشخبری ہے ۹۷ جو کوئی مخالف ہو اللہ کا یا اس کے فرشتوں کا یا اس کے پیغمبروں کا یا جبریل کا یا میکائیل کا تو اللہ (بھی) بالیقین مخالف ہے (ایسے) کافروں کا۔ ۹۸

## تشریحات لغوی و تفسیری مطالب

قُلْ مَنْ کَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِیْلَ ۔ قُلْ امر واحد مذکر ۔ مَنْ موصول کَانَ ماضی واحد مذکر غائب ۔ عَدُوًّا ۔ العداوۃ اس کے لغوی معنی تجاوز



Marfat.com

کے ہیں ۔ عداوۃ محبت اور الیام کی ضد ہے۔ جِبْرِیْلَ ۔ جبر اور ایل سے مرکب ہے جس کے معنی عبداللہ کے ہیں اور بعض نے جبر بمعنی بادشاہ اور ایل اوّل سے بمعنی رجوع کے مراد لئے ہیں یعنی بادشاہ کی طرف بار بار رجوع کرنے والا۔ اسباب نزول میں سے ہے کہ یہود کے علماء میں سے عبداللہ بن صوریا نے رسول اللہ علیہ وسلم سے وحی لانے والے فرشتے کے بارے میں پوچھا آپؐ نے بتایا کہ اس فرشتے کا نام جبریل ہے۔ یہودی نے کہا کہ وہ تو یہود کا دشمن ہے اسی فرشتہ نے بیت المقدس کی تباہی کی خبر دی تھی اور وہ تباہ ہوا ۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمرؓ یہود کی عبادت گاہ میں گئے اور آپؓ نے حضرت جبریل کا ذکر کیا یہود نے کہا کہ یہ تو ہمارا دشمن ہے۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہمارے اسرار سے آگاہ کرتا ہے اور سر تباہی اور عذاب یہی لاتا ہے۔ یعنی اے رسولؐ ان سے کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو جبریل کا دشمن ہے وہ گویا کہ وحی الٰہی کا دشمن ہے اس لئے کہ جبریل وہ فرشتہ ہے جو اللہ کی وحی انبیاء پر لاتا ہے۔ یہی فرشتہ حضرت موسیٰؑ پر تورات لایا۔

فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۔ فَاِنَّهٗ۔ الھاء الاولیٰ یَعُوْدُ الی جبریل (کبیر) ۔ اِنَّهٗ کی ضمیر کا مرجع جبریل ہے ۔ نَزَّلَهٗ ماضی واحد مذکر غائب (نَزَّلَ یُنَزِّلُ تَنْزِیْلًا) باب تفعیل کے بعد دیگرے بتدریج اتارنا ۔ ہٗ ضمیر قرآن کی طرف ہے ۔ عَلٰى قَلْبِكَ قلب کسی چیز کے کسی دوسری چیز کی طرف پھرنے کو کہتے ہیں ۔ قلب کے معنی اصل اور خلاصہ کے بھی ہیں۔ جسمانی قلب کے علاوہ یہاں مراد روحانی قلب ہے۔ اِذْنِ



Marfat.com

اللہ اذن اُذن کان کو کہتے ہیں یہ لفظ علم کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ بِاِذْنِ اللّٰہِ اللہ تعالیٰ کے حکم سے یعنی اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)، جبریل امین نے یہ قرآن آپ کے قلب پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے اتارا ہے (یہ پہلی حجت ہے۔

مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ اسم فاعل (صَدَّقَ يُصَدِّقُ تَصْدِيْقًا) باب تفعیل ــ بَيْنَ يَدَيْهِ ہاتھوں کے درمیان مراد کتبِ سابقہ سماویہ تورات وانجیل (یہ دوسری حجت ہے)

وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ــ هُدًى مصدر (هَدَى يَهْدِىْ هَدَايَةً وَهُدًى) اَیْ نَزَّلَهٗ هَادِيًا مِّنَ الضَّلَالَاتِ وَالْبِدْعَةِ الَّتِىْ طَرَأَتْ عَلَى الْاَدْيَانِ. ادیانِ سابقہ پر چھائی ہوئی بدعات اور ضلالتوں سے حق کی طرف رہنمائی کرتی ہے (یہ تیسری حجت ہے) ــ بُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ چہرے کے اوپر کے حصہ کو بُشْرٰى کہتے ہیں اسی وجہ سے انسان کو بشر کہا جاتا ہے ــ بُشْرٰى بشارت اور خوشخبری ــ اللہ تعالیٰ نے یہ قرآن مؤمنوں کی بشارت کے لئے نازل کیا ہے۔ (یہ چوتھی حجت ہے)۔

حضرت جبریل کے ساتھ ان کی عداوت کے احمقانہ دعوٰی پر یہ چار دلائل قائم کرنے کے بعد ان کی اس عداوت کی حقیقت کو بیان فرمایا:

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ

مَنْ موصول ــ كَانَ ماضی واحد مذکر غائب ــ عَدُوًّا اس کا مادہ عداوت ہے جس کے معنی ہیں تجاوز کرنا یہ محبت والتیام کی ضد ہے ــ مَلٰٓئِكَتِهٖ واحد مَلَكٌ ہے ــ رُسُلِهٖ جمع رسول کی ــ جِبْرِيْلَ و مِيْكٰلَ جبریل



Marfat.com

کی تشریح ہو چکی ہے ۔میکال یا میکائیل جبریل کی طرح ایک مقرب فرشتہ کا نام ہے۔ مخلوق کی رزق رسانی اور بارش کا کام اس کے سپرد ہے۔اگرچہ دونوں فرشتوں کے کام مختلف ہیں لیکن اصل حقیقت اور فطرت کے لحاظ سے ایک ہی ہیں ۔لِاَنَّ فِطْرَتَهُمَا وَاحِدَةٌ وَحَقِيْقَتُهُمَا وَاحِدَةٌ (المنار) ملائکہ کے بعد جبریل و میکائیل کا الگ ذکر گویا کہ "ذکر الخاص علی العام" ہے آیت کے معنی یہ ہیں کہ جس نے اللہ اسکے فرشتوں اور رسولوں سے عداوت کی اور بالخصوص جبریل و میکائیل سے تو وہ کافر ہے اور اللہ کا دشمن ہے۔

فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝ یعنی جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے ان مقربین سے عداوت کی تو وہ کافر ہے اللہ اس سے عداوت کرتے ہیں اس میں ایسے لوگوں کے لئے سخت وعید ہے جو اس کے مقربین سے عداوت کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی عداوت اللہ کی عداوت کا سبب بنتی ہے۔ اسی طرح قرآن سے عداوت تمام کتب سماوی سے عداوت اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت تمام انبیاء کی عداوت کا سبب بنے گی۔

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ۝ اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَلَمَّا جَاۗءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ



Marfat.com

نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۙ كِتٰبَ اللّٰهِ
وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝١٠١

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ لَ | قَدْ | اَنْزَلْنَآ | اِلَيْ | كَ |
| اور البتہ | تحقیق | نازل کیں ہم نے | طرف | تیرے |
| اٰيٰتٍ | بَيِّنٰتٍ ج | وَ مَا | يَكْفُرُ | بِ هَا |
| نشانیاں | روشن اور واضح | اور نہیں | کفر کرتا | ساتھ انکے |
| اِلَّا | الْفٰسِقُوْنَ | اَوَ | كُلَّمَا | عٰهَدُوْا |
| مگر | فاسق لوگ | کیا اور | جب کبھی | انہوں نے عہد کیا |
| عَهْدًا | نَبَذَهٗ | فَرِيْقٌ | مِّنْ هُمْ | بَلْ |
| کسی عہد کا | پھینک دیا اسکو | ایک فریق نے | (سے) ان | بلکہ |
| اَكْثَرُهُمْ | لَا | يُؤْمِنُوْنَ | وَ لَمَّا | جَآءَ هُمْ |
| اکثر ان کے | نہیں | ایمان رکھتے | اور جب | آیا انکے پاس |
| رَسُوْلٌ | مِّنْ | عِنْدِ | اللّٰهِ | مُصَدِّقٌ |
| رسول | (سے) | پاس | اللہ سے | تصدیق کرنے والا |
| لِّمَا | مَعَ | هُمْ | نَبَذَ | فَرِيْقٌ |
| لئے اسکے جو | ساتھ | ان کے ہے | پھینک دیا | ایک فریق نے |
| مِّنَ | الَّذِيْنَ | اُوْتُوا | الْكِتٰبَ | كِتٰبَ |
| (سے) | ان لوگوں سے جنکو | دی گئی تھی | کتاب | کتاب |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اللہ | وَرَآءَ | ظُهُوْرِ | رِحم | كَاَنَّ |
| اللہ | پیچھے | پشت | اپنی کے | گویا کہ |

| | | |
|---|---|---|
| هُمْ | لَا | يَعْلَمُوْنَ |
| وہ | نہیں | جانتے ہیں |

"اور بالیقین ہم نے آپ پر روشن نشان اتارے ہیں اور ان سے کوئی (بھی) انکار نہیں کرتا بجز نافرمانوں کے ۹۹۔ کیا یہ ہے کہ انہوں نے جب کبھی بھی کوئی عہد کیا ہے تو انہیں میں سے کسی (نہ کسی) جماعت نے توڑ ہی پھینکا ہے اصل یہ ہے کہ ان میں سے زیادہ تر تو اعتقاد ہی نہیں رکھتے ۱۰۰۔ اور جب ان کے پاس پیمبر اللہ کی طرف سے آئے تصدیق کرتے ہوئے اس (کتاب) کی جو ان کے پاس موجود تھی تو (ان) اہل کتاب میں سے ایک جماعت نے کتاب اللہ کو اپنی پشت کے پیچھے پھینک مارا گویا وہ جانتے ہی (بوجھتے) نہیں؟ ۱۰۱

## تشریحات لغوی و تفسیری مطالب

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ۚ ۔ وَلَقَدْ۔ لام و قَدْ تاکید کلام کے لئے اَنْزَلْنَا ماضی جمع متکلم (مَصْدَر اِنْزَالٌ) اٰيٰتٍ جمع اٰيَت بَيِّنٰتٌ جمع بَيِّنَةٌ واضح دلیل کو کہتے ہیں۔ یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ پر آیات بیّنات یعنی کتاب ہدایت نازل فرمائی۔

اَلْاَظْهَرُ اَنَّ الْمُرَادَ اٰيَاتُ الْقُرْاٰنِ الَّذِيْ كَاٰيَاتِ بِمِثْلِهِ الْجِنُّ وَالْاِنْسُ (کبیر) ظاہر ہے کہ آیات بینات سے مراد کتاب مقدس القرآن ہے کہ



Marfat.com

جس جیسا کلام لانے سے جن وانس عاجز ہوئے۔

وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ۝ ۔ ما نافیہ ۔ يَكْفُرُ مضارع واحد مذکر غائب (كَفَرَ يَكْفُرُ كُفْرَانَ) انکار کرنا اِلَّا کلمہ استثنائے کلام اَلْفَاسِقُوْنَ جمع فاسق کی حدودِ الٰہی سے تجاوز کرنے والے کو فاسق کہتے ہیں ۔ بِهَا ضمیر کا مرجع آیات۔ حد مقررہ سے خروج کو فسق کہتے ہیں اور یہاں فسق سے مراد کفر ہے۔

اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ۔ أَوَ ہمزہ استفہام و عطف کے لئے ۔ كُلَّمَا کلمہ شرط ظرف کے لئے ماضی پر داخل ہوتا ہے اس کے معنی ہیں جب جب۔ جب کبھی۔ یہ لفظ كُلَّ اور مَا سے مرکب ہے۔ عٰهَدُوْا ماضی جمع مذکر غائب (عَاهَدَ يُعَاهِدُ مُعَاهِدَةً ۔ باب مفاعلہ ۔ نَبَذَهٗ ماضی واحد مذکر غائب (نَبَذَ يَنْبِذُ نَبْذًا) نبذ کے معنی کسی چیز کو پھینک دینا۔ قدر نہ کرنا کے ہیں۔ ہٗ ضمیر کا مرجع عہد ہے فَرِيْقٌ گروہ۔ جماعت اسم جنس ہے اس کا استعمال کثیر و قلیل کے لئے ہوتا ہے کیا یہ ہے کہ جب کبھی بھی انہوں نے کوئی عہد کیا تو ان میں سے کسی نہ کسی گروہ نے اسے توڑ پھینکا۔

بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ بَلْ کلمہ اضراب کلام۔ یعنی اکثر یہود تو را پر بھی سچا ایمان نہیں رکھتے اسکے بھی اکثر احکام کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ کفر اور گمراہی انکی فطرت ثانیہ بن چکی ہے۔

وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۔ وَلَمَّا کلمہ شرط ظرف کے لئے ہے یہ بھی ماضی پر داخل ہوتا ہے ۔ جَآءَ ماضی واحد مذکر غائب ۔ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔



Marfat.com

مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۔ مُصَدِّقٌ اسم فاعل (صَدَّقَ یُصَدِّقُ تصدیق تفعیل) لِمَا (ل۔مَا) لام جار اور ما موصول۔ اس کتاب کی مَعَهُمْ (مَعَ۔هُمْ) ان کے پاس ہے یعنی تورات کی یعنی توحید۔ اصول دین اور مقاصد میں یہ قرآن تورات کی تصدیق کرتا ہے۔

نَبَذَ فَرِيقٌ مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ كِتَابَ اللَّهِ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ ۔ نَبَذَ ماضی واحد مذکر غائب ۔ پھینک دیا۔ ترک کر دیا ۔ فَرِيقٌ جماعت۔ گروہ ۔ اسم جنس قلیل و کثیر کے لئے ۔ مِنَ الَّذِينَ ان میں سے أُوتُوا الْكِتَابَ ماضی مجہول مذکر غائب (اَتٰی یَاْتِیْ اِیْتَاءٌ) كِتَابَ اللَّهِ سے مراد تورات ہے ۔ قِيلَ أَنَّهُ الْقُرْآنَ وَقِيلَ أَنَّهُ التَّوْرَاةَ وَهٰذَا هُوَ الْأَقْرَبُ (کبیر)

وَرَاءَ مصدر ہے جسے بطور ظرف استعمال کیا جاتا ہے اسکے معنی آگے اور پیچھے دونوں آتے ہیں۔ ظُهُورِ جمع ظهر معنی پشت ۔ تورات کو پس پشت ڈال دینے سے مراد یہ نہیں ہے کہ کلی طور پر انہوں نے تورات کے ماننے سے انکار کر دیا بلکہ یہ مراد ہے کہ تورات کے ان بیانات کو پسِ پشت ڈال دیا جن میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی بشارت دی گئی تھی اور ان پر ایمان لانے کا انہیں حکم دیا گیا تھا اس طرح احکام تورات میں سے کچھ کا ترک گویا کہ کل کا ترک کرنا ہے۔ اس لحاظ سے یہود اور نصاریٰ میں کوئی فرق نہیں ہے ان میں سے ہر ایک نے آنے والے نبی کی تکذیب کی اور تورات اور انجیل کے احکامات کو پسِ پشت ڈالا۔

كَأَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۔ كَأَنَّ مشبہ بفعل تشبیہ کے معنی دیتا ہے گویا کہ وہ جانتے ہی نہیں کہ تورات میں آنے والے نبی کے بارے میں کیا احکام ہیں۔ یہود کی اس حرکت کو ایک جاہل کے عمل سے تشبیہ دی گئی گویا



Marfat.com

کہ وہ سرے سے اس امر سے نابلد ہیں.

وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ
وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ
النَّاسَ السِّحْرَ ۚ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ
هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ۭ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ
اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۭ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا
يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ۭ وَمَا هُمْ بِضَاۗرِّيْنَ
بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّ
هُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ۭ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ
فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۣ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ
اَنْفُسَهُمْ ۭ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا
وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ۭ لَوْ كَانُوْا



Marfat.com

يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ | اتَّبَعُوْا | مَا | تَتْلُوا | الشَّيٰطِيْنُ |
| اور | اتباع کیا انہوں نے | اس چیز کا جو | تلاوت کرتے تھے | شیطان |
| عَلٰى | مُلْكِ | سُلَيْمٰنَ | وَ مَا | كَفَرَ |
| اوپر | سلطنت | سلیمان کی | اور نہیں | کفر کیا |
| سُلَيْمٰنُ | وَ | لٰكِنَّ | الشَّيٰطِيْنَ | كَفَرُوْا |
| سلیمانؑ نے | اور | لیکن | شیطانوں نے | انہوں نے کفر کیا |
| يُعَلِّمُوْنَ | النَّاسَ | السِّحْرَ | وَ مَآ | اُنْزِلَ |
| وہ تعلیم دیتے ہیں | لوگوں کو | جادو (سحر) کی | اور اسکا جو | نازل کیا گیا |
| عَلَى | الْمَلَكَيْنِ | بِ بَابِلَ | هَارُوْتَ | وَ |
| اوپر | دو فرشتوں | (یں) بابل میں | ہاروت | اور |
| مَارُوْتَ | وَ مَا | يُعَلِّمٰنِ | مِنْ | اَحَدٍ |
| ماروت | اور نہیں | وہ دونوں سکھاتے | (سے) | کسی کو |
| حَتّٰى | يَقُوْلَآ | اِنَّمَا | نَحْنُ | فِتْنَةٌ |
| یہانتک کہ | وہ دونوں کہدیتے | سوائے اسکے نہیں | ہم (تو) | ایک فتنہ ہیں |
| فَلَا | تَكْفُرْ | فَ | يَتَعَلَّمُوْنَ | مِنْ |
| پس نہ | تو کفر کر | پس | وہ سیکھتے ہیں | (سے) |
| هُمَا | مَا | يُفَرِّقُوْنَ | بِ هٖ | بَيْنَ |
| ان دونوں سے | وہ چیز کہ | تفریق پیدا کریں | ساتھ اسکے | درمیان |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| الْمَرْءِ | وَ | زَوْجِهٖ | وَ مَا | هُمْ |
| مرد | اور | اسکی زوجہ کے | اور نہیں | وہ |
| بِضَآرِّيْنَ | بِ ہٖ | مِنْ اَحَدٍ | اِلَّا | بِ |
| نقصان پہنچانے والے | ساتھ اسکے | کسی کو | مگر | ساتھ |
| اِذْنِ | اللّٰهِ | وَ | يَتَعَلَّمُوْنَ | مَا |
| اذن | اللہ کے | اور | وہ سیکھتے ہیں | وہ چیز جو |
| يَضُرُّهُمْ | هُمْ | وَ لَا | يَنْفَعُهُمْ | هُمْ |
| ضرر پہنچائے | ان کو | اور نہ | نفع دے | ان کو |
| وَ لَ | قَدْ | عَلِمُوْا | لَ مَنِ | اشْتَرٰى |
| اور البتہ | تحقیق | انہوں نے جانا | البتہ جس کسی نے | خریدا |
| هُ | مَا | لَ هٗ | فِيْ | الْاٰخِرَةِ |
| اسکو | نہیں | لئے اسکے | (میں) | آخرت میں |
| مِنْ | خَلَاقٍ | وَ لَ | بِئْسَ | مَا |
| سے (کچھ) | حصّہ | اور البتہ | بہت ہی بری ہے | وہ، جو |
| شَرَوْا | بِ هٖ | اَنْفُسَ | هُمْ | لَوْ كَانُوْا |
| انہوں نے بیچا | ساتھ اسکے | جانوں نفسوں | اپنے کے | کاش، ہوتے |
| يَعْلَمُوْنَ | وَ لَوْ | اَنَّ هُمْ | اٰمَنُوْا | وَ |
| جانتے | اور اگر | بیشک وہ | ایمان لاتے | اور |
| اتَّقَوْا | لَ | مَثُوْبَةٌ | مِّنْ | عِنْدِ اللّٰهِ |
| تقوی اختیار کرتے | البتہ | ثواب | (سے) | پاس اللہ کے |



Marfat.com

| | | | |
|---|---|---|---|
| خَيْرٌ | لَوْ | كَانُوا | يَعْلَمُونَ |
| بہتر | کاش | ہوتے | جانتے |

"اور (یہ لوگ) پیچھے لگ گئے اس (علم) کے جو سلیمانؑ کی بادشاہت میں شیطان پڑھا کرتے تھے اور سلیمانؑ نے (تو کبھی) کفر نہیں کیا البتہ شیطان (ہی) کفر کیا کرتے تھے۔ لوگوں کو سحر کی تعلیم دیتے اور (وہ پیچھے لگ گئے) اس (علم) کے بھی جو بابل میں دو فرشتوں ہاروت و ماروت پر اتارا گیا تھا اور وہ دونوں کسی کو بھی (اس فن کی باتیں) نہیں بتاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیتے کہ ہم تو بس ایک (ذریعہ) امتحان ہیں سو تم (کہیں) کفر نہ اختیار کر لینا مگر (لوگ) ان دونوں سے وہ (سحر) سیکھ ہی لیتے جس سے وہ جدائی ڈال دیتے درمیان مرد اور اس کی زوجہ کے حالانکہ وہ (فی الواقع) کسی کو بھی اس کے ذریعہ سے نقصان نہ پہنچا سکتے مگر ہاں ارادۂ الٰہی سے اور یہ وہ چیز سیکھتے ہیں جو انہیں نقصان پہنچا سکتی ہے اور انہیں نفع نہیں پہنچا سکتی اور (یہ بھی) یہ خوب جانتے ہیں کہ جس نے اسے اختیار کر لیا اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور بہت ہی بُری وہ چیز ہے جس کے عوض میں انہوں نے اپنے آپ کو بیچ ڈالا ہے۔ کاش وہ (اتنا ہی) جانتے ۱۰۲ اور اگر وہ ایمان لے آتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو اس کا ثواب اللہ کے ہاں کہیں بہتر ہوتا کاش وہ (اتنا) جانتے۔" ۱۰۳



Marfat.com

# تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ - وَاتَّبَعُوْا

ماضی جمع مذکر غائب (اِتَّبَعَ يَتَّبِعُ اِتِّبَاعًا) انہوں نے پیروی کی۔ اتباع کیا مَا موصول تَتْلُوْا مضارع واحد مؤنث غائب (تَلٰى يَتْلُوْ تَلَاوَةً) تلاوت کے عربی میں دو معنی ہیں ایک اتباع اور دوسرے قراءۃ اور پڑھنا۔ تلاوت کا لفظ کتب سماوی کے لئے مخصوص ہے۔ يَتْلُوْا عَلٰى فُلَانٍ کے معنی ہیں کسی پر جھوٹ یا افترا باندھنا — الشَّيٰطِيْنُ جمع شیطان کی ہے اور یہاں مراد سرکش اور متمرد جنات ہیں جو حضرت سلیمانؑ کے عہد میں تھے — اَیْ مَرَدَةُ الْجِنِّ هُوَ قَوْلُ الْاَكْثَرِيْنَ (راغب) — امام راغب نے شیاطین الانس و الجن دونوں مراد لئے ہیں — اَلشَّيَاطِيْنُ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَوْ مِنْهُمَا (بیضاوی) عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمَانَ سلیمان کے عہد میں یعنی عربی میں 'عَلٰى' بمعنی 'فِيْ' اور 'فِيْ' بمعنی 'عَلٰى' مستعمل ہے — سُلَيْمَانَ — سلیمان بن داؤد علیہما السلام ۹۹۰ ق م تا ۹۳۰ ق م ایک عظیم پیغمبر اور بادشاہ تھے۔ آپکی وسعتِ سلطنت، عظمت اور شوکت پر سب کا اتفاق ہے۔ جنات بھی آپؑ کے تابع احکام تھے

وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوْا سے یہود کی ایک اور عظیم گمراہی کا بیان ہے کہ وہ سحر و کہانت کو حضرت سلیمانؑ سے منسوب کر کے اتباع کرتے رہے یعنی وحیِ الٰہی کے اتباع کے بجائے شیاطین اور ساحروں کا اتباع شروع کر دیا۔

وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ - مَا نافیہ كَفَرَ ماضی واحد مذکر غائب سلیمانؑ نے تو کبھی کفر نہیں کیا یعنی سلیمانؑ ساحر نہیں تھے اور نہ ہی



Marfat.com

انہوں نے کبھی سحر و ساحری کی تعلیم دی۔

مَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ کے معنی مفسرین نے "ما سحر" کئے ہیں یعنی سلیمانؑ نے کبھی سحر و ساحری نہیں کی۔

وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۔ وَلٰكِنْ کلمۂ استدراک کلام ۔ الشَّيٰطِيْنَ جمع شیطان کی ۔ كَفَرُوْا ماضی جمع مذکر غائب يُعَلِّمُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (عَلَّمَ يُعَلِّمُ تَعْلِيْم) ۔ السِّحْرَ مصدر (سَحَرَ يَسْحَرُ سَحْرًا) ہر وہ چیز جس کا ماخذ دقیق اور لطیف ہو اسے سحر کہتے ہیں۔ خدع دھوکہ اور بے حقیقت تخیلات کو بھی سحر کہا جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں سحر کے بارے میں بتایا ہے کہ یہ ایک تخیل ہے جو آنکھوں کو فریب دیتا ہے جس سے آنکھ ایک غیر حقیقی چیز کو حقیقت تصور کرنے لگتی ہے اور قوتِ واہمہ نفس میں ایک فاسد عقیدہ پیدا کر دیتی ہے۔ یہود کی ایک گمراہی یہ بھی تھی کہ وہ حضرت سلیمانؑ کی طرف سحر اور بت پرستی کو منسوب کرتے تھے اور کہتے تھے کہ سلیمانؑ نے اپنی بت پرست بیویوں کی خوشنودی کے لئے بت پرستی اختیار کر لی تھی (معاذ اللہ)

یہود کے بعض علماء نے کہا کہ تعجب ہے کہ "محمدؐ" ابن داؤدؑ کو نبی خیال کرتا ہے حالانکہ اللہ کی قسم وہ تو صرف ایک ساحر تھا۔ اسی پر یہ آیت نازل ہوئی کہ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ یہ آیت اللہ تعالیٰ نے یہود کے اسی انتہائی غلط عقیدہ کے رد میں نازل فرمائی کہ سلیمانؑ تو اللہ تعالیٰ کے سچے نبی تھے ان کی طرف سحر و ساحری اور کفر کو منسوب کرنا بہت بڑا افتراء ہے ـــــ دورِ حاضرہ کی تحقیق سے بھی یہ ثابت ہو چکا ہے



Marfat.com

کہ یہود کا حضرت سلیمانؑ پر یہ محض افتراء اور بہتان تھا۔ انسائیکلوپیڈیا برٹینکا کے آخری ایڈیشن میں ہے:

"سلیمان خدائے واحد کے مخلص پرستار تھے"

بائبل میں ان کی ذات سے کفر و سحر کے یہ انتسابات الحاقی اور افترا ہیں۔

شیاطین جن و انس کی شیطنت یہ تھی کہ اپنی کافرانہ اور ساحرانہ حرکتوں کو حضرت سلیمانؑ کی جانب منسوب کر دیتے تھے۔ آج مسلمانوں میں بھی بعض گمراہ اس قسم کے طلسمات کو "خاتم سلیمان" کا نام دیتے ہیں اور اعمالِ سحریہ سے کام لیتے ہیں۔ قرآن نے واضح الفاظ میں اس کی تردید کرتے ہوئے بتایا کہ شیاطین کا یہ افتراء اور بہتان ہے وہ خود لوگوں کو سحر و مکر و فریب کی تعلیم دیتے ہیں جس کا حضرت سلیمانؑ سے کوئی تعلق نہیں۔

وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ۔

وَ عاطفہ ہے اس کا عطف "وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ" پر ہے اور بعض نے "وَمَا اُنْزِلَ" کا عطف "السحر" پر بتایا ہے وَمَا اُنْزِلَ میں مَا نافیہ ہے لیکن اکثر مفسرین نے اسے ما کے موصولہ بمعنی الذی مانا ہے۔ ابن جریر اور حافظ ابن کثیر کی یہی رائے ہے۔ اُنْزِلَ ماضی مجہول (اَنْزَلَ يُنْزِلُ اِنْزَالًا) انزال سے مراد صرف کتاب و حکمت نہیں بلکہ تمام امورِ کائنات اللہ ہی کی طرف سے نازل ہوتے ہیں۔ عذاب و انعام و اکرام سب کے نزول کا تعلق اللہ تعالیٰ ہی سے ہے۔ عَلَى الْمَلَكَيْنِ تثنیہ ملک کا اَلْقِرَأَةُ الْمَشْهُوْرَةُ بِفَتْحِ اللَّامِ (مَلَكَ) (کبیر) دوسری قراءت مَلِكَ بِكَسْرِ اللَّامِ



Marfat.com

بھی صحابہؓ اور تابعین سے منقول ہے۔ اس دوسری قراءت کی بناء پر بعض مفسرین نے کہا ہے کہ وہ اصلاً فرشتے نہ تھے بلکہ بشر اور بادشاہ تھے نیکی اور تقویٰ کی وجہ سے انہیں مجازاً فرشتہ کہا گیا۔ لیکن جمہور کی رائے ہے کہ وہ فرشتے تھے ۔۔۔ ابوبکر جصاص رازی نے احکام القرآن میں لکھا ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے اپنے دو فرشتے بھیجے کہ وہ دنیا پر سحر کا مفہوم روشن کر دیں اور یہ بتا دیں کہ یہ تمام تر کذب و کفر ہے جس سے بچنا واجب ہے"۔

بابل عراق عرب میں بغداد سے ساٹھ میل جنوب میں جہاں آج کل اہلہ کی آبادی ہے۔ ۳۰۰۰ ق م ایک نہایت آباد اور عظیم شہر تھا۔ دجلہ اور فرات دو مشہور دریا اس علاقہ کو سیراب کرتے تھے۔ بابل اپنے سحر طلسمات اور عملیاتِ سفلی کے لئے مشہور تھا اسی ملک کا دوسرا نام کالڈیا (کلدانیہ) انگریزی زبان میں کالڈین بمعنی ساحر کے ہیں۔ یہود و نصاریٰ کے صحائف میں اس کی عظمت اور سیاہ کاریوں کا کثرت سے ذکر ہے چنانچہ پرانے کتبات سے اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ بابلی مذہب کا جزوِ اعظم اقسام و انواع کے سحر و کہانت تھے بابلی مذاہب کی کتب کہانت اور طلسمات کے سوا کچھ بھی نہیں۔ انسائیکلو پیڈیا ریلجس اینڈ ایتھیکس میں ہے کہ یہ سحر پیشہ قوم ۵۳۸ ق م میں ایرانیوں کے ہاتھوں برباد اور منتشر ہوئی اور جہاں بھی یہ لوگ گئے اپنے ساتھ سحر و کہانت کو بھی لیتے گئے جب اہلِ بابل کی گمراہی حد سے بڑھ گئی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی ہدایت کے لئے دو فرشتوں کو انسانی صورت و قالب میں بھیجا۔

ہاروت و ماروت دو فرشتوں کا نام ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے لوگوں



Marfat.com

کی اصلاح کے لئے انسانی قالب میں بھیجا ۔ بعض مفسرین نے ہاروت ماروت کے سلسلہ میں ایک مشہور رقاصہ زہرہ کا قصہ نقل کیا ہے جو بالکل لغو اور مردود ہے اگرچہ اسے تابعین نے بھی نقل کیا ہے لیکن اس کی سند حدیثِ صحیح سے نہیں ملتی. وَاعْلَمْ اَنَّ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فَاسِدَةٌ مَرْدُوْدَةٌ غَيْرَ مَقْبُوْلَةٍ (کبیر)

الشہاب العراقی نے صریحاً لکھا ہے کہ: جو شخص یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ ہاروت ماروت دو فرشتے ہیں جو زہرہ نامی رقاصہ کے ساتھ ملوث ہونے کی وجہ سے گرفتارِ عذاب ہیں، وہ مطلقاً کافر ہے" (روح).

وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ

وَمَا نافیہ ۔ يُعَلِّمَانِ مضارع تثنیہ مذکر غائب ۔ عَلَّمَ يُعَلِّمُ تَعْلِيْمٌ تعلیم دینا. آگاہ کرنا، متنبہ کرنا ۔ مِنْ اَحَدٍ کسی ایک کو بھی مِنْ زائدہ لِتَاْكِيْدِ اِسْتِغْرَاقِ الْجِنْسِ (بحر) تاکید استغراق کے لئے ۔ حَتّٰى يَقُوْلَآ ۔ حَتّٰى (یہاں تک) حرف جر ہے جو انتہا غائت کے لئے آتا ہے ۔ يَقُوْلَآ مضارع تثنیہ مذکر غائب ۔ اِنَّمَا کلمہ حصر فِتْنَةٌ امتحان و آزمائش ۔ فَلَا تَكْفُرْ تم کفر اختیار نہ کرو ۔ یہ دونوں فرشتے کسی کو سحر کی تعلیم نہیں دیتے حتی کہ اسے نصیحت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے امتحان و آزمائش ہے تم اس کی وجہ سے کفر اختیار نہ کرو.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک روایت ہے:

قَالَ عَلِيٌّ كَانَ يُعَلِّمَانِ تَعْلِيْمَ اِنْذَارٍ لَا تَعْلِيْمَ دُعَاءٍ اِلَيْهِ كَاَنَّهُمَا يَقُوْلَانِ لَا تَفْعَلْ كَذَا كَمَا لَوْ سَاَلَ سَائِلٌ عَنْ صِفَةِ الزِّنَا اَوِ الْقَتْلِ فَاَخْبَرَ بِصِفَتِهٖ لِتَجْنُبِهٖ (بحر) ۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ ان کی تعلیم اس سے انذار اور ڈرانے



Marfat.com

کے لئے تھی نہ کہ اس علم سے فائدہ حاصل کرنے کے لئے گویا کہ وہ انہیں کہتے تھے ایسا مت کرو ۔ فَلَا تَكْفُرْ سابقہ بیان کی تاکید ہے سحر کے سیکھنے میں اختلاف ہے بعض نے اسے مطلقاً حرام قرار دیا ہے بعض نے علم کو جائز اور عمل کو حرام قرار دیا ہے

فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ؕ

فَيَتَعَلَّمُونَ وہ سیکھتے ہیں۔ مضارع جمع مذکر غائب (تَعَلَّمَ يَتَعَلَّمُ تَعَلُّمًا۔ باب تفعل)۔ مِنْهُمَا۔ مِنْ ہاروت و ماروت ما بمعنی الذی۔ يُفَرِّقُونَ مضارع جمع مذکر غائب (فَرَّقَ يُفَرِّقُ تَفْرِيقًا) ۔ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ زَوْجِهٖ مرد اور اس کی بیوی کے درمیان یعنی وہ ان فرشتوں سے ایسا علم حاصل کرتے تھے جس سے مرد اور عورت میں تفرقہ پیدا کر سکیں۔ فرشتے تو انہیں سحر کی حقیقت سے مطلع کرتے تھے لیکن وہ خبیث فطرت لوگ اپنے مذموم مقاصد کے لئے اسے استعمال میں لاتے۔ دورِ حاضرہ کے علمائے یہود بھی اس کی تصدیق کرتے ہیں۔

"سحر کی سب سے زیادہ عام متداول صورت اس نقش کی تھی جو عشق و محبت کے لئے دیا جاتا تھا خاص کردہ نقش جو ناجائز آشنائیوں کے لئے لکھا جاتا تھا اس قسم کے سحر کی ماہر عورتیں ہی زیادہ ہوتی تھیں چنانچہ ذکر بھی سحر اور حرام کاری کا عموماً ساتھ ہی ساتھ آیا ہے" (جیوش انسائیکلو پیڈیا)

وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ ۔ مَا نافیہ ۔ بِضَآرِّيْنَ اسم فاعل جمع مذکر من الضرار بِهٖ بالسحر ۔ اِلَّا کلمہ استثنا۔ اِذْنِ اللّٰهِ مشیتِ الٰہی ۔ اَیْ بِاِرَادَتِهٖ وَقَضَائِهٖ لِاَمْرِهٖ (قرطبی)۔ یہ مشیتِ



Marfat.com

الٰہی اور اس کی تقدیر سے نہ اس کے حکم سے۔اسباب ومسببات کے بارے میں مذہب حق یہ ہے کہ مؤثر حقیقی مشیئتِ الٰہی ہے وہی جب چاہتی ہے سبب ونتیجہ کے درمیان حائل بن جاتی ہے اور جب نہیں چاہتی تو حائل نہیں ہوتی (روح)، یعنی اسباب ومسببات کے علاوہ انہیں کوئی غیبی قوت حاصل نہیں ہے۔یہ سب کچھ مشیئتِ الٰہی سے سرانجام پاتا ہے (المنار)

وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ۔ يَتَعَلَّمُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (تَعَلَّمَ يَتَعَلَّمُ تَعَلُّمًا باب تفعل)، ما بمعنی الذی۔ يَضُرُّهُمْ مضارع واحد مذکر غائب ضرر اور نقصان جس کے معاوضہ میں کوئی نفع نہ ہو۔یعنی سحر کی یہ تعلیم انہیں نقصان تو پہنچا سکتی ہے لیکن اس سے وہ کوئی نفع حاصل نہیں کر سکتے۔

وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۚ

وَلَقَدْ لام اور قَدْ تحقیقِ کلام کے لئے۔ عَلِمُوْا ماضی جمع مذکر غائب لَمَنِ اشْتَرٰىهُ ضمیر سحر کی طرف اس شخص کے لئے جس نے اسے اختیار کیا خریدا۔ مَا نافیہ۔ خَلَاقٍ قف نصیب حصہ۔عام طور پر یہ لفظ خیر اور بھلائی کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔ قَالَ الْحَسَنُ مَا لَهٗ مِنْ دِيْنٍ وَ هٰذَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الْعَمَلَ بِالسِّحْرِ وَقَبُوْلَهٗ كُفْرٌ (جصاص)، یعنی سحر اختیار کرنے والے کا دین میں کوئی حصہ نہیں اور اس سے پتہ چلا سحر پر عمل کفر ہے۔

وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ۭ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝

وَلَبِئْسَ لام تاکید کے لئے بِئْسَ کلمہ ذم بمعنی بدترین۔ مَا بمعنی الَّذِیْ۔ شَرَوْا ماضی جمع مذکر غائب۔ انہوں نے بیچا۔ بِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖ وہ بری چیز اعمال سحریہ جن



Marfat.com

کے بدلے انہوں نے اپنے آپ کو بیچ ڈالا ۔ لَوْ کاش تمنّی کے لئے ۔ کَانُوْا ماضی جمع مذکر غائب ۔ یَعْلَمُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب ۔ کاش وہ یہ جانتے.

حَیْثُ اخْتَارُوا السِّحْرَ وَالْکُفْرَ عَلٰی دِیْنِ الْحَقِّ (معالم) دینِ حق پر سحر اور کفر کو ترجیح دی ۔ کاش وہ اتنا ہی شعور رکھتے.

وَلَوْ اَنَّھُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا ۔ لَوْ کلمۂ شرط اور اگر یہ سحر کی تعلیم حاصل کرنے والے اللہ پر ایمان لاتے اور اس کے عذاب سے ڈرتے.

لَمَثُوْبَۃٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ خَیْرٌ لَّوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ۔ لَمَثُوْبَۃٌ لام تاکید ۔ مَثُوْبَۃٌ ثواب وجزاء اور اگر وہ سحر اور کفریہ اعمال کو چھوڑ کر اپنے اندر حقیقی ایمان پیدا کرتے تو ایمانِ کامل اور عمل صالح کا ثواب ان کے لئے بہت بڑے ثواب واجر کا باعث بنتا ۔ کاش کہ وہ اپنے توہمات اور ظنِ باطل کو ترک کر کے دینِ حق کا اتباع کرتے اور فلاحِ دارین حاصل کر سکتے.

مثوبۃ اس کا مادہ ثوب ہے جس کے معنی ہیں کسی چیز کا اپنی اصلی حالت کی طرف رجوع کرنا جزائے اعمال کے لئے مثوبہ اور ثواب استعمال کیا جاتا ہے.

حضرت سلیمان علیہ السلام کے عہد میں لوگ کثرت سے سحر و ساحری کی لعنت میں مبتلا تھے ۔ ساحروں کی تعظیم کرتے اور انہیں انبیاء کا درجہ عطا کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے اپنے دو فرشتوں ہاروت و ماروت کو انسانی شکل وصورت میں بھیجا تاکہ لوگوں کو سحر و جادوگری کی اصل حقیقت سے آگاہ کریں سحر اور معجزہ میں فرق اور امتیاز قائم کریں اور لوگوں کو اس گمراہی سے باز رکھیں.

آج مسلمانوں میں بھی اس قسم کی بہت سی خرافات پیدا ہو چکی ہیں اور بعض باطل پرست لوگ یہود کی طرح سحر و طلسمات میں مستغرق ہیں اور دینِ



Marfat.com

اسلام میں بہت سی غلط باتوں کو داخل کر دیا ہے۔ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖ اَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ کا مصداق بن رہے ہیں۔

مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانَ مُتَّكِئًا اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ ثُمَّ قَعَدَ فَقَالَ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَالشَّهَادَةُ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ۔

حضرت ابی بکرۃ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا درآنحالیکہ تکیہ لگائے ہوئے تھے کہ کیا تمہیں کبیرہ ترین گناہوں کے بارے میں جو اللہ کی ذات کے ساتھ شرک اور والدین کی نافرمانی ہے نہ بتاؤں اسکے بعد آپ سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا جھوٹی بات اور جھوٹی شہادت بھی کبیرہ میں سے ہے آپ متواتر اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَالشَّهَادَةُ الزُّوْرِ کا تکرار کرتے رہے یہاں تک کہ ہم نے دل میں کہا کاش کہ آپ خاموش ہو جائیں۔

یہ اکبر الکبائر جن سے بچنے کے لئے آپ نے سخت تاکید فرمائی آج ہم بری طرح ان میں مبتلا ہیں۔ اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰہ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ۗ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ



Marfat.com

يُنَزِّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۚ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ
بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ مَا
نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ۗ
اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اَلَمْ تَعْلَمْ
اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ وَمَا لَكُمْ
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| يٰٓاَيُّهَا | الَّذِيْنَ | اٰمَنُوْا | لَا | تَقُوْلُوْا |
| اے وہ لوگو! | جو | ایمان لائے ہو | نہ | تم کہو |
| رَاعِنَا | وَ | قُوْلُوا | انْظُرْنَا | وَ اسْمَعُوْا |
| راعنا | اور | کہو تم | انظرنا | اور سنو |
| وَ | لِ | الْكٰفِرِيْنَ | عَذَابٌ | اَلِيْمٌ |
| اور | واسطے | کافروں کے | عذاب | دردناک |
| مَا | يَوَدُّ | الَّذِيْنَ | كَفَرُوْا | مِنْ |
| نہ | دوست رکھتے ہیں | وہ لوگ جو | کافر ہوئے | (سے) |
| اَهْلِ | الْكِتٰبِ | وَ | لَا | الْمُشْرِكِيْنَ |
| اہل | کتاب سے | اور | نہ | مشرک |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اَنْ | يُنَزَّلَ | عَلَىٰ | كُمْ | مِّنْ |
| یہ کہ | نازل کی جائے | اوپر | تمہارے | (سے) |
| خَيْرٍ | مِّنْ | رَّبِّ | كُمْ | وَ اللّٰهُ |
| بھلائی سے | (سے) | رب | تمہارے سے | اور اللہ |
| يَخْتَصُّ | بِ | رَحْمَتِ | هٖ | مَنْ |
| مختص کرلیتا ہے | ساتھ | رحمت | ان کے | جس کو |
| يَشَآءُ | وَ اللّٰهُ | ذُو | الْفَضْلِ | الْعَظِيْمِ |
| چاہتا ہے | اور اللہ | مالک | فضل کا | بڑے |
| مَا | نَنْسَخْ | مِنْ | اٰيَةٍ | اَوْ |
| جو کہ | ہم نسخ کرتے ہیں | (اسے) | آیت سے | یا |
| نُنْسِهَا | نَاْتِ | بِ | خَيْرٍ | مِّنْهَا |
| بھلا دیتے ہیں ہم اسکو | لاتے ہیں ہم | ساتھ | خیر | اس سے |
| اَوْ | مِثْلِ | هَا | اَ | لَمْ تَعْلَمْ |
| یا | مانند | اسکی | کیا | تو نہیں جانتا |
| اَنَّ | اللّٰهَ | عَلٰى | كُلِّ | شَيْءٍ |
| بیشک | اللہ | اوپر | ہر | چیز کے |
| قَدِيْرٌ | اَ | لَمْ تَعْلَمْ | اَنَّ | اللّٰهَ |
| قدرت رکھتا ہے | کیا | تو نہیں جانتا | بیشک | اللہ |
| لَ هٗ | مُلْكُ | السَّمٰوٰتِ | وَ | الْاَرْضِ |
| واسطے اسکے | بادشاہی | آسمانوں کی | اور | زمین |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ مَا | لَ كُمْ | مِّنْ | دُوْنِ | اللّٰهِ |
| اور نہیں | واسطے تمہارے | (سے) | سوائے | اللہ کے |
| مِن | وَّلِيٍّ | وَّ | لَا | نَصِيْرٍ |
| (سے) | دوست | اور | نہیں | مددگار |

"اے ایمان والو! "راعنا" مت کہا کرو اور "انظرنا" کہا کرو اور سنتے رہا کرو اور کافروں کے لئے عذاب دردناک ہے۔ ۱۰۴ جو لوگ کافر ہیں (خواہ) اہلِ کتاب میں سے ہوں یا مشرکین میں سے وہ اسے (ذرا بھی) پسند نہیں کرتے کہ تمہارے اوپر کوئی بھی بھلائی تمہارے پروردگار کی طرف سے اتر کر آئے حالانکہ اللہ اپنی رحمت سے جسے چاہے مخصوص کر لے اور وہ بڑے ہی فضل والا ہے۔ ۱۰۵ ہم جس آیت کو منسوخ کر دیتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں تو (کوئی) اس سے بہتر ہی یا مثل اسکے لے آتے ہیں۔ کیا تجھے خبر نہیں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے ۱۰۶ کیا تجھے خبر نہیں کہ اللہ ہی کے لئے سلطنت آسمانوں اور زمین کی ہے اور اللہ کے سوا کوئی تمہارا یار و مددگار نہیں۔" ۱۰۷

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۔۔۔ یا کلمہ ندا ۔۔۔ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا منادی۔

الَّذِیْنَ موصول ۔ اٰمَنُوْا ماضی جمع مذکر غائب۔ (اٰمَنَ یُؤْمِنُ اِیْمَانًا) اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں۔ قرآن مجید میں اکثر



Marfat.com

مقامات پر اہلِ ایمان کو مخاطب ٹھہرایا گیا ہے۔ سورۃ البقرۃ میں پہلی بار یہ خطاب ہے.

لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا ۔ لَا تَقُوْلُوْا فعل نہی مضارع جمع مذکر مخاطب (قَالَ یَقُوْلُ قَوْلًا) ۔ رَاعِنَا مراعاۃ سے ہے اس کا اصل مادہ رعایت ہے (رَعٰی یَرْعٰی رَعَایَۃً) انسانی مصالح کو پیش نظر رکھنے کو رعایت کہتے ہیں۔ یعنی ہماری رعایت کیجئے اور توجہ فرمایئے.

صحابۂ کرامؓ بعض اوقات کسی بات کے سمجھنے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے "راعنا" کا لفظ استعمال کرتے تھے جس کے واضح معنی صرف یہ ہیں کہ ہماری رعایت کیجئے لیکن یہود اپنی فطری خبث کی بنا پر "راعنا" کے عین کو کھینچ کر اس طرح پڑھتے تھے جس سے رعونت کے معنی پیدا ہوتے تھے۔ سورۃ النساء میں "راعنا" کی ممانعت کی وجہ یوں بیان کی ہے: "رَاعِنَا لَیًّا بِاَلْسِنَتِهِمْ" راعنا کا لفظ اپنی زبانیں مروڑ کر بولتے ہیں۔ یہود کی اس شرارت کی وجہ سے اس لفظ کے استعمال سے منع فرمایا اور حکم دیا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا امر جمع مذکر (قَالَ یَقُوْلُ قَوْلًا) اُنْظُرْنَا (نَظَرَ یَنْظُرُ نَظْرًا) ہماری طرف نظر کیجئے اور توجہ کیجئے "اَیْ اِنْتَظِرْنَا وَاَنْتَقِبْنَا" (روح)

وَاسْمَعُوْا (سَمِعَ یَسْمَعُ سَمْعًا) اور غور سے سنو۔ جن الفاظ سے اہانت یا سوءِ ادب کا احتمال پیدا ہوتا ہو ان کا ترک کرنا لازم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو کفار کی مشابہت سے قولاً و عملاً ہر طرح سے منع فرمایا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو ادب و تعظیم سے سننے کا حکم دیا ہے.



Marfat.com

وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ دردناک عذاب ۔ عَذَابٌ دکھ تکلیف ۔ اَلِيْمٌ الم سے ہے عذاب کی صفت ہے.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت پہنچانے والوں اور اسلام کا مذاق اڑانے والوں کے لئے دردناک عذاب ہے.

مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۔ مَا نافیہ ۔ يَوَدُّ مضارع واحد مذکر غائب (وَدَّ يَوَدُّ وَدًّا) ۔ اَلْوُدُّ مَحَبَّةُ الشَّيْءِ وَتَمَنِّيْ وُقُوْعِهٖ کسی چیز کی محبت اور اسکے وقوع کی تمنا کو وُدّ کہتے ہیں ۔ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ ۔ اَهْل کسی شخص کے وہ ہیں جن میں اتحاد و یگانگت پائی جاتی ہے ۔ اَهْلُ الْكِتٰبِ سے مراد وہ لوگ ہیں جو ایک کتاب پر مجتمع ہیں ۔ یہود و نصاریٰ دونوں مراد ہو سکتے ہیں ۔ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا کفر یعنی انکارِ حق کرنے والوں کی دو بڑی قسمیں ہیں:

ایک مشرکین جو توحید کے منکر ہیں اور اوہامِ باطلہ میں گرفتار ہیں.

دوسرے اہلِ کتاب جو اگرچہ کتب سماوی پر ایمان رکھتے ہیں لیکن اس میں بہت سی باتوں کو اپنی خواہش کے مطابق ڈھال لیا ہے.

وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اور نہ ہی مشرکین یعنی جو سرے ہی سے توحید و نبوت کے قائل نہیں ہے ۔ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ میں "مِنْ" بیان و تفصیل کے لئے ہے ۔ مِنْ لِلْبَيَانِ لِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا جِنْسٌ تَحْتَهٗ نَوْعَانِ اَهْلُ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكُوْنَ (کشاف) اس لحاظ سے اس کا ترجمہ یہ نہیں ہوگا کہ اہلِ کتاب میں سے جو کافر ہیں وہ پسند نہیں کرتے اور نہ ہی مشرک بلکہ مِنْ



Marfat.com

بیانیہ کی وجہ سے صحیح ترجمہ یہ ہوگا جو لوگ کافر ہیں (خواہ) اہلِ کتاب میں سے ہوں یا مشرکین میں سے وہ ذرا بھی پسند نہیں کرتے۔

اَنْ یُّنَزَّلَ عَلَیْکُمْ مِّنْ خَیْرٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ۔ اَنْ مصدریہ ـــ یُنَزَّلَ مضارع مجہول واحد مذکر غائب (نَزَّلَ یُنَزِّلُ تَنْزِیْلًا) ـــ عَلَیْکُمْ مِنْ خَیْرٍ خیر وہ چیز ہے جو سب کے لئے مرغوب ہو۔ یہاں خیر سے مراد وحی الٰہی ہے اہلِ کتاب اور مشرکین بالکل پسند نہیں کرتے کہ تمہارے اوپر کوئی بھی بھلائی تمہارے پروردگار کی طرف سے اترے۔

وَاللّٰہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَآءُ، وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۝

وَاللّٰہُ یَخْتَصُّ مضارع واحد مذکر غائب (اِخْتَصَّ یَخْتَصُّ اِخْتِصَاص۔ باب افتعال) کسی چیز کے کسی چیز سے خاص تعلق کو اختصاص کہتے ہیں۔ بِرَحْمَتِہٖ رحمت قلبی کا نام ہے اللہ کی طرف سے رحمت صرف انعام و افضال کو کہتے ہیں۔ مَنْ یَّشَآءُ جسے چاہتا ہے۔ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔ ذو مالک۔ صاحب یہ ان اسماء میں سے جن کا اعراب حروف سے آتا ہے۔ فَضْلٍ درمیانہ حالت سے زیادہ کا نام ہے فضل کا لفظ اکثر محل مدح میں استعمال ہوتا ہے۔ اس آیت میں خیر۔ رحمۃ اور فضل وغیرہ سب سے مراد وحی الٰہی ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی ـــ آیت کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے تمام انبیاء اولادِ اسحٰقؑ سے آئے لیکن جب آپ کو اللہ تعالیٰ نے اولادِ اسماعیلؑ سے مبعوث فرمایا تو یہ بات یہود کے لئے ناگواری کا باعث بنی۔

مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَۃٍ اَوْ نُنْسِہَا ـ مَا نافیہ ـ نَنْسَخُ مضارع جمع متکلم (نَسَخَ یَنْسَخُ نَسْخًا) نسخ کے معنی کسی چیز کا ازالہ کرنا اور کسی دوسری چیز کا



Marfat.com

اثبات کرنا ہے۔ لغت میں اس کے معنی ابطال اور ازالہ کے ہیں۔ اصطلاحِ شرع میں ایک حکم کی بجائے دوسرے حکم کا اجراء مراد ہے۔ مِنْ اٰیَۃٍ آیت سے مراد احکام ہیں اَوْ کلمۂ تردید۔ نُنْسِہَا مضارع جمع متکلم (اَنْسٰی یُنْسِیْ اِنْسَاءً) نسیان طاری کرنا۔

نَاْتِ مضارع جمع متکلم (اتی یاتی اتیان)۔

بِخَیْرٍ مِّنْہَآ اَوْ مِثْلِہَا۔ اس سے بہتر یا اس جیسی۔

اہلِ لغت نے کہا ہے کہ نسخ کی اصل نقل کرنا ہے خواہ بذاتہٖ نقل کرنا ہو جیسے کہا جاتا ہے: نَسَخَتِ الشَّمْسُ الظِّلَّ یعنی سورج نے سایہ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیا یا اس کی صورت میں تبدیلی پیدا کرنا ہو۔ جیسے کہا جاتا ہے "نُسِخَتِ الْکِتَابُ" یعنی پہلی جیسی صورت میں اس سے نقل کی گئی اور نسیان کی اصل کسی چیز کا ترک کرنا ہے۔ اس لئے کہ یہ اس کی لازمی غائت ہے یہاں نسخ کی دو صورتیں ہیں:

پہلی صورت سے مراد تبدیلی ہے یعنی جب ایک آیت دوسری آیت کے بدلہ میں لائی جاتی ہے تو ہم اس تبدیل شدہ آیت کو پہلی سے بہتر یا کم از کم اسی کی مانند لاتے ہیں۔ پس اس لحاظ سے مراد نسخ تلاوت ہوگا، اور وہ یہ کہتے ہیں کہ نسیان سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس آیت کے علم تلاوت کا حکم دیتے ہیں اور اسے بالکل فراموش کرا دیتے ہیں۔

دوسری صورت سے مراد آیت کے حکم کو منسوخ قرار دینا ہے خواہ صرف حکم کی منسوخی ہو یا حکم کے ساتھ تلاوت کی منسوخی بھی ہو۔ جمہور کے نزدیک یہی آخری صورت مختار ہے۔ جمہور نے اسکی توجیہ کی ہے کہ کسی آیت



Marfat.com

کے منسوخ ہونے کے ذاتی طور پر کوئی معنی نہیں ہیں اور نہ ہی اس کی حاجت ہے البتہ یہ احکامات ہیں جو زمان و مکان اور حالات کے اختلاف سے اختلاف پذیر ہوتے ہیں اور "نسیان" کے بارے میں وہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یادداشت سے کسی آیت کے ازالہ کا نام ہے البتہ اس میں اختلاف ہے کہ کیا یہ نسیان تبلیغ آیت سے بعد ہے یا اس سے قبل. بعض کہتے ہیں تبلیغ کے بعد اور بعض کہتے ہیں قبل از تبلیغ حتیٰ کہ سیوطی نے اسباب النزول میں کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی آیت رات کو نازل ہوتی اور دن کے وقت اسے بھول جاتے۔ مفتی محمد عبدہٗ کہتے ہیں کہ یہ روایت سراسر کذب ہے اس قسم کا نسیان انبیاء علیہم السلام کے لئے محال ہے اس لئے کہ وہ تبلیغ احکام کے سلسلہ میں خطا و نسیان سے معصوم ہوتے ہیں. جیسے کہ آیت کریمہ میں ہے:

اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ (القیمہ: ۱۷)

"اس کا جمع کرنا اور پڑھانا ہمارے ذمہ ہے"

اللہ تعالیٰ کے احکام میں تمام مسلمانوں کا جواز نسخ پر اتفاق ہے اس لئے کہ حکمت بالغہ کا یہی تقاضا ہے اور تمام اس کے وقوع کے قائل ہیں. (ابن کثیر)

ابو مسلم اصفہانی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ قرآن میں نسخ مطلقاً نہیں ہے لیکن اسکا قول ضعیف اور مردود ہے. (ابن کثیر)

متاخرین میں سے بعض کا خیال ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت میں نسخ نہیں ہے نسخ کے بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے اس سے مراد سابقہ انبیاء



Marfat.com

کے شرائع کا نسخ ہے۔ (احکام القرآن)۔

شاہ ولی اللہ دہلویؒ فرماتے ہیں:

"فنِ تفسیر کے مشکل مقامات میں سے ایک ناسخ و منسوخ کی شناخت ہے اس میں بڑا اختلاف متقدمین اور متاخرین کی اصطلاح کا اختلاف ہے صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ "نسخ" کو اسکے لغوی معنی میں استعمال کرتے تھے یعنی ایک چیز کو ہٹا کر دوسری چیز لانا نہ کہ اہلِ اصول کے اصطلاحی معنی میں کہ ان کے نزدیک ایک آیت کے بعض اوصاف کا ازالہ کسی دوسری آیت سے کرنا نسخ ہے یہ ازالہ اوصاف عام ہے اس کا تعلق چاہے مدتِ عمل کی انتہا سے ہو یا کلام کو اس کے متبادر معنی سے غیر متبادر معنی کی طرف پھیرنے سے یا کہیں یہ بتا دیا کہ اتفاق سے یہ قید لگا دی گئی تھی کبھی عام کو خاص کر دیا وغیرہ اس طرح ان کے نزدیک نسخ کا میدان وسیع ہے اور منسوخ آیات کی تعداد پانچ سو تک پہنچ گئی لیکن متاخرین کی اصطلاح کی رُو سے یہ تعداد بہت قلیل ہے۔ علامہ سیوطی نے "اتقان" میں منسوخ آیات بیس بتائی ہیں مگر ہمارے نزدیک صرف پانچ آیات میں نسخ پایا جاتا ہے۔" (انتہیٰ قول شاہ ولی اللہ)

یہود نے نسخ کی بنا پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر زبان طعن دراز کی اسی کے جواب میں یہ آیات نازل ہوئیں معتزلہ قرآن میں نسخ کے قائل نہیں ہیں۔ باقی تمام امتِ مسلمہ کا نسخ پر اجماع ہے۔



Marfat.com

امام قرطبی فرماتے ہیں :

"نسخ کا جاننا ضروری ہے اور اس کا فائدہ عظیم ہے۔ علماء اس کی معرفت سے بے نیاز نہیں رہ سکتے صرف جہلاء ہی اس کا انکار کرتے ہیں"

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مسجد میں ایک واعظ کو سنا آپؓ نے فرمایا، "کیا تم قرآن و حدیث کے ناسخ و منسوخ احکام کو جانتے ہو اس نے کہا نہیں میں نہیں جانتا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا ہماری مسجد سے نکل جاؤ کبھی یہاں وعظ نہ کہو"

البطرسی نے کہا ہے کہ

"نسخ سے متعلق تمام روایات ضعیف ہیں"

بعض مفسرین کی رائے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی آیت کو منسوخ قرار نہیں دیا ۔ بعض صحابہؓ کی روایت سے پتہ چلتا ہے کہ فلاں آیت منسوخ ہے لیکن اکثر ایسی روایات موجود ہیں کہ ایک صحابی کسی آیت کو منسوخ قرار دیتے ہیں تو دوسرے صحابی سے اسکی تردید کا پتہ چلتا ہے نسخ کے بارے میں ایسی تمام روایات ضعیف ہیں چنانچہ البطرسی کا قول ہے :

"الرَّوَایَاتُ النَّسخِ کلھا ضعیف"

"بعض نے صرف پانچ آیات میں نسخ مانا ہے" (شاہ ولی اللہ)

اور بعض نے بے شمار آیات میں اصل حقیقت یہ ہے کہ جب کوئی شخص ایک آیت کو دوسری آیت کے ساتھ تطبیق نہ دے سکا تو اسنے اسے منسوخ کہہ دیا۔ متاخرین میں شاہ ولی اللہ دہلوی نے صرف پانچ آیات میں نسخ مانا ہے باقی ماندہ آیات میں تطبیق سے ثابت کر دیا ہے کہ یہ منسوخ نہیں ہیں۔



Marfat.com

بعض نے اس آیت کا مفہوم یہ لیا ہے کہ سابقہ کتب سماوی کے احکام کے خلاف جو احکام قرآن میں وقت اور حالات کی مناسبت سے نازل ہوئے انہوں نے توریت اور انجیل کے بعض احکام کو منسوخ یا کالعدم قرار دیا اور ایسا کرنا عین مصلحت تھا۔ چنانچہ یہود نے اس پر اعتراض کیا یہ آیت کریمہ اسی کے جواب میں ہے کہ سابقہ شریعت کی بعض باتوں کو منسوخ کر دیا گیا یا فراموش کرا دیا گیا تو ہم نے اس کے بدلے اس سے بہتر یا اسی جیسے احکام تم کو عطا کئے ہیں۔ سابقہ شرائع ایک خاص قوم ملک اور زمانہ کے لئے تھے لیکن شریعتِ محمدیہ قیامت تک کے لئے تمام اقوام عالم کے لئے ہے۔ بنا برایں سابقہ شرائع کی بعض باتوں کا منسوخ کرنا قرین مصلحت تھا اس لحاظ سے یہ نسخ قرآنی آیات میں نہیں بلکہ سابقہ شرائع میں ماننا ہوگا۔

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ ۔ اَلَمْ استفہام ۔ لَمْ تَعْلَمْ مضارع نفی جحد بلم واحد مخاطب ۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ منکرین نسخ سے مخاطب ہے اور فرمایا کہ احوال و مصالح کی رعایت سے نسخ پر تمہارا اعتراض بے معنی ہے۔ وہ قادرِ مطلق ہے اس کا ایسا کرنا قرینِ مصلحت ہے۔

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔ اَلَمْ استفہام ۔ لَمْ تَعْلَمْ نفی جحد بلم ۔ لَهٗ میں لام تملیک کے لئے ہے ۔ السَّمٰوٰتِ جمع سماء کی ہے۔

خَطَابٌ لِلنَّبِیِّ وَالْمُرَادُ هُوَ وَاُمَّتُهٗ (بیضاوی) خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے واسطے سے اُمت سے ہے۔



Marfat.com

بتایا ہے کہ وہ تو تمام کائنات کا مالک ہے مصلحت اور احوال کے تفاوت کی بنا پر ایک حکم کی بجائے دوسرے حکم کے اجراء اور تبدیلی پر اعتراض بالکل بیجا اور فضول ہے وہ جیسے چاہے حکم دے سکتا ہے۔

وَمَا لَكُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝ ـ مَا نافیہ دُوْنِ غیر سوائے۔ وَلِيٍّ ولایت۔ دوست ـ نَصِيْرٌ اس کا مادہ نصرت ہے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ ناصر۔ مددگار اور کارساز۔ تمہارا ولی اور ناصر تو اللہ ہے۔ پس نسخ کی پیروی کرنے والوں کی پرواہ مت کرو۔ نہ تو وہ تمہیں نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ ضرر خود ان کا نفع و ضرر بھی اسی کے ہاتھ میں ہے۔

كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ سُوْرَةِ الزُّمَرِ:

قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ۭ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۭ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ. (آیت: ۳۸)

"کہو کہ بھلا دیکھو تو جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو اگر اللہ مجھ کو کوئی تکلیف پہنچانی چاہے تو کیا وہ اس تکلیف کو دور کر سکتے ہیں، اگر مجھ پر مہربانی کرنا چاہے تو وہ اس کی مہربانی کو روک سکتے ہیں کہہ دو کہ مجھے اللہ ہی کافی ہے بھروسہ رکھنے والے اسی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔"

اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُىِٕلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ۭ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ



Marfat.com

سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝ وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ
مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ
مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا
حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝
وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۭ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ
مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
بَصِيْرٌ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اَمْ | تُرِيْدُوْنَ | اَنْ | تَسْئَلُوْا | رَسُوْلَ |
| یا | تم ارادہ کرتے ہو | یہ کہ | تم سوال کرو | رسول |
| كُمْ | كَ مَا | سُئِلَ | مُوْسٰى | مِنْ |
| اپنے سے | جیسے کہ | سوال کیا گیا | موسیٰ | سے |
| قَبْلُ | وَ | مَنْ | يَتَبَدَّلِ | الْكُفْرَ |
| پہلے | اور | جو | تبدیل کرے | کفر |
| بِ | الْاِيْمَانِ | فَ | قَدْ | ضَلَّ |
| بدلے | ایمان کے | پس | بیشک | گمراہ ہوا |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| سَوَآءَ | السَّبِيْلِ | وَدَّ | كَثِيْرٌ | مِّنْ |
| سیدھی | راہ سے | دل سے چاہا | اکثر نے | (سے) |
| اَهْلِ | الْكِتٰبِ | لَوْ | يَرُدُّوْنَ | كُمْ |
| اہلِ | کتاب کے | کسی طرح | لوٹائیں وہ | تم کو |
| مِّنْ | بَعْدِ | اِيْمَانِ | كُمْ | كُفَّارًا |
| (سے) | بعد | ایمان | تمہارے | کافر |
| حَسَدًا | مِّنْ | عِنْدِ | اَنْفُسِ | هِمْ |
| حسد کے سبب | (سے) | پاس | نفسوں | اپنے سے |
| مِّنْ | بَعْدِ | مَا | تَبَيَّنَ | لَ هُمُ |
| (سے) | بعد | اسکے کہ | واضح ہوگئے | واسطے انکے |
| اَلْحَقُّ | فَ | اعْفُوْا | وَ | اصْفَحُوْا |
| حق | پس | تم معاف کردو | اور | درگزر کرو |
| حَتّٰى | يَاْتِيَ | اللّٰهُ | بِ | اَمْرِ |
| یہاں تک کہ | لائے | اللہ | ساتھ | حکم |
| ہٗ | اِنَّ | اللّٰهَ | عَلٰى | كُلِّ |
| اپنا | بیشک | اللہ | اوپر | ہر |
| شَيْءٍ | قَدِيْرٌ | وَ | اَقِيْمُوا | الصَّلٰوةَ |
| چیز کے | قادر ہے | اور | قائم کرو | نماز |
| وَ | اٰتُوا | الزَّكٰوةَ | وَ | مَا |
| اور | دو | زکوٰۃ | اور | جو کچھ |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| تُقَدِّمُوا | لِ | اَنْفُسِ | كُمْ | مِّنْ |
| آگے بھیجو گے تم | واسطے | نفسوں | اپنے کے | سے |
| خَيْرٍ | تَجِدُوْهُ | عِنْدَ | اللّٰهِ | اِنَّ |
| نیکی سے | پاؤ گے اسے | پاس | اللہ کے | بیشک |
| اللّٰهَ | بِ | مَا | تَعْمَلُوْنَ | بَصِيْرٌ |
| اللہ | ساتھ | جو کچھ | تم کرتے ہو | دیکھتا ہے |

"تم تو شاید یہ چاہتے ہو کہ اپنے رسول ؐ سے سوال کر ڈالو جیسا کہ (اسکے) قبل موسیٰ ؑ سے سوال کئے جا چکے ہیں اور جو کوئی ایمان کے بدلہ میں کفر اختیار کرے گا سو وہ یقیناً سیدھی راہ سے بھٹک گیا ۱۰۸ بہت سے اہل کتاب تو دِل ہی سے چاہتے ہیں کہ تمہیں ایمان لے آنے کے بعد پھر سے کافر بنا لیں حسد کی راہ سے جو ان کے نفسوں میں ہے (اور یہ بھی) بعد اس کے کہ ان پر حق واضح ہو چکا سو معاف کرتے رہو تا آنکہ اللہ اپنا حکم بھیج دے یقیناً اللہ ہر چیز پہ قادر ہے ۱۰۹ اور نماز کی پابندی رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور جو کچھ بھلائی تم اپنے واسطے آگے بھیجو گے اسے اللہ کے پاس پالو گے یقیناً تم جو کچھ کر رہے ہو اللہ اس کا خوب دیکھنے والا ہے" ۱۱۰

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْئَلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ؕ



Marfat.com

اَمْ بعض نے اسے ہمزہ کا مرادف اور استفہامیہ قرار دیا ہے لیکن اکثر کی رائے ہے کہ اَمْ "منقطعہ" ہے "بل" کے معنی ہیں ۔ اَمْ اِذَا جُرِّدَ عَنْ اَلِفِ الْاِسْتِفْهَامِ مَعْنَاهُ بَلْ (راغب) ۔ اَمْ مُنْقَطِعَةٌ اَلتَّقْدِيْرُ بَلْ تُرِيْدُوْنَ (مدارک) اَمْ جب الف استفہام کے بغیر آئے تو اسکے معنی بَل کے ہوتے ہیں۔

تَسْئَلُوْا مضارع جمع مذکر مخاطب (سَأَلَ يَسْأَلُ سُؤَالٌ) کما کلمہ تشبیہ سُئِلَ ماضی مجہول (سَأَلَ يَسْأَلُ سُؤَالًا) آیت کے معنی یہ ہیں کہ اے اہلِ ایمان کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تم اپنے نبی سے ایسا ہی سوال کرو جیسا کہ موسیٰؑ کی قوم نے اپنے نبی سے اس سے قبل سوال کیا تھا۔ تمہاری مثال ان یہود کی مانند ہوگی جنہوں نے موسیٰؑ سے سوال کیا تھا کہ "اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً" اس طرح تم بھی یہود کی طرح گمراہ ہو جاؤ گے ۔ اگر مخاطب اہلِ ایمان کو ٹھہرایا جائے تو یہ مطلب ہوگا اور اگر مخاطب یہود کو قرار دیا جائے جیسے کہ بعض مفسرین نے اس قول کو ترجیح دی ہے جو اس صورت میں رَسُوْلَكُمْ سے مراد تمہارے زمانہ کے رسول ہوں گے۔

وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ مَنْ موصول ۔ يَتَبَدَّلْ مضارع واحد مذکر غائب (تَبَدَّلَ يَتَبَدَّلُ تَبَدُّلًا۔ باب تَفَعُّلٌ) ۔ مَنْ يُّبَدِّلُ الْكُفْرَ اَیْ يَخْتَارُهٗ وَيَأْخُذُهٗ لِنَفْسِهٖ بِالْاِيْمَانِ اَیْ بِمُقَابَلَةِ الْاِيْمَانِ (ابو مسعود) جو بمقابلہ ایمان کفر اختیار کرتا ہے اور ایمان پر اسے ترجیح دیتا ہے۔

فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝ قَدْ کلمہ تحقیق کلام ۔ ضَلَّ ماضی واحد مذکر غائب ۔ بھٹکا۔ گمراہ ہوا۔ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۔ وسط الطریق۔ سَوَآءٌ ہموار۔ درست اور حق کو کہتے ہیں۔ حق و خیر کا رستہ جو حق سے بھٹکتا ہے



Marfat.com

وہ لامحالہ باطل میں جا پڑتا ہے

فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ ۚ (یونس: ۳۲)

اللہ تعالیٰ اہلِ کتاب کے طریقہ پہ چلنے سے اہلِ ایمان کو متنبہ کرتے ہیں اور ظاہر و باطن ہر لحاظ سے ان سے دُور رہنے کی تعلیم دیتے ہیں۔

وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ ۔ وَدَّ ماضی واحد مذکر غائب (وَدَّ یَوَدُّ وَدًّا) ۔ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ ۔ اَكْثَرُ مِنَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى۔

لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚ ۔ لَوْ کلمہ تمنی ۔ يَرُدُّوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (رَدَّ یَرُدُّ رَدًّا) مضاعف ۔ كُمْ ضمیر جمع مذکر مخاطب۔ واپس کریں۔ لوٹا دیں تم کو ۔ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ایمان کے بعد کفر کی طرف۔

حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ ۔ حَسَدًا دوسرے کی نعمت کے زوال کی تمنا کرنے کو حسد کہتے ہیں۔ یہ بدترین عادت ہے ۔ حدیث میں ہے :

اَلْمُؤْمِنُ يَغْبِطُ وَالْمُنَافِقُ يَحْسُدُ مومن اچھے کاموں پر رشک کرتا ہے اور منافق حسد سے کام لیتا ہے۔ غِبطہ کسی اچھی بات پر رشک کرنا اور اسکے حصول کی کوشش کرنا بغیر اسکے کہ وہ نعمت اس دوسرے سے زائل ہو۔

مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ انفس جمع نفس کی۔ اپنے دِلی حسد کی وجہ سے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اہلِ کتاب (یہود و نصاریٰ) کے دلی حسد و بغض کو بیان فرمایا ہے کہ اہلِ اسلام کو جو نعمت ایمان عطا ہوئی ہے اہل کتاب انہیں اس سے محروم کر دینا چاہتے ہیں۔ وہ اس بات کی تمنا کرتے ہیں کہ انہیں دوبارہ کفر کی طرف لوٹا دیں حاسد ہمیشہ دوسرے کی نعمت کے زوال کے درپے رہتا ہے گویا کہ وہ اپنے خبثِ باطن کی وجہ سے اہلِ ایمان



Marfat.com

کو اس نعمتِ ایمان سے محروم کر کے پھر کفر کی طرف لانے کی کوشش میں مصروف ہیں

مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۔ مِنْ بَعْدِ مَا اس بات کے بعد تَبَيَّنَ ماضی واحد مذکر غائب (تَبَيَّنَ يَتَبَيَّنَ تَبَيُّنًا باب تفعل) یعنی دین حق کی وضاحت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشن بشارات کے سامنے آنے کے بعد.

فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا ۔ فَاعْفُوْا امر جمع مذکر (عَفَى يَعْفُوْ عَفْوًا) عَفْو کے معنی ہیں گناہ پر مواخذہ نہ کرنا ۔ لغوی معنی قصد و ارادہ کے ہیں ۔۔۔ وَاصْفَحُوْا امر جمع مذکر (صَفَحَ يَصْفَحُ صَفْحًا) وَالصَّفْحُ الْاِعْرَاضُ عَنِ الْمُذْنِبِ بِصَفْحَةِ الْوَجْهِ یعنی گناہگار کے گناہ کو معاف کر دینا اور اس پر اسے ملامت وغیرہ نہ کرنا ۔ اَلصَّفْحُ میں اَلْعَفْوُ کی نسبت زیادہ بلاغت اور وسعت پائی جاتی ہے .

حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۔ يَاْتِيَ مضارع واحد مذکر غائب (اَتَى يَاْتِي اِتْيَانٌ) تا آنکہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم بھیج دے یعنی جہاد و قتال کا حکم دے دے ۔ اَلْمُرَادُ بِاَمْرِهٖ ۔ اَمْرُ الْقِتَالِ (روح) .

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ یقیناً اللہ ہر چیز پر قادر ہے ۔ اس کے لئے اہلِ ایمان کو تقویت اور اہلِ کتاب کو ذلت و رسوائی میں مبتلا کرنا کوئی مشکل نہیں ہے .

بعض مفسرین نے کہا ہے کہ حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ سے مراد بنی قریظہ کا قتل اور بنی نضیر کی جلاوطنی ہے ۔



Marfat.com

حضرت عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود مدینہ سے امن اور ان کے جان و مال کی سلامتی کا معاہدہ کیا تھا لیکن یہود نے غداری کی اور معاہدہ کو توڑ دیا اور کئی بار مسلمانوں کے خلاف مشرکین کی مدد کی لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم درگزر اور معافی سے کام لیتے رہے آخر کار ان کی انتہائی طغیانی اور سرکشی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ قتال اور جلا وطنی کا حکم دیا۔

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۔ صَلٰوۃ عبادتِ مخصوصہ کا نام ہے اور اسکے اصل معنی دعا کے ہیں ۔ ایمان بالغیب کے بعد عملی لحاظ سے اسلام کا سب سے بڑا رکن ہے ۔ اَقِيْمُوْا امر جمع مذکر (اقام یقیم اقامۃ) ۔ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ کے معنی ہیں تعدیلِ ارکان اور خضوع و خشوع اور حضورِ قلب کے ساتھ نماز ادا کرو۔

وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ امر جمع مذکر (اَتٰی یَاْتِیْ اِیْتَانٌ) زکوٰۃ مال میں سے ایک مخصوص حصہ اللہ کی راہ میں دینا ۔۔۔ قرآن مجید میں اکثر مقامات پر الصلوٰۃ کے ساتھ الزکوٰۃ کا ذکر آیا ہے ۔ صلوٰۃ افراد کے نفوس کی اصلاح کے لئے ہے اور زکوٰۃ معاشرہ کی اصلاح کے لئے۔ ہر دو اسلام کے عظیم ارکان ہیں۔ ایک بدنی عبادت اور دوسری مالی عبادت۔

وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ۔ مَا موصول تُقَدِّمُوْا مضارع جمع مذکر مخاطب (قَدَّمَ یُقَدِّمُ تَقْدِیْمٌ) ۔ تَجِدُوْا مضارع جمع مذکر مخاطب (وَجَدَ یَجِدُ وِجْدَانٌ) ۔۔۔ لِاَنْفُسِكُمْ بحذف مضاف ای لِنَجَاةِ اَنْفُسِكُمْ اور جو کچھ بھلائی تم اپنے لئے آگے بھیجو گے اللہ کے پاس اسے



Marfat.com

پالوگے۔

اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ یعنی اللہ تعالیٰ پر تمہاری کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے وہ تمہارے سب اعمال کو جانتا ہے۔ قیامت کے دن تمہارے تمام اعمال کا تمہیں پورا پورا بدلہ عطا کرے گا۔

وَ قَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ بَلٰى ۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۪ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ | قَالُوْا | لَنْ | يَّدْخُلَ | الْجَنَّةَ |
| اور | انہوں نے کہا | ہرگز | داخل نہیں ہونگے | جنت (میں) |
| اِلَّا | مَنْ | كَانَ | هُوْدًا | اَوْ |
| مگر | جو کوئی | ہو | یہودی | یا |
| نَصٰرٰى | تِلْكَ | اَمَانِيُّهُمْ | هُمْ | قُلْ |
| نصرانی | یہ | تمنائیں ہیں | ان کی | کہہ دو |



Marfat.com

| هَاتُوا | بُرْهَانَ | كُمْ | اِنْ | كُنْتُمْ |
|---|---|---|---|---|
| لاؤ | دلیل | اپنی | اگر | ہو تم |
| صٰدِقِيْنَ | بَلٰى | مَنْ | اَسْلَمَ | وَجْهَهٗ |
| سچے | کیوں نہیں | جو کوئی | سپرد کر دے | چہرہ اپنا |
| لِ | اللّٰهِ | وَ | هُوَ | مُحْسِنٌ |
| واسطے | اللہ کے | اور | وہ | نیکوکار ہو |
| فَ | لَ | هٗ | اَجْرُ | هٗ |
| پس | واسطے | اس کے | اجر | اس کا |
| عِنْدَ | رَبِّ | هٖ | وَ لَا | خَوْفٌ |
| پاس | ربّ | اسکے | اور نہ | خوف |
| عَلَيْ هِمْ | وَ | لَا | هُمْ | يَحْزَنُوْنَ |
| اوپر ان کے | اور | نہ | وہ | غمگین ہوں گے |

"اور یہ کہتے ہیں کہ جنّت میں کوئی ہرگز داخل نہ ہوگا مگر وہی جو یہودی یا نصرانی ہوں یہ ان کی (نری) آرزوئیں ہیں آپ کہہ دیجئے کہ اپنی سند لاؤ اگر تم سچے ہو۔ ۱۱۱ ہاں البتہ جو کوئی بھی اپنی ذات کو اللہ کے آگے جھکائے اور وہ مخلص بھی ہو تو ایسے کے لئے اس کے پروردگار کے پاس اس کا اجر ہے اور ایسوں پر نہ کوئی اندیشہ ہے اور نہ وہ مغموم ہوں گے" ۱۱۲



Marfat.com

# تشریحاتِ لغوی وتفسیری مطالب

وَ قَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ

وَقَالُوْا ماضی جمع مذکر غائب (قَالَ يَقُوْلُ قَوْلًا)۔ لَنْ يَّدْخُلَ مضارع منفی موکد بلن۔ اِلَّا کلمہ استثنا۔ مَنْ موصول۔ هُوْدًا جمع هائد کی اور اس کے معنی تائب اور رجوع کرنے والے کے ہیں یہ هاد سے مشتق ہے۔ هُوْد اسم مدح تھا لیکن اب یہود کے لئے مخصوص ہوگیا ہے اور معنی مدح ختم ہوگئے اسی طرح نصاریٰ، نصرانی کی جمع ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کے گاؤں ناصرہ سے لیا گیا ہے۔ اس کی اصل اللہ تعالیٰ کے اس قول سے ہے (مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ) لیکن دینِ عیسیٰ کے ماننے والوں کے لئے مخصوص ہوگیا ہے۔

یہود کہتے تھے جنت میں صرف یہود داخل ہوں گے اور عیسائی کہتے تھے کہ صرف عیسائی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ؕ۔ تِلْكَ اسم اشارہ بعید واحد مؤنث۔ اَمَانِيُّهُمْ جمع اُمْنِيَّةٌ کی جس چیز کی انسان تمنا اور خواہش کرے لیکن اسے حاصل نہ کرسکے اسے اُمْنِيَّةٌ کہتے ہیں۔

قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۔ قُلْ امر (قَالَ يَقُوْلُ قَوْلًا)۔ هَاتُوْا فعل امر جمع مذکر، یہ اصل میں اٰتُوْا تھا ہمزہ کو ھا سے بدل کر هَاتُوْا بنا لیا جس کے معنی 'لاؤ'۔ بُرْهَانَ کا مادہ برہ ہے جس کے معنی 'روشن ہونا' کے ہیں۔ یہ ہان ایسی دلیل کو کہتے ہیں جو دعویٰ کو روشن کردے۔ حق وصداقت کے لئے یہ قاعدہ ہے کہ جو قول بلا دلیل ہو وہ قبول نہیں



Marfat.com

کیا جاتا اور برہان کے بغیر کسی دعویٰ پر حکم نہیں لگایا جاتا۔ قرآن حکیم ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے ہر دعویٰ پر دلیل طلب کرو دلیل و برہان شرعی کے بغیر کسی حکم کو قبول نہ کرو لیکن زمانہ ما بعد میں تقلید اور رسوم پرستی کی وجہ سے اس اصول کو ترک کر دیا گیا جس سے دین میں مختلف قسم کی خرابیاں پیدا ہو گئیں۔ اللہ تعالیٰ اہل کتاب کے رد میں فرماتے ہیں۔

بَلٰی ۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۔۔۔ بلیٰ اس کا استعمال دو طرح سے ہوتا ہے ایک نفی ماقبل کی تردید کے لئے دوسرے استفہام منفی کے جواب میں۔ مَنْ موصول۔ اَسْلَمَ ماضی واحد مذکر غائب (اَسْلَمَ یُسْلِمُ اِسْلَامٌ) سپرد کر دیا۔ حوالے کیا۔ وَجْهَهٗ سامنے کی چیز چہرہ بعض اوقات وجہ کہہ کر اس سے ذات یا عین شی مراد لی جاتی ہے۔ رُبَّمَا عُبِّرَ عَنِ الذَّاتِ بِالْوَجْهِ (راغب) ۔۔۔ فَالْوَجْهُ اَمَّا مُسْتَعَارٌ لِلذَّاتِ اَمَّا مَجَازٌ عَنِ الْقَصْدِ (روح) اَسْلَمَ وَجْهَهٗ کے معنی ہیں کہ اس نے اپنی ذات کو اللہ کے لئے مختص کر دیا اور اس میں کسی اور کو شریک نہیں ٹھہرایا گویا کہ وحدہٗ لاشریک کی طرف متوجہ ہونے اور اس کی عبادت میں غیر کو شریک نہ ٹھہرانے کا نام اسلام لوجہ اللہ ہے صحتِ ارادہ اور قلب کی سپردگی کو بھی اسلام لوجہ اللہ کہتے ہیں۔ کما فی قولہ تعالیٰ:

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ (۶ : ۸۰)

دوسرے لفظوں میں اخلاص فی العمل اور توحید فی العبادۃ کا نام اسلام لوجہ اللہ ہے۔ بندہ اپنے اور اللہ کے درمیان "یُقَرِّبُوْنَاۤ اِلَی اللّٰهِ زُلْفٰی" کے طور پر کسی کو واسطہ نہ بنائے۔ اس لئے کہ وہ تو شاہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے



Marfat.com

وَهُوَ مُحْسِنٌ اسم فاعل صاحب احسان (اَحْسَنَ يُحْسِنُ اِحْسَانًا) احسان ایمان کا آخری درجہ ہے۔ فَلَهٗ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ اخلاص فی العمل اور توحید فی العبادۃ کے اثبات کے بعد ایک مسلمان اللہ کی طرف سے ایک بہت بڑے اجر کا مستحق ہو جاتا ہے۔

وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اس کے بعد اس کے لئے نہ تو آخرت کے لئے کسی قسم کا خوف باقی رہتا ہے اور نہ ہی اس دنیا میں کوئی حزن وغم۔ خوف کا تعلق مستقبل سے ہوتا ہے اور حزن وغم کا تعلق ماضی سے خوف وحزن اللہ تعالیٰ سے دُوری اور شرک سے پیدا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پر یقینِ کامل رکھنے والا مؤمن ہر قسم کے خوف وحزن سے بالاتر ہوتا ہے۔

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ ۖ وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ ۙ وَّهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ۭ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ۭ اُولٰۗىِٕكَ مَا كَانَ



Marfat.com

لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ۚ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا
خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ وَ لِلّٰهِ
الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ۚ
اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ | قَالَتِ | الْيَهُوْدُ | لَيْسَتِ | النَّصٰرٰى |
| اور | کہا | یہود نے | نہیں | نصرانی |
| عَلٰى | شَيْءٍ | وَ | قَالَتِ | النَّصٰرٰى |
| اوپر | کسی شے کے | اور | کہا | نصاریٰ نے |
| لَيْسَتِ | الْيَهُوْدُ | عَلٰى | شَيْءٍ | وَ |
| نہیں | یہودی | اوپر | کسی چیز کے | اور |
| هُمْ | يَتْلُوْنَ | الْكِتٰبَ | كَذٰلِكَ | قَالَ |
| وہ | تلاوت کرتے ہیں | کتاب | اسی طرح | کہا |
| الَّذِيْنَ | لَا | يَعْلَمُوْنَ | مِثْلَ | قَوْلِهِمْ |
| ان لوگوں نے جو | نہیں | علم رکھتے | مانند | قول انکے |
| فَ | اللّٰهُ | يَحْكُمُ | بَيْنَ | هُمْ |
| پس | اللہ | فیصلہ کرے گا | درمیان | انکے |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| يَوْمَ | الْقِيٰمَةِ | فِيْ | مَا | فِيْ هٖ |
| دِن | قیامت کے | میں | اس بات کہ | (میں) اس |
| يَخْتَلِفُوْنَ | وَ | مَنْ | اَظْلَمُ | مِنْ - مَنْ |
| وہ اختلاف کرتے ہیں | اور | کون ہے | بڑا ظالم | اس سے جو |
| مَنَعَ | مَسٰجِدَ | اللّٰهِ | اَنْ | يُّذْكَرَ |
| منع کرے | مسجدیں | اللہ کی | اس سے کہ | ذکر کیا جائے |
| فِيْ | هَا | اسْمُ | هٗ | وَ |
| (میں) | ان (مساجد میں) | اسم | اس کا | اور |
| سَعٰى | فِيْ | خَرَابِ | هَا | اُولٰٓئِكَ |
| کوشش کرے | (میں) | خرابی اور تباہی میں | ان کے (مساجد) | وہی لوگ ہیں |
| مَا كَانَ | لَ | هُمْ | اَنْ | يَّدْخُلُوْا |
| نہیں ہے | واسطے | ان کے | یہ کہ | داخل ہوں |
| هَا | اِلَّا | خَآئِفِيْنَ | لَ | هُمْ |
| اس میں | مگر | خوف کرتے ہوئے | واسطے | ان کے |
| فِي | الدُّنْيَا | خِزْيٌ | وَّ | لَ هُمْ |
| (میں) | دنیا میں | رسوائی ہے | اور | واسطے انکے |
| فِي | الْاٰخِرَةِ | عَذَابٌ | عَظِيْمٌ | وَ |
| میں | آخرت میں | عذاب | بہت بڑا | اور |
| لِ | اللّٰهِ | الْمَشْرِقُ | وَ | الْمَغْرِبُ |
| واسطے | اللہ کے | مشرق | اور | مغرب |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| فَ | اَیْنَ مَا | تُوَلُّوْا | فَ ثَمَّ | وَجْهُ |
| پس | جہاں کہیں | تم رُخ پھیرو | پس وہیں | رخ ہے |
| اللّٰہَ | اِنَّ | اللّٰہَ | وَاسِعٌ | عَلِیْمٌ |
| اللہ کا | بیشک | اللہ | وسعت والا | علم والا ہے |

"اور یہود کہتے ہیں کہ نصاریٰ کسی بنیاد پر نہیں اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ یہود کسی بنیاد پر نہیں درآنحالیکہ وہ سب (ایک ہی) کتاب (آسمانی) پڑھتے ہیں۔ اسی طرح وہ لوگ بھی کہنے لگے انھیں کا سا قول جو (کچھ بھی) علم نہیں رکھتے۔ سو اللہ ان کے درمیان قیامت کے دِن اس باب میں فیصلہ کر دے گا جس میں وہ جھگڑتے رہتے ہیں ۱۱۳ اور اس سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا جو اللہ کی مسجدوں کو اس سے روک دے کہ ان میں اس کا نام لیا جائے اور ان کی بربادی کی کوشش کرے یہ لوگ اس لائق ہی نہیں کہ ان میں داخل ہوں مگر ہاں یہ کہ ڈرتے ہوئے ان کے لئے دنیا میں (بھی بڑی) رسوائی ہے اور آخرت میں (بھی) بڑا عذاب ہے ۱۱۴ اور اللہ ہی کا مشرق (بھی) اور مغرب (بھی) سو تم جدھر کو بھی مُنہ پھیرو اللہ ہی کی ذات اللہ بڑا وسعت والا ہے، بڑا علم والا ہے" ۱۱۵

## تشریحات لغوی و تفسیری مطالب

وَقَالَتِ الْیَهُوْدُ لَیْسَتِ النَّصٰرٰی عَلٰی شَیْءٍ ۔ وَقَالَتْ فعل ماضی واحد مؤنث غائب (قَالَ یَقُوْلُ قَوْلًا)۔ لَیْسَتِ فعل ماضی مؤنث



Marfat.com

لَیْسَ نفی کے لئے آتا ہے اسم مرفوع اور خبر منصوب ہوتی ہے۔ لَیْسَ سے صرف ماضی کے صیغے آتے ہیں مضارع اور امر نہیں آتا ۔ شَیْءٌ کسی ثابت شدہ موجود کو "شیٔ" کہتے ہیں ۔ محض خیالی اعتقادی باتوں کا جنکا خارج میں کوئی وجود نہ ہو ان پر "شیٔ" کے لفظ کا اطلاق نہیں کیا جاتا۔ یہود نے کہا کہ نصاریٰ کا دین صحیح نہیں اور وہ دینِ حقیقی سے بیگانہ ہیں۔

وَقَالَتِ النَّصٰرٰی لَیْسَتِ الْیَهُوْدُ عَلٰی شَیْءٍ نصاریٰ نے کہا انکارِ مسیح کی وجہ سے یہود باطل پر ہیں اور حق سے بیگانہ۔

وَهُمْ یَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ۔ وَهُمْ ضمیر جمع مذکر غائب "اَیْ یَتْلُوْا کُلٌّ مِنْهُمْ" ۔ یَتْلُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (تَلٰی یَتْلُوْ تِلَاوَةً) ۔ الْكِتٰبَ سے مراد تورات و انجیل۔ حالانکہ ان میں سے ہر فریق اپنی کتاب پڑھتا ہے گروہِ اوّل یعنی یہود کی کتاب تورات ہے جس میں حضرت مسیحؑ کی بشارت موجود ہے پس اس لحاظ سے وہ خود اپنی کتاب کے مخالف ہیں۔ دوسرے گروہ نصاریٰ کی کتاب انجیل ہے جو تورات کا تتمہ ہے۔ اس لحاظ سے ان دونوں گروہوں کا دین ایک ہی ہے اور ان کی مشترکہ کتاب ان پر حجت ہے ۔ وَهُمْ یَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ میں واؤ حال کے لئے درآنحالیکہ وہ کتاب کی تلاوت کرتے ہیں

كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۔ كَذٰلِكَ ۔ نَحْوَ ذٰلِكَ اسی طرح کی بے معنی اور بیہودہ بات۔ اَلَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۔ لَا کلمہ نفی۔ یَعْلَمُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب۔ اَلَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ سے مراد مشرکینِ عرب ہیں ۔ مِثْلَ قَوْلِهِمْ انہی جیسی بات یعنی یہود و نصاریٰ



Marfat.com

جس طرح ایک دوسرے کی تکذیب کرتے تھے اسی طرح مشرکینِ عرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرنے لگے ۔ وَقَالَ السَّدِی فَهُمُ الْعَرَبُ قَالُوْا لَيْسَ مُحَمَّدٌ عَلٰى شَيْءٍ (ابن کثیر)

فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝

يَحْكُمُ مضارع واحد مذکر غائب (حکم یحکم حکما) ۔ بَيْنَهُمْ سے مراد اہلِ حق و ایمان اور اہلِ باطل و کفر کے درمیان۔ يَحْكُمُ بَيْنَ الْحَيِّ وَالْمُبْطِلِ (کبیر) فِيْمَا (فِيْ۔ مَا) اس بات میں يَخْتَلِفُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (اِخْتَلَفَ يَخْتَلِفُ اِخْتِلَافٌ (باب افتعال) اس آیت کے سبب نزول میں روایت ہے کہ یہودِ مدینہ نے نجرانی نصاریٰ کے وفد کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جھگڑا کیا ۔ ہر گروہ نے دوسرے گروہ کو گمراہ قرار دیا اور اس کے دین کو باطل ٹھہرایا اس آیت میں ان دونوں کے لئے تنبیہ اور عبرت ہے کہ ان کا ایک دوسرے کو گمراہ قرار دینا خلافِ حقیقت ہے اسلئے کہ یہود کی کتاب ہی کتاب نصاریٰ کی بنیاد ہے اور کتاب نصاریٰ یہود ہی کی کتاب کا تتمہ ہے۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ

خَرَابِهَا ۔ مَنْ استفہامیہ انکاریہ ۔ اَظْلَمُ افعل تفضیل من الظلم بڑا ظالم ۔ مِمَّنْ 'مِنْ' اور 'مَا' سے مرکب ہے (مِنْ ۔ مَا) ۔ مَنَعَ ماضی واحد مذکر غائب (مَنَعَ يَمْنَعُ مَنْعًا) مَسَاجِدَ واحد مَسْجِدٌ سجدہ کرنے کی جگہ ۔ اَنْ ناصبہ ۔ يُذْكَرَ مضارع مجہول واحد مذکر غائب (ذَكَرَ يَذْكُرُ ذِكْرًا) ۔ فِيْهَا ضمیر مؤنث رَاجِعٌ اِلَى الْمَسْجِدِ اِسْمُهٗ ۔ هٗ اس کا نام



Marfat.com

یعنی اللہ کی عبادت ۔ سَعٰی ماضی واحد مذکر غائب (سَعٰی یَسْعٰی سَعْیٌ)
فِیْ خَرَابِهَا تعمیر کے مقابلہ میں خراب اور تخریب کا لفظ آتا ہے۔ آیت کا
مفہوم یہ ہے کہ اس سے بڑھ کر کوئی ظالم نہیں جو اللہ کے گھروں میں لوگوں
کو عبادت سے منع کرتا ہے اور ان کی تخریب اور ہدم کی کوشش کرتا ہے
اس آیت کی تشریح کی مختلف وجوہ ہیں ایک یہ ہے کہ اس میں اشارہ ہے
اس حادثہ کی طرف جو مسیحؑ کے ستر سال بعد وقوع پذیر ہوا اور یہ نبطش
رومانی کا بیت المقدس میں دخول اور اس کی تخریب سے متعلق ہے حتی کہ
شہر مٹی کا ڈھیر بن کر رہ گیا۔ اس نے ہیکل سلیمان کو توڑا یہاں تک کہ صرف
اس کے منتشر ٹکڑے رہ گئے ۔ یہود کے پاس تورات کے جو نسخے موجود تھے انہیں
بھی جلا ڈالا ۔ مفتی محمد عبدہٗ کہتے ہیں کہ اس خبر کے سچے یا جھوٹے ہونے کی ہمارے
پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔ جب تک کوئی صحیح تاریخی شہادت اس کی تائید نہ
کرے عجیب بات یہ ہے کہ ابن جریر الطبری نے اپنی تفسیر میں کہا ہے کہ بخت
نصر بابلی نے مسیحوں کے اتحاد سے بیت المقدس کو تباہ کیا تھا حالانکہ بخت نصر
کا حادثہ مسیحؑ سے ۶۳۲ برس پہلے پیش آیا تھا۔ اور نیال الرومانی نے مسیحؑ سے ایک
سو تیس سال بعد پرانے یروشلم کے کھنڈرات پر نئے شہر کی بنیاد رکھی اور
اسے مزین کیا اس نے اس شہر میں یہود کے داخلہ کو ممنوع قرار دیا اور حکم دیا کہ
جو یہودی اس شہر میں داخل ہو اسے قتل کر دیا جائے اس کے بے پناہ ظلم و
ستم کی وجہ سے یہود اسے بخت نصر ثانی کے نام سے پکارتے ہیں ۔

توجیہ ثانی: بعض مفسرین کی رائے ہے کہ یہ آیت عمرہ حدیبیہ کے بارے
میں نازل ہوئی ہے جبکہ مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے



Marfat.com

صحابہ کرامؓ کو مکہ میں داخل ہونے سے روکا لیکن اس پر یہ اعتراض کیا گیا کہ مشرکین نے دخول مکہ سے تو روکا تھا لیکن کعبہ کی تخریب کی بجائے وہ اس کی تعظیم کرتے تھے اور اسے ہمیشہ کے لئے اپنے لئے باعثِ عزت و افتخار سمجھتے تھے لیکن ہو سکتا ہے کہ آیت الگ الگ دو باتوں کے بارے میں بتاتی ہو پس مساجد اللہ میں ذکر اللہ سے روکنے والوں سے مراد مشرکین مکہ ہوں اور مساجد اللہ کی تخریب میں سعی کرنے والوں سے مراد مشرکین رومانی ہوں.

تیسری توجیہ: آیت سے اس بات کا پتہ نہیں چلتا کہ یہ امر واقع ہو چکا ہے بلکہ ہو سکتا ہے کہ بعد میں آنے والے حادثہ کے بارے میں ہو جیسے کہ بعد کے زمانہ میں صلیبی جنگوں کے دوران عیسائیوں نے بیت المقدس پر قبضہ کر لیا اور مسلمانوں کو مسجد اقصیٰ میں داخل ہونے سے روکا اور اکثر جگہوں پر مسلمانوں کی مساجد کو منہدم کیا.

چوتھی توجیہ: یہ بھی آنے والے حادثات سے متعلق ہو سکتی ہے جیسے کہ قرامطہ نے کعبۃ اللہ کو منہدم کیا مسلمانوں کو وہاں جانے سے روکا اور بہت سی مساجد کو مسمار کیا گویا کہ اللہ تعالیٰ نے اخبار بالغیب کے طور پر اس حادثہ عظیمہ کی خبر دی۔ بہرحال آیتِ کریمہ خواہ کسی گزشتہ حادثہ یا آنے والے حادثہ کی خبر دیتی ہو، ایسے معابد جہاں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہو ان کی تعظیم کو واجب قرار دیتی ہے اور تخریب کو حرام اور جو کوئی بھی ان کی تخریب کی کوشش کریگا وہ اظلم الناس میں شامل ہوگا.

أُولَٰئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَن يَدْخُلُوهَا إِلَّا خَائِفِينَ ۚ ـــ أُولَٰئِكَ

اسم اشارہ جمع مذکر بعید۔ ما نافیہ۔ کان فعل ماضی واحد مذکر غائب



Marfat.com

مَا كَانَ لَهُمْ ۔ ما ینبغی لھم ان کے لئے مناسب ہی نہیں ۔ یہ لوگ اس لائق ہی نہیں ۔ اَنْ مصدریہ ۔ یَدْخُلُوْا مضارع جمع مذکر غائب (دَخَلَ یَدْخُلُ دَخْلًا) ۔ ھَا ضمیر راجع الی المساجد ۔ اِلَّا کلمہ استثنا ۔ خَآئِفِیْنَ واحد خائف ہے ۔ ڈرتے ہوئے ۔ غیر مسلم کفار کے لئے مساجد میں مسلمانوں کی اجازت کے بغیر داخلہ ممنوع ہے اگر مساجد سے مراد مسجد الحرام لی جائے تو غیر مسلموں کے لئے داخلہ مطلقاً ممنوع ہوگا ۔ اَلْمُرَادُ بِالْمَسَاجِدِ الْمَسْجِدُ الْحَرَامِ (سلام)

لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۔ خِزْيٌ ۔ ھَوَانٌ وَ ذِلَّةٌ ان کے لئے دنیا میں ذلت و خواری ہے ۔

وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ یعنی دنیا کی ذلت و خواری کے ساتھ آخرت میں بھی انہیں عذاب عظیم یعنی عذاب جہنم کا سامنا کرنا ہوگا ۔

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۔ وَ لِلّٰهِ لام اختصاص کے لئے ہے ۔ اَللَّامُ لِاخْتِصَاصٍ اَیْ هُوَ خَالِقُهَا وَ مَالِكُهَا (کبیر) ۔ اَلْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ سے مراد تمام سرزمین مشرق اور مغرب اس کے دو اطراف ہیں ۔

فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ۔ فَاَیْنَمَا ۔ حَیْثُ مَا ۔ عَنْ مُجَاهِدٍ تَعَالَ حَیْثُ مَا كُنْتُمْ (ابن جریر) جہاں کہیں بھی تم ہو ۔ تُوَلُّوْا تم رُخ کرو ۔ منہ پھیرو ۔ مضارع جمع مذکر حاضر ۔ یعنی تم جس طرف بھی منہ پھیرو ۔ ثَمَّ ظرف مکان بعید ۔ وَجْهُ اللّٰهِ ۔ وجہ ۔ جہت ۔ وجہ اللہ سے مراد اللہ کی ذات ۔ بِمَا عُبِّرَتْ عَنِ الذَّاتِ بِالْوَجْهِ (راغب) ۔ هٰذَا یَدُلُّ عَلٰی نَفْیِ الْجِهَةِ وَالْمَكَانِ عَنْهُ تَعَالٰی لِاسْتِحَالَةِ ذٰلِكَ عَلَیْهِ (ابن العربی) اللہ تعالیٰ کے لئے جہت و مکان کا تعین محال ہے ۔ آیت کا مطلب یہ ہے کہ نماز میں جس طرف بھی تم رخ کرو اسی طرف اللہ کی ذات ہے ۔



Marfat.com

عابد کے لیے ضروری ہے کہ اپنی عبادت میں اپنے معبود کی ذات کو اپنا قبلہ قرار دے لیکن اللہ تعالیٰ کی ذات مادہ اور جہت سے منزہ ہے اس طور پر اللہ کی ذات کا استقبال محال ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک مخصوص مکان کو مقرر فرمایا کہ اس کے بندے اپنی عبادت میں اس مخصوص مکان کا استقبال کریں اس طرح اللہ تعالیٰ نے اس مکان کے استقبال کو اپنی ذات کا استقبال قرار دیا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۝ ۔ وَاسِعٌ یعنی تمام کائنات پر محیط ہے عَلِیْمٌ ۔ مبالغہ من العلم ۔ اللہ تعالیٰ کی ذات محدود نہیں، وہ جہت و مکان سے بالاتر ہے۔ تم جہاں کہیں بھی اس کی طرف متوجہ ہو گے وہ تمہاری عبادت سے باخبر ہو گا۔ ملل سابقہ میں ہیکل اور معبد کے بغیر اللہ کی عبادت نہیں کی جا سکتی ہے۔ اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ اس کی عبادت ہیکل اور معبد کے ساتھ منحصر نہیں ہے۔ عبادت گاہوں کی تخریب اور بے حرمتی گناہِ عظیم ہے اس لئے کہ اس کی عبادت کے لئے یہ مخصوص مقامات ہیں لیکن اس کی عبادت تو ہر کہیں ہو سکتی ہے۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ۝ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا



Marfat.com

يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ
لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ
قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ
بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۙ وَّلَا تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ
الْجَحِيْمِ ۝ وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى
حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ؕ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ
الْهُدٰى ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِيْ
جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا
نَصِيْرٍ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ | قَالُوا | اتَّخَذَ | اللّٰهُ | وَلَدًا |
| اور | انہوں نے کہا | بنالیا | اللہ نے | بیٹا |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| سُبْحٰنَ | هٗ | بَلْ | لَّهٗ | مَا |
| پاک ہے | وہ | بلکہ | واسطے اسی کے | جو کچھ |
| فِی | السَّمٰوٰتِ | وَ | الْاَرْضِ | كُلٌّ |
| میں | آسمانوں | اور | زمین میں ہے | سب کے سب |
| لَّهٗ | قَانِتُوْنَ | بَدِيْعُ | السَّمٰوٰتِ | وَ |
| واسطے اسکے | فرمانبردار ہیں | بنانے والا ہے | آسمانوں | اور |
| الْاَرْضِ | وَ اِذَا | قَضٰٓى | اَمْرًا | فَ |
| زمین کا | اور جب | حکم کرتا ہے | کوئی کام | پس |
| اِنَّمَا | يَقُوْلُ | لَهٗ | كُنْ | فَيَكُوْنُ |
| سوائے اسکے نہیں | وہ کہتا ہے | واسطے اسکے | ہو جا | پس ہو جاتا ہے |
| وَ قَالَ | الَّذِيْنَ | لَا | يَعْلَمُوْنَ | لَوْلَا |
| اور کہا | ان لوگوں نے | کہ نہیں | علم رکھتے | کیوں نہیں |
| يُكَلِّمُنَا | اللّٰهُ | اَوْ | تَاْتِيْنَا | |
| کلام کرتا ہے | ہم سے | اللہ | یا | آتی ہمارے پاس |
| اٰيَةٌ | كَذٰلِكَ | قَالَ | الَّذِيْنَ | مِنْ |
| کوئی نشانی | اسی طرح | کہا | ان لوگوں نے | (سے) |
| قَبْلِ | هِمْ | مِثْلَ | قَوْلِ | هِمْ |
| پہلے سے | ان سے | مانند | قول | انکے |
| تَشَابَهَتْ | قُلُوْبُ | هُمْ | قَدْ | بَيَّنَّا |
| ملتے جلتے ہو گئے ہیں | دل | انکے | بیشک | ہم نے بیان کر دیئے |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| الْاٰيٰتِ | لِ | قَوْمٍ | يُّوْقِنُوْنَ | اِنَّآ |
| نشانیاں | واسطے | قوم | جو یقین رکھتے ہیں | بیشک ہم نے |
| اَرْسَلْنَا | كَ | بِ | الْحَقِّ | بَشِيْرًا |
| ہم نے بھیجا | تجھے | ساتھ | حق | بشارت دینے والا |
| وَّ | نَذِيْرًا ۙ | وَ لَا | تُسْئَلُ | عَنْ |
| اور | ڈرانے والا | اور نہ | تو پوچھا جائیگا | (سے) |
| اَصْحٰبِ | الْجَحِيْمِ | وَ | لَنْ | تَرْضٰى |
| صاحب ساتھی | جہنم کے | اور | ہرگز | راضی نہ ہونگے |
| عَنْ | كَ | الْيَهُوْدُ | وَ لَا | النَّصٰرٰى |
| (سے) | تجھ سے | یہودی | اور نہ | نصاریٰ |
| حَتّٰى | تَتَّبِعَ | مِلَّتَ | هُمْ | قُلْ |
| یہاں تک کہ | تو انکا تابع کرے | ملت۔مذہب | ان کی | کہہ دے |
| اِنَّ | هُدَى | اللّٰهِ | هُوَ | الْهُدٰى |
| بیشک | ہدایت | اللہ (کی) | وہ (وہی) | ہدایت ہے |
| وَ | لَئِنِ | اتَّبَعْتَ | اَهْوَآءَ | هُمْ |
| اور | اگر | تو نے تابعداری کی | خواہشات | ان کی |
| بَعْدَ | الَّذِيْ | جَآءَكَ | مِنَ | الْعِلْمِ |
| بعد | اسکے کہ | آیا تیرے | (سے) | علم سے |
| مَا | لَ | كَ | مِنَ | اللّٰهِ |
| نہیں | واسطے | تیرے | سے | اللہ |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| مِنْ | وَّلِیٍّ | وَّ | لَا | نَصِیْرٍ |
| سے | دوست | اور | نہ | مددگار |

"یہ لوگ کہتے ہیں کہ اللہ نے ایک بیٹا بنا لیا ہے۔ پاک ہے وہ اصل یہی ہے کہ اسی کی مِلک ہے جو کچھ بھی آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کے حکم بردار ہیں ۱۱۶ وہ (موجد) ہے آسمانوں اور زمین کا اور جب کسی کام کا کرنا ٹھہرا لیتا ہے تو بس اتنا ہی اس سے کہتا ہے (کہ) ہو جا۔ بس وہ ہو جاتا ہے ۱۱۷ اور جنہیں علم سے بہرہ نہیں وہ کہتے ہیں کہ اللہ ہم سے کلام کیوں نہیں کرتا؟ یا ہمارے پاس کوئی نشان (عظیم) کیوں نہیں آجاتا؟ اسی طرح وہ لوگ کہہ چکے ہیں جو ان سے پہلے ہو چکے ہیں انہیں کا سا کہنا ان کے قلوب متشابہ ہو گئے ہم نے اپنے نشان تو کھول کھول دیئے ہیں ان لوگوں کے لئے جو یقین رکھتے ہیں ۱۱۸ ہم نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر اور آپ سے اہلِ دوزخ کی بابت کچھ بھی پوچھ نہ ہوگی ۱۱۹ اور آپ سے یہود و نصاریٰ ہرگز خوش نہ ہوں گے جب تک کہ آپ ان کے مذہب کے پیرو کار نہ ہو جائیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ اللہ کی (بتلائی ہوئی) تو راہ بس وہی ہے اور اگر آپ بعد اس علم کے جو آپ کو پہنچ چکا ہے ان کی خواہشوں کی پیروی کرنے لگے تو آپ کے لئے اللہ (کی گرفت) کے مقابلہ میں نہ کوئی یار ہوگا نہ مددگار ۱۲۰"



Marfat.com

# تشریحات لغوی و تفسیری مطالب

وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۔ وَقَالُوْا ماضی جمع مذکر غائب (قَالَ یَقُوْلُ قَوْلًا) ۔ اِتَّخَذَ ماضی واحد مذکر غائب (اِتَّخَذَ یَتَّخِذُ اِتِّخَاذًا ۔ باب افتعال) پکڑنا ۔ بنا لینا ۔ ٹھہرا لینا بنا رکھا ہے ایک بیٹا ۔ اِتِّخَاذِ وَلَد کے معنی ہیں کہ گویا اللہ نے کسی کو متبنیٰ کر لیا ہے۔

یہود حضرت علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا اور نصاریٰ عیسیٰ علیہ السلام کو ابن اللہ قرار دیتے تھے اور مشرکین ملائکہ کو اللہ کی بیٹیاں کہتے تھے۔

سُبْحٰنَهٗ ۔ سُبْحَانَ مصدر ہے بمعنی تسبیح (سَبَّحَ یُسَبِّحُ تَسْبِیْحًا باب تفعیل) صاحب قاموس نے اسے تسبیح کا اسم علم قرار دیا ہے یعنی اس کی ذات اس سے پاک منزہ اور بالاتر ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے "سبحان" کے کلمہ سے اپنی ذات کو منزہ قرار دیا ہے اور اس میں تنزیہ سے التعجب کے معنی پائے جاتے ہیں ولد ہونے کے لئے والد اور ولد میں مجانست ضروری ہے ۔ کائنات کی کوئی چیز اس کی ہم جنس نہیں ہو سکتی زمین و آسمان اور ان کے اندر سب کچھ کا وہ مالک ہے (المنار)

بَلْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔ بَلْ کلمۂ اضراب بلکہ زمین و آسمان میں جو کچھ ہے وہ سب کا مالک ہے۔

كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ۔ کائنات کی تمام اشیاء ۔ قَانِتُوْنَ اسم فاعل مِنَ الْقُنُوْت ۔ قنوت کے معنی طاعت اور خضوع کے ہیں ۔ مُنْقَادُوْنَ لَا یَمْتَنِعُوْنَ عَنْ مَشِیَّتِهٖ وَتَکْوِیْنِهٖ (بیضاوی) کائنات کی تمام چیزیں اپنے جسم



Marfat.com

کی شہادت اور زبانِ حال سے اللہ کی عبودت و طاعت کا اقرار کرتی ہیں اور اس کی مشیت اور تکوین کے مطابق کام کرتی ہیں .

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔ بَدِيْعٌ فعیل کے وزن پر مُبْدِعٌ کے معنی میں ہے جیسے سمیع مسمع کے معنی میں آتا ہے اس کا مادہ ابداع ہے جس کے معنی ہیں ( اِخْتَرَعَ الشَّیْءَ عَلٰی غَیْرِ مِثَالٍ سَبَقَ) کسی سابقہ مثال یا مادہ کے بغیر کسی چیز کے عالمِ وجود میں لانے کو ابداع کہتے ہیں ۔ (اَبْدَعَ یُبْدِعُ اِبْدَاعًا) اَلْاِبْدَاعُ اِنْشَاءُ صَنْعَةٍ بِلَا اِحْتِذَاءٍ وَاِقْتِدَاءٍ (راغب) کسی مثال یا نمونہ کے بغیر کسی چیز کی ایجاد کو اِبْدَاع کہا جاتا ہے ۔ اِبْدَاع کا لفظ تمام مشرک قوموں کے غلط مفروضات کی تردید کرتا ہے.

وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۔ اِذَا کلمہ شرط قَضٰٓى واحد مذکر غائب (قَضٰی یَقْضِیْ قَضَاءً) ۔ اَرَادَ وَ قَدَّرَ ۔ قَضٰی کے معنی ہیں اس نے ارادہ کیا اور مقدر کیا ۔ فَاِنَّمَا کلمہ حصر ۔ يَقُوْلُ مضارع واحد مذکر غائب (قَالَ یَقُوْلُ قَوْلًا) ۔ كُنْ فعل امر (كَانَ یَكُوْنُ كَوْنًا) ۔ فَيَكُوْنُ ۔ مضارع جمع مذکر یعنی جب وہ کسی امر کے ایجاد اور پیدا کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو صرف یہ کہہ دیتا ہے کہ ہو جا پس وہ چیز موجود ہو جاتی ہے جمہور علماء کی رائے ہے کہ فَيَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ بطور تمثیل کے ہے مطلب یہ ہے کہ اس کا ارادہ اس چیز کے عالمِ وجود میں آنے کا فوراً باعث بنتا ہے اس سے مراد یہ نہیں کہ وہ لفظ "کُنْ" کہتا ہے تو اشیاء عالمِ وجود میں آتی ہیں.

اَلْمُرَادُ مِنْ هٰذِهِ الْكَلِمَةِ سُرْعَةُ نَفَاذِ قُدْرَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْ تَكْوِيْنِ الْاَشْيَاءِ

(کبیر)



Marfat.com

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ـــ لَا يَعْلَمُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (علم یعلم علما) مشرکینِ عرب کتاب وشرائع سے جاہل۔ وَالْمُرَادُ جَهَلَةُ الْمُشْرِكِيْنَ وَعَلَيْهِ اَكْثَرُ الْمُفَسِّرِيْنَ (روح).

لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ لَوْلَا بمعنی هَلَّا کیوں نہیں يُكَلِّمُنَا مضارع واحد مذکر غائب (كَلَّمَ يُكَلِّمُ تَكْلِيْمًا) وہ ہم سے کلام کیوں نہیں کرتا جیسے کہ انبیاء اور رسولوں سے کرتا ہے (ابن جریر).

اَوْ تَاْتِيْنَا اٰيَةٌ ـــ اَوْ کلمہ اختیار دو میں سے ایک چیز بتلانے کے لئے آتا ہے تَاْتِيْنَا مضارع واحد مؤنث (اَتٰى يَاْتِيْ اِتْيَانًا) اٰيَةٌ نشانی۔ علامت۔ آیۃ کا لفظ معجزہ کے معنی میں بھی آتا ہے۔ تکبر اور عناد کے طور پر کہتے یا ہمارے پاس عظیم معجزہ کیوں نہیں آجاتا.

كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ـــ كَذٰلِكَ کلمہ تشبیہ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ پرانے زمانہ کے مشرکین نے بھی ایسی ہی بات کہی تھی۔ مِثْلَ قَوْلِهِمْ اَیْ مِثْلَ هٰذَا الْبَاطِلِ الشَّنِيْعِ.

تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ـــ تَشَابَهَتْ ماضی واحد مؤنث غائب (تَشَابَهَ يَتَشَابَهُ تَشَابُهًا) باب تفاعل۔ قُلُوْب جمع قلب کی یعنی ان کے قلب حق ناشناسی اور بے بصیرتی میں بچھلوں کے قلب سے پوری مشابہت رکھتے ہیں.

قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝ ـــ قَدْ کلمہ تحقیق کلام بَيَّنَّا ماضی جمع متکلم (بَيَّنَ يُبَيِّنُ تِبْيَانًا) واضح کرنا۔ کھول کر بیان کرنا ـــ الْاٰيٰت واحد آیۃ۔ نشانی ـــ يُوْقِنُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (اَيْقَنَ يُوْقِنُ اِيْقَانًا)



Marfat.com

شک وشبہ کے دُور کرنے کو یقین کہا جاتا ہے۔ اَلْیَقِیْنُ اِزَاحَۃُ الشَّکِ وَالْعِلْمُ وَتَحْقِیْقُ الْاَمْرِ وَنَقِیْضُہُ الشَّکُّ ۔۔۔ حق ایک ہے اور اس کے مقابل باطل اور ضلال ہے جس کی بیشمار صورتیں ہو سکتی ہیں ۔۔ آیت کے معنی ہیں کہ ہم نے حق و یقین طلب کرنے والوں کے لئے دلائل اور براہین قائم کر دیئے ہیں.

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا ۔ اَرْسَلْنٰكَ ماضی جمع متکلم (اَرْسَلَ یُرْسِلُ اِرْسَالًا) ۔ بِالْحَقِّ صداقت اور حقانیت کے ساتھ یا دینِ حق کے ساتھ ۔ بَشِیْرًا بروزن فعیل بمعنی مبشر کے ہیں۔ بشارت دینے والا ۔ نَذِیْرًا بروزن فعیل بمعنی المنذر ڈرانے والا۔ خوف دلانے والا ۔۔ (انذر ینذر انذارا) یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے تمہیں دینِ حق کے ساتھ مؤمنوں کے لئے خوشخبری دینے والا اور انکار حق کرنے والوں کے لئے عذابِ جہنم سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے.

وَلَا تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِ ۔ لَا کلمہ نفی تُسْـَٔلُ مضارع مجہول واحد مؤنث (سَئَلَ یَسْئَلُ سُؤَالًا) ۔ اَلْجَحِیْمِ آگ کے شعلوں کی شدت کو کہتے ہیں یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم دعوتِ حق کی آپکی طرف سے مکمل تبلیغ کے بعد بھی اگر وہ حق کی طرف رجوع نہیں کرتے تو ایسے اہلِ جہنم کے بارے میں آپ سے کچھ بھی پوچھ نہیں ہوگی

وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْیَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ

وَلَنْ تَرْضٰى مضارع واحد مخاطب تاکید نفی بلن (رَضِیَ یَرْضٰی رَضًا).
الْیَهُوْدُ وَلَا النَّصَارٰی نہ یہود اور نہ نصاریٰ ۔ حَتّٰی ناصبۃ المضارع یہاں تک



Marfat.com

کہ تَتَّبِعَ مضارع واحد مذکر مخاطب (اِتَّبَعَ یَتَّبِعُ اِتِّبَاعًا) ۔ مِلَّتَ کے معنی مذہب اور طریقہ کے ہیں اس کی جمع ملل آتی ہے ملت کے لغوی معنی الطَّرِیْقَۃُ الْمُسْلُوْکَۃُ کے ہیں پھر شریعتِ الٰہی کے لئے مستعمل ہونے لگا۔ دِین اور ملت میں یہ فرق ہے کہ دین کا استعمال اللہ اور افرادِ امت کے سلسلہ میں ہوتا ہے مثلاً دینِ اللہ اور ملت کا استعمال نبی اور جماعت کے لئے مثلاً ملتِ ابراہیم یا ملت یہود (راغب)۔ یعنی آپؐ سے یہود اور نصاریٰ قطعاً راضی نہیں ہونگے یہاں تک کہ آپ اپنے دینِ اسلام کو چھوڑ کر ان کے غلط مذہب کی پیروی نہ کریں۔

قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۔ قُلْ فعل امر (قَالَ یَقُوْلُ قَوْلًا)۔ هُدَى اللّٰهِ دینِ اسلام (اللہ کی ہدایت) ۔ هُوَ الْهُدٰى۔ هُوَ الْحَقّ وہی حق ہے یعنی اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپؐ ان سے کہہ دیجئے کہ دینِ اسلام ہی حق ہے اور اس کے ماسوا گمراہی اور ضلال ہے۔

وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِیْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۔

وَلَئِن میں لام قسم کا ہے اور اِنْ شرطیہ ۔ اتَّبَعْتَ ماضی واحد مذکر مخاطب (اِتَّبَعَ یَتَّبِعُ اِتِّبَاعًا) ۔ اَهْوَآءَ نفسانی خواہشوں پر مبنی آراء ۔ بَعْدَ الَّذِیْ اس کے بعد کہ ۔ جَآءَ ماضی واحد مذکر غائب ۔ كَ ضمیر مخاطب ۔ الْعِلْم سے مراد وحیِ الٰہی ہے یعنی وحیِ الٰہی کے بعد اگر آپ نے ان کے خیالاتِ فاسدہ کی پیروی کی۔

مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ۔ ما نافیہ ۔ وَلِیّ دوست یار ۔ نَصِیْرٍ مددگار ۔ اَلْخِطَابُ مَعَ الرَّسُوْلِ وَالْاَمْرُ لِاُمَّتِہٖ (ابن کثیر) خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف لفظاً ہے ورنہ مراد امت ہے۔



Marfat.com

اس میں یہود و نصاریٰ کے طور طریقے اپنانے میں اُمت کے لئے سخت تہدید اور وعید شدید ہے، اور قیامت تک کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطاب کی صورت میں امتِ مسلمہ کو کتاب و سنت سے انحراف اور یہود و نصاریٰ کے اتباع سے سختی سے روکا گیا ہے۔

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اَلَّذِيْنَ | اٰتَىٰ | نَا هُمْ | الْكِتٰبَ | يَتْلُوْنَ |
| وہ جو کہ | دی | ہم نے ان کو | کتاب | وہ تلاوت کرتے ہیں |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| هٗ | حَقَّ | تِلَاوَتِ | هٖ | اُولٰٓئِكَ |
| اس کو | (جیسے کہ حق ہے) | تلاوت | اسکی کا | وہی لوگ |
| يُؤْمِنُوْنَ | بِ هٖ | وَ | مَنْ | يَّكْفُرْ |
| ایمان رکھتے ہیں | ساتھ اسکے | اور | جو کوئی | کفر کرتا ہے |
| بِ هٖ | فَ | اُولٰٓئِكَ | هُمُ | الْخٰسِرُوْنَ |
| ساتھ اسکے | پس | وہی | وہ | خسارہ پانے والے ہیں |
| يَا | بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ | اذْكُرُوْا | نِعْمَتِ | يَ |
| اے | بنی اسرائیل | یاد کرو | نعمت | میری |
| الَّتِيْٓ | اَنْعَمْتُ | عَلَيْ | كُمْ | وَ |
| جو | میں نے انعام کی | پر | تمہارے | اور |
| اَنِّيْ | فَضَّلْتُ | كُمْ | عَلَى | الْعٰلَمِيْنَ |
| بیشک میں نے | فضیلت دی | تم کو | اوپر | تمام جہانوں کے |
| وَ | اتَّقُوْا | يَوْمًا | لَّا | تَجْزِيْ |
| اور | ڈرو | (ایسے دن سے) | نہ | کام آئے گا |
| نَفْسٌ | عَنْ | نَّفْسٍ | شَيْئًا | وَّ لَا |
| کوئی نفس | (سے) | کسی نفس سے | کچھ بھی | اور نہ |
| يُقْبَلُ | مِنْ هَا | عَدْلٌ | وَّ لَا | تَنْفَعُ |
| قبول کیا جائیگا | (سے) اس (نفس) سے | کوئی عوض | اور نہ | نفع دے گی |
| هَا | شَفَاعَةٌ | وَ لَا | هُمْ | يُنْصَرُوْنَ |
| اس (نفس) کو | کوئی شفاعت | اور نہ | وہ | مدد کئے جائیں گے |



Marfat.com

"جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے اور وہ اسے پڑھتے ہیں جس طرح اس کے پڑھنے کا حق ہے۔ وہ لوگ اس پر ایمان لے آئیں گے اور جو کوئی اس سے کفر (اختیار) کرے گا تو یہی لوگ (پورا) نقصان اٹھانے والے ہیں ۱۲۱ اے بنی اسرائیل میری وہ نعمتیں یاد کرو جو میں نے تم کو بخشیں اور یہ کہ میں نے تمہیں دنیا جہان والوں پر فضیلت دی ۱۲۲ اور اس روز سے ڈرو جب نہ کوئی کسی کے بھی کام آئے گا اور نہ اس کی طرف سے معاوضہ قبول کیا جائے گا اور نہ اسے سفارش نفع پہنچا سکے گی اور نہ انہیں مدد ہی پہنچ سکے گی ۱۲۳"

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

اَلَّذِیْنَ اسم موصول جمع مذکر۔ واحد اَلَّذِیْ۔

اٰتَیْنٰھُمُ ماضی جمع متکلم (اٰتٰی یُؤْتِیْ اِیْتَاءً)

الْکِتٰبَ سے مراد توریت ہے۔ "ھُوَالتَّوْرَاۃُ" (ابن جریر) یہ مبتدا ہے

اُولٰٓئِکَ یُؤْمِنُوْنَ بِہٖ اس کی خبر ہے۔

یَتْلُوْنَہٗ مضارع واحد مذکر غائب (تَلٰی یَتْلُوْ تِلَاوَۃً) اس کی تلاوت کرتے ہیں۔

حَقَّ تِلَاوَتِہٖ کا مطلب یہ ہے کہ اسے سمجھتے اور اس پر عمل کرتے ہیں۔

اُولٰٓئِکَ یُؤْمِنُوْنَ بِہٖ ۔ یُؤْمِنُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب



Marfat.com

(اٰمَنَ يُؤْمِنُ اِيْمَانًا) ۔ یہ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ کی خبر ہے۔ بہ کی ضمیر کا مرجع۔ بعض نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بعض نے الکتب کو قرار دیا ہے مطلب یہ ہے کہ اہل کتاب میں سے جو لوگ اپنی کتاب کو غور و تدبر سے پڑھتے ہیں وہ لوگ اس پر ایمان لے آئیں گے اور اسلام قبول کرلیں گے اور قرآن کی صداقت اور حقانیت کے قائل ہو جائیں گے.

وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ ۔ وَمَنْ موصول يَكْفُرْ مضارع واحد مذکر غائب (كَفَرَ يَكْفُرُ كُفْرًا)۔ بِهٖ ۔ بِالْكُتُبِ۔ بالقرآن فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۔ الْخَاسِرُوْن اسم فاعل الْخَاسِرُ واحد (خَسِرَ يَخْسَرُ خُسْرًا خَسَارَةً) جس نے کفر کی راہ اختیار کی اور قرآن کا انکار کیا دنیا اور آخرت دونوں میں خسارے میں رہا.

حاصل کلام یہ ہے کہ یہ آیات ایک عظیم امر کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ جو شخص قرآن کو محض تلاوت کی غرض سے پڑھتا ہے اس کی مثال گدھے جیسی ہے جس پر بھاری کتب لدی ہوں

كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا (جمعہ: ۵)

ایمان بالکتاب سے وہ کچھ حظ حاصل نہ کر سکا اس لئے کہ وہ اس کے اسرار کو نہیں سمجھتا اور اللہ کی ہدایت کی معرفت نہیں رکھتا محض الفاظ کا پڑھ لینا ہدایت کا فائدہ نہیں دیتا جبکہ پڑھنے والا ان کے مدلولات کو نہ سمجھتا ہو جیسے کہ ارشاد ہے:

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا. (محمد: ۲۴)

"کیا وہ قرآن میں تدبر و غور نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر قفل لگے



Marfat.com

ہوئے ہیں:"

اور ایک مقام پر ارشاد ہے:

كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ. (ص: ۲۹)

"یہ مبارک کتاب تیری طرف نازل کی گئی تاکہ اس کی آیات میں غور وتدبر سے کام لیں اور اہلِ عقل وشعور اس کی تذکیر کریں۔"

اس میں کوئی شک نہیں کہ جو شخص قرآن کے محض الفاظ کی تلاوت کرتا ہے اور اس کی ہدایت سے روگرداں ہے اور اس قرآن کے وعدہ وعید کی طرف دھیان نہیں دیتا گویا کہ وہ اپنے رب سے استہزاء کرتا ہے اور قرآن اس کے خلاف حجت اور دلیل ہے۔ (وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ)۔

مفتی محمد عبدہٗ مصریؒ کے درسِ قرآن میں شریک حضرات میں سے ایک نے پوچھا کہ علماء تو قرآن کی خالی تلاوت کو عبادت قرار دیتے ہیں؟

مفتی مرحوم نے جواب دیا ہاں یہ درست ہے لیکن انہوں نے یہ نہیں کہا کہ یہ محض اس امر کے لئے نازل کیا گیا ہے اور وہ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں جبکہ اس کا نازل فرمانے والا کہتا ہے کہ

"یہ اس لئے نازل کیا گیا ہے تاکہ اس کی آیات پر تدبر کریں اور اہلِ عقل وشعور اس سے تذکیر حاصل کریں۔"

قرآن وسنت دونوں متعدد مقامات پر اس کی تصریح کرتے ہیں اس کے برخلاف یہ مطلب ہوگا کہ گویا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے تدبر اور تذکر کے بغیر قرآن پڑھنے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ حدیث میں بعد میں آنے والی قوم کا ذکر ہے



Marfat.com

"کہ وہ قرآن پڑھیں گے کہ ان کے حلقوم سے نیچے نہیں اترےگا"
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں شرار الخلق کے نام سے پکارا ہے پس ان اشرار نے قرآن کو گیت اور نغمہ قرار دے لیا ہے اگر ان سے کوئی فہم و تدبر کا مطالبہ کرتا ہے تو انہیں انکا وقار گناہ پر آمادہ کرتا ہے اور اس کہنے والے کے خلاف حجت بازی سے کام لیتے ہوئے مختلف لوگوں کے اقوال و آراء پیش کرتے ہیں۔

مفتی محمد عبدہٗ فرماتے ہیں کہ ہر مسلمان پر خواہ وہ کسی زمان و مکان سے تعلق کیوں نہ رکھتا ہو قرآن سے ہدایت حاصل کرنا واجب اور لازم ہے پس ہر پڑھنے والے کے لئے لازم ہے کہ وہ قرآن کو تدبر و غور سے پڑھے اور اپنے نفس سے اس کے فہم اور اس پر عمل کرنے کا مطالبہ کرے عربی زبان کی معمولی سی تعلیم و معرفت قرآن کو سمجھنے اور اس سے ہدایت حاصل کرنے کے لئے کافی ہو سکتی ہے۔ خلاصہ مطلب یہ ہے کہ "حق تلاوت" کے لحاظ سے تین گروہ ہو سکتے ہیں :

ایک گروہ ان لوگوں کا ہے جو الفاظ و حروف کے صحیح مخارج سے ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور حسن تغنی سے کام لیتے ہیں فہم معانی پر کوئی توجہ نہیں دیتے۔ ان کی مثال:

كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا (جمعہ : ۵)

"ان کی مثال گدھے کی سی ہے جس پر بڑی بڑی کتابیں لدی ہوں"

دوسرا گروہ وہ ہے، جو صحتِ لفظی اور حسنِ ادا کے ساتھ معانی پر بھی غور کرتا ہے لیکن عمل کے معاملے میں صفر ہے۔

تیسرا گروہ ان لوگوں کا ہے جو حقیقی معنوں میں اس آیت کا مصداق ہیں



Marfat.com

وہ غور وتدبر کے ساتھ قرآن کے مفہوم پر عمل پیرا بھی ہوتے ہیں فلاح وکامرانی انہی لوگوں کے لئے ہے۔

یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اذْکُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاَنِّیْ فَضَّلْتُکُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ۝ اس آیت میں تیسری مرتبہ بنی اسرائیل کو مخاطب ٹھہرایا گیا ہے پہلے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی دعوت دی گئی ـــ دوسری مرتبہ حضرت موسیٰؑ اور بنی اسرائیل کے انبیاءؑ کی پیش گوئیوں کی طرف توجہ دلائی گئی ـــ اب تیسری مرتبہ قدیم ترین دور عہدِ ابراہیمی کی طرف توجہ دلائی گئی اور بتایا کہ توحید ونبوت اور امانتِ الٰہی کی پوری طور پر حفاظت کریں۔

یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ یا کلمہ ندا بَنِیْ اِسْرَآءِیْلَ منادیٰ۔ اذْکُرُوْا فعل امر جمع مذکر (ذَکَرَ یَذْکُرُ ذِکْرًا) ـــ نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْکُمْ۔ اَنْعَمْتُ ماضی واحد متکلم (اَنْعَمَ یُنْعِمُ اِنْعَامًا) ـــ وَاَنِّیْ (اَنَّ۔ی) بیشک میں نے فَضَّلْتُکُمْ ماضی واحد متکلم (فَضَّلَ یُفَضِّلُ تَفْضِیْلًا۔ باب تفعیل) فضیلت اور برتری عطا کی کُمْ ضمیر مخاطب ـــ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ واحد عَالَمٌ دنیا جہان والوں پر۔

وَاتَّقُوْا یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْئًا ـــ وَاتَّقُوْا فعل امر جمع مذکر (اتَّقٰی یَتَّقِیْ اِتِّقَاءً۔ باب افتعال)۔ یَوْمًا اس دن سے مراد یوم قیامت لَا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ ـــ لَا تَجْزِیْ مضارع منفی (جَزٰی یَجْزِیْ جَزَاءً) بدلہ اور جزاء۔ شَیْئًا نکرہ مزید تاکید نفی کے لئے ہے۔ کچھ بھی۔ ذرہ بھر بھی۔ گویا وہ ایسا دن ہے کہ اس دن کوئی بھی کسی کی طرف سے کسی قسم کا بدلہ اور جزاء نہیں دے سکے گا۔

بخاری اور مسلم میں ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا فَاطِمَۃُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِیْنِیْ



Marfat.com

مِنْ مَالِی مَاشِئْتِ لَا اُغْنِیْ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا.

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی فاطمہؓ سے کہا تو میرے مال سے جو چاہے مانگ سکتی ہے۔ اللہ کی طرف سے میں تمہیں کچھ بھی عطا نہیں کر سکتا"

قیامت کے دِن ہر نفس کو اس کے اعمال کے مطابق بدلہ دیا جائے گا.

كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ (المدثر: ۳۸)

وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ مضارع مجہول منفی (قَبِلَ يَقْبَلُ قَبُوْلًا) ـ عَدْلٌ

فدیہ۔ معاوضہ۔ یعنی اس دن کسی سے معاوضہ قبول نہیں کیا جائے گا.

وَلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ ـ مضارع منفی (نَفَعَ يَنْفَعُ نَفْعًا) ـ شَفَاعَةٌ

سفارش۔ یہود اور نصاریٰ کا عقیدہ کفارہ پر ہے کہ وہ اپنے انبیاءؑ کی شفاعت سے عذابِ الٰہی سے نجات پالیں گے.

وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ ـ يُنْصَرُوْنَ مضارع مجہول جمع مذکر غائب (نَصَرَ يَنْصُرُ نَصْرًا) اور نہ ہی کسی قسم کی انہیں مدد پہنچ سکے گی۔ یہی بیان آیت نمبر ۴۸ میں اس سے قبل بیان ہو چکا ہے۔ یہاں پھر بطور تاکید اسکا اعادہ کیا گیا ہے.

وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّىْ
جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ ؕ قَالَ لَا
يَنَالُ عَهْدِى الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ



Marfat.com

مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ
اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ
اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ
السُّجُوْدِ ۝ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا
اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا
ثُمَّ اَضْطَرُّهٗٓ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ | اِذَا | ابْتَلٰى | اِبْرَاهِيْمَ | رَبُّ ہٗ | بِ |
| اور | جب | مبتلا کیا | ابراہیم کو | رب اسکے نے | ساتھ |
| كَلِمٰتٍ | فَ | اَتَمَّ | هُنَّ | قَالَ |
| کچھ باتوں کے | پس | پورا کیا | ان کو | اس نے فرمایا |
| اِنِّىْ | جَاعِلُ | كَ | لِ | النَّاسِ |
| بیشک میں | بنانے والا ہوں | تجھے | واسطے | لوگوں کے |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اِمَامًا | قَالَ | وَ مِنْ | ذُرِّيَّتِ | یْ |
| پیشوا | کہا | اور (سے) | اولاد | میری سے |
| قَالَ | لَا | یَنَالُ | عَهْدِ | یْ |
| کہا | نہ | پہنچے گا | عہد | میرا |
| الظّٰلِمِیْنَ | وَ اِذْ | جَعَلْنَا | الْبَیْتَ | مَثَابَةً |
| ظالموں تک | اور جب | ہم نے ٹھہرایا | گھر | (اجتماع کی جگہ مرجع) |
| لِ | النَّاسِ | وَ | اَمْنًا | وَ |
| واسطے | لوگوں کے | اور | مقامِ امن | اور |
| اتَّخِذُوْا | مِنْ | مَّقَامِ | اِبْرٰهٖمَ | مُصَلًّی |
| مقرر کرلو | (سے) | جائے قیام | ابراہیمؑ | نماز کی جگہ |
| وَ | عَهِدْنَا | اِلٰی | اِبْرٰهٖمَ | وَ |
| اور | ہم نے عہد کیا | طرف | ابراہیمؑ | اور |
| اِسْمٰعِیْلَ | اَنْ | طَهِّرَا | بَیْتِیَ | لِ |
| اسمٰعیلؑ کے | یہ کہ | تم دونوں پاک صاف رکھو | گھر میرے کو | واسطے |
| الطَّآئِفِیْنَ | وَ | الْعٰكِفِیْنَ | وَ | الرُّكَّعِ |
| طواف کرنیوالوں کے | اور | اعتکاف کرنیوالوں کے | اور | رکوع کرنیوالوں کے |
| السُّجُوْدِ | وَ اِذْ | قَالَ | اِبْرٰهٖمُ | رَبِّ |
| سجدہ کرنیوالوں کے | اور جب | کہا | ابراہیمؑ نے | اے رب |
| اجْعَلْ | هٰذَا | بَلَدًا | اٰمِنًا | |
| بنادے | اس | شہر (کو) | امن والا | |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ | اُرْزُقْ | اَهْلَ | هٗ | مِنَ |
| اور | رزق دے | باشندوں | اسکے کو | (سے) |
| الثَّمَرَاتِ | مَنْ | اٰمَنَ | مِنْ | هُمْ |
| پھلوں سے | جو کوئی | ایمان لائے | (سے) | ان سے |
| بِ اللّٰهِ | وَ | الْيَوْمِ | الْاٰخِرِ | قَالَ |
| ساتھ اللہ | اور | دن | آخرت | فرمایا |
| وَ مَنْ | كَفَرَ | فَ | اُمَتِّعُ | هٗ |
| اور جس کسی نے | کفر کیا | پس | میں متاع دونگا | اس کو |
| قَلِيْلًا | ثُمَّ | اَضْطَرُّ | هٗ | اِلٰى |
| تھوڑا سا | پھر | مجبور کردوں گا | اس کو | طرف |
| عَذَابِ | النَّارِ | وَ | بِئْسَ | الْمَصِيْرُ |
| عذاب | جہنم کے | اور | بدترین | رہنے کی جگہ ہے |

"اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ابراہیمؑ کو ان کے پروردگار نے چند امور میں آزمایا اور انہوں نے وہ انجام دے دیئے۔ ارشاد ہوا کہ میں یقیناً تمہیں لوگوں کا پیشوا بنانے والا ہوں بولے اور میری نسل سے بھی؟ ارشاد ہوا کہ میرا وعدہ نافرمانوں کو نہیں پہنچتا ۱۲۴ اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے خانۂ (کعبہ) کو لوگوں کے لئے ایک مقامِ رجوع اور مقامِ امن مقرر کیا اور مقامِ ابراہیمؑ کو نماز کی جگہ بنالو اور ہم نے ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ کی طرف حکم بھیجا کہ تم دونوں میرے گھر کو پاک صاف رکھو۔ طواف



Marfat.com

کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں
اور سجدہ کرنے والوں کے لیئے ۱۲۵۔ اور (وہ وقت بھی یاد رکھنے
کے قابل ہے) جب ابراہیمؑ نے عرض کی کہ اے میرے پروردگار
اس شہر کو امن والا بنا دے اور اس میں رہنے بسنے والوں
کو روزی دے پھلوں سے (یعنی) ان رہنے والوں کو جو اللہ
اور روزِ آخرت پر ایمان لائیں (اللہ نے) ارشاد فرمایا
کہ جو کفر کرے گا میں اسے بھی کچھ دِن مزہ اٹھانے دونگا پھر
اسے کشاں کشاں عذابِ جہنم تک پہنچا دوں گا اور وہ کیسا
بُرا ٹھکانا ہے۔ ۱۲۶

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

وَاِذِ ابْتَلٰٓی اِبْرٰھٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ــــ وَاِذَا ای اذکروا
یا محمدؐ، اس میں دو قول ہیں :
۱۔ کہ یہ خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے کہ آپ اہلِ
کتاب اور اپنی قوم کو بتا دیں۔
۲۔ اس کا تعلق اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا سے ہے۔
اِبْتَلٰی ماضی واحد مذکر (اِبْتَلٰی یَبْتَلِیْ اِبْتِلَاءً) اِبْتَلٰی کے معنی امتحان
اور آزمائش کے ہیں۔
امام راغب نے اس کے دو معنی لکھے ہیں :
۱۔ کسی چیز کے حال سے واقفیت حاصل کرنا ــــ ۲۔ اس کی خوبی



Marfat.com

اور نقص کو ظاہر کرنا.

اِبْرَاهِیْم عبرانی لفظ ہے۔ جدید تحقیق کے مطابق آپ کی تاریخِ پیدائش ۲۱۶۰ ق م ہے توریت میں آپ کی عمر ۱۷۵ سال درج ہے۔ والد کا نام تارخ جس کا معرب آذر ہے۔ آپ کا آبائی وطن بابل یا کلدانیہ تھا۔ جس شہر میں آپ کی ولادت ہوئی اس کا نام توریت میں "اُر" (UR) آیا ہے۔ ماہرین آثریات نے ۱۹۲۲ء کی کھدائی میں اس قدیم شہر کے آثار دریافت کر لئے ہیں۔ یہ شہر خلیج فارس کے دہانہ اور بغداد کے درمیان واقع ہے۔ حضرت ابراہیمؑ بنی اسرائیل اور بنی اسماعیل دونوں قوموں کے مورثِ اعلیٰ ہیں' اہلِ لغت نے "ابراہیم کے معنی آب رحیم"۔ پدر مہربان" لکھے ہیں۔ کَلِمٰتٍ جمع کلمہ کی ہے، جس کا اطلاق لفظ مفرد اور جملہ مفید دونوں پر ہوتا ہے یہاں اس سے مراد امر و نہی کا مضمون ہے۔ یہ کلمات کیا تھے ان کے تعیّن کے بارے میں کوئی نص موجود نہیں ہے۔ وَاخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِی الْمُرَادِ بِالْکَلِمَاتِ عَلٰی اَقْوَالٍ (قرطبی)

بعض نے ابنِ عباس سے "کلمات" کے سلسلہ میں روایت نقل کی ہے کہ وہ تیس احکام تھے لیکن علماء محققین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے.

ابن جریر طبری نے لکھا ہے: "یَجُوْزُ اَنْ یَکُوْنَ الْمُرَادُ بِالْکَلِمَاتِ جَمِیْعُ مَا ذُکِرَ وَ جَائِزٌ اَنْ یَّکُوْنَ بَعْضُ ذٰلِکَ وَلَا یَجُوْزُ الْجَزْمُ بِشَیْءٍ مِنْهَا اَنَّهُ الْمُرَادُ بِالْیَقِیْنِ اِلَّا بِحَدِیْثٍ اَوْ اِجْمَاعٍ".

کلمات سے مراد تمام مذکورہ امور یا ان میں سے کچھ ہو سکتے ہیں لیکن حدیث یا اجماع کے بغیر ان میں سے کسی بات پر یقین نہیں کیا جا سکتا.



Marfat.com

ابتلاء کے مشہور امور یہ ہیں آتش نمرود میں ڈالا جانا۔ گھر اور خاندان کا چھوڑنا۔ بیوی ہاجرہ اور اپنے شیر خوار بچے کو وَادِیْ غَیْرِ ذِیْ زَرْع میں لانا۔ بیٹے کی قربانی وغیرہ۔

فَاَتَمَّهُنَّ ماضی واحد مذکر غائب (اَتَمَّ یُتِمُّ اِتمام) اتمام کے معنی ہیں مکمل کرنا اسکے مقابل نقص کا لفظ ہے۔ هُنَّ ضمیر جمع مؤنث کلمات کی طرف راجع ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کی رسالت اور امامت کا انحصار ان کلمات کے اتمام پر نہ تھا اسلئے کہ نبوّت تو وہبی امر ہے اور نہ ہی اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا کا انحصار ان کلمات کے اتمام پر ہے۔ اس سے صرف حضرت ابراہیمؑ کی تخصیص کا پتہ چلتا ہے۔

قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ــ اِمَامًا اس کا مادہ اُم ہے جس کے معنی قصد وارادہ کے ہیں اقوال وافعال میں جس کی پیروی کی جائے اسے امام کہتے ہیں۔ فَالْاَنْبِیَا عَلَیْهِمُ السَّلَام فِیْ اَعْلٰی مَرْتَبَةِ الْاِمَامَةِ ثُمَّ الْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُوْنَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْعُلَمَاءُ وَالْقُضَاةُ الْعُدُوْلُ وَمَنْ اَلْزَمَ اللّٰهُ بِاقْتِدَارِهِمْ ثُمَّ الْاِمَامَةُ فِی الصَّلٰوةِ وَنَحْوِهَا۔ (احکام القرآن)

امامت کے اعلیٰ مرتبہ پر تو حضرات انبیاءؑ فائز ہوتے ہیں پھر خلفاء راشدین اسکے بعد علماء اور عادل قضاۃ اور جن کی پیروی اللہ نے لازم کردی ہے، پھر امامت نماز وغیرہ۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے مؤمنون کی ستائیس یا تیس صفات کا ذکر کیا ہے ان میں سے دس سورۃ البراۃ میں اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ ــ الی الْحَافِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ــ (آیت ۱۱۲)



Marfat.com

دس سورۃ المومنون میں ۔قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ. اَلَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ سے هُمْ فِیْهَا خَالِدُوْنَ تک آیات: ۱-۱۱)

دس سورۃ احزاب میں اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ سے لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا. (آیت: ۳۵)

قَالَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ۔۔۔قَالَ ماضی واحد مذکر غائب

فاعل وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ چھوٹی اولاد کو کہتے ہیں۔اس کا مادہ ذَرَاَ ہے جس کے معنی پیدا کرنے کے ہیں اور یا ذرّ سے مشتق ہے جس کے معنی پھیلانے کے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ میری ذرّیت اور اولاد سے بھی ائمہ بنا.

قَالَ لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ ۝ ۔قَالَ۔ قَالَ اللہ تعالیٰ۔۔۔

لَا یَنَالُ ۔لَا کلمہ نفی یَنَالُ مضارع (نَالَ یَنَالُ نَیْلًا) پالینا۔حاصل کرلینا۔۔۔ عَهْدِی میرا وعدہ یعنی منصب امامت ۔اَلْمُرَادُ مِنَ الْعَهْدِ الْاَمَانَة (ابن جریر) ۔الظّٰلِمِیْنَ جمع ظالم کی ۔ظلم سے مراد کفر اور گناہِ کبیرہ ہے یعنی اے ابراہیمؑ تمہاری طلب کے مطابق تمہاری ذرّیت اور اولاد سے پیشوا بنائے جائیں گے لیکن میرے اس وعدہ کے حقدار ظالم نہیں ہوں گے اس سے پتہ چلا کہ امام کے لئے عادل ہونا شرط ہے اور شرک اور کفر بخلاف عدل کفر میں داخل ہے ۔ائمہ اربعہ میں سے کسی نے بھی ظالم حکمرانوں کے عہدوں کو قبول نہیں کیا.

خلیفہ منصور نے امام ابوحنیفہؒ کو عہدۂ قضاۃ کے قبول کرنے پر مجبور کیا لیکن آپ نے قبول نہ کیا جس پر امام کو قید و ضرب کی سزا بھگتنا



Marfat.com

پڑی.

امام مالکؒ کو سلطان وقت کی رائے کے مطابق فتوی نہ دینے پر ستّر کوڑے لگائے گئے اور ان کا ہاتھ توڑا گیا.

ہارون الرشید نے امام شافعیؒ کو عہدۂ قضاۃ کے لئے طلب کیا لیکن وہاں سے بھاگ کر انہوں نے اپنی جان بچائی.

مسئلہ خلقِ قرآن پر امام احمد حنبلؒ کو جس قدر اذیت دی گئی وہ تاریخ کا ایک مشہور واقعہ ہے

ان تمام ائمہ نے وقت کے ان حکمرانوں کے ساتھ تعاون سے انکار کیا اور قید و ضرب کی اذیتوں کے باوجود حق پر قائم رہے.

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ـ وَاِذْ۔ واذکروا

اور یاد کرو جب ۔جَعَلْنَا ہم نے بنایا مقرر کیا ۔الْبَيْتَ رات گزارنے کی جگہ (بَاتَ يَبِيْتُ بَيْتًا) ۔اَلْبَيْتَ سے مراد بیت اللہ ہے ۔مَثَابَةً اس کا مادہ ثوب ہے جس کے معنی ہیں پہلی حالت کی طرف رجوع کرنا۔ مثابۃ" وہ جگہ جہاں لوگ بار بار لوٹ کر آئیں ۔رُجُوْعُ الشَّيْءِ اِلَى الْحَالَةِ الْاُوْلٰى اَلَّتِيْ كَانَ عَلَيْهَا اَوْاِلَى الْحَالَةِ الْمُقَدَّرَةِ الْمَقْصُوْدَةِ يُقَالُ لَهَا مَثَابَةٌ (راغب) مَثَابَة مفعلہ کے وزن پر رجوع کو کہتے ہیں اس میں تا مبالغہ کے لئے ہے (ثَابَ يَثُوْبُ ثَوْبًا) ۔والتاء فِيْ مَثَابَة لِلْمُبَالَغَةِ (اخفش) ۔لِلنَّاسِ عام مخلوق کے لئے ۔وَاَمْنًا خوف سے سلامتی کا نام امن ہے یہاں اَمْنًا سے مراد مقام امن ہے یعنی صرف مسجد الحرام ہی نہیں بلکہ اس کے ارد گرد کا تمام علاقہ حدود حرم میں داخل ہے جہاں انسان حیوان اور ہر جاندار اور بے جان



Marfat.com

کو امن حاصل ہے اللہ تعالیٰ کا اہلِ عرب اور مکہ والوں پر یہ احسانِ عظیم ہے۔

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ۔ وَاتَّخَذُوْا فعل امر جمع مذکر (اِتَّخَذَ یَتَّخِذُ اِتِّخَاذ) باب افتعال ۔ مِنْ کو بعض نے تبعیضیہ یعنی اس کا ایک حصہ اور بعض نے مِنْ بمعنی فِی لیا ہے ۔ مَقَامِ جائے قیام۔ مقامِ ابراہیم کے بارے میں بعض نے کہا ہے کہ اس سے مراد وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیمؑ کعبہ تعمیر کرتے تھے ۔ ابن عباس، جابر قتادہ وغیرہ کی یہ رائے ہے اور بعض نے پورے حرم کو مقامِ ابراہیم قرار دیا ہے۔ یہ مقام خانۂ کعبہ سے چند فٹ کے فاصلے پر ایک حجرہ میں محفوظ ہے۔ طواف کے بعد یہاں دو رکعت نفل ادا کئے جاتے ہیں ۔ حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک یہ نماز واجب ہے اور شافعیہ کے نزدیک محض سنت ہے ۔ مُصَلًّى نماز یا دعا کی جگہ۔ (صَلَّى یُصَلِّیْ صَلَاۃً) مصلّٰی کے مجازی معنی قبلہ کے بھی ہیں۔

وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ ۔ عَهِدْنَا اَیْ اَمَرْنَا (ابن جریر)۔ قِیْلَ مَعْنَاہُ اَمَرْنَا وَقِیْلَ اَوْحَیْنَا (قرطبی)، اِسْمٰعِیْلَ حضرت ابراہیمؑ کے بڑے بیٹے حضرت ہاجرہ کے بطن سے سال ولادت غالباً ۲۰۲۷ ق م اور عمر ۱۳۷ سال آپ کے بارہ بیٹے تھے جن سے بارہ نسلیں چلیں ۔ عرب کا مشہور قبیلہ قریش آپ کی نسل سے ہے ۔ طَهِّرَا صیغہ تثنیہ (طَهَّرَ یُطَهِّرُ تَطْهِیْرًا) طَهِّرَا سے مراد ظاہری اور باطنی ہر قسم کی آلودگی سے پاک وصاف ہونا ہے۔

هُوَ تَطْهِيْرُهٗ مِنَ الْاَصْنَامِ وَعِبَادَةِ الْاَوْثَانِ وَمِنَ الشِّرْكِ بِاللّٰهِ (ابن جریر) ۔ اَنْ بمعنی ای مفسرہ ہے۔



Marfat.com

لِلطَّآئِفِيْنَ جمع طائف کی اسم فاعل خانہ کعبہ کا طواف کرنے والے (طَافَ یَطُوْفُ طَوْفًا) حج کے سلسلہ میں طوافِ کعبہ فرض ہے۔ لِلطَّآئِفِیْنَ میں لام تخصیص کے لئے ہے۔

وَالْعٰكِفِيْنَ واحد عَاكِفٌ ہے اسم فاعل (عَكَفَ یَعْكِفُ عَكْفًا) عُكُوْفٌ کے معنی کسی چیز پر قیام اور تعظیماً اسے لازم قرار دینے کو کہتے ہیں اس سے مراد عبادت کے ارادہ سے مسجد حرام میں قیام کرنے والوں کو عاکفین کہتے ہیں هُوَ الْاِحْتِبَاسُ فِی الْمَسْجِدِ عَلٰی سَبِیْلِ الْقُرْبَةِ (راغب)۔

وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝ الرُّکّع جمع راکع کی ہے۔ رکوع کرنے والے رکوع جھکنے کو کہتے ہیں۔ السُّجُوْدِ واحد ساجد ہے زمین پر انتہائی تذلل کے طور پر پیشانی رکھنے کو سجود کہتے ہیں۔ نماز کے دیگر ارکین میں رکوع وسجود کے ذکر کی تخصیص اس لئے کی گئی کہ یہ دو رکن نماز کے اور ارکان کی نسبت قربِ الٰہی کے اہم ترین رکن ہیں۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا۔ وَاِذْ۔ واذکروا اس بات کو یاد کرو جب ابراہیمؑ نے کہا۔ رَبِّ۔ ای یا رب۔ یا رب۔ اجْعَلْ امر واحد مذکر (جَعَلَ یَجْعَلُ جَعْلًا)۔ هٰذَا کا اشارہ مکان کی طرف ہے یعنی هذا المکان۔ بَلَدًا اٰمِنًا۔ بَلَدَ ذَا اَمْنٍ۔ اس شہر کو امن والا بنادے۔ حدود سے محدود جگہ کو بلد کہتے ہیں یعنی حضرت ابراہیمؑ نے اللہ تعالےٰ سے دعا کی کہ اے اللہ! اس شہر یعنی مکہ کو امن وسکون والا بنادے۔

وَارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۔ وَارْزُقْ امر (رَزَقَ یَرْزُقُ رِزْقًا)۔ اَهْلَهٗ اس بلد کے رہنے



Marfat.com

والوں کو ۔ الثَّمَرٰتِ واحد ثمرۃ ۔ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان لائیں ۔ یعنی اس شہر کے رہنے والے اہل ایمان کو ہر قسم کے ثمرات سے رزق عطا کر.

قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ۔ قَالَ ۔ قال اللہ تعالیٰ فَاُمَتِّعُهٗ مضارع واحد متکلم (اِمْتَعَ يُمْتِعُ تَمْتِيْعٌ) اسکا مادہ مَتَعَ ہے جس کے معنی ہیں کسی چیز سے وقت معینہ تک نفع حاصل کرنا ۔ قَلِيْلًا اُمَتِّعُ کی صفت ہے یعنی یہ تمتع قلیل اور چند روزہ ہوگا ۔ اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیمؑ کی استدعا پر فرماتے ہیں کہ میں مؤمنوں اور کافروں سبھی کو رزق دیتا ہوں لیکن کافر کے لئے یہ نعمت صرف دنیا کی قلیل مدت تک محدود ہوگی.

ثُمَّ اَضْطَرُّهٗٓ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ۔ ثُمَّ تراخی کے لئے ۔ اَضْطَرُّهٗ مضارع واحد متکلم (اِضْطَرَّ يَضْطَرُّ اِضْطِرَارٌ) باب افتعال مجرد سے اس کا مادہ ضر ہے اسی سے ضرورت بمعنی حاجت بھی ہے یہاں تاکو یا سے بدل دیا گیا ہے ۔ اضطرار مجبوری کسی چیز میں مبتلا ہو جانے کو اضطرار کہتے ہیں یعنی کافر (انکارِ حق کرنے والے) کو دنیا میں رزق دیا جائے گا لیکن اس کے بعد آخرت کی زندگی جو دائمی ہے اسے انکار حق کی وجہ سے جہنم کی آگ میں ڈالا جائے گا.

وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۔ وَبِئْسَ فعل ذم ہے اس کا فاعل معرف باللام ہوتا ہے ۔ الْمَصِيْرُ مرجع مَصِيْرٌ وہ آخری حالت جس کی طرف انسان منتقل ہوتا ہے ۔ جہنم جس کی طرف کافر کو آخرت کی زندگی میں جانا ہوگا بدترین ٹھکانا ہے.



Marfat.com

وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَ
اِسْمٰعِيْلُ ۚ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ
الْعَلِيْمُ ۝ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَ مِنْ
ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۠ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَ
تُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ رَبَّنَا وَابْعَثْ
فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَ يُعَلِّمُهُمُ
الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ
الْحَكِيْمُ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ | اِذْ | يَرْفَعُ | اِبْرٰهٖمُ | الْقَوَاعِدَ | مِنَ |
| اور | جب | اٹھاتا تھا | ابراہیمؑ | بنیادیں | (سے) |
| الْبَيْتِ | | وَ | اِسْمٰعِيْلُ | رَبَّنَا | تَقَبَّلْ |
| بیت اللہ سے | | اور | اسمٰعیلؑ | اے رب ہمارے | قبول کر |
| مِنَّا | | اِنَّكَ | اَنْتَ | السَّمِيْعُ | الْعَلِيْمُ |
| سے ہم سے | | بیشک تو | تو ہی | سننے والا | جاننے والا |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| رَبَّ | نَا | وَ | اجْعَلْنَا | مُسْلِمَيْنِ | لَكَ |
| اے رب ہمارے | | اور | بنادے ہم کو | مسلم (فرمانبردار) | واسطے تیرے |
| وَ | مِنْ | ذُرِّيَّتِ | نَا | اُمَّةً |
| اور | سے | اولاد | ہماری | جماعت |
| مُسْلِمَةً | لَّكَ | وَ | اَرِنَا | مَنَاسِكَنَا |
| فرمانبردار | واسطے تیرے | اور | دکھا ہم کو | احکام حج |
| نَا | وَ | تُبْ | عَلَيْنَا | اِنَّكَ |
| ہمارے | اور | رجوع فرما | پر ہمارے | بیشک تو ہی |
| اَنْتَ | التَّوَّابُ | الرَّحِيْمُ | رَبَّ | نَا |
| تو ہی | بہت توبہ قبول کرنیوالا | مہربان ہے | اے رب | ہمارے |
| وَ | ابْعَثْ | فِيْ | هِمْ | رَسُوْلًا |
| اور | مبعوث کر | میں | ان کے | ایک رسول |
| مِنْ | هُمْ | يَتْلُوْا | عَلَيْهِمْ | اٰيٰتِكَ |
| سے | ان | تلاوت کرے | پر ان | آیتیں تیری |
| وَ | يُعَلِّمُ | هُمُ | الْكِتٰبَ | وَ |
| اور | تعلیم دے | ان کو | کتاب | اور |
| الْحِكْمَةَ | وَ | يُزَكِّيْ | هِمْ | اِنَّكَ |
| حکمت کی | اور | تزکیہ کرے | ان کا | بیشک تو |
| اَنْتَ | الْعَزِيْزُ | الْحَكِيْمُ | | |
| تو ہی | غالب | حکمت والا ہے | | |



Marfat.com

"اور (وہ وقت بھی یاد رکھنے کے قابل ہے) جب ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ خانہ (کعبہ) کی بنیادیں بلند کر رہے تھے۔ اے ہمارے پروردگار ہم سے (یہ) قبول کر یقیناً تو ہی (سب کچھ) سننے والا ہے (سب کچھ) جاننے والا ہے ۱۲۷ اے ہمارے پروردگار ہم دونوں کو اپنا فرمانبردار بنا دے اور ہماری نسل سے ایک فرمانبردار اُمت پیدا کر اور ہم کو ہمارے دینی قاعدے بتا دے اور ہمارے حال پر توجہ رکھ۔ یقیناً تو تو بڑا توجہ فرمانے والا ہے بڑا مہربان ہے ۱۲۸ اے ہمارے پروردگار ان میں ایک پیغمبر انہیں میں سے بھیج (جو) انہیں تیری آیتیں پڑھ کر سنائے اور انہیں کتاب (الٰہی) اور دانائی کی تعلیم دے اور انہیں پاک (وصاف) کرے یقیناً تو تو بڑا زبردست ہے بڑا حکمت والا ہے" ۱۲۹

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

وَاِذْ ۔ واذکروا۔ اس وقت یا بات کو یاد رکھو جب۔

یَرْفَعُ مضارع واحد مذکر غائب (رَفَعَ یَرْفَعُ رَفْعًا) اٹھانا بلند کرنا۔

اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَاِسْمٰعِیْلُ ۔ الْقَوَاعِدَ جمع قاعدہ بنیاد کو کہتے ہیں۔

اسمٰعیلؑ، حضرت ابراہیمؑ کے بڑے بیٹے جو حضرت ہاجرہ کے بطن سے تھے ۔ حضرت ہاجرہ شاہِ مصر کی صاحبزادی تھی ۔ شاہِ مصر نے حضرت



Marfat.com

ابراہیمؑ کے ساتھ ان کا نکاح کیا ـــــ اسماعیلؑ عجمی اسم ہے جو اِسْمَعْ اور اِیْل سے مرکب ہے جس کے معنی ہیں۔ اے اللہ میری دعائیں سُن۔ حضرت ابراہیمؑ کی اس دعا پر آپ کا نام رکھا گیا۔

حضرت ابراہیمؑ نے اپنے بیٹے اور ان کی والدہ کو اس مقام پر آباد کیا ۔ مکّہ کا قدیم نام بکّہ ہے اور دونوں کے معنی مقامِ اجتماع کے ہیں ـــــ یہودی اور عیسائی مؤرخین نے اس حقیقت کو تسلیم کیا ہے کہ بیت اللہ قدیم ترین عبادت گاہ ہے اور نامعلوم زمانہ سے مرکزِ عبادت چلی آرہی ہے ـــــ سورۃ البقرۃ، آیت ۱۲۴ سے حضرت ابراہیمؑ کا ذکر شروع ہوا اور بتایا کہ ان کو پیشوائی عالم کا مرتبہ عطا کیا گیا، اور بیت اللہ کو ان کی اولاد کے لئے باعثِ شرف و وقار بنایا ـــ ابراہیمؑ اور ان کے بیٹے کو اللہ کے اس گھر کی عبادت کرنے والوں کے لئے پاک و صاف رکھنے کا حکم دیا اس کے بعد بتایا کہ اس اللہ کے گھر کے بانی خود ابراہیمؑ اور ان کے بیٹے اسماعیلؑ ہیں۔

بناءِ کعبہ کے سلسلہ میں روایات میں سخت اختلاف ہے اور اکثر روایات اسرائیلیات سے ہیں جو ناقابلِ اعتبار ہیں۔

قَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عِنْدَ اِسْتِلَامِ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ " اما وَاللّٰہِ اِنِّیْ اَعْلَمُ اَنَّکَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا اِنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبَّلَکَ مَا قَبَّلْتُکَ ثُمَّ دَنَا فَقَبَّلَہٗ۔ رواہ ابوبکر بن ابی شیبۃ والامام احمد والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی وغیرہم)۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حجرِ اسود کو بوسہ دیتے وقت کہا " خدا کی قسم!



Marfat.com

میں جانتا ہوں کہ تو محض ایک پتھر ہے جو نہ نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع اور اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے نہ دیکھتا تو تجھے نہ چومتا پھر آپ حجرِ اسود کے قریب ہوئے اور اسے چوما۔" بخاری، مسلم، ابوداؤد اور ترمذی وغیرہ نے اسے روایت کیا۔

ابن ابی شیبہ نے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حجرِ اسود کے پاس کھڑے ہوئے پھر کہا کہ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے جو نہ ضرر پہنچا سکتا ہے اور نہ ہی نفع دے سکتا ہے، پھر آپؐ نے اسے بوسہ دیا آپؐ کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حج کیا اور حجرِ اسود کے پاس کھڑے ہو کر کہا میں خوب جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے جو نفع و نقصان نہیں پہنچا سکتا اور اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے چومتے نہ دیکھتا تو تجھے نہ چومتا ــــ حدیثِ عمر مرفوعاً روایت کی تائید کرتی ہے اسناد میں زیادہ صحت کی بنا پر اسے مقدم کیا گیا

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۔ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ ــــ تَقَبَّلْ الامر (تَقَبَّلَ يَتَقَبَّلُ تَقَبُّلاً) باب تفعّل ــــ اِنَّ التَّقَبُّلَ عِبَارَةٌ عَنْ اَنْ يَتَكَلَّفَ الْاِنْسَانَ فِيْ قَبُوْلِهٖ (کبیر)

اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ــــ كَ ضمیر متصل مخاطب کے ساتھ پھر اَنْتَ ضمیر منفصل مخاطب لانے سے تاکید پیدا کی کہ سمیع و علیم صرف تو ہی ہے ہمارا یہ عمل تیری قبولیت کا محتاج ہے تو ہی ہماری دعا کو سننے والا اور ہماری نیت کا جاننے والا ہے

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ ــ مُسْلِمَيْنِ تثنیہ کا صیغہ واحد



Marfat.com

مُسْلِم (اَسْلَمَ یُسْلِمُ اِسْلَامًا) اسلام کے معنی ہیں سپردگی۔ مسلم وہ ہے جو اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کردے اور تمام امور میں اس کی رضا کے مطابق کام کرے ـــ مُسْلِمُوْنَ اَیْ مُنْقَادُوْنَ لِلْحَقِّ مُذْعِنُوْنَ (راغب)

حق کے مطیع اور اس پر یقینِ کامل رکھنے والے۔

وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ـــ ذُرِّیَّة اولاد۔ نسل۔

ہم دونوں کی اولاد اور نسل سے ذُرِّیَّة چھوٹی اولاد کو کہتے ہیں مگر عرفِ عام میں چھوٹی بڑی تمام اولاد کے لئے مستعمل ہوتا ہے ـــ اُمَّةً کا مادہ اُم ہے اور اُم کے معنی ماں کے ہیں۔ اس کے لغوی معنی پیدا کرنے، پھیلانے اور بکھیرنے کے ہیں۔ لیکن اسکا استعمال بہت وسیع ہے ہر چیز کی اصل کو ام کہا جاتا ہے۔ دینی لحاظ سے ہم خیال گروہ کو امۃ کہتے ہیں امم اسکی جمع ہے۔ ذُرِّیَّتِنَا سے مراد وہ نسل جو دونوں کی طرف منسوب ہو اور وہ صرف نسلِ اسمٰعیل ہو سکتی ہے ـــ اللہ تعالےٰ نے باپ بیٹے کی اس دعا کو شرفِ قبولیت بخشا اور اسی امتِ مسلمہ سے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔ سورۃ الحج میں بھی اسی دعا کی طرف اشارہ ہے:

مِلَّةَ اَبِیْكُمْ اِبْرٰهِیْمَ ؕ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِیْنَ مِنْ قَبْلُ (سورۃ الحج: ۷۸)

"تم اپنے باپ ابراہیمؑ کی ملت پر قائم رہو، اسی نے تمہیں مسلم قرار دیا پہلے بھی"

مولانا حالی نے اپنے شعر میں اسی کی طرف اشارہ کیا ہے:



Marfat.com

ہوئی پہلوئے آمنہ سے ہویدا
دعائے خلیلؑ و نوید مسیحاؑ

وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا امر واحد مذکر ہم کو دکھا ۔ اِرَاءَۃ اور رَوْیَۃ کا لفظ آنکھ کے ادراک کے علاوہ عقل و فکر کے ادراک کے لئے بھی مستعمل ہوتا ہے ۔ اَیْ عَلِّمْنَا وَعَرِّفْنَا (معالم) ہمیں علم و معرفت عطا کر ۔ مَنَاسِكَ واحد مَنْسِكٌ عبادت و طاعت کو کہتے ہیں ۔ مناسک کا لفظ بالخصوص ارکان و اعمال حج کے لئے استعمال کیا جاتا ہے ۔ وَاَصْلُ النُّسُكِ الْعِبَادَةُ وَالنَّاسِكُ الْعَابِدُ (معالم) نسک کے اصلی معنی عبادت کے ہیں اور ناسک عابد کو کہتے ہیں ۔ یعنی اے پروردگار ہمیں اپنی عبادت کے شرائع اور مناسک حج کا علم عطا فرما.

وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۔ تُبْ امر واحد مذکر تَابَ يَتُوْبُ تَوْبَةً) یعنی ہمیں توبہ کی توفیق عطا فرما تاکہ ہم ہر حال اور عمل میں تیری ہی طرف رجوع کریں، حدیث میں ہے:
"يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ" جو توبہ کرتا ہے اللہ اسکی توبہ قبول کرتے ہیں.

اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ یہاں بھی كَ ضمیر مخاطب متصل کے ساتھ ۔ اَنْتَ ضمیر منفصل مخاطب تاکید کے لئے لائی گئی کہ تَوَّابُ الرَّحِيْمُ صرف تو ہی ہے ۔ تَوَّاب بروزن فعّال مبالغہ کا صیغہ ہے ۔ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا الرَّحِيْمُ بہت بڑا مہربان ۔ تَوَّابُ الرَّحِيْمُ دونوں مبالغے کے صیغے ہیں.



Marfat.com

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ ۔ وَابْعَثْ امر واحد مذکر۔ بھیج تو (بَعَثَ يَبْعَثُ بَعْثًا) مبعوث کر۔ فِيهِمْ ان میں۔ یعنی اس امت مسلم میں رَسُولًا مِّنْهُمْ ایک رسول انہی میں سے۔ انہی کی ذریت اور نسل سے مِنْهُمْ کی ضمیر کا مرجع امت مسلمہ اور ذریۃ اسمٰعیلؑ دونوں ہو سکتے ہیں اور اس سے مراد نسل اسمٰعیلؑ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو قبول کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا، حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَنَا دَعْوَةُ اِبْرَاهِيمَ وَبِشَارَةُ عِيسٰى

يَتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ ۔ يَتْلُوا مضارع واحد مذکر غائب (تَلٰى يَتْلُوْ تِلَاوَةً) تلاوت کرنا۔ پڑھنا۔ آیات واحد اٰیۃ اور اس سے مراد قرآنی آیات يَتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ کا مطلب یہ ہے کہ وہ قرآن اور وحی کی آیات کو بار بار ان کے سامنے دہرائے تاکہ ان کے قلوب و نفوس میں وہ اثر انداز اور واضح ہو جائیں تلاوت کا لفظ آسمانی کتب کے اتباع اور پیروی کے لئے مخصوص ہے۔

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ تلاوت اور قرأت میں یہ فرق ہے کہ تلاوت سمجھ کر پڑھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کا نام ہے اور قرأت محض الفاظ کے دہرانے کو کہتے ہیں ۔ وَيُعَلِّمُهُمُ مضارع واحد مذکر غائب (عَلَّمَ يُعَلِّمُ تَعْلِيمًا) تعلیم دینا۔ سمجھانا ۔ الْكِتٰبَ مراد القرآن ۔ وَالْحِكْمَةَ علم نافع جس کے ساتھ عمل شامل ہو اور اس سے مراد سنت نبویہ ہے ۔۔۔ رسول کا کام محض تبلیغ اور پیام رسانی پر ختم نہیں ہو جاتا بلکہ تبلیغ کے بعد اس کی تعلیم بھی اس کی ذمہ داری



Marfat.com

ہوتی ہے کتاب یعنی قرآن مجید کی تعلیم و تشریح کے ساتھ انہیں حکمت و دانائی کی باتیں اور اسرار و رموز دین سے آگاہ کرنا بھی اس کے ذمہ ہوگا۔

وَيُزَكِّيهِمْ ۔ مضارع واحد مذکر غائب (زَكَّى يُزَكِّي تَزْكِيَةً) تزکیہ کے اصل معنی نشوونما کے ہیں۔ پھر طہارتِ نفسانی کے لئے مستعمل ہونے لگا۔ رسول کا کام الفاظ و احکام کی تشریح و تعلیم ہی تک محدود نہیں ہوتا بلکہ اخلاق کی پاکیزگی اور اخلاص فی العمل کے فرائض بھی سرانجام دیتا ہے

اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۔ اِنَّكَ اَنْتَ تکرار ضمائر سے تاکید کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ اَلْعَزِيْزُ اس کا مادہ عزۃ ہے جس کے معنی قوت و غلبہ کے ہیں۔ اَلْعَزِيْزُ وہ ہے جس پر کوئی غالب نہ آسکے۔ اَلْحَكِيْمُ حاکم صاحبِ حکمۃ وہ ذات جو حکمت اور مصلحت کے مطابق کام کرے۔

وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ؕ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ ؕ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ



Marfat.com

الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ ؕ
قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَ
اِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝ تِلْكَ اُمَّةٌ
قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا
تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ | مَنْ | يَّرْغَبُ | عَنْ | مِّلَّةِ |
| اور | کون ہے جو | منہ موڑے | سے | ملّت |
| اِبْرٰهٖمَ | اِلَّا | مَنْ | سَفِهَ | نَفْسَهٗ |
| ابراہیمؑ | مگر۔ سوا | اس کے جو | جاہل ہو | نفس اپنے |
| وَ | لَقَدِ | اصْطَفَيْنٰهُ | فِي | |
| اور | البتہ تحقیق | ہم نے چُن لیا | اسکو | میں |
| الدُّنْيَا | وَ | اِنَّهٗ | فِي | الْاٰخِرَةِ |
| دنیا | اور | بیشک وہ | میں | آخرت |
| لَ | مِنَ | الصّٰلِحِيْنَ | اِذْ | قَالَ |
| البتہ | سے | نیکوکاروں | جب | کہا |
| لَهٗ | رَبُّهٗ | | اَسْلِمْ | قَالَ |
| واسطے اسکے | ربّ | اسکے | تو اپنے آپ کو میرے سپرد کر دے | کہا |



Marfat.com

| | | | |
|---|---|---|---|
| اَسْلَمْتُ | لِ | رَبِّ | الْعٰلَمِيْنَ |
| میں نے اپنے آپ کو سپرد کیا | واسطے | ربّ | تمام جہانوں کے |
| وَ | وَصّٰى | بِ | هَا | اِبْرٰهٖمُ |
| اور | وصیت کی | ساتھ | اسکی | ابراہیم ؑ |
| بَنِيْهِ | وَ | يَعْقُوْبُ | يَا | بَنِيَّ |
| اپنے بیٹوں کو | اور | یعقوب نے | اے | میرے بیٹو |
| اِنَّ | اللّٰهَ | اصْطَفٰى | لَ | كُمُ |
| بیشک | اللہ | چُن لیا ہے | واسطے | تمہارے |
| الدِّيْنَ | فَ | لَا | تَمُوْتُنَّ | اِلَّا |
| دین کو | پس | نہ | مرنا تم | مگر |
| وَ | اَنْتُمْ | مُسْلِمُوْنَ | اَمْ | كُنْتُمْ |
| (واو آنحالیکہ) اور | تم | مسلمان ہو | یا | تھے تم |
| شُهَدَآءَ | اِذْ | حَضَرَ | يَعْقُوْبَ | الْمَوْتُ |
| حاضر | جب | حاضر ہوئی | یعقوب کو | موت |
| اِذْ | قَالَ | لِ | بَنِيْ | هِ |
| جب | کہا | واسطے | بیٹوں | اپنے |
| مَا | تَعْبُدُوْنَ | مِنْ بَعْدِيْ | قَالُوْا | نَعْبُدُ |
| کیا (کس کی) | تم عبادت کرو گے | میرے بعد | انہوں نے کہا | ہم عبادت کریں گے |
| اِلٰهَ كَ | وَ اِلٰهَ | اٰبَآئِكَ | اِبْرٰهٖمَ | وَ |
| معبود تیرے کی | اور معبود | باپوں تیرے کی | ابراہیم ؑ | اور |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اِسْمٰعِیْلَ | وَ | اِسْحٰقَ | اِلٰهًا | وَّاحِدًا |
| اسماعیلؑ | اور | اسحٰقؑ کے | اللہ کی | واحد (کی) |
| وَ | نَحْنُ | لَهٗ | مُسْلِمُوْنَ | تِلْكَ |
| اور | ہم | واسطے اسکے | فرمانبردار ہیں | وہ |
| اُمَّةٌ | قَدْ | خَلَتْ | لَ | هَا |
| ایک امت (تھی) | بیشک | گزر چکی | واسطے | اس (امت) |
| مَا | كَسَبَتْ | وَ | لَ | كُمْ |
| جو | اس نے کمایا | اور | واسطے | تمہارے |
| مَّا | كَسَبْتُمْ | وَ لَا | تُسْـَٔلُوْنَ | عَنْ مَا |
| جو | تم نے کمایا | اور نہ | تم سے سوال کیا جائیگا | سے اس کا |

| | |
|---|---|
| كَانُوْا | يَعْمَلُوْنَ |
| تھے وہ | عمل کرتے تھے |

"اور ابراہیمؑ کے مذہب سے کون پھرے گا مگر وہی جس نے اپنے کو احمق بنا لیا ہو اور ہم نے تو انہیں دنیا میں بھی برگزیدہ کیا تھا اور آخرت میں بھی وہ زمرۂ صالحین میں ہوں گے ۱۳۰ اور (وہ وقت بھی یاد کرنے کے قابل ہے) جب ان سے انکے پروردگار نے فرمایا کہ حکمبردار ہو جاؤ، وہ بولے میں حکمبردار ہوں سارے جہان کے پروردگار کا ۱۳۱ اور ابراہیمؑ اس کی ہدایت کر گئے اپنے بیٹوں کو اور اسی طرح یعقوبؑ بھی (اپنے بیٹوں کو) کہ اے میرے بیٹو! بیشک اللہ نے تمہارے لئے دین کا انتخاب فرما لیا ہے سو ایسا ہرگز نہ ہونے پائے کہ تم مرتے وقت



Marfat.com

بجز مسلم کے کچھ اور ہو ۱۳۲ بھلا اسوقت تم کیا موجود تھے جب یعقوب کو موت آپہنچی اور اسوقت انہوں نے اپنے بیٹوں سے کہ تم میرے بعد کس کی عبادت کروگے؟ وہ بولے ہم عبادت کریں گے آپ کے اور آپ کے باپ دادوں ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور اسحٰقؑ کے معبود کی (اس) معبودِ واحد کی اور ہم تو اس کے حکمبردار ہیں" ۱۳۳

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ، دعائے ابراہیمؑ کے بعد ملّتِ ابراہیمی کا بیان ہے کہ اسلام جس کی تم لوگ (یہود و نصاریٰ) مخالفت کر رہے ہو ملّت ابراہیمی کی سچی پیروی کا نام ہے۔ دینِ ابراہیمؑ دینِ فطرت ہے اس کی مخالفت وہی کر سکتا ہے جس کی فطرت سلیم مسخ ہو چکی ہے — وَمَنْ استفہام انکاری ہے — یَرْغَبُ مضارع واحد مذکر غائب (رَغَبَ یَرْغَبُ رَغْبَةً)۔ رغب کا صلہ 'اِلیٰ' یا 'فی' ہو تو اس سے مراد اس چیز کی خواہش اور آرزو ہوتی ہے اور اگر رَغِبَ کا صلہ "عَنْ" ہے تو پھر اس سے مراد بے رغبتی اور اعراض کے ہوتے ہیں۔

دین اور ملت ہم معنی الفاظ ہیں ان دونوں میں صرف یہ فرق ہے کہ لفظ ملت کی اضافت صرف انبیاء کی طرف ہوتی ہے کسی غیر نبی کی طرف نہیں ہوتی بخلاف لفظ دین کے کہ اسکی اضافت دوسرے لوگوں اور انبیاء کی طرف ہو سکتی ہے

ملّتِ ابراہیمؑ، دینِ ابراہیمؑ یہود و نصاریٰ اور مشرکینِ عرب یہ تینوں حضرت ابراہیمؑ کو اپنا پیشوا اور مقتداء سمجھتے ہیں۔ انہیں بتایا جا رہا ہے کہ اسلام



Marfat.com

کوئی نیا مذہب اور ملّت نہیں ہے یہ تو ملّتِ ابراہیمی ہے۔ پھر اس سے تمہارا انکار تمہاری سفاہتِ نفس پر دلالت کرتا ہے ۔ اِلَّا کلمہ استثناء مَنْ موصول ۔ (سَفِهَ یَسْفَهُ سَفْهًا) سَفَه کے اصلی معنی خفت اور کم عقلی کے ہیں ۔ سَفِهَ نَفْسَهٗ کے معنی ہیں جو ذاتی طور پر احمق اور خفیف العقل ہو۔

وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا ۔ لام اور قَدْ تحقیقِ کلام کے لئے ۔ اصْطَفَيْتُهٗ ماضی جمع متکلم (اِصْطَفٰى یَصْطَفِیْ اِصْطِفَاءً) باب افتعال چن لینا۔ منتخب کرنا۔ برگزیدہ بنانا۔ اس کا مادہ صَفْوٌ ہے۔ مصطفیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب اسی وجہ سے ہے کہ وہ اللہ کے برگزیدہ ہیں۔

وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ ۔ اِنَّهٗ کی ضمیر کا مرجع ابراہیمؑ ہے ۔ لَمِنَ الصَّالِحِيْنَ لام تاکید کے لئے صَالِحِيْنَ واحد صَالِحٌ یعنی حضرت ابراہیمؑ کو دنیا میں بھی ہم نے عزت و وقار اور برگزیدگی عطا کی اور آخرت میں بھی وہ یقیناً مقربِ الٰہی ہوگا۔

اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ ۔ اِذْ ۔ اذکر ۔ اِذْ قَالَ اور وہ وقت یاد رکھنے کے قابل ہے جب اسکے پروردگار نے اس سے کہا اَسْلِمْ امر واحد مذکر (اَسْلَمَ یُسْلِمُ اِسْلَامًا) باب افعال، اسلام کے معنی ہیں سپرد کرنا۔ حوالے کرنا۔ فرمانبردار بننا۔ یعنی اپنے آپ کو اپنے رب کے سپرد کر دے۔

قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ ۔ قَالَ اس نے کہا۔ ابراہیمؑ نے کہا ۔ اَسْلَمْتُ ماضی واحد متکلم (اَسْلَمَ یُسْلِمُ اِسْلَامًا) لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ یعنی میں پروردگارِ عالم پر اسلام لے آیا اور اپنے آپ کو اس کے سپرد کر دیا۔



Marfat.com

اسلام کا تعلق ظاہر سے اور ایمان کا باطن سے ہے لیکن بطور مترادف لائے جاتے ہیں ۔ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ کے معنی ہیں کہ میں نے پورے طور پر اپنے آپ کو رب العالمین کے سپرد کر دیا ہے اس کے احکام سے سرِ مُو بھی انحراف نہیں کر سکتا۔

وَوَصّٰی بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِیْهِ وَیَعْقُوْبُ ؕ ۔ وَصّٰی ماضی واحد مذکر غائب (وَصَّی یُوَصِّیْ تَوْصِیَۃً باب تفعیل۔ اس میں مبالغہ ہے یعنی متواتر وصیت اور تاکید کرتے رہے۔ فِیْہِ مَعْنَی التَّکْثِیْرِ یعنی اَوْصٰی وَصِیَّۃً بَعْدَ وَصِیَّۃٍ (ابن جریر) بِهَا ضمیر کا مرجع "ملت" اور اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ دونوں بن سکتے ہیں (بیضاوی) بَنِیْهِ اپنے بیٹوں کو۔ حضرت ابراہیمؑ کے آٹھ بیٹے تھے۔ حضرت اسمٰعیلؑ حضرت ہاجرہ مصریہ کے بطن سے اور حضرت اسحٰقؑ حضرت سارہ عراقیہ کے بطن سے حضرت یعقوبؑ حضرت ابراہیمؑ کے پوتے اور حضرت اسحٰقؑ کے صاحبزادے تھے۔ حضرت یعقوبؑ کا لقب اسرائیل تھا۔ آپ کا زمانہ ۲۰۰۰ ق م تا ۱۸۵۳ ق م عمر ۱۴۷ سال۔ چار ازواجِ مطہرات سے آپ کے بارہ فرزند تھے۔ آخری عمر میں اپنے بیٹے یوسفؑ کے پاس مصر منتقل ہو گئے تھے۔

یٰبَنِیَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی لَكُمُ الدِّیْنَ ۔ یٰبَنِیَّ۔ یا کلمہ ندا۔ بنی منادیٰ اے میرے بیٹو۔ اصْطَفٰی لَكُمُ الدِّیْنَ ماضی واحد مذکر (اِصْطَفٰی یَصْطَفِیْ اِصْطِفَاءً۔ باب افتعال) اس کا مادہ صَفْوٌ ہے اس کے معنی ہیں چُن لینا منتخب کر لینا۔ لَكُمْ میں لام تخصیص کے لئے۔ الدِّیْنَ میں الف لام عہد کا ہے یعنی دینِ اسلام۔

فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۔ فَلَا تَمُوْتُنَّ۔ لَا نافیہ۔



Marfat.com

تَمُوْتُنَّ فعل مضارع موکد بنون ثقیلہ (مَاتَ یَمُوْتُ مَوْتًا) اِلَّا کلمہ استثناء وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ جملہ حال در آن حالیکہ تم اسلام پر قائم ہو یعنی دین اسلام کی محافظت کرو اور لمحہ بھر بھی اس سے غفلت نہ برتو تاکہ جب تمہاری موت کا وقت آپہنچے جو کسی وقت بھی آسکتا ہے تو تمہاری موت اسلام کی حالت میں واقع ہو.

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۲ــ اَمْ منقطعہ بمعنی بَلْ ـ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ جمع شاھد یعنی حاضر موجود خطاب یہود و نصاریٰ سے بطور زجر و توبیخ ہے ـ اِذْ ظرف حَضَرَ الْمَوْتُ ـ اَیْ حِیْنَ قَرُبَ یَعْقُوْبَ مِنَ الْمَوْتِ (معالم) بلکہ جب یعقوبؑ کی موت کا وقت قریب آیا تو کیا تم اس وقت موجود تھے صرف تمہارے اسلاف کے سامنے یہ واقعہ پیش آیا اور اب قرآن اس کی نشاندھی کر رہا ہے.

اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ ۳ــ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ جب اس نے (یعقوب) اپنے بیٹوں سے کہا: مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ ـ مَا عام ہے اور ای شئ کے معنی میں ہے ـ مَا یَعُمُّ الْعَاقِلَ وغیرہ ـ مِنْ بَعْدِيْ ـ مِنْ بَعْدَ مَوْتِيْ یعنی میری موت کے بعد تم کس کی عبادت کرو گے ـ تَعْبُدُوْنَ مضارع جمع مذکر مخاطب (عَبَدَ یَعْبُدُ عِبَادَةً) .

قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهِمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۳ــ قَالُوْا ماضی جمع مذکر غائب (قال یقول قولا) ـ نَعْبُدُ مضارع جمع متکلم (عَبَدَ یَعْبُدُ عِبَادَةً) ـ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ ـ اِلٰهَ معبود. جس کی عبادت کی جائے ـ اٰبَآءِ جمع اب باپ دادا چچا وغیرہ سب اس میں داخل



Marfat.com

ہیں۔ اسمٰعیلؑ یعقوبؑ کے بڑے چچا تھے فرزندانِ یعقوبؑ نے حضرت اسمٰعیلؑ کو بھی آباء میں شمار کرلیا ہے۔ حضرت اسحاقؑ حضرت ابراہیمؑ کے دوسرے بیٹے حضرت سارہ کے بطن سے تھے سال ولادت تقریباً ۲۰۶۰ ق م اور عمر ۱۸۰ سال بتائی جاتی ہے۔ آپ کی ولادت کے وقت حضرت ابراہیمؑ کی عمر سو سال تھی۔ اِلٰھًا وَاحِدًا ایک اللہ کی یعنی ہم اسی ایک معبود کی عبادت کریں گے جس کا کوئی شریک نہیں اور اس کی عبادت میں کسی اور کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔

وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ۝ - درآنحالیکہ ہم سب اپنے آپ کو کلی طور پر اس کے سپرد کرنے والے اور اسی کی اطاعت اور فرمانبرداری کرنے والے ہیں۔ مُسْلِمُوْنَ واحد مُسْلِم ہے (اَسْلَمَ یُسْلِمُ اِسْلَامًا) اسلام کے معنی ہیں سپرد کرنا۔ حوالہ کرنا۔ مسلم اپنے آپ کو اللہ کے حوالے کر دینے والے کو کہتے ہیں۔

## حضرت ابراہیمؑ کا تذکرہ اور ایک عظیم وصیت

سورۃ البقرۃ کی آیت ۱۲۴ سے حضرت ابراہیمؑ کا تذکرہ شروع ہوا اور اطاعتِ الٰہی میں کامل ہونے پہ انہیں اس کائنات کا امام اور پیشوا مقرر کیا گیا اس کے بعد آیات ۱۲۵ سے ۱۲۸ تک تعمیرِ کعبہ اور دعائے ابراہیم کا ذکر ہے آیت نمبر ۱۲۹ میں حضرت ابراہیمؑ کی دعا اور بشارت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے۔ آیت نمبر ۱۳۰-۱۳۱ میں ملتِ ابراہیمی سے اعراض کو فطرتِ سلیم سے اعراض قرار دیا ہے۔ آیت نمبر ۱۳۲ میں حضرت ابراہیمؑ اور حضرت یعقوبؑ کی ایک عظیم وصیت کا ذکر ہے اور یہ وصیت عبادت میں عقیدہ وحدانیت



Marfat.com

اسلام فی القلب اور اخلاص فی العمل پر مبنی ہے اس وصیت میں اپنی اولاد کو اس امر کی تاکید کی کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے دینِ اسلام کو منتخب کر دیا ہے۔ اسلئے مرتے دم تک تمہیں اس پر قائم رہنا چاہیئے ــــ حضرت یعقوبؑ نے بسترِ مرگ پر پھر اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ میری وفات کے بعد تم کس کی عبادت کرو گے انہوں نے کہا کہ ہم آپ کے اور آپ کے آباء و اجداد ابراہیمؑ، اسمٰعیلؑ اور اسحاقؑ کے معبودِ واحد کی عبادت کریں گے اور عہد کرتے ہیں کہ اس پر قائم رہیں گے یہی وصیت تمام انبیاء اور نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی بنیاد ہے جو کوئی اس وصیت پر صدقِ دل سے عمل پیرا نہیں ہوگا وہ حقیقی معنوں میں مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں ہوگا۔

تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ــ تِلْكَ اسم اشارہ بعید واحد مونث ــــ اُمَّةٌ جماعت۔ گروہ۔ قَدْ خَلَتْ ماضی واحد مؤنث غائب (خَلٰی یَخْلُوْ خَلَاءً) ــ خَلَتْ مَضَتْ وَانْقَرَضَتْ گزر چکی ہے اور جا چکی ہے۔ یہ گروہ یعنی ابراہیمؑ اور اسکے بیٹے اور اولاد جواب دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں۔

لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ ــ لَهَا میں ضمیر کا مرجع اُمَّة ہے مَا موصول كَسَبَتْ فعل ماضی واحد مونث غائب (كَسَبَ يَكْسِبُ كَسْبًا) ــــ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ اور جو تم کرو گے اس کی جزا تمہیں ملے گی۔ ہر ایک کو اپنے اپنے اعمال کا جواب دینا ہوگا۔

وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ــ لَا نافیہ ــ تُسْـَٔلُوْنَ مضارع مجہول جمع مذکر مخاطب (سَئَلَ يَسْئَلُ سُؤَالًا) ــ عَمَّا یہ عَنْ اور مَا سے مرکب ہے ــ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ وہ جو کچھ کرتے رہے ہیں ان



Marfat.com

کے اعمال کی باز پرس تم سے نہ ہوگی ۔ تم اپنے اعمال کے جوابدہ ہوگے اور وہ اپنے اعمال کے ۔

ابراہیمؑ نے جو وصیت اپنے بیٹوں اسمٰعیلؑ ، اسحٰقؑ اور یعقوبؑ کو کی تھی اس کے بعد اس آیت کریمہ میں بطور استدراک اس غلط عقیدہ کی تردید کی گئی ہے کہ ان انبیاء کرام کی اولاد اور پیروکاروں کے ذہن میں شاید یہ خیال پیدا ہو کہ ہمارا تعلق تو ان عظیم ہستیوں سے ہے اس لئے قیامت کے دن یہ ہمیں بخشوا لیں گے اور ہماری شفاعت کریں گے ۔ اللہ نے ان آیات میں واضح کر دیا کہ ہر شخص کو صرف اسکے اپنے اعمال کی جزاء دی جائے گی ۔ دوسروں کے اعمال اس کے لئے نفع اور نقصان کا باعث نہیں بنیں گے ۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے متعدد آیات میں بتایا ہے کہ دنیا میں بہت سے انبیاء آئے ان کا کامل اتباع ہی باعثِ نجات ہوگا ۔ حسب و نسب کا اس سے کوئی تعلق نہیں ۔

وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ؕ قُلْ بَلْ مِلَّةَ
اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝
قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى
اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ
وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ



Marfat.com

رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهٗ
مُسْلِمُوْنَ ﴿١٣٦﴾ فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ
اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ
فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿١٣٧﴾ صِبْغَةَ
اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۚ وَّنَحْنُ لَهٗ
عٰبِدُوْنَ ﴿١٣٨﴾ قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِي اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَ
رَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ
مُخْلِصُوْنَ ﴿١٣٩﴾ اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ
وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ
نَصٰرٰى ۗ قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ۗ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ
كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ۗ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا
تَعْمَلُوْنَ ﴿١٤٠﴾ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ
وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٤١﴾



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ | قَالُوْا | كُوْنُوْا | هُوْدًا | اَوْ |
| اور | انہوں نے کہا | ہوجاؤ | یہودی | یا |
| نَصٰرٰی | تَهْتَدُوْا | قُلْ | بَلْ | مِلَّةَ |
| نصرانی | ہدایت پاجاؤگے | تو کہدے | بلکہ | ملت |
| اِبْرٰهٖمَ | حَنِيْفًا | وَّ | مَا | كَانَ |
| ابراہیمؑ | جو حنیف تھا (ایک طرف کا تھا) | اور | نہیں | تھا |
| مِنَ | الْمُشْرِكِيْنَ | قُوْلُوْا | اٰمَنَّا | بِ اللّٰهِ |
| سے | مشرکوں | کہو | ہم ایمان لائے | ساتھ اللہ |
| وَ | مَآ | اُنْزِلَ | اِلَيْ نَا | وَ مَا |
| اور | جو | نازل کیا گیا | طرف ہماری | اور جو |
| اُنْزِلَ | اِلٰٓى | اِبْرٰهٖمَ | وَ | اِسْمٰعِيْلَ |
| نازل کیا گیا | طرف | ابراہیمؑ | اور | اسمٰعیلؑ |
| وَ | اِسْحٰقَ | وَ | يَعْقُوْبَ | وَ |
| اور | اسحاقؑ | اور | یعقوبؑ | اور |
| الْاَسْبَاطِ | وَ مَآ | اُوْتِيَ | مُوْسٰى | وَ |
| اسکی اولاد | اور جو | دیا گیا | موسیٰؑ | اور |
| عِيْسٰى | وَ مَآ | اُوْتِيَ | النَّبِيُّوْنَ | مِنْ |
| عیسیٰؑ | اور جو | دیا گیا | نبیوںؑ | سے |
| رَّبِّ | هِمْ | لَا | نُفَرِّقُ | بَيْنَ |
| رب | اپنے | نہ | ہم تفریق کرتے ہیں | درمیان |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اَحَدٍ | مِنْ | هُمْ | وَ | نَحْنُ |
| کسی کے | میں | ان سے | اور | ہم |
| لَ ہٗ | مُسْلِمُوْنَ | فَ اِنْ | اٰمِنُوْا | بِمِثْلِ |
| واسطے اسکے | فرمانبردار ہیں | پس اگر | وہ ایمان لائیں | مانند |
| مَا | اٰمَنْتُمْ | بِ ہٖ | فَ قَدِ | اهْتَدَوْا |
| اسکے جو | ایمان لائے تم | ساتھ اسکے | پس تحقیق | ہدایت پالی انہوں نے |
| وَ | اِنْ | تَوَلَّوْا | فَ | اِنَّمَا |
| اور | اگر | وہ پھر جائیں | پس | سوائے اسکے نہیں |
| هُمْ | فِیْ | شِقَاقٍ | فَ | سَ |
| وہ | میں | ضد۔ مخالفت | پس | عنقریب |
| یَکْفِیْ | کَ | هُمُ | اللّٰهُ | وَ |
| کافی ہوگا | تیری طرف سے | ان کو | اللہ | اور |
| هُوَ | السَّمِیْعُ | الْعَلِیْمُ | صِبْغَةَ | اللّٰهِ |
| وہ | سننے والا | جاننے والا ہے | رنگ | اللہ کا |
| وَ | مَنْ | اَحْسَنُ | مِنَ | اللّٰهِ |
| اور | کون | اچھا ہے | سے | اللہ |
| صِبْغَةً | وَ | نَحْنُ | لَ ہٗ | عٰبِدُوْنَ |
| رنگنے میں | اور | ہم | واسطے اسکے | بندگی کرنیوالے ہیں |
| قُلْ | اَ | تُحَآجُّوْنَنَا | فِی اللّٰهِ | |
| کہہ دے | کیا | تم جھگڑتے ہو | ہم سے | بارے میں اللہ |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ | هُوَ | رَبُّ نَا | وَ | رَبُّ كُمْ |
| اور | وہ | رب ہمارا | اور | رب تمہارا |
| وَ | لَ نَا | اَعْمَالُ نَا | وَ | لَ كُمْ |
| اور | واسطے ہمارے | اعمال ہمارے | اور | واسطے تمہارے |
| اَعْمَالُ | كُمْ | وَ | نَحْنُ | لَ هٗ |
| اعمال | تمہارے | اور | ہم | واسطے اسکے |
| مُخْلِصُوْنَ | اَمْ | تَقُوْلُوْنَ | اِنَّ | اِبْرَاهِيْمَ |
| مخلص ہیں | یا | تم کہتے ہو | بیشک | ابراہیم ؑ |
| وَ | اِسْمٰعِيْلَ | وَ | اِسْحٰقَ | وَ |
| اور | اسمٰعیل ؑ | اور | اسحٰق ؑ | اور |
| يَعْقُوْبَ | وَ | الْاَسْبَاطَ | كَانُوْا | هُوْدًا |
| یعقوب ؑ | اور | اولاد اسکی | تھے وہ | یہودی |
| اَوْ | نَصٰرٰى | قُلْ | ءَ اَنْتُمْ | اَعْلَمُ |
| یا | نصرانی | کہدے | کیا تم | زیادہ علم رکھتے ہیں |
| اَمِ | اللّٰهُ | وَ | مَنْ | اَظْلَمُ |
| یا | اللہ | اور | کون | بڑا ظالم |
| مِنْ مَنْ | كَتَمَ | شَهَادَةً | عِنْدَ هٗ | مِنَ |
| اس سے جس نے | چھپائی | شہادت | جو ہیں اسکے | سے |
| اللّٰهِ | وَ مَا | اللّٰهُ | بِغَافِلٍ | عَنْ مَّا |
| اللہ | اور نہیں | اللہ | غافل | اس سے جو |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| تَعْمَلُوْنَ | تِلْكَ | اُمَّةٌ | قَدْ | خَلَتْ |
| تم کرتے ہو | وہ | ایک امت تھی | بیشک | گزر چکی |
| لَ هَا | مَا | كَسَبَتْ | وَ | لَ كُمْ |
| واسطے اسکے (اس امت) | جو | اس نے کمایا | اور | واسطے تمہارے |
| مَا | كَسَبْتُمْ | وَ | لَا | تُسْئَلُوْنَ |
| جو | تم نے کمایا | اور | نہ | پوچھے جاؤ گے تم |
| | عَنْ مَّا | كَانُوْا | يَعْمَلُوْنَ | |
| | اس سے جو | تھے وہ | کرتے تھے | |

"اور (یہ لوگ) کہتے ہیں کہ یہودی ہو جاؤ یا نصرانی ہو جاؤ تو راہ یاب ہو جاؤ گے آپ کہہ دیجئے کہ نہیں بلکہ (ہم نے تو) ابراہیمؑ سیدھی راہ والے کا مذہب پالیا اور وہ مشرکین میں سے نہ تھے ۱۳۵ کہہ دو ہم تو ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور اس پر جو ہم پر اتارا گیا اور جو ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور یعقوبؑ اور اولاد (یعقوبؑ) پر اتارا گیا اور جو موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو دیا گیا اور اس پر جو دوسرے انبیاءؑ کو ان کے پروردگار کی طرف سے دیا گیا اور ہم ان میں سے کسی کے درمیان بھی فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ ہی کے حکمبردار ہیں ۱۳۶ تو اگر یہ لوگ ایمان لے آئیں جس طرح تم ایمان رکھتے ہو تو بیشک وہ بھی راہ پا گئے اور اگر منہ موڑے رہیں تو بس (بڑی) مخالفت میں پڑے ہیں سو اب اللہ کی طرف سے ان کے مقابلہ میں ہے اور وہ (بڑا) سننے والا (بڑا) جاننے والا ہے ۱۳۷ (ہمارے اوپر) اللہ کا رنگ ہے اور اللہ سے بہتر کون رنگ (دینے والا) ہے ہم تو اس کی بندگی کرنے والے ہیں ۱۳۸



Marfat.com

آپ کہئے کہ کیا تم ہم سے اللہ کے باب میں حجت کئے جاتے ہو؟ حالانکہ وہ ہمارا بھی پروردگار ہے اور ہمارے عمل ہمارے لئے ہیں اور تمہارے عمل تمہارے لئے اور ہم تو اسی کیلئے خالص ہیں ۱۳۹ کیا تم (یہ) کہتے ہو کہ ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ اور اسحٰقؑ اور یعقوبؑ اور اولادِ (یعقوبؑ) یہودی یا نصرانی تھے؟ آپ کہئے تم واقف تر ہو یا اللہ؟ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اس شہادت کو چھپائے جو اس کے پاس اللہ کے ہاں سے پہنچ چکی ہے؟ ورنہ اللہ ہمارے کرتوتوں سے بے خبر تو ہے نہیں ۱۴۰ یہ ایک جماعت ہے جو گزر چکی ان کا کیا ہوا ان کے آگے آئے گا اور تمہارا کیا ہوا تمہارے آگے گا اور جو کچھ وہ کرتے رہے اس کی پوچھ گچھ تم سے نہ ہوگی" ۱۴۱

## تشریحات لغوی و تفسیری مطالب

ملتِ ابراہیمی کے اس ذکر کے بعد کہ اس پر عمل پیرا ہونے والوں کے لئے فلاح دارین اور اس سے اعراض کرنے والوں کے لئے خسارہ اور نقصان ہوگا۔ اب ان آیات میں اہل کتاب کے جھوٹے دعاوی کو بیان کیا گیا اور بتایا کہ دینِ اسلام جو تمام انبیاء کا دین ہے صرف وہی باعثِ نجات ہے۔

وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا: قَالُوْا ماضی جمع مذکر غائب (قَالَ يَقُوْلُ قَوْلًا) ۔قَالُوْا کی ضمیر اہلِ کتاب کے لئے ہے ۔كُوْنُوْا هُوْدًا امر جمع مذکر (كَانَ يَكُوْنُ كَوْنًا) هُوْدًا یہودی۔ اَوْ تنویع کیلئے نَصٰرٰى عیسائی ۔یہود اور نصاریٰ میں سے ہر ایک اپنے دین کے برحق ہونے اور دوسرے کے دین کے باطل ہونے کا دعویٰ کرتا تھا۔



Marfat.com

قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا ۔ قُلْ فعل امر (قَالَ يَقُوْلُ قَوْلًا) ۔ بَلْ اضراب کے لئے ۔ بلکہ مِلَّةَ دین مذہب ۔ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا حنیف ۔ فَاَمَّا الْحَنِيْفُ فَاِنَّهُ الْمُسْتَقِيْمُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ اَلْحَنِيْفُ هُوَ مَيْلٌ عَنِ الضَّلَالِ اِلَى الْاِسْتِقَامَةِ (راغب) حنیف کے دو معنی ہیں ایک مستقیم اور دوسرے ضلال اور گمراہی سے استقامت کی طرف مائل ہونا ۔ دینِ باطل سے دینِ حق کی طرف مال ہونے والے کو حنیف کہتے ہیں ۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ان سے کہہ دیجئے کہ ہم تو باطل سے منہ موڑنے والے حضرت ابراہیمؑ حنیف کے دینِ اسلام کا اتباع کرتے ہیں.

وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ ۔ وَمَا كَانَ مَا نافیہ ۔ جو مشرکین میں سے نہ تھے ۔ اَلْمُشْرِكِيْنَ واحد اَلْمُشْرِكُ ۔ یہود و نصاریٰ پر تعریض ہے کہ دینِ ابراہیمؑ پر تمہارے کاربند ہونے کا دعویٰ باطل ہے تم ہر قسم کے شرک میں مبتلا رہو حالانکہ ابراہیمؑ شرک سے بالکل مبرا اور خالص موحد تھے.

قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا ۔ قُوْلُوْا امر جمع مذکر (قَالَ يَقُوْلُ قَوْلًا) ۔ اٰمَنَّا ماضی جمع متکلم (اٰمَنَ يُؤْمِنُ اِيْمَانًا) ۔ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا ۔ اُنْزِلَ ماضی مجہول واحد مذکر غائب (اَنْزَلَ يُنْزِلُ اِنْزَالًا) ۔ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا مِنَ الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ خطاب مسلمانوں سے ہے کہ تم کہہ دو کہ ہم تو اللہ اور اس کے بھیجے ہوئے کلام اور کتاب پر ایمان رکھتے ہیں.

وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ

واحد سبط ہے اولاد کی اولاد یعنی پوتے اور نواسوں کو کہتے ہیں.

اَلْاَسْبَاطُ هِيَ قَبَائِلُ كُلِّ قَبِيْلَةٍ مِنْ نَسْلِ رَجُلٍ (راغب) ۔ اَلْاَسْبَاط



Marfat.com

اَوْلَادُ الْاَوْلَادِ وَقِيْلَ اَوْلَادُ الْبَنَاتِ (تاج)، اسباط اولاد کی اولاد اور بعض نے کہا ہے بیٹیوں کی اولاد کو اسباط کہتے ہیں.

وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ

وَمَا اُوْتِيَ ۔ مَا موصول اُوْتِيَ ماضی مجہول واحد مذکر غائب ۔ النَّبِيُّوْنَ جمع نبی کی ۔ عیسیٰؑ ابن مریم بنی اسرائیل کے آخری مشہور نبی ہیں۔ جن پر انجیل نازل کی گئی آپ کی ولادت قصبہ بیت اللحم میں ہوئی آپ کی عمر تینتیس سال تھی یہود نے آپ کو سزائے موت دی لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہود کے ہاتھوں سے محفوظ رکھا.

لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۔ لَا کلمہ نفی نُفَرِّقُ مضارع جمع متکلم (فَرَّقَ يُفَرِّقُ تَفْرِيْقًا) ۔ بَيْنَ اَحَدٍ ۔ احد کا لفظ یہاں جماعۃ کے معنی میں ہے اور اس لئے اس پر بَيْنَ کا لانا درست ہے ۔ وَاحِدٌ فِيْ مَعْنَى الْجَمَاعَةِ وَلِذَا صَحَّ دُخُوْلُ بَيْنَ عَلَيْهِ (مدارک) یعنی ہم یہود و نصاریٰ کی مانند بعض پر ایمان اور بعض کا انکار نہیں کرتے.

وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۔ اَيْ مُنْقَادُوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ ہم سب اللہ تعالیٰ کے احکام کے فرمانبردار ہیں ـــــ آیت نمبر ۱۳۵-۱۳۶ میں یہود و نصاریٰ کے باطل دعاوی کی تردید کی ہے اور بتایا ہے کہ ملتِ ابراہیمی کا اتباع ہی اصل اسلام ہے اور پھر مسلمانوں کے حق پر ہونے کو اس طرح بیان کیا ہے کہ ایک مسلمان اللہ اور قرآن پر ایمان لانے کے ساتھ حضرت ابراہیمؑ سے لیکر حضرت عیسیٰؑ تک تمام انبیاء کو برحق سمجھتا ہے اور ان پر نازل شدہ کتب پر ایمان رکھتا ہے ۔ یہود و نصاریٰ کی طرح وہ اس گمراہی میں مبتلا نہیں ہے کہ بعض



Marfat.com

انبیاء برحق ہیں اور بعض کا انکار کرتے ہیں۔

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ۔ فَاِنْ شرطیہ اٰمَنُوْا ماضی جمع مذکر غائب بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ اگرچہ اہل کتاب اسی طرح ایمان ایمان لے آئیں جس طرح اے مسلمانو! تم ایمان لائے ہو فَقَدِ اهْتَدَوْا تو بیشک وہ ہدایت پاگئے ۔ اهْتَدَوْا ماضی جمع مذکر غائب (اِهْتَدٰی یَهْتَدِیْ اِهْتِدَاءً باب افتعال)۔

وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِیْ شِقَاقٍ ۚ۔ وَاِنْ شرطیہ تَوَلَّوْا ماضی جمع مذکر غائب (تَوَلّٰی یَتَوَلّٰی تَوَلِّیًا) ۔ فَاِنَّمَا بیشک ۔ هُمْ فِیْ شِقَاقٍ ۔ شِقَاقٌ مخالفت اور عداوت کو کہتے ہیں اس کی اصل شق ہے جسکے معنی ایک جانب اور طرف کے ہیں۔ یعنی اگر وہ اس ہدایت سے منہ موڑتے ہیں تو یقیناً وہ بہت بڑی مخالفت میں پڑے ہیں یعنی یہ اہل کتاب اگر اب بھی ایمان لے آئیں اور پرانے ضد اور عناد کو ترک کر دیں تو ہدایت پا سکتے ہیں اور اگر واضح ہدایت کے بعد بھی ایمان نہ لائیں تو پھر یہ محض ضد و عناد کی بنا پر مخالفت ہو گی۔

اَیْ فَمَا هُمْ اِلَّا فِیْ خِلَافٍ وَّ عَدَاوَةٍ وَلَیْسُوْا مِنْ طَلَبِ الْحَقِّ فِیْ شَیْءٍ (مدارک)

فَسَیَكْفِیْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ۔ سَیَكْفِیْكَهُمْ مضارع واحد مذکر غائب ۔ (كَفٰی یَكْفِیْ كِفَایَةً) سین مستقبل قریب کے لئے کفایۃ کے معنی مشکلات کا سدباب کرنا اور کسی معاملہ میں مراد کو پہنچ جانا۔ یعنی اللہ تعالیٰ ان کی شرارتوں سے بچا کر تمہیں مراد کو پہنچائے گا اور ان کی مخالفت تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکے گی۔

وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝

سَمِیْع فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے ۔ سَمِیْع کے معنی ہیں بہت



Marfat.com

بڑا سننے والا۔ اَلْعَلِیْم یہ بھی بروزن فعیل مبالغہ کا صیغہ ہے یعنی کوئی چیز اس کے احاطہ علم سے باہر نہیں ہے۔

صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۔ اَلصِّبْغَةُ مَا خُوْذٌ مِنَ الصَّبْغِ وَهُوَ تَغَيُّرُ الشَّیْءِ بِلَوْنٍ مِنَ الْاَلْوَانِ وَالْمُرَادُ بِهَا الدِّيْنُ ۔ الصِّبْغَة صبغ سے ماخوذ ہے۔ اور وہ ایک رنگ سے دوسرے رنگ کو قبول کرنا اور یہاں مراد دینِ اسلام ہے ۔ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۔ مَنْ استفہامیہ اَحْسَنُ افضل التفضیل یعنی جس رنگ میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں رنگا ہے وہ دینِ اسلام کا رنگ ہے۔ اور اللہ سے بڑھ کر کون بنی نوع انسان کو رشد و ہدایت کا یہ رنگ عطا کر سکتا ہے۔

وَنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ۝ ۔ اسم فاعل جمع مذکر واحد عَابِد اور ہم تو اسی کی بندگی کرنے والے ہیں۔

قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِی اللّٰهِ ۔ قُلْ فعل امر (قَالَ يَقُوْلُ قَوْلًا) ۔ اَ کلمہ استفہام ۔ تُحَآجُّوْنَ مضارع جمع مذکر مخاطب (حَاجَّةً يُحَاجُّوْا مُحَاجَّةً) مُحَاجَّةً کے معنی مجادلہ کے ہیں کیا تم ہمارے ساتھ دین اور قربِ الٰہی کے بارے میں جھگڑا کرتے ہو کہ جنت میں صرف یہود یا نصاریٰ داخل ہوں گے لیکن تمہارے پاس اس جھوٹے دعویٰ کی کوئی دلیل نہیں۔

وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وہ تو یکساں طور پر ساری کائنات کا خالق ہے اور ہمارا اور تمہارا پروردگار ہے فضیلت کا انحصار تو اعمال پر ہے۔

وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ ہمارے لئے ہمارے اعمال کی جزاء ہوگی اور تمہارے لئے تمہارے اعمال کے مطابق جزاء ملے گی۔



Marfat.com

وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ۝ ۔ وَ اور مُخْلِص اسم فاعل اسکا مادہ اخلاص ہے ۔ اعمال میں صرف اللہ تعالیٰ کو پیش نظر رکھا جائے اور محض اسکی رضا کے لئے کام کیا جائے اسے اخلاص فِی العمل کہتے ہیں ۔ تَعْرِیْضٌ لِلْیَھُوْدِ وَالنَّصَارٰی بِالشِّرْکِ الَّذِیْ ھُمْ عَلَیْہِ (زمخ) اس آیت میں یہود و نصاریٰ کے اس عقیدہ کا ابطال ہے کہ (نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰہِ وَاَحِبَّآؤُہٗ) ہمارے اعمال کچھ ہی کیوں نہ ہوں ہم نجات یافتہ ہیں یہ اعتقاد باطل خلافِ حقیقت اور تمام انبیاء کے دین کے انہدام کا باعث ہے دینِ الٰہی کی روح توحید اور اخلاص فی العمل ہے اور یہود و نصاریٰ دونوں اس سے محروم ہیں لیکن افسوس آج ہم بھی ان کے نقشِ قدم پر چل رہے ہیں ۔ تَتَّبِعُوْا سُنَنَ مَنْ قَبْلَھُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ (المنار) .

اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰھٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ کَانُوْا ھُوْدًا اَوْنَصٰرٰی ۔ اَمْ کلمۂ استفہام توبیخ کے لئے ہے اور غرض زجر و ملامت ہے ۔ تَقُوْلُوْنَ مضارع جمع مذکر مخاطب (قَالَ یَقُوْلُ قَوْلًا) ۔ الْاَسْبَاطَ واحد سِبْط اولاد البنات یا مطلق اولاد کو کہتے ہیں .

یعنی کیا تم اے اہلِ کتاب یہ دعویٰ کرتے ہو کہ یہ مذکورہ انبیاء اور انکی اولاد یہودی یا عیسائی تھے .

قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰہُ ۔ قُلْ فعل امر واحد مذکر (قَالَ یَقُوْلُ قَوْلًا) ءَ کلمۂ استفہام ۔ اَنْتُمْ ضمیر جمع مذکر مخاطب ۔ اَعْلَمُ افضل التفضیل ۔ اَمْ بمعنی یا حرف عطف ۔ اے یہود و نصاریٰ کیا تم ان کے دین کے بارے میں زیادہ جانتے ہو یا اللہ ۔ ذٰلِکَ عَلٰی سَبِیْلِ التَّھَکُّمِ بِھِمْ وَالْاِسْتِھْزَاءِ (بحر) ۔ یہ ان مخاطبین



Marfat.com

کو بطور طنز و تعریض کہا گیا ہے ورنہ اللہ کے علم کے ساتھ بندہ کے علم کا کیا مقابلہ۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ۔۔ وَمَنْ کلمۂ استفہام اَظْلَمُ افعل التفضیل (ظَلَمَ یَظْلِمُ ظُلْمًا) مِمَّنْ ۔ مِنْ + مَنْ حرفِ جار اور کلمہ استفہام ۔ كَتَمَ ماضی واحد مذکر غائب (كَتَمَ یَكْتُمُ كَتْمًا ۔ کِتمان) چھپانا پردہ ڈالنا ۔۔ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ وہ شہادت جو اس کے پاس اللہ کی طرف سے پہنچی ہے اور وہ شہادت دینِ اسلام کے برحق ہونے ابراہیمؑ اسحٰقؑ اسمٰعیلؑ اور تمام انبیاء کے دینِ اسلام پر قائم رہنے اور نبی آخرالزمان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسولِ برحق ہونے کی شہادت تھی جو تورات و انجیل میں موجود تھی لیکن یہود و نصاریٰ عناد حق کی وجہ سے اس واضح شہادت پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرتے تھے۔ ظاہر ہے کہ ایسی واضح شہادت کو چھپانے والے سے بڑھ کر اور کون ظالم ہو سکتا ہے حق کو چھپانا اور اس پر پردہ ڈالنا ظلمِ عظیم ہے

وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ ۔ مَا نافیہ ۔ عَمَّا ۔ عَنْ + مَا سے مرکب ہے ۔ تَعْمَلُوْنَ مضارع جمع مذکر مخاطب (عَمِلَ یَعْمَلُ عَمَلًا) اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال اور کرتوتوں سے بے خبر نہیں ہیں وہ سب کچھ جانتا ہے اپنے وقت پر تمہیں اس کی ضرور سزا ملے گی۔

تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ ۔ تِلْكَ اسم اشارہ مؤنث بعید ۔ اُمَّةٌ اس کا مادہ اَم ہے مراد جماعت گروہ ۔ قَدْ کلمہ تحقیق کلام خَلَتْ ماضی واحد مؤنث غائب (خَلَا یَخْلُوْ خلاءً) ۔ خَلَتْ یعنی مضت گزر چکے۔ رخصت ہو چکے ہیں ۔۔ لَهَا



Marfat.com

ضمیر راجع لِاُمَّۃٌ مَا موصول کَسَبَتْ ماضی واحد مؤنث غائب کمانا۔ حاصل کرنا۔ لَکُمْ مَاکَسَبْتُمْ ماضی جمع مذکر مخاطب جو تم نے کسب وعمل کیا وہ تمہارے لئے ہوگا۔ وَلَا کلمہ نفی۔ تُسْأَلُوْنَ مضارع مجہول جمع مذکر مخاطب (سَأَلَ یَسْأَلُ سُؤَالًا) ۔ عَمَّا (عَنْ، مَا) اس بات سے۔ کَانُوْا ماضی جمع مذکر غائب (کَانَ یَکُوْنُ کَوْنًا) ۔ یَعْمَلُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (عَمِلَ یَعْمَلُ عَمَلًا) سابقہ اُمتیں جو گزر چکی ہیں ان کے اعمالِ صالحہ سے تمہیں کچھ نفع نہیں پہنچے گا اور نہ تمہارے کفر اور بُرائی کے اعمال سے انہیں کوئی ضرر پہنچے گا۔ تمہارے اعمال کی جزاء وسزا تمہارے لئے ہوگی اور ان کے اعمال کی بازپرس صرف انہیں سے گی۔ قانون مجازات کا ایک نہایت عادلانہ اصول بتایا گیا کہ دوسروں کے اعمال کے بارے میں تم سے بازپرس نہیں ہوگی البتہ اپنے اعمال کی جوابدہی ضرور ہوگی ۔۔۔ یہ آیت پہلے گزر چکی ہے قانون مجازات کی اہمیت کے پیش نظر دوبارہ بطور تاکید لائی گئی ہے کَرَّرَهَا لِاَنَّهَا تَضَمَّنَتْ مَعْنَی التَّهْدِیْدِ وَالتَّخْوِیْفِ (قرطبی)۔

تمت الجزء الاول من القرآن الحکیم والفرقان المجید



Marfat.com

## سَيَقُولُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰهُمْ عَنْ

قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا ۚ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَ الْمَغْرِبُ ۚ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

| | | | |
|---|---|---|---|
| سَ | يَقُوْلُ | السُّفَهَآءُ | مِنَ النَّاسِ |
| عنقریب | کہیں گے | احمق (دو جماعت سفیہ) | لوگوں میں سے |
| مَا | وَلّٰ | هُمْ | عَنْ | قِبْلَتِ |
| کس چیز نے | پھیر دیا | ان کو | سے | قبلہ (سے) |
| هِمُ | الَّتِيْ | كَانُوْا | عَلٰى هَا | قُلْ |
| ان کے | جو | تھے | اوپر - اسکے | کہہ دیجئے |
| لِلّٰ | اللّٰهِ | الْمَشْرِقُ | وَ الْمَغْرِبُ | يَهْدِيْ |
| واسطے | اللہ کے | مشرق | اور مغرب | ہدایت دیتا ہے |
| مَنْ | يَّشَآءُ | اِلٰى | صِرَاطٍ | مُّسْتَقِيْمٍ |
| جسے | چاہے | طرف | راستے | سیدھے کے |

"اب بیوقوف لوگ (ضرور) کہیں گے کہ کس چیز نے ان (مسلمانوں) کو ان کے (اس) قبلہ سے جس پر وہ اب تک تھے ہٹا دیا۔ آپ کہہ دیجئے کہ مشرق و مغرب سب اللہ ہی کی ملک ہیں، وہ جسے چاہے سیدھی راہ چلا دیتا ہے۔" (۱۴۲)



Marfat.com

# تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

سَ مضارع پر داخل ہو کر اسے مستقبل قریب سے مختص کرتا ہے۔ یقول مضارع واحد مذکر غائب (قَالَ یَقُوْلُ قَوْلًا) یہاں سَیَقُوْلُ قَالَ کے معنی میں ہے ماضی کی جگہ مستقبل اس بات کے دوام کے لئے لایا گیا ہے یعنی وہ اس طرح کہتے رہیں گے۔

السفہاء جمع سفیہ کی۔ سفیہ کم عقل کو کہتے ہیں۔ اَلسَّفِیْہُ اَلْخَفِیْفُ الْعَقْلِ (تاج)۔ نقصان عقل کی وجہ سے خفۃ النفس کے لئے استعمال کیا جاتا ہے (راغب)۔ اَلسُّفَہَآءُ سے مراد یہود ہیں جو مدینہ میں رہتے تھے (قرطبی)۔ متبادر یہ ہے کہ تحویلِ قبلہ کے بارے میں تمام منکرین پر اس کا اطلاق ہو سکتا ہے خواہ وہ منافق ہوں، یہود ہوں یا مشرک ہوں (روح)۔

مَا کلمہ استفہام۔

وَلّٰی ماضی واحد مذکر غائب۔ (وَلّٰی یُوَلِّی تَوْلِیَۃً) ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب۔ وَلَّی الشَّیْءَ وَعَنِ الشَّیْءِ اَعْرَضَ وَابْتَعَدَ عَنْہُ اس سے منہ پھیرا اور دُور ہوا۔

قِبْلَتِھِمُ: قبلہ مضاف ھُمْ جمع مذکر غائب مضاف الیہ، ان کا قبلہ۔ سامنے کے رُخ کو قبلہ کہا جاتا ہے۔ کعبہ کو قبلہ کہا جاتا ہے کہ اس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کی جاتی ہے۔ صَارَ اِسْمًا لِلْمَکَانِ الْمُقَابِلِ الْمُتَوَجِّہِ اِلَیْہِ لِلصَّلٰوۃِ (راغب)

اَلَّتِیْ اسم موصول جو۔

کَانُوْا عَلَیْھَا: ماضی جمع مذکر غائب۔ (کَانَ یَکُوْنُ کَوْنًا) عَلٰی جار۔



Marfat.com

ھا ضمیر واحد مؤنث للقبلۃ مجرور۔ وہ قبلہ جس پر وہ پہلے سے تھے۔

قُلْ امر واحد مذکر (قَالَ یَقُوْلُ قَوْلًا)۔ کہہ دیجئے۔

لِلّٰہِ میں لام ملکیت کے لئے ہے۔ واسطے اللہ کے۔

اَلْمَشْرِقُ وَ الْمَغْرِبُ، یعنی مشرق و مغرب سب اللہ کی ملک ہیں اس کا تعلق کسی خاص سمت سے نہیں سب سمتیں اسی کی ہیں اگر پہلے بیت المقدس قبلہ تھا اور اب کعبۃ اللہ کو قبلہ قرار دیا گیا ہے تو اس میں کوئی ایسی بات نہیں جو باعثِ اعتراض ہو، قبلہ بذاتِ خود کوئی پرستش کی چیز نہیں اللہ تعالیٰ کے حکم نے اسے یہ شرف عطا کیا ہے۔

یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔ یَھْدِیْ مضارع واحد مذکر غائب (ھَدٰی یَھْدِیْ ھِدَایَۃٌ) ہدایت دینا۔ رہنمائی کرنا۔ مَنْ یَّشَآءُ جسے چاہے۔ یَشَآءُ مضارع واحد مذکر غائب (شَاءَ یَشَاءُ مَشِیَّۃٌ)۔

اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ :۔ اِلٰی حرف جار۔ صِرَاطٍ موصوف مُسْتَقِیْمٍ صفت مجرور۔ صِرَاط سیدھی راہ۔ مُسْتَقِیْمٍ اسم فاعل واحد مذکر۔ سیدھا۔ صحیح۔ (اِسْتِقَامَ یَسْتَقِیْمُ اِسْتِقَامَۃٌ باب استفعال)۔ طرف راستے سیدھے کے۔

انبیائے بنی اسرائیل کا قبلہ بیت المقدس تھا۔ ہجرت سے قبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بیت المقدس ہی کو قبلہ بنا کر نماز ادا کی البتہ وہاں کعبہ اور بیت المقدس دونوں کو سامنے رکھ لیتے تھے ہجرت کے بعد مدینہ میں سولہ سترہ ماہ تک بیت المقدس ہی کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرتے رہے۔ مدینہ میں بیت المقدس کی طرف منہ کرنے میں کعبہ کی طرف پشت ہوتی تھی اس لئے آپ کا دل چاہتا تھا کہ کعبہ کو آپ کے لئے قبلہ مقرر کر دیا جائے مدینہ آنے کے سولہ ماہ



Marfat.com

بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحویلِ قبلہ کا حکم ملا جس کی فوراً تعمیل ہوئی یہود کے لئے تحویلِ قبلہ کا اعلان ناپسندیدہ تھا، اس پر طرح طرح کے اعتراضات وارد کرنے لگے.

قُلْ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ؕ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ . اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ آپ کہہ دیجئے کہ مشرق و مغرب تمام سمتیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور وہ جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ پر چلاتا ہے.

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے تحویلِ قبلہ کی حقیقت کو اس طرح واضح فرمایا کہ تمام اطراف مشرق ہو یا مغرب اللہ ہی کی ملکیت ہیں کعبہ اور بیت المقدس کی بجز اس کے اور کوئی خصوصیت نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حکم سے ان کو امتیاز بخشا اور قبلہ بنایا وہ اگر چاہے تو ان کے علاوہ کسی اور مقام کو قبلہ بنا سکتا ہے. اصل بات تو حکم الٰہی ہے جیسے کہ ارشاد ہے:

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ ... (البقرہ: ۱۷۷)

"اس میں ذاتی کوئی نیکی نہیں کہ تم مشرق کی طرف رُخ کرو یا مغرب کی طرف لیکن نیکی تو اللہ پر ایمان لانے اور اس کی اطاعت کرنے میں ہے"

تحویلِ قبلہ نے اس امر کو واضح کر دیا کہ قبلہ کوئی ایسی چیز نہیں کہ جس کی پرستش کی جائے بلکہ اصل چیز حکم خداوندی ہے جس کی تعمیل لازم ہے.



Marfat.com

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ، وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِىْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ، وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ، وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ، اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ كَذٰلِكَ | جَعَلْنَا | كُمْ | اُمَّةً | وَّسَطًا |
| اور اسی طرح | ہم نے بنایا | تم کو | امت (گروہ) | معتدل۔ حد اعتدال پر قائم رہنے والی |
| لِ | تَكُوْنُوْا | شُهَدَآءَ | عَلَى النَّاسِ | وَ يَكُوْنَ |
| تاکہ | ہو تم | شاہد۔ گواہ | اوپر۔ لوگوں کے | اور ہوں |
| الرَّسُوْلُ | عَلَيْ كُمْ | شَهِيْدًا | وَ مَا | جَعَلْنَا |
| رسول | پر (تم پر) تم | شاہد | اور نہیں | بنایا ہم نے |
| الْقِبْلَةَ | الَّتِيْ | كُنْتَ | عَلَيْ هَا | اِلَّا |
| قبلہ | جو کہ | تو تھا | اوپر اس کے (اس پر) | مگر |
| لِ | نَعْلَمَ | مَنْ | يَّتَّبِعُ | الرَّسُوْلَ |
| تاکہ | ہم معلوم کریں | کون | اتباع کریگا | رسول کی |
| مِنْ مَنْ | يَّنْقَلِبُ | عَلٰى | عَقِبَيْهِ | وَ اِنْ |
| اس سے | جو پھرتا ہے | اوپر | دونوں ایڑیوں اپنی سے | اور اگرچہ |
| كَانَتْ | لَ | كَبِيْرَةً | اِلَّا عَلَى | الَّذِيْنَ |
| ہوتی ہے (یہ بات) | البتہ | بھاری | مگر اوپر | ان کے، جن کو |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| هَدَى | اللّٰهُ | وَ مَا | كَانَ | اللّٰهُ |
| ہدایت دی | اللہ نے | اور نہیں | ہیں | اللہ |
| لِ | يُضِيْعَ | اِيْمَانَ | كُمْ | اِنَّ اللّٰهَ |
| تاکہ | ضائع کریں | ایمان | تمہارے کو | یقیناً اللہ |
| بِ | النَّاسِ | لَ | رَءُوْفٌ | رَّحِيْمٌ |
| ساتھ | لوگوں (کے) | البتہ | شفیق | مہربان ہے |

"اور اسی طرح ہم نے تمہیں ایک امت عادل بنا دیا ہے تاکہ تم گواہ ہو لوگوں پر اور رسول گواہ رہیں تم پر اور جس قبلہ پر آپ (ابتک) تھے اسے تو ہم نے اسی لئے رکھا تھا کہ ہم پہچان لیں رسول کا اتباع کرنے والوں کو الٹے پاؤں واپس جانے والوں سے اور یہ (حکم) بہت گراں ہے مگر ان لوگوں کو نہیں جنہیں اللہ نے راہ دکھا دی ہے۔ اور اللہ ایسا نہیں کہ ضائع ہو جانے دے تمہارے ایمان کو، اور اللہ تو لوگوں پر بڑا شفیق ہے، بڑا مہربان ہے" (۱۴۳)

## تشریحاتِ لغوی اور تفسیری مطالب

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا واؤ عاطفہ اور كَذٰلِكَ۔ كَ تشبیہ ذا اسم اشارہ لِ علامت اشارہ بعید۔ كَذٰلِكَ اسی طرح یعنی تحویل قبلہ کی طرح ہر معاملہ میں جَعَلْنَا ماضی جمع متکلم (جَعَلَ يَجْعَلُ جَعْلًا) كُمْ ضمیر جمع مخاطب، اُمَّةً جماعت گروہ۔ جن میں کسی قسم کا کوئی رابطہ ہو خواہ وہ مذہبی ہو یا جغرافیائی ایسے گروہ یا جماعت کو اُمت کہا جاتا ہے باعتبار لفظ واحد اور



Marfat.com

باعتبار معنی جمع ہے۔ وَسَطاً امت کی صفت ہے۔ وسط کسی چیز کے درمیان کو کہتے ہیں۔ اعلیٰ واشرف چیز کو بھی وسط کہا جاتا ہے۔

وَاَمَّا الْوَسْطُ فَاِنَّهٗ فِیْ کَلَامِ الْعَرَبِ الْخِیَارُ (ابن جریر)۔

بخاری میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمَّةً وَسَطاً کو اُمَّةً عَدْلاً کہا ہے ــــ یعنی افراط وتفریط سے بچنے والی اُمّت، امتِ عادلہ ہے۔ امتِ مُسلمہ کے خیر و عادل ہونے پر یہ آیت دلیل ہے ــــ امام ابوحنیفہؒ نے اُمَّةً وَسَطاً کے معنی عَدْلاً وَّ خِیَاراً کے لئے ہیں۔ عادل اور نیک۔

لِتَکُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَی النَّاسِ تاکہ لوگوں پر نگران رہو۔ ل۔ لام تعلیل تاکہ تَکُوْنُوْا مضارع جمع مذکر مخاطب (کَانَ یَکُوْنُ کَوْناً) ــ شُهَدَاء شہید کی جمع ہے۔ اس کا مادہ 'شہود' اور 'شہادت' ہے، جس کے معنی دیکھنے اور حاضر ہونے کے ہیں ــــ امام راغب کے نزدیک 'شہداء' سے مراد ایسے لوگ ہیں جو جس بات کو سنتے ہیں اس کو اپنے دل میں حاضر رکھتے ہیں ــ یہاں مراد پیشرو اور امام کے ہیں۔

وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَهِیْداً ۔ یکون مضارع واحد مذکر غائب (کَانَ یَکُوْنُ کَوْناً) 'شہیدا' شاہد، نگران اور رسول تم پر شاہد اور گواہ رہیں۔

امتِ مُسلمہ دنیا کی تمام اقوام و مذاہب کے لئے نمونہ اور معیار ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک خود اس امتِ مُسلمہ کے لئے معیار اور نمونہ ہے ــ اس آیت سے امتِ مسلمہ کی کمال درجہ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے اس امت کو تمام کائنات کے لئے بطور نمونہ پیش کیا ہے جبکہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو پیش



Marfat.com

نظر رکھنا ہوگا۔

وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِیْ كُنْتَ عَلَيْهَا اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ۔ مَا نافیہ۔ جَعَلْنَا ماضی جمع متکلم۔ (جَعَلَ يَجْعَلُ جَعْلًا) اور ہم نے نہیں ٹھہرایا۔ اَلْقِبْلَةَ قبلہ۔ سمتِ نماز۔ اَلَّتِیْ اسم موصول مؤنث۔ عَلٰی حرف جار هَا ضمیر مؤنث لقبلہ اِلَّا کلمۂ استثناء لِنَعْلَمَ لام تعلیل (تاکہ) نَعْلَمَ مضارع جمع متکلم (عَلِمَ يَعْلَمُ عِلْمًا) عِلْمٌ بمعنی تمیز و شناخت بھی آتا ہے ــــ حضرت علیؓ سے 'علم' بمعنی رویت مروی ہے۔ وَالعَرَب يَضَعُ الْعِلْمَ مَكَانَ الرُّؤْيَةِ وَالرُّؤْيَةَ مَكَانَ الْعِلْمِ (قرطبی) ــــ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ ــــ مَنْ موصول يَتَّبِعُ مضارع واحد مذکر غائب (اِتَّبَعَ يَتَّبِعُ اِتِّبَاعًا) باب افتعال، اس کا مادہ تَتْبَع ہے پیروی کرنا۔ کسی کے پیچھے چلنا۔ جو رسول کی پیروی کرتا ہے ــــ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ۔ اس سے جو اپنی ایڑیوں پر واپس ہوتا ہے۔ مِمَّنْ ــــ مِنْ + مَنْ سے مرکب ہے۔ مِنْ حرفِ جار اور مَنْ موصول، اس سے جو يَنْقَلِبُ مضارع واحد مذکر غائب (اِنْقَلَبَ يَنْقَلِبُ اِنْقِلَابًا) مادہ 'قلب' اس کے معنی الٹ جانے اور پھر جانے کے ہیں۔ عَقِبَيْهِ مِنَ الْعَقَبِ مُؤَخَّرُ الرِّجْلِ پاؤں کی ایڑی ــــ عَقِبَيْهِ۔ عَقِبَيْنِ تثنیہ کا صیغہ ہے ــــ ہ ضمیر کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے نون تثنیہ گر گیا۔ عَقِبَيْهِ کے معنی ہیں اس کی دونوں ایڑیاں رَجَعَ عَلٰى عَقِبَيْهِ اِذَا اَشْنٰى رَاجِعًا وَانْقَلَبَ عَلٰى عَقِبَيْهِ اَیْ رَجَعَ عَلٰى حَافِرَتِهٖ یعنی اپنی دونوں ایڑیوں کو واپس لوٹایا۔

وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ۔ اِنْ شرطیہ كَانَتْ ماضی



Marfat.com

واحد مونث غائب (کَانَ یَکُوْنُ کَوْنًا) ـــ لَکَبِیْرَۃٌ لام تاکید کَبِیْرَۃٌ دشوار گراں، اگرچہ یہ بات بہت گراں ہے یعنی تحویلِ قبلہ کا حکم، اِلَّا کلمہ استثناء عَلَی الَّذِیْنَ ان لوگوں پر۔ ھَدَی اللّٰہُ جنہیں اللہ نے ہدایت عطا کی۔ تحویلِ قبلہ کا حکم اگرچہ گراں اور دشوار ہے مگر ان لوگوں کے لئے جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت عطا کی ہے کوئی دشوار نہیں ہے۔

یَدُلُّ عَلٰی کَمَالِ اِطَاعَتِھِمْ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ وَاِنْقِیَادِھِمْ لِاَوَامِرِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ.

یہ آیت صحابہ کرامؓ کی اللہ اور اس کے رسول کی کامل اطاعت اور اس کے اوامر کی مکمل فرمانبرداری پر دلالت کرتی ہے۔

وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُضِیْعَ اِیْمَانَکُمْ اِنَّ اللّٰہَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝

مَا نافیہ کَانَ ماضی واحد مذکر غائب لِ لام تعلیل یُضِیْعُ مضارع واحد مذکر غائب (اَضَاعَ یُضِیْعُ اِضَاعَۃً) ضائع کرنا برباد کرنا۔ اِیْمَانَ مضاف کُمْ ضمیر جمع مخاطب مضاف الیہ۔ یہاں ایمان سے مراد صلوٰۃ کے ہیں جیسے کہ بخاری میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے:

وَاَکْثَرُ الْمُفَسِّرِیْنَ عَلٰی اَنَّ الْمُرَادَ بِالْاِیْمَانِ ھُنَا الصَّلٰوۃُ (المنار)

اس آیت سے اس وہم کا ازالہ ہے کہ جب اصلی قبلہ خانہ کعبہ ہے تو بیت المقدس کی طرف منہ کر کے جتنی نمازیں پڑھی گئیں وہ ضائع ہوگئیں فرمایا کہ ان کی نمازیں ضائع نہیں ہوئیں اسلئے کہ نماز تو احکام خداوندی کی تعمیل کا نام ہے اسے کسی خاص سمت سے کوئی تعلق نہیں۔

اِنَّ اللّٰہَ یقیناً اللہ بِالنَّاسِ جار مجرور، لوگوں کے ساتھ، لوگوں کے



Marfat.com

ساتھ لوگوں کے لئے رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ، لام تاکید کے لئے رَءُوْفٌ فعول کے وزن پر صفت مشبہ ہے اس کا مادہ 'رافت' ہے۔ رَءُوْفٌ کے معنی میں اشد درجہ کی رحمت پائی جاتی ہے۔ اَلرَّافَةُ اَشَدُّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَالْمَعْنٰی مُتَقَارِبٌ (قرطبی) یعنی دوسرے احکام کی طرح تحویل قبلہ کا یہ حکم بھی سراسر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مہربانی پر مبنی ہے۔

قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ، فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا، فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ، وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ، وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| قَدْ | نَرٰی | تَقَلُّبَ | وَجْهِ | كَ |
| تحقیق | دیکھتے ہیں ہم | پھیرنا | منہ۔چہرہ | تیرا |
| فِی | السَّمَآءِ | فَ لَ | نُوَلِّيَنَّ | كَ |
| میں | آسمان (کی طرف) | پس البتہ | ضرور پھیریں گے ہم | تجھ کو |
| قِبْلَةً | تَرْضٰى | هَا | فَ وَلِّ | وَجْهَ كَ |
| قبلہ | پسند کرے تو | اس کو | پس پھیر | منہ اپنا |
| شَطْرَ | الْمَسْجِدِ | الْحَرَامِ | وَ حَيْثُ | مَا كُنْتُمْ |
| طرف | مسجد | حرام (کے) | اور جہاں کہیں | ہو تم |
| فَ وَلُّوْا | وُجُوْهَ | كُمْ | شَطْرَ هٗ | وَ اِنَّ |
| پس پھیرلو | منہ | اپنے (کو) | طرف اسکی | اور تحقیق |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| الَّذِيْنَ | اُوْتُوا | الْكِتٰبَ | لَ | يَعْلَمُوْنَ |
| وہ لوگ جو | دیئے گئے | کتاب | البتہ | وہ جانتے ہیں |
| اَنَّهٗ | الْحَقُّ | مِنْ | رَّبِّ | هِمْ |
| بیشک یہی | حق (ہے) | سے | رب | ان کے سے |
| وَ مَا | اللّٰهُ | بِ غَافِلٍ | عَمَّا (عَنْ + مَا) | يَعْمَلُوْنَ |
| اور نہیں | اللہ | بے خبر | اس چیز سے جو | وہ کرتے ہیں |

"بیشک ہم نے دیکھ لیا آپ کے منہ کا بار بار آسمان کی طرف اٹھنا سو ہم ضرور آپ کو متوجہ کردیں گے اس قبلہ کی طرف جسے آپ چاہتے ہیں اچھا اب کر لیجئے اپنا چہرہ مسجد الحرام کی طرف اور تم لوگ جہاں کہیں بھی ہو اپنے چہرے کر لیا کرو اسی کی طرف، اور جن لوگوں کو کتاب مل چکی ہے وہ یقیناً جانتے ہیں کہ وہ (حکم) واقعی ہے ان کے پروردگار کی طرف سے اور اللہ بے خبر نہیں ان کی کارروائیوں سے۔" (۱۴۴)

## تشریحاتِ لغوی وتفسیری مطالب

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۔ قَدْ کلمہ تحقیق کلام مضارع پر داخل ہوکر تکثیر کے معنی دیتا ہے۔ نَرٰى مضارع جمع متکلم (رَاٰی یَرٰی رُؤْیَةٌ) قَدْ نَرٰى ہم کثرت سے دیکھتے ہیں۔ تَقَلُّبَ مصدر (تَقَلَّبَ یَتَقَلَّبُ تَقَلُّبًا) مادہ قلب ہے اس کے معنی بار بار پھیرنے کے ہیں ۔ وَجْهِكَ: ترکیب اضافی، تیرے چہرے اور منہ کو۔ فِي السَّمَآءِ یہاں فِيْ بمعنی اِلٰی ہے یعنی فِيْ جِهَةِ السَّمَآءِ (کشاف) آسمان کی طرف۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ کی ذات کسی ایک جہت سے مختص



Marfat.com

نہیں لیکن یہاں بطور تعظیم آسمان کا نام لیا گیا ہے۔

وَخَصَّ السَّمَآءَ بِالذِّكْرِ اِذْهِيَ مُخْتَصَّةٌ بِتَعْظِيْمِ مَا اُضِيْفَ اِلَيْهَا وَيَعُوْدُ مِنْهَا۔ (قرطبی)

فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا۔ ف پس۔ لام مفتوح تحقیق تاکید کلام کے لئے، نُوَلِّيَنَّ مضارع جمع متکلم لام تاکید اور نون ثقیلہ کے ساتھ كَ ضمیر مخاطب (وَلّٰى يُوَلِّيْ تَوْلِيَةً) وَلَّيْتُهٗ کذا میں نے اسے فلاں چیز کا والی بنایا تَوْلِيَة کے معنی کبھی متوجہ ہونے اور کبھی انصراف کے ہوتے ہیں یعنی ہم ضرور پھیریں گے تجھے۔ قِبْلَةً رُخ۔ سمت تَرْضٰهَا مضارع واحد مخاطب (رَضِيَ يَرْضٰى رَضًى) هَا ضمیر مؤنث غائب راجع الی قبلہ۔ پسند کرنا۔ راضی ہونا۔ ہم ضرور آپ کو اس قبلہ کا متولی بنا دیں گے یعنی اس کی طرف متوجہ کر دیں گے جسے آپ چاہتے اور پسند کرتے ہیں۔

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ف پس۔ تعقیب کلام کے لئے وَلِّ پھیر، امر واحد مذکر (وَلّٰى يُوَلِّيْ تَوْلِيَةً) وَجْهَكَ ترکیب اضافی۔ اپنے چہرہ کو اَلْمُرَادُ مِنَ الْوَجْهِ هٰهُنَا جُمْلَةُ بَدَنِ الْاِنْسَانِ یہاں وجہ سے مراد تمام بدن انسانی ہے۔ شَطْرَ کسی چیز کے نصف یا وسط کو کہتے ہیں اور یہاں مراد اس کی جہت اور سمت ہے (راغب)۔ مَسْجِدِ الْحَرَامِ حرام کے معنی ممنوع چیز کے ہیں یعنی وہ چیز جس سے روکا جائے حرم کو اس لئے حرم کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس میں بہت سی باتیں ممنوع ہیں جو دوسرے مقامات پر جائز ہیں (راغب)۔ اسی سے محروم بھی ہے جسے کسی چیز سے روک دیا گیا ہو۔ اَلْمَسْجِدِ الْحَرَامِ عزت و حرمت والی مسجد۔ محققین کے نزدیک مسجد حرام سے



Marfat.com

مراد خانۂ کعبہ ہے۔ وَالْمُرَادُ الْبَيْتُ نَفْسُهٗ (خصاص) مسجد حرام ساری دنیا کا قبلہ ہے اور خانۂ کعبہ اس مسجد کا قبلہ ہے۔

وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ۔ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ اور جہاں کہیں بھی تم ہو حَيْثُ ظرف مکان مبنی بر ضمہ۔ جب اس کے بعد مَا آتا ہے تو شرط و جزا کے معنی ہوتے ہیں۔ فَوَلُّوا امر جمع مذکر۔ وُجُوْهَ جمع وَجْهٌ کی کُمْ ضمیر جمع مذکر مخاطب شَطْرَهٗ اس کی طرف 'شطر' سمت اور طرف کو کہتے ہیں جیسے کہ فرمایا: لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ لیکن بتقاضائے حکمت اجتماعی وحدت کے لئے کسی ایک سمت کا تعین ضروری تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش تھی کہ مدینہ آنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے کعبۃ اللہ کو قبلہ بنانے کا حکم آجائے جیسے کہ آیت: قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ سے ظاہر ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس دعا کو شرفِ قبولیت عطا کرتے ہوئے فرمایا:

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اور مزید توضیح کرتے ہوئے فرمایا وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ اللہ تعالیٰ نے سہولت کی بنا پر خانہ کعبہ کے ساتھ پوری مسجد الحرام کو قبلہ قرار دے دیا اور 'شطر' کا لفظ لاکر یہ بھی بتا دیا کہ دور دراز ممالک کے رہنے والوں کے لئے صرف اس سمت کی طرف منہ کر لینا ہی کافی ہوگا۔ ترمذی کی ایک حدیث نے اس کی وضاحت کر دی:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ۔ (رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرق اور مغرب کے درمیان کی



Marfat.com

سمت قبلہ ہے۔"

وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِنَّ کلمہ تحقیق کلام اَلَّذِيْنَ موصول وہ لوگ۔ اُوْتُوْا ماضی مجہول (اَتٰی یَاْتِیْ اِیْتَاءٌ) اَلْكِتٰبُ تورات وانجیل۔ بیشک جنہیں کتاب دی گئی

لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ لام تاکید کے لئے يَعْلَمُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (عَلِمَ یَعْلَمُ عِلْمًا) اَنَّ۔ هٗ ضمیر سے مراد حکم تحویل قبلہ۔ وَالضَّمِيْرُ لِلتَّحْوِيْلِ اَوِ التَّوَجُّهِ (بیضاوی) مِنْ رَّبِّهِمْ ان کے رب کی طرف سے یعنی یہ حکم تحویل قبلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی طرف سے حکم نہیں بلکہ یہ سراسر حکم ربانی ہے

وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ۝ ما نافیہ بِغَافِلٍ بے خبر۔ غافل عَمَّا عَنْ اور مَا سے مرکب ہے اس بات سے يَعْمَلُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (عَمِلَ یَعْمَلُ عَمَلًا)۔ جو وہ کرتے ہیں۔

اہل کتاب کو اس بات کا اچھی طرح علم تھا کہ نبی آخرالزمان کا قبلہ وہی ہوگا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قبلہ تھا، بیت المقدس کا قبلہ عارضی تھا۔

وَلَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَا اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ۚ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ | لَ اِنْ | اَتَيْتَ | الَّذِيْنَ | اُوْتُوْا |
| اور | اگر | لائے تو | ان لوگوں کو جو | دیئے گئے ہیں |
| الْكِتٰبَ | بِ كُلِّ | اٰيَةٍ | مَا | تَبِعُوْا |
| کتاب | ساتھ تمام | نشانیاں | نہیں | پیروی کریں گے |
| قِبْلَتَكَ | كَ | وَ مَا | اَنْتَ | بِ تَابِعٍ |
| قبلہ | تیرے (کو) | اور نہیں | تو | پیروی کرنے والا ہے |
| قِبْلَةَ | هُمْ | وَ مَا | بَعْضُ | هُمْ |
| قبلہ | ان کے (کی) | اور نہیں | بعض | ان کے |
| ب تَابِعٍ | قِبْلَةَ | بَعْضٍ | وَ | لَ اِنْ |
| پیروی کرنے والے | قبلہ | بعض (کے) | اور | اگر |
| اِتَّبَعْتَ | اَهْوَآءَ | هُمْ | مِنْ | بَعْدِ |
| پیروی کی تو نے | خواہشوں | ان کی | سے | بعد |
| مَا جَآءَ | كَ | مِنَ | الْعِلْمِ | اِنَّ |
| اس کے آئی | تیرے (پاس) | (سے) | علم سے | بیشک |
| كَ | اِذًا | لَ | مِنَ | الظّٰلِمِيْنَ |
| تو | اس وقت | البتہ | (سے) | ظالموں سے ہوگا |

" اور اگر آپ ان لوگوں کے سامنے جنہیں کتاب مل چکی ہے ساری ہی نشانیاں لے آئیں (جب بھی) یہ آپ کے قبلہ کی پیروی نہ کریں گے اور نہ آپ ان کے قبلہ کی پیروی کرنے والے ہیں اور نہ وہ (آپس میں) ایک دوسرے کے قبلہ کو ماننے والے ہیں اور اگر (کہیں) آپ ان کی خواہشوں کی پیروی کرنے لگیں



Marfat.com

بعداس کے کہ آپ کے پاس علم آچکا ہے تو یقیناً آپ (بھی) ظالموں میں (شمار) ہوں گے۔" (۱۴۵)

## تشریحات لغوی و تفسیری مطالب

وَلَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ ۔ وَلَئِنْ لام زائدہ اِنْ شرطیہ اور اگر اَتَيْتَ ماضی واحد مذکر مخاطب سے آئیں، اَلَّذِيْنَ موصول اُوْتُوْا ماضی مجہول (اَتٰی یَاْتِیْ اِیْتَاءٌ) اَلْكِتٰبَ تورات اَلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ سے مراد یہود ہیں بِكُلِّ اٰيَةٍ ہر قسم کی نشانی۔

مَا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ، وَمَا اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۔ مَا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ مَا نافیہ تَبِعُوْا فعل ماضی جمع مذکر غائب (تَبِعَ یَتْبَعُ تَبْعًا) قِبْلَتَكَ تیرے قبلہ کی یعنی اگر آپ اہلِ کتاب کے لیے ہر قسم کی آیات اور دلائل بھی لا دیں گے تب بھی وہ آپ کے قبلہ کی پیروی نہیں کریں گے، اور نہ ہی آپ انکے قبلہ کی پیروی کرنے والے ہیں۔ مَا نافیہ اَنْتَ ضمیر منفصل واحد مذکر مخاطب بِتَابِعٍ اسم فاعل پیروی کرنے والا۔ قِبْلَتَهُمْ ان کے قبلہ کی۔

وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ، اور نہ ہی وہ آپس میں ایک دوسرے کے قبلہ کو ماننے والے ہیں مَا نافیہ بَعْضُهُمْ ان کے بعض بِتَابِعٍ پیروی کرنے والے ہیں۔ قِبْلَةَ بَعْضٍ بعض کے قبلہ کی۔ اہلِ کتاب کی شدید گمراہی کو بیان کیا گیا کہ مسجد الحرام کو قبلہ قرار دینا کوئی ایسی بات نہیں ہے جس پر یہ لوگ معترض ہو سکیں ان کی ذہنی کجروی انہیں حق کے قبول کرنے سے مانع ہے اس لئے وہ آپ کے قبلہ کو تسلیم نہیں کر سکتے بلکہ خود ان کا باہم یہ حال ہے کہ یہود کا قبلہ



Marfat.com

ہیکل بیت المقدس ہے اور نصاریٰ کا قبلہ کوئی خاص نہیں پوری سمت مشرق ان کا قبلہ ہے۔

فَالْيَهُوْدُ يَسْتَقْبِلُ بَيْتُ الْمُقَدَّسِ وَالنَّصَارٰى مَطْلَعَ الشَّمْسِ (مدارك)

وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

وَلَئِنْ لام زائدہ اِنْ شرطیہ اور اگر اِتَّبَعْتَ ماضی معروف صیغہ واحد مذکر مخاطب (اتَّبَعَ يَتَّبِعُ اِتِّبَاعًا، باب افتعال) اَهْوَآءَ واحد هَوَاءٌ خواہش۔ باطل آرزو هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مِنْ بَعْدِ اسکے بعد جَآءَ ماضی واحد مذکر غائب (جَاءَ يَجِيْءُ مَجِيْءٌ) كَ ضمیر واحد مذکر مخاطب مِنَ الْعِلْمِ علم سے یعنی وحی الٰہی سے ثابت شدہ علم۔ اَلْعِلْمِ سے مراد وہ علم حقیقی ہے جس کی تائید وحی سے ہو اس میں وحی الٰہی کے علاوہ اپنی خواہش کے اتباع پر سخت تہدید ہے۔ اِنَّكَ اِنَّ کلمہ تحقیق کلام كَ ضمیر مخاطب اِذًا اس وقت حرف جزا لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ واحد ظالم اسم فاعل۔ اس وقت آپ بھی یقیناً ظالموں میں شمار ہوں گے اگرچہ انبیاء علیہم السلام معصوم عن الخطا ہوتے ہیں لیکن قانون فطرت کے لحاظ سے خواہش کی پیروی کرنے کی صلاحیت ان میں بھی موجود ہوتی ہے مگر اللہ تعالیٰ انہیں اس سے محفوظ رکھتا ہے۔ یہاں یہ خطاب بطور فرض محال کے ہے جس کے وقوع کا کوئی احتمال نہیں دراصل مقصود امت مسلمہ کو متنبہ کرنا ہے کہ اس کی خلاف ورزی ایسا امر ہے کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی بفرض محال ایسا کریں تو وہ بھی بے انصاف قرار پائیں۔

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ۭ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ



Marfat.com

لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اَلَّذِيْنَ | اٰتَيْنٰهُمُ | الْكِتٰبَ | يَعْرِفُوْنَ | |
| جو لوگ | دی ہم نے | ان کو | کتاب | پہچانتے ہیں |
| هٗ | كَمَا | يَعْرِفُوْنَ | اَبْنَآءَ | هُمْ |
| اس کو | جیسا کہ | پہچانتے ہیں | بیٹوں | اپنوں (کو) |
| وَ | اِنَّ | فَرِيْقًا | مِّنْ | هُمْ |
| اور | تحقیق | ایک فرقہ | سے | ان میں |
| لَ | يَكْتُمُوْنَ | الْحَقَّ | وَ | هُمْ |
| البتہ | چھپاتے ہیں | حق کو | اور | وہ |
| يَعْلَمُوْنَ | اَلْحَقُّ | مِنْ | رَّبِّ | كَ |
| جانتے ہیں | حق | سے | رب | تیرے |
| فَ | لَا | تَكُوْنَنَّ | مِنَ | الْمُمْتَرِيْنَ |
| پس | نہ | ہونا تم | سے | شک کرنے والوں سے |

"جن لوگوں کو ہم کتاب دے چکے ہیں وہ آپ کو پہچانتے ہیں اس طرح جیسے کہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں اور بے شک ان میں سے کچھ لوگ خوب چھپاتے ہیں حق کو حالانکہ جانتے ہوتے ہیں" (۱۴۶)

"یہ امر حق ہے تیرے پروردگار کی طرف سے، پس تو کہیں شک کرنے والوں سے ہرگز نہ ہو جانا" (۱۴۷)



Marfat.com

# تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ اَلَّذِیْنَ واحد اَلَّذِیْ جولوگ اٰتَیْنَا ماضی جمع متکلم (اَتٰی یُؤْتِیْ اِیْتَاءً) ھُمْ ضمیر جمع غائب اَلْکِتٰبَ تورات۔ اور وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب دی۔

یَعْرِفُوْنَہٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَھُمْ یَعْرِفُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (عَرَفَ یَعْرِفُ عُرْفًا) ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب وَالضَّمِیْرُ عَائِدٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَہٗ مُجَاھِدٌ وَقَتَادَۃُ وَغَیْرُھُمَا ضمیر کا مرجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک ہے۔ وَقِیْلَ الْعِلْمُ اَوِ الْقُرْاٰنُ اَوِ التَّحْوِیْلُ۔ بعض کا خیال ہے کہ ضمیر کا مرجع علم، قرآن یا تحویلِ قبلہ ہے۔ کَمَا کلمہ تشبیہ یَعْرِفُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (عَرَفَ یَعْرِفُ عُرْفًا) اَبْنَاءَ واحد اِبْنٌ۔ ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب، اس سے مراد قوم یہود ہے۔ کہ وہ اسے اچھی طرح پہچانتے ہیں جیسے کہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں

وَاِنَّ فَرِیْقًا مِّنْھُمْ لَیَکْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّ تحقیق کلام۔ فَرِیْقًا فرقہ۔ گروہ۔ جماعت مِنْھُمْ ان میں سے یعنی یہود میں سے۔ لَیَکْتُمُوْنَ لام تاکید یَکْتُمُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (کَتَمَ یَکْتُمُ کِتْمَانٌ) چھپانا، پردہ ڈالنا اَلْحَقَّ اَلْاَمْرُ الثَّابِتُ بِدَلَائِلِ الْقَطْعِیَّۃِ دلائل قطعی سے ثابت شدہ بات کو حق کہتے ہیں۔

وَالْحَقُّ الْمَکْتُوْمُ ھُنَا ھُوَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَہٗ قَتَادَہ و مُجَاھِد (بحر) حق سے یہاں مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک ہے۔ وَھُمْ اور وہ یہود یَعْلَمُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (عَلِمَ یَعْلَمُ



Marfat.com

علمائے یعنی علمائے یہود اس بات کو بخوبی جانتے ہیں کہ یہ نبی برحق ہے اور اس امر میں کوئی اشتباہ نہیں جیسے کہ کسی کو اپنے بیٹے کے پہچاننے میں کوئی شبہ نہیں ہوتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن سلام سے پوچھا کہ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسولِ برحق ہونے کی پہچان رکھتے ہو جیسے اپنے بیٹے کی پہچان کرتے ہو اس نے کہا ہاں بلکہ اس سے بھی زیادہ، اس لئے کہ بیٹے کے بارے میں اشتباہ ہو سکتا ہے، لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے بارے میں اشتباہ نہیں کیا جا سکتا۔

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ حق یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت یا تحویلِ قبلہ، یہ سب امور تیرے پروردگار کی طرف سے حق اور درست ہیں۔

فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝ ف پس لَا تَكُوْنَنَّ فعل نہی موکد بنون ثقیلہ۔ پس قطعاً نہ ہونا مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ واحد (اِمْتَرٰى يَمْتَرِيْ اِمْتِرَاءً) باب افتعال، اِمْتَرَا کا مادہ مِرْيَة ہے جس کے معنی تردد کے ہیں اَلْمُحَاجَّةُ فِيْمَا مِرْيَةٌ (راغب) یعنی ایسے امر میں جھگڑنا جس میں تردد ہو۔ خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے اور مراد آپ کی امت اور پیروکار ہیں۔

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ۭ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ وَاِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ | لِ | كُلٍّ | وِّجْهَةٌ | هُوَ |
| اور | لئے۔واسطے | ہر کسی کے | ایک طرف ہے | وہ |
| مُوَلِّیْ | هَا | فَ | اسْتَبِقُوا | الْخَيْرَاتِ |
| منہ پھیرتا ہے | اسکی طرف | پس | سبقت کرو۔پہل کرو | بھلائیوں کی |
| اَيْنَ مَا | تَكُوْنُوْا | يَأْتِ | بِكُمُ | اللّٰهُ |
| جہاں کہیں | ہو تم | لے آئے گا | تم کو | اللہ |
| جَمِيْعًا | اِنَّ | اللّٰهَ | عَلٰى كُلِّ | شَیْءٍ |
| سب کو | تحقیق | اللہ | اوپر ہر | چیز کے |
| قَدِيْرٌ | وَ | مِنْ | حَيْثُ | خَرَجْتَ |
| قدرت رکھتا ہے | اور | (سے) | جہاں سے | تو نکلے |
| فَ | وَلِّ | وَجْهَ | كَ | شَطْرَ |
| پس | پھیر لے تو | منہ | اپنے کو | طرف |
| الْمَسْجِدِ | الْحَرَامِ | وَ | اِنَّ | هٗ |
| مسجد | حرمت والی | اور | بیشک | وہ |
| لَ | الْحَقُّ | مِنْ | رَّبِّ | كَ |
| البتہ | حق | (سے) | رب | تیرے (سے) |
| وَ مَا | اللّٰهُ | بِغَافِلٍ | عَمَّا | تَعْمَلُوْنَ |
| اور نہیں | اللہ | غافل | اس چیز سے | تم کرتے ہو |

"اور ہر ایک کے لئے کوئی رخ ہوتا ہے جدھر وہ متوجہ رہتا ہے سو تم نیکیوں کی طرف بڑھو تم جہاں کہیں بھی ہو گے اللہ تم سب کو لے آئیگا۔بیشک اللہ ہر چیز



Marfat.com

پر قادر ہے۔" (۱۴۸)

"اور آپ جس جگہ سے بھی (باہر) نکلیں اپنا منہ مسجد حرام کی طرف موڑ لیا کریں اور یہ آپ کے پروردگار کی طرف سے امرِ حق ہے اور اللہ اس سے بے خبر نہیں جو تم کر رہے ہو۔" (۱۴۹)

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ ۔ وَلِكُلِّ یعنی وَلِكُلِّ قَوْمٍ اَوْ اُمَّةٍ ہر قوم اور امت کے لئے كُلّ کے بعد قوم یا امت کا لفظ محذوف ہے وِجْهَةٌ جہتِ قصد اور مقصد کو کہا جاتا ہے اور وِجْهَہ وہ ہے جس کی طرف ہم کسی مقصد کے لئے توجہ کرتے ہیں (راغب)

هُوَ مُوَلِّيهَا اَیْ هُوَ مُوَلِّیهَا وِجْهَہ اَوِ اللّٰہ تَعَالٰی اِیَّاہُ (بیضاوی) وہ اپنا منہ پھیرتا ہے یا اللہ تعالیٰ اسے پھیرتے ہیں۔ هُوَ ضمیر اللہ تعالیٰ کی طرف عائد ہے (الاخفش والزجاج)

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ ۔ امر جمع مذکر (اِسْتَبَقَ یَسْتَبِقُ اِسْتِبَاق) اس کا مادہ سبق ہے۔ ایک دوسرے سے آگے بڑھنے اور تقدم کے لئے لایا جاتا ہے۔ الْخَيْرَات واحد خیر یعنی طاعات اور بھلائیوں کی طرف سبقت کرنا۔ رضائے الٰہی کے لئے تمام امور کو موافقِ شرع انجام دینے کو "خیرات" کہتے ہیں۔ اس آیتِ کریمہ میں بتایا گیا ہے کہ ہر قوم کا کوئی نہ کوئی قبلہ اور مقصد ہوتا ہے جس کی طرف وہ رُخ کرتی ہے اور متوجہ ہوتی ہے۔ ؏

ہر قوم راست راہے دینے و قبلہ گاہے۔



Marfat.com

لیکن اے اہلِ ایمان تم خیرات اور نیکیوں میں سبقت لے جانے کی کوشش کرو اور اسی کو اپنا قبلہ اور مقصد بناؤ۔ لہٰذا یک جہتی اور یگانگت کے لئے تمہارے لئے کعبہ کو قبلہ مقرر کر دیا گیا ہے لیکن اصل امر نیکی اور بھلائی کے امور میں سعی اور سبقت ہے۔

اَیْنَ مَا تَکُوْنُوْا یَاْتِ بِکُمُ اللّٰہُ جَمِیْعًا۔ اَیْنَ کلمہ استفہام للمکان مَا زائدہ۔ تَکُوْنُوْا (کَانَ یَکُوْنُ کَوْنًا) یَاْتِ مضارع واحد مذکر غائب (اَتٰی یَاْتِیْ اِتْیَانٌ) فِیْ اَیِّ مَوْضِعٍ تَکُوْنُوْا یَحْشُرْکُمُ اللّٰہُ اس کے ایک معنی یہ بھی ہیں کہ تم جہاں بھی مدفون ہوگے اللہ تعالیٰ تم سب کو حشر میں یکجا کر دے گا۔ مختلف جہات میں سے تم جہاں کہیں بھی ہوگے اللہ تعالیٰ تم سب کو اکٹھا کریگا اور تمہاری نمازوں کو ایک ہی سمت اور جہت کی طرف کریگا۔ (بیضاوی)۔

اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ اِنَّ کلمۂ تحقیق کلام عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ ہر چیز پر قَدِیْرٌ صفت قائم بذات ہے یعنی کوئی چیز اس کے احاطۂ قدرت سے باہر نہیں ہے۔

وَمِنْ حَیْثُ خَرَجْتَ اور جہاں سے تو نکلے۔ حَیْثُ ظرف مکان۔ خَرَجْتَ ماضی واحد مذکر غائب (خَرَجَ یَخْرُجُ خُرُوْجًا) باب نَصَرَ۔

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ۔ پس تو اپنے منہ کو مسجد حرام کی طرف پھیر لے فَ تعقیب کلام وَلِّ امر واحد مذکر (وَلّٰی یُوَلِّیْ تَوْلِیَۃً) شَطْرَ سمت۔ طرف یعنی جس جگہ اور مقام پر تم ہو تمہیں اپنا رُخ مسجد حرام کی طرف پھیرنا ہوگا۔

وَاِنَّهُ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ۔ لَلْحَقُّ لام تاکید الْحَقُّ اَیْ ثَابِتُ الَّذِیْ لَا یَعْرِضُ



Marfat.com

لَهٗ نَسْخٌ وَلَا تَبْدِیْلَ (بحر) یعنی امر ثابت شدہ ہے اس میں نسخ اور تبدیلی کا امکان نہیں ہے۔ اِنَّهٗ کی ضمیر کا مرجع استقبال کعبہ یا قبلہ اوّل (بیت المقدس) سے انصراف یا تولیۃ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ سفر ہو یا حضر استقبال کعبہ لانا ہے اس میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔

وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے غافل نہیں ہیں۔ عَمَّا، عَنْ حرف جار اور مَا موصولہ سے مرکب ہے نون اور میم اکٹھے آنے سے ادغام ہو کر عَمَّا بنا۔ جس چیز سے۔ اور اللہ اس سے بے خبر نہیں جو تم کر رہے ہو۔

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ۙ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ ۗ إِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِيْ عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ | مِنْ | حَيْثُ | خَرَجْتَ | فَ وَلِّ |
| اور | (سے) | جہاں (سے) | تو نکلے | پس پھیر |
| وَجْهَ كَ | شَطْرَ | الْمَسْجِدِ | الْحَرَامِ | وَ |
| چہرے اپنے کو | طرف | مسجد | حرمت والی کے | اور |
| حَيْثُ | مَا | كُنْتُمْ | فَ وَلُّوْا | وُجُوْهَ |
| جہاں | کہیں | ہو تم | پس پھیر لو | چہروں |
| كُمْ | شَطْرَ | لَا | لِ اَنْ لَا | يَكُوْنَ |
| (انہوں (کو) | طرف | اسکے | تاکہ یہ نہ | ہو |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| لِ | النَّاسِ | عَلَیْکُمْ | حُجَّۃٌ | اِلَّا |
| لئے۔واسطے | لوگوں کے | اوپر تمہارے | حجت | مگر |
| الَّذِیْنَ | ظَلَمُوْا | مِنْھُمْ | فَ لَا | تَخْشَوْھُمْ |
| جنہوں نے | ظلم کیا | سے ان | پس نہ | ڈرو ان سے |
| وَ | اخْشَوْنِیْ | وَ لِ | اُتِمَّ | نِعْمَتِیْ |
| اور | ڈرو مجھ سے | اور تاکہ | پوری کروں مکمل کروں | اپنی نعمت |
| عَلَیْکُمْ | وَ | لَعَلَّ | کُمْ | تَھْتَدُوْنَ |
| اوپر تمہارے | اور | تاکہ | تم | ہدایت پالو |

"اور آپ جس جگہ سے بھی (باہر) نکلیں، اپنا مُنہ مسجد حرام کی طرف موڑ لیا کریں اور تم لوگ (بھی) جہاں کہیں ہو، اپنا منہ اس کی طرف موڑ لیا کرو. تاکہ لوگوں کو تمہارے مقابلہ میں حجت نہ رہ جائے سوان لوگوں کے جو ان میں سے ظالم ہیں، تم ان سے نہ ڈرو، بلکہ (صرف) مجھ ہی سے ڈرو تاکہ میں اپنا انعام تم پر پورا کردوں اور تاکہ تم راہِ ہدایت (پر) قائم رہو۔" ۱۵۰

## تشریحاتِ لغوی اور تفسیری مطالب

وَمِنْ حَیْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْھَکَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اور جہاں سے تو نکلے اپنے منہ کو مسجد حرام کی طرف پھیر لے (لغوی تشریحات آیت نمبر ۱۴۹ کے تحت گزر چکی ہیں).

وَحَیْثُ مَا کُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ شَطْرَہٗ ۔ وَحَیْثُ مَا جہاں۔جس جگہ ظرف مکان کُنْتُمْ ماضی جمع مذکر مخاطب (کَانَ یَکُوْنُ کَوْنًا)۔ فَوَلُّوْا امر جمع



Marfat.com

مذکر (دلّی یُوَلِّی تَوْلِیَۃً) وُجُوْهَكُمْ واحد وَجْہ۔ كُمْ ضمیر جمع مذکر مخاطب
تم اپنے منہ کو شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ یعنی جہاں کہیں بھی تم ہو اپنے منہ کو
مسجد حرام کی طرف پھیر لو۔

لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ ۔ لِئَلَّا۔ لِئَنْ لَا تاکہ نہ ہو۔
عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ تمہارے خلاف دلیل اور حجت۔

اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ ۔ اِلَّا کلمہ استثنائے منقطع ظَلَمُوْا مِنْهُمْ
وہ لوگ جو ظالم ہیں اور حق کو پسِ پشت ڈالنے والے ہیں تاکہ تحویل قبلہ کے
سلسلہ میں تمہارے خلاف لوگ کوئی دلیل نہ لا سکیں۔

فَلَا تَخْشَوْهُمْ ان سے مت ڈرو۔ فعل نہی مضارع جمع مذکر مخاطب (خَشِیَ
یَخْشَی خَشْیَۃٌ) ڈرنا۔ خوف کھانا۔

وَاخْشَوْنِیْ پس صرف مجھ سے ڈرو۔ فعل امر جمع مذکر۔

وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِیْ عَلَيْكُمْ لام تعلیل اُتِمَّ مضارع واحد متکلم (اَتَمَّ یُتِمُّ اِتْمَامًا)
تاکہ میں تم پر اپنی نعمت پوری کردوں۔

وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ لَعَلَّ کلمہ ترجی جب اس کا استعمال اللہ تعالیٰ کی طرف
سے ہو تو شک و تردد کی بجائے تیقن کے معنی دیتا ہے۔ تَهْتَدُوْنَ مضارع
جمع مذکر مخاطب (اِهْتَدٰی یَهْتَدِیْ اِهْتِدَاءٌ) باب افتعال، اور تاکہ تم ہدایت
پالو۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ بتاتے ہیں کہ تحویل قبلہ اتمام حجت ہے کفار یہود اور
حق سے عناد رکھنے والوں پر۔ اس لئے ان سے خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں۔
اہل ایمان کو صرف مجھ سے ڈرنا چاہیئے۔ اب کعبہ کو تمہارے لئے قبلہ مقرر کرکے
میں نے تم پر اپنی نعمتوں کو مکمل کردیا ہے۔



Marfat.com

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ کی تکرار تین بار آئی ہے۔
قرطبی نے اس کی توجیہ یہ کی ہے کہ پہلی مرتبہ جو حکم آیا ہے کہ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ یہ حکم حالت حضر و قیام کے لئے ہے اور اس کے ساتھ پوری امتِ مسلمہ کو بھی حکم دیا گیا ہے کہ تم جہاں کہیں بھی ہو تمہارے لئے مسجد حرام کی طرف رُخ کرنا ضروری ہے۔
دوسری مرتبہ انہی الفاظ کے ساتھ جو حکم دیا گیا اس میں مِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ کے الفاظ اس بات کی توضیح کرتے ہیں کہ یہ حکم حالت سفر کے لئے ہے۔ تیسری مرتبہ اتمامِ حجت کے لئے یہ حکم دیا گیا کہ کعبہ کو قبلہ مقرر نہ کیا جاتا تو یہ اعتراض ہوتا کہ ملتِ ابراہیمی کے اتباع کی وجہ سے اس کا قبلہ بھی ابراہیمی قبلہ ہونا چاہیئے چنانچہ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ (تاکہ لوگوں کے لئے تمہارے خلاف کوئی دلیل نہ رہے) سے اسی بات کی طرف اشارہ ہے اس مقام پر اللہ تعالیٰ نے تحویلِ قبلہ کی دو وجوہ بیان فرمائی ہیں:

اوّل یہ کہ یہود اور مشرکین کے لئے تمہارے خلاف کوئی حجت نہ رہے، اور
دوم یہ کہ لِأُتِمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ (تاکہ میں اپنی نعمت تم پر پوری کر دوں)۔
یعنی تحویلِ قبلہ سے آپ کے لئے تمام انعامات کی تکمیل ہو جائے اور آپ کو ایک جامع اور کامل دین عطا کر دیا جائے۔

كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِنْكُمْ يَتْلُوا عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَ
يُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ۝
فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا



Marfat.com

اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ
يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| كَمَا | اَرْسَلْنَا | فِيْ كُمْ | رَسُوْلًا | مِّنْ كُمْ |
| جیسے کہ | ہم نے بھیجا | (میں) تم (میں) | ایک رسول | (سے) تم (سے) |
| يَتْلُوْا | عَلَيْ كُمْ | اٰيَاتِ | نَا | وَ |
| تلاوت کرتا ہے | اوپر تمہارے | آیتیں | ہماری | اور |
| يُزَكِّيْ | كُمْ | وَ يُعَلِّمُ | كُمُ | الْكِتٰبَ |
| پاک کرتا ہے | تم کو | اور سکھاتا ہے | تم کو | کتاب |
| وَ | الْحِكْمَةَ | وَ | يُعَلِّمُ | كُمْ |
| اور | حکمت. | اور | تعلیم دیتا ہے | تم کو |
| مَا | لَمْ تَكُوْنُوْا | تَعْلَمُوْنَ | فَ | اذْكُرُوْنِيْ |
| جو کچھ | نہیں تھے | تم جانتے | پس | یاد کرو مجھے |
| اَذْكُرْ كُمْ | وَ اشْكُرُوْا | لِيْ | وَ لَا | تَكْفُرُوْنَ |
| یاد کرونگا میں تم کو | اور شکر کرو تم | میرے لئے | اور نہ | تم کفر کرو |
| يٰٓاَيُّهَا | الَّذِيْنَ | اٰمَنُوْا | اسْتَعِيْنُوْا | بِ الصَّبْرِ |
| اے وہ لوگو | جو | ایمان لائے ہو | مدد چاہو | ساتھ صبر کے |
| وَ الصَّلٰوةِ | اِنَّ | اللّٰهَ | مَعَ | الصّٰبِرِيْنَ |
| اور نماز کے | بیشک | اللہ | ساتھ | صبر کرنیوالوں کے ہے |
| وَ | لَا | تَقُوْلُوْا | لِ مَنْ | يُّقْتَلُ |
| اور | نہ | کہو تم | واسطے ان کے | جو قتل کئے گئے |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| فِیْ | سَبِیْلِ | اللّٰہِ | اَمْوَاتٌ | بَلْ |
| میں | راستے (میں) | اللہ کے | مردے | بلکہ |
| اَحْیَآءٌ | وَّ | لٰکِنْ | لَّا | تَشْعُرُوْنَ |
| زندہ ہیں | اور | لیکن | نہیں | تم شعور رکھتے ہو |

"(اسی طرح) جیسے ہم نے تمہارے درمیان ایک رسول تم ہی میں سے بھیجا جو تمہارے روبرو ہماری آیتیں پڑھتا ہے اور تمہیں پاک کرتا ہے اور تمہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے، اور تمہیں اس کی تعلیم دیتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے۔" (۱۵۱)

"سو تم مجھے یاد کرتے رہو، میں بھی تمہیں یاد کرتا رہوں گا اور میری شکرگزاری کرتے رہو، اور میری ناشکری نہ کرو۔" (۱۵۲)

"اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد چاہو، بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔" (۱۵۳)

"اور جو اللہ کی راہ میں قتل ہو جائیں، انہیں مردہ نہ کہو (نہیں) بلکہ وہ زندہ ہیں، البتہ تم ادراک نہیں کر سکتے۔" (۱۵۴)

## تشریحات لغوی و تفسیری مطالب

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ كَمَا کاف تشبیہ یا تعلیل کے لئے آتا ہے اور مَا زائدہ ہے۔ كَمَا کا تعلق ماقبل آیت لِاُتِمَّ نِعْمَتِیْ عَلَيْكُمْ سے ہے یعنی جس طرح کعبہ کا قبلہ مقرر کیا جانا اللہ کی طرف سے ایک انعام تھا اسی طرح رسول اللہ کی بعثت سے اس نعمت کی تکمیل کر دی گئی۔



Marfat.com

اَرْسَلْنَا ماضی جمع متکلم (اَرْسَلَ یُرْسِلُ اِرْسَالاً) ہم نے بھیجا فِیْکُمْ فی جار کُمْ ضمیر جمع مخاطب مجرور رَسُوْلاً مِّنْکُمْ تمہیں میں سے ایک رسول۔

یَتْلُوْا مضارع واحد مذکر غائب (تَلَا یَتْلُوْا تِلَاوَۃً) باب نَصَرَ۔ تلاوت کرنا۔ تلاوت کا لفظ آسمانی کتب کے پڑھنے اور اتباع اور ان کے مضامین کو ذہن نشین کرنے کے لئے آتا ہے۔ تلاوت قِرَاءَتْ سے اخص ہے ہر تلاوت قِرَاءَتْ ہے لیکن ہر قِرَاءَتْ تلاوت نہیں۔

عَلَیْکُمْ تمہارے لئے اٰیٰتِنَا واحد آیت۔ علامت۔ نشانی۔

وَیُزَکِّیْکُمْ وَیُعَلِّمُکُمُ الْکِتٰبَ وَ الْحِکْمَۃَ وَیُعَلِّمُکُمْ مَّا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۝ ــــ وَیُزَکِّیْکُمْ مضارع واحد مذکر غائب کُمْ ضمیر جمع مذکر مخاطب (زَکّٰی یُزَکِّیْ تَزْکِیَۃً) تمہارا تزکیہ کرتا ہے، تمہیں سنوارتا اور پاکیزہ کرتا ہے یعنی اخلاقِ رذیلہ، نفس کی آلودگیوں اور جاہلیت کی برائیوں سے تمہاری تطہیر کرتا ہے۔ وَ یُعَلِّمُکُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَۃَ مضارع واحد مذکر غائب (عَلَّمَ یُعَلِّمُ تَعْلِیْمًا) کُمْ ضمیر جمع مذکر مخاطب، تمہیں سکھاتا ہے۔ تعلیم دیتا ہے۔ اَلْکِتٰبَ القرآن۔ اَلْحِکْمَۃَ السنۃ۔ علم و عقل کے ذریعے حق بات کو معلوم کرنے کو حکمت کہتے ہیں، یہاں حکمت سے مراد علمِ نبوّت اور سنّت ہے۔ وَیُعَلِّمُکُمْ مَا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ــــ مَا موصولہ لَمْ تَکُوْنُوْا مضارع نفی جحد بلم صیغہ جمع مذکر مخاطب (کَانَ یَکُوْنُ کَوْنًا)۔ تَعْلَمُوْنَ مضارع جمع مذکر مخاطب (عَلِمَ یَعْلَمُ عِلْمًا) اور تمہیں وہ کچھ سکھاتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے یعنی "مَا لَا سَبِیْلَ اِلٰی مَعْرِفَتِہٖ اِلَّا بِالْوَحْیِ (مدارک)، تمہیں وہ باتیں بتاتا ہے جنکی معرفت سوائے وحی الٰہی کے اور کسی ذریعہ سے نہیں ہو سکتی۔



Marfat.com

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ۝ ف عاطفہ اُذْكُرُوْنِيْ امر جمع مذکر (ذَكَرَ يَذْكُرُ ذِكْرًا) ذکر کے معنی حفظ الشیٔ کے ہیں یعنی کسی چیز کا یاد رکھنا اور اسے فراموش نہ کرنا اور اس سے مراد آیاتِ الٰہی اور اس کی عظمت و قدرت کا تدبر ہے اور اسی کو افضل الذکر اور اصل الاصول قرار دیا۔

وَاَصْلُ الذِّكْرِ التَّنَبُّهُ بِالْقَلْبِ لِلْمَذْكُوْرِ وَالتَّيَقُّظُ لَهٗ وَاَنَّ الْمُرَادَ ذِكْرُ الْقَلْبِ الَّذِيْ يَجِبُ اِسْتِدَامَتُهٗ فِيْ عُمُوْمِ الْحَالَاتِ وَمَعْنَى الْاٰيَةِ اُذْكُرُوْنِيْ بِالطَّاعَةِ اَذْكُرْكُمْ بِالثَّوَابِ وَالْمَغْفِرَةِ (قرطبی) ذکر کی اصل اور بنیاد قلب کا متنبہ ہونا اور اس کی طرف متوجہ ہونا ہے اور اس سے مراد وہ قلبی یاد داشت اور تذکیر ہے جس کی تمام حالات میں پابندی اور دوام ضروری ہے، اور آیت کا معنی یہ ہے کہ طاعت اور عبادت سے مجھے یاد رکھو میں ثواب و مغفرت سے تمہیں یاد رکھوں گا۔

وَاشْكُرُوْا لِيْ امر جمع مذکر (شَكَرَ يَشْكُرُ شُكْرًا) میری شکرگزاری کرتے رہو۔ وَلَا تَكْفُرُوْنِ مضارع جمع مذکر مخاطب (كَفَرَ يَكْفُرُ كُفْرًا) چھپانا۔ پردہ ڈالنا۔ اور میری ناشکری نہ کرو۔ فسق و فجور۔ الحاد و بدعات کا اختیار کرنا ہی کفر اور ناشکری ہے۔ شکر کی اساس پانچ باتوں پر ہے:

۱۔ مشکور (جس کا شکر ادا کیا جائے) کے لئے عاجزی و انکساری۔

۲۔ اس سے محبت۔

۳۔ اس کی نعمت کا اعتراف

۴۔ اس کی نعمت پر اس کی حمد و ثنا۔

۵۔ اس کی ناپسندیدہ جگہ پر اس کی نعمت کا صرف نہ کرنا۔



Marfat.com

ان پانچ باتوں میں سے اگر کوئی بات ترک کی جائے گی تو شکر کی بنیاد متزلزل ہو جائے گی۔ (تاج العروس)۔

آیات کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح ہم نے تمہیں قبلہ ابراہیمی کی نعمت عطا کی ہے اسی طرح تمہیں ہم نے ایک رسول کی بعثت بھی عطا کر دی، اور یہ نعمتِ بعثت ایک انتہائی عظیم نعمت ہے۔

آیت نمبر ۱۵۱ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کام کی بھی نشاندہی کر دی جس کے لئے آپؐ کی بعثت عمل میں آئی کہ وہ ہماری آیات کی تمہارے لئے تلاوت کرتا ہے اور کفر و شرک کی تمام آلودگیوں سے تمہارا تزکیہ کرتا ہے اور تمہیں کتاب (قرآن مجید) اور حکمت (دین کے رموز) کی تعلیم دیتا ہے اور اس کے علاوہ تمہیں ایسی باتوں کی بھی تعلیم دیتا ہے جو تم اس سے قبل بالکل نہیں جانتے تھے۔ پس ان عظیم نعمتوں کیلئے ہمیں یاد رکھو اور ناشکر گزاری کو اپنے پاس بھٹکنے نہ دو۔ گویا اللہ تعالیٰ نے اس آیتِ کریمہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے چار اہم امور کا ذکر فرمایا ہے:

۱۔ تلاوتِ آیات۔

۲۔ تزکیۂ نفس۔

۳۔ کتاب و سنت کی تعلیم۔

۴۔ علم و حکمت کی الہامی باتیں۔

آیت نمبر ۱۵۲ میں بتایا کہ اگر تم مجھے یاد رکھو گے تو میں بھی اپنی عنایات سے تمہیں یاد رکھوں گا۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے ذکر اللہ کی تفسیر اطاعت و فرمانبرداری



Marfat.com

سے کی ہے فرماتے ہیں :

"فَمَنْ لَمْ يُطِعْهُ لَمْ يَذْكُرْهُ وَإِنْ كَثُرَ صَلٰوتُهُ وَتَسْبِيْحُهُ"

جو اس کی اطاعت نہیں کرتا گویا وہ اس کے ذکر سے کام نہیں لیتا خواہ اس کی نماز اور تسبیح کثیر ہی کیوں نہ ہو۔"

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۔ يَا اَيُّهَا حرف ندا اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا منادی۔ منادی میں الف لام داخل ہو تو مذکر میں اَيُّهَا اور مؤنث میں اَيَّتُهَا پڑھا جاتا ہے۔ اٰمَنُوْا ماضی جمع مذکر غائب (اٰمَنَ يُؤْمِنُ اِيْمَانًا) لے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ اِسْتَعِيْنُوْا امر جمع مذکر (اِسْتَعَانَ يَسْتَعِيْنُ اِسْتِعَانَةً) (باب استفعال) اس کا مادہ عون ہے۔ مدد طلب کرنا۔ اَلصَّبْرِ۔ اَلْاِمْسَاكُ فِيْ ضِيْقٍ (راغب) تنگی اور دشواری کے وقت اپنے آپ کو روکے رکھنے کا نام صبر ہے ۔۔۔ اَلصَّبْرُ حَبْسُ النَّفْسِ مَا يَقْتَضِيْهِ الْعَقْلُ وَالشَّرْعُ (راغب) عقل و شرع کے مطابق نفس کو روکے رکھنا صبر ہے۔

اَلصَّلٰوةِ : اَلْاَصْلُ فِي الصَّلٰوةِ الدُّعَا نماز کی اصل دعا ہے۔

صَبْر کامل درجہ کی استقامت اور پختگی کا نام ہے اور اَلصَّلٰوةَ کمال درجہ کی عاجزی اور توجہ کا نام ہے گویا صبر ایک قلبی کیفیت اور نماز ایک ایجابی عمل ہے۔ ان دونوں صفات کو اپنے اندر جمع کر لینے ہی سے انسان کمال کو حاصل کر سکتا ہے۔

آیت نمبر ۱۵۲ میں اُذْكُرُوْنِيْ کا حکم دیا گیا اب اس آیت کریمہ میں تمام مشکلات اور حاجات میں اللہ تعالیٰ کی اعانت کے حصول کا ایک عظیم طریقہ بتایا گیا ہے کہ تم میری مدد حاصل کرنا چاہتے ہو تو اس کا ایک



Marfat.com

ہی طریقہ صبر اور الصلوٰۃ ہے۔ شدائد پر ثابت قدم رہنا اور نماز اور اللہ کی یاد سے کبھی غافل نہ ہونا۔

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ۔ وَلَا تَقُوْلُوْا فعل نہی مضارع جمع مذکر مخاطب (قَالَ يَقُوْلُ قَوْلًا) لِمَنْ لام جار مَنْ موصول يُقْتَلُ مضارع مجہول واحد مذکر غائب (قَتَلَ يَقْتُلُ قَتْلًا) ۔ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اللہ کی راہ میں سَبِيْل اس کی جمع سبل ہے ایسے راستے کو کہتے ہیں جو سہل ہو سَبِيْل کا لفظ ذریعہ اور سبب کے لئے بھی مستعمل ہوتا ہے اَمْوَاتٌ۔ موت۔ مردہ۔ بے جان ۔ اللہ کی راہ میں شہادت پانے والوں کو مردہ مت کہو۔

بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝ بَلْ اضراب کے لئے بلکہ اَحْيَآءٌ۔ حَيّ اور زندہ ہیں لٰكِنْ استدراک کلام کے لئے "لیکن" لَا تَشْعُرُوْنَ فعل نہی جمع مذکر مخاطب (شَعَرَ يَشْعُرُ شُعُوْرًا) لیکن تم اس کا شعور نہیں رکھتے بذریعہ حواس جاننے کو شعور کہتے ہیں۔

غزوۂ بدر کے بعد کچھ صحابۂ کرام کی شہادت پر کفار اور منافقین نے یہ کہنا شروع کر دیا تھا کہ ان لوگوں نے خواہ مخواہ اپنی جانیں ضائع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ بتاتے ہیں کہ انہوں نے جانیں ضائع نہیں کیں بلکہ اللہ کی راہ میں جان دے کر شہادت کا عظیم مرتبہ حاصل کر لیا ہے۔ فرمایا انہیں عام اموات کی طرح مت سمجھو بلکہ شہادت پا کر انہوں نے ابدی زندگی حاصل کر لی ہے اگرچہ شہید بھی دنیا سے رخصت ہوتا ہے اور مرتا ہے لیکن اس کی موت ناکامی کی موت نہیں ہوتی۔ امام راغب فرماتے ہیں کہ آیت میں نفی موت سے مراد غم اور ناکامی کی موت ہے۔ شہید کی زندگی عام مُردوں سے ممتاز



Marfat.com

ہوتی ہے حتی کہ دوسروں کے برخلاف ان کے جسد خاکی کو بھی سلامت رکھتے ہیں لیکن دوسرے اموات کی طرح ان کی وراثت کی تقسیم ہوتی ہے اور ان کی بیویاں نکاح کر سکتی ہیں۔

وَفِیْھَا دَلَالَۃٌ عَلٰی اَنَّ الْاَرْوَاحَ جَوَاھِرُ قَائِمَۃٌ بِاَنْفُسِھَا مُغَایِرَۃٌ لِمَا یَحُسُّ بِہٖ مِنَ الْبَدَنِ تَبْقٰی بَعْدَ الْمَوْتِ دَرَّاکَۃً وَعَلَیْہِ جُمْھُوْرُ الصَّحَابَۃِ وَالتَّابِعِیْنَ وَبِہٖ تَطَقَتِ الْاٰیَاتُ وَالسُّنَنُ (روح)

"روح جوہر قائم بالذات ہے جو جسم سے الگ ہونے کے بعد بھی قائم رہتا ہے مرنے کے بعد اس جسم خاکی کی ضرورت باقی نہیں رہتی لیکن روحی زندگی بدستور باقی رہتی ہے جمہور صحابہ کرام اور تابعین کی یہی رائے ہے اور کتاب و سنت سے یہی استنباط ہوتا ہے۔"

چونکہ مرنے کے بعد ہر نیک و بد کو برزخی زندگی گزارنا ہوتی ہے اس لئے عذاب و ثواب قبر ایک مسلّمہ امر ہے لیکن یہ برزخی زندگی حواس ناسوتی سے مدرک نہیں ہوتی اور انسان اس حیات کا ادراک اپنے عقل و حواس سے نہیں کر سکتا ہے اسے صرف وحی الٰہی ہی سے معلوم کیا جا سکتا ہے۔

لِاَنَّھَا مِنْ اَحْوَالِ الْبَرْزَخِ الَّتِیْ لَا یَطَّلِعُ عَلَیْھَا وَلَا طَرِیْقَ لِلْعِلْمِ بِھَا اِلَّا بِالْوَحْیِ۔ (روح)

حضرات انبیاء علیہم السلام شہداء سے بھی زیادہ ممتاز حیثیت رکھتے ہیں یہاں تک کہ سلامت بدن کے علاوہ ان کی میراث تقسیم نہیں ہوتی اور ان کی ازواج دوسروں سے نکاح میں نہیں آ سکتیں۔ شہداء اور انبیاء



Marfat.com

کی اس برزخی حیات سے یہ مراد نہیں ہے کہ ان پر موت طاری نہیں ہوتی صدیق شہید، انبیاء سب مرتے ہیں۔ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ۔

قرآن مجید میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا:

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ (الزمر)

صحیح مسلم میں ہے:

اِنَّ اَرْوَاحَ الشُّهَدَاءِ فِيْ حَوَاصِلِ طُيُوْرٍ خُضْرٍ تَسْرَحُ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ: "بیشک شہداء کی ارواح سبز پرندوں کے جھرمٹ میں ہوتی ہیں وہ جہاں چاہیں جنت میں سیر کرتی ہیں۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ۗ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۟ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ | لَ | نَبْلُوَنَّ | كُمْ | بِ | شَيْءٍ |
| اور | البتہ | ضرور آزمائیں گے ہم | تم کو | ساتھ | ہر چیز کے |
| مِّنَ | | الْخَوْفِ | وَ الْجُوْعِ | وَ نَقْصٍ | مِّنَ |
| (سے) | | خوف (سے) | اور بھوک | اور کمی | سے |
| الْاَمْوَالِ | وَ | الْاَنْفُسِ | وَ الثَّمَرٰتِ | وَ بَشِّرِ | الصّٰبِرِيْنَ |
| مالوں | اور | جانوں کی سی | اور پھلوں سے | اور بشارت دے | صبر کرنیوالوں کو |
| الَّذِيْنَ | | اِذَآ | اَصَابَتْ | هُمْ | مُّصِيْبَةٌ |
| وہ جو کہ | | جب | پہنچتی ہے | ان کو | مصیبت |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| قَالُوْا | اِنَّا | لِ اللّٰهِ | وَ اِنَّا | اِلَیْ ہِ |
| کہتے ہیں | بیشک ہم | واسطے اللہ کے | اور بیشک ہم | طرف اسکی |
| رَاجِعُوْنَ | اُولٰٓئِكَ | عَلَیْ هِمْ | صَلَوٰتٌ | مِّنْ |
| پھر جانیوالے ہیں | یہ لوگ ہی | اوپر انکے | درود (ہے) | سے |
| رَبِّ | هِمْ | وَ اُولٰٓئِكَ | هُمُ | الْمُهْتَدُوْنَ |
| رب (سے) | ان کے | اور یہی لوگ | وہ ہیں | راہِ ہدایت پانیوالے |

"اور تمہاری آزمائش کر کے رہیں گے کچھ خوف اور بھوک سے اور مال اور جان اور پھلوں کے کچھ نقصان سے اور آپ صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجئے۔" (۱۵۵)

"کہ جب ان پر کوئی مصیبت آ پڑتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ بیشک ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور بیشک ہم اسی کی طرف واپس ہونے والے ہیں۔" (۱۵۶)

"یہ لوگ وہ ہیں کہ ان پر نوازشیں ہوں گی ان کے پروردگار کی طرف سے اور رحمت (بھی) اور یہی لوگ راہ یاب ہیں۔" (۱۵۷)

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ واؤ عاطفہ لام تاکید نَبْلُوَنَّ مضارع جمع متکلم موکد بنون ثقیلہ (بَلٰی یَبْلُوْا بَلَاءً) كُمْ ضمیر مخاطب، اَصْلُ الْبَلَاءِ اَلْمِحْنَةُ ثُمَّ قَدْ یَكُوْنُ بِالْخَیْرِ اَوْ بِالشَّرِّ۔ ابتلاء کے دو مفہوم ہیں ایک اس کے حال سے واقفیت حاصل کرنا اور دوسرے اس کی خوبی اور نقص کو ظاہر کرنا۔ اگر بَلَا کا فاعل اللہ ہو



Marfat.com

تو صرف دوسرے معنی مراد ہوتے ہیں۔

یعنی ہم تو بالضرور تمہارا امتحان لیں گے بِشَیْءٍ، اَیْ بِقَلِیْلٍ مِنْ ذٰلِکَ (بیضاوی) یعنی مختلف قسم کی معمولی آزمائشوں سے تمہارا امتحان لیا جائے گا۔ اَلْخَوْفِ ہر قسم کی جانی اور مالی اندیشہ وہراس۔ اَلْجُوْعِ بھوک پیاس نَقْصٍ کمی نقصان اَمْوَالِ واحد مال اَلْاَنْفُسِ واحد نفس، جانی نقصان الثَّمَرٰتِ واحد ثمرۃ اس سے مراد اولاد بھی ہو سکتی ہے۔

وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ۙ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ ۙ بَشِّرْ امر واحد مذکر (بَشَّرَ یُبَشِّرُ تَبْشِیْرًا) بشارت اور خوشخبری سنانا الصّٰبِرِیْنَ واحد صابر یعنی انتہائی مصیبت اور تکلیف کے وقت بھی حق پہ ثابت قدم رہنا۔ اَلَّذِیْنَ واحد الَّذِیْ۔ اِذَا ظرف زمان۔ جب۔ جس وقت اَصَابَتْهُمْ ماضی واحد مؤنث غائب (اَصَابَ یُصِیْبُ اِصَابَةً) هُمْ ضمیر مذکر غائب، جب انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے۔ مُّصِیْبَةٌ۔ کل ما یُؤْذِی الْمُؤْمِنَ وَیُصِیْبُهٗ فِیْ نَفْسِهٖ اَوْ مَالِهٖ مُصِیْبَةٌ ہر وہ چیز جو مؤمن کو اذیت پہنچانے اور اس کے جانی اور مالی نقصان کا باعث ہو اسے مصیبت کہتے ہیں۔

قَالُوْٓا ماضی جمع مذکر غائب (قَالَ یَقُوْلُ قَوْلًا) لیکن ماضی کے اس صیغہ سے مؤمنوں کی عادت بیان کرنا مراد ہے۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ۔ اِنَّا بیشک لِلّٰهِ لام تخصیص کے لئے ہے وَاِنَّا بے شک ہم اِلٰی جارہ مجرور اس کی طرف رَاجِعُوْنَ واحد رَاجِعٌ اسم فاعل (رَجَعَ یَرْجِعُ رَجْعًا)۔

حدیث میں اس کلمہ کے بہت سے فضائل بیان کئے گئے ہیں۔



Marfat.com

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ "جس بندے کو مصیبت پہنچے اور وہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہے کہ اے اللہ مجھے میری مصیبت میں اجر عطا کر اور اسکے بعد مجھے اس کا بہترین بدلہ عطا کر تو اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت میں اسے اجر عطا کرتے ہیں اور اسے بہترین صلہ دیتے ہیں"۔ حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں جب ابوسلمہ وفات پا گئے تو میں نے کہا کہ جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے اس مصیبت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں بہترین صلہ عطا فرمایا۔ (ام سلمہؓ اپنے شوہر ابوسلمہ کی وفات کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت میں آئیں) (رواہ مسلم)۔

اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے مصیبت کے وقت اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہا تو اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت کی تلافی فرماتے ہیں اور اس کا انجام بخیر ہوتا ہے"۔

اس کلمہ یعنی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کا محض زبان سے ادا کرنا مراد نہیں بلکہ پورے دھیان اور قلب کی گہرائی سے اس کا ادا کرنا مراد ہے۔ (روح)۔

اُولٰٓئِکَ عَلَیْھِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَ رَحْمَۃٌ ۔ اُولٰٓئِکَ اسم اشارہ جمع مذکر بعید عَلٰی جار ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مجرور صَلَوٰتٌ واحد صَلٰوۃ جس کے معنی دعا کے ہیں۔ اللہ کی طرف سے اپنے بندے کے حق میں صلوۃ کے معنی اسے گناہوں سے پاک کرنے اور عنایتِ خاصہ کے ہیں۔ مِنْ



Marfat.com

رَبِّهِمْ ان کے رب کی طرف سے یعنی یہ صلوٰۃ وعنائت ان کے پروردگار کی طرف سے ہے کسی اور کی طرف سے نہیں ہے۔ وَرَحْمَةٌ رقت وعطف اور احسان وشفقت کو کہتے ہیں جب اس سے ذات باری تعالیٰ کو موصوف کیا جائے تو صرف احسان وشفقت مراد ہوگی۔ رحمت کے مفہوم میں محبت، شفقت فضل واحسان سب داخل ہیں۔

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝ واؤ عاطفہ اُولٰٓئِكَ اسم اشارہ جمع مذکر بعید۔ هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب اَلْمُهْتَدُوْنَ اسم فاعل جمع مذکر واحد اَلْمُهْتَدِیْ (اِهْتَدٰی یَهْتَدِیْ اِهْتِدَاءٌ، باب افتعال) ہدایت یافتہ۔ مادہ هُدًیٰ تکالیف ومصائب میں ثابت قدم رہنے اور حق کو مضبوطی سے تھامنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بشارت ہے کہ یہی لوگ فی الحقیقت ہدایت یافتہ ہیں اور یہی میری رحمت کے مستحق ہیں۔

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ۚ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اِنَّ | الصَّفَا | وَ الْمَرْوَةَ | مِنْ شَعَائِرِ | اللّٰهِ |
| بیشک | صفا | اور مروہ | نشانیوں سے | اللہ (کی) |
| فَ مَنْ | حَجَّ | الْبَيْتَ | اَوِ اعْتَمَرَ | فَ لَا |
| پس جوکوئی | حج کرے | بیت اللہ کا | یا عمرہ کرے | پس نہیں |
| جُنَاحَ | عَلَیْ | اَنْ | يَّطَّوَّفَ | بِ هِمَا |
| گناہ | اوپر اسکے | یہ کہ | طواف کرے وہ | ساتھ ان دونوں کے |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ | مَنْ | تَطَوَّعَ | خَيْرًا | فَ |
| اور | جو کوئی | خوشی سے | نیکی کرے | پس |
| اِنَّ | اللّٰهَ | شَاكِرٌ | عَلِيْمٌ | - |
| بیشک | اللہ | قدر دان ہے | جاننے والا ہے | - |

"صفا و مروہ بیشک اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں ، سو جو کوئی بیت (اللہ) کا حج کرے یا عمرہ کرے اس پر (ذرا بھی) گناہ نہیں کہ ان دونوں کے درمیان آمد و رفت کرے اور جو کوئی خوشی سے کوئی امرِ خیر کرے، سو اللہ تو بڑا قدر دان ہے بڑا علم رکھنے والا ہے۔

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

اِنَّ کلمہ تحقیق کلام۔

الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ جمع صَفَاة کی صاف و مصفّٰی پتھر کو اور المَرْوَة سفید اور چھوٹے کنکروں کو کہتے ہیں۔

صفا حرم شریف سے دائیں جانب اور مروہ بائیں جانب دو پہاڑیاں ہیں جن کا درمیانی فاصلہ دو فرلانگ ہے اب یہ جگہ مسقف ہے۔ حج اور عمرہ میں ان کے درمیان سعی کی جاتی ہے۔

مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ، اللہ تعالیٰ کے شعائر اور نشانیوں میں سے ہیں شَعَائِر جمع شَعِيْرَةٌ اور اس کا مادہ شعر ہے۔ علامت اور نشانی کو کہتے ہیں، ہر وہ چیز جسے اللہ کی اطاعت کے لئے علامت قرار دیا جائے وہ شَعَائِر ہے جاہلیت میں صفا پر ایک بت تھا جسے اساف اور مروہ پر بت نائلہ کے نام



Marfat.com

سے پکارا جاتا تھا۔

حضرت ہاجرہ حضرت اسمٰعیلؑ کی شیر خوارگی کے زمانہ میں ان دونوں پہاڑیوں پر پانی کی تلاش میں دوڑی تھیں اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو شعائر (علامات ونشانات) قرار دے دیا۔

فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ فَ پس مَنْ موصول حَجَّ الْبَيْتَ: حجّ ماضی واحد مذکر۔ نماز روزہ زکوٰۃ کے بعد۔ حج اسلام کا چوتھا رکن ہے۔ حجّ کے اصل معنی قصد کے ہیں پھر افعالِ مخصوصہ کے ساتھ بیت اللہ کے قصد کے لئے مختص کر دیا گیا (راغب وقرطبی)

حج کے تین رکن ہیں:

۱۔ احرام

۲۔ وقوفِ عرفات روز ذی الحجہ۔

۳۔ طوافِ زیارت۔

اور چار واجبات ہیں:

۱۔ قیامِ مزدلفہ۔

۲۔ صفا اور مروہ کی سعی۔

۳۔ رمی جمرات

۴۔ طوافِ کعبہ۔

اَوِاعْتَمَرَ اَوْ کلمۂ تخییر بمعنی یا اِعْتَمَرَ ماضی واحد مذکر غائب (اِعْتَمَرَ يَعْتَمِرُ اِعْتِمَارًا) اس نے عمرہ کیا۔ اعتمار اور عمرہ کے معنی زیارت کرنے کے ہیں۔ اس کا مادہ عمارہ ہے۔ اَلْاِعْتِمَارُ وَالْعُمْرَةُ الزِّيَارَةُ الَّتِيْ فِيْهَا عِمَارَةٌ



Marfat.com

الْوُدِّ وَجُعِلَ فِی الشَّرِیْعَۃِ لِلْقَصْدِ الْمَخْصُوْصِ (راغب)۔ اعتمار اور عمرہ ایسی زیارت کا نام جس سے تعمیر محبت ہوتی ہے اور شریعت میں قصدِ مخصوص کو کہتے ہیں ـــــ عمرہ کے لئے ایام و شہور کی قید نہیں سال کے دوران کسی بھی وقت ادا کیا جا سکتا ہے

فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ پس اس پر کوئی گناہ نہیں۔ جُنَاحَ۔ جُنُوح سے ماخوذ ہے جس کے معنی ایک طرف مائل ہونے کے ہیں وہ گناہ جو انسان کو حق سے دوسری طرف مائل کر دیتا ہے اسے بھی جُناح کہتے ہیں۔

اَنْ یَّطَّوَّفَ بِھِمَا اَنْ مصدریہ۔ مخفف یَطَوَّفَ مضارع واحد مذکر غائب۔ (طَوَّفَ یُطَوِّفُ تَطْوِیْف۔ تفعیل) بِھِمَا یعنی صفا اور مروہ کا۔ اس کا مادہ طَوْف ہے جس کے معنی کسی چیز کے گرد گھومنے کے ہیں۔ صحابہ کرام صفا اور مروہ پر اساف اور نائلہ دو بتوں کی وجہ سے سعی سے بچکچاتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بُت ماضی ہیں۔ اصل میں یہ دونوں شعائر اللہ میں سے ہیں۔

وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰہَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ مَنْ موصول تَطَوَّعَ ماضی واحد مذکر غائب (تَطَوَّعَ یَتَطَوَّعُ تَطَوُّعًا اس کا مادہ طوع ہے جس کے معنی انقیاد اور فرمانبرداری کے ہیں۔ تَطَوُّع اس عبادت کو کہتے ہیں جو انسان اپنی خوشی اور رضا و رغبت سے اختیار کرے۔ خَیْرًا نکرہ ہے اور اس سے مراد ہر قسم کے نیکی کے کام ہیں۔ اَلْمُرَادُ مِنْہُ جَمِیْعُ الطَّاعَاتِ (کبیر) ـــ شَاکِرٌ اسم فاعل (شَکَرَ یَشْکُرُ شُکْرًا) شکر کے معنی احسان ماننا۔ قدر جاننا کے ہیں۔

عَلِیْمٌ صفت مشبہ (عَلِمَ یَعْلَمُ عِلْمًا) ارادوں اور نیتوں کا جاننے والا، جو بھی خوشی خوشی نیکی کرتا ہے اللہ تعالیٰ ضرور اس کا صلہ دیتا ہے اور وہ ہر چھوٹی



Marfat.com

بڑی بات کا جاننے والا بھی ہے۔

اس آیت میں صفا اور مروہ کے درمیان سعی اور حج وعمرہ کے احکام بیان فرمائے گئے ہیں۔

وَاِذِ ابْتَلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ کی آیت سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر شروع ہوا۔ بیت اللہ کو قبلہ قرار دیا گیا اس آیت میں سنتِ ابراہیمی کے مطابق حج وعمرہ کے احکام بیان کئے گئے صفا و مروہ پر مشرکین نے بت نصب کر رکھے تھے اسلئے لوگوں کے دِلوں میں کچھ شبہات تھے انہیں دُور کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت ہاجرہ کی ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان سعی نے انہیں شعائر اللہ کا درجہ عطا کر دیا ہے۔ سابقہ آیات میں صبر کی اہمیت کو بیان کرنے کے بعد حج وعمرہ کا ذکر ہے اس لئے کہ حج وعمرہ میں بھی انتہائی صبر واستقلال سے کام لینا پڑتا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَالْهُدٰی مِنْۢ بَعْدِ مَا بَیَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِی الْكِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِكَ یَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَیَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ۙ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَیَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَیْهِمْ ۚ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اِنَّ | الَّذِیْنَ | یَكْتُمُوْنَ | مَا | اَنْزَلْنَا |
| بیشک | وہ لوگ | جو چھپاتے ہیں | جو کچھ | اتارا ہم نے |
| مِنَ | الْبَیِّنٰتِ | وَ الْهُدٰی | مِنْۢ | بَعْدِ |
| سے | دلیلوں | اور ہدایت | سے | بعد |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| مَا | بَيَّنّٰهُ | لِ | النَّاسِ | فِی الْكِتَابِ |
| اس کے کہ | بیان کیا ہم نے اسے | واسطے | لوگوں کے | میں کتاب |
| اُولٰٓئِكَ | يَلْعَنُ | هُمُ | اللّٰهُ | وَ |
| یہی لوگ | لعنت کرتا ہے | ان کو | اللہ | اور |
| يَلْعَنُهُمُ | الّٰعِنُوْنَ | اِلَّا | الَّذِيْنَ | |
| لعنت کرتے ہیں | ان کو | لعنت کرنے والے | مگر | جنہوں نے |
| تَابُوْا | وَ اَصْلَحُوْا | وَ بَيَّنُوْا | فَاُولٰٓئِكَ | اَتُوْبُ |
| توبہ کی | اور نیکی کی | اور بیان کیا | پس یہی لوگ | میں توبہ قبول کرتا ہوں |
| عَلَيْهِمْ | هِمْ | وَ اَنَا | التَّوَّابُ | الرَّحِيْمُ |
| اوپر | ان کے | اور میں | بہت توبہ قبول کرنیوالا | مہربان ہوں |

"بیشک جو لوگ چھپاتے ہیں اس چیز کو جو ہم کھلی ہوئی نشانیوں اور ہدایت میں سے نازل کر چکے ہیں، بعد اسکے کہ ہم اسے لوگوں کے لئے کتاب (الٰہی) میں کھول چکے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں کہ اللہ ان پر لعنت کرتا ہے اور ان پر لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں. (۱۵۹)

"البتہ جو لوگ توبہ کرلیں اور درست ہو جائیں اور ظاہر کر دیں یہ وہ لوگ ہیں کہ میں ان پر متوجہ ہو جاؤنگا رحمت سے اور میں بڑا توبہ قبول کرنیوالا ہوں بڑا رحمت والا ہوں." (۱۶۰)

## تشریحات لغوی وتفسیری مطالب

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى ۔ اِنَّ کا تحقیق کلام.



Marfat.com

اَلَّذِیْنَ موصول واحد اَلَّذِیْ۔ یَکْتُمُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (کَتَمَ یَکْتُمُ کِتْمَانًا) ضرورت اور حاجت کے باوجود کسی بات کے عمداً ترکِ اظہار کا نام کتمان ہے۔ (رُوح) کِتْمَان پردہ ڈالنے اور حق کے چھپانے کو کہتے ہیں۔ یہ آیت اگرچہ یہود کے بارے میں نازل ہوئی ہے لیکن اپنے مفہوم اور حکم کے لحاظ سے عام ہے قیامت تک جو کوئی بھی کتمانِ حق سے کام لے گا اس کا مصداق بنے گا۔ مَا موصولہ۔ اَنْزَلْنَا ماضی جمع متکلم (اَنْزَلَ یُنْزِلُ اِنْزَال) جو ہم نے نازل کیا مِنْ بیانیہ الْبَیِّنٰتِ وَالْهُدٰی۔ بَیِّنٰتٌ جمع بَیِّنَةٌ کی واضح اور روشن نشانیوں کو کہتے ہیں۔ الْهُدٰی مصدر (هَدٰی یَهْدِیْ هِدَایَةً و هدی) جو بات باعث ہدایت ہو۔

مِنْۢ بَعْدِ مَا بَیَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِی الْكِتٰبِ ۔ مِنْ بَعْدِ مَا اس کے بعد کہ بَیَّنَّاهُ ماضی جمع متکلم (بَیَّنَ یُبَیِّنُ تَبْیِیْنًا) اس کے بعد کہ ہم نے اسے بیان کیا ہٗ ضمیر واحد کا مرجع مَا اَنْزَلْنَا ہے۔ لِلنَّاسِ لوگوں کے لئے فِی الْکِتَابِ کتاب میں۔ کتاب اسم جنس ہے اس سے مراد تمام آسمانی کتب ہیں۔

اُولٰٓئِكَ یَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَیَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ۔ اُولٰٓئِكَ اسم اشارہ جمع مذکر بعید۔ یَلْعَنُ مضارع واحد مذکر غائب (لَعَنَ یَلْعَنُ لَعْنًا۔ هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب۔ اللہ ان پر لعنت بھیجتا ہے۔ و اور یَلْعَنُ مضارع واحد مذکر غائب هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب۔ لَاعِنُوْنَ جمع لاعن کی اسم فاعل (لعن جن و انس اور ملائکہ سبھی کو شامل ہے مخلوق کی طرف سے لعنت یہ ہے کہ کسی کے لئے بد دعا کی جائے اور اللہ کی طرف سے لعنت سے مراد یہ ہے کہ انہیں اپنے فضل و کرم سے دُور رکھے (ای یُبْعِدُهُمْ عَنْ رَحْمَتِهٖ (رُوح)



Marfat.com

اس آیت کریمہ میں کتاب ہدایت کے احکام کو چھپانے اور ان کا اظہار نہ کرنے پر اللہ تعالیٰ نے سخت تہدید فرمائی ہے اور اسے جرم عظیم قرار دیتے ہوئے ایسے انسان کو تمام کائنات کی لعنتوں کا مستحق ٹھہرایا ہے۔

اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَیَّنُوْا ۔۔۔ اِلَّا کلمۂ استثناء اَلَّذِیْنَ واحد اَلَّذِیْ موصول تَابُوْا ماضی جمع مذکر غائب (تَابَ یَتُوْبُ تَوْبَۃً) رجوع کرنا۔ باز آنا۔ عزم جزم کے ساتھ کسی امر کا ترک کرنا۔ وَاَصْلَحُوْا ماضی جمع مذکر غائب (اَصْلَحَ یُصْلِحُ اِصْلَاحًا) اصلاح کرنا۔ اپنے حالات کا درست کرنا۔ وَبَیَّنُوْا ماضی جمع مذکر غائب (بَیَّنَ یُبَیِّنُ تَبْیِیْنٌ) تفعیل۔ بیان کیا۔ وضاحت کی۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ حقائق کی وضاحت کی۔

فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝

فَاُولٰٓئِكَ۔ فَ پس اُولٰٓئِكَ وہ لوگ اَتُوْبُ مضارع واحد متکلم عَلٰی جار ھُمْ ضمیر جمع مذکر مجرور اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ۔ اَیْ یُقْبَلُ تَوْبَتُھُمْ یعنی یہی وہ لوگ ہیں کہ جنکی میں توبہ قبول کرتا ہوں۔ اَنَا ضمیر واحد متکلم۔ اَلتَّوَّابُ مبالغہ کا صیغہ ہے اسکا مادہ توبہ ہے اس کے معنی ہیں "کثیر التوبہ علیٰ عبادی" یعنی میں اپنے بندوں کی طرف سے کثرت سے توبہ قبول کرنے اور وسیع رحمت والا ہوں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اِنَّ الَّذِیْنَ | کَفَرُوْا | وَ مَاتُوْا | وَ ھُمْ | کُفَّارٌ |
| بیشک جنہوں نے | کفر کیا | اور مرگئے | اور وہ | کافر رہے |



Marfat.com

| اُولٰٓئِكَ | عَلَيْهِمْ | لَعْنَةُ اللّٰهِ | وَالْمَلٰٓئِكَةِ | وَالنَّاسِ |
|---|---|---|---|---|
| یہی لوگ ہیں | ان پر | لعنت اللہ کی | اور فرشتوں کی | اور لوگوں کی |
| اَجْمَعِيْنَ | خٰلِدِيْنَ | فِيْهَا | لَا | يُخَفَّفُ |
| سب کی | ہمیشہ رہیں گے | میں اس | نہیں | ہلکا کیا جائیگا |
| عَنْهُمُ | الْعَذَابُ | وَلَا | هُمْ | يُنْظَرُوْنَ |
| سے ان | عذاب | اور نہ | وہ | ڈھیل دیئے جائیں گے |

"بیشک جو لوگ کفر کرتے ہیں اور مرجائیں اسی حال میں کہ وہ کافر ہیں سو یہ وہی لوگ ہیں کہ ان پر لعنت ہے اللہ کی، اور فرشتوں کی، اور آدمیوں کی سب کی" (۱۶۱)

"اور وہ اس میں پڑے رہنے والے ہیں کہ نہ ان پر سے عذاب ہلکا ہونے پائے گا اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی" (۱۶۲)

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ ۔ اِنَّ کلمہ تحقیق کلام اَلَّذِيْنَ واحد اَلَّذِيْ كَفَرُوْا ماضی جمع مذکر غائب (كَفَرَ يَكْفُرُ كُفْرًا) وَ عاطفہ مَاتُوْا ماضی جمع مذکر غائب (مَاتَ يَمُوْتُ مَوْتًا) وَهُمْ كُفَّارٌ۔ اَیْ مَاتُوْا وَهُمْ عَلٰى حَالَةِ الْكُفْرِ یعنی کفر کی حالت میں ان کی موت واقع ہوئی۔

اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۔ اُولٰٓئِكَ اسم اشارہ جمع بعید۔ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ ان پر اللہ کی لعنت ہے وَالْمَلٰٓئِكَةِ واحد مَلَكٌ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ، فرشتوں اور انسانوں تمام کائنات



Marfat.com

کی لعنت ہے۔ اَجْمَعِیْنَ کا لفظ کل کی نسبت سے تاکید ہے صرف الناس کی تاکید نہیں ہے۔ یعنی اللہ۔ ملائکہ اور الناس سب کے سب کی طرف سے ان پر لعنت ہے۔

خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ۚ لَا یُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ ــ خٰلِدِیْنَ اس کا مادہ خلود ہے اور اس کے معنی کسی چیز کو لازم پکڑنے کے ہیں۔ لَا یُخَفَّفُ فعل نہی مضارع مجہول منفی واحد مذکر غائب (خَفَّفَ یُخَفِّفُ تَخْفِیْفٌ) باب تفعیل۔ عَنْهُمُ الْعَذَابُ ان کی طرف سے عذاب۔ یعنی وہ ابدی لعنت میں گرفتار رہیں گے اور ان سے کسی صورت میں بھی عذاب میں تخفیف اور کمی نہیں کی جائے گی

وَلَا هُمْ یُنْظَرُوْنَ ــ لَا کلمہ نفی۔ هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب یُنْظَرُوْنَ مضارع مجہول جمع مذکر غائب (اَنْظَرَ یُنْظِرُ اِنْظَارًا) باب افعال۔ اور نہ ہی انہیں مہلت دی جائے گی۔ اِنْظَار کے معنی ہیں مہلت دینا۔

سابقہ آیات "اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ ۔ الیٰ قولہ۔ لَیَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ" میں اہل کتاب کے کتمان حق" کا ذکر ہے۔ آیت نمبر ۱۵۹ تا ۱۶۲ میں اس کتمانِ حق پر انہیں مستحق لعنت قرار دیا گیا۔ یہ آیات چند اہم امور کی نشاندھی کرتی ہیں۔

پہلی بات یہ ہے کہ کتابِ ہدایت کے صریح اور واضح بیانات و مطالب کو لوگوں سے چھپانا جرمِ عظیم ہے جس سے وہ اللہ تعالیٰ، ملائکہ، انسانوں اور تمام کائنات کی لعنت کا اپنے آپ کو مستوجب ٹھہرالیتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ یَعْلَمُهٗ فَكَتَمَهٗ اَلْجَمَهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ



Marfat.com

بِلِجَامٍ مِنَ النَّارِ" جس سے کسی بات کے بارے میں پوچھا جائے اور وہ اسے جانتا ہو اور پھر اسے چھپائے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آگ کا لگام اس کے منہ میں ڈالیں گے" (ابن ماجہ۔ قرطبی)۔

دوسری بات یہ کہ علم صحیح کے بغیر مسائل کا بیان کرنا سخت جرم ہے۔

تیسری بات بَیِّنَات اور ھُدًی سے اگرچہ بصراحۃ قرآن مجید کی آیات مراد ہیں لیکن صحابہ کرامؓ نے حدیثِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اسی کے تحت داخل کیا ہے۔ مجاہدؒ اور عکرمہؒ سے یہی مروی ہے

چوتھی بات یہ کہ مَاتُوا وَھُمْ کُفَّارٌ سے اس بات کا پتہ چلا کہ جس کسی کا حالت کفر پر مرنے کا یقین نہ ہو اس پر لعنت کرنا جائز نہیں اور کسی کے حالتِ کفر پر مرنے کا چونکہ ہمیں علم نہیں اس لئے کسی ایسے معین شخص کے بارے میں لعنت سے گریز کیا جائے۔ آیت نمبر ۱۶۱، ۱۶۲ میں ان لوگوں کا ذکر ہے جو زندگی بھر کفر پر قائم رہنے کے بعد اسی حالت میں مرجاتے ہیں ایسے لوگ یقیناً مستحق لعنت ہیں۔

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۖ وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ اِلٰهُ | کُمْ | اِلٰهٌ | وَّاحِدٌ | لَا |
| اور معبود | تمہارا | معبود | واحد (ایک) ہے | نہیں |
| اِلٰهَ | اِلَّا هُوَ | الرَّحْمٰنُ | الرَّحِيْمُ | اِنَّ |
| معبود (کوئی) | مگر وہی | بخشش کرنیوالا | مہربان | بیشک |
| فِیْ | خَلْقِ | السَّمٰوٰتِ | وَالْاَرْضِ | وَ |
| میں | پیدائش | آسمانوں | اور زمین (کے) | اور |
| اخْتِلَافِ | الَّيْلِ | وَ النَّهَارِ | وَالْفُلْكِ | الَّتِیْ |
| آنے۔جانے | رات | اور دن (کے) | اور کشتیوں کے | جو |
| تَجْرِیْ | فِی | الْبَحْرِ | بِ - مَا | يَنْفَعُ |
| چلتی ہیں | میں | سمندر میں | ساتھ اسکے | نفع دیتی ہے |
| النَّاسَ | وَ مَا | اَنْزَلَ | اللّٰهُ | مِنَ |
| لوگوں کو | اور جو کچھ | اتارا ہے | اللہ نے | سے |
| السَّمَآءِ | مِنْ | مَّآءٍ | فَ اَحْيَا | بِ - هِ |
| آسمان (سے) | سے | پانی (سے) | پس زندہ کیا | ساتھ اسکے |
| الْاَرْضَ | بَعْدَ | مَوْتِهَا | هَا | وَ بَثَّ |
| زمین کو | پیچھے | موت | اسکی (کے) | اور پھیلائے |
| فِیْهَا | مِنْ | كُلِّ | دَآبَّةٍ | وَّ |
| میں اس | سے | ہر | جانور | اور |
| تَصْرِيْفِ | الرِّيَاحِ | وَالسَّحَابِ | الْمُسَخَّرِ | بَيْنَ |
| پھیرنے | ہواؤں کے | اور بادلوں کے | حکم بردار ہیں | درمیان |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| السَّمَآءِ | وَ الْاَرْضِ | لَ اٰیٰتٍ | لِّ قَوْمٍ | یَّعْقِلُوْنَ |
| آسمانوں کے | اور زمین کے | البتہ نشانیاں ہیں | واسطے قوم | عقل سے کام لیتی ہے |

"اور تمہارا خدا ایک خدا ہے بجز اس کے کوئی خدا نہیں، بے انتہا رحم وکرم کرنے والا، بار بار رحم کرنے والا" (۱۶۳)

"یقیناً آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کے ادل بدل میں اور جہازوں کے چلنے میں جو سمندر میں ان چیزوں کے ساتھ چلتے ہیں جو لوگوں کو نفع پہنچاتی ہیں اور (اس) پانی میں جسے اللہ نے اتارا، پھر اس سے زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد جلا اٹھایا اور اس میں ہر طرح کے حیوانات پھیلا دیئے اور ہواؤں کے بدلنے میں، اور بادل میں (جو) آسمان اور زمین کے درمیان مقید ہے (ان سب میں) ان لوگوں کے لئے جو عقل رکھتے ہیں نشانیاں (موجود) ہیں" (۱۶۴)

## تشریحاتِ لغوی وتفسیری مطالب

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۔ اِلٰهٌ مضاف كُمْ ضمیر مضاف الیہ مبتداء۔ اِلٰهٌ واحد صفت موصوف خبر جملہ اسمیہ۔ اِلٰه معبود کو کہتے ہیں۔ اس کی جمع اٰلِهَةٌ ہے۔

وَاحِدٌ اس کے معنی اکیلا۔ تنہا۔ واحد وہ ہے جو جزء وکثرت سے مبرا ہو۔ اور تمہارا معبود صرف ایک معبود ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۔ لَا نافیہ اِلٰهَ معبود جس کی بندگی کی جائے اِلَّا کلمہ استثنا۔ هُوَ اسم ضمیر واحد مذکر غائب۔ کوئی معبود نہیں مگر وہ۔

الرَّحْمٰنُ بہت بخشش کرنے والا بروزن فَعْلَان مبالغہ کا صیغہ ہے۔



Marfat.com

یہ لفظ اللّٰہ کے علاوہ کسی اور کے لئے بطور صفت استعمال نہیں ہوتا۔
الرَّحِیْمُ بروزن فَعِیْلٌ یہ بھی مبالغہ کا صیغہ ہے جو صفت دائمی پر دلالت کرتا ہے۔ "رَحْمٰن" اللہ تعالیٰ کا اسم خاص ہے اور رحیم اسم مشترک ہے۔ رَجُلٌ رَحِیْمٌ کہہ سکتے ہیں لیکن رَجُلٌ رَحْمٰن کہنا غلط ہے۔ رحمٰن کا لفظ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کی صفت نہیں بن سکتا

اس آیتِ کریمہ میں بتایا ہے کہ معبود حقیقی صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جس کی ذات و صفات میں کوئی اور شریک نہیں اس سے ماقبل کی آیت میں کتمانِ حق کے جرم عظیم کو بیان کیا اس آیت میں توحید کا ذکر کر کے بتایا کہ کتمان حق کی بدترین صورت شرک ہے تمام کائنات کا معبود تو صرف ایک اللہ ہے جس کی ذات وصفات میں کوئی شریک نہیں جو لوگ اس کی توحید کو چھپاتے ہیں وہ اس کائنات کے بدترین لوگ ہیں۔

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۔ اِنَّ کلمہ تحقیق کلام۔ فِیْ جار خَلْقِ مصدر۔ پیدائش تخلیق السَّمٰوٰتِ واحد سَمَاء۔ یقیناً آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں۔ وَ الْاَرْضِ اور زمین۔

وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ ۔ اِخْتِلَافِ کا مادہ خلف ہے جس کے معنی پیچھے کے ہیں اختلاف کسی چیز کا کسی کے پیچھے آنا۔ الگ رستہ اختیار کرنا، اختلاف لیل و نہار کے معنی ہیں رات دن کا آگے پیچھے آنا۔

وَالْفُلْكِ الَّتِیْ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِمَا یَنْفَعُ النَّاسَ ۔ فُلْكٌ کشتی۔ بحری جہاز۔ مفرد اور جمع ہر دو کے لئے آتا ہے۔ اَلَّتِیْ موصول واحد مؤنث۔ تَجْرِیْ مضارع واحد مؤنث غائب (جری یَجْرِیْ جَرَیَانٌ) چلنا، روانہ ہونا۔ فِی الْبَحْرِ



Marfat.com

سمندر میں پانی کے وسیع رقبہ کو بحر کہتے ہیں۔ یہ لفظ سمندر اور بڑے دریا کے لئے بولا جاتا ہے۔ بِمَا اس چیز کے ساتھ یَنْفَعُ مضارع واحد مذکر غائب (نَفَعَ یَنْفَعُ نَفْعًا) اور وہ جہاز جو لوگوں کے لئے منافع بخش اشیاء لے کر سمندروں میں چلتے ہیں۔

وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ مَا موصول اَنْزَلَ اللّٰهُ اللہ تعالیٰ نے اتارا، نازل کیا۔ اَنْزَلَ ماضی واحد مذکر غائب (اَنْزَلَ یُنْزِلُ اِنْزَالًا)۔ مِنَ السَّمَآءِ آسمان سے۔ مِنْ مَّآءٍ پانی وغیرہ، اس کی جمع امواہ اور میاہ آتی ہے۔

فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا۔ فَ پس اَحْیَا ماضی واحد مذکر غائب (اَحْیَا یُحْیِیْ اِحْیَاءً) مادہ حَیَّ زندہ کرنا۔ حیات بخشنا۔ بَعْدَ مَوْتِهَا اس کی مردگی کے بعد۔ موت۔ حیات کی ضد ہے۔ یعنی آسمان سے پانی برسا کر خشک اور مردہ زمین کو زندہ کیا اس میں روئیدگی پیدا کی۔

وَبَثَّ فِیْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ۔ بَثَّ ماضی واحد مذکر غائب (بَثَّ یَبُثُّ بَثًّا) پھیلانا، پراگندہ کرنا۔ غم کو بھی بثّ کہتے ہیں کہ وہ فکر کو پراگندہ کرتا ہے۔ فِیْهَا۔ اَیْ فِی الْاَرْضِ۔ هَا ضمیر واحد مؤنث اَلْاَرْض کے لئے ہے۔ مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ہر قسم کے حیوانات دَآبَّةٍ۔ دبّ یَدِبُّ دَبِیْبًا) سست رفتاری زمین پر چلنے اور رینگنے والے ہر قسم کے حیوانات دَآبَّة کہلاتے ہیں۔

وَتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ تصریف مصدر (صَرَّفَ یُصَرِّفُ تَصْرِیْفًا) باب تفعیل مجرد سے اس کا مادہ صرف ہے۔ ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف پھیرنے کو تَصْرِیْف کہتے ہیں۔ اَلرِّیَاحِ واحد رِیح ہوا ــــ قرآن مجید میں جہاں



Marfat.com

کہیں یہ لفظ بصورت واحد آیا ہے وہاں اس سے مراد عذاب اور جہاں جمع آیا ہے اس سے مراد رحمت ہے۔

اِنَّا اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ (القمر ۱۹)

ہم نے ان پر سخت منحوس دن میں آندھی چلائی

وَهُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ (الاعراف ۵۷)

اور وہی تو ہے جو اپنی رحمت یعنی مینہ سے پہلے ہواؤں کو خوشخبری بنا کر بھیجتا ہے۔

وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ

سَحَابَ اسم جنس ہے اس کا واحد سَحَابَةٌ ہے۔ سحاب بادل کو کہتے ہیں اس کا مادہ سحب ہے۔ جس کے معنی کھینچنے کے ہیں۔ بادل بھی پانی کو کھینچ کر لاتا ہے۔ اَلْمُسَخَّرِ اسم مفعول (سَخَّرَ يُسَخِّرُ تَسْخِيْرًا) اس کا مادہ سَخْر ہے اَلْمُسَخَّرُ وہ چیز جسے کسی خاص کام پر لگایا گیا ہو۔

بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ زمین و آسمان کے درمیان۔ بادل سطح ارضی سے کچھ بلندی پر ہوتے ہیں اس لئے انہیں بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ کہا ہے۔

لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ۔ لام تاکید اٰيَاتٍ واحد اٰيَةٌ علامت و نشانی کو کہتے ہیں۔ قَوْمٍ اسم جمع ہے اس کی جمع اَقْوَام آتی ہے۔ قرآن مجید میں یہ لفظ دو معنی کے لئے آیا ہے:

۱۔ عام گروہ یا جماعت جس میں وطن و نسل کی کوئی قید نہ ہو۔

۲۔ کسی خاص نسب یا وطن سے تعلق رکھنے والی جماعت۔ ایسا صرف اس موقع پر ہوا ہے جہاں انبیاء نے اپنے لوگوں کو مخاطب کیا ہے۔

يَعْقِلُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (عَقَلَ يَعْقِلُ عَقْلًا) جو عقل و شعور سے



Marfat.com

کام لیتے ہیں۔ اس آیت میں مصنوعات سے صانع پر استدلال اور اسکی وحدانیت اور قادرِ مطلق ہونے کا بیان ہے۔ آیت میں آٹھ دلائل کو بیان کیا گیا ہے:

۱۔ زمین و آسمان کی تخلیق۔
۲۔ رات دن کا ادل بدل کر آنا۔
۳۔ بحری جہازوں کی سمندر میں آمد و رفت، جو لوگوں کیلئے نفع بخش ہیں۔
۴۔ آسمانوں سے بارش کا برسنا۔
۵۔ خشک اور مردہ زمین کا بارش سے زندہ کرنا اور قابل روئیدگی بنانا۔
۶۔ ہر قسم کے حیوانات کا زمین میں پھیلانا۔
۷۔ ہواؤں کی گردش۔
۸۔ زمین و آسمان کے درمیان بادلوں کی تسخیر۔

یہ سب امور اسکی وحدانیت اور قادر مطلق ہونے پر زبردست دلائل ہیں۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ۝

| وَ | مِنَ | النَّاسِ | مَنْ | يَّتَّخِذُ |
|---|---|---|---|---|
| اور | سے | لوگوں (سے) | جو | پکڑتا ہے |
| مِنْ دُوْنِ | اللّٰهِ | اَنْدَادًا | يُّحِبُّوْنَ | هُمْ |
| سوائے | اللہ کے | (واحد نہ شریک | محبت کرتے ہیں | ان سے |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| لَ | حُبِّ | اللّٰہِ | وَ الَّذِیْنَ | اٰمَنُوْا |
| جیسے کہ | محبت | اللہ (کی) | اور جو لوگ | ایمان لائے ہیں |
| اَشَدُّ | حُبًّا | لِّ لِلّٰہِ | وَ لَوْ | یَرَی |
| شدید ہیں | محبت میں | واسطے اللہ کے | اور کاش کہ | دیکھیں |
| الَّذِیْنَ | ظَلَمُوْا | اِذْ | یَرَوْنَ | الْعَذَابَ |
| وہ لوگ | کہ ظالم ہیں | جب | دیکھیں گے | عذاب |
| اَنَّ | الْقُوَّۃَ | لِ اللّٰہِ | جَمِیْعًا | وَّ اَنَّ |
| کہ بیشک | قوت | واسطے اللہ کے | ساری کی ساری | اور یہ کہ |
| اللّٰہ | شَدِیْدُ | الْعَذَابِ | | |
| اللہ | سخت | عذاب دینے والا ہے | | |

"اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ اللہ کے علاوہ دوسروں کو بھی شریک بنائے ہوئے ہیں۔ ان سے ایسی محبت رکھتے ہیں جیسی اللہ سے (رکھنا چاہیئے) اور جو ایمان والے ہیں وہ تو اللہ کی محبت سب سے قوی رکھتے ہیں اور کاش ظالم جب عذاب کو دیکھ لیتے تو سمجھ لیتے کہ قوت اللہ ہی کی ہے ساری کی ساری اور یہ کہ اللہ کا عذاب بہت ہی ہے" (۱۶۵)

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اَنْدَادًا ۔ مِنْ تبعیض کے لئے وَ مِنَ النَّاسِ اور لوگوں میں سے کچھ لوگ مَنْ موصول جو کہ یَتَّخِذُ مضارع واحد مذکر غائب (اِتَّخَذَ یَتَّخِذُ اِتِّخَاذ) بناتا ہے۔ پکڑتا ہے۔ مقرر کرتا ہے۔



Marfat.com

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ۔ دون سوا۔غیر۔اللہ کے علاوہ۔ اَنْدَادًا واحد نِدّ ہم مثل۔شریک۔اسی جیسا۔اللہ کے علاوہ اپنے اصنام وارباب کو اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں۔جمہور مفسرین کے نزدیک انداد کا لفظ "اصنام" اور "اوثان" سے عام ہے اور وہ "اَرْبَابًا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ" اور ہر قسم کے شرکیہ امور کے مرتکب لوگوں پر مشتمل ہے (المنار)

یُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ مضارع جمع مذکر غائب (اَحَبَّ یُحِبُّ اِحْبَابًا) حُبٌّ کی اصل حَبَّةُ الْقَلْب دل میں اثر کرنے والی چیز هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب۔ كَحُبِّ اللّٰهِ۔ كَ تشبیہ کے لئے یعنی اپنے ان خود ساختہ معبودوں سے اللہ جیسی محبت کرتے ہیں۔عزیز و اقارب اور اہل وعیال کی مطلق محبت سے منع نہیں کیا گیا بلکہ اس محبت کی ممانعت ہے جو اللہ کی محبت میں رکاوٹ کا باعث ہو۔ابن قیمؒ فرماتے ہیں:

یہ ندّ فی المحبۃ (محبت میں شرکت) ہے تخلیق اور ربوبیت میں نہیں اس لئے کہ لوگوں میں سے ایسی شرکت (ندّ) بہت کم ثابت ہوئی ہے۔اس کے بخلاف ندُّ المحبۃ (محبت میں شرکت) کہ اکثر لوگوں نے اللہ کے علاوہ دوسروں کو محبت اور تعظیم میں اللہ کے ساتھ شریک بنا رکھا ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں کہ

ان کی مذمت اس بنا پر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں انہوں نے اپنے شرکاء کی محبت کی شرکت کی اور اپنی محبت کو خالصۃً للہ کے لئے برقرار نہ رکھ سکے۔ (تفسیر ابن القیم)

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ اور اہلِ ایمان کی اللہ تعالیٰ سے محبت دیگر تمام



Marfat.com

محبتوں سے زیادہ شدید اور غالب ہوتی ہے۔

اَشَدُّ ۔ افعل التفضیل اس کا مادہ شدت ہے یعنی اہلِ ایمان اللہ کی محبت میں سخت شدید ہوتے ہیں۔

وَلَوْ یَرَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ یَرَوْنَ الْعَذَابَ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا ۔ لَوْ شرطیہ، کاش کہ یَرَی مضارع واحد مذکر غائب (رَای یَرَی رُؤْیَۃٌ) رَأَی جب دو مفعولوں کی طرف متعدی ہو تو اس کے معنی جاننے کے ہوتے ہیں۔ اَلَّذِیْنَ، واحد اَلَّذِی۔ ظَلَمُوْا ماضی جمع مذکر غائب (ظَلَمَ یَظْلِمُ ظُلْمًا) لَوْ یَرَی کا جواب محذوف ہے یعنی اللہ کا عذاب شدید ہے" (جلالین) اِذْ اسم ظرف۔ جب۔ جس وقت یَرَوْنَ الْعَذَابَ ۔ یَرَوْنَ مضارع جمع مذکر غائب۔ جب وہ عذاب کو دیکھیں گے۔ اَنَّ کلمہ تحقیق کلام۔ اَلْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا تمام قوت صرف اللہ ہی کے لئے ہے

وَاَنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعَذَابِ ۝ اور یہ کہ اللہ کا عذاب بہت ہی سخت ہے۔

مطلب یہ ہے کہ کاش شرک کرنے والے یہ ظالم لوگ جب قیامت میں عذابِ خداوندی کو دیکھیں گے آج ہی جان لیتے کہ اللہ بہت بڑی قوت والا ہے اور اس کا عذاب نہایت شدید ہے تو اس بدترین گناہ سے باز آجاتے اور کیا خوب ہوتا اگر یہ ظالم مشرکین جب دنیا میں کسی مصیبت کو دیکھتے تو اس کے وقوع میں غور کر کے یہ سمجھ لیا کرتے کہ سب قوت اللہ تعالیٰ ہی کو ہے اور دوسرے سب اس کے سامنے عاجز ہیں اور اس مصیبت کی شدت میں غور کر کے یہ سمجھ لیا کرتے کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب آخرت میں کہ دار الجزاء ہے اور بھی سخت ہوگا تو اس طرح غور کرنے سے تراشے ہوئے معبودوں کا عجز



Marfat.com

اور حق تعالیٰ کی قدرت وعظمت منکشف ہوجاتی اور وہ توحید کی راہ اختیار کر لیتے۔

اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِیْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ۝ وَقَالَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اِذْ | تَبَرَّاَ | الَّذِیْنَ | اتُّبِعُوْا | مِنَ |
| جس وقت | بیزار ہوں گے | وہ لوگ | جنکی پیروی کی گئی تھی | سے |
| الَّذِیْنَ | اتَّبَعُوْا | وَ رَاَوُا | الْعَذَابَ | وَ |
| ان لوگوں (سے) | پیروی کی انہوں نے | اور دیکھا انہوں نے | عذاب | اور |
| تَقَطَّعَتْ | بِ ہِمُ | الْاَسْبَابُ | وَ قَالَ | الَّذِیْنَ |
| کٹ جائیں گے | سے ان (سے) | سارے اسباب | اور کہا | ان لوگوں نے |
| اتَّبَعُوْا | لَوْ | اَنَّ | لَنَا | كَرَّةً |
| پیروی کرتے تھے | کاش | کہ ہو | واسطے ہمارے | ایک بار پھرنا |
| فَ | نَتَبَرَّاَ | مِنْ هُمْ | كَ مَا | تَبَرَّءُوْا |
| پس | بیزاری کریں | سے ان / ان سے | جیسے کہ | انہوں نے بیزاری کی |
| مِنْ نَا | كَ ذٰلِكَ | يُرِیْ | هِمُ | اللّٰهُ |
| ہم سے | اسی طرح | دکھائیں گے | ان کو | اللہ |
| اَعْمَالَ | هُمْ | حَسَرٰتٍ | عَلٰى | هِمْ |
| عمل | ان کے | حسرت اور افسوس | پر | ان کے / ان پر |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ مَا | هُمْ | بِ خَارِجِيْنَ | مِنَ | النَّارِ |
| اور نہ | وہ | نکلنے والے ہونگے | سے | آگ (سے) |

"(اس وقت کا خیال کرو) جب مقتدا (یا متبوع) اپنے مقتدیوں (یا پیروؤں) سے الگ ہو جائیں گے اور ان کے باہمی تعلقات ٹوٹ کر رہ جائیں گے"۔(۱۶۶) اور پیرو کہنے لگیں گے کاش ہم کو پھر ایک دفعہ (جانا) مل جاتا تو ہم بھی ان سے الگ ہو جاتے، جیسے یہ ہم سے الگ ہو گئے، بس اسی طرح اللہ ان کے اعمال کو انہیں (خالی) ارمان (کر کے) دکھائے گا اور وہ دوزخ سے کبھی بھی نہ نکل پائیں گے"۔ (۱۶۷)

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

اِذْ ظرف زمان یعنی اُذْکُرُوا۔ یاد کرو۔

اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِیْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا ــ تَبَرَّاَ ماضی واحد مذکر غائب تَبَرَّاَ یَتَبَرَّءُ تَبَرُّءًا، باب تفعل اس کا مادہ بُرْءٌ اور بَرَاءٌ ہے۔ تَبَرِّی کے معنی ہیں ناپسندیدہ چیز سے الگ ہو جانا۔ بیماری سے صحت یاب ہونے کسی چیز سے علیحدگی اور بیزاری کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے جیسے: بَرَاءَةٌ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ (التوبۃ) ــ اُتُّبِعُوْا ماضی مجہول جمع مذکر غائب (اِتَّبَعَ یَتَّبِعُ اتِّبَاعًا) افتعال۔ مادہ تَبِعَ اتباع کرنا، پیچھے چلنا، پیروی کرنا۔ جن کی پیروی کی گئی۔ مقتدا۔ پیشوا۔ مِنَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا ماضی جمع مذکر غائب، جنہوں نے پیروی کی۔ پیروکاروں اور مقتدیوں سے۔

وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ــ وَرَاَوُا الْعَذَابَ ماضی جمع



Marfat.com

مذکر غائب (رَأیٰ یَرَی رُؤیَۃٌ) اور عذاب دیکھ لیں گے۔ وَتَقَطَّعَتْ ماضی واحد مؤنث غائب (تَقَطَّعَ یَتَقَطَّعُ تَقَطُّعًا) منقطع ہو جائیں گے۔ بِهِمُ یہاں ب بمعنی عَنْ ہے یعنی ان سے تمام اسباب منقطع ہو جائیں گے۔ الْاَسْبَابُ سبب کی جمع ہے جس کے ذریعے کسی دوسری چیز تک پہنچا جائے۔ اسے سبب کہتے ہیں یعنی وہ اسباب وتعلقات جنہیں وہ دنیا میں باعث نجات سمجھتے تھے سب کے سب منقطع ہو کر رہ جائیں گے اور کوئی سہارا باقی نہ رہے گا۔

وَقَالَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا کَرَّۃً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ ــ واو عاطفہ قَالَ ماضی واحد مذکر غائب اَلَّذِیْنَ موصول اتَّبَعُوْا ماضی جمع مذکر غائب (اِتَّبَعَ یَتَّبِعُ اِتِّبَاعًا) پیروی کرنے والوں نے کہا لَوْ کلمہ شرط کاش۔ اَنَّ لَنَا کَرَّۃً۔ اَنَّ حرف مشبہ بالفعل خبر کی تاکید کیلئے آتا ہے اَنَّ کا مابعد مفرد کا حکم رکھتا ہے۔

کَرَّۃٌ ایک بار لوٹنا۔ ایک بار پھر واپسی ہو فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ پس ہم ان سے بیزاری کا اظہار کریں نَتَبَرَّاَ مضارع جمع متکلم (تَبَرَّاَ یَتَبَرَّاُ تَبَرُّءً)۔

کَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا۔ جیسے انہوں نے ہم سے بیزاری کا اظہار کیا کَمَا کلمہ تشبیہ۔

کَذٰلِكَ یُرِیْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَیْهِمْ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِیْنَ مِنَ النَّارِ

کَذٰلِكَ کلمہ تشبیہ یُرِیْهِمُ اللّٰهُ مضارع واحد مذکر غائب (رَاٰی یُرِیْ اِرَاءَۃً) دکھانا۔ بتانا۔ اَعْمَالَهُمْ واحد عمل جس کام کو قصد وارادہ سے کیا جائے اسے عمل کہتے ہیں۔ فعل بلا قصد بھی ہو سکتا ہے لیکن عمل میں قصد پایا جاتا ہے۔ حَسَرٰتٍ جمع حَسْرَۃٌ کسی چیز کے فوت ہو جانے پر شدید ندامت کو



Marfat.com

حسرت کہتے ہیں. حَسْر کے لغوی معنی ہیں کسی چیز کا ننگا کرنا. حَاسِرًا وَحَسِيْر تھکے ماندے کو بھی کہتے ہیں. وَمَا هُمْ بِخَارِجِيْنَ مِنَ النَّارِ۔ مَا نافیہ بِخَارِجِيْنَ میں با زائدہ تاکید نفی کے لئے ہے. خَارِجِيْنَ جمع خارج کی یعنی وہ کبھی بھی دوزخ کی آگ سے نکلنے نہ پائیں گے.

آیات نمبر ۱۶۶-۱۶۷ میں قیامت کا منظر پیش کیا گیا ہے، ان لوگوں نے دنیا میں جن کی خاطر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تھی قیامت میں وہی ان سے بیزار ہو جائیں گے اور ان کے تمام ذرائع منقطع ہو کر رہ جائیں گے تو یہ بدبخت نہایت حسرت سے کہیں گے کہ کاش ہمیں دنیا میں ایک بار پھر سے جانا نصیب ہو جائے تاکہ ہم ان "معبودان من دون اللہ" سے اسی طرح بیزاری کا اظہار کر سکیں جیسے کہ آج یہ ہم سے بیزار ہو رہے ہیں لیکن مرنے کے بعد اب واپسی نہیں ہو سکتی اس لئے ان کے یہ اعمال ان کے لئے شدید حسرت اور ندامت کا باعث بن کر رہ جائیں گے.

اس مقام پر شیخ محمد عبدہٗ نے متنبہ کیا ہے کہ ایسی آیات کے تحت بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ یہ کفار کے ساتھ مخصوص ہیں۔ افسوس مسلمانوں نے غلط سمجھ لیا ہے کہ ان کے لئے کوئی نکیر و وعید نہیں ہے اور ان کے لئے کلمۂ توحید کا صرف زبانی اقرار ہی کافی ہو جائے گا باقی جو کچھ شرکیہ اعمال سے وہ کام لیتے رہیں ان پر ان سے باز پرس نہیں ہو گی حالانکہ یہ بات سراسر قرآن و سنت کے خلاف ہے.

يَاأَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا ۖ وَلَا تَتَّبِعُوا



Marfat.com

خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ
وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَاِذَا قِيْلَ
لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ
اٰبَآءَنَا ۚ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ۝

| يَا | اَيُّهَا | النَّاسُ | كُلُوْا | مِنْ مَّا |
|---|---|---|---|---|
| اے | | لوگو | کھاؤ | اس چیز سے |
| فِى | الْاَرْضِ | حَلٰلًا | طَيِّبًا | وَّ لَا |
| میں | زمین (میں ہے) | حلال | پاکیزہ | اور نہ |
| تَتَّبِعُوْا | خُطُوٰتِ | الشَّيْطٰنِ | اِنَّ | هٗ |
| پیروی کرو | قدموں | شیطان (کی) | تحقیق | وہ |
| لَكُمْ | عَدُوٌّ | مُّبِيْنٌ | اِنَّمَا | يَاْمُرُ |
| واسطے۔ تمہارے | دشمن (ہے) | ظاہر | سوائے اسکے نہیں | حکم کرتا ہے |
| كُمْ | بِ السُّوْٓءِ | وَ | الْفَحْشَآءِ | وَ اَنْ |
| تم کو | ساتھ برائی کے | اور | بے حیائی کے | اور یہ کہ |
| تَقُوْلُوْا | عَلَى | اللّٰهِ | مَا | لَا |
| کہو تم | اوپر | اللہ کے | جو کہ | نہیں |
| تَعْلَمُوْنَ | وَ | اِذَا | قِيْلَ | لَ هُمُ |
| جانتے ہو تم | اور | جب | کہا جاتا ہے | واسطے انکے |
| اتَّبِعُوْا | مَا | اَنْزَلَ | اللّٰهُ | قَالُوْا |
| پیروی کرو | اس چیز کی | نازل کی | اللہ نے | کہتے ہیں |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| بَلْ | نَتَّبِعُ | مَا | اَلْفَيْنَا | عَلَيْهِ |
| بلکہ | پیروی کریں گے ہم | اس چیز کی | پایا ہم نے | اوپر اس کے |
| اٰبَآءَنَا | اَوَ | لَوْ كَانَ | اٰبَآؤُهُمْ | |
| اپنے باپوں کو | کیا | اگرچہ ہوں | باپ | ان کے |
| لَا | يَعْقِلُوْنَ | شَيْئًا | وَّ لَا | يَهْتَدُوْنَ |
| نہ | سمجھتے ہوں | کچھ (بھی) | اور نہ | ہدایت پاتے ہوں |

"اے انسانو! زمین پر جو کچھ حلال اور پاکیزہ موجود ہے اس میں سے کھاؤ (پیو) اور شیطان کے نقشِ قدم کی پیروی نہ کرو۔ وہ تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے۔" (۱۶۸)

"وہ تو تمہیں بس برائی اور بےحیائی کا حکم دیتا ہے اور اس کا کہ تم اللہ پر ایسی باتیں گڑھ لو جن کا تم علم نہیں رکھتے ہو۔" (۱۶۹)

"اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو کچھ اللہ نے اتارا ہے اس کی پیروی کرو تو کہتے ہیں کہ نہیں ہم تو اس کی پیروی کریں گے جس پر اپنے باپ (دادوں) کو پایا ہے، خواہ ان کے باپ (دادا) ذرا بھی عقل نہ رکھتے ہوں اور نہ ہدایت رکھتے ہوں۔" (۱۷۰)

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

یٰاَیُّهَا ندا۔ النَّاسُ منادی اے لوگو!

كُلُوْا امر جمع مذکر (اَكَلَ یَاْكُلُ اَكْلًا) کھاؤ۔

مِمَّا مِنْ مَا اس چیز سے۔ مِنْ تبعیض کے لئے ہے۔



Marfat.com

فِی الْاَرْضِ زمین میں ہے.

حَلًّا اس کا مادہ حَلَّ جس کے معنی گرہ کھولنے کے ہیں وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ (طٰہٰ) (میری زبان کی گرہ کھول دے).

کسی جگہ پر اترتے وقت بوجھ اتارنے کو بھی حَلَّ الْاَحْمَال" کہتے ہیں۔ اسی سے "محلہ" کا لفظ ہے جس کے معنی اترنے کی جگہ کے ہیں. شریعت نے جس چیز کی اجازت دی ہو اور اس سے منع نہ کیا ہو اسے "حلال" کہتے ہیں۔ فَالْحَلَالُ مَا اَحَلَّهُ الشَّرْعُ (معالم).

طَیِّبًا طَیِّب کے معنی ہیں لذیذ و نفیس جو طبیعت پر گراں نہ ہو ہر پاک و صاف چیز کو طیب کہتے ہیں.

وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۝ ۔ وَلَا تَتَّبِعُوْا فعل نہی جمع مذکر غائب (اِتَّبَعَ یَتَّبِعُ اِتِّبَاعًا) نہ پیروی کرو نہ پیچھے چلو۔ خُطُوَاتِ جمع خُطْوَةٌ دونوں قدموں کے درمیانی فاصلہ کو خُطْوَة کہتے ہیں۔ خُطُوَاتِ الشَّیْطٰنِ سے مراد اللہ تعالیٰ کی معصیت اور نافرمانی کی راہ. اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ بیشک وہ شیطان تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے. عَدُوّ موصوف. مُبِین صفت. یعنی اسکی دشمنی تمہارے حق میں کوئی پوشیدہ امر نہیں.

اِنَّمَا یَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ ۔ اِنَّمَا کلمہ حصر کلام. یَاْمُرُ مضارع واحد مذکر غائب (اَمَرَ یَاْمُرُ اَمْرًا) كُمْ ضمیر جمع مذکر مخاطب۔ تمہیں حکم دیتا ہے۔ بِالسُّوْٓءِ، سُوْءٌ مصدر (سَاءَ یَسُوْءُ سُوْءٌ) سُوْء ایسی بات جو انسان کو غمگین بنائے اور قولاً فعلاً اور اعتقاداً اسے اللہ کی نافرمانی پر آمادہ کر دے سُوْء کا لفظ شدت۔ بدکاری۔ برائی۔ قتل۔ شرک وغیرہ مختلف معانی



Marfat.com

میں استعمال ہوتا ہے. وَالْفَحْشَاءِ معصیت اور نافرمانی کی بدترین صورت اور ایسے افعال و اقوال جن کی قباحت بہت بڑی ہو عام طور پر الفحشاء ایسی برائی کو کہتے ہیں جو "سُوء" سے بھی زیادہ قبیح اور شدید ہو.

وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۔ وَ اَنْ ناصبہ یہ کہ تَقُوْلُوْا مضارع جمع مذکر مخاطب (قَالَ یَقُوْلُ قَوْلًا) تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ۔ قَوْل کا صلہ جب عَلٰی کے ساتھ آئے تو اسکے معنی کسی کے خلاف کوئی بات گھڑ لینے یا بہتان باندھنے کے ہوتے ہیں. قَالَ علیہ اَیْ اِفْتَرٰی (تاج) ۔ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۔ مَا موصول، لَا کلمہ نفی تَعْلَمُوْنَ مضارع جمع مذکر مخاطب۔ ایسے امور جن کا تمہیں یقینی علم نہیں ہے۔ علم یقینی صرف وحی کے ذریعے سے ہی حاصل ہو سکتا ہے.

اِنَّمَا یَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ ... الخ ۔ اِنَّمَا کلمہ حصر کی بناء پر معلوم ہوا کہ شیطان ہمیشہ صرف برائی اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے.

توحید کے بیان کے ساتھ حلال و حرام کی تمیز اور شیطان کی راہ پر نہ چلنے کا حکم دیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ غذا کا اثر انسانی اخلاق پر نہایت گہرا ہوتا ہے اسلئے ظاہری طہارت کے ساتھ باطنی طہارت کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے شیطان کی مخالفت کا حکم دیا اور بتایا کہ شیطان تمہارا بدترین دشمن ہے اور تمہیں تباہ کرنے کے لئے تین بدترین کاموں یعنی سُوْء بدی فحشاء بے حیائی اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر افتراء اور بہتان کا تمہیں حکم دیتا ہے۔ قرآن و سنت ثابتہ کے بغیر اپنی طرف سے کسی بات کا کہنا یا دین میں اپنی طرف سے کمی بیشی سے کام لینا۔ اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ میں داخل ہے۔ یہ بدترین گناہ ہے آج کا سب سے بڑا فتنہ یہی



Marfat.com

ہے کہ اکثر لوگ قرآن وسنت کے علمِ صحیح کے بغیر اپنی طرف سے امورِ دین میں اضافہ یا کمی کرتے رہتے ہیں۔ شیطان کا یہ سب سے بڑا حربہ ہے

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ــ وَاِذَا ظروفِ زمان اور جب قِيْلَ ماضی مجہول واحد مذکر غائب (قَالَ يَقُوْلُ قَوْلًا) ــ اتَّبِعُوْا امر جمع مذکر (اِتَّبَعَ يَتَّبِعُ اِتِّبَاعًا) بابِ افتعال۔ تم اتباع کرو۔ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ ــ مَا موصول اَنْزَلَ ماضی واحد مذکر غائب (اَنْزَلَ يُنْزِلُ اِنْزَالًا) یعنی اللہ نے جو کچھ اپنے رسولوں کے ذریعے نازل کیا ہے۔

قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ــ قَالُوْا ماضی جمع مذکر غائب (قَالَ يَقُوْلُ قَوْلًا) بَلْ کلمۂ اضراب بلکہ نَتَّبِعُ مضارع جمع متکلم مَا موصول اَلْفَيْنَا وَجَدْنَا ہم نے پایا اٰبَآءَنَا اپنے آباؤ اجداد کو جب انہیں کہا جاتا ہے کہ اللہ کی طرف سے نازل کردہ کتابِ مقدس کی پیروی کرو تو کہتے ہیں کہ ہم تو صرف اپنے آباؤ اجداد کی پیروی کریں گے۔

اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا ــ اَوَلَوْ کیا۔ خواہ کلمۂ استفہام انکاری توبیخ وتعجب کے لئے۔ كَانَ فعل ناقص۔ اٰبَآءَ جمع اَبٌ کی هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب، خواہ ان کے آباؤ اجداد ایسے ہوں کہ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا ــ لَا کلمۂ نفی يَعْقِلُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (عَقَلَ يَعْقِلُ عَقْلًا) شَيْئًا نکرہ۔ کچھ بھی عقل وشعور نہ رکھتے ہوں اور نہ دین کو سمجھتے ہوں۔

وَلَا يَهْتَدُوْنَ واؤ عاطفہ لَا نفی يَهْتَدُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (اِهْتَدٰى يَهْتَدِيْ اِهْتِدَاءً) اور حق کی پہچان اور ہدایت انہیں حاصل نہ ہو۔



Marfat.com

آباء و اجداد کی اندھی تقلید اس دنیا کی سب سے بڑی گمراہی ہے حق کا معیار صرف کتاب اللہ اور سنّتِ ثابتہ ہے۔ ایمان لانے کے بعد ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ آباء و اجداد کی تقلید کو ترک کر کے ہر معاملہ میں صرف کتاب و سنّت کو اپنا دستور العمل بنائے۔

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً ؕ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَاۤ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ | مَثَلُ | الَّذِيْنَ | كَفَرُوْا | كَ مَثَلِ |
| اور | مثال | ان لوگوں کی | کہ کافر ہوئے | مانند مثال |
| الَّذِيْ | يَنْعِقُ | بِ مَا | لَا | يَسْمَعُ |
| اس شخص کے | کہ چلاتا | ساتھ اس چیز کے | کہ نہیں | سنتا |
| اِلَّا | دُعَآءً | وَ نِدَآءً | صُمٌّ | بُكْمٌ |
| مگر | بلانا | اور پکارنا | بہرے ہیں | گونگے ہیں |
| عُمْيٌ | فَ هُمْ | لَا يَعْقِلُوْنَ | يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ | |
| اندھے ہیں | پس وہ | نہیں سمجھتے | اے وہ لوگو | |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اٰمَنُوْا | كُلُوْا | مِنْ | طَيِّبٰتِ | مَا |
| جو ایمان لائے ہو | کھاؤ | سے | پاکیزہ سے | جو کہ |
| رَزَقْنٰكُمْ | وَاشْكُرُوْا | لِلّٰهِ | اِنْ | |
| ہم نے رزق دیا | تم کو | اور شکر کرو | واسطے اللہ کے | اگر |
| كُنْتُمْ | اِيَّاهُ | تَعْبُدُوْنَ | اِنَّمَا | حَرَّمَ |
| ہو تم | خاص اسکی | عبادت کرتے | سوائے اسکے نہیں | کہ حرام کیا |
| عَلَيْكُمُ | الْمَيْتَةَ | وَالدَّمَ | وَلَحْمَ | الْخِنْزِيْرِ |
| اوپر (تم پر) تمہارے | مردار | اور لہو | اور گوشت | خنزیر |
| وَمَا | اُهِلَّ | بِهٖ | لِغَيْرِ | اللّٰهِ |
| اور جو | پکارا جائے | ساتھ اسکے | واسطے غیر | اللہ (کے) |
| فَمَنِ | اضْطُرَّ | غَيْرَ | بَاغٍ | وَّلَا |
| پس جو | مجبور ہو۔ بے بس ہو | نہ | حد سے نکل جانے والا | اور نہ |
| عَادٍ | فَلَا | اِثْمَ | عَلَيْهِ | اِنَّ |
| زیادتی کرنے والا | پس نہیں | گناہ | اوپر اسکے | تحقیق |
| اللّٰهَ | غَفُوْرٌ | رَّحِيْمٌ | | |
| اللہ | بخشنے والا | مہربان ہے | | |

"اور جو لوگ کافر ہیں ان کا حال تو اس شخص جیسا ہے جو ایسی چیز کے پیچھے چلا رہا ہے جو کچھ سنتا ہی نہیں بجز بُلانے اور پکارنے کے (یہ) لوگ بہرے ہیں، گونگے ہیں، اندھے ہیں سو (کچھ بھی) نہیں سمجھتے۔" (۱۷۱)

"اے ایمان والو، پاک چیزوں میں سے جو ہم نے تمہیں دے رکھی ہیں۔



Marfat.com

کھاؤ پیو اور اللہ کا شکر ادا کرتے رہو اگر تم خاص اسی کی بندگی کرنے والے ہو۔" (۱۷۲)

"اس نے تو تم پر بس مردار اور خون اور سؤر کا گوشت اور جو (جانور) غیر اللہ کے لئے نامزد کیا گیا ہو حرام کیا ہے لیکن (اس میں بھی) جو شخص مضطر ہو جائے اور نہ بے حکمی کرنے والا ہو اور نہ حد سے نکل جانے والا ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ بیشک اللہ بڑا بخشنے والا ہے بڑا رحمت والا ہے۔" (۱۷۳)

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ــ واؤ عاطفہ مَثَلُ جمع امثال نظیر اور شبیہ کو کہتے ہیں۔ صفت اور حالت کے بیان کے لئے آتا ہے اَلَّذِيْنَ موصول، كَفَرُوْا ماضی جمع مذکر غائب اور ان لوگوں کی مثال جنہوں نے کفر کو اختیار کیا۔

كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً ــ كَ حرف جر تشبیہ کے لئے مَثَلِ ــ اَلَّذِيْ اس شخص کی سی ہے۔ يَنْعِقُ مضارع واحد مذکر غائب (نَعَقَ يَنْعِقُ نَعْقًا) چلا کر پکارنا بِمَا اس چیز کے ساتھ لَا يَسْمَعُ مضارع واحد مذکر غائب فعل نہی اِلَّا کلمہ استثنا دُعَآءً وَّنِدَآءً ــ اَلدُّعَاءُ لِلْقَرِيْبِ وَالنِّدَاءُ لِلْبَعِيْدِ (قرطبی) ــ دُعا محض پکارنے اور نِدَاء آواز بلند کرنے کو کہتے ہیں۔

صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ــ صُمٌّ، اصم کی جمع ہے حق بات کے سننے سے بہرے ہیں۔ بُكْمٌ، بکم کی جمع ہے گویا کہ وہ حق



Marfat.com

بات کے کہنے سے گونگے ہیں۔ نہیں کہہ سکتے۔ عُمْیٌ، اعمیٰ کی جمع ہے گویا وہ ہدایت سے اندھے ہیں اسے دیکھ نہیں سکتے۔ عمی آنکھوں اور دِل دونوں کے اندھے پن کے لئے آتا ہے۔ فَ پس ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب۔ لَا یَعْقِلُوْنَ ــ لَا کلمہ نفی یَعْقِلُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (عَقَلَ یَعْقِلُ عَقْلًا) وہ عقل وشعور سے بالکل بے گانہ ہیں۔

اس آیت میں کفار اور حق سے روگردانی کرنے والوں کو چارپایوں سے تشبیہ دی گئی کہ وہ چارپایوں کی طرح عقل وشعور سے بالکل بیگانہ ہیں آواز و پکار کو سنتے ہیں لیکن اسکی سمجھ کی استعداد نہیں رکھتے۔ آباء و اجداد کی کورانہ تقلید کرنے والوں اور عقل وشعور سے کام نہ لینے والوں کی حالت کی اس بلیغ مثال سے وضاحت کی ہے کہ وہ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بدتر۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اے وہ لوگو کہ اٰمَنُوْا ماضی جمع مذکر غائب (اَمَنَ یُؤْمِنُ اِیْمَانًا) اے اہلِ ایمان۔

کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ ــ کُلُوْا امر جمع مذکر (اَکَلَ یَاْکُلُ اَکْلًا) یہاں کُلُوْا کا لفظ وجوب اور استحباب کے معنی میں نہیں ہے بلکہ جواز کے لئے یعنی طیب چیزوں کو کھانے اور ان سے انتفاع کی اجازت ہے۔

طَیِّبٰتِ واحد طیبۃ وہ چیز جس سے حواس لذت حاصل کریں۔ پاکیزہ۔ مَا موصول رَزَقْنٰکُمْ ماضی جمع متکلم (رَزَقَ یَرْزُقُ رِزْقًا) کُمْ ضمیر جمع مذکر مخاطب۔ ہم نے رزق دیا تم کو۔

وَاشْکُرُوْا لِلّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ واؤ عاطفہ اُشْکُرُوْا امر جمع مذکر



Marfat.com

(شَكَرَ يَشْكُرُ شُكْرًا) اِنْ شرطیہ كُنْتُمْ ماضی جمع مذکر (كَانَ يَكُوْنُ كَوْنًا).
اِيَّاهُ ضمیر واحد غائب تَعْبُدُوْنَ مضارع جمع مذکر مخاطب (عَبَدَ يَعْبُدُ عُبُوْدِيَّةً-عِبَادَةً). اور شکر کرو واسطے اللہ کے اگر ہو تم مؤمن.

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ ـ اِنَّمَا کلمہ حصر کلام. حَرَّمَ ماضی واحد مذکر غائب (حَرَّمَ يُحَرِّمُ تَحْرِيْمًا) سوائے اس کے نہیں کہ تم پر حرام قرار دیا گیا ہے. اَلْمَيْتَةَ وہ جانور جو بغیر ذبح کئے مرجائے، مُردار۔ اَلدَّمَ لہو اور اس سے مراد جاری لہو ہے۔ سورہ انعام میں "دم مسفوح" کی قید موجود ہے۔ لَحْمَ الْخِنْزِيْرِ خنزیر کا گوشت۔ خنزیر کا سارا جسم ناپاک ہے۔ اس کے اجزاء میں سے کوئی چیز پاک نہیں ہو سکتی البتہ اس کے بالوں سے انتفاع کی گنجائش موجود ہے.

وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ـ مَا موصول اُهِلَّ ماضی مجہول واحد مذکر غائب (اَهَلَّ يُهِلُّ اِهْلَالًا) اِهْلَال کے اصل معنی "ہلال" کے دیکھنے پر آواز بلند کرنے کے ہیں پھر عام آواز کے لئے استعمال ہونے لگا. (راغب)
مَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ سے مراد وہ جانور ہے جو اللہ کے علاوہ کسی اور کے لئے بقصدِ تقرب و عبادت نامزد کیا گیا ہو خواہ اس کے ذبح کے وقت اللہ کا نام کیوں ہی نہ لے لیا جائے وہ حرام ہے۔ جس جانور کو غیر اللہ کے لئے اس نیت سے نامزد کیا ہو کہ وہ ہم سے راضی ہوں گے اور ہماری حاجت پوری کریں گے جیسے کہ عام جہلا کی عادت ہوتی ہے تو وہ حرام ہو جاتا ہے اگرچہ ذبح کے وقت اس پر اللہ کا نام لیا ہو البتہ اگر اس طرح نامزد کرنے کے بعد اس سے توبہ کر لی تو پھر حلال ہو جاتا ہے. علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ



Marfat.com

اگر کسی مسلمان نے کسی جانور کے ذبح کرتے وقت غیر اللہ کے تقرب کا قصد کیا تو وہ مرتد ہو جائے گا اور اس کا ذبیحہ حرام ہوگا۔ (کبیر)۔

فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ، ف عاطفہ مَنِ موصولہ اِضْطُرَّ ماضی مجہول واحد مذکر غائب (اِضْطَرَّ يَضْطَرُّ اِضْطِرَارٌ۔ افتعال) اس کا مادہ ضَرٌّ ہے اور اسی سے ضرورت ہے اِضْطَرَّ کے معنی ہیں کسی چیز کے لئے مجبور کر دیا جانا اِضْطِرَارًا اپنی بے اختیاری اور دوسرے کے مجبور کرنے سے بھی ہوتا ہے اور ایسی صورت کہ خود اس کے بغیر زندہ نہ رہ سکتا ہو۔ جیسے غذا اور پانی وغیرہ۔ غَيْرَ بَاغٍ اس کا مادہ بَغْیٌ ہے جس کے معنی ہیں میانہ روی سے تجاوز کی خواہش کرنا غَيْرَ بَاغٍ کے معنی ہیں کہ وہ اپنے نفس میں اس کے لئے خواہش نہیں پاتا۔ وَلَا عَادٍ (اسم فاعل) اور نہ زیادتی کرنے والا یہ عَدْوٌ سے ماخوذ ہے جس کے معنی ظلم کرنے اور حد سے بڑھ جانے کے ہیں یعنی اس کی نیت اور ارادہ تو ارتکاب کا نہ ہو محض بامر مجبوری حرام کے استعمال کو ضروری سمجھے۔ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ پس اس پر اس صورت میں کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔ غَفُوْرٌ مبالغہ کا صیغہ بہت زیادہ بخشنے والا اور معاف کرنے والا ۔ رَحِيْمٌ رحم سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ نہایت رحمت والا وہ غفور ہے بندوں کے گناہوں کو معاف کرتا ہے اور رحیم ہے کہ انتہائی مجبوری کے وقت محرمات کو ان کے لئے مباح قرار دیا۔

آیت نمبر ۱۷۲ میں اہل ایمان کو حلال و طیب چیزوں کی ترغیب دی اور آیت نمبر ۱۷۳ میں ان حرام جانوروں کا ذکر ہے جن کو مشرکین اپنے عقائد باطلہ کی بنا پر حلال سمجھتے تھے۔ میتہ۔ دم اور لحم خنزیر ان تینوں کا حرام ہونا



Marfat.com

واضح اور ظاہر ہے۔ چوتھی قسم مَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ کی ہے جسکی تین صورتیں ہیں :

(ا) غیراللہ کے تقرب کے لئے ذبح کیا جائے اور بوقت ذبح بھی اللہ کا نام نہ لیا جائے یہ بالاتفاق حرام ہے اور آیت کا مدلول صریح ہے۔

(ب) تقرب الی غیراللہ کے لئے ذبح کیا جائے لیکن بوقتِ ذبح اللہ کا نام لیا جاتے جیسے بزرگوں وغیرہ کے نام پر جانور موسوم کئے جاتے ہیں۔ اکثر علماء تفسیر نے شرک پائے جانے کی بناء پر اسے بھی حرام قرار دیا ہے لیکن بعض مَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ کے ساتھ "عِنْدَ الذَّبْحِ" کی قید لگاتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ ذبح کرتے وقت اللہ کا نام نہ لیا جائے تو حرام ہے اور اگر ذبح کے وقت اللہ کا نام لیا تو حلال ہو جائے گا لیکن عام علماء کا اجماع اس امر پر ہے۔ فَكُلُّ مَا نُوْدِيَ عَلَيْهِ بِغَيْرِ اسْمِ اللّٰهِ فَهُوَ حَرَامٌ وَاِنْ ذُبِحَ بِاسْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى حَيْثُ اَجْمَعُ الْعُلَمَاءُ لَوْاَنَّ مُسْلِمًا ذَبَحَ ذَبِيْحَةً وَقَصَدَ بِذَبِيْحَتِهِ التَّقَرُّبَ اِلٰى غَيْرِ اللّٰهِ صَارَ مُرْتَدًّ وَذَبِيْحَتُهٗ ذَبِيْحَةُ مُرْتَدٍّ (حواشی بیضاوی)

ہر وہ جسے غیراللہ کے نام سے پکارا جائے وہ حرام ہے خواہ اسے اللہ کے نام سے ہی کیوں نہ ذبح کیا جائے۔ اگر کسی مسلمان نے غیراللہ کے تقرب کے لئے کوئی جانور ذبح کیا تو وہ مرتد ہو جائے گا اور اس کا ذبیحہ، ذبیحۂ مرتد ہوگا۔

(ج) تیسری صورت یہ ہے کہ کسی جانور کے کان کاٹ کر یا کسی اور علامت کے ذریعے تقرب غیراللہ کے لئے چھوڑ دیا جائے اس قسم کے جانور کو "بحیرہ" یا "سائبہ" کہا جاتا ہے یہ فعل حرام ہے لیکن اس جانور کا بیچنا اور ذبح کرنا جائز ہے۔

**نذر لغیر اللہ** حیوانات کے علاوہ کسی بھی دوسری چیز مثلاً کھانے، مٹھائی



Marfat.com

وغیرہ کو غیر اللہ کے نام پر بطور نذر مزارات وغیرہ پر چڑھانا یہ بھی مَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ میں داخل ہے اس بنا پر یہ بھی حرام ہے "بحر الرائق" میں اس کی تفصیل موجود ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ۗ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِي الْكِتٰبِ لَفِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اِنَّ | الَّذِيْنَ | يَكْتُمُوْنَ | مَا | اَنْزَلَ |
| بیشک | جو لوگ (کہ) | چھپاتے ہیں | جو | اتارا |
| اللّٰهُ | مِنَ | الْكِتٰبِ | وَ | يَشْتَرُوْنَ |
| اللہ نے | (سے) | کتاب (سے) | اور | مول لیتے ہیں |
| بِ - هٖ | ثَمَنًا | قَلِيْلًا | اُولٰٓئِكَ | مَا |
| ساتھ اسکے | قیمت | تھوڑی | یہ لوگ | نہیں |
| يَاْكُلُوْنَ | فِيْ | بُطُوْنِ | هِمْ | اِلَّا |
| کھاتے وہ | (میں) | پیٹوں (میں) | اپنے | مگر |
| النَّارَ | وَ لَا | يُكَلِّمُ | هُمُ | اللّٰهُ |
| آگ | اور نہ | بات کریگا | ان سے | اللہ |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| يَوْمَ | الْقِيٰمَةِ | وَ لَا | يُزَكِّيْ | هِمْ |
| دِن | قیامت کے | اور نہ | پاک کریگا | ان کو |
| وَ لَ | هُمْ | عَذَابٌ | اَلِيْمٌ | اُولٰٓئِكَ |
| اور واسطے | ان کے | عذاب ہے | دردناک | یہ لوگ |
| الَّذِيْنَ | اشْتَرَوُا | الضَّلٰلَةَ | بِ | الْهُدٰى |
| جنہوں نے | خریدا | گمراہی کو | بدلے | ہدایت کے |
| وَ الْعَذَابَ | بِ | الْمَغْفِرَةِ | فَ مَا | اَصْبَرَهُمْ |
| اور عذاب کو | بدلے | بخشش کے | پس کیا | صبر ہے انکا |
| عَلَى | النَّارِ | ذٰلِكَ | بِ اَنَّ | اللّٰهَ |
| اوپر | آگ کے | یہ اس واسطے | کہ بیشک | اللہ نے |
| نَزَّلَ | الْكِتٰبَ | بِ | الْحَقِّ | وَ |
| اتاری | کتاب | ساتھ | حق کے | اور |
| اِنَّ | الَّذِيْنَ | اخْتَلَفُوْا | فِي | الْكِتٰبِ |
| بیشک | وہ لوگ جنہوں نے | اختلاف کیا | (میں) | کتاب میں |
| لَ | فِيْ | شِقَاقٍ | بَعِيْدٍ | - |
| البتہ | (میں) | اختلاف | دور میں ہیں | - |

"بیشک جو لوگ اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب کو چھپاتے ہیں اور اس کے معاوضہ میں قلیل قیمت حاصل کرتے ہیں سو ایسے لوگ تو اپنے سینوں میں بس آگ ہی (آگ) بھرتے ہیں اور اللہ قیامت کے دن ان سے نہ کلام کرے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔" (۱۷۴)



Marfat.com

"یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے گمراہی کو خرید لیا ہے ہدایت کے بدلہ میں اور عذاب کو نجات کے بدلہ میں اور یہ کیسی دلیری دکھاتے ہیں دوزخ کے لئے" (۱۷۵)
"اور یہ (سزا) اس لئے ہوگی کہ اللہ نے تو کتاب کو (بالکل) ٹھیک ٹھیک اتارا تھا اور بیشک جو لوگ کتاب کے بارے میں اختلاف ڈال رہے ہیں وہ (بڑے) دور دراز کے اختلاف میں پڑے ہوئے ہیں۔" (۱۷۶)

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ مِنَ الْکِتٰبِ ـــ اِنَّ حرف تحقیق کلام۔ اَلَّذِیْنَ موصول یَکْتُمُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (کَتَمَ یَکْتُمُ کِتْمَانٌ) پردہ ڈالنا۔ چھپانا مَا موصول اَنْزَلَ ماضی واحد مذکر غائب (اَنْزَلَ یُنْزِلُ اِنْزَالٌ) مِنَ الْکِتَابِ۔ الکِتَاب سے مراد توراۃ ہے۔ تحقیق وہ لوگ جو چھپاتے ہیں اس چیز کو جو اللہ تعالیٰ نے تورات میں نازل کی ہے۔ یہود تورات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکورہ اوصاف کو چھپاتے تھے اور لوگوں کے سامنے انہیں بیان نہیں کرتے تھے۔

وَیَشْتَرُوْنَ بِہٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا ـــ یَشْتَرُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (اِشْتَرٰی یَشْتَرِیْ اِشْتِرَاءٌ) باب افتعال۔ اشتروا کا لفظ خرید و فروخت دونوں معنوں کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔ ثَمَنًا قیمت۔ مول موصوف قَلِیْلًا اس کی صفت ہے ثمن قلیل سے مراد دنیوی مال و متاع ہے جو مدتِ قلیل کے لئے ہے۔ یعنی دنیا کے منافع اور فوائد کے لئے اللہ تعالیٰ کے احکام کو چھپاتے ہیں۔



Marfat.com

اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ ۔ اُولٰٓئِكَ وہ سب. اسم اشارہ جمع بعید مَا نافیہ يَاْكُلُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (اَکَلَ یَاْکُلُ اَکْلًا) بُطُوْنِهِمْ۔ بطون واحد بطن اِلَّا کلمہ استثنا النَّارَ آگ. جہنم کی آگ.

اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ احکام کو چھپانے والے اور دنیا کی خاطر کتمان حق سے کام لینے اس طریقہ سے جو کچھ کھاتے ہیں وہ انہیں جہنم میں لے جانے والا ہے گویا کہ وہ کتمانِ حق کی وجہ سے اپنے بطن میں آگ بھر رہے ہیں.

وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۔ لَا نہی يُكَلِّمُ مضارع واحد مذکر غائب (كَلَّمَ يُكَلِّمُ تَكْلِيْمًا) ۔ يَوْمَ الْقِيَامَةِ روز قیامت یعنی روزِ قیامت وہ اللہ کے غضب میں گرفتار ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ان کی طرف قطعاً التفات نہیں فرمائیں گے۔ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ کے معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ان پر غضب ہوگا اور اس کی رضا سے دُور ہوں گے.

وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۔ فعل نہی يُزَكِّیْ مضارع واحد مذکر غائب (زَكّٰی يُزَكِّیْ تَزْكِيَةً) پاک کرنا۔ تزکیہ کرنا یعنی اللہ تعالیٰ انہیں گناہوں کی آلودگی سے پاک نہیں کریں گے.

وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ اَلِيْمٌ صفت مشبہ اَلَمٌ سے ہے دردناک.

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى ۔ اُولٰٓئِكَ اسم اشارہ جمع بعید الَّذِيْنَ اسم موصول ۔ اشْتَرَوْا ماضی جمع مذکر غائب (اِشْتَرٰی يَشْتَرِیْ اِشْتِرَاءً) الضَّلٰلَةَ گمراہی مصدر (ضَلَّ يَضِلُّ ضَلَالَةً) ۔ بِالْهُدٰى



Marfat.com

الباء للعوض ہدایت کے بدلے هُدًی مصدر (هَدٰی یَهْدِیْ هِدَایَۃ) یعنی ہدایت کو چھوڑ کر گمراہی اور ضلالت خریدی۔

وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَۃِ اور عذاب مغفرت کے بدلے لیا۔

فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَی النَّارِ فَ پس مَا استفہام للتعجب یہاں مَا کے معنی تعجب کے ہیں ــــ صبر کے اصل معنی اپنے آپ کو روکنے کے ہیں مگر بعض اوقات یہ لفظ جرات کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

فَمَا اَصْبَرَهُمْ عَلَی النَّارِ کے معنی ہیں فَمَا اَشَدَّ صَبْرَهُمْ عَلٰی نَارِ جَهَنَّمَ (قرطبی) یعنی جہنم کی آگ میں اپنے آپ کو ڈالنے میں وہ کس قدر بے صبری سے کام لے رہے ہیں۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ــــ ذٰلِكَ اسم اشارہ مذکر بعید کے لئے اَی ذٰلِكَ الْعَذَاب ــ ب سبب کے لئے اَنَّ کلمہ تحقیق کلام نَزَّلَ ماضی واحد مذکر غائب (نَزَّلَ یُنَزِّلُ تَنْزِیْلًا) تفعیل ــ الْكِتَابَ کتاب مقدس قرآن مجید۔ بِالْحَقِّ حق کے ساتھ۔ حق امر ثابت شدہ کو کہتے ہیں الْكِتَاب میں لام جنس کے لئے ہے یعنی کتب سماوی اور قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ نے حسب مقتضائے حکمت حق کے ساتھ نازل فرمایا ہے۔

وَاِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِی الْكِتٰبِ لَفِیْ شِقَاقٍ بَعِیْدٍ ــــ اِنَّ تحقیق۔ الَّذِیْنَ موصول وہ لوگ جنہوں نے اِخْتَلَفُوْا ماضی جمع مذکر غائب (اِخْتَلَفَ یَخْتَلِفُ اِخْتِلَاف) ــ فِی الْكِتٰبِ اور وہ لوگ جنہوں نے کتاب مقدس میں اختلاف کیا یعنی قرآن مجید میں تاویل و تحریف سے کام لیا لَ تاکید کے لئے شِقَاقٍ مصدر ہے اس کے معنی ضداد۔ مخالفت کے ہیں بَعِیْد،



Marfat.com

شِقَاقٍ کی صفت ہے۔ یعنی کتابِ الٰہی میں اختلاف پیدا کرنے والے حق وصواب سے بہت دُور انتہائی ضد اور گمراہی میں مبتلا ہیں۔

آیت نمبر ۱۷۴ میں "پھر کتمانِ حق" کا ذکر ہے۔ گویا سابقہ آیات میں اصول ہدایت توحید اور فروعات غذائے حلال کے ذکر کے بعد پھر اصل مضمون کی طرف رجوع کیا گیا اور بتایا گیا کہ "کتمانِ حق" بہت بڑی گمراہی ہے اور اپنے لئے جہنم خریدنا ہے۔ آیت نمبر ۱۷۵ میں ان کی مزید تفصیل بتائی ہے کہ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کو چھوڑ کر گمراہی اختیار کی اب وہ گمراہی میں اس قدر دُور جا چکے ہیں کہ ان کی واپسی مشکل ہے۔

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَ الْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ۗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| لَيْسَ | الْبِرَّ | اَنْ | تُوَلُّوْا | وُجُوْهَ |
| نہیں | بھلائی | یہ کہ | پھیرو تم | منہ۔ چہروں |
| كُمْ | قِبَلَ | الْمَشْرِقِ | وَ الْمَغْرِبِ | وَ لٰكِنَّ |
| اپنے کو | طرف | مشرق | اور مغرب | اور لیکن |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اَلْبِرَّ | مَنْ | اٰمَنَ | بِاللّٰهِ | وَالْيَوْمِ |
| بھلائی (یہ ہے) | جو | ایمان لایا | ساتھ اللہ (کے) | اور دن |
| الْاٰخِرِ | وَالْمَلٰٓئِكَةِ | وَالْكِتٰبِ | وَ | النَّبِيّٖنَ |
| آخرت (کے) | اور فرشتوں | اور کتاب | اور | پیغمبروں (کے) |
| وَاٰتَى | الْمَالَ | عَلٰى | حُبِّهٖ | |
| اور دیا | مال | اوپر | محبت | اسکی (کے) |
| ذَوِي الْقُرْبٰى | وَالْيَتٰمٰى | وَالْمَسٰكِيْنَ | وَ | ابْنَ السَّبِيْلِ |
| قرابت والوں کو | اور یتیموں | اور مسکینوں | اور | مسافروں |
| وَ | السَّآئِلِيْنَ | وَفِي | الرِّقَابِ | وَاَقَامَ |
| اور | سوال کرنیوالوں کو | اور قید سے گردن چھڑانے والوں کو | | اور قائم کی |
| الصَّلٰوةَ | وَاٰتَى | الزَّكٰوةَ | وَ | الْمُوْفُوْنَ |
| نماز | اور دیا | زکوٰۃ (کو) | اور | پورا کرنیوالے |
| بِعَهْدِهِمْ | اِذَا | عٰهَدُوْا | وَالصّٰبِرِيْنَ | |
| ساتھ عہد | اپنے (کے) | جب | عہد کریں | اور صبر کرنیوالے |
| فِي | الْبَاْسَآءِ | وَ | الضَّرَّآءِ | وَ |
| تنگدستی اور بھوک میں | | اور | بیماری (میں) | اور |
| حِيْنَ | الْبَاْسِ | اُولٰٓئِكَ | الَّذِيْنَ | صَدَقُوْا |
| وقت | لڑائی (کے) | یہی ہیں | وہ جنہوں نے | سچ بولا |
| وَاُولٰٓئِكَ | هُمُ | الْمُتَّقُوْنَ | | |
| اور یہی ہیں وہ | لوگ جو | پرہیزگار ہیں | | |



Marfat.com

"نہیں بھلائی یہ کہ تم اپنا منہ مشرق یا مغرب کی طرف پھیر لیا کرو بلکہ اطاعت یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ اور قیامت کے دن اور فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر ایمان لائے اور اس کی محبت میں مال صرف کرے قرابت داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور راہ گیروں اور سائلوں پر اور گردنوں کے آزاد کرانے میں اور نماز کی پابندی کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور اپنے وعدوں کو پورا کرنے والے جبکہ وعدہ کر چکے ہوں اور تنگی میں اور بیماری میں اور لڑائی کے وقت صبر کرنے والے۔ یہی لوگ ہیں جو سچے اترے اور یہی لوگ تو متقی ہیں۔" (۱۷۷)

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

لَیْسَ نہیں فعل ناقص ماضی واحد مذکر غائب۔ اس سے مضارع امر وغیرہ نہیں آتے۔

الْبِرَّ مصدر ہے۔ نیکی اور بھلائی کے تمام اقسام کو بِرّ کہا جاتا ہے۔

اَلْبِرُّ کُلُّ فِعْلٍ مَرْضِیٍّ۔ (بیضاوی)، ہر پسندیدہ فعل کو بِرّ کہتے ہیں۔ اِسْمٌ جَامِعٌ لِاَنْوَاعِ الْخَیْرِ وَالطَّاعَةِ الْمُقَرَّبَةِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی (روح)، ہر قسم کے حقوق کو پورے طور پر ادا کرنے کو بھی بِرّ کہا جاتا ہے۔

اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ۔ اَنْ ناصبہ ہے، یہ کہ تُوَلُّوْا مضارع جمع مذکر حاضر نون اعرابی پہلے اَنْ آنے کی وجہ سے گر گیا ہے، تم پھیر جاؤ۔

وُجُوْهَكُمْ واحد وَجْهٌ کی ضمیر جمع مذکر مخاطب یہ کہ تم اپنے منہ پھیر لو۔

| | |
|---|---|
| قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ | مشرق اور مغرب کی طرف بِرّ کا انحصار |



Marfat.com

مشرق اور مغرب کی طرف منہ پھیرنے میں نہیں ہے تمام اطراف اور سمتیں اللہ ہی کے لئے ہیں.

وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ،

لٰكِنْ کلمہ استدراک کلام (کلام سابق سے پیدا ہونے والے توہم کو دور کرنے کے لیے لٰكِنْ کا کلمہ استعمال کیا جاتا ہے) یہ حروفِ مشبہ بالفعل ہے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے مَنْ کلمہ موصولہ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ یہاں مضاف محذوف ہے تقدیر کلام یوں ہے وَلٰكِنَّ الْبِرَّ بِرُّ مَنْ اٰمَنَ باللّٰه (قرطبی)

ایمان باللہ، بِرّ کی پہلی بنیاد ہے اس کے بغیر بِرّ کا تصور ہی نہیں کیا جاسکتا. وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ آخرت کا دِن بِرّ اور بھلائی کے حصول کا دوسرا اصول عالمِ آخرت اور روزِ جزاء پر ایمان لانا۔ وَالْمَلٰٓئِكَةِ فرشتے واحد مَلَكٌ تیسری بنیاد فرشتوں پر ایمان لانا، فرشتے نورانی اور مجرد مخلوق ہیں جو اللہ تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری کرتے ہیں۔ وَالْكِتٰبِ۔ الکتاب میں لام جنس کے لئے ہے اور اس سے تمام الہامی کتب مراد ہیں، یہ چوتھی بنیاد ہے. وَالنَّبِيّٖنَ، نَبِیّ کی جمع ہے اس سے تمام انبیاء مراد ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لئے بھیجا یہ البرّ کی پانچویں بنیاد ہے ان پانچ بنیادی عقائد کے بیان کے بعد اعمال کا ذکر ہے.

وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ــ اٰتٰى ماضی واحد مذکر (اٰتٰى يُؤْتِيْ اِيْتَاءً) عَلٰى حُبِّهٖ ــ حُبِّهٖ کی ضمیر کا مرجع اَللّٰه اور مَال دونوں ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ محض اللہ تعالیٰ کی محبت کی بنا پر مال خرچ کرتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ مال



Marfat.com

و دولت کی محبت کے باوجود وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ وَھُوَ قَوْلُ الْاَکْثَرِیْنَ (کبیر)۔

ذَوِی الْقُرْبٰی "ذُوا۔ ذَا۔ ذِی" رفعی۔ نصبی اور جری حالت میں حرکات کی بجائے حروف سے تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ الْقُرْبٰی قرابت دار۔ عزیز و اقارب۔ انفاق کے مصارف میں سے سب سے پہلے قرابت داروں کا حق ہے اگر کسی کے عزیز و اقارب میں سے کوئی حاجتمند ہے تو وہ اس کے انفاق مال کا سب سے زیادہ مستحق ہے

وَالْیَتٰمٰی جمع یتیم کی۔ انفاق مال کے دوسرے نمبر پہ وہ مستحق ہیں جن کے والدین وفات پا چکے ہوں اور وہ یتیم رہ گئے ہوں۔

وَالْمَسٰکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ ــــ مَسَاکِیْنَ واحد مِسْکِیْن جن کے پاس مال وغیرہ کچھ نہ ہو انہیں مساکین کہتے ہیں ــــ اِبْنُ السَّبِیْل راستے کا بیٹا۔ یعنی وہ مسافر جس کے پاس زاد راہ نہ ہو۔

وَالسَّآئِلِیْنَ جمع سائل کی ہے اور اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو اعانت کے لئے سوال کریں۔

وَفِی الرِّقَابِ، رِقَاب، رَقَبَۃ کی جمع ہے جس کے معنی گردن کے ہیں اور اس سے مراد غلام اور قیدی ہیں۔ "وَالرَّقَبَۃُ مَجَازٌ عَنِ الشَّخْصِ" تقدیر کلام اس طرح ہے وَفِی الرِّقَابِ اَیْ فِی تَخْلِیْصِ الرِّقَابِ یَا فِی فِکَاکِ الرِّقَابِ گویا مضاف تَخْلِیْص یا فِکَاک محذوف ہے یعنی غلامی یا قید سے نجات دلانے کے لئے۔

انفاق مال کے ان چھ مصارف کے بعد عبادات کا ذکر ہے، عبادات



Marfat.com

کی بڑی تقسیم عبادت بدنی اور عبادت مالی ہے۔

وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ ۔اقام ماضی واحد مذکر غائب (اَقَامَ یُقِیْمُ اِقَامَۃً) الصَّلٰوۃ عبادتِ مخصوصہ بارکان مخصوصہ اقامت صلوٰۃ سے مراد تعدیل ارکان اور نہایت خضوع وخشوع سے نماز کا ادا کرنا ہے۔

وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ، یعنی زکوٰۃ مکمل پابندی سے ادا کی۔

لَیْسَ الْبِرَّ کی ان آیات میں سب سے پہلے عقائد کا ذکر کیا گیا اور پھر معاملات اور انفاق مال اور اس کے بعد بدنی اور مالی دو بڑی عبادات کو بیان فرمایا اب اخلاقی امور کا ذکر ہے۔

وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۔ الْمُوْفُوْنَ اسم فاعل جمع مذکر (اَوْفٰی یُوْفِیْ اِیْفَاءً) وفا کرنے والے۔ پورا کرنے والے۔ بِعَهْدِهِمْ ۔ ب حرف جار عَهْد مضاف هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ، اپنے عہد اور وعدہ کو۔ اِذَا ظرف زمان کلمہ شرط عَاهَدُوْا ماضی جمع مذکر غائب (عَاهَدَ یُعَاهِدُ مُعَاهِدَۃً ۔ مفاعلہ) جب وہ وعدہ کرتے ہیں تو اسے پورا کرتے ہیں۔ الْمُوْفُوْنَ کا عطف سابقہ افعال ہیں لیکن یہاں فعل کی بجائے اسم فاعل لایا گیا ہے جو ایک مستقل کردار کو بیان کرتا ہے۔

وَالصّٰبِرِیْنَ فِی الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِیْنَ الْبَاْسِ ۔ الصّٰبِرِیْنَ اسم فاعل جمع مذکر واحد الصَّابِر ۔ الصَّابِرِیْنَ کی بجائے الصَّابِرُوْنَ ہونا چاہیئے لیکن عَلٰی سَبِیْلِ الْاِخْتِصَاص اسے منصوب لایا گیا ہے۔ فِی الْبَاْسَآءِ ۔ الباساء الفقر بؤس ۔ بأس اور باساء تینوں کے معنی شدت اور کراہت کے ہیں " اَلْبَاْسَاءُ هُوَ الشِّدَّۃُ وَالْفَقْرُ (المنار) بَاْسَاء شدت وفقر



Marfat.com

کو کہتے ہیں۔ وَالضَّرَّآءِ جو چیز انسان کو ضرر پہنچائے۔ اہل وعیال اور مال ومتاع کا فقدان، دوسرے الفاظ میں جسمانی آزار اور قلبی پریشانی کو الضراء کہتے ہیں حِيْنَ الْبَاْسِ لڑائی۔ جنگ لغت میں بَاْس کے معنی شدت کے ہیں حِيْنَ الْبَاْسِ یعنی جنگ و قتال کے وقت سیرت وکردار کے بیان میں ایفائے عہد اور شدائد میں صبر سے کام لینے والوں کا حال بیان فرمایا اور صبر کے تین اہم مواقع کا ذکر کیا۔ الاوّل "الْبَاْسَآءِ" یعنی فقر وفاقہ دوم "الضَّرَّآءِ" جسمانی اور قلبی تکالیف سوم "حِيْنَ الْبَاْسِ" جنگ اور لڑائی کے وقت ثابت قدم رہنا۔ سیرت وکردار کی پختگی کے لئے ـــــ صبر کے ان تینوں مراحل سے گزرنا ضروری ہے۔ بلندی کردار کا انحصار اسی پر ہے۔

اُولٰٓئِكَ اسم اشارہ جمع بعید۔

الَّذِيْنَ موصول۔

صَدَقُوْا ماضی جمع مذکر غائب (صَدَقَ يَصْدُقُ صِدْقًا) یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے قول میں صادق ہیں

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ـ هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب الْمُتَّقُوْنَ اسم فاعل جمع مذکر واحد المتقی اور وہی لوگ متقی ہیں۔

مطلب یہ ہے کہ انہی اوصاف مذکورہ کے حاملین ہی درحقیقت اپنے ایمان میں صادق ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جو اَلْبِرّ کے حصول اور اتباع حق میں پورے اترے ہیں۔ (بیضاوی)

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا کی آیت ۱۷۷ دینِ اسلام کی اہم ترین اساسی آیات میں سے ہے اس میں دین کے سولہ بنیادی امور اور پانچ اصولوں کو



Marfat.com

بیان کیا گیا ہے۔

پہلا اصول : اعتقادات ایمان باللہ وغیرہ،

دوسرا اصول : اعمال اور انفاق مال،

تیسرا اصول : اقامتِ صلوٰۃ اور ایتائے زکوٰۃ،

چوتھا اصول : ایفائے عہد،

پانچواں اصول : ہر قسم کے حالات میں صبر و استقامت سے کام لینا۔ دین و دنیا کی کامیابی اور فلاح دارین کا انحصار انہی اصولوں کی پابندی سے ہے اس لحاظ سے یہ آیتِ کریمہ اَلْبِرَّ یعنی نیکی اور بھلائی کے تمام اقسام کی جامع اور اصولِ دین کی بنیاد ہے۔ اور سولہ بنیادی امور کا تفصیلی ذکر اوپر آچکا ہے۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى ۭ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ۭ فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَاۗءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ۭ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ۭ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

| يَا | اَيُّهَا | الَّذِيْنَ | اٰمَنُوْا | كُتِبَ |
|---|---|---|---|---|
| اے | وہ | لوگو جو | ایمان لائے ہو | لکھا گیا لازم کیا گیا |
| عَلَيْكُمُ | الْقِصَاصُ | فِي | الْقَتْلٰى | اَلْحُرُّ |
| اوپر تمہارے | بدلہ لینا | (میں) | مقتولوں (میں) | آزاد |
| بِالْحُرِّ | وَ- الْعَبْدُ | بِ- الْعَبْدِ | وَ الْاُنْثٰى | بِ الْاُنْثٰى |
| بدلے آزاد | اور غلام | بدلے غلام | اور عورت | بدلے عورت |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| فَ مَنْ | عُفِیَ | لَ - ہٗ | مِنْ | اَخِیْ - ہِ |
| پس جو کوئی | معاف کیا گیا | واسطے اسکے | (سے) | بھائی اسکے سے |
| شَیْءٌ | فَ اتِّبَاعٌ | بِ الْمَعْرُوْفِ | وَ اَدَآءٌ | اِلَیْ - ہِ |
| کچھ | پس اتباع کرنا ہے | ساتھ دستور کے | اور ادا کرنا ہے | طرف اسکے |
| بِ اِحْسَانٍ | ذٰلِكَ | تَخْفِیْفٌ | مِّنْ | رَّبِّ كُمْ |
| ساتھ احسان کے | یہ | کمی اور آسانی ہے | (سے) | رب تمہارے سے |
| وَ رَحْمَةٌ | فَ مَنِ | اعْتَدٰی | بَعْدَ | ذَالِكَ |
| اور رحمت | پس جو کوئی | زیادتی کرے | بعد۔ پیچھے | اسکے |
| فَ | لَ | ہٗ | عَذَابٌ | اَلِیْمٌ |
| پس | واسطے | اسکے | عذاب (ہے) | دردناک |

" اے ایمان والو، تم پر مقتولوں کے بارے میں قصاص فرض کر دیا گیا ہے، آزاد کے بدلہ میں آزاد اور غلام کے بدلہ میں غلام اور عورت کے بدلہ میں عورت، ہاں جس کسی کو اس کے فریقِ مقابل کی طرف سے کچھ معافی حاصل ہو جائے، سو مطالبہ معقول (اور نرم) طریق پر کرنا چاہیئے اور مطالبہ کو اس (فریق) کے پاس خوبی سے پہنچا دینا چاہیئے۔ یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے رعایت اور مہربانی ہے سو جو کوئی اس کے بعد بھی زیادتی کریگا اس کے لئے (آخرت میں) عذاب دردناک ہے۔" (۱۷۸)

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

یٰاَیُّهَا کلمہ ندا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا منادی۔ اے ایمان لانے والو۔



Marfat.com

كُتِبَ عَلَيْكُمُ كُتِبَ ماضی مجہول واحد مذکر غائب (كَتَبَ يَكْتُبُ كِتَابًا) فرض کیا گیا۔ لازم قرار دیا گیا۔ کتابت کے معنی کسی چیز کا اثبات اور اندازہ لگانے کے ہیں اور واجب قرار دینے کے لئے بھی اسے لایا جاتا ہے۔

الْقِصَاصُ اس کا مادہ قَصَّ ہے جس کے معنی نقشِ قدم پر چلنے کے ہیں۔ قصاص کے معنی ہیں تَتَبُّعُ الدَّمِ بِالْقَوَدِ یعنی خون کا بدلہ لینا۔

فِي الْقَتْلٰى۔ اَلْقَتْلٰى جمع قتیل کی مذکر و مونث دونوں کے لئے مستعمل ہے قِصَاص مساوات کو کہتے ہیں یعنی مقتول کے خون کا بدلہ لینے میں مساوات کو پیشِ نظر رکھا۔

اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ۔ اَلْحُرُّ اس کی جمع احرار ہے آزاد آدمی بِالْحُرِّ بِالْمُقَابَلَةِ التعویض یعنی آزاد آدمی کے بدلے میں آزاد۔

وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ اور غلام کے بدلے میں غلام۔

وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى۔ وَالْاُنْثٰى اور عورت۔ مادہ بِالْاُنْثٰى عورت کے بدلے عورت۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُوْنَ تَتَكَافَؤُ دِمَاؤُهُمْ خون کا بدلہ لینے میں تمام مسلمانوں میں مساوات ہے۔

فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ ف پس مَنْ موصول عُفِيَ ماضی مجہول واحد مذکر غائب (عَفَى يَعْفُوْا عَفْوًا) عَفْو کسی چیز کا ازالہ۔ معافی لَهٗ اس کے لئے یعنی قاتل کے لئے۔

مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ اس کے بھائی کی طرف سے اَخْ سے مراد وَلِيُّ الدَّمِ ہے یعنی مقتول کے خون کا بدلہ لینے کا ذمہ دار۔ شَيْءٌ کوئی چیز یعنی عفو سے کچھ حصہ۔ اگر قاتل کو مقتول کے ولی کی طرف سے کچھ معافی اور تخفیف کی گئی ہو۔



Marfat.com

فَاتِّبَاعٌ ف پس اِتِّبَاعٌ مصدر ہے (اِتَّبَعَ یَتَّبِعُ اِتِّبَاعًا) پیروی کرنا پیچھے چلنا.

بِالْمَعْرُوْفِ اس کا مادہ عرف ہے نیکی۔ نیک کام۔ عام دستور کے مطابق۔ معقول اور پسندیدہ طریقہ کے مطابق.

وَاَدَآءٌ اِلَیْهِ بِاِحْسَانٍ، عمدہ اور پسندیدہ طریقہ سے اس کا ادا کرنا ہے. اَدَآءٌ اِلَیْهِ میں ضمیر کا مرجع اَخ ہے یعنی مقررہ رقم مقتول کے ولی اور وارث تک خوش اسلوبی اور عمدہ طریقہ سے پہنچانا ہے.

ذٰلِكَ اسم اشارہ بعید، یعنی مذکورہ عفو کا حکم تَخْفِیْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ تَخْفِیْفٌ مصدر (خَفَّفَ یُخَفِّفُ تَخْفِیْفٌ) کمی۔ خفت۔ آسانی یعنی عفو وَرَحْمَةٌ، یہ حکم تمہارے رب کی طرف سے تمہارے لئے تخفیف اور رحمت ہے.

فَمَنِ اعْتَدٰی بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ف پس مَنْ موصول، اِعْتَدٰی ماضی واحد مذکر غائب (اِعْتَدٰی یَعْتَدِیْ اِعْتِدَاءً) حد سے تجاوز کرنا۔ زیادتی کرنا بَعْدَ ذٰلِكَ یعنی اس تخفیف اور عفو کے بعد فَلَهٗ پس عَذَابٌ اَلِیْمٌ۔ اَلِیْم بروزن فعیل بمعنی مؤلم ہے اس کا مادہ الم ہے جسمانی دکھ اور اذیت کو کہتے ہیں۔ دردناک عذاب ہے.

وَلَكُمْ فِی الْقِصَاصِ حَیٰوةٌ یّٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ كُتِبَ عَلَیْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَیْرَا ۖ الْوَصِیَّةُ لِلْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَی الْمُتَّقِیْنَ ۝ فَمَنْۢ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَاۤ اِثْمُهٗ عَلَی الَّذِیْنَ یُبَدِّلُوْنَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ



Marfat.com

سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ
بَيْنَهُمْ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ | لَكُمْ | فِي | الْقِصَاصِ | حَيٰوةٌ |
| اور | واسطے تمہارے | (میں) | قصاص (میں) | زندگی (ہے) |
| يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ | | لَعَلَّكُمْ | تَتَّقُوْنَ | كُتِبَ |
| اے عقل والو | | تاکہ تم | تقویٰ اختیار کرلو | لکھا گیا |
| عَلَيْكُمْ | اِذَا | حَضَرَ | اَحَدَكُمُ | الْمَوْتُ |
| اوپر تمہارے | جس وقت | حاضر ہو | کسی ایک پر تمہارے | موت |
| اِنْ | تَرَكَ | خَيْرَا نِ | الْوَصِيَّةُ | لِ |
| اگر | چھوڑا (اس نے) | مال | وصیت کرنا | واسطے |
| الْوَالِدَيْنِ | وَ | الْاَقْرَبِيْنَ | بِ الْمَعْرُوْفِ | حَقًّا |
| ماں باپ کے | اور | قریبی رشتہ داروں کے | ساتھ دستور (کے) | حق ہے۔ لازم ہے |
| عَلَى | الْمُتَّقِيْنَ | فَ | مَنْ | بَدَّلَهٗ |
| اوپر | پرہیزگاروں کے | پس | جس کسی نے | تبدیل کیا اسکو |
| بَعْدَ مَا | سَمِعَهٗ | فَ اِنَّمَا | اِثْمُهٗ | عَلَى |
| بعد اس کے کہ | سنا اس نے۔ اسے | اور سوائے اسکے نہیں | گناہ اسکا | اوپر |
| الَّذِيْنَ | يُبَدِّلُوْنَهٗ | | اِنَّ | اللّٰهَ |
| ان لوگوں کے | کہ تبدیل کرتے ہیں | اسے | بیشک | اللہ |
| سَمِيْعٌ | عَلِيْمٌ | فَ مَنْ | خَافَ | مِنْ |
| سننے والا | جاننے والا ہے | پس جو کوئی | خوف کھائے ڈرے | سے |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| مُوْصٍ | جَنَفًا | اَوْ | اِثْمًا | فَ |
| وصیت کرنیوالے سے | ایکطرف کے جھکاؤ کو | یا | گناہ کو | پس |
| اَصْلَحَ | بَيْنَ | هُمْ | فَ لَا | اِثْمَ |
| اسنے صلح کرادی | درمیان | انکے | پس نہیں | گناہ |
| عَلَيْهِ | اِنَّ | اللّٰه | غَفُوْرٌ | رَّحِيْمٌ |
| اوپر اسکے | بیشک | اللہ | بخشنے والا | مہربان ہے |

" اور تمہارے لئے اے اہلِ فہم (قانون) قصاص میں زندگی ہے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ " (۱۷۹)

"تم پر فرض کیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو موت آتی معلوم ہو بشرطیکہ کچھ مال بھی چھوڑ رہا ہو تو وہ والدین اور عزیزوں کے حق میں معقول طریقہ سے وصیت کر جائے یہ لازم ہے پرہیزگاروں پر " (۱۸۰)

" پھر جو کوئی اسے اسکے سننے کے بعد بدل ڈالے ، سو اس کا گناہ بس انہی پر ہوگا جو اسے بدل ڈالیں . بیشک اللہ بڑا سننے والا ہے بڑا جاننے والا ہے " (۱۸۱)

"البتہ جس کسی کو وصیت کرنے والے سے متعلق کسی بے عنوانی یا گناہ کا علم ہو جائے پھر وہ ان لوگوں کے آپس میں صلح کرادے تو اس پر کوئی گناہ نہیں بیشک اللہ تعالیٰ بڑا مغفرت کرنے والا ہے بڑا رحم کرنے والا ہے " (۱۸۲)

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰاُولِي الْاَلْبَابِ ـــ اَلْقِصَاصِ خون کا بچھا



Marfat.com

کرنا۔خون کا بدلہ لینا ۔یٰاُولِی الْاَلْبَابِ ۔اَلْبَاب، لُبّ کی جمع ہے لُبّ عقل وشعور کو کہا جاتا ہے۔فرمایا کہ اے عقل وشعور والو! تمہارے لئے حکم قصاص میں زندگی ہے یعنی حکم قِصَاص ایک ایسی عظیم حکمت کا حامل ہے کہ اس پر عمل کرنے سے معاشرہ کی جانیں محفوظ ہو جائیں گی اور کوئی شخص بھی کسی دوسرے کو قتل کا اقدام نہیں کرے گا اس لئے کہ اسے معلوم ہے کہ اس طرح مقتول کے بدلے میں مجھے قتل کیا جائے گا۔انسانی جان کے تحفظ کے لئے رب العزۃ کی طرف سے کتنا عظیم قانون عطا کیا گیا ہے۔

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۔لَعَلَّ حرف مشابہ بفعل۔امید وخوف کے لئے لایا جاتا ہے۔ كُمْ ضمیر جمع مذکر مخاطب تاکہ تم تَتَّقُوْنَ مضارع جمع مذکر مخاطب (اتَّقٰی یَتَّقِی اِتِّقَاء) تاکہ تم تقویٰ اختیار کرلو۔تقویٰ۔اختیار طاعات اور ترکِ منکرات کے لئے ایک جامع لفظ ہے اسکے معنی محض ڈر اور خوف نہیں ہیں۔مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے احکام کی پیروی کرنا طلب قصاص میں تمہارا تحفظ ہے اور اس طرح تم اپنے اندر تقویٰ کی ایک جامع صفت بھی پیدا کرسکو گے جو تمام عبادات اور نیکیوں کی اصل اور بنیاد ہے۔

كُتِبَ عَلَيْكُمُ ۔کُتِبَ ماضی مجہول کُتِبَ عَلَيْكُمْ کے معنی ہیں فَرَضَ عَلَيْكُمْ ۔کُتِبَ عَلَيْكُمْ قرآن مجید میں جہاں کہیں بھی آیا ہے فرضیت کے لئے آیا ہے

اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ ۔اِذَا حرفِ شرط ظرف زمان حَضَرَ ماضی واحد غائب (حَضَرَ یَحْضُرُ حُضُوْرًا) موجود ہونا، حاضر ہونا۔اس



Marfat.com

آیت میں اَلْمَوْتُ فاعل ہے یعنی جب تم میں سے کسی کے لئے موت آ موجود ہو یعنی موت کا وقت آجائے۔

اِنْ تَرَكَ خَيْرًا ۔ اِنْ شرطیہ ۔ تَرَكَ خَيْرًا خیر مال کثیر اَلْخَيْرُ هٰهُنَا الْمَالُ مِنْ غَيْرِ خِلَافٍ (قرطبی) اگر اس نے ترکہ میں مال چھوڑا ہو۔

اَلْوَصِيَّةُ ۔ اَلْوَصِيَّةُ یہاں الْاِيْصَاءُ کے معنی میں ہے (وصیت کرنا) چنانچہ اسی معنی کے لحاظ سے فعل مذکر كُتِبَ لایا گیا ہے "الوصیۃ" اَلْاِيْصَاءُ کا اسم ہے (اَوْصٰى يُوْصِيْ اِيْصَاءً) وَصِيَّة ایسی بات جس کے سرانجام دینے کی تاکید کی گئی ہو۔

لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ والدین اور قریبی رشتہ داروں کے لئے۔

اَلْوَالِدَيْنِ صیغہ تثنیہ اَلْاَبُ وَالْاُمُّ مراد ہیں۔ اَلْاَقْرَبِيْنَ جمع اقرب کی، قریبی رشتہ دار۔

بِالْمَعْرُوْفِ ۔ یہ عَرَفَ سے اسم مفعول ہے۔ اسکے معنی ہیں پسندیدہ اور اچھے طریقہ سے عدل و انصاف کے ساتھ ہر وہ عمل یا قول جس کی خوبی عقلاً یا شرعاً ثابت ہو اسے "معروف" کہتے ہیں۔ اسکی ضد "منکر" ہے۔

حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ۔ حَقًّا مصدر ہے حق کے معنی مطابقت اور موافقت کے ہیں ۔ اَلْمُتَّقِيْنَ واحد متقی تقویٰ اختیار کرنے والے۔ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ کے معنی ہیں کہ ایسی وصیت متقی لوگوں کے لئے لازم اور ضروری ہے۔

اس آیتِ کریمہ میں والدین اور قریبی رشتہ داروں کے لئے



Marfat.com

وصیت کا حکم دیا گیا ہے لیکن اکثر علماء کی رائے ہے کہ آیتِ میراث کے نزول کے بعد اس پر عمل منسوخ ہو چکا ہے۔ آیت میراث یہ ہے:

لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا۔ (النساء: ۷)

كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ ... الخ کی آیت کے منسوخ ہونے میں اختلاف ہے۔

امام نخعیؒ کا قول اس سلسلہ میں قولِ فیصل کی حیثیت رکھتا ہے انہوں نے کہا: مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُوْصِ وَقَدْ أَوْصَى أَبُوْبَكْرٍ فَإِنْ أَوْصَى فَحَسَنٌ وَإِنْ لَمْ يُوْصِ فَلَا عَلَيْهِ شَيْءٌ (دہلی)

شاہ ولی اللہ دہلویؒ "الفوز الکبیر" میں ناسخ و منسوخ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ متقدمین "نسخ" سے یہ مراد لیتے تھے کہ ایک مضمون پہلے "مطلق" بیان کیا گیا ہے بعد میں دوسری جگہ اسے "مقید" کر دیا گیا۔ یا پہلے کوئی مضمون اجمالی طور پر بیان ہوا پھر اس کی تفصیل بیان کی گئی۔ ان حالات میں لغوی طور پر کہا جائے گا کہ پہلے مضمون کو دوسرے مضمون نے منسوخ کر دیا" متقدمین" کی اس تعریف کی بنا پر قرآنی آیات میں لغوی لحاظ سے کثرت سے نسخ موجود ہے، اصل یہ ہے کہ مکی سورتوں میں عموماً اصول اور کلیات بیان کئے گئے ہیں اور مدنی سورتوں میں ان کلیات اور اصولوں کی تشریح اور تفصیل ہے لیکن متقدمین کے بعد علمائے متاخرین نے نسخ کا ایک مطلب متعین کر لیا کہ قرآن مجید



Marfat.com

میں بعض آیات ایسی ہیں جنہیں بعد کی آیات نے منسوخ کر دیا ہے اس لئے اب ان پر عمل جائز نہیں ہے۔ شاہ صاحب متاخرین کی اس اصطلاح کے مطابق قرآن مجید میں سرے سے نسخ کے قائل ہی نہیں وہ فرماتے ہیں پہلے اہلِ علم قرآن میں پانچ سو آیات منسوخ مانتے رہے لیکن شیخ جلال الدین سیوطی نے اپنی کتاب "الاتقان فی علوم القرآن" میں صرف بیس آیات میں نسخ کو تسلیم کیا ہے۔ شاہ صاحب ان بیس آیات میں سے پندرہ میں اس طرح تطبیق کرتے ہیں کہ ان کا منسوخ ہونا ساقط ہو جاتا ہے۔ شاہ صاحب صرف پانچ آیات میں نسخ تسلیم کرتے ہیں اگر شاہ صاحب کی بات پر غور کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ وہ سرے سے نسخ کے قائل ہی نہیں ہیں۔ ان پانچ آیات میں بھی تطبیق ہو سکتی ہے۔ شاہ صاحب نے جن آیات میں نسخ مانا ہے ان میں سب سے زیادہ مشکل آیت کُتِبَ عَلَیْکُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ ہے الفوز الکبیر میں لکھتے ہیں کہ یہ آیت منسوخ ہے اور اس کی ناسخ یُوْصِیْکُمُ اللّٰہُ فِیْ اَوْلَادِکُمْ (النساء: ۱۱) اور حدیث لَا وَصِیَّۃَ لِوَارِثٍ ہے۔ مولانا عبید اللہ سندھی لکھتے ہیں اگر کوئی ایسی صورت ممکن نہ ہوتی کہ کسی وجہ سے وارث بھی غیر وارث ہو جاتے اور والدین بھی اپنی اولاد کی وراثت سے محروم قرار دیئے جا سکتے تو اس آیت کی توجیہ ناممکن تھی لیکن اس معاملے میں میرے شخصی حالات ایسے تھے جن کی بنا پر مجھے خاص طور پر اس امر میں غور کرنے کا موقعہ ملا میری والدہ غیر مسلمہ تھیں میرے ساتھ ہی رہتی تھیں۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں سخت بیمار ہو گیا اور مجھے یہ فکر لاحق ہوئی کہ اگر میں مر گیا تو اس بیچاری کو کوئی نہیں پوچھے گا اسوقت



Marfat.com

جو اس کی اتنی تواضع کی جاتی ہے وہ محض میری وجہ سے ہے میرے مرتے ہی یہ بیچاری اس توجہ سے محروم ہو جائے گی اب میری سمجھ میں آیا کہ آیت کُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ میں وصیت کا کیا مطلب ہے اگر کسی کو اس طرح کے حالات پیش آئیں تو واقعی اس کے لئے وصیت لازم ہو جاتی ہے۔ چنانچہ میرے لئے اس آیت پر عمل کرنے کی ایک صورت نکل آئی اس لئے میں اسے منسوخ قرار دینے کی اب ضرورت نہیں سمجھتا اسی طرح بقیہ آیات میں بھی یہ صورت اختیار کی جاسکتی ہے کہ ناسخ آیت کو "اُولیٰ" کے حکم میں مان لیا جائے اور منسوخ کو "غَیْرُ اُولیٰ" سمجھا جائے یا ایک عزیمت پر دال ہو تو دوسری رخصت پر۔

فَمَنْ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ ف پس مَنْ موصول بَدَّلَ ماضی واحد مذکر غائب (بَدَّلَ یُبَدِّلُ تَبْدِیْلاً) ہٗ اسم ضمیر راجع الی الایصاء۔ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ یعنی اس وصیت کے جاننے اور سننے کے بعد اس نے اس میں تبدیلی کی۔ بَدَّلَهٗ اور سَمِعَهٗ ہر دو ضمیر کا مرجع الایصاء یعنی وصیت ہے

فَاِنَّمَآ اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ اِنَّمَا کلمہ حصر کلام اِثْمُهٗ۔ اِثْمٌ گناہ کو کہتے ہیں عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ سوائے اس کے نہیں کہ اس کا گناہ ان لوگوں پر ہے جو اس وصیت کو بدلتے ہیں اور اس میں تغیر و تبدل سے کام لیتے ہیں يُبَدِّلُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (بَدَّلَ یُبَدِّلُ تَبْدِیْلاً)۔

اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ یقیناً اللہ سمیع ہیں اور علیم ہیں۔ سَمِیْعٌ۔ سَمِعَ سے صفت مشبہ اور عَلِیْمٌ۔ عَلِمَ سے صفت مشبہ سمیع و علیم کی صفات بیان کر کے اس فعل پر انہیں متنبہ کیا گیا ہے۔



Marfat.com

فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا ــــ فَمَنْ خَافَ ماضی واحد مذکر غائب (خَافَ یَخَافُ خَوْفًا) اَی مَنْ عَلِمَ وَ ظَنَّ یہاں خاف کے معنی ڈر اور خوف کے نہیں بلکہ علم کے معنی ہیں۔ مِنْ مُّوْصٍ اسم فاعل (اَوْصٰی یُوْصِیْ اِیْصَاءً) وصیت کرنے والا جَنَفًا۔ جنف کے معنی ایک طرف جھکنے یا حق سے باطل کی طرف جھکنے کے ہیں۔ اَلْجَنَفُ مَیْلًا عَنِ الْحَقِّ بِالْخَطَاءِ (کشاف) اِثْمًا دانستہ غلطی۔ عمداً حکم الٰہی سے روگردانی۔ اَلْاِثْمُ هُوَ الْعَمَدُ (ابن جریر)

فَاَصْلَحَ ماضی واحد مذکر غائب (اَصْلَحَ یُصْلِحُ اِصْلَاحًا) آپس میں صلح کرادی۔ بَیْنَهُمْ۔ میں ضمیر جمع غائب وارثوں کے لئے ہے۔ ان کے درمیان۔

فَلَآ اِثْمَ عَلَیْهِ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ــ فَلَا ذَنْبَ عَلَیْهِ اس پر کوئی گناہ نہیں ــ غَفُوْرٌ بروزن فعول مبالغہ کا صیغہ ہے (غَفَرَ یَغْفِرُ غُفْرَانًا) رَحِیْمٌ بروزن فعیل صفتِ دائمی پر دلالت کرتا ہے۔ اس کا مادہ رحم ہے یعنی اللہ تعالیٰ گناہوں کا بخشنے والا اور خطا کاروں کے حال پر رحم کرنے والا ہے۔

اگر وصیت کرنے والے کی طرف سے کسی قسم کی زیادتی اور جھکاؤ کا اندیشہ ہو اور وارثوں کے درمیان وصیت میں کچھ تبدیلی پیدا کر کے صلح کرا دی جائے تو اس میں کوئی گناہ نہیں اللہ تعالیٰ کو علم ہے کہ یہ تبدیلی گناہ کی خاطر نہیں کی گئی۔

آیت نمبر ۱۷۷ لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا میں اصولِ دین کو بیان کیا گیا۔

آیت نمبر ۱۷۸ سے تشریعی احکام کا بیان شروع ہوا اور سب سے پہلے قصاص کا ذکر ہے بتایا کہ قصاص میں تمہارے لئے زندگی ہے کہ اس طرح قتل و غارت گری کا انسداد



Marfat.com

ہو کر تمہیں تحفظ حاصل ہوگا اس کے بعد وصیت اور وارثوں کے حقوق کا ذکر ہے اور آیت ۱۸۳ سے ۱۸۷ تک ارکانِ اسلام کے اہم ترین رکن روزہ اور اس کے احکام بیان فرمائے ہیں۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۙ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۭ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰي سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۭ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ۭ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ۭ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| يَاَيُّهَا | الَّذِيْنَ | اٰمَنُوْا | كُتِبَ | عَلَيْكُمْ |
| اے | وہ لوگو (جو) | ایمان لائے ہو | لکھے گئے | اوپر تمہارے |
| الصِّيَامُ | كَمَا | كُتِبَ | عَلَى | الَّذِيْنَ |
| روزے | جیسا کہ | لکھے گئے تھے | اوپر | ان لوگوں کے |
| مِنْ | قَبْلِكُمْ | لَعَلَّكُمْ | تَتَّقُوْنَ | اَيَّامًا |
| (سے) جو | پہلے تم سے | تاکہ تم | پرہیزگار بن جاؤ | (یوم) دن |
| مَّعْدُوْدٰتٍ | فَمَنْ | كَانَ | مِنْكُمْ | مَّرِيْضًا |
| گنتی (کے) | پس جو کوئی | ہو | (سے) تم سے | مریض |
| اَوْ | عَلٰي سَفَرٍ | فَعِدَّةٌ | مِّنْ | اَيَّامٍ |
| یا | اوپر سفر کے | پس گنتی ہے | | دوسرے دنوں سے |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اُخَرَ | وَ عَلَی | الَّذِیْنَ | یُطِیْقُوْنَہٗ | |
| (دوسرے) | اور اوپر | ان لوگوں کے | جو طاقت رکھتے ہیں | اس کی |
| فِدْیَۃٌ | طَعَامُ | مِسْکِیْنٍ | فَ مَنْ | تَطَوَّعَ |
| فدیہ۔ بدلہ | کھانا | ایک مسکین کا | پس جو | خوشی اور رغبت سے |
| خَیْرًا | فَ ھُوَ | خَیْرٌ | لَّ ہٗ | وَ اَنْ |
| نیکی کرے | پس وہ | بہتر ہے | واسطے اسکے | اور یہ کہ |
| تَصُوْمُوْا | خَیْرٌ | لَّ کُمْ | اِنْ کُنْتُمْ | تَعْلَمُوْنَ |
| روزہ رکھو تم | بہتر ہے | واسطے تمہارے | اگر ہو تم | جانتے |

"اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جیسا کہ ان لوگوں پہ فرض کئے گئے تھے جو تم سے قبل ہوئے ہیں، عجب نہیں کہ تم متقی بن جاؤ۔ (یہ روزے) گنتی کے چند روز کے (ہیں)، پھر تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو اس پر دوسرے دنوں کا شمار رکھنا (لازم ہے) اور جو لوگ اسے مشکل سے برداشت کر سکیں، ان کے ذمہ فدیہ ہے (کہ وہ) ایک مسکین کا کھانا ہے اور جو کوئی خوشی خوشی نیکی کرے اس کے حق میں بہتر ہے اور اگر تم علم رکھتے ہو تو بہتر تمہارے حق میں یہی ہے کہ تم روزے رکھو۔" (۱۸۴)

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ ۔ یٰٓاَیُّھَا کلمہ ندا اَلَّذِیْنَ موصول اٰمَنُوْا ماضی جمع مذکر (اٰمَنَ یُؤْمِنُ اِیْمَانًا) کُتِبَ عَلَیْکُمْ



Marfat.com

ماضی مجہول واحد مذکر غائب ۔ لکھے گئے۔ فرض کئے گئے۔ تم پر۔

اَلصِّیَامُ مصدر (صَامَ یَصُوْمُ صَوْمًا صیامًا) صَوم کے معنی کسی چیز سے رکنے کے ہیں۔ اصطلاح شریعت میں طلوعِ فجر سے غروبِ آفتاب تک کھانے پینے وظیفۂ زوجیت وغیرہ سے رکنے کا نام صَوم ہے۔

كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ ۔ كَمَا کلمۂ تشبیہ۔ كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ جیسے کہ تم سے پہلے لوگوں کے لئے فرض کئے گئے تھے۔

اَلَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ سے اصل مراد اہلِ کتاب ہیں۔ روزہ کسی نہ کسی صورت میں دنیا کے تمام مذاہب اور اقوام میں پایا جاتا ہے اہلِ کتاب میں تو اس کی تصریحات موجود ہیں۔

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۔ لَعَلَّ کلمۂ مشبہ بفعل ترجی تمنا اور آرزو کے لئے آتا ہے جملۂ اسمیہ میں مبتدا پر نصب لاتا ہے۔ تَتَّقُوْنَ جمع مذکر مخاطب (اِتَّقٰی یَتَّقِیْ اِتِّقَاءً) مادہ وَقٰی اللہ تعالیٰ نے روزہ کی علتِ غائی تقویٰ کو قرار دیا ہے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرلو۔ متقی بن جاؤ اسلام میں روزہ کی اصل غرض حیوانی خواہشات پر قابو پاکر تقویٰ کا بلند درجہ حاصل کرنا ہے اس لحاظ سے روزہ ایک ایسی عظیم المقصد عبادت ہے جس سے انسان انسانیت کے اعلیٰ مدارج کمال کو حاصل کرسکتا ہے۔

اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۔ اَيَّامًا واحد یَوْم ہے مَعْدُوْدَاتٍ اس کا مادہ عَدّ ہے جس کے معنی گنتی اور شمار کرنے کے ہیں۔ اس کا واحد معدود ہے۔ شمار کردہ۔ یہاں اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ سے مراد



Marfat.com

"رَمَضَان" کا مہینہ ہے جس کے روزے اہلِ اسلام کے لئے فرض کئے گئے ہیں۔ چاند کے حساب سے خواہ ۲۹ دِن ہوں یا تیس دِن۔

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۔ مَنْ موصولہ كَانَ فعل ناقص مَرِيْضًا اس کا مادہ مرض ہے۔ مزاج کے حدِ اعتدال سے خروج کا نام مرض ہے یعنی ایسی بیماری جس کی وجہ سے روزہ رکھنے میں دشواری ہو اَوْ عَلٰى سَفَرٍ سفر کے لغوی معنی پردہ اٹھانے کے ہیں۔ سَافِرٌ لکھنے والے کو کہتے ہیں اس کی جمع سَفَرَةٌ آتی ہے۔ سفرۃ کتاب کو بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ حقائق کا انکشاف کرتی ہے۔ سفر کی مقدار میں اختلاف ہے۔ بعض نے ایک رات دِن۔ امام شافعی نے ۱۶ فرسخ اور امام ابو حنیفہ تین رات دِن کی مسافت کو سفر شمار کرتے ہیں۔ بعض احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا گناہ ہے لیکن یہ درست نہیں مسافر کے صوم و افطار کے جواز کے سب قائل ہیں اختلاف صرف اس بات میں ہے کہ حالت سفر میں افطار افضل ہے یا صوم، اکثر صحابۂ کرام افطار کو ترجیح دیتے ہیں۔ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ۔ فَعِدَّةٌ پس اس کی گنتی اور شمار مِنْ اَيَّامٍ اُخَرَ۔ اَيَّامٍ واحد يَوْمٌ ہے اور اُخَرَ۔ اُخْرٰى کی جمع ہے معنی یہ ہیں کہ پس ان کا شمار دوسرے دنوں پر ہوگا یعنی بیماری سے صحت یاب ہونے یا سفر سے واپس آنے کے بعد ان روزوں کی قضا ہوگی

وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ۔ يُطِيْقُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (اَطَاقَ يُطِيْقُ اِطَاقَةً) اس کا مادہ طاقۃ ہے جو



Marfat.com

طَوْق سے مشتق ہے "الطاقۃ" اس مقدار کا نام ہے کہ انسان کے لئے اس کا کرنا بمشقت ممکن ہو (راغب) الوسع فَوق الطَاقَۃ۔ یُطِیْقُوْنَ کے معنی ہیں کہ ایسے لوگ جو روزہ کی استطاعت نہ رکھتے ہوں مگر شدید مشقت کے ساتھ (المنار) بعض نے اس حکم کو منسوخ مانا ہے لیکن یہ درست نہیں ہے اس سلسلہ میں "قرطبی" کا فیصلہ قولِ فیصل ہے کہ ابن عباس رضؓ نے آیت کو محکم قرار دیا اور منسوخ ہونے سے انکار کیا فَقَدْ ثَبَتَ بِالْاَسَانِیْدِ الصِّحَاحِ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الْاٰیَۃَ لَیْسَ بِمَنْسُوْخَۃٍ وَاِنَّهَا مُحْکَمَۃٌ فِیْ حَقِّ مَاذُکِرَ.

یُطِیْقُوْنَهٗ میں ہٗ ضمیر الصَّوم کی طرف راجع ہے نہ کہ فدیہ یا طعام کی طرف۔ فِدْیَۃٌ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ۔ فِدْیَۃٌ مصدر (فَدَی یَفْدِی فِداء فِدْیَۃٌ) بدلہ دینا۔ مال خرچ کر کے کسی مصیبت سے اپنی حفاظت کرنا۔ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ ایک مسکین آدمی کو کھانا کھلانا۔ جو روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے وہ ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں۔

فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَهُوَ خَیْرٌ لَّهٗ فَمَنْ (بمعنی جو) تَطَوَّعَ ماضی واحد مذکر غائب (تَطَوُّعٌ یَتَطَوَّعُ تَطَوُّعًا) تَطَوُّع کے معنی ہیں اپنی خواہش اور شوق سے نیکی کرنا مگر اصلی معنی بطور تکلف طاعت اختیار کرنا کے ہیں خَیْرًا نیکی اور بھلائی۔ فَهُوَ خَیْرٌ لَّهٗ پس اس کے حق میں وہ بہتر ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے جس نے بخوشی یا بطور تکلف نیکی کی راہ اختیار کی اور روزہ رکھا تو یہ اسکے لئے بہترین بات ہے روزہ کا اصل مقصد ہی تکالیف کو برداشت کرنے کا حوصلہ پیدا کرنا ہے تاکہ انسان شدائد پر صبر کر سکے۔ اور تقویٰ حاصل کر سکے۔



Marfat.com

وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۔ وَاَنْ اور یہ کہ اَنْ مصدریہ تَصُوْمُوْا مضارع جمع مذکر حاضر مبتداء خَيْرٌ لَّكُمْ خبر اور یہ کہ تم روزہ رکھو تمہارے لئے بہتر ہے اِنْ شرطیہ كُنْتُمْ ماضی جمع مذکر حاضر (كَانَ يَكُوْنُ كَوْنًا) تَعْلَمُوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر (عَلِمَ يَعْلَمُ عِلْمًا) اگر تم علم حقیقی سے آشنا ہوتے تو تمہیں پتہ چلتا کہ روزہ رکھنا ہی تمہارے لئے بہتر اور عمدہ صورت ہے۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۚ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۭ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۡ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰي مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| شَهْرُ | رَمَضَانَ | الَّذِيْ | اُنْزِلَ | فِيْ - هِ |
| مہینہ | رمضان (کا) | وہ جو | اتارا گیا | میں اس (میں) |
| الْقُرْاٰنُ | هُدًى | لِّ | النَّاسِ | وَ |
| قرآن مجید | ہدایت | واسطے | لوگوں (کے) | اور |
| بَيِّنٰتٍ | مِّنَ | الْهُدٰى | وَ الْفُرْقَانِ | |
| واضح دلائل | (سے) | ہدایت (سے) | اور حق و باطل میں فرق کرنے والی | |
| فَ مَنْ | شَهِدَ | مِنْ كُمُ | الشَّهْرَ | فَ لْ |
| پس جو کوئی | حاضر ہو | (سے) تم سے | اس مہینہ میں | پس چاہیئے |
| يَصُمْ هُ | وَ مَنْ | كَانَ | مَرِيْضًا | اَوْ عَلٰى |
| کہ وہ روزہ رکھے اسکا | اور جو کوئی | ہو | بیمار | یا اوپر |



Marfat.com

| مَسَفَرٍ | فَ عِدَّةٌ | مِّنْ اَيَّامٍ | اُخَرَ | يُرِيْدُ |
|---|---|---|---|---|
| سفر | پس گنتی | (سے) دنوں | دوسروں سے | ارادہ کرتا ہے |
| اللّٰهُ | بِ كُمُ | الْيُسْرَ | وَ لَا | يُرِيْدُ |
| اللہ | ساتھ تمہارے | آسانی کو | اور نہیں | ارادہ کرتے |
| بِ كُمُ | الْعُسْرَ | وَ لِ | تُكْمِلُوا | الْعِدَّةَ |
| ساتھ تمہارے | تنگی اور دشواری کو | اور چاہیئے | تم پورا کرو | گنتی اور شمار کو |
| وَ لِ | تُكَبِّرُوا | اللّٰهَ | عَلٰى مَا | هَدٰى |
| اور چاہیئے | بڑائی بیان کرو | اللہ (کی) | اوپر جیسے | ہدایت کی |
| كُمْ | وَ لَعَلَّ | كُمْ | تَشْكُرُوْنَ | - |
| تم کو (اس نے) | اور تاکہ | تم | شکرگزار بن جاؤ | - |

"ماہِ رمضان وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا وہ لوگوں کے لئے ہدایت ہے اور (اس میں) کھلے ہوئے (دلائل ہیں) ہدایت اور (حق و باطل میں) امتیاز کے سو تم میں سے جو کوئی اس مہینہ کو پائے، لازم ہے کہ وہ (مہینہ بھر) روزہ کرنا اور جو کوئی بیمار ہو یا سفر میں ہو تو (اس پر) دوسرے دنوں کا شمار رکھنا (لازم ہے)، اللہ تمہارے حق میں سہولت چاہتا ہے اور تمہارے حق میں دشواری نہیں چاہتا اور یہ (چاہتا ہے) کہ تم شمار کی تکمیل کر لیا کرو اور یہ کہ تم اللہ کی بڑائی کیا کرو۔ اس پر کہ تمہیں راہ بتا دی عجب نہیں کہ تم شکرگزار بن جاؤ۔"

(۱۸۵)

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ ۔ شَهْرِ مہینہ شُهُوْرٌ اور



Marfat.com

اَشْهُر اس کی جمع ہے۔ رَمَضَان اس کا مادہ رَمْض ہے جس کے معنی شدّت گرما اور سوزش کے ہیں۔ اَلَّذِیْ موصول اُنْزِلَ ماضی مجہول واحد مذکر غائب (اَنْزَلَ یُنْزِلُ اِنْزَالًا) فِیْهِ ضمیر واحد مذکر کا مرجع رَمَضَان ہے۔ اَلْقُرْاٰنُ قرآن کا مادہ قَرْءٌ ہے جس کے معنی ملانے اور جمع کرنے کے ہیں پھر جو چیز ملا کر پڑھی جائے اسے قرآن کہنے لگے۔ جیسے مشروب کو شراب اور مکتوب کو کتاب کہا جاتا ہے۔ اسی طرح اَلْمَقْرُوْ کو قرآن کہتے ہیں۔ اب قرآن کا لفظ کتاب اللہ کے لئے مخصوص ہو گیا ہے، کسی اور کتاب کو قرآن نہیں کہہ سکتے۔ (راغب) نزولِ قرآن کی ابتداء ۱۷ رمضان میں موئی جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غارِ حرا میں مصروفِ عبادت تھے۔ سورۃ العلق کی پہلی پانچ آیات کا نزول وہیں ہوا۔

هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ:۔ هُدًى مصدر ہے۔ (هَدَى يَهْدِىْ هَدَايَةً هُدًى) ہدایت۔ رہنمائی کرنا۔ لِّلنَّاسِ تمام بنی نوعِ انسان کے لئے قرآن ساری دنیا کے لئے ہدایت ہے کسی ایک قوم، ملک یا خطۂ زمین سے اس کی تخصیص نہیں ہے۔ قرآن مجید کا یہ پہلا کمال ہے وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى ۔بَيِّنٰت اس کا واحد بَيِّنَةٌ واضح بیان اور روشن دلائل کو بینہ کہتے ہیں۔ مِنَ الْهُدٰى یعنی اس قرآن میں ہدایت کے روشن اور واضح دلائل و شواہد ہیں۔ قرآنِ کریم کا یہ دوسرا کمال ہے۔ وَالْفُرْقَانِ حق و باطل میں تفریق کرنے والی کتاب ہے۔ قرآن مجید کا یہ تیسرا کمال ہے۔

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ:۔ فَ بس مَنْ موصول شَهِدَ



Marfat.com

ماضی واحد مذکر غائب (شَهِدَ يَشْهَدُ شُهُوْدً) حاضر ہونا۔ موجود ہونا۔ مِنْكُمُ الشَّهْرَ تم میں سے اس مہینہ میں فَلْيَصُمْهُ اس کے لئے لازم ہے کہ وہ روزے رکھے۔ يَصُمْ مضارع واحد مذکر غائب، اس کے ساتھ لام امر ہے۔ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ سے ایک معرکۃ الآراء مسئلہ پیدا ہوتا ہے کہ رویت ہلال کہاں کی معتبر ہوگی۔ احادیث صحیحہ سے پتہ چلتا ہے کہ صحابہ کرام صرف اپنے شہر کی رویت کو تسلیم کرتے تھے کسی دوسرے دُور مقام کی رویت پر عمل نہیں کرتے تھے صحیح مسلم کی روایت سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے شام کی رویتِ ہلال کو تسلیم نہیں کیا۔

قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا حُجَّةٌ عَلٰى اَنَّ الْبِلَادَ اِذَا تَبَاعَدَتْ كَتَبَاعُدِ الشَّامِ مِنَ الْحِجَازِ فَالْوَاجِبُ عَلٰى اَهْلِ كُلِّ بَلَدٍ اَنْ تَعْمَلَ عَلٰى رُؤْيَتِهِ دُوْنَ رُؤْيَةِ غَيْرِهٖ (قرطبی) خطِ استوا کے ۴۵ درجہ شمالاً وجنوباً عرض البلد تک تو رمضان کے مہینہ کا تعین کیا جا سکتا ہے لیکن قطبین پر اس کا تعین نہیں ہو سکتا وہاں شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ کی صورت نہیں پائی جا سکتی اس لئے وہاں کے مقررہ اوقات کو معیار قرار دیا جائے گا۔

وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ اور جو کوئی تم میں سے مریض ہو یا سفر میں ہو پس اس کا شمار دوسرے دنوں سے کرے۔

آیت نمبر ۱۸۴ میں اس سے قبل مریض اور مسافر کا حکم بتا دیا گیا دوبارہ بیان اس حکم کے مستحکم ہونے پر دلالت کرتا ہے اور اس حکم کے منسوخ ہونے کے توہم کو دُور کرتا ہے۔



Marfat.com

یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ ۔ یُرِیْدُ مضارع واحد مذکر غائب (اَرَادَ یُرِیْدُ اِرَادَۃً) اَلْیُسْرَ سہولت آسانی العُسْرَ تنگی۔ دشواری اَلْیُسْرِ سے مراد حالت سفر میں افطار اور اَلْعُسْرِ سے مراد حالتِ سفر میں صوم سے بھی لی گئی ہے۔ (قرطبی)۔ اللہ تمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے دشواری نہیں چاہتا۔ شریعتِ اسلامیہ کے سارے احکام وقوانین کی بنیاد یہی اَلْیُسْرِ ہے۔

وَلِتُکْمِلُوا الْعِدَّۃَ مضارع جمع مذکر حاضر (اَکْمَلَ تُکْمِلُ اِکْمَالًا) اور چاہیئے کہ گنتی پوری کریں۔ فراء نحوی کہتے ہیں یہ "لام" بمعنی "کے" آیا ہے یعنی تاکہ مدت پوری کریں۔ اَلْعِدَّۃَ گنتی۔ رمضان کے گنتی کے دن۔

وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ مضارع جمع مذکر حاضر (تَکَبَّرَ یَتَکَبَّرُ تَکَبُّرًا) اس میں لام امر ہے۔ اور یہ کہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو۔

عَلٰی مَا ھَدٰکُمْ جیسے کہ اس نے تمہیں ہدایت کی ہے۔

وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ۔ لَعَلَّ کلمہ ترجی تاکہ امید ہے۔ تَشْکُرُوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر۔ (شَکَرَ یَشْکُرُ شُکْرًا) امید ہے کہ اس طرح تم اس کے شکر گزار بن جاؤ گے۔

اس آیتِ کریمہ میں رمضان کے مہینہ میں نزولِ قرآن کا ذکر اور اس کے تین اہم کمالات کا بیان ہے

۱۔ یہ کتاب ہدایت ہے۔

۲۔ اس میں ہدایت کے واضح اور بیّن دلائل ہیں۔

۳۔ یہ حق و باطل میں تفریق کرتا ہے۔

روزہ انسان میں پاکیزگیِ نفس اور تقویٰ پیدا کرتا ہے اور انسان اپنے



Marfat.com

اندر ایک خاص صلاحیت پیدا کرلیتا ہے اور اس قابل ہو جاتا ہے کہ اللہ کی اس کتاب سے ہدایت حاصل کر سکے۔ چنانچہ اس لحاظ سے رمضان کے روزوں کا مقصد حصول تقویٰ ہے اور حصولِ تقویٰ کا مقصد قرآن سے ہدایت حاصل کرنا ہے۔ دوسرے الفاظ میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ رمضان کے روزوں کا اصل مقصد قرآنِ کریم سے ہدایت حاصل کرنے کی صلاحیت کا بہم پہنچانا ہے۔

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ اِذَا | سَاَلَ | كَ | عِبَادِیْ | عَنِّیْ |
| اور جب | سوال کریں | تجھ سے | میرے بندے | میرے بارے میں |
| فَ اِنِّیْ | قَرِیْبٌ | اُجِیْبُ | دَعْوَةَ | الدَّاعِ |
| پس بیشک میں | قریب ہوں | جواب دیتا ہوں | پکار | پکارنے والے کا |
| اِذَا | دَعَانِ | فَ لْ | یَسْتَجِیْبُوْا | لِیْ |
| جب | پکارتا ہے مجھے | پس چاہیئے | قبول کریں | میرے لئے |
| وَ - لْ | یُؤْمِنُوْا | بِیْ | لَعَلَّ هُمْ | یَرْشُدُوْنَ |
| اور چاہیئے | ایمان لائیں | ساتھ میرے | تاکہ وہ | بھلائی حاصل کریں |

"اور جب آپ سے میرے بندے میرے بارے میں دریافت کریں تو میں تو قریب ہی ہوں۔ دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں جب وہ مجھ سے دعا کرتا ہے پس (لوگوں کو) چاہیئے کہ احکام قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں عجیب



Marfat.com

نہیں کہ ہدایت پاجائیں۔" (۱۸۶)

## تشریحاتِ لغوی وتفسیری مطالب

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ۔ اِذَا کلمہ شرط جب جس وقت سَاَلَ ماضی واحد مذکر غائب (سَاَلَ یَسْاَلُ سُؤَالًا مہموز العین) کَ ضمیر مخاطب عِبَادِیْ میرے بندے عِبَاد واحد عَبْد ۔ ی ضمیر متصل متکلم عَنِّیْ ۔ عَنْ حرفِ جار ی ضمیر متکلم مجھ سے ۔ میرے بارے میں فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ پس بیشک میں قریب ہوں یعنی اجابت کے لحاظ سے قریب ہوں ۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے بالکل قریب ہے وہ ہر لمحہ اس کی ہر بات کی خبر رکھتا ہے جیسے کہ ارشاد ہے : نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ۔

اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۔ اُجِیْبُ مضارع واحد متکلم (اَجَابَ یُجِیْبُ اِجَابَةً) اُجِیْبُ کے معنی ہیں میں جواب دیتا ہوں یا قبول کرتا ہوں ، دونوں معنی ہوسکتے ہیں دَعْوَةٌ مصدر (دَعَا یَدْعُوْا دُعَاءً دَعْوَةً) پکارا اور بلانا ، دعوت کے معنی عبادت کے بھی ہیں ۔ اَیْ اَقْبَلُ عِبَادَةَ مِنْ عَبْدِیْ فَالدُّعَاءُ بِمَعْنَی الْعِبَادَةِ وَالْاِجَابَةُ بِمَعْنَی الْقَبُوْلِ ۔ (قرطبی) یعنی میں اپنے بندے کی عبادت قبول کرتا ہوں پس دعا بمعنی عبادت اور اجابت بمعنی قبولیت ہے) ۔ اِذَا دَعَانِ ۔ اِذَا جب کلمہ شرط دَعَانِ اس نے مجھے پکارا اس میں نون وقایہ ہے اور آخر سے ی ضمیر واحد متکلم محذوف ہے ۔

فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ ۔ ف پس مضارع جمع مذکر غائب بلام امر (اِسْتَجَابَ یَسْتَجِیْبُ اِسْتِجَابَةً) پس ایمان و طاعت کے لحاظ سے میری دعوت



Marfat.com

کی استجابت کرو اور اسے قبول کرو

وَلْيُؤْمِنُوا بِيْ مضارع جمع مذکر غائب بلام امر (اٰمَنَ يُؤْمِنُ اِيْمَانًا) اور چاہیئے کہ مجھ پر ایمان لائیں۔ یقین رکھیں.

لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ـ لَعَلَّ کلمہ ترجی تاکہ يَرْشُدُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (رَشَدَ يَرْشُدُ رُشْدًا) رُشْد کے معنی ہدایت پانے کے ہیں تاکہ وہ رشد و ہدایت پالیں۔

سابقہ آیات میں رمضان کے مہینہ میں نزولِ قرآن اور اس کی عظمت کا بیان ہے۔ نزول قرآن کے باعث یہ مہینہ اجابت دعوات کا مہینہ ہے اس لئے آیتِ سابقہ ۱۸۵ کے بعد اس آیت میں دعا کے ذریعے قربِ الٰہی حاصل کرنے کا طریقہ بتایا ہے کہ وہ اپنے بندے کے بالکل قریب ہے اور ہر وقت اس کی دعا کو سنتا ہے۔ اس آیت کے شان نزول کے بارے میں ایک روایت میں ہے:

قَالَ الْحَسَنُ سَبَبُهَا اَنَّ قَوْمًا قَالُوْا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَرِيْبٌ رَبُّنَا اَمْ بَعِيْدٌ فَنُنَادِيْهِ (قرطبی)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے پوچھا کہ کیا ہمارا رب قریب ہے یا ہم سے بعید ہے کہ ہم اسے بلند آواز سے پکاریں۔

ایک روایت سے پتہ چلتا ہے کہ یہود کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ جبکہ ہم سے پانچ سو سال کی مسافت پر ہے تو وہ ہماری دعا کیسے سنتا ہے قرآن مجید کی تمام آیات اپنے مطالب کے لحاظ سے عام ہیں کسی ایک واقعہ سے مختص نہیں ہیں۔ اس لحاظ سے اس آیت کا واضح مفہوم یہ ہے کہ



Marfat.com

اللہ تعالیٰ براہِ راست اپنے بندے کی دعا کو سنتا ہے اور اسے شرفِ قبولیت بخشتا ہے۔ شرط صرف یہ ہے کہ خلوصِ دل سے اسے پکارا جائے اور اس کی ذات پر کامل ایمان رکھا جائے، رشد و ہدایت کا انحصار اطاعت کامل پر ہے بندے کے لئے ضروری ہے کہ ہر حال میں صرف اسی کو پکارے اور اسی کی طرف رجوع کرے۔

اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ ؕ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ۚ فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۖ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ ۙ فِى الْمَسٰجِدِ ۗ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ۗ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اُحِلَّ | لَكُمْ | لَيْلَةَ | الصِّيَامِ | الرَّفَثُ |
| حلال کیا گیا | واسطے تمہارے | رات | روزے (کی) | رغبت کرنا |
| اِلٰى | نِسَآئِكُمْ | هُنَّ | لِبَاسٌ | لَكُمْ |
| طرف | عورتوں اپنی کے | وہ | لباس (ہیں) | واسطے تمہارے |
| وَاَنْتُمْ | لِبَاسٌ | لَّهُنَّ | عَلِمَ | اللّٰهُ |
| اور تم | لباس (ہو) | واسطے انکے | جانا | اللہ (نے) |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اَنَّ كُمْ | كُنْتُمْ | تَخْتَانُوْنَ | اَنْفُسَ | كُمْ |
| بیشک تم | تھے تم | خیانت کرتے | نفسوں | اپنے کو |
| فَ تَابَ | عَلَى كُمْ | وَ عَفَا | عَنْ كُمْ | فَ الْئٰنَ |
| پس رجوع کیا | اوپر تمہارے | اور معاف کیا | تم سے | پس اب |
| بَاشِرُوْا | هُنَّ | وَ ابْتَغُوْا | مَا كَتَبَ | اللّٰهُ |
| مباشرت کرو | ان سے | اور طلب کرو | جو لکھا | اللہ نے |
| لَ كُمْ | وَ كُلُوْا | وَ اشْرَبُوْا | حَتّٰى | يَتَبَيَّنَ |
| واسطے تمہارے | اور کھاؤ | اور پیو | یہاں تک | ظاہر ہو |
| لَ كُمُ | الْخَيْطُ | الْاَبْيَضُ | مِنَ | الْخَيْطِ |
| واسطے تمہارے | تاگا (دھاری) | سفید | سے | تاگے (دھاری) |
| الْاَسْوَدِ | مِنَ الْفَجْرِ | ثُمَّ | اَتِمُّوا | الصِّيَامَ |
| سیاہ (سے) | سے فجر (سے) | پھر | پورا کرو | روزے (کو) |
| اِلَى الَّيْلِ | وَ لَا | تُبَاشِرُوْا | هُنَّ | وَ اَنْتُمْ |
| طرف رات (کے) | اور نہ | مباشرت کرو | ان سے | اور تم |
| عَاكِفُوْنَ | فِى الْمَسٰجِدِ | تِلْكَ | حُدُوْدُ | اللّٰهِ |
| معتکف ہو | میں مسجدوں (میں) | یہ (ہیں) | حدیں | اللہ (کی) |
| فَ لَا | تَقْرَبُوْهَا | كَذٰلِكَ | يُبَيِّنُ | اللّٰهُ |
| پس نہ | نزدیک جاؤ تم کے | اسی طرح | بیان کرتا ہے | اللہ |
| اٰيَاتِ هٖ | لِ النَّاسِ | لَعَلَّ | هُمْ | يَتَّقُوْنَ |
| نشانیاں اپنی | واسطے لوگوں (کے) | تاکہ | وہ | تقویٰ اختیار کریں |



Marfat.com

"جائز کر دیا گیا ہے تمہارے لئے روزوں کی رات میں اپنی بیویوں سے مشغول ہونا، وہ تمہارے لباس ہیں اور تم ان کے لئے لباس ہو۔ اللہ کو خبر ہو گئی کہ تم اپنے کو خیانت میں مبتلا کرتے رہتے تھے پس اس نے تم پر رحمت سے توجہ فرمائی اور تم سے درگزر کر دی سو اب تم ان سے ملو ملاؤ اور اسے تلاش کرو جو اللہ نے تمہارے لئے لکھ دیا ہے اور کھاؤ اور پیو جب تک کہ تم پر صبح کا سفید خط سیاہ خط سے نمایاں ہو جائے پھر روزہ کو رات (ہونے) تک پورا کرو اور بیویوں سے اس حال میں صحبت نہ کرو، جب تم اعتکاف کئے ہو مسجدوں میں یہ اللہ کے ضابطے ہیں۔ سو ان کے قریب بھی نہ جانا۔ اللہ اسی طرح اپنے احکام لوگوں کے لئے کھول کھول کر بیان کرتا ہے۔ عجب نہیں وہ پرہیزگار بن جائیں"

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ ۔ اُحِلَّ ماضی مجہول واحد مذکر غائب (حَلَّ یَحِلُّ اِحْلَال) حلال اور جائز قرار دیا گیا لَكُمْ ۔ تمہارے لئے لَيْلَةَ الصِّيَامِ ترکیب اضافی، روزوں کی رات کو الرَّفَثُ جماع اور اس کے محرکات کو "رفث" کہتے ہیں۔ یہاں مراد جماع اور مباشرت کے ہیں۔ یہ ایک جامع کلمہ ہے عورت کے ساتھ اختلاط کی تمام صورتیں اس میں آجاتی ہیں۔ (قرطبی)

هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۔ هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب ۔ لباس پہنی جانے والی چیز کو لباس کہتے ہیں وہ



Marfat.com

عورتیں تمہارا لباس ہیں اور تم ان کے لئے لباس ہو۔ اس آیت میں میاں بیوی کے باہمی تعلقات کو لباس سے تشبیہ دی ہے جس طرح لباس جسم کے ستر کو چھپاتا اور اس کی خوبیوں کو اجاگر کرتا ہے اسی طرح مرد اور عورت ایک دوسرے کے پردہ پوش۔ برائی سے رکاوٹ اور آڑ بنتے ہیں۔ یہ آیت مرد اور عورت کے تعلقات کی یکجائی اور گہرائی پر دلالت کرتی ہے۔

عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۔ عَلِمَ اللّٰهُ اللہ تعالیٰ کو تمہاری اس خیانت کا علم تھا اِنَّ کلمہ تحقیق کلام كُمْ ضمیر جمع مذکر مخاطب كُنْتُمْ ماضی جمع حاضر (كَانَ يَكُوْنُ كَوْنًا) تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مضارع جمع مذکر حاضر (اِخْتَانَ يَخْتَانُ اِخْتِيَانٌ) ۔ اِخْتِيَان اور خیانت میں فرق ہے اِخْتِيَان کے معنی خیانت کرنا نہیں بلکہ خیانت کے لئے حیلہ کرنا ہے اَلْاِخْتِيَانُ تَحَرُّكُ شَهْوَةِ الْاِنْسَانِ لِتَخَرِّي الْخِيَانَةِ (راغب) فَتَابَ عَلَيْكُمْ تَابَ ماضی واحد مذکر غائب (تَابَ يَتُوْبُ تَوْبَةً) رجوع کرنا۔ اس نے رحمت سے تم پر رجوع کیا۔

وَعَفَا عَنْكُمْ ماضی واحد مذکر غائب (عَفَى يَعْفُوْا عَفْوًا) مٹا دینا۔ معاف کرنا۔ اور تم کو معاف کر دیا یعنی تمہاری سابقہ لغزشوں اور گناہوں کو معاف کر دیا۔

فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ پس اَلْئٰنَ اب۔ اس وقت۔ ظرف زمان۔ بَاشِرُوْهُنَّ امر جمع مذکر (بَاشَرَ يُبَاشِرُ مُبَاشَرَةً) کنایہ عن الجماعۃ۔ هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب۔ اب تم ان سے اختلاط اور مباشرت کرو۔

وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۔ وَابْتَغُوْا امر جمع مذکر (اِبْتَغٰى يَبْتَغِيْ



Marfat.com

اِبْتِغَاءَ، باب افتعال۔ چاہنا۔ تلاش کرنا مَا بمعنی اَلَّذِیْ۔ کَتَبَ اللّٰہُ تَکُمْ جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے مقرر کیا ہے یا لکھ دیا ہے۔

حافظ ابن قیمؒ نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ جنسی لذت ہی میں محو نہ ہو جاؤ بلکہ اس کے ساتھ رضائے الٰہی کو ملحوظ رکھتے ہوئے صالح اولاد کی طلب کو بھی پیشِ نظر رکھو۔

وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۔۔۔ كُلُوْا امر جمع مذکر (اَکَلَ یَاْکُلُ اَکْلاً) کھاؤ۔ وَاشْرَبُوْا اور پیو امر جمع مذکر (شَرِبَ یَشْرَبُ شُرْبًا)۔ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ۔ حَتّٰى کلمہ ناصبہ یہاں تک کہ يَتَبَيَّنَ مضارع واحد مذکر غائب (تَبَيَّنَ يَتَبَيَّنُ تَبَيُّنًا) اس کا مادہ بَيَان ہے۔ واضح اور روشن۔ اَلْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ اَلْخَيْطُ دھاگہ اَلْخَيْطُ الْاَبْيَضُ صبح کی سفید دھاری اور اَلْخَيْطُ الْاَسْوَدُ سیاہ دھاری ۔۔۔ اَیْ بَيَاضُ النَّهَارِ مِنْ سَوَادِ اللَّيْلِ (راغب) خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان ہے کہ هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ (بخاری) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْخَيْطُ الْاَسْوَدِ اور اَلْخَيْطُ الْاَبْيَضِ کو رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی سے تعبیر کیا ہے۔ اَلْخَيْطُ کا لفظ صبح کی رنگت سے کنایہ ہے۔ صبح صادق۔ حدیث میں سحری میں تاخیر کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ حضرت انس بن مالک حضرت زید بن ثابت سے روایت کرتے ہیں۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھاتے اور پھر نماز ادا کرنے کے لئے اُٹھ کھڑے ہوتے (ابن کثیر) صحابہ کرامؓ سحری میں تاخیر سے کام لیتے تھے۔ حاجتِ غسل کی صورت میں اگر صبح ہو گئی تو روزہ بلا اختلاف جائز ہے۔



Marfat.com

ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۔۔۔ ثُمَّ لتراخی رحرف عطف جو ماقبل سے مابعد کے متاخر ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ اَتِمُّوْا امر جمع مذکر (اَتَمَّ یُتِمُّ اِتمام) اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ کا مطلب یہ ہے کہ افطار عین غروب آفتاب کے ساتھ ہونا چاہیئے۔ جَعَلَ الَّيْلَ غَايَةَ الصِّيَامِ وَلَمْ تَدْخُلْ فِيْهِ (حصاص)، روزہ کی انتہا "اَلَّيْل" ہے لیکن رات روزہ میں داخل نہیں ہے۔ عربی زبان میں لیل کا اطلاق دن کے خاتمہ یعنی غروبِ آفتاب سے معًا شروع ہو جاتا ہے۔

وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ ۔۔۔ لَا تُبَاشِرُوْا نہی مضارع جمع مذکر حاضر هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب (بَاشَرَ یُبَاشِرُ مُبَاشَرَةً) اس کا مادہ بشرہ ہے ظاہر جلد کو کہتے ہیں۔ مُبَاشَرہ مرد اور عورت کے جسم کا آپس میں ملنا۔ یہ جماع کے لئے کنایہ ہے عمل مباشرت کے علاوہ اس کے دوائی بوس وکنار بھی اس میں داخل ہیں (ابن کثیر) وَاَنْتُمْ عَاكِفُوْنَ فِي الْمَسَاجِدِ عَاكِفُوْنَ اسم فاعل جمع مذکر۔ واحد عَاكِفٌ بمعنی مُقِيْمٌ (عَكَفَ يَعْكِفُ عَكْفًا)، اِعْتِكَاف اسی سے ہے۔ مسجد میں قربت اور عبادت کی غرض سے اپنے آپ کو روکنا اعتکاف ہے (راغب) شرع میں رمضان کے آخری عشرہ میں بغرضِ عبادت مسجد میں قیام کو کہتے ہیں۔ یہ واجب نہیں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ کے اصحابؓ اور ازواجِ مطہراتؓ نے اعتکاف کیا ہے اس لئے یہ مستحب اور نفلی عبادت ہے۔ فِي الْمَسٰجِدِ واحد مسجد، مساجد کی قید سے پتہ چلا کہ اعتکاف مسجد کے علاوہ کسی اور جگہ پر نہیں ہوسکتا۔ (قرطبی) لیکن عورت اپنے گھر میں معتکف ہوگی



Marfat.com

اعتکاف کی حالت میں امورِ دینی کو سرانجام دیا جاسکتا ہے، اعتکاف سنتِ کفایہ ہے.

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ۔ تِلْكَ اسم اشارہ مؤنث کے لئے۔ حُدُوْد واحد حد۔ یہ مذکورہ احکام اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں فَ پس۔ لَا تَقْرَبُوْهَا۔ لَا نہی تَقْرَبُوْا مضارع جمع مذکر حاضر (قَرِبَ يَقْرَبُ قُرْبًا) هَا ضمیر واحد مؤنث حدود کے لئے ہے یعنی یہ مذکورہ احکام اللہ تعالےٰ کی حدود ہیں ان کے قریب بھی نہ پھٹکو اور ان سے تجاوز مت کرو (ابن کثیر)

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۔ كَذٰلِكَ کلمہ تشبیہ يُبَيِّنُ مضارع واحد مذکر غائب (بَيَّنَ يُبَيِّنُ تَبْيِيْنٌ ۔ تفعیل) وضاحت کرنا۔ کھول کر بیان کرنا۔ اٰيٰتِهٖ واحد اٰيَت اور اس سے احکام اور دلائل شرعی مراد ہیں۔ لَعَلَّ ترجی کے لئے تاکہ جب اس کا استعمال اللہ کی طرف سے ہو تو پھر شک و تردد کی بجائے یقین کے معنی کے لئے آتا ہے۔ يَتَّقُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (اِتَّقٰى يَتَّقِيْ اِتِّقَاءً) اللہ تعالیٰ اسی طرح لوگوں کے لئے اپنے احکام کو وضاحت سے بیان کرتے ہیں تاکہ لوگ تقویٰ اختیار کریں احکامِ الٰہی کی تعمیل ان میں تقویٰ کی خوبی پیدا کردے گی.

وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ | لَا | تَاْكُلُوْا | اَمْوَالَ | كُمْ | بَيْنَ كُمْ |
| اور | نہ | کھاؤ | مال | اپنے | درمیان اپنے |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| بِ | اَلْبَاطِلِ | وَ | تُدْلُوْا | بِ هَا |
| ساتھ | باطل کے | اور | پہنچاؤ تم | ساتھ اسکے |
| اِلَى | الْحُكَّامِ | لَ تَاْكُلُوْا | فَرِيْقًا | مِّنْ |
| طرف | حاکموں کے | تاکہ کھاؤ | ایک ٹکڑا۔کچھ حصہ | سے |
| اَمْوَالِ | النَّاسِ | بِ الْاِثْمِ | وَ اَنْتُمْ | تَعْلَمُوْنَ |
| مال | لوگوں کے | ساتھ گناہ کے | اور تم | جانتے ہو |

"اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طور پر مت کھاؤ اڑاؤ اور نہ اسے حکام تک پہنچاؤ کہ جس سے لوگوں کے مال کا ایک حصہ تم گناہ سے کھا جاؤ درآنحالیکہ تم جان رہے ہو۔ (۱۸۸)

## تشریحات لغوی وتفسیری مطالب

وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ ۔ لَا تَاْكُلُوْا مضارع جمع مذکر حاضر بنہی لا۔ (اَكَلَ يَاْكُلُ اَكْلًا) ۔ اَمْوَال واحد مال كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر۔ بَيْنَ ۔ كُمْ آپس میں۔ اپنے درمیان بِالْبَاطِلِ غلط طریقہ سے ناحق۔ باطل نقیض حق ہے یعنی تم ایک دوسرے کا مال ناحق اور باطل طریقے سے مت کھاؤ۔ لَا تَاْكُلُوْا سے صرف کھانا ہی مراد نہیں ہے بلکہ ہر طرح سے اپنے تصرف میں لانا مراد ہے (راغب)

وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ ۔ تُدْلُوْا مضارع جمع مذکر حاضر (اَدْلٰى يُدْلِيْ اِدْلَاءً) اِدْلَاء کے معنی کنوئیں میں ڈول ڈالنے کے ہیں۔ اَلْاِدْلَاءُ اُسْتُعِيْرَ لِلتَّوَسُّلِ اِلَى الشَّيْءِ (راغب) اَلْاِدْلَاءُ کسی چیز کے توسل کے لئے استعارہ



Marfat.com

ہے) یعنی رشوت خور حکام کو بطورِ رشوت مت دو۔

لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۔ل تاکہ۔ اس لئے کہ تَاْكُلُوْا مضارع جمع مذکر حاضر۔ فَرِيْقًا حصّہ یا جزو۔ مِنْ اَمْوَالِ النَّاسِ لوگوں کے مال سے ایک حصّہ یا تمام بِالْاِثْمِ گناہ۔ ظلم و تعدّی سے وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ درآنحالیکہ تم جانتے ہو اَنْتُمْ ضمیر حاضر جمع تَعْلَمُوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر (عَلِمَ يَعْلَمُ عِلْمًا) یعنی جان بوجھ کر ظلم و تعدّی سے لوگوں کا مال کھانا۔ حکام کو رشوت دے کر کسی کا مال لینا یہ سب اثم و گناہ کی صورتیں ہیں اور حرام ہیں۔

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ، قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ، وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى، وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا، وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| يَسْئَلُوْنَ | كَ | عَنِ | الْاَهِلَّةِ | قُلْ |
| سوال کرتے ہیں | تجھ سے | سے | چاند کے بارے میں | کہہ دیجئے |
| هِيَ | مَوَاقِيْتُ | لِ | النَّاسِ | وَ الْحَجِّ |
| وہ (اھلہ) | وقت کا مقرر کرنا ہے | واسطے | لوگوں کے | اور حج کے |
| وَ لَيْسَ | الْبِرَّ | بِ اَنْ | تَاْتُوْا | الْبُيُوْتَ |
| اور نہیں | نیکی | میں اس کے | کہ آؤ تم | گھروں میں |
| مِنْ | ظُهُوْرِ | هَا | وَ لٰكِنَّ | الْبِرَّ |
| سے | پشت (سے) | ان کی | اور لیکن | نیکی |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| مَنِ | اتَّقٰی | وَ اْتُوا | الْبُیُوتَ | مِنْ |
| اسکے لئے جو | تقویٰ اختیار کرے | اور آؤ | گھروں میں | سے |
| اَبْوَابِ هَا | وَ اتَّقُوا | اللّٰهَ | لَعَلَّ كُمْ | تُفْلِحُوْنَ |
| دروازوں انکے سے | اور تقویٰ اختیار کرو | اللہ (کا) | تاکہ تم | فلاح پالو |

"آپ سے (لوگ) نئے چاندوں کے بارے میں دریافت کرتے ہیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ وہ لوگوں کے لئے آلۂ شناختِ اوقات ہے اور یہ تو (کوئی بھی) نیکی نہیں کہ تم گھروں میں ان کی پشت کی طرف سے آؤ۔ البتہ نیکی یہ ہے کہ کوئی شخص تقویٰ اختیار کرے اور گھروں میں ان کے دروازوں ہی سے آؤ اور اللہ سے تقویٰ اختیار کئے رہو تاآنکہ فلاح پا جاؤ۔" (۱۸۹)

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ۔ یَسْئَلُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (سَاَلَ یَسْاَلُ سُؤَالًا) اَلْاَهِلَّةَ جمع ھلال۔ ھلال سے مراد قمری مہینے ہیں ھلال پہلی دو یا تین راتوں کے چاند کو ہلال کہتے ہیں (المنار)

قُلْ امر واحد مذکر (قَالَ یَقُوْلُ قَوْلًا) آپ کہہ دیجئے چاند کے بارے میں دریافت کرتے ہیں۔

هِیَ مَوَاقِیْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ۔ هِیَ ضمیر واحد مؤنث راجع الی اھلۃ مَوَاقِیْتُ میقات کی جمع ہے مقررہ اور معین وقت کو کہتے ہیں۔ اَلْوَقْتُ الْمَضْرُوْبُ لِلشَّیْءِ (راغب) ۔ وَالْحَجِّ۔ لغوی معنی قصد زیارت کے ہیں اور اصطلاح شرع میں احرام و شرائط مخصوصہ کے ساتھ وقوف عرفات کا قیام۔ قربانی۔ رمی جمار اور طواف کعبہ وغیرہ مناسک کی ادائیگی حج کہلاتی ہے۔



Marfat.com

اسلامی عبادات میں قمری مہینے ہی مواقیت کا کام دیتے ہیں۔ روزہ اور حج کا تعین اسی سے ہوتا ہے۔

وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا ۔ لَيْسَ فعل ناقصہ۔ نفی کے لئے آتا ہے۔ اَلْبِرُّ نیکی اور بھلائی۔ ہر قسم کی نیکی اور بھلائی کے لئے بِرّ ایک جامع لفظ ہے جس کی تشریح لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ کی آیت نمبر ۱۷۷ میں ہو چکی ہے۔ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا یہ کہ تم گھروں میں انکی پشت سے آؤ تَاْتُوا مضارع جمع مذکر حاضر (اَتٰی یَاْتِیْ اِتْیَان) الْبُيُوْتَ واحد بَيْت۔ مِنْ ظُهُوْرِهَا واحد ظهر پشت هَا ضمیر واحد مؤنث بیوت کے لئے ہے۔ قبل از اسلام عرب ایام حج میں گھر جانے کے لئے دروازے سے داخل ہونے کو نحوست اور گناہ سمجھتے تھے۔ پشت کی دیوار میں راستہ بناتے یا پشت کی طرف سے چھت پر چڑھ کر اندر پھاندتے تھے اور اس طریقہ کو عبادت سمجھتے تھے (قرطبی) یہاں اس کی ممانعت کر دی گئی۔

وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ، وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا ۔ لٰكِنْ کلمہ استدراک کلام اَلْبِرَّ نیکی بھلائی۔ اگر کسی امر میں اشکال پیدا ہو کہ کیا وہ بِرّ میں داخل ہے یا نہیں تو فرائض اور سنن میں ان کی نظیر تلاش کرنا چاہیئے اگر کتاب و سنت سے اسکا ثبوت مل سکتا ہے تو وہ بِرّ ہے اگر ثبوت نہیں ملتا تو وہ بِرّ نہیں ہو سکتی۔ (قرطبی)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز تقریر فرما رہے تھے کہ ایک شخص کو دھوپ میں کھڑے دیکھا پوچھا کہ یہ کیوں دھوپ میں کھڑا ہے معلوم ہوا کہ اس نے نذر مانی ہے کہ روزہ رکھ کر دھوپ



Marfat.com

میں کھڑا رہے گا اور کسی سے بات چیت بھی نہیں کرے گا۔ آپؐ نے فرمایا اسے وہاں سے ہٹا دو۔ یہ بات چیت بھی کرے، سایہ میں بیٹھے اور اس طرح روزہ مکمل کرے۔

اس سے پتہ چلا کہ دین میں اپنی طرف سے کسی بات کا پیدا کر لینا بالکل غلط۔ بدعت اور سخت گمراہی ہے۔ دلیل شرعی کے بغیر کوئی امر عبادت نہیں بن سکتا۔ مَنِ اتَّقٰی ــــ مَنْ موصول اِتَّقٰی ماضی واحد مذکر غائب (اِتَّقٰی یَتَّقِیْ اِتِّقَاءً۔ باب افتعال، اس کا مادہ تقوٰی ہے لیکن نکی یہ ہے کہ جس نے تقوٰی اختیار کیا۔ فلاح دارین کا اصل اصول تقوٰی ہے تمام اعمال کی اساس تقوٰی ہے یہی وہ اصل ہے جس کے ذریعے انسان قرب الٰہی حاصل کر سکتا ہے۔ وَاْتُوا الْبُیُوْتَ مَنْ اَبْوَابِهَا اور گھروں میں ان کے دروازوں ہی سے آؤ۔ وَاْتُوْا امر جمع مذکر البُیُوْتُ واحد بَیْت وہ جگہ جہاں رات بسر کی جائے (بَاتَ یَبِیْتُ بَیْتًا)۔ مِنْ اَبْوَابِهَا۔ ابواب۔ واحد باب دروازہ۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ــــ وَاور اِتَّقُوْا امر جمع مذکر۔ اور تقوٰی اختیار کرو۔ لَعَلَّكُمْ تاکہ تم تُفْلِحُوْنَ مضارع جمع مذکر مخاطب (اَفْلَحَ یُفْلِحُ اِفْلَاحًا) اس کا مادہ "فلاح" ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دین و دنیا کی فلاح کا مدار تقوٰی کو قرار دیا ہے۔

روزہ اور اس کے احکام کے ساتھ اکل حلال کا ذکر ضروری تھا اس لئے کہ روزہ کا مقصد قربتِ الٰہی اور تقوٰی ہے اس کے حصول کے لئے رزقِ حلال نہایت ضروری ہے روزہ اور اکل حلال کے ساتھ حج کا ذکر کیا گیا۔



Marfat.com

اس لئے کہ جس طرح روزہ تقویٰ پیدا کرتا ہے اسی طرح "حج" مالی اور بدنی ایسی عبادت ہے جو حصول تقویٰ کا زبردست ذریعہ ہے۔ اسی لئے حج کیلئے تقویٰ کو بہترین زادِ راہ قرار دیا گیا ہے۔

وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ۝ وَاقْتُلُوْهُمْ حَیْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَیْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰی یُقٰتِلُوْكُمْ فِیْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ۚ كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِیْنَ ۝ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰی لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّیَكُوْنَ الدِّیْنُ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَی الظّٰلِمِیْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ | قَاتِلُوْا | فِیْ | سَبِیْلِ | اللّٰهِ |
| اور | لڑائی کرو | بیچ - میں | راستے | اللہ کے |
| اَلَّذِیْنَ | یُقَاتِلُوْنَ | كُمْ | وَ لَا | تَعْتَدُوْا |
| ان سے جو | لڑائی کرتے ہیں | تم سے | اور مت | زیادتی کرو تم |
| اِنَّ | اللّٰهَ | لَا | یُحِبُّ | الْمُعْتَدِیْنَ |
| بیشک | اللہ | نہیں | دوست رکھتے | زیادتی کرنیوالوں کو |
| وَ اقْتُلُوْا | هُمْ | حَیْثُ | ثَقِفْتُمُوْ | هُمْ |
| اور قتل کرو | ان کو | جہاں | پاؤ تم | ان کو |
| وَ اَخْرِجُوْ | هُمْ | مِنْ | حَیْثُ | اَخْرَجُوْ كُمْ |
| اور نکالو | ان کو | سے | جہاں سے | انہوں نے نکالا تم کو |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ الْفِتْنَةُ | اَشَدُّ | مِنَ | الْقَتْلِ | وَ لَا |
| اور فتنہ | زیادہ شدید ہے | سے | قتل (سے) | اور نہ |
| تُقٰتِلُوْ | هُمْ | عِنْدَ | الْمَسْجِدِ | الْحَرَامِ |
| لڑائی کرو | ان سے | نزدیک | مسجد | حرمت والی کے |
| حَتّٰى | يُقٰتِلُوْ | كُمْ | فِيْ هِ | فَ اِنْ |
| یہاں تک | کہ وہ لڑائی کریں | تم سے | میں اس (میں) | پس اگر |
| قٰتَلُوْ | كُمْ | فَ اقْتُلُوْ | هُمْ | كَ ذٰلِكَ |
| وہ لڑائی کریں | تم سے | پس قتل کرو | ان کو | اسی طرح ہے |
| جَزٰٓؤُ | الْكٰفِرِيْنَ | فَ اِنِ | انْتَهَوْا | فَ اِنَّ |
| سزا | کافروں کی | پس اگر | وہ باز رہیں | پس بیشک |
| اللّٰهَ | غَفُوْرٌ | رَّحِيْمٌ | وَ قٰتِلُوْ | هُمْ |
| اللہ | بخشنے والا | مہربان ہے | اور لڑو | ان سے |
| حَتّٰى | لَا | تَكُوْنَ | فِتْنَةٌ | وَّ يَكُوْنَ |
| یہاں تک کہ | نہ | ہو | فتنہ۔کفر | اور ہو جائے |
| الدِّيْنُ | رِ لّٰهِ | فَ اِنِ | انْتَهَوْا | فَ لَا |
| دین | واسطے اللہ کے | پس اگر | باز رہیں | پس نہیں |
| عُدْوَانَ | اِلَّا | عَلَى | الظّٰلِمِيْنَ | - |
| زیادتی | مگر | اوپر | ظالموں پر | - |

"اور اللہ کی راہ میں لڑو ان لوگوں سے جو تم سے لڑتے ہیں اور حد سے باہر مت نکلو کہ اللہ حد سے باہر نکل جانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔" (۱۹۰)



Marfat.com

"اور انہیں جہاں کہیں پاؤ قتل کرو اور جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا ہے تم انہیں نکالو۔ فتنہ تو قتل سے بھی سخت تر ہے اور ان سے مسجد حرام کے قریب قتال نہ کرو جب تک وہ (خود) تم سے قتال نہ کریں۔ ہاں اگر وہ (خود) تم سے قتال کریں تو (تم بھی) انہیں قتل کرو یہی سزا ہے کافروں کی۔" (۱۹۱)

"پھر اگر وہ باز آ جائیں تو بیشک اللہ بڑا بخشنے والا ہے، بڑا مہربان ہے" (۱۹۲)

"اور ان سے لڑو یہاں تک کہ فساد (کفر) باقی نہ رہ جائے اور دین اللہ ہی کے لئے رہ جائے۔ سو اگر وہ باز آ جائیں تو سختی (کسی پر بھی) نہیں بجز (اپنے حق میں) ظلم کرنے والوں کے۔" (۱۹۳)

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

حج کے ذکر و احکام کے بعد قتال و جہاد کا بیان ہے سورۃ البقرہ کی یہ پہلی آیت ہے جس میں ہجرت کے بعد مسلمانوں کو کفار کے ساتھ قتال کا حکم دیا گیا ہے۔ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اَوَّلُ اٰيَةٍ نَزَلَتْ فِي الْاَمْرِ بِالْقِتَالِ (قرطبی) مکہ پر مشرکین کا قبضہ تھا فریضہ حج مکہ کو ان کے پنجۂ استبداد سے آزاد کرائے بغیر ادا نہیں کیا جا سکتا تھا۔ مشرکین مسلمانوں کو اذیت پہنچانے کے لئے کسی موقعہ کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے ان وجوہات کی بنا پر اللہ تعالیٰ نے حج کے بیان کے ساتھ مسلمانوں کو مشرکین سے قتال کی اجازت دی چنانچہ مسلمانوں نے پہلے تین غزوات حفاظت خود اختیاری اور مدافعت کے لئے لڑے ـــــ پہلا غزوہ بدر جو مدینہ سے بیس میل کے فاصلے پر مشرکینِ مکہ کے حملے کو روکنے کے لئے لڑا گیا۔ دوسرا غزوہ احد ہے جو بالکل



Marfat.com

مدینہ کے قریب احد پہاڑی پر مشرکین کے حملے کو رد کنے کے لئے لڑا گیا۔ میسرا غزوہ اَلْاَحْزَاب ہے جب تمام طاغوتی قوتوں نے یکجا ہوکر مدینہ کا محاصرہ کرلیا تو مسلمانوں کو ان کے خلاف قتال کرنا پڑا۔ ان واقعات سے اسلامی غزوات کی حقیقت واضح صورت میں سامنے آجاتی ہے۔

وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اور اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے جنگ کرو جو تم سے جنگ کرتے ہیں اور زیادتی نہ کرو۔ قَاتِلُوْا فعل امر جمع مذکر (قَاتَلَ یُقَاتِلُ مُقَاتَلَہ مفاعلہ) فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اللہ کی راہ میں قتال کے ساتھ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کی قید لگا کر بتا دیا ہے کہ قتال کی غرض و غایت دنیوی جاہ و جلال اور توسیع مملکت نہیں بلکہ محض "اعلائے کلمۃ الحق" کے لئے ہے۔ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کے معنی ہیں اَیْ جَاھِدُوْا لِاِعْلَاءِ کَلِمَتِہٖ وَ دِیْنِہٖ (بیضاوی) اَلَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ اَلَّذِیْنَ موصول یُقَاتِلُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (قَاتَلَ یُقَاتِلُ مُقَاتَلَہ) جو تم سے جنگ کرتے ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ قتال صرف انہی کے ساتھ ہے جو مسلمانوں سے جنگ کر رہے ہیں اور یہ کہ قتال کی ابتدا کفار کی طرف سے تھی۔ وَلَا تَعْتَدُوْا فعل نہی مضارع جمع مذکر حاضر (اِعْتَدٰی یَعْتَدِیْ اِعْتِدَاءً) "اِعْتِدَاء" کے معنی حق سے تجاوز کے ہیں اسلام نے ہر قسم کے اعتداء کو ممنوع قرار دیا اور اس کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ قتال فی سبیل اللہ کی بجائے کسی اور غرض سے جنگ لڑی جائے۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ یقیناً اللہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔ اِنَّ اللّٰہَ بے شک اللہ تعالیٰ لَا یُحِبُّ فعل نہی مضارع واحد



Marfat.com

مذکر غائب (اَحَبَّ یُحِبُّ اِحْبَابًا) اَلْمُعْتَدِیْنَ واحد اَلْمُعْتَدِی اسم فاعل جمع مذکر حد سے تجاوز کرنے والے۔ زیادتی کرنے والے یقیناً اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

اس آیتِ کریمہ میں مسلمانوں کو قتال کی اجازت تین شرائط کے تحت دی گئی ہے:

اوّل، یہ کہ قتال محض "فی سبیل اللہ" ہو اس میں کوئی اور غرض نہاں نہ ہو۔

دوم، صرف انہی سے جنگ کی جائے جو تم سے جنگ کریں۔

سوم، یہ کہ کسی صورت میں بھی حد سے تجاوز نہ کیا جائے۔

ان تین شرائط نے اسلامی جنگوں کو ایک ایسی عظیم خصوصیت عطا کر دی ہے جس کی مثال تاریخ عالم میں کہیں اور نہیں ملتی۔

وَاقْتُلُوْهُمْ حَیْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ اور انہیں قتل کرو جہاں کہیں انہیں پاؤ۔ وَاقْتُلُوْ امر جمع مذکر (قَتَلَ یَقْتُلُ قَتْلًا) هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب انہی لوگوں کی طرف راجع ہے جو مسلمانوں سے جنگ کریں (کبیر) حَیْثُ ظرف مکان جہاں کہیں ثَقِفْتُمُوْهُ ماضی جمع مذکر حاضر (ثَقِفَ یَثْقَفُ ثَقْفًا) ثقف کے اصل معنی کسی چیز کے پا لینے کے ہیں۔ ابن جریر نے اس کے معنی لکھے ہیں کہ جہاں کہیں تمہیں ان کے قتل پر قدرت حاصل ہو اور ان سے قتال کرنے کو مناسب سمجھو۔

وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَیْثُ اَخْرَجُوْكُمْ اور جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا ہے تم انہیں نکالو۔ اَخْرِجُوْ امر جمع مذکر (اَخْرَجَ یُخْرِجُ اِخْرَاجًا) هُمْ



Marfat.com

ضمیر جمع مذکر غائب مِنْ حَيْثُ ۔ حَيْثُ ظرف مکان ۔ جہاں سے۔
اَخْرَجُوْكُمْ ماضی جمع مذکر غائب (اَخْرَجَ يُخْرِجُ اِخْرَاجًا) كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر۔ مطلب یہ ہے کہ سرزمینِ مکّہ سے انہیں چاہے مارو چاہے نکالو جو بھی تمہیں اپنی مصلحت اور قدرت کے مطابق مناسب نظر آئے، کرو۔

وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۔ وَالْفِتْنَةُ ۔ فَتَنَ کے اصلی معنی سونے کو آگ میں ڈالنے کے ہیں تاکہ اس کا کھرا پن کھوٹ سے الگ ہو جائے۔ فِتْنَہ آزمائش اور ابتلاء کو بھی کہتے ہیں ۔ امام راغب لکھتے ہیں کہ فتنہ کا لفظ بلاؤں، مصیبتوں اور عذاب وغیرہ افعال کریہہ پر بولا جاتا ہے۔ کفر اور ترغیبِ کفر کو اس لئے فتنہ کہا جاتا ہے کہ یہی امر دنیا میں فساد اور قتل و غارت کا باعث بنتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے "شرک باللہ اور غیر اللہ کی عبادت کو فتنہ کہتے ہیں"۔ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ فتنہ تو قتل سے بھی زیادہ شدید ہے اَشَدُّ افعل تفضیل مبالغہ کا صیغہ ہے فتنہ کے ایک معنی یہ بھی کئے گئے ہیں کہ اہلِ مکّہ کے مسلسل مظالم اور جور و ستم قتل سے بھی زیادہ سخت اور ناقابل برداشت تھے۔

وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۔ وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ فعل نہی صیغہ جمع مذکر حاضر (قَاتَلَ يُقَاتِلُ مُقَاتَلَةً) هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب راجع کفار کی طرف۔ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ مسجد حرام کے گرد و نواح میں کئی میل کا علاقہ جو "حرم" کہلاتا ہے۔ المسجد الحرام کے ضمن میں آتا ہے حَتّٰى يُقَاتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۔ حَتّٰى حرفِ جر انتہا اور غایت کے لئے آتا ہے يُقٰتِلُوْ مضارع جمع مذکر غائب۔ كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر۔ فِيْهِ میں



Marfat.com

ضمیر مذکر المسجد الحرام کے لئے ہے یعنی تم مسجد حرام (سرزمین حرم) میں ان سے جنگ نہ کرو جب تک کہ وہ خود تم سے وہاں جنگ نہ کریں۔

فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ؕ كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اگر وہ تم سے جنگ کریں تو تم ان کو مارو کافروں کی یہی سزا ہے۔ فَ پس اِنْ شرطیہ قٰتَلُوْ ماضی جمع مذکر غائب کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر فَاقْتُلُوْهُمْ فَ جزا کے لئے اُقْتُلُوْ امر جمع مذکر هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب کفار اور مشرکین کے لئے كَذٰلِكَ کلمہ تشبیہ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ یہی جزا اور سزا ہے کافروں کیلئے۔ اخراج وطن، حدود حرم میں قتال وغیرہ یہ سب امور کافروں کے لئے بطور سزا اور عقوبت ہیں

فَاِنِ انْتَهَوْا فَ پس۔ اِنْ شرطیہ اِنْتَهَوْا ماضی جمع مذکر غائب۔ اِنْتَهٰى يَنْتَهِيْ اِنْتِهَاءً، پس اگر وہ رک جائیں، باز آجائیں یعنی کفر و شرک کو ترک کردیں۔ اِنْتَهَوْا سے مراد صرف جنگ سے باز آنا نہیں بلکہ شرک اور تمام کافرانہ امور سے باز آنا مراد ہے۔

فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ پس بیشک اللہ بہت بخشنے والا اور مہربان ہے، غَفُوْرٌ صیغہ مبالغہ۔ غفران مصدر رَحِيْمٌ۔ فعیل کے وزن پر رحم کی دائمی صفت کو بیان کرتا ہے۔ آیت کے اس جزو سے پتہ چلتا ہے کہ فَاِنِ انْتَهَوْا صرف جنگ سے رکنا مراد نہیں اس لئے کہ محض ترکِ جنگ پر مغفرت حاصل نہیں ہوسکتی۔ مغفرت اور رحمت شرک و کفر سے توبہ پر ہی حاصل ہوسکتی ہے۔

وَقٰتِلُوْهُمْ فعل امر جمع مذکر۔ هُمْ ضمیر جمع کفار کے لئے۔



Marfat.com

حَتّٰی غایت کے لئے آتا ہے اور اسکے معنی "کی" یا "اِلیٰ" کے ہیں. (یہاں تک)
لَا تَکُوْنَ فعل نہی فِتْنَۃٌ سے یہاں کفر و شرک ہونے پر اہلِ تحقیق کا اجماع ہے یعنی ان کفار سے قتال کو جاری رکھو یہاں تک کہ وہ کفر و شرک سے باز آجائیں اور اسلام قبول کرلیں.

وَیَکُوْنَ الدِّیْنُ لِلّٰہِ ۔ یَکُوْنَ مضارع واحد مذکر غائب (کَانَ یَکُوْنُ کَوْنًا) وَیَکُوْنَ الدِّیْنُ لِلّٰہِ اور دین خالص اللہ ہی کا ہوکر رہے۔ الدین سے مراد اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کے احکام کی اطاعت ہے (ابن جریر) اس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ فتنہ سے مراد شرک و کفر ہے نہ کہ محض قتال اس لئے کہ شرک میں اور اس بات میں کہ دین خالص اللہ کا ہو جائے کوئی واسطہ نہیں ہے (کبیر)

فَاِنِ انْتَھَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَی الظّٰلِمِیْنَ کلمہ فا تفقیب کلام کے لئے ان شرطیہ اِنْتَھَوْا ماضی جمع مذکر غائب (اِنْتَھٰی یَنْتَھِیْ اِنْتِھَاءً) اگر وہ باز آجائیں۔ رک جائیں۔ فَلَا عُدْوَانَ۔ عُدْوَان کے لفظی معنی زیادتی کے ہیں لیکن یہاں اس سے مراد سزائے قتل ہے یعنی سزا تو ظالموں کے علاوہ کسی اور کے لئے نہیں ہے۔ "سو اگر وہ باز آجائیں تو سختی نہیں بجز ظلم کرنے والوں کے.

اَلشَّھْرُ الْحَرَامُ بِالشَّھْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰی عَلَیْکُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَیْہِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰی عَلَیْکُمْ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ۔۱۹۴ وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ ۚۛ وَاَحْسِنُوْا ۚۛ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۝



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اَلشَّهْرُ | اَلْحَرَامُ | بِ | الشَّهْرِ | الْحَرَامِ |
| مہینہ | حرمت والا | بدلے | مہینے | حرمت والے (کے) |
| وَ | اَلْحُرُمٰتُ | قِصَاصٌ | فَ مَنِ | اعْتَدٰی |
| اور | حرمتوں کا | بدلہ ہے | پس جو کوئی | زیادتی کرے |
| عَلَیْ كُمْ | فَ | اعْتَدُوْا | عَلَیْ هِ | بِ مِثْلِ |
| اوپر تمہارے | پس | زیادتی کرو | اوپر اس کے | ساتھ مانند اسکے کہ |
| مَا اعْتَدٰی | عَلَیْ كُمْ | وَ اتَّقُوا | اللّٰه | وَ اعْلَمُوْا |
| کہ زیادتی کی | اوپر تمہارے | اور ڈرو | اللہ سے | اور جان لو |
| اَنَّ | اللّٰه | مَعَ | الْمُتَّقِيْنَ | وَ اَنْفِقُوْا |
| تحقیق | اللہ | ساتھ | متقی لوگوں کے ہے | اور خرچ کرو |
| فِیْ | سَبِيْلِ اللّٰهِ | وَ لَا | تُلْقُوْا | بِ اَيْدِیْ |
| (میں) | راستے اللہ کے | اور مت | ڈالو | ساتھ ہاتھوں |
| كُمْ | اِلَی | التَّهْلُكَةِ | وَ اَحْسِنُوْا | اِنَّ اللّٰهَ |
| اپنے کو | طرف | ہلاکت کے | اور نیکی کرو | تحقیق اللہ |

| | |
|---|---|
| يُحِبُّ | الْمُحْسِنِيْنَ |
| دوست رکھتا ہے | نیکی کرنے والوں کو |

"حرمت والا مہینہ تو حرمت والے مہینہ کے عوض میں ہوتا ہے اور حرمتیں معاوضہ کی چیز ہیں تو جو کوئی تم پر زیادتی کرے تم بھی اس پر زیادتی کرو جیسی اس نے تم پر زیادتی کی ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جانتے رہو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے" (۱۹۴)



Marfat.com

" اور اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہو اور اپنے آپکو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو اور اچھے کام کرتے رہو۔ یقیناً اللہ اچھے کام کرنے والوں کو پسند کرتا ہے " (۱۹۵)

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ حرمت والا مہینہ۔ حرمت والے مہینہ کے بدلے ہے الشہر مہینہ اس کی جمع شہور ہے۔ اَلْحَرَام حرمت والا۔ ممنوع جس چیز سے اللہ تعالیٰ نے منع کر دیا ہو۔

وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ۔ اَلْحُرُمَات جمع حرمت کی قِصَاصٌ کے لفظی معنی بدلہ کے ہیں۔ کسی فعل کی جزاء کو قصاص کہتے ہیں اور تمام حرمت والی چیزوں میں بدلہ ہے۔ الشہر الحرام چار مہینے ہیں۔ ذی قعدہ، ذی الحجہ، محرم اور رجب، ذیقعدہ ۶ھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقصد عمرہ روانہ ہوئے صحابہ کی ایک کثیر تعداد آپ کے ہمراہ تھی مشرکین نے مسلمانوں کو مکہ میں داخل نہ ہونے دیا اور آمادۂ قتال ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہر الحرام یعنی ذیقعدہ کی وجہ سے لڑائی سے گریز کیا۔ آیت میں اسی بات کی طرف اشارہ ہے۔ حرمت والے مہینہ کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ لیکن اگر کفار ان مہینوں میں قتال کریں تو مسلمان بھی ان سے قتال کر سکتے ہیں

فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۔ فَ پس مَنْ موصول جو کوئی اِعْتَدٰى ماضی واحد مذکر غائب (اِفْتِعَال) يَعْتَدِيْ اِعْتِدَاءً حد سے بڑھنا۔ تجاوز کرنا۔ زیادتی سے کام لینا۔ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ کے معنی



Marfat.com

ہیں قَابِلُوْہُ بِحَسْبِ اِعْتِدَائِہٖ اسکی زیادتی کے مطابق اس کا مقابلہ کرو (راغب) بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰی عَلَیْکُمْ جس قدر اس نے تم سے زیادتی کی ہے۔

وَاتَّقُوا اللّٰہَ امر جمع مذکر (اِتَّقٰی یَتَّقِیْ اِتِّقَاءً) اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس کی حرمات اور حدود پر قائم رہو۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ۔ وَاعْلَمُوْا امر جمع مذکر (عَلِمَ یَعْلَمُ عِلْمًا) الْمُتَّقِیْنَ واحد مُتَّقِی اور جان لو کہ یقیناً اللہ تعالیٰ ہمیشہ متقی لوگوں کی نصرت کرتے ہیں۔

وَاَنْفِقُوْا امر جمع مذکر (اَنْفَقَ یُنْفِقُ اِنْفَاقًا) تم مال خرچ کرو۔

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اللہ کی راہ میں۔ مطلق مال کے صَرف کی قدر و قیمت نہیں جو مال اللہ کی راہ میں صرف کیا جائے قابلِ قدر صرف وہی مال ہے۔

وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ ۔ وَلَا تُلْقُوْا فعل نہی جمع مذکر حاضر (اَلْقٰی یُلْقِیْ اِلْقَاءً) بِاَیْدِیْکُمْ۔ اَیْدِیْ واحد ید ہے کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر ــــ خود اپنے ہاتھوں سے اپنے آپ کو اِلَی التَّھْلُکَۃِ اس کا مادہ ھَلَکَ ہے کسی چیز کے ہاتھ سے چلے جانے کو اور موت کو بھی کہتے ہیں ــــــــــ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ یعنی خود اپنے ہاتھوں اپنی جانوں کو ہلاکت میں مت ڈالو۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے بخل سے کام لے کر اپنے آپ کو یا اپنی قوم کو ہلاکت میں مت ڈالو۔

وَاَحْسِنُوْٓا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ــ وَاَحْسِنْ امر جمع مذکر (اَحْسَنَ یُحْسِنُ اِحْسَانًا) اور احسان سے کام لیتے رہو۔ اِنَّ اللّٰہَ یقیناً اللہ تعالیٰ



Marfat.com

یُحِبُّ مضارع واحد مذکر غائب۔ اَلْمُحْسِنِیْنَ واحد المُحْسِنْ یقیناً اللہ تعالیٰ محسنین کو پسند کرتے ہیں۔ اس آیت میں بدنی جہاد کے ساتھ مالی جہاد یعنی اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے کا حکم دیا ہے۔

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ۭ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ۭ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ ۠ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۭ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ۭ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۭ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ۭ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۡ وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ | اَتِمُّوا | الْحَجَّ | وَ الْعُمْرَةَ | لِ اللّٰهِ |
| اور | پورا کرو | حج (کو) | اور عمرہ (کو) | واسطے اللہ (کے) |
| اُحْصِرْتُمْ | فَ مَا | اسْتَيْسَرَ | مِنَ | الْهَدْيِ |
| گھیرے جاؤ تم | پس جو کچھ | میسر ہو | (سے) | قربانی سے |
| وَ لَا | تَحْلِقُوْا | رُءُوْسَكُمْ | حَتّٰى | يَبْلُغَ |
| اور نہ | منڈواؤ | سروں اپنے کو | یہاں تک کہ | پہنچ جائے |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| الْهَدْیِ | مَحِلَّهٗ | فَ مَنْ | کَانَ | مِنْ کُمْ |
| قربانی | حلال ہونے کی جگہ | پس جو کوئی | ہو | (سے) تم سے |
| مَرِیْضًا | اَوْ | بِ ہٖ | اَذًی | مِّنْ |
| بیمار | یا | ساتھ اسکے | ایذا ہو | (سے) |
| رَّاْسِ ہٖ | فَ فِدْیَۃٌ | مِّنْ | صِیَامٍ | اَوْ |
| سر اسکے میں | پس فدیہ | (سے) | روزے سے | یا |
| صَدَقَۃٍ | اَوْ نُسُکٍ | فَ اِذَا | اَمِنْتُمْ | فَ مَنْ |
| صدقہ سے | یا ذبح سے | پس جب | امن میں ہو تم | پس جو کوئی |
| تَمَتَّعَ | بِ الْعُمْرَۃِ | اِلَی | الْحَجِّ | فَ مَا |
| فائدہ اٹھائے | ساتھ عمرہ کے | طرف | حج کے | پس جو کچھ |
| اسْتَیْسَرَ | مِنَ | الْهَدْیِ | فَ مَنْ | لَّمْ یَجِدْ |
| میسر ہو | (سے) | قربانی سے | پس جو کوئی | نہ پائے |
| فَ صِیَامُ | ثَلٰثَۃِ | اَیَّامٍ | فِی الْحَجِّ | وَ سَبْعَۃٍ |
| پس روزے | تین | دن | (میں) حج میں | اور سات (دن) |
| اِذَا | رَجَعْتُمْ | تِلْکَ | عَشَرَۃٌ | کَامِلَۃٌ |
| جب | تم واپس آؤ | یہ | دس | پورے دن |
| ذٰلِکَ | لِ مَنْ | لَّمْ یَکُنْ | اَهْلُ ہُ | حَاضِرِی |
| یہ | واسطے اس شخص کے | نہ ہوں | اہل اسکے | موجود |
| الْمَسْجِدِ | الْحَرَامِ | وَ اتَّقُوا | اللّٰہَ | وَ اعْلَمُوْا |
| مسجد | حرمت والی کے | اور ڈرو | اللہ سے | اور جان لو |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اَنَّ اللّٰهَ | شَدِیْدُ | الْعِقَابِ | اَلْحَجُّ | اَشْهُرٌ |
| تحقیق اللہ | سخت | عذاب دینے والا ہے | حج | مہینے |
| مَّعْلُوْمَاتٌ | فَ مَنْ | فَرَضَ | فِیْ هِنَّ | الْحَجَّ |
| معلوم | پس جو کوئی | فرض کرے مقرر کرے | (میں) ان مہینوں میں | حج کو |
| فَ لَا | رَفَثَ | وَ لَا | فُسُوْقَ | وَ لَا |
| پس نہ | رغبت کرنا عورتوں کی طرف | اور نہ | گناہ | اور نہ |
| جِدَالَ | فِی الْحَجِّ | وَ مَا | تَفْعَلُوْا | مِنْ خَیْرٍ |
| جھگڑنا ہے | (میں) حج میں | اور جو کچھ | تم کرو گے | (سے) نیکی سے |
| یَعْلَمْ هُ | اللّٰهُ | وَ تَزَوَّدُوْا | فَ اِنَّ | خَیْرَ |
| جانتا ہے اسے | اللہ | اور زادِ راہ لو | پس بیشک | خیر |
| الزَّادِ | التَّقْوٰی | وَ اتَّقُوْنِ | یَا اُولِی | الْاَلْبَابِ |
| زادِ راہ | تقویٰ ہے | اور ڈرو مجھ سے | اے صاحبان | عقل و شعور |

"اور حج اور عمرہ کو اللہ کے لئے پورا کرو۔ پھر اگر گھر جاؤ تو جو بھی قربانی کا جانور میسر ہو (اسے پیش کر دو) اور یہاں تک کہ قربانی اپنے مقام پر پہنچ جائے اپنے سر نہ منڈاؤ۔ لیکن اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو، یا اس کے سر میں کچھ تکلیف ہو تو وہ روزوں سے یا خیرات سے یا ذبح سے فدیہ دے دے۔ لیکن جب تم حالتِ اطمینان میں ہو تو پھر جو شخص عمرہ سے مستفید ہو اسے حج سے ملا دے تو جو قربانی بھی اسے میسر ہو وہ کر ڈالے اور جس کسی کو میسر ہی نہ آئے وہ تین دن کے روزے زمانۂ حج میں رکھ ڈالے اور سات روزے جب تم واپس ہو یہ پورے دس (روزے) ہوئے، یہ اس کے لئے (درست) ہے جس کے اہل



Marfat.com

مسجد حرام کے قریب نہ رہتے ہوں اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جانتے رہو کہ اللہ سخت گرفت کرنے والا ہے۔" (۱۹۶)

"اہم حج کے (چند) مہینے معلوم ہیں۔ جو کوئی ان میں اپنے اوپر حج مقرر کرے تو پھر حج میں نہ کوئی فحش بات نہ ہونے پائے اور نہ کوئی بے حکمی اور نہ کوئی جھگڑا، اور جو کوئی بھی نیک کام کرو گے اللہ کو اس کا علم ہو کر رہے گا۔ اور زادِ راہ لے لیا کرو۔ اور بہترین زادِ راہ تو تقویٰ ہے۔ سو اے اہلِ فہم میرا ہی تقویٰ اختیار کئے رہو۔" (۱۹۷)

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ۔ اَتِمُّوْا امر جمع مذکر (اَتَمَّ یُتِمُّ اِتْمَام) اَلْحَجُّ مصدر۔ اس کے معنی قصد زیارت کے ہیں۔ (راغب) اصطلاحِ شریعت میں ارکان مخصوصہ کے ساتھ بیت اللہ کا طواف، ۹ ذوالحجہ کو عرفات میں قیام اسکے بعد منیٰ میں قربانی رمی جمار وغیرہ امور کو سرانجام دینے کو حج کہا جاتا ہے۔ حج سال میں ایک بار صرف ۹ ذوالحجہ ہی کو ہو سکتا ہے سال کے بقیہ ایام میں بیت اللہ کی زیارت بارکان مخصوصہ طواف وغیرہ کو عمرہ کہتے ہیں۔ لِلّٰهِ خالص اللہ کے لئے لِلّٰه کی قید کا مطلب یہ ہے قصد زیارت اور عبادات کے علاوہ کوئی اور امر پیشِ نظر نہ ہو۔

"یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ (۱۸۹) سے حج کا ذکر شروع ہوا۔ درمیان میں صلح حدیبیہ اور کفار سے قتال، انفاق فی سبیل اللہ کے بیان کے بعد اس آیت میں حج کی حقیقت اور احکام بیان فرمائے ہیں کہ حج اور



Marfat.com

عمرہ محض قربِ الٰہی کے حصول کے لئے ہیں اسے محض سیر و سیاحت اور تجارتی اغراض کا ذریعہ نہ بنایا جائے۔ حج کے دوران جائز تجارت کی اجازت ہے۔

فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَ پس اِنْ (شرطیہ) اگر اُحْصِرْتُمْ ماضی مجہول جمع مذکر حاضر (اَحْصَرَ يُحْصِرُ اِحْصَار) روکنا دشمن یا بیماری کی وجہ سے روک دیئے جانے کو "اِحْصَار" کہتے ہیں۔ اَلْاِحْصَارُ اَلْمَنْعُ مِنْ طَرِيْقِ الْبَيْتِ (راغب) فَمَا پس جو کچھ اِسْتَيْسَرَ ماضی واحد مذکر غائب (اِسْتَيْسَرَ يَسْتَيْسِرُ اِسْتِيْسَار) باب استفعال اس کا مادہ يُسْر ہے جو بھی میسر ہو مِنَ الْهَدْيِ واحد هَدِيَّةٌ ہے جس کے معنی تحفہ کے ہیں۔ اَلْهَدْيُ ان جانوروں کو کہا جاتا ہے جنہیں قربانی کے لئے خانۂ کعبہ لایا جاتا ہے۔ اَلْهَدْيُ مُخْتَصٌّ بِمَا يُهْدَى اِلَى الْبَيْتِ (راغب)

وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ۔ وَلَا تَحْلِقُوْا فعل نہی جمع مذکر حاضر (حَلَقَ يَحْلِقُ حَلْقًا) سر منڈوانا۔ بال ترشوانا۔ رُءُوْس واحد رَأْس۔ كُمْ ضمیر جمع مخاطب۔ مضاف الیہ۔ تم اپنے سروں کے بال نہ منڈواؤ حَتّٰى انتہا کے لئے آتا ہے۔ یہاں تک کہ يَبْلُغَ مضارع واحد مذکر غائب (بَلَغَ يَبْلُغُ بُلُوْغًا بلاغًا) پہنچ جائے۔ اَلْهَدْيُ۔ "وَهُوَ مَا يُهْدَى اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ" وہ جانور جو قربانی کے لئے بیت اللہ بھیجا جائے۔ مَحِلَّهٗ ظرف مکان۔ (حَلَّ يَحِلُّ حَلًّا)۔ مَحِلّ قربان گاہ۔ قربانی کے حلال ہونے کی جگہ۔ هٗ ضمیر مضاف الیہ۔ اگر حاجی بیت اللہ میں حاضر ہونے سے روک دیا گیا ہو تو قربانی کا جانور حرم میں بھیج دے وہاں پر قربانی ہو جانے کے بعد وہ سر کے بال ترشوا کر احرام سے باہر آسکتا ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک رکاوٹ کی صورت میں قربانی



Marfat.com

کے جانور کا حرم میں پہنچانا ضروری ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ جنگ کی صورت میں وہ اپنے قربانی کے جانور کو حرم میں نہیں بھیج سکتا اور نہ ہی حرم میں قربانی کی اسے اطلاع مل سکتی ہے اس لئے جہاں اسے روکا گیا ہے وہیں اس کا محل ہوگا وہاں قربانی دے کر وہ احرام سے باہر آسکتا ہے۔

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَ پس مَنْ موصول كَانَ ماضی واحد مذکر فعل ناقص مِنْ حرف جار كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر پس تم میں سے اگر کوئی مریض ہو اَوْ یا بِهٖ اسے اَذًى اذیت۔ تکلیف، مِنْ رَّاْسِهٖ اس کے سر میں کچھ تکلیف ہو۔ اگر بیماری یا سر کی تکلیف کی وجہ سے قبل از وقت سر منڈوانا پڑے تو اس کا شرعی فدیہ دینا ہوگا۔

فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۔ فَ پس فِدْيَةٌ اس امر کو کہتے ہیں جو کسی بات کی تلافی کے لئے کہا جائے۔ فدیہ کی تین صورتیں ہیں۔ مِنْ صِيَامٍ واحد صَوْمٌ یعنی تین دن کے روزے اَوْ صَدَقَةٍ یا صدقہ دیا جائے یعنی چھ مساکین میں سے ہر ایک کو نصف صاع گندم دی جائے۔ اَوْ نُسُكٍ اس کا واحد نَسِيْكَةٌ کا لفظ ذبیحہ کے لئے مختص ہے (راغب) نُسُك ان امور کو کہا جاتا ہے جن کا شریعت حکم دیتی ہے۔ یہ قربانی کم از کم ایک بکری ہوگائے یا اونٹ بکری سے بہتر ہیں۔ ان تین صورتوں میں کوئی سی بات اختیار کر سکتا ہے۔

فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ ۔ فَ پس اِذَا کلمہ شرط بمعنی ظرف زمان اَمِنْتُمْ ماضی جمع مذکر حاضر (اَمَنَ یَاْمَنُ اَمْنًا) تم امن میں ہوئے اَصْلُ الْاَمْنِ طُمَاْنِيْنَةُ النَّفْسِ وَزَوَالُ الْخَوْفِ (راغب)



Marfat.com

یعنی جب تم مرض سے صحت پالو یا دشمن کے خوف سے مامون ہوجاؤ۔ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ ایک جامع صورت اِحْصَار کی تھی اس کے بالمقابل اب اَمِنَ کا لفظ بھی ایک جامع صورت مرض یا دشمن کے خوف سے مامون ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ تَمَتَّعَ ماضی واحد مذکر غائب (تَمَتَّعَ یَتَمَتَّعُ تَمَتُّعًا) اس کا مادہ مَتَاع اور مُتعہ ہے، پس جس نے نفع اور فائدہ حاصل کیا عمرہ کے ساتھ حج کا۔ حج کے تین اقسام ہیں:

افراد۔ قِران۔ تمتع۔

افراد۔ حج اور عمرہ کے الگ الگ ادا کرنے کو کہتے ہیں یعنی حج سے فراغت کے بعد نئے سرے سے عُمرہ کے لئے احرام باندھے یا عمرہ کے بعد پھر سے حج کے لئے اِحرام باندھے۔

قِران، یہ ہے کہ ایامِ حج میں حج اور عمرہ کے لئے اکٹھا احرام باندھے اور دونوں کے سرانجام دینے کے لئے احرام کھولے۔

تمتع، یہ ہے کہ ایامِ حج کے مہینوں میں عمرہ کے لئے احرام باندھے اور پھر احرام کھول دے اور دوبارہ آیامِ حج میں حج کا احرام باندھے۔ اسے تمتع اس لئے کہا جاتا ہے کہ حج کے ساتھ عمرہ کو ملا کر نفع اور فائدہ حاصل کیا جاتا ہے۔ دُور دراز سے جانے والے حجاج اسی قسم کو ترجیح دیتے ہیں۔

فَمَا اسْتَیْسَرَ مِنَ الْھَدْیِ، فَ پس مَا جو کچھ موصول اِسْتَیْسَرَ ماضی واحد مذکر غائب (اِسْتَیْسَرَ یَسْتَیْسِرُ اِسْتِیْسَارًا) مادہ یُسْر یعنی جو بھی میسر ہو مِنَ الْھَدْیِ۔ ھَدْی سے مراد قربانی کا جانور ہے۔ یعنی جو قربانی آسانی سے میسر ہو سکے وہ قربانی کرے۔



Marfat.com

فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَ پس مَنْ موصول لَمْ يَجِدْ مضارع نفی جحد بلم واحد مذکر غائب (وَجَدَ يَجِدُ وَجْدٌ) اور جو نہ پائے یعنی جسے میسر نہ ہو اور قربانی نہ دے سکے ناداری کی وجہ سے یا کسی اور معذوری سے۔

فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ پس تین دن کے روزے ایام حج میں رکھے

وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ اور سات روزے جب تم واپس آؤ اِذَا ظرف زمان۔ رَجَعْتُمْ ماضی جمع مذکر حاضر (رَجَعَ يَرْجِعُ رَجْعًا)

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ۔ تِلْكَ اسم اشارہ واحد مؤنث عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ترکیب توصیفی مشارٌ الیہ یہ پورے دس روزے ہوئے كَامِلَةٌ عَشَرَةٌ کی تاکید ہے۔

ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ذٰلِكَ اسم اشارہ مذکر بعید کے لئے، مطلب یہ ہے کہ ذٰلِكَ التَّمَتُّعُ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ (ابن جریر) یعنی عمرہ کا حج کے ساتھ یہ تمتع۔ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ لِمَنْ اس شخص کے لئے ہے لَمْ يَكُنْ مضارع نفی جحد بلم (كَانَ يَكُوْنُ کونا) حَاضِرِي اسم فاعل جمع مذکر اصل میں حَاضِرِيْنَ تھا اضافت کی وجہ سے نون جمع حذف ہو گیا ہے۔ (رہنے والے) یہ بات صرف اس کے لئے درست ہے جس کے اہل مسجد حرام کے رہنے والے نہ ہوں یعنی مکہ یا مکہ کے نواح کے باشندے نہ ہوں بلکہ میقات سے باہر کے رہنے والے ہوں۔ میقات اس مقام کو کہا جاتا ہے جہاں سے حدود حرم شروع ہوتے ہیں اور باہر سے آنے والوں کے لئے وہاں سے احرام باندھنا ضروری ہوتا ہے۔ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ سے اہل مکہ کا مراد ہونا سب کے لئے مُسلّم ہے ان کے لئے تَمَتُّع ناجائز ہے۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ امر جمع مذکر۔ (اِتَّقٰى يَتَّقِيْ اِتِّقَاءً) اور اللہ سے ڈرتے رہو۔



Marfat.com

وَاعْلَمُوْٓا امر جمع مذکر (عَلِمَ یَعْلَمُ عِلْمًا) اور اللہ سے ڈرتے رہو.
اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ یقیناً اللہ سخت گرفت کرنے والا ہے، حدود الٰہی کو توڑنے اور احکام الٰہی کی مخالفت کرنے والوں کو متنبہ کیا جا رہا ہے کہ اللہ کا عذاب انتہائی شدید ہے۔

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ۔ اَلْحَجُّ قصد زیارت اَشْهُرٌ واحد شَهْرٌ، مہینے مَعْلُوْمَاتٌ واحد مَعْلُوْمَةٌ۔ حج کے معلوم مہینے ہیں۔ شوال، ذیقعدہ اور دس دن ذی الحجہ کے۔ احرام حج صرف انہی مہینوں میں باندھا جا سکتا ہے۔

فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ ۔ فَ پس مَنْ موصول جس نے فَرَضَ سخت چیز کے کاٹنے کو فرض کہتے ہیں کسی چیز میں حکم کے قطع کرنے کو بھی فرض کہا جاتا ہے یہاں فرض کے معنی اپنے اوپر لازم کرنا کے ہیں فِيْ حرفِ جار۔ هِنَّ ضمیر جمع مؤنث راجع اشہر معلومات۔ حج کے ان مہینوں میں جس نے اپنے آپ پر حج فرض کیا یعنی حج کا قصد و ارادہ کیا۔

فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ۔ حج میں نہ رفث ہے نہ فسوق اور جدال ہے۔ حج میں ان تینوں امور کی نفی کی گئی ہے۔ فَلَا رَفَثَ جماع اور اس کے دواعی کے ذکر کو رَفَثَ کہا جاتا ہے اَلْجِمَاعُ وَمُقَدِّمَاتُهٗ (المنار) وَلَا فُسُوْقَ چھوٹے بڑے ہر قسم کے معاصی اور گناہ کو فسوق کہتے ہیں وَلَا جِدَالَ جدل جھگڑے ہاتھا پائی کو کہتے ہیں. اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ ایام حج میں رفث۔ فسوق اور جدال کی سرے سے نفی ہے۔ حج کے ساتھ ان امور کا تصور بھی حرام ہے۔ تینوں امور میں الگ الگ نفی لا کر ان امور کی ممانعت کی سخت تاکید کر دی گئی۔



Marfat.com

وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ۔ مَا موصول۔ تَفْعَلُوْا۔ مضارع جمع مذکر حاضر مِنْ خَيْرٍ نیکی اور بھلائی کا کوئی سا بھی کام جو تم کرو۔ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ مضارع واحد مذکر غائب (عَلِمَ يَعْلَمُ عِلْمًا) هٗ ضمیر خیر کی طرف راجع ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے اچھی طرح جانتے ہیں کوئی بات اس سے مخفی نہیں۔

وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۔ تَزَوَّدُوْا فعل امر جمع مذکر تَزَوَّدَ يَتَزَوَّدُ تَزَوُّدًا) باب تفعل۔ اس کا مادہ زاد ہے۔ فَ پس اِنَّ تحقیق۔ خَيْرَ الزَّادِ بہترین زاد التَّقْوٰى پس بہترین زاد تقویٰ ہے۔

وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِى الْاَلْبَابِ ۔ وَاتَّقُوْنِ امر جمع مذکر (اتَّقٰى يَتَّقِىْ اِتِّقَاءً) اصل میں اِتَّقُوْنِىْ تھا نون وقایہ کے بعد یای متکلم محذوف ہے یا کلمہ ندا اُولِى صاحب۔ مالک اَلْبَابِ واحد لُبٌّ بمعنی عقل کے ہیں۔ اے صاحبانِ عقل وشعور تقویٰ اختیار کئے رہو۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے حج کے لئے زادِ راہ لینے کا حکم دیا اور ساتھ یہ بھی بتا دیا کہ بہترین زاد تو تقویٰ ہے جو حج کا مقصدِ اعلیٰ ہے۔

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ۭ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۠ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّاۗلِّيْنَ ۝ ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| لَيْسَ | عَلَيْكُمْ | جُنَاحٌ | اَنْ | تَبْتَغُوْا |
| نہیں | اوپر تمہارے | گناہ | یہ کہ | طلب کرو تلاش کرو |
| فَضْلًا | مِّنْ | رَّبِّكُمْ | فَاِذَا | |
| فضل | (سے) | ربّ | اپنے سے | پس جب |
| اَفَضْتُمْ | مِّنْ | عَرَفَاتٍ | فَاذْكُرُوا | اللّٰهَ |
| پھرو تم | (سے) | عرفات سے | پس یاد کرو | اللہ کو |
| عِنْدَ | الْمَشْعَرِ | الْحَرَامِ | وَاذْكُرُوْهُ | كَمَا |
| نزدیک | مشعر | الحرام کے | اسے یاد کرو | اسکو |
| كَمَا | هَدٰىكُمْ | | وَاِنْ | كُنْتُمْ |
| جیسا کہ | ہدایت کی اس نے | تم کو | اور اگرچہ | تھے تم |
| مِنْ | قَبْلِهٖ | | لَمِنَ | الضَّآلِّيْنَ |
| (سے) | پہلے | اس کے | البتہ (سے) | گمراہوں سے |
| ثُمَّ | اَفِيْضُوْا | مِنْ | حَيْثُ | اَفَاضَ |
| پھر | چلو۔ پھرو | (سے) | جہاں سے | پھریں |
| النَّاسُ | وَ | اسْتَغْفِرُوا | اللّٰهَ | اِنَّ اللّٰهَ |
| لوگ | اور | بخشش مانگو | اللہ سے | تحقیق اللہ |

| | |
|---|---|
| غَفُوْرٌ | رَّحِيْمٌ |
| بخشنے والا | مہربان ہے |

"تمہیں اس بات میں کوئی مضائقہ نہیں کہ تم اپنے پروردگار کے ہاں سے تلاشِ معاش کرو پھر جب تم جوق در جوق عرفات سے واپس ہونے لگو



Marfat.com

تو اللہ کا ذکر مشعرِ حرام کے پاس کرلیا کرو۔ اور ان کا ذکر اس طرح کرو جیسا اس نے تمہیں بتایا ہے اور اس سے قبل تم یقیناً محض ناواقفوں میں سے تھے۔" (۱۹۸)

"ہاں تو تم وہاں جا کر واپس آؤ جہاں سے لوگ واپس آتے ہیں اور اللہ سے مغفرت طلب کرو۔ بیشک اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔" (۱۹۹)

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ۔ لَيْسَ کلمہ نفی مشبہ بفعل عَلَيْكُمْ جُنَاحَ تم پر کوئی مضائقہ نہیں جُنَاحٌ (جَنَحَ يَجْنَحُ جَنُوْحٌ) کسی طرف مائل ہونا۔ گناہ کی طرف مائل ہونا۔ یعنی تم پر کوئی مضائقہ نہیں۔ گناہ نہیں اَنْ تَبْتَغُوْا۔ اَنْ ناصبہ یہ کہ تَبْتَغُوْا مضارع جمع مذکر مخاطب (اِبْتَغٰى يَبْتَغِيْ اِبْتِغَاءً) اس کا مادہ بغی ہے جس کے معنی ہیں میانہ روی سے آگے نکل جانا۔ اِبْتِغَاء کسی چیز کی طلب میں کوشش صرف کرنے کو کہتے ہیں۔ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ۔ فضل کے معنی زیادت کے ہیں ایک فضل وہ ہے جو بغیر اکتساب کے ملتا ہے اور ایک وہ ہے جس کا تعلق اکتساب سے ہے یہاں ابتغاء کے ساتھ آنے سے مراد وہ فضل ہے جو طلب سے ملتا ہے مال تجارت وغیرہ اس سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ حج تجارت کے لئے مانع نہیں ہے۔

فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ ۔ فَ پس اِذَا جب۔ جس وقت اَفَضْتُمْ ماضی جمع مذکر حاضر (اَفَاضَ يُفِيْضُ اِفَاضَةً) اَفَاضَ کے معنی ہیں گروہ



Marfat.com

درگروہ چلنا۔ فَاضَ الْمَاءُ کے معنی ہیں پانی زور سے جاری ہوا۔ اصطلاح میں عرفات سے مزدلفہ جانے کو کہتے ہیں۔ عَرَفَات، عرف سے ہے معرفت اور عرفان غور و تدبّر سے کسی چیز کے پا لینے کو کہتے ہیں۔ عَرَفات وہ جگہ جہاں اللہ تعالیٰ کی خاص معرفت کا حصول ہوتا ہے مکّہ سے مشرق کی طرف بارہ میل کے فاصلہ پر ایک وسیع میدان ہے جس کے سرے پر ایک پہاڑی ہے جسے "جبلِ عرفات" کہتے ہیں۔ اسے "جبلِ رحمت" بھی کہا جاتا ہے۔ ۹ ذی الحجہ کو حاجی دوپہر سے پہلے پہنچ جاتے ہیں اور پھر مسجدِ نمرہ میں ظہر اور عصر کی نماز اکٹھی ادا کی جاتی ہے۔ سورج غروب ہونے تک اسی میدانِ عرفات میں اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ کہتے ہوئے توبہ و استغفار اور دعا میں مصروف رہنا ہوتا ہے۔

فَاذْکُرُوا اللّٰہَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ۔ فَ پس اُذْکُرُوا اللّٰہَ امر جمع مذکر (ذَکَرَ یَذْکُرُ ذِکْرًا) ۔ اَلْمَشْعَر کے معنی نشانی اور علامت کے ہیں۔ مزدلفہ کی دو پہاڑیوں کی درمیانی جگہ کو اَلْمَشْعَرُ الْحَرَام کہا جاتا ہے۔ مزدلفہ مکّہ سے چھ میل کے فاصلے پر ہے مکّہ سے ایک راستہ سیدھا عرفات کو جاتا ہے۔ حاجی ۹ ذی الحجہ کو سیدھے عرفات جاتے ہیں۔ دوسرا واپسی کا راستہ ہے جو مزدلفہ سے گزرتا ہے۔ سورج غروب ہونے کے بعد عرفات سے مزدلفہ آکر مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھی پڑھی جاتی ہے اسے مشعرِ عبادت کی علامت اور الحرام حرمت کی وجہ سے کہا جاتا ہے (بیضاوی)

وَاذْکُرُوْہُ کَمَا ھَدٰکُمْ ۔ وَاذْکُرُوْہُ امر جمع مذکر (ذَکَرَ یَذْکُرُ ذِکْرًا) ہٗ ضمیر واحد مذکر راجع الی اللہ کَمَا کلمہ تشبیہ ھَدٰکُمْ ماضی واحد مذکر غائب



Marfat.com

کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر۔ اس کا ذکر اسطرح کرو جیسے کہ اسنے تم کو ہدایت کی ہے۔ ذکر کا دوبارہ حکم تاکید اور مبالغہ کے لئے ہے اللہ تعالیٰ نے پہلے یہ حکم دیا کہ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ اور اس کے ساتھ یہ بھی بتا دیا کہ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ یعنی ذکر کی صرف وہی صورت مقبول ہوگی جسے شارع علیہ السلام نے بتایا ہو۔ اپنی طرف سے ایجاد کردہ صورتیں مردود ہونگی۔ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ اور اس سے قبل تم یقیناً بھٹکنے والوں میں سے تھے۔ اِنْ یہاں اِنَّ کے معنی میں تحقیق کے لئے آیا ہے مِنْ قَبْلِهٖ اس سے پہلے یعنی نزولِ ہدایت سے قبل لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ لام تاکید کے لئے الضَّآلِّيْنَ واحد الضَّال۔ ضال کے معنی بھٹکے ہوئے اور جہل کے ہیں۔ ایمان و طاعت کے امور سے جہالت کو "ضلال" سے تعبیر کیا ہے۔ (گمراہی)۔

ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ ۔ ثُمَّ یہاں صرف فصل کلام کے لئے ہے اور ترتیب زمانی کی بجائے ترتیب ذکر پر دلالت کرتا ہے۔ قریش مزدلفہ ہی میں رک جاتے تھے اور دوسرے لوگوں کے ساتھ عرفات نہیں جاتے تھے ان کا خیال تھا کہ ان کے لئے حدودِ حرم سے باہر جانا مناسب نہیں ہے یہ آیت ان کی اصلاح کے لئے ہے اَفِيْضُوْا اور اَفَاضَ دونوں کا مادہ ایک ہے اس کے معنی جاری ہونا۔ چلنا۔ جانا وغیرہ کے ہیں۔ انہیں حکم دیا جا رہا ہے کہ تم وہاں جاکر واپس آؤ جہاں سے لوگ واپس آتے ہیں۔

وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔ وَاسْتَغْفِرُوا امر جمع مذکر۔ (اِسْتَغْفَرَ يَسْتَغْفِرُ اِسْتِغْفَارًا) اس کا مادہ غَفَرَ ہے جس کے معنی ڈھانپنے اور محفوظ کرنے کے ہیں اِسْتِغْفَارٌ گناہوں کی معافی چاہنے کو کہتے ہیں۔ غَفُوْرٌ



Marfat.com

مبالغہ کا صیغہ ہے بہت بچانے والا اور محفوظ رکھنے والا۔ رَحِیْمٌ اس کا مادہ رحم ہے یہ بھی مبالغہ کا صیغہ ہے۔ یعنی بار بار رحم کرنے والا۔

فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ؕ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۝ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| فَ اِذَا | قَضَيْتُمْ | مَنَاسِكَ | كُمْ | فَ اذْكُرُوْا |
| پس جب | پورا کرچکو تم | عبادتیں | اپنی | پس یاد کرو |
| اللّٰهَ | كَ | ذِكْرِكُمْ | اٰبَآءَ | كُمْ |
| اللہ کو | جیسا کہ | یاد کرنا تمہارا | باپوں | اپنے (کو) |
| اَوْ اَشَدَّ | ذِكْرًا | فَ مِنَ | النَّاسِ | مَنْ |
| یا زیادہ تر | یاد کرنا | پس (سے) | لوگوں سے | وہ شخص ہے |
| يَّقُوْلُ | رَبَّنَا | اٰتِنَا | فِى الدُّنْيَا | وَ مَا |
| کہ کہتا ہے | اے ہمارے رب | دے ہم کو | (میں) دنیا میں | اور نہیں |
| لَ هٗ | فِى | الْاٰخِرَةِ | مِنْ خَلَاقٍ | وَ |
| واسطے اسکے | (میں) | آخرت (میں) | کچھ حصہ | اور |
| مِنْ هُمْ | مَنْ | يَّقُوْلُ | رَبَّنَا | اٰتِنَا |
| ان میں سے | وہ شخص ہے | جو کہتا ہے | اے ہمارے رب | دے ہم کو |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| فِی | الدُّنْیَا | حَسَنَةً | وَّ فِی | الْاٰخِرَةِ |
| (میں) | دنیا میں | نیکی | اور (میں) | آخرت میں |
| حَسَنَةً | وَّ قِنَا | عَذَابَ | النَّارِ | اُولٰٓئِكَ |
| نیکی | اور بچا ہم کو | عذاب | آگ کے سے | یہ لوگ ہیں |
| لَ هُمْ | نَصِیْبٌ | مِنْ مَا | كَسَبُوْا | وَ اللّٰهُ |
| واسطے ان کے | حصّہ ہے | اس سے جو | کمایا انہوں نے | اور اللہ |

| |
|---|
| سَرِیْعُ الْحِسَابِ |
| جلد لینے والا ہے حساب کا |

"اور جب تم اپنے مناسک ادا کر رہے ہو تو اللہ کو یاد کرو اپنے باپ دادوں کی یاد کی طرح، بلکہ یہ یاد اس سے بھی بڑھ کر ہو اور لوگوں میں سے کچھ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ اے پروردگار ہمارے ہمیں دنیا (ہی) میں دیدے اور ایسے شخص کا آخرت میں کوئی حصّہ نہیں۔" (۲۰۰)

"اور کوئی ان میں سے ہوتے ہیں جو کہتے ہیں کہ اے پروردگار ہمارے ہم کو دنیا میں (بھی) بہتری دے اور آخرت میں (بھی) بہتری اور ہم کو آگ کے عذاب سے بچائے رکھنا۔" (۲۰۱) "یہ وہ لوگ ہیں جنکے واسطے انکا کمایا ہوا حصّہ ہے اور اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔" (۲۰۲)۔

## تشریحات لغوی و تفسیری مطالب

فَاِذَا فَ پس اِذَا کلمہ توقیت پس جب۔

قَضَیْتُمْ ماضی جمع مذکر حاضر (قَضٰی یَقْضِیْ قَضَاءً) پورا کر چکو۔ مکمل کر چکو۔

مَنَاسِكَكُمْ واحد مَنْسَكٌ ——— النُّسُكُ اَلْعِبَادَةُ وَاخْتُصَّ بِاَعْمَالِ



Marfat.com

الْحَجِّ وَمَنَاسِكُ مَوَاقِفُ الْحَجِّ وَاَعْمَالُهَا (راغب) نُسُک عبادت کو کہتے ہیں اور یہ اعمال حج سے مختص ہیں اور مناسک حج کے اعمال و مواقف کو کہا جاتا ہے

فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا۔ فَ پس اُذْكُرُوا امر جمع مذکر (ذَكَرَ يَذْكُرُ ذِكْرًا) ۔كَذِكْرِكُمْ۔ كَ تشبیہ ذِكْرِ مضاف كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ۔ اٰبَآءَ واحد اب پس اللہ کا ذکر کرو جیسے تم اپنے باپوں (آباء و اجداد) کا ذکر جوش و خروش سے کرتے ہو۔ اَوْ یا کلمہ ترقی بعض نے کہا ہے اَوْ یہاں بَل کے معنی میں ہے۔ اَشَدَّ ذِكْرًا۔ اَشَدَّ افعل التفضیل بلکہ اللہ کا ذکر آباء و اجداد کے ذکر کی بنسبت زیادہ شدید اور پُرزور ہونا چاہیئے۔ ایام جاہلیت میں حج کے بعد اپنے آباء و اجداد کے کارناموں کو فخریہ بیان کرتے اور ایک دوسرے پر تفاخر کرتے، اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ اس غلط روش کو ترک کر کے اللہ کے ذکر کو اس سے زیادہ شدت کے ساتھ کیا کرو۔

فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ فَ پس مِنْ حرف جار بتعیض کے لئے فَمِنَ النَّاسِ یعنی لوگوں میں سے بعض لوگ مَنْ موصول يَّقُوْلُ مضارع واحد مذکر غائب (قَالَ يَقُوْلُ قَوْلًا)

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا ۔اٰتِنَا۔ اٰت امر۔ نَا ضمیر جمع متکلم۔ اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھلائی عطا کر۔ حَسَنَةً ہر قسم کی بھلائی اور نیکی کو کہتے ہیں۔ یعنی وہ صرف دنیا کے منافع اور مال و دولت کی طلب کرتے تھے

وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۔خَلَاقٍ نصیب اور حصہ۔ ایسے شخص کا (جو صرف دنیا کی طلب کرتا ہو) آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔



Marfat.com

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ اور ان میں سے ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں۔
رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا کر۔
وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً آخرت اور دوسری دنیا میں بھی نیکی اور بھلائی عطا کر۔
وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ وقِ امر واحد مذکر غائب امر مَا ضمیر جمع متکلم (وَقٰی یَقِیْ وقایۃ) بچا ہم کو عَذَابَ النَّارِ آگ کے عذاب سے جہنم سے۔

هٰذِهِ الْاٰيَةُ مِنْ جَوَامِعِ الدُّعَاءِ الَّتِیْ عَمَّتْ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ كَانَ اَكْثَرُ دَعْوَةٍ يَدْعُوْ بِهَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (بخاری و مسلم عن انسؓ)۔

یہ آیت ایک جامع دعا ہے جو دنیا اور آخرت کی بھلائی پر مشتمل ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے۔

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ــ اُولٰٓئِكَ اسم اشارہ بعید جمع مذکر نَصِيْبٌ حصہ بہرہ مِمَّا۔ من حرف جار اور مَا موصولہ سے مرکب ہے۔ اس چیز سے كَسَبُوْا ماضی جمع مذکر غائب (كَسَبَ يَكْسِبُ كَسْبًا) انکے لئے حصہ وافر ہے جو کچھ انہوں نے کمایا اور جو کچھ عمل کیا۔

وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ــ سَرِيْعٌ بروزن فعیل سُرْعَةٌ سے فاعل ہے سَرِيْعُ الْحِسَابِ کے معنی ہیں کہ اس کا حساب لازمی طور پر واقع ہو کر رہے گا کوئی امر اسے حساب لینے سے مانع نہیں ہو سکتا۔ وہ اپنے بندوں



Marfat.com

کو بہت جلد ان کے اعمال کے مطابق جزاء وسزا دے گا۔

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ۭ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ | اذْكُرُوا | اللّٰهَ | فِيْٓ | اَيَّامٍ |
| اور | یاد کرو | اللہ (کو) | (میں) | دنوں میں |
| مَّعْدُوْدٰتٍ | فَ مَنْ | تَعَجَّلَ | فِيْ | يَوْمَيْنِ |
| معدود گنتی کے | پس جو کوئی | جلدی کرے | (میں) | دو دن میں |
| فَ لَا | اِثْمَ | عَلَيْ هِ | وَ مَنْ | تَاَخَّرَ |
| پس نہیں | گناہ | اوپر اس کے | اور جو کوئی | تاخیر کرے |
| فَ لَا | اِثْمَ | عَلَيْ هِ | لِ مَنِ | اتَّقٰى |
| پس نہیں | گناہ | اوپر اسکے | واسطے اسکے جو | پرہیزگاری کرے |
| وَ اتَّقُوا | اللّٰهَ | وَ | اعْلَمُوْٓا | اَنَّ |
| اور ڈرو | اللہ سے | اور | جانو | بیشک |
| كُمْ | اِلَيْ هِ | تُحْشَرُوْنَ | | |
| تم | طرف اسکے | اکٹھے کئے جاؤ گے | | |

" اور اللہ کو (ان چند) گنے ہوئے (دنوں) میں (برابر) یاد کرتے رہو۔ جو شخص (ان) دو دنوں میں جلدی کرے اس پر (بھی) کوئی گناہ نہیں اور جو تاخیر کرے اس پر بھی کوئی گناہ نہیں (یہ) اس کے لئے جو ڈرتا رہتا ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو اور



Marfat.com

جانتے ہو کہ تم (سب) اسی کی طرف جمع کئے جاؤ گے۔" (۲۰۳)

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ، فعل امر جمع مذکر (ذَکَرَ یَذْکُرُ ذِکْرًا) اَیَّامٍ مَعْدُوْدَاتٍ۔ اَیَّام واحد یَوْم۔ مَعْدُوْدَاتٍ واحد مَعْدُوْدَة گنتی کے دن اَیَّامٍ مَّعْدُوْدَاتٍ سے مراد ایام تشریق جو یوم النحر کے بعد تین دن ہیں لَا خِلَافَ بَيْنَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْمَعْدُوْدَاتِ اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ.

فَمَنْ پس جس نے۔

تَعَجَّلَ ماضی واحد مذکر غائب (تَعَجَّلَ یَتَعَجَّلُ تَعَجُّلًا) اس کا مادہ عجلت ہے۔ فِيْ يَوْمَيْنِ واحد یوم منیٰ سے واپسی کی صورت میں ۱۰ ذی الحجہ کے بعد دو دن قیام کے بعد یعنی ۱۲ ذی الحجہ کو یا ۱۳ ذی الحجہ کو واپسی۔

فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ: پس اس پر کوئی گناہ نہیں۔ اِثْمٌ گناہ۔ جیسے اَلْبِرّ کا لفظ نیکی کے تمام اقسام کے لئے ایک جامع لفظ ہے اسی طرح اَلْاِثْمُ الْبِرّ کے بالمقابل گناہ کے تمام اقسام پر مشتمل ہے منیٰ سے ۱۲ ذی الحجہ کو واپس آنے یا ۱۳ ذی الحجہ کو واپس آنے پر دونوں صورتوں میں کوئی گناہ نہیں ہے۔ (یعنی منیٰ میں دو دن قیام کرے یا تین دن)۔

وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ: فَ پس مَنْ موصول تَاَخَّرَ ماضی واحد مذکر غائب (تَاَخَّرَ یَتَاَخَّرُ تَاَخُّرًا) باب تفعل۔ جو تاخیر کرے اس پر کوئی گناہ نہیں۔ (یعنی تیسرے دن بھی چاہے قیام کرے)

لِمَنِ اتَّقٰى: لِ لئے۔ واسطے۔ مَنْ موصول اِتَّقٰى ماضی واحد مذکر غائب



Marfat.com

(اِتَّقٰی یَتَّقِیْ اِتِّقَاءً) اس کے لیے جو تقویٰ اختیار کرے تعجیل وتاخیر سے کچھ فرق نہیں پڑتا اصل بنیادی امر تقویٰ ہے اگر تقویٰ نہ ہو تو پھر کوئی بھی صورت مفید نہیں ہو سکتی۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ امر جمع مذکر اور اللہ سے ڈرتے رہو۔

وَاعْلَمُوْٓا امر جمع مذکر (عَلِمَ یَعْلَمُ عِلْمًا)۔ اور جان لو

اَنَّكُمْ اِلَيْهِ۔ اَنَّ کلمہ تحقیق کلام كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر اِلَيْهِ ای اِلَی اللّٰهِ۔ بیشک تم طرف اس کے (اللہ کے)۔

تُحْشَرُوْنَ مضارع مجہول جمع مذکر مخاطب (حَشَرَ یَحْشُرُ حَشْرًا) حَشْرَ کے معنی اکٹھا کرنا۔ جمع کرنا کے ہیں۔ اور اچھی طرح جان لو کہ تم اللہ کی طرف جمع کیے جاؤ گے۔ تقویٰ اختیار کرنے کے لئے اس امر کو پیش نظر رکھنا ہوگا کہ ہم سب کو اللہ کے سامنے پیش ہونا ہوگا اور اپنے اعمال کی جوابدہی کرنا ہوگی۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ۝ وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ۭ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَاۗءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ | مِنَ | النَّاسِ | مَنْ | يُّعْجِبُ | كَ |
| اور | (سے) | لوگوں سے | جو | تعجب میں ڈالتی ہے | تجھے |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| قَوْلُہٗ | فِی الْحَیٰوۃِ | الدُّنْیَا | وَ | یُشْہِدُ |
| بات اسکی | میں زندگی | دنیا میں | اور | وہ گواہ ٹھہراتا ہے |
| اللّٰہَ | عَلٰی | مَا فِیْ | قَلْبِہٖ | وَ ھُوَ |
| اللہ (کو) | اوپر | اسکے جو | دل اسکے میں ہے | اور وہ |
| اَلَدُّ | الْخِصَامِ | وَ اِذَا | تَوَلّٰی | سَعٰی |
| بہت جھگڑالو ہے | جھگڑا کرنیوالوں سے | اور جب | حاکم بنتا ہے | کوشش کرتا |
| فِی الْاَرْضِ | لِ | یُفْسِدَ | فِیْ ھَا | وَ یُھْلِکَ |
| میں زمین میں | تاکہ | فساد برپا کرے | (میں) اس میں | اور ہلاک کرے |
| الْحَرْثَ | وَ النَّسْلَ | وَ اللّٰہُ | لَا یُحِبُّ | الْفَسَادَ |
| کھیتی | اور نسل کو | اور اللہ | نہیں دوست رکھتا | فساد کو |
| وَ اِذَا | قِیْلَ | لَ ہٗ | اتَّقِ | اللّٰہَ |
| اور جب | کہا گیا | واسطے اسکے | ڈر | اللہ سے |
| اَخَذَتْہُ | الْعِزَّۃُ | بِ الْاِثْمِ | فَ | حَسْبُہٗ |
| پکڑتی ہے اسکو | عزت | ساتھ گناہ کے | پس | کافی ہے اسکو |
| جَھَنَّمُ | وَ لَ | بِئْسَ | الْمِھَادُ | وَ مِنَ |
| جہنم | اور البتہ | بدترین | ٹھکانہ ہے | اور (سے) |
| النَّاسِ | مَنْ | یَّشْرِیْ | نَفْسَہٗ | ابْتِغَآءَ |
| لوگوں میں سے | جو | بیچتا ہے | نفس اپنے کو | چاہتے |
| مَرْضَاتِ | اللّٰہِ | وَ اللّٰہُ | رَءُوْفٌ | بِ الْعِبَادِ |
| رضامندی | اللہ کی | اور اللہ | شفقت کرنیوالا ہے | ساتھ بندوں کے |



Marfat.com

"اور لوگوں میں ایسا شخص بھی ہے کہ اس کی گفتگو جو دنیوی غرض سے اچھی معلوم ہوتی ہے اور جو اس کے دل میں ہے اس پر وہ اللہ کو گواہ لاتا ہے۔ درآنحالیکہ وہ شدید ترین دشمن ہے۔" (۲۰۴)

"اور جب پیٹھ پھیر جاتا ہے تو اس دوڑ دھوپ میں رہتا ہے کہ زمین پر فساد کرے اور کھیتی اور جانوروں کو تلف کرے درآنحالیکہ اللہ فساد کو (بالکل) پسند نہیں کرتا۔" (۲۰۵)

"اور جب اس سے کہا جاتا ہے کہ خوفِ خدا کرو تو اسے نخوت گناہ پر (اور زیادہ) آمادہ کر دیتی ہے۔ سو اس کے لئے جہنم بس ہے اور بُری ہے بُری آرامگاہ ہے۔" (۲۰۶)

"اور انسانوں میں کوئی ایسا بھی ہوتا ہے جو اپنی جان (تک) اللہ کی رضا جوئی میں بیچ ڈالتا ہے اور اللہ بندوں کے حق میں بڑا شفیق ہے۔" (۲۰۷)

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

وَمِنَ النَّاسِ اور لوگوں میں سے بعض لوگ۔ کچھ لوگ۔

مَنْ يُعْجِبُكَ قَوْلُهٗ ۔ مَنْ موصول يُعْجِبُكَ مضارع واحد مذکر غائب۔ (اَعْجَبَ يُعْجِبُ اِعْجَاب) تعجب میں ڈالتا ہے۔ قَوْلُهٗ اس کا قول، اس کی بات

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِيْ بمعنی باب یا دربارۂ یعنی دنیا کے بارے میں۔ اَیْ مَا يَقُوْلُ فِيْ اُمُوْرِ الدُّنْيَا وَ اَسْبَابِ الْمَعَاشِ (بیضاوی) اس آیت کا شانِ نزول یہ ہے کہ قبیلہ ثقیف کا ایک وجیہ اور خوش بیان شخص احسن بن شریق جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا تو خوب لمبے چوڑے دعوے کرتا اور بات بات پر اللہ کو گواہ ٹھہراتا لیکن جب مجلس سے اُٹھ کر چلا جاتا تو طرح



Marfat.com

طرح کی شرارتوں سے کام لیتا۔ کَانَ مُنَافِقًا حُسْنُ الْعَلَانِیَةِ وَخُبْثُ الْبَاطِنِ (کبیر) شانِ نزول کا یہ مطلب نہیں کہ آیت کا مدلول صرف اسی شخص تک محدود ہے بلکہ اپنے مفہوم کے لحاظ سے عام ہے اس قسم کے تمام واقعات پر اس کا انطباق ہوسکتا ہے۔

وَیُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰی مَا فِیْ قَلْبِهٖ ۔ یُشْهِدُ مضارع واحد مذکر غائب۔ (اَشْهَدَ یُشْهِدُ اِشْهَادًا) باب افعال اور وہ اللہ کو گواہ ٹھہراتا ہے اس چیز پر جو اس کے دل میں ہے۔

وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ۔ هُوَ ضمیر واحد مذکر غائب۔ اَلَدُّ افعل التفضیل سخت جھگڑالو۔ اس کا مادہ ہے لُدّ ہے الْخِصَامِ مصدر، بمعنی مخاصمت ہے (خَاصَمَ یُخَاصِمُ مُخَاصَمَةً) باب مفاعلہ۔ درآنحالیکہ وہ سخت جھگڑالو اور مخاصمت کرنے والا ہے۔

وَاِذَا اور جب۔

تَوَلّٰی ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے منہ موڑا۔ پیٹھ پھیری تَوَلّٰی کے دوسرے معنی متولی ہوا۔ والی بنا۔ چوں ریاست پیدا کند (شاہ ولی اللہ)۔

سَعٰی فِی الْاَرْضِ لِیُفْسِدَ فِیْهَا ۔ سَعٰی ماضی واحد مذکر غائب (سَعٰی یَسْعٰی سَعْیًا) کلام عرب میں السعی کے معنی عمل کے ہیں (ابن جریر) اس دوڑ دھوپ میں رہتا ہے لِ تعلیل کے لئے یُفْسِدَ مضارع واحد مذکر غائب (اَفْسَدَ یُفْسِدُ اِفْسَادًا) خرابی اور تباہی زمین میں بگاڑ اور تباہی پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

وَیُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ۔ یُهْلِكَ مضارع واحد مذکر غائب (اَهْلَكَ یُهْلِكُ اِهْلَاكًا) افعال۔ اَلْحَرْثَ زمین میں بیج ڈالنے اور اسے زراعت کے لئے تیار کرنے



Marfat.com

کو کہتے ہیں بطور استعارہ اَلْحَرْث کا لفظ عورت کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے النَّسْل کے اصل معنی انفصال عن الشئ کے ہیں اور مراد ی معنی اولاد کے ہیں۔

وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ۔ يُحِبُّ مضارع واحد مذکر غائب (اَحَبَّ يُحِبُّ اِحْبَاب) اَلْفَسَادَ مصدر (فَسَدَ يَفْسِدُ فَسَادًا) بگاڑ۔خرابی اور اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں کرتے

وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ ۔ وَاِذَا اور جب قِيْلَ ماضی مجہول واحد مذکر غائب (قَالَ يَقُوْلُ قَوْلًا) اِتَّقِ امر واحد مذکر غائب (اِتَّقٰى يَتَّقِيْ اِتِّقَاءً) جب اسے کہا جاتا ہے اللہ سے ڈر۔تقویٰ اختیار کر۔

اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ ۔ اَخَذَتْ ماضی واحد مؤنث غائب (اَخَذَ يَاْخُذُ اَخْذًا) پکڑنا آمادہ کرنا ہٗ ضمیر راجع الیٰ "اَلَدُّ الْخِصَامِ" ۔ اَلْعِزَّةُ حمیت اور نخوت بِالْاِثْمِ ۔ با بمعنی لام ہے اسکی حمیت اور نخوت اسے گناہ پر آمادہ کرتی ہے۔

فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ، وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ اس کے لئے جہنم بس ہے اور وہ بدترین ٹھکانہ ہے۔ فَحَسْبُهٗ بس کفایت کرتا ہے اس کے لئے۔ حَسْبُ مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ۔ بِئْسَ فعل ذم۔ بدترین۔ بُرا اَلْمِهَادُ اس کا مادہ مَهْدٌ ہے اور دونوں مصدر ہیں۔ وہ جگہ جو تیار کی گئی ہو۔ جہنم اس کی سزا کے لئے کافی اور جہنم بدترین ٹھکانہ ہے۔ آیت نمبر ۲۰۴ سے ۲۰۶ تک منافقین اور مفسد پرداز لوگوں کا ذکر ہے کہ وہ بلند بانگ جھوٹے دعوے کرتے ہیں اور اپنے مکر و فریب پر پردہ ڈالنے کے لئے بات بات پر قسمیں کھاتے ہیں اور اگرچہ اپنے آپ کو قوم و ملک کا خیر خواہ ظاہر کرتے ہیں لیکن جونہی انہیں اقتدار حاصل ہوتا ہے وہ اپنی نفسانی خواہشات کو پورا کرنے اور ہوسِ اقتدار کی خاطر پوری انسانیت کو تباہ کرنے



Marfat.com

سے بھی نہیں ہچکچاتے وہ اپنے جھوٹے وقار کی وجہ سے کسی حق بات کو قبول نہیں کرتے بلکہ وہ زیادہ سرکشی اور گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں۔ آج خود ہماری قوم میں اس قسم کے مفسد پرداز کثرت سے موجود ہیں

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ۔ وَمِنَ النَّاسِ اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں مَنْ موصول جو کہ يَشْرِيْ نَفْسَهُ مضارع واحد مذکر غائب (شَرٰی يَشْرِيْ شَرَاءً) جو اپنے نفس یعنی اپنے آپ کو بیچتے ہیں۔ مَرْضَاتِ اللّٰهِ واحد مَرْضِيَّة رضائے الٰہی یعنی اللہ کی رضا کے حصول کے لئے اپنی تمام خواہشات کو قربان کر دیتے ہیں۔

وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ اور اللہ رَءُوْفٌ اس کا مادہ رأفت ہے یہ فَعُوْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے بہت مہربان بِالْعِبَادِ واحد عبد ہے عِبَاد کا لفظ شرف و اختصاص کو ظاہر کرتا ہے۔ اس آیت میں مفسد گروہ کے بالمقابل اس گروہ کا ذکر ہے جو ہر بات میں رضائے الٰہی کو پیشِ نظر رکھتا ہے اور اس کے حصول کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بشارت دی ہے کہ میں اپنے ایسے بندوں کے لئے بہت زیادہ مہربان ہوں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ۠ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| يَاَيُّهَا | الَّذِيْنَ | اٰمَنُوا | ادْخُلُوْا | فِى |
| اے | وہ لوگو (کہ) | ایمان لائے ہو | داخل ہو جاؤ | میں |
| السِّلْمِ | كَآفَّةً | وَ لَا | تَتَّبِعُوْا | خُطُوٰتِ |
| اسلام (میں) | پورے طور پر | اور نہ | پیروی کرو | قدموں |
| الشَّيْطٰنِ | اِنَّهٗ | لَكُمْ | عَدُوٌّ | مُّبِيْنٌ |
| شیطان (کی) | بیشک وہ | واسطے تمہارے | دشمن ہے | ظاہر |
| فَاِنْ | زَلَلْتُمْ | مِّنْ بَعْدِ | مَا | جَآءَتْكُمُ |
| پس اگر | تم نے لغزش کی | (سے) بعد | اسکے | آئی تمہارے پاس |
| الْبَيِّنٰتُ | فَاعْلَمُوْٓا | اَنَّ | اللّٰهَ | عَزِيْزٌ |
| واضح دلائل | پس جان لو | بیشک | اللہ | غالب ہے |
| حَكِيْمٌ | هَلْ | يَنْظُرُوْنَ | اِلَّآ | اَنْ |
| حکمت والا ہے | کیا | وہ انتظار کرتے ہیں | مگر | یہ کہ |
| يَّاْتِيَهُمُ | هُمُ | اللّٰهُ | | |
| آوے | ان کے پاس | اللہ | | |
| مِّنَ | الْغَمَامِ | وَالْمَلٰٓئِكَةُ | وَ | قُضِيَ |
| (سے) | بادلوں سے | اور فرشتے | اور | تمام کیا جائے |
| الْاَمْرُ | وَ اِلَى | اللّٰهِ | تُرْجَعُ | الْاُمُوْرُ |
| کام | اور طرف | اللہ کے | پھیرے جاتے ہیں | تمام کام |

"اے ایمان والو! اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے نقش قدم پہ نہ چلو وہ تو تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے پھر اگر تم بعد اس کے کہ



Marfat.com

تمہارے پاس کھلی ہوئی نشانیاں پہنچ چکی ہیں ڈگمگا گئے تو جانتے رہو کہ اللہ بڑا زبردست ہے بڑا حکمت والا ہے۔" (۲۰۹)

"(یہ لوگ) تو بس اسی کا انتظار کر رہے ہیں کہ ان کے پاس اللہ بادل کے سائبانوں میں آجائے اور فرشتے (بھی) اور قصہ ہی ختم ہو جائے اور اللہ ہی کی طرف (سارے) معاملات رجوع کئے جائیں گے۔" (۲۱۰)

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا - یَا کلمہ ندا اَیُّهَا اگر منادی پر الف لام داخل ہو تو مذکر میں اَیُّهَا اور مؤنث میں اَیَّتُهَا کا اضافہ کیا جاتا ہے اَلَّذِیْنَ موصول اٰمَنُوْا ماضی جمع مذکر غائب (اٰمَنَ یُؤْمِنُ اِیْمَانًا)۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔

اُدْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّةً - اُدْخُلُوْا امر جمع مذکر (دَخَلَ یَدْخُلُ دَخْلًا) فِی السِّلْمِ - سِلْمٌ کے لفظی معنی صلح کے ہیں۔ یہاں مراد اسلام ہے کَآفَّةً کا مادہ کف ہے کَفٌّ کے معنی ہتھیلی اور روکنے کے ہیں۔ کاف اور کافہ روکنے والے کو کہتے ہیں۔ کَآفَّةً میں تا مبالغہ کے لئے ہے کسی چیز کے کل کو بھی کافہ کہا جاتا ہے۔ اُدْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّةً کا مطلب یہ ہے کہ مکمل طور پر اسلام میں داخل ہو جاؤ۔ تمہارا سراپا اسلام کے سانچے میں ڈھل جائے۔ کسی قسم کی منافقت یا کوتاہی باقی نہ رہے۔

وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ - اور شیطان کی پیروی نہ کرو۔ وَلَا تَتَّبِعُوْا فعل نہی صیغہ جمع مذکر حاضر اور اتباع نہ کرو خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ واحد خَطْوَةٌ دونوں قدموں کے درمیانی فاصلہ کو کہتے ہیں اور شیطان کے نقشِ قدم پر



Marfat.com

نہ چلو۔

اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۔ اِنَّ تحقیق۔ بیشک ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب شیطان کے لئے ہے لَ واسطے كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر۔ تمہارے لئے عَدُوٌّ دشمن مُّبِيْنٌ بیان سے ہے۔ واضح اور روشن۔ بیشک وہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے۔ آیت کا مطلب یہ ہے کہ مکمل طور پر اسلام میں داخل ہو جاؤ اور ہر ہر بات میں اسلام کے قوانین کی پابندی کرو اسلام کے بتلائے ہوئے راستہ کو چھوڑ کر شیطان کی پیروی نہ کرو۔ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اس میں اپنی طرف سے کمی بیشی کرنا یا بعض امور میں اپنی خواہش کی پیروی کرنا حرام ہے۔

فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ ۔ فا تعقیب کے لئے اِنْ شرطیہ زَلَلْتُمْ ماضی جمع مذکر حاضر۔ تم ڈگمگائے۔ مِنْ بَعْدِ اس کے بعد کہ جَآءَتْكُمُ ماضی واحد مؤنث غائب كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر الْبَيِّنٰتُ واحد بَيِّنَةٌ واضح احکام اگر واضح احکام آنے کے بعد تم ڈگمگائے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت آنے کے بعد اگر تم نے لغزش کی۔

فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۔ فَ جواب کے لئے اِعْلَمُوْا امر جمع مذکر (عَلِمَ يَعْلَمُ عِلْمًا)۔ عَزِيْزٌ غالب و قادر۔ حَكِيْمٌ حکمت والا ہے۔ جس وقت اور جس قدر چاہے سزا دے سکتا ہے۔

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ ۔ هَلْ یہاں استفہامیہ نہیں بلکہ جب اِلَّا کے ساتھ آتا ہے تو نفی کے معنی دیتا ہے۔ يَنْظُرُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (نَظَرَ يَنْظُرُ نَظْرًا) دیکھنا۔ انتظار کرنا۔ اِلَّآ کلمہ استثناء اَنْ (یہ کہ)



Marfat.com

یَاْتِیَ مضارع واحد مذکر غائب هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ۔ وہ کسی بات کے منتظر نہیں مگر یہ کہ اللہ آئے۔

فِیْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِکَةُ۔ ظلل ۔ ظُلَّةٌ کی جمع ہے ایسے بادل کو کہتے ہیں جو سایہ کرے۔ مِنَ تفسیریہ اَلْغَمَامِ واحد غَمَامَةٌ سفید بادل وَالْمَلٰٓئِکَةُ واحد ملك فرشتے۔

وَقُضِیَ الْاَمْرُ ماضی مجہول (قَضٰی یَقْضِیْ قَضَاءً) کسی امر کا فیصلہ کرنا حکم لگانا۔ پورا کرنا مگر یہ کہ اللہ آئے سفید بادلوں کے سایہ میں[1] اور ملائکہ اور اس امر کا فیصلہ ہی ہوجائے۔

وَاِلَی اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ اور سب کام اللہ ہی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں تُرْجَعُ مضارع مجہول واحد مونث غائب (رَجَعَ یَرْجِعُ رَجْعًا) وہ کسی بات کے منتظر نہیں مگر یہ کہ اللہ بادلوں کے سایہ میں اور فرشتے ان کے پاس آئیں اور اس امر کا فیصلہ ہی ہوجائے اور تمام معاملات اللہ ہی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ مفسرین کا اس پر اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ کہیں آنے جانے سے پاک اور بالاتر ہے وہ جسم اور جسمانیت سے بھی منزہ ہے۔

اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کے آنے سے مراد اللہ تعالیٰ کا حکم اور عذاب کا آنا مراد ہے اکثر مفسرین نے اس آیت کو متشابہات سے قرار دیا ہے لیکن امام رازی لکھتے ہیں کہ یہود حق تعالیٰ کی تشبیہ اور تجسم کے قائل تھے قرآن نے یہاں بجنسہ ان کے اعتقاد کو نقل کر دیا ہے کہ یہ بنی اسرائیل اسی خیال میں پڑے ہوئے ہیں کہ "خداوند خدا مع فرشتوں کے بدلیوں پر سوار ہوکر ان کے سامنے آجائے گا اور ہر امر کا قطعی فیصلہ کر کے رکھ دیگا" اگر آیت کا مطلب یہ لیا جائے کہ یہ یہود کا اعتقاد تھا تو پھر کسی اور تاویل



Marfat.com

کی ضرورت نہیں پڑتی۔ جبکہ آیت کے آخری حصہ میں تمام امور کے اللہ کی طرف لوٹائے جانے کی سند موجود ہے جن پر اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فیصلہ دیں گے۔

سَلْ بَنِيٓ اِسْرَآءِيْلَ كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍۭ بَيِّنَةٍ ۭ وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| سَلْ | بَنِيْٓ اِسْرَاءِيْلَ | كَمْ | اٰتَيْنَا | هُمْ |
| سوال کر | بنی اسرائیل سے | کتنی | دیں ہم نے | ان کو |
| مِّنْ | اٰيَةٍ | بَيِّنَةٍ | وَ مَنْ | يُّبَدِّلْ |
| سے | نشانیاں | واضح | اور جوکوئی | تبدیل کرے |
| نِعْمَتِ | اللّٰهِ | مِنْۢ بَعْدِ | مَا | جَاۗءَتْهُ |
| نعمت | اللہ کی کو | (سے) بعد | اسکے کہ | آئی (نعمت) اسکے پاس |
| فَ اِنَّ | اللّٰهَ | شَدِيْدُ | الْعِقَابِ | زُيِّنَ |
| پس بیشک | اللہ | سخت | عذاب دینے والا ہے | زینت دی گئی |
| لِ | الَّذِيْنَ | كَفَرُوا | الْحَيٰوةُ | الدُّنْيَا |
| واسطے | ان لوگوں کے | جو کافر ہوئے | زندگی | دنیا (کی) |
| وَ يَسْخَرُوْنَ | مِنَ | الَّذِيْنَ | اٰمَنُوْا | وَ الَّذِيْنَ |
| اور تمسخر کرتے ہیں | (سے) | ان لوگوں سے | جو ایمان لائے | اور جو لوگ |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اتَّقَوْا | فَوْقَ | هُمْ | يَوْمَ | الْقِيٰمَةِ |
| پرہیزگار ہیں | اوپر | انکے ہیں | دن | قیامت کے |
| وَ اللّٰهُ | يَرْزُقُ | مَنْ يَّشَآءُ | بِ غَيْرِ | حِسَابٍ |
| اور اللہ | رزق دیتا ہے | جسکو چاہے | بغیر | حساب بیشمار |

"(آپ) بنی اسرائیل سے پوچھ دیکھئے ہم نے انہیں کھلی نشانیاں کتنی دے رکھی تھیں اور جو کوئی اللہ کی نعمت کو بدل ڈالے، بعد اس کے کہ وہ اس کو پہنچ چکی ہو تو اللہ بھی سزا دینے میں بڑا سخت ہے۔" (۲۱۱)

"خوشنما کر دی گئی ہے دنیوی زندگی ان لوگوں کی نظر میں جو کافر ہیں اور وہ ان لوگوں سے تمسخر کرتے ہیں جو ایمان لے آئے ہیں درآنحالیکہ جو لوگ ڈرتے رہتے ہیں وہ ان سے (کہیں) اوپر ہوں گے قیامت کے دن اور اللہ جسے چاہتا ہے بیشمار رزق دیتا ہے۔" (۲۱۲)

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

سَلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍۭ بَيِّنَةٍ ۔ سَلْ امر واحد مذکر سَاَلَ يَسْئَلُ سُؤَالًا، اے محمدؐ آپ بنی اسرائیل سے پوچھئے اولادِ یعقوب علیہ السلام کو بنی اسرائیل کہا جاتا ہے۔ كَمْ استفہامیہ۔ کتنی۔ کس قدر اٰتَيْنٰهُمْ۔ اٰتَيْنَا ماضی جمع متکلم هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب دیں ہم نے ان کو اٰيَةٍ علامت نشانی۔ بَيِّنَةٍ۔ بَيِّنٌ واضح۔ روشن۔ نشانیاں۔

بنی اسرائیل سے پوچھئے کہ ہم نے کس قدر انہیں کھلی نشانیاں عطا کیں نزولِ تورات۔ بادشاہت۔ انبیاء کا بھیجنا یہ سب ہماری آیات بیّنات



Marfat.com

تھیں لیکن انہوں نے مسلسل انکارِ حق سے کام لیا۔

وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ

وَمَنْ اور جو کوئی يُبَدِّلْ مضارع واحد مذکر غائب (بَدَّلَ يُبَدِّلُ تَبْدِيْلًا) کسی چیز کے اندر تحریف اور تغیر پیدا کرنے کو تبدیلی کہتے ہیں نِعْمَةَ اللّٰهِ اللہ کی نعمت اس سے مراد اللہ کی ہدایت اور اس کے احکام کو تبدیل کر کے انہیں اپنے لئے ضلالت اور کفر کا باعث بنالیا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ بعد اس کے کہ وہ اس کو پہنچ چکی ہو۔ یعنی نعمتِ الٰہی کے تحقق کے بعد اس سے انکار یا اس میں تغیر و تبدل بہت بڑی گمراہی ہے۔ اللہ کی سب سے بڑی نعمت اسلام ہے اس کی تبدیلی سے مراد اس کا انکار یا اس میں اپنی طرف سے کمی بیشی کرنا ہے اللہ کے نزدیک یہ سب سے بڑا جرم ہے اس لئے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ بیشک اللہ بھی سزا دینے میں بڑا سخت ہے۔ یہ آیت کریمہ خود ہمارے لئے سخت تنبیہ کا باعث ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آخری ہدایت آنے کے بعد اس پر ہمارا پورے طور پر کاربند نہ ہونا اور اس میں اپنی طرف سے کمی بیشی کرنا بہت بڑا جرم ہے جسے معاف نہیں کیا جائے گا۔

زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا زُيِّنَ ماضی مجہول واحد مذکر غائب (زَيَّنَ يُزَيِّنُ تَزْيِيْنًا۔ باب تفعیل) مزیّن کیا گیا لِ واسطے اَلَّذِيْنَ وہ لوگ كَفَرُوا جنہوں نے کفر کیا اَلْحَيٰوةُ الدُّنْيَا دنیوی زندگی خوشنما کر دی گئی ہے ان لوگوں کی نظر میں جو کافر ہیں۔ کافر مادی زندگی اور عیش و عشرت ہی کو سب کچھ سمجھتا ہے

وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۔ يَسْخَرُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب



Marfat.com

(سَخِرَ یَسْخَرُ سَخْرًا) سَخْرٍ کے معنی کسی پر ہنسنا اور اسے ماتحت کر لینے کے ہیں اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں یعنی وہ کافر اہلِ ایمان کا تمسخر اڑاتے ہیں۔ سامانِ دنیا کی قلت کی وجہ سے انہیں حقیر سمجھتے ہیں

وَالَّذِیْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ـــــ وَالَّذِیْنَ اتَّقَوْا اور وہ لوگ جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں فَوْقَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قیامت کے دن ان کفار سے درجہ اور مرتبہ میں بلند تر ہوں گے۔ اہلِ ایمان عِلّیین (بہشت اعلیٰ) میں اور کفار اسفل السافلین میں ہوں گے۔

وَاللّٰهُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔ یَرْزُقُ مضارع واحد مذکر غائب (رَزَقَ یَرْزُقُ رِزْقًا) مَنْ موصول یَشَآءُ مضارع واحد مذکر غائب (شاء یشاء) اشاء) اللہ جسے چاہتا ہے بے شمار رزق دیتا ہے۔

آیت کا مطلب یہ ہے کہ دنیوی جاہ وجلال اور مال و دولت ہرگز معیار حق و صداقت نہیں بلکہ حق و صداقت کا معیار تقویٰ ہے۔ اللہ پر ایمان نہ رکھنے والوں کے پیشِ نظر صرف دنیا ہوتی ہے لیکن خدا پرستوں کی نگاہ حیات اخروی پر ہوتی ہے۔ دنیوی مال و دولت کی کمی کی وجہ سے بے دین لوگ ان کا تمسخر اڑاتے اور انہیں حقیر سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ اصل کامیابی تو اہلِ ایمان ہی کے لئے ہے اس لئے کہ اخروی زندگی میں وہی لوگ جنت کے حقدار ہوں گے۔

كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَّاحِدَةً ۟ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِیّٖنَ مُبَشِّرِیْنَ وَ مُنْذِرِیْنَ ۪ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِیَحْكُمَ بَیْنَ النَّاسِ



Marfat.com

فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ ، وَمَا اخْتَلَفَ فِيهِ إِلَّا الَّذِينَ أُوتُوهُ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ، فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِينَ اٰمَنُوا لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِهِ ، وَاللّٰهُ يَهْدِي مَنْ يَّشَاءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| كَانَ | النَّاسُ | اُمَّةً | وَّاحِدَةً | فَ بَعَثَ |
| تھے | لوگ | اُمت | ایک ہی | پس بھیجا |
| اللّٰهُ | النَّبِيّٖنَ | مُبَشِّرِيْنَ | وَ مُنْذِرِيْنَ | وَ اَنْزَلَ |
| اللہ نے | نبیوں کو | خوشخبری دینے والے | اور ڈرانے والے | اور اتاری |
| مَعَ هُمُ | الْكِتٰبَ | بِ الْحَقِّ | لِ يَحْكُمَ | بَيْنَ |
| ساتھ ان کے | کتاب | ساتھ حق (کے) | تاکہ حکم کریں | درمیان |
| النَّاسِ | فِيْ مَا | اخْتَلَفُوْا | فِيْ هِ | وَ مَا |
| لوگوں کے | میں اس چیز میں کہ | اختلاف کیا انہوں نے | اس میں | اور نہیں |
| اخْتَلَفَ | فِيْ هِ | اِلَّا الَّذِيْنَ | اُوْتُوْ | هُ |
| اختلاف کیا | اس میں | مگر ان لوگوں نے | جو دیئے گئے تھے | اسے |
| مِنْ | بَعْدِ | مَا | جَآءَتْ هُمُ | الْبَيِّنٰتُ |
| (سے) | بعد | اسکے | آئیں انکے پاس | روشن دلیلیں |
| بَغْيًا | بَيْنَ | هُمْ | فَ هَدَى | اللّٰهُ |
| سرکشی سے | درمیان | اپنے | پس ہدایت دی | اللہ نے |
| الَّذِيْنَ | اٰمَنُوْا | لِ مَا | اخْتَلَفُوْا | فِيْ هِ |
| ان لوگوں کو | جو ایمان لائے | واسطے اس چیز کے | اختلاف کیا انہوں نے | اس میں |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| مِنَ الْحَقِّ | بِ اِذْنِ | هٖ | وَ اللّٰهُ | یَهْدِیْ |
| (سے) حق | ساتھ حکم | اپنے کے | اور اللہ | ہدایت کرتا ہے |
| مَنْ | یَّشَآءُ | اِلٰی | صِرَاطٍ | مُّسْتَقِیْمٍ |
| جسے | چاہے | طرف | راستے | سیدھے کے |

"لوگ ایک ہی امت تھے۔ پھر اللہ نے انبیاء بھیجے خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے اور ان کے ساتھ کتبِ حق نازل کیں کہ وہ لوگوں کے درمیان ان باب میں فیصلہ کریں جس میں وہ اختلاف رکھتے تھے اور کسی نے اس میں اختلاف نہیں کیا مگر انہی نے جنہیں وہ ملی تھی انہی کی ضد کے باعث بعد اس کے انہیں کھلی ہوئی نشانیاں پہنچ چکی تھیں۔ پھر اللہ نے اپنے فضل سے انہیں جو ایمان والے تھے وہ امرِ حق بتا دیا جس کے بارے میں وہ اختلاف کر رہے تھے اور اللہ جسے چاہتا ہے راہِ راست بتا دیتا ہے۔" (۲۱۳)

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

کَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً سب لوگ ایک ہی امت تھے۔ کَانَ ماضی واحد مذکر غائب النَّاسُ تمام لوگ۔ اُمَّةً وَّاحِدَةً۔ امۃ موصوف واحد اکی صفت مرکب توصیفی "امۃ" ایسے گروہ اور جماعت کو کہتے ہیں جن میں کسی قسم کا کوئی رابطہ موجود ہو خواہ وہ رابطہ مذہبی ہو یا جغرافیائی ہو۔

فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِیّٖنَ مُبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ۔ فَ تعقیب کے لئے یعنی کچھ مدت کے بعد۔ بَعَثَ فعل ماضی واحد مذکر غائب (بَعَثَ یَبْعَثُ بَعْثًا) بھیجا بُعِثَتْ اور مبعوث اسی سے ہے۔ النَّبِیّٖنَ واحد النَّبِیّ۔ مُبَشِّرِیْنَ واحد



Marfat.com

مُبَشِّرٌ اسم فاعل خوشخبری سنانے والا (بَشَّرَ یُبَشِّرُ تَبْشِیْرٌ)۔ مُنْذِرِیْنَ واحد مُنْذِرٌ اسم فاعل ڈرانے والے (اَنْذَرَ یُنْذِرُ اِنْذَارًا) یعنی اللہ نے انبیاء بھیجے جو اہلِ ایمان کو خوشخبری دینے والے اور اہلِ کفر کو ڈرانے والے تھے۔

وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ اور ان انبیاء کے ساتھ حق کے ساتھ کتب نازل کیں۔ اَنْزَلَ ماضی واحد مذکر غائب (اَنْزَلَ یُنْزِلُ اِنْزَالًا) اتارنا۔ بھیجا۔ مَعَهُمْ ان کے ساتھ ضمیر جمع مذکر غائب کا مرجع النَّبِیّٖنَ ہے اَلْکِتٰبَ پر "ال" جنس کے لئے ہے اور اس سے مراد تمام کتب سماوی ہیں جو مختلف انبیاء پر نازل ہوئیں یُرِیْدُ بِهِ الْجِنْسَ (بیضاوی) بِالْحَقِّ حق کے ساتھ ثابت شدہ امر کو حق کہتے ہیں۔

لِیَحْكُمَ بَیْنَ النَّاسِ فِیْمَا اخْتَلَفُوْا فِیْهِ ۔ لِ تاکہ اس لئے کہ یَحْكُمَ مضارع واحد مذکر غائب (حَكَمَ یَحْكُمُ حُكْمًا) فیصلہ کریں۔ حکم لگائیں۔ یَحْكُمُ میں ضمیر اللہ۔ انبیاء اور کتاب کی طرف راجع ہے فِیْمَا اس چیز میں اخْتَلَفُوْا فِیْهِ ماضی جمع مذکر غائب (اِخْتَلَفَ یَخْتَلِفُ اِخْتِلَافًا) تاکہ وہ لوگوں کے درمیان ان باتوں میں فیصلہ کریں جن میں وہ اختلاف کرتے تھے

وَمَا اخْتَلَفَ فِیْهِ اِلَّا الَّذِیْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَیِّنٰتُ

مَا نافیہ اخْتَلَفَ ماضی واحد مذکر غائب اِلَّا استثناء اَلَّذِیْنَ موصول۔ اُوْتُوْهُ ماضی مجہول جمع مذکر غائب مِنْۢ بَعْدِ مَا اس کے بعد کہ جَآءَتْ ماضی واحد مونث غائب۔ هُمُ ضمیر جمع مذکر غائب اَلْبَیِّنٰتُ، واحد بَیِّنَةٌ واضح دلائل۔ اور کسی نے اس میں اختلاف نہیں کیا مگر انہی لوگوں نے جنہیں وہ کتاب دی گئی تھی اس کے بعد کہ ان کے پاس واضح دلائل



Marfat.com

آچکے تھے۔

بَغْیًا بَیْنَھُمْ۔ بَغْیًا مصدر (بَغٰی یَبْغِیْ بَغْیًا) بغاوت۔ میانہ روی سے تجاوز کرنا۔ آپس کی ضد کی بنا پر مطلب یہ ہے کہ یہ اختلاف اور نزاع باہم عناد اور بغاوت کی وجہ سے پیدا کیا گیا اصل اوامر اور احکام الٰہی میں کوئی اختلاف اور پیچیدگی نہ تھی۔

فَھَدَی اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِیْہِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِہٖ

فَھَدَی اللّٰہُ پس اللہ نے ہدایت دی۔ ماضی واحد مذکر غائب (ھَدٰی یَھْدِیْ ھِدَایَۃً) اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ان لوگوں کو جو ایمان لائے اٰمَنُوْا ماضی جمع مذکر غائب (اٰمَنَ یُؤْمِنُ اِیْمَانًا) لِمَا اخْتَلَفُوْا فِیْہِ۔ لِمَا لام تعلیل مَا موصول اخْتَلَفُوْا ماضی جمع مذکر غائب مِنَ الْحَقِّ حق کے بارے میں بِاِذْنِہٖ۔ اِذْن اجازت اور حکم کو کہتے ہیں۔ آیت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ نے ان لوگوں کو ہدایت دی جو جو ایمان لائے اس حق کی طرف جس میں لوگ اختلاف کرتے تھے اپنے حکم سے یہاں "اذن" کے معنی فضل و توفیق کے ہیں۔ ای بِاِرَادَتِہٖ وَلُطْفِہٖ (بیضاوی)

وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ اللہ ہدایت دیتا ہے جسے چاہے صراطِ مستقیم کی طرف صراطِ مستقیم وہ رستہ ہے جس میں کجی نہ ہو مراد دینِ حق۔ ہدایت صرف اللہ تعالیٰ ہی دے سکتے ہیں کہیں اور سے یہ ہدایت حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور اس ہدایت کے لئے وہ انبیاء کو مبعوث کرتے ہیں۔

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ وَلَمَّا یَاْتِکُمْ مَّثَلُ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِکُمْ مَسَّتْھُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰی یَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ مَتٰی نَصْرُ اللّٰہِ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ ۝



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اَمْ | حَسِبْتُمْ | اَنْ | تَدْخُلُوا | الْجَنَّةَ |
| کیا | گمان کیا تم نے | یہ کہ | تم داخل ہوگے | جنت میں |
| وَ لَمَّا | یَاْتِکُمْ | مَثَلُ | الَّذِیْنَ | خَلَوْا |
| اور (ابھی) نہیں | آئی تم کو | مثال | ان لوگوں کی | کہ گزرے |
| مِنْ | قَبْلِکُمْ | مَسَّتْ | هُمُ | الْبَاْسَآءُ |
| (سے) | پہلے تم سے | پہنچی | ان کو | سختی (فقر) |
| وَ الضَّرَّآءُ | وَ زُلْزِلُوْا | حَتّٰی | یَقُوْلَ | الرَّسُوْلُ |
| اور بیماری | اور ہلا ڈالے گئے | یہاں تک کہ | کہا | رسول نے |
| وَ الَّذِیْنَ | اٰمَنُوْا | مَعَهٗ | مَتٰی | نَصْرُ اللّٰهِ |
| اور ان لوگوں نے | کہ ایمان لائے | ساتھ اسکے | کب (ہوگی) | مدد اللہ (کی) |
| اَلَآ | اِنَّ | نَصْرَ | اللّٰهِ | قَرِیْبٌ |
| خبردار ہو سن لو | بیشک | مدد | اللہ (کی) | قریب ہے |

"کیا تم گمان رکھتے ہو کہ جنت میں داخل ہو جاؤ گے درآنحالیکہ (ابھی) تم پر ان لوگوں کے حالات پیش نہیں آئے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں انہیں تنگی اور سختی پیش آئی اور انہیں ہلا ڈالا گیا یہاں تک کہ پیمبر اور جو لوگ ان کے ہمراہ ایمان لائے تھے بول اٹھے کہ اللہ کی امداد (آخر) کب آئے گی۔ سُن رکھو اللہ کی امداد یقیناً قریب ہی ہے۔" (۲۱۴)

## تشریحات لغوی و تفسیری مطالب

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ — اَمْ کلمۂ استفہام کیا حَسِبْتُمْ ماضی



Marfat.com

جمع مذکر مخاطب (حَسِبَ یَحْسِبُ حِسْبَانٌ) کیا تم نے گمان کیا اور خیال کیا اَنْ مصدریہ۔ یہ کہ تَدْخُلُوْا مضارع جمع مذکر مخاطب (دَخَلَ یَدْخُلُ دَخْلًا) الْجَنَّةَ کیا تم خیال کرتے ہو کہ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

وَلَمَّا یَاْتِکُمْ مَثَلُ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِکُمْ ۔ وَلَمَّا لام تاکید مَا نافیہ یَاْتِکُمْ مضارع واحد مذکر غائب مَثَلُ ایسا بیان جو کسی دوسری چیز سے ملتا جلتا ہو۔ مثال۔ اَلَّذِیْنَ وہ لوگ خَلَوْا ماضی جمع مذکر غائب (خَلَا یَخْلُوْا خُلُوٌّ) گزر چکے ہیں مِنْ قَبْلِکُمْ تم سے پہلے۔ حالانکہ تم پر ایسی صورت اور حالت پیش نہیں آئی جیسی کہ ان لوگوں پر آئی جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔

مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَ الضَّرَّآءُ وَ زُلْزِلُوْا انہیں تنگی اور بیماری نے آگھیرا اور وہ ڈگمگائے مَسَّتْ ماضی واحد مؤنث غائب (مَسَّ یَمَسُّ مَسًّا) چھونا۔ وارد ہونا هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب آ پہنچی ان کو۔ اَلْبَاْسَآءُ اس کا مادہ بُؤس ہے۔ فقدان راحت و آسائش۔ فقر و تنگدستی۔ اَلضَّرَّآءُ مادہ ضرر ہے درد و اذیت۔ بیماری اور تکلیف وَزُلْزِلُوْا ماضی مجہول جمع مذکر غائب (زَلْزَلَ یُزَلْزِلُ زِلْزَالًا) وہ زلزلے میں آ گئے۔ ہلا ڈالے گئے زِلْزَال کے معنی ہیں سخت حرکت دینا۔

حَتّٰى یَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۔ حَتّٰى غایت اور انتہا کے لئے آتا ہے۔ مضارع پہ داخل ہو کر اسے نصب دیتا ہے۔ یہاں تک۔ یَقُوْلَ مضارع واحد مذکر غائب اَلرَّسُوْلُ سے مراد ہر زمانہ کے رسول وَالَّذِیْنَ اور وہ لوگ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ماضی جمع مذکر غائب جو اس کے ساتھ ایمان



Marfat.com

لائے۔ یہاں تک کہ رسول اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے تھے کہنے لگے
مَتٰی نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ  مَتٰی کلمۂ استفہام کب۔
نَصْرُ اللّٰهِ اللہ کی نصرت اور مدد اَلَآ کلمۂ تنبیہ خبردار۔ سُن رکھو اِنَّ کلمۂ تحقیق
کلام نَصْرَ اللّٰهِ اللہ کی نصرت قَرِيْبٌ۔ نَصْرُ اللّٰهِ کی خبر ہے یعنی اللہ کی
نصرت یقیناً نزدیک ہے۔

خطاب براہِ راست اہلِ ایمان سے ہے اور اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ امتِ مسلمہ کو بھی اسی طرح کی آزمائشوں سے گزرنا ہوگا جو سابقہ امتوں کو پیش آئیں تھیں۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ
وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ
فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝

| يَسْـَٔلُوْنَ | كَ | مَاذَا | يُنْفِقُوْنَ | قُلْ |
|---|---|---|---|---|
| سوال کرتے ہیں | تجھ سے | کیا | وہ خرچ کریں | کہہ |
| مَا | اَنْفَقْتُمْ | مِنْ | خَيْرٍ | فَ لِ |
| جو | خرچ کرو تم | (سے) | مال سے | پس واسطے |
| الْوَالِدَيْنِ | وَ الْاَقْرَبِيْنَ | وَ الْيَتٰمٰى | وَ الْمَسٰكِيْنِ | وَ ابْنِ السَّبِيْلِ |
| والدین کے | اور قریبی رشتہ داروں | اور یتیموں کے | اور مسکینوں کے | اور مسافروں کے |
| وَ مَا | تَفْعَلُوْا | مِنْ خَيْرٍ فَ | اِنَّ اللّٰهَ | بِهٖ عَلِيْمٌ |
| اور جو کچھ | تم کرو گے | بھلائی سے پس | بیشک اللہ | ساتھ اسکے جاننے والا ہے |



Marfat.com

"آپ سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں۔ آپ کہہ دیجئے کہ جو کچھ تمہیں مال سے خرچ کرنا ہے سو وہ حق ہے والدین کا اور رشتہ داروں کا اور یتیموں کا اور مسکینوں کا اور بھی جو نیکی کروگے اللہ کو اس کا پورا علم رہتا ہے۔" (۲۱۵)

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

یَسْئَلُوْنَکَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ جہاد بالسیف اور کفار کے ساتھ قتال کے بیان کے ساتھ مالی مصارف کو بیان فرمایا۔ یَسْئَلُوْنَکَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (سَأَلَ یَسْأَلُ سُؤَالٌ) مَاذَا کلمۂ استفہام، کیا۔ یُنْفِقُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (اَنْفَقَ یُنْفِقُ اِنْفَاقٌ) انفاق خرچ کرنے کو کہتے ہیں آپ سے پوچھتے ہیں کہ اپنے مال سے کیا خرچ کریں صحابہ کرام کا یہ سوال طلب مصرف کے لئے تھا نہ کہ طلب ماہیت کے لئے یعنی یہ سوال مصارف خیر کے لئے تھا۔ فریضۂ زکوٰۃ کے علاوہ اگر مال خرچ کیا جائے تو کہاں کیا جائے۔ اس کے جواب میں فرمایا۔

قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَیْرٍ ۔ قُلْ امر واحد مذکر مَا موصول اَنْفَقْتُمْ ماضی جمع مذکر حاضر مِنْ خَیْرٍ ہر قسم کی نیکی اور بھلائی کو خَیْرٍ کہا جاتا ہے پاکیزہ مال کو بھی خیر کہتے ہیں۔ اکثر مفسرین نے اس آیت کا یہ مفہوم لیا ہے کہ فریضۂ زکوٰۃ کے علاوہ دیگر صدقات وغیرہ کے بارے میں ہے۔

فَلِلْوَالِدَیْنِ ۔ والدین تثنیہ، واحد والد اولاد پر سب سے اولین حق والدین کی ضرورت کو پورا کرنا ہے اور ان کے حقوق کی نگہداشت اولاد پر لازم ہے۔

وَالْاَقْرَبِیْنَ جمع اقرب اس کا مادہ قَرِیْب ہے والدین کے بعد دوسرا



Marfat.com

درجہ قریبی اعزہ اور رشتہ داروں کا ہے۔

وَالْيَتٰمٰى واحد یتیم۔ (ایسے بچے والد کے سائے سے محروم ہوں)۔

وَالْمَسٰكِيْنِ واحد مسکین، جو عام ضرورت کے مال و اسباب سے بھی محروم ہو۔ مصارف خیر کی یہ درجہ بندی ایک جامع فہرست ہے۔ والدین، عزیز و اقارب کے بعد یتامیٰ اور مساکین اور آخر میں وَابْنِ السَّبِيْلِ مسافر کو بھی شامل کیا گیا ہے اگر غور کیا جائے تو پتہ چلے گا کہ معاشرہ کا کوئی فرد اس سے مستثنیٰ نہیں کیا گیا۔

وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ وَمَا جو کچھ تَفْعَلُوْا مضارع جمع مذکر حاضر مِنْ خَيْرٍ یعنی عمل خیر سے۔ جو کچھ تم عمل خیر کرتے ہو۔ فَاِنَّ پس یقیناً بِهٖ میں ضمیر کا مرجع خیر ہے عَلِيْمٌ صفت من العلم مطلب یہ ہے کہ خیر کے ان مصارف کے ساتھ اس بات کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ سے ہمارا کوئی عمل پوشیدہ نہیں ہے۔ سورہ بقرہ میں سات سوالات کا ذکر ہے جو صحابہ کرام نے پوچھے تھے۔ ایک سوال سورہ مائدہ میں اور ایک کا بیان سورہ انفال میں ہے۔ چھ سوالات کفار نے پوچھے تھے۔

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| كُتِبَ | عَلَيْ كُمُ | الْقِتَالُ | وَ هُوَ | كُرْهٌ |
| لکھی گئی | اوپر تمہارے | لڑائی جنگ | اور وہ | مکروہ ناگوار |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| لَكُمْ | وَ عَسٰى | اَنْ | تَكْرَهُوْا | شَيْئًا |
| واسطے تمہارے | اور شاید | یہ کہ | ناپسند کرو تم | کسی چیز کو |
| وَ هُوَ | خَيْرٌ | لَّكُمْ | وَ عَسٰى | اَنْ |
| اور وہ | بہتر ہو | واسطے تمہارے | اور شاید | یہ کہ |
| تُحِبُّوْا | شَيْئًا | وَ هُوَ | شَرٌّ | لَّكُمْ |
| دوست رکھو پسند کرو | کسی چیز کو | اور وہ | بری ہو | واسطے تمہارے |
| وَ اللّٰهُ | يَعْلَمُ | وَ اَنْتُمْ | لَا | تَعْلَمُوْنَ |
| اور اللہ | جانتا ہے | اور تم | نہیں | جانتے |

"تمہارے اوپر قتال فرض کر دیا گیا ہے درآنحالیکہ وہ تم پر گراں ہے لیکن کیا عجب کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرتے ہو اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور کیا عجب کہ تم کسی چیز کو پسند کرتے ہو اور وہ تمہارے حق میں (باعثِ) خرابی ہو اور علم تو اللہ ہی رکھتا ہے اور تم علم نہیں رکھتے۔"

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۔ كُتِبَ ماضی مجہول (کتب یَکْتُبُ کِتَابًا) كُتِبَ عَلَيْكُمْ کے معنی ہیں تم پر لازم قرار دیا گیا۔ اَلْقِتَالُ مصدر، باہم جنگ کرنا وَهُوَ اور وہ یعنی "قِتَال كُرْهٌ" ناپسندیدہ۔ ناگوار مصدر بمعنی مفعول مکروہ ہے جیسے نقص بمعنی منقوص ہے۔ لَكُمْ تمہارے لئے۔ کفار سے قتال اور جہاد فرض کیا گیا ہے درآنحالیکہ وہ تم پر ناگوار اور گراں ہے "شَاقٌّ عَلَيْكُمْ مَكْرُوْهٌ طَبْعًا" (بیضاوی)



Marfat.com

وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۔ وَعَسٰى فعل جامد، اس سے مضارع نہیں آتا۔ امام راغب کے نزدیک عَسٰی کے معنی توقع اور امید کے ہیں اَنْ مصدریہ کہ تَكْرَهُوْا مضارع جمع مذکر حاضر (کَرِہَ یَکْرَہُ کَرْھًا) شَيْـًٔا کسی چیز کو۔ ہوسکتا ہے کہ تم کسی چیز کو ناگوار سمجھو۔ وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اور وہ تمہارے لئے بہتر ہو۔

عَسٰی کلمہ ترجی ہوسکتا ہے۔

اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا ۔ اَنْ یہ کہ تُحِبُّوْا مضارع جمع مذکر حاضر (اَحَبَّ یُحِبُّ اِحْبَابًا) ہوسکتا ہے کہ تم کسی چیز کو پسند کرتے ہو۔

وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ اور وہ تمہارے لئے شر اور خرابی کا باعث ہو۔ خَيْر کے مقابل شَرّ کو لایا گیا ہے۔

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۔ يَعْلَمُ مضارع واحد مذکر غائب۔ تَعْلَمُوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر (عَلِمَ یَعْلَمُ عِلْمًا) اللہ تعالیٰ جانتے ہیں اور تم نہیں جانتے ہو۔ اس آیت میں بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا علم کامل اور ظاہر و باطن ہر پہلو کو محیط ہے اس کے برخلاف انسانی علم ناقص اور نامکمل ہے انسان اپنے طور پر کسی چیز کی اچھائی اور برائی کا تعین نہیں کرسکتا۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ آدمی کسی چیز کو پسند کرتا ہے لیکن فی الحقیقت وہ اس کی خرابی کا باعث ہوتی ہے اسی طرح انسان بعض اوقات کسی بات کو ناپسند کرتا ہے حالانکہ انجام کے لحاظ سے وہ اس کے لئے خیر و برکت کا باعث ہوتی ہے۔ اسی بنا پر انسان کو تلقین کی گئی ہے کہ وہ اپنے معاملات اللہ کے سپرد کردے اور کہے وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ



Marfat.com

بالعباد۔ ابتدائی حالات میں مسلمان ہر لحاظ سے کمزور تھے اور کفار سے کسی طرح بھی قتال کی ہمت نہیں کر سکتے تھے لیکن یہی قتال جو ان کے لئے ناگوار تھا آگے چل کر ان کے لئے زندگی اور وقار کا سبب بنا۔

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ، قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ، وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ، وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ، وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ، وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ، وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| يَسْئَلُوْنَ | كَ | عَنِ | الشَّهْرِ | الْحَرَامِ |
| سوال کرتے ہیں | تجھ سے | (سے) | مہینہ | حرمت والے سے |
| قِتَالٌ | فِيْ هِ | قُلْ | قِتَالٌ | فِيْ هِ |
| لڑائی کرنے | میں اس میں | کہہ | لڑائی کرنا | (میں) اس میں |
| كَبِيْرٌ | وَ صَدٌّ | عَنْ سَبِيْلِ | اللّٰهِ | وَ كُفْرٌ |
| بڑا گناہ | اور روکنا | (سے) راستہ | اللہ سے | اور کفر کرنا |
| بِ هٖ | وَ الْمَسْجِدِ | الْحَرَامِ | وَ اِخْرَاجُ | اَهْلِ هٖ |
| ساتھ اسکے | اور مسجد | حرمت والی | اور نکال دینا | وہاں کے رہنے والوں کو |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| مِنْ | اَكْبَرُ | عِنْدَ اللّٰهِ | وَالْفِتْنَةُ | اَكْبَرُ |
| (سے) اس سے | بہت بڑا گناہ ہے | نزدیک اللہ کے | اور فتنہ | بہت بڑا گناہ ہے |
| مِنَ الْقَتْلِ | وَ لَا | يَزَالُوْنَ | يُقَاتِلُوْنَ | كُمْ |
| (سے) قتل سے | اور نہیں | زائل ہونگے | لڑائی کرتے رہیں گے | تم سے |
| حَتّٰى | يَرُدُّوْ | كُمْ | عَنْ | دِيْنِكُمْ |
| یہاں تک | پھیر دیویں | تم کو | (سے) | دین تمہارے سے |
| اِنِ | اسْتَطَاعُوْا | وَ مَنْ | يَّرْتَدِدْ | مِنْ كُمْ |
| اگر | وہ استطاعت رکھیں | اور جو | پھر جاوے گا | (سے) تم سے |
| عَنْ | دِيْنِ هٖ | فَ يَمُتْ | وَ هُوَ | كَافِرٌ |
| سے | دین اپنے سے | پس مرجائے | اور وہ | کافر |
| فَ اُولٰٓئِكَ | حَبِطَتْ | اَعْمَالُ هُمْ | فِى الدُّنْيَا | وَ |
| پس یہی لوگ ہیں | ضائع ہوگئے | عمل ان کے | (ہیں) دنیا میں | اور |
| الْاٰخِرَةِ | وَ | اُولٰٓئِكَ | اَصْحٰبُ | النَّارِ |
| آخرت میں | اور | یہی لوگ | اصحاب | آگ ہیں |
| | هُم | فِيْ هَا | خَالِدُوْنَ | |
| | وہ | (ہیں) اس میں | ہمیشہ رہیں گے | |

"اور آپ سے حرمت والے مہینے کی بابت (یعنی) اس میں قتال کی بابت دریافت کرتے ہیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ اس میں قتال کرنا بڑا (گناہ) ہے اور اس سے کہیں بڑے (جرم) اللہ کے نزدیک اللہ کی راہ سے روکنا اور اللہ سے کفر کرنا اور مسجد حرام سے روک دینا اور اس سے اس کے رہنے والوں کو



Marfat.com

نکال دیتا ہیں اور فتنہ قتل سے (کہیں) بڑھ کر ہے اور یہ لوگ تو تم سے جنگ جاری ہی رکھیں گے تاآنکہ اگر ان کا بس چلے تو تمہیں تمہارے دین سے پھیر ہی کر رہیں اور جو کوئی بھی تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے اور اس حال میں کہ وہ کافر ہے مر جائے تو یہی وہ لوگ ہیں کہ ان کے اعمال دنیا اور آخرت میں اکارت گئے اور یہ اہلِ دوزخ ہیں اسی میں (ہمیشہ) رہنے والے۔" (۲۱۷)

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الشَّھْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِیْہِ، وہ حرمت کے مہینہ میں لڑائی کرنے کے بارے میں تجھ سے پوچھتے ہیں یَسْئَلُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (سَأَلَ یَسْئَلُ سُؤَالًا) کَ ضمیر واحد مذکر حاضر عَنِ الشَّھْرِ الْحَرَامِ حرمت والے مہینہ کے بارے میں قِتَالٍ فِیْہِ" بَدَلِ اشْتِمَال عَنِ الشَّھْرِ الْحَرَامِ" (بیضاوی) حرمت کے مہینہ میں جنگ اور لڑائی کرنے کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ اشہر حرام سے یہاں مراد رجب ہے ۲ھ ۳۰ جمادی الاخری میں بعض صحابہ کرامؓ کا مقابلہ مشرکین سے ہوا حضرت عبداللہ بن جحش کے ہاتھوں ایک مشرک عبداللہ بن الحضرمی مارا گیا۔ صحابہ کرامؓ ۳۰ جمادی الاخریٰ سمجھتے تھے حالانکہ یکم رجب تھی اس مغالطہ کی وجہ سے مشرکین نے طعن زنی شروع کر دی کہ مسلمان حرمت کے مہینوں کا بھی خیال نہیں رکھتے یہاں ایک وضاحت طلب امر یہ ہے کہ کیا اب بھی ان مہینوں میں قتال ممنوع ہے اگر ان ایام میں کفار کی طرف سے جنگ کی ابتدا ہو تو بالاتفاق قتال جائز ہے ائمہ اربعہ مطلقاً جواز کے قائل ہیں اور تحریم القتال کے حکم



Marfat.com

کو منسوخ سمجھتے ہیں

قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ۔ قُلْ امر واحد مذکر (قَالَ يَقُوْلُ قَوْلًا) قِتَالٌ مصدر لڑائی جنگ فِيْهِ اس میں یعنی شہر الحرام میں كَبِيْرٌ صفت ہے موصوف "جرم یا ذنب" محذوف ہے یعنی بہت بڑا گناہ ہے۔

وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ۔ صَدٌّ مصدر (صَدَّ يَصُدُّ صَدًّا) رکنا یا روکنا۔ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ سے مراد اسلام یا وہ امر جو جنت کو اللہ تک پہنچائے (بیضاوی) وَكُفْرٌ بِهٖ انکارِ حق کا ضمیر کا مرجع اللہ کی طرف ہے۔ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اس کا عطف عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ پر نہیں ہے بلکہ فعل محذوف يَصُدُّوْنَ ہے (بیضاوی) کہ دیکھئے کہ اس میں قتال بہت بڑا گناہ ہے اور اللہ کی راہ سے روکنا اور اسکے ساتھ کفر کرنا اور مسجد الحرام سے روکنا۔

وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ۔ اِخْرَاجٌ مصدر (اَخْرَجَ يُخْرِجُ اِخْرَاجًا) نکالنا اَهْلِهٖ اور مِنْهُ دونوں ضمیروں کا مرجع المسجد الحرام ہے اہل ایمان کو مسجد الحرام کا "اھل" کہا گیا ہے۔ اس لئے کہ فی الحقیقت اہلِ ایمان ہی اس کے حقوق کی اہلیت رکھتے ہیں۔

اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ۔ اللہ کے نزدیک اس سے بھی بڑا گناہ ہے۔ شہر الحرام میں "قتال" برا عمل ہے لیکن مسلمانوں سے یہ گناہ عمداً سرزد نہیں ہوا اس کے مقابلہ میں تمہارے کفریہ اعمال اور مسلمانوں کا مکہ سے اخراج اس سے کہیں زیادہ گھناؤنے اور قابل مواخذہ جرم ہیں۔

اس آیتِ کریمہ میں مشرکین کے چار عظیم جرائم کی نشاندھی کی ہے



Marfat.com

کہ تمہارا پہلا جرم یہ ہے کہ تم اللہ کے راستے میں رکاوٹ ڈالتے ہو اور لوگوں کو اسلام قبول کرنے سے روکتے ہو۔ دوم، شرک وکفر کی راہ اختیار کرتے ہو۔ سوم، مسجد الحرام میں دخول اور عمرہ وحج کے ادا کرنے سے روکتے ہو۔ چہارم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو مسجد الحرام اور مکہ سے نکلنے پر مجبور کرتے ہو۔ تمہارے یہ جرائم اتنے عظیم ہیں کہ مسلمانوں کی طرف سے یہ نادانستہ لغزش ان کے مقابل میں کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔

وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ۔ الْفِتْنَةُ اسم مصدر (فَتَنَ يَفْتِنُ فِتْنَةً) دین میں رکاوٹ۔ بدنظمی اور فساد أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ قتل سے بھی زیادہ شدید ہے۔ اس لئے کہ فتنہ بنی نوع انسان کے لئے تباہی اور بربادی کا باعث ہے۔

وَلَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّىٰ يَرُدُّوكُمْ عَنْ دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُوا ۚ

اور وہ تم سے ہمیشہ جنگ کرتے رہیں گے یہاں تک کہ تمہیں تمہارے دین سے لوٹا دیں اگر انہیں طاقت ہو۔ وَلَا يَزَالُونَ۔ لا کلمہ نہی يَزَالُونَ مضارع جمع مذکر غائب (زَالَ يَزَالُ زَالًا) زائل ہونا لَا يَزَالُونَ نہیں زائل ہوں گے۔ متواتر جاری رکھیں گے يُقَاتِلُونَكُمْ مضارع جمع مذکر غائب (قَاتَلَ يُقَاتِلُ مُقَاتَلَةً) كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر۔ وہ تم سے متواتر قتال کرتے رہیں گے حَتَّىٰ یہاں تعلیل کے لئے ہے تاکہ يَرُدُّوكُمْ مضارع جمع مذکر غائب (رَدَّ يَرُدُّ رَدًّا) كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر عَنْ دِينِكُمْ تمہارے دین سے تاکہ وہ تمہیں تمہارے دین سے لوٹائیں۔ رد کریں۔ إِنِ اسْتَطَاعُوا۔ إِن شرطیہ اسْتَطَاعُوا ماضی جمع مذکر غائب (اِسْتِطَاعَ يَسْتَطِيعُ اِسْتِطَاعَةً)



Marfat.com

اگر وہ اس بات کی استطاعت حاصل کریں یہ شرط استبعاد کے لئے ہے یعنی یہ ان کی استطاعت سے بعید ہے۔

وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ ۔ وَ اور مَنْ موصول اور جو کوئی يَّرْتَدِدْ مضارع واحد مذکر غائب (اِرْتَدَّ يَرْتَدُّ اِرْتِدَادًا) باب افتعال ارتداد کے اصل معنی ہیں اس طریق پر لوٹ جانا جس سے آیا تھا عام طور پر اسلام سے کفر کی طرف لوٹ جانے پر بولا جاتا ہے مِنكُمْ تم میں سے۔ تم مسلمانوں میں سے عَنْ دِيْنِهٖ اپنے دین سے یعنی دینِ اسلام سے اور جو شخص تم میں سے اپنے دین سے پھرے

فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ پس وہ مرجائے اس حال میں کہ وہ کافر ہے

فَ پس يَمُتْ مضارع واحد مذکر غائب (مَاتَ يَمُوْتُ مَوْتًا)۔

فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۔ اُولٰٓئِكَ اسم اشارہ جمع حَبِطَتْ ماضی واحد مؤنث غائب (حَبِطَ يَحْبِطُ حَبْطًا) زیادہ کھانے سے پیٹ کے پھول جانے کو کہتے ہیں۔ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ سے ان کے اعمال کا ضائع ہونا مراد ہے۔ امام راغب نے حبط اعمال کی تین صورتیں لکھی ہیں:

اوّل، صرف دنیاوی کام ہوں اور آخرت کا خیال نہ رکھا جائے۔

دوم، آخرت کے لئے عمل کیا جائے لیکن نیت درست نہ ہو، جیسے ریا وغیرہ۔

سوم، اعمالِ صالح کیساتھ کو نیت درست ہو لیکن ان کے بالمقابل بُرے کاموں کی کثرت ہو۔ ان تینوں صورتوں میں اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔

وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۔ اُولٰٓئِكَ وہی لوگ اَصْحَابُ النَّارِ واحد صحب بمعنی اہل النار خَالِدُوْنَ واحد خالد اسم



Marfat.com

فاعل (خَلَدَ یَخْلُدُ خُلود) یہی لوگ آگ والے ہیں اور اسی میں ہمیشہ رہیں گے

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۙ
اُولٰٓئِكَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اِنَّ | الَّذِیْنَ | اٰمَنُوْا | وَالَّذِیْنَ | هَاجَرُوْا |
| بیشک | جو لوگ | ایمان لائے | اور وہ لوگ | جنہوں نے ہجرت کی |
| وَجَاهَدُوْا | فِیْ | سَبِیْلِ اللّٰهِ | اُولٰٓئِكَ | یَرْجُوْنَ |
| اور جہاد کیا | (میں) | راہ میں اللہ کی | وہی لوگ | امیدوار ہیں |
| رَحْمَتَ | اللّٰهِ | وَ اللّٰهُ | غَفُوْرٌ | رَّحِیْمٌ |
| رحمت | اللہ کی | اور اللہ | بخشنے والے | رحم کرنیوالے ہیں |

"بیشک جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا تو یہی لوگ اللہ کی رحمت کی امید رکھیں گے اور اللہ بڑا بخشنے والا ہے بڑا مہربان ہے۔" (۲۱۸)

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۔ اِنَّ کلمۂ تحقیق کلام اَلَّذِیْنَ موصول واحد اَلَّذِیْ ۔ اٰمَنُوْا ماضی جمع مذکر غائب (اٰمَنَ یُؤْمِنُ اِیْمَانًا) بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے۔

وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا اور جنہوں نے ہجرت کی هَاجَرُوْا ماضی جمع مذکر غائب (هَاجَرَ یُهَاجِرُ مُهَاجَرَةً) کسی چیز سے الگ ہو جانے کو ہجرت



Marfat.com

ہجرت کہتے ہیں۔ دارالکفر سے دارالایمان کی طرف خروج کو مہاجرت کہا جاتا ہے اَلْخُرُوْجُ مِنَ الْکُفْرِ اِلٰی دَارِ الْاِیْمَانِ (راغب) ہجرت باطنی بھی یہ ہے جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَلْمُهَاجِرُ مَنْ هَاجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ جس نے اللہ تعالیٰ کی منع کردہ چیزوں کو چھوڑا حقیقی مہاجر وہی ہے۔

وَجٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ماضی جمع مذکر غائب (جَاهَدَ یُجَاهِدُ مُجَاهَدَةً) اور اس کا مادہ جَهْدٌ اور جُهْدٌ ہے۔ طاقت اور مشقت کو کہتے ہیں۔ جہاد کے معنی ہیں دشمن کے مقابلہ کے لئے پوری طاقت اور قوت سے کام لینا۔ امام راغب کہتے ہیں جہاد تین قسم کا ہے:

ظاہر دشمن سے جہاد

شیطان سے جہاد

نفس سے جہاد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہادِ نفس کو اعظم جہاد قرار دیا فرمایا: رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلَى الْجِهَادِ الْاَكْبَرِ اور فرمایا: وَجَاهِدُوْا اَهْوَآءَكُمْ كَمَا تُجَاهِدُوْنَ اَعْدَآءَكُمْ اپنی خواہشات سے جہاد کرو جیسے تم اپنے دشمنوں سے جہاد کرتے ہو۔

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اللہ کی راہ جہاد کو فی سبیل اللہ سے مقید کر دینے کا مقصد یہ ہے کہ جہاد صرف وہ ہوگا جو محض اعلائے کلمۃ الحق اور رضائے الٰہی کے لئے ہو اس کے علاوہ کسی اور مقابلہ کو جہاد نہیں کہیں گے۔

اُولٰٓئِكَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ــــ اُولٰٓئِكَ اسم اشارہ جمع۔ یہی لوگ۔ یَرْجُوْنَ



Marfat.com

مضارع جمع مذکر غائب (رَجَا یَرْجُوْا رجاءً) امیدوار ہیں۔ رَحْمَتَ اللّٰہِ اللہ کی رحمت اور فضل کے صرف یہی لوگ ہی امیدوار ہو سکتے ہیں۔

وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۔ غَفُوْرٌ بروزن فعول صیغہ مبالغہ (غَفَرَ یَغْفِرُ غُفْرًا) بہت زیادہ پردہ ڈالنے والا بخشنے والا۔ رَحِیْمٌ صفت مشبہ ماده رحم بہت مہربان۔ اللہ بہت زیادہ بخشنے والے اور مہربان ہیں۔

یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ ؕ قُلْ فِیْهِمَآ اِثْمٌ کَبِیْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ز وَاِثْمُهُمَآ اَکْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ؕ وَیَسْئَلُوْنَکَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ ۬ قُلِ الْعَفْوَ ؕ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّکُمْ تَتَفَکَّرُوْنَ ۙ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْیَتٰمٰی ؕ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَیْرٌ ؕ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُکُمْ ؕ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰہُ لَاَعْنَتَکُمْ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| یَسْئَلُوْنَ | کَ | عَنِ | الْخَمْرِ | وَالْمَیْسِرِ |
| سوال کرتے ہیں | تجھ سے | (سے) | شراب | اور جوئے کے بارے میں |
| قُلْ | فِیْ | هِمَا | اِثْمٌ | کَبِیْرٌ وَّ مَنَافِعُ |
| کہہ | (میں) ان دونوں | میں گناہ (سے) | بڑا | اور فائدے ہیں |
| لِ | النَّاسِ | وَ اِثْمُ | هُمَا | اَکْبَرُ |
| واسطے | لوگوں کے | اور گناہ | ان دونوں کا | بہت بڑا ہے |
| مِنْ | نَّفْعِ | هِمَا | وَیَسْئَلُوْنَ | کَ |
| (سے) | نفع | ان دونوں کے | اور سوال کرتے ہیں | تجھ سے |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| مَاذَا | يُنْفِقُوْنَ | قُلِ | الْعَفْوَ | كَذٰلِكَ |
| کیا | خرچ کریں | کہہ | حاجت سے زائد (۲) | اسی طرح |
| يُبَيِّنُ | اللّٰهُ | لَكُمُ | الْاٰيٰتِ | لَعَلَّكُمْ |
| بیان کرتا ہے | اللہ | واسطے تمہارے | نشانیاں | تاکہ تم |
| تَتَفَكَّرُوْنَ | فِي الدُّنْيَا | وَ الْاٰخِرَةِ | وَيَسْئَلُوْنَكَ | |
| فکر کرو | میں دنیا | اور آخرت | اور سوال کرتے ہیں | تجھ سے |
| عَنِ | الْيَتٰمٰى | قُلْ | اِصْلَاحٌ | لَّهُمْ |
| سے | یتیموں کے بارے میں | کہہ | اصلاح | واسطے ان کے |
| خَيْرٌ | وَ اِنْ | تُخَالِطُوْا | هُمْ | فَاِخْوَانُكُمْ |
| بہتر ہے | اور اگر | ملاؤ تم | ان کو | پس بھائی ہیں |
| وَ اللّٰهُ | يَعْلَمُ | الْمُفْسِدَ | مِنَ | |
| اور اللہ | جانتا ہے | بگاڑ پیدا کرنیوالے کو | (سے) | |
| وَ لَوْ | شَآءَ اللّٰهُ | لَاَعْنَتَكُمْ | | |
| اور اگر | چاہتا اللہ | البتہ مشکل میں ڈالتا | تم کو | |
| اِنَّ اللّٰهَ | عَزِيْزٌ | حَكِيْمٌ | | |
| بیشک اللہ | غالب | حکمت والا ہے | | |

"(لوگ) آپ سے شراب اور قمار کی بابت دریافت کرتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ ان میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لئے فائدے بھی ہیں اور ان کا گناہ ان کے فائدوں سے کہیں بڑھا ہوا ہے اور (لوگ) آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ کتنا خرچ کریں۔ آپ کہہ دیجئے کہ جتنا آسان ہو، اللہ اسی طرح تمہارے



Marfat.com

لئے کھول کر احکام بیان کرتا ہے تاکہ تم سوچ لیا کرو۔" (۲۱۹)
" دنیا اور آخرت (کے معاملات) میں اور (لوگ) آپ سے یتیموں کے باب میں دریافت کرتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ ان کی مصلحت کی رعایت رکھنا بہتر ہے اور اگر تم ان کے ساتھ (خرچ) میں شامل رکھو تو وہ تمہارے بھائی ہی ہیں۔ اللہ کو علم ہے کہ مفسد (کون) ہے اور مصلح (کون) اور اللہ اگر چاہتا تو تم کو پریشانی میں ڈال دیتا، اللہ یقیناً زبردست ہے حکمت والا ہے۔" (۲۲۰)

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ ۔ یَسْئَلُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب سَأَلَ یَسْأَلُ سُؤَالاً) کَ ضمیر واحد حاضر مذکر۔ سوال کرتے ہیں تجھ سے اَلْخَمْرِ۔ سُمِّیَتْ لِکَوْنِھَا خَامِرَۃً لِمَقَرِّ الْعَقْلِ (راغب) خَمْر کے اصل معنی کسی چیز کو ڈھانک دینے کے ہیں خِمَار بمعنی اوڑھنی اسی سے ہے، ہر وہ مشروب جو عقل کو ڈھانپ دے اور اس پر پردہ ڈال دے اسے خمر کہتے ہیں۔ اَلْمَیْسِرِ مصدر ہے کُلُّ شَیْءٍ فِیْہِ قِمَارٌ فَھُوَ مِنَ الْمَیْسِرِ (تاج) مَیْسِر مصدر میمی یُسْر سے ہے قمار اور جوا کو کہتے ہیں ہر قسم کی لاٹری اور جوا اس میں داخل ہے ان کا یہ سوال خمر اور میسر کی حرمت اور حلت کے بارے میں تھا زمانہ قبل از اسلام میں شراب اور جوا عام تھا اور اسے مہذب سوسائٹی کا ضروری جزو سمجھا جاتا تھا عرب کے علاوہ پوری دنیا اسی لعنت میں گرفتار تھی اسلام نے بنی نوعِ انسان کو اس عذاب سے نجات دلائی۔ شراب کی حرمت بتدریج



Marfat.com

عمل میں لائی گئی سب سے پہلے اس کے ضرر کو بیان کیا اور بعد ازاں اسے مطلق حرام قرار دیا گیا۔ عیسائیت میں آج بھی اسکی حرمت نہیں بلکہ پینے پلانے کو سوسائٹی کے لئے ضروری سمجھا جاتا ہے اسلام نے بتایا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے خواہ وہ قلیل مقدار میں ہو یا کثیر مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهٗ فَقَلِيْلُهٗ حَرَامٌ اس آیت میں شراب اور جوئے کے نقصان اور ضرر کو بتایا۔ سورۃ النساء میں فرمایا: وَلَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكَارٰى اور آخر میں سورۃ المائدہ میں اسے قطعی طور پر حرام قرار دے کر بتایا کہ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ قُلْ فِيْهِمَا اِثْمٌ كَبِيْرٌ ۔ قُلْ کہہ دو، امر واحد مذکر (قَالَ يَقُوْلُ قَوْلًا) فِيْهِمَا ان دونوں یعنی خمر اور میسر میں اِثْمٌ۔ اَلْاَفْعَالُ الْمُبْطِئَةُ عَنِ الثَّوَابِ (راغب) نیکی میں رکاوٹ پیدا کرنے والے افعال کو اِثم کہتے ہیں اَلْاِثْمُ كُلُّهٗ مُحَرَّمٌ جس چیز پہ اثم کا اطلاق ہوگا اس کی قلیل و کثیر تمام مقدار حرام ہوگی۔ كَبِيْرٌ اثم کی صفت ہے یعنی شراب اور جوئے میں بہت بڑا گناہ اور نیکی کی طرف مائل ہونے میں یہ بہت بڑی رکاوٹیں ہیں۔ بعض صحابہؓ کرام حضرت عمرؓ اور حضرت معاذؓ وغیرہ نے حرمت شراب سے پہلے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرنا شروع کر دیا تھا کہ یہ شراب عقل و مال دونوں کو ضائع کرنے والی ہے ہمیں اس کے بارے میں فتویٰ دیجئے۔

وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۔ مَنَافِعُ منفعت کی جمع ہے اس میں کچھ تھوڑے بہت لوگوں کے لئے منافع اور فوائد بھی ہیں ای بِاللَّذَّةِ وَالْفَرَحِ فِی الْخَمْرِ وَاِصَابَةُ الْمَالِ بِلَا كَدٍّ فِی الْمَيْسِرِ (جلالین) اس آیت نے یہ بات واضح کر دی کہ کسی چیز کے جزوی منافع اس چیز کی حرمت پر اثر انداز نہیں ہوتے



Marfat.com

ہر چیز میں کچھ نہ کچھ اچھائی کا جزو بھی ہوتا ہے لیکن بحیثیت مجموعی چونکہ وہ ضرر رساں ہوتی ہے اس لئے اسے حرام قرار دیا جاتا ہے۔

وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ۔ اِثْم مضاف هُمَا ضمیر تثنیہ مضاف الیہ مبتدا اکبر اس کی خبر ہے مِنْ نَّفْعِهِمَا متعلق بخبر۔ اور ان دونوں کا اثم ان کے منافع سے کہیں بڑا ہے اس لئے عقلِ سلیم کے لحاظ سے یہ دونوں حرام ہیں یہ آیت بطور خود ان ہر دو کی حرمت کے لئے کافی ہے۔ خمر اور میسر کی بندش کا فخر صرف اسلام کو حاصل ہے۔ اہل یورپ باوجود انتہائی کوشش کے اس کا انسداد نہ کر سکے۔ سر ولیم میور لکھتا ہے:

"اسلام فخر کے ساتھ کہہ سکتا ہے کہ ترک میکسٹی میں جیسا وہ کامیاب ہوا ہے کوئی اور مذہب نہیں ہو سکا۔" (لائف آف محمدؐ)

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۔ يَسْـَٔلُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (سَأَلَ يَسْأَلُ سُؤَالًا) وہ سوال کرتے ہیں كَ ضمیر واحد حاضر۔ وہ تجھ سے پوچھتے ہیں مَاذَا کلمہ استفہام (کیا) يُنْفِقُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (اَنْفَقَ يُنْفِقُ اِنْفَاق) کہ وہ کیا خرچ کریں۔ یعنی زکوٰۃ کے علاوہ تمام خیراتی کاموں میں کیا خرچ کیا جائے

قُلِ الْعَفْوَ امر واحد مذکر (قَالَ يَقُوْلُ قَوْلًا) اَلْعَفْوَ مصدر ہے امام راغب لکھتے ہیں اَلْعَفْوُ مَا يَسْهُلُ اِنْفَاقُهٗ جس کا خرچ کرنا سہل ہو۔ حضرت ابن عمرؓ اور دوسرے صحابہ کرام کے نزدیک اپنی ضرورت سے زائد مال کو عفو کہا جاتا ہے۔

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۔ كَذٰلِكَ کلمہ تشبیہ



Marfat.com

اسی طرح یُبَیِّنُ واحد مذکر غائب (بَیَّنَ یُبَیِّنُ تَبْیِیْنَ) اس کا مادہ 'بیان' ہے۔ کسی چیز کی وضاحت کو 'بیان' کہتے ہیں لَکُمُ تمہارے لئے اَلْاٰیٰتِ واحد آیت۔ علامت۔ نشانی تمہارے لئے اپنی آیات کو وضاحت سے بیان فرماتا ہے۔ لَعَلَّ حرف ترجی یَکُوْنُ للشئ القَرِیْب الَّذِیْ یَتَوَقَّعُ حُصُوْلُہٗ وہ قریب چیز جس کے حصول کی توقع ہو۔ امید ہے کہ تم تَتَفَکَّرُوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر (تَفَکَّرَ یَتَفَکَّرُ تَفَکُّرًا) فکر کے معنی سوچنا اور غور کرنا ہیں تاکہ تم تفکر اور سوچ و بچار سے کام لینے لگو۔

فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ دنیا اور آخرت کے تمام معاملات میں انسان جب یکسوئی سے دنیا اور آخرت کے بارے میں غور و فکر سے کام لے گا تو دنیا کی بے ثباتی اور بے وقعتی اس پر روشن ہو جائے گی۔

آیت نمبر ۲۱۵ یَسْئَلُوْنَکَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ میں مال کے مصرف کے بارے میں سوال تھا یہاں اس آیت میں مقدار کے بارے میں سوال ہے کہ کتنا مال خرچ کریں۔

وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْیَتٰمٰی ۔ یَسْئَلُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب لَ ضمیر واحد مذکر حاضر الْیَتَامٰی یتیم کی جمع ہے۔ آپ سے یتیموں کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ کیا ان کے اخراجات کا حساب الگ رکھا جائے یا اپنے حساب کے ساتھ شامل کیا جائے

قُلْ اِصْلَاحٌ لَّھُمْ خَیْرٌ ۔ قُلْ امر واحد مذکر اِصْلَاحٌ مصلحت بھلائی (اَصْلَحَ یُصْلِحُ اِصْلَاحًا) خَیْرٌ ان کی مصلحت اور بھلائی کو پیش نظر رکھنا ان یتیموں کے لئے بہتر اور زیادہ مناسب ہے۔



Marfat.com

وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ اِنْ شرطیہ اگر تُخَالِطُوْا مضارع جمع مذکر حاضر رخَالَطَ یُخَالِطُ مُخَالَطَةً اس کا مادہ خلطہ ہے۔ دو چیزوں کے آپس میں ملانے کو کہتے ہیں۔ دوست۔ شریکِ کار اور ہمسایہ کو اسی بنا پر خلیط کہا جاتا ہے۔ مخالطت سے مراد شرکت یا باہم مل جل کر رہنا ہے۔ هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب۔

فَاِخْوَانُكُمْ ف پس اِخْوَان۔ اخ کی جمع ہے اخ کا لفظ انتہائی اخلاص اور یگانگت کا مظہر ہے۔ پس وہ تمہارے بھائی ہیں یعنی ان سے اپنے سگے بھائیوں جیسا سلوک کرنا ہے۔

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ۔ يَعْلَمُ مضارع واحد مذکر غائب۔ الْمُفْسِدَ اسم فاعل (اَفْسَدَ يُفْسِدُ اِفْسَادٌ) اس کا مادہ فساد ہے الْمُصْلِحِ اسم فاعل (اَصْلَحَ يُصْلِحُ اِصْلَاحًا) اس کا مادہ صلاح ہے اور اللہ تعالیٰ جانتے ہیں کون مفسد اور کون مصلح ہے۔

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ۔ لَوْ کلمۂ شرط لَاَعْنَتَ لام تاکید اَعْنَتَ ماضی واحد مذکر غائب (اَعْنَتَ يُعْنِتُ اِعْنَاتًا) عَنَتٌ کے معنی ہیں کسی ایسے امر میں مبتلا ہونا جس میں ضائع ہونے کا خطرہ ہو اور اگر اللہ چاہے تو تمہیں شدت اور تکلیف میں مبتلا کر دے۔

اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۔ عزیز اور حکیم دونوں صفت مشبہ ہیں مبالغہ پر دلالت کرتی ہیں۔ عزیز وہ جو غالب ہو مغلوب نہ ہو جس پر کوئی غلبہ نہ پا سکے۔ یقیناً اللہ غالب اور حکمت والے ہیں۔



Marfat.com

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ۚ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ۚ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ۗ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۖ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ لَا | تَنْكِحُوْا | الْمُشْرِكٰتِ | حَتّٰى | يُؤْمِنَّ |
| اور نہ | نکاح کرو | مشرکہ عورتوں سے | یہاں تک | وہ ایمان لائیں |
| وَ لَ | اَمَةٌ | مُّؤْمِنَةٌ | خَيْرٌ | مِّنْ |
| اور البتہ | لونڈی | ایمان والی | بہتر ہے | (سے) |
| مُّشْرِكَةٍ | وَّ لَوْ | اَعْجَبَتْ | كُمْ | وَ لَا |
| مشرکہ سے | اور اگرچہ | تعجب میں ڈالے | تم کو | اور نہ |
| تُنْكِحُوْا | الْمُشْرِكِيْنَ | حَتّٰى | يُؤْمِنُوْا ۚ | وَ لَ |
| نکاح کرو | مشرک مردوں سے | یہاں تک | کہ وہ ایمان لائیں | اور البتہ |
| عَبْدٌ | مُّؤْمِنٌ | خَيْرٌ | مِّنْ | مُّشْرِكٍ |
| غلام | ایمان والا | بہتر ہے | (سے) | مشرک سے |
| وَ لَوْ | اَعْجَبَ | كُمْ | اُولٰٓئِكَ | يَدْعُوْنَ |
| اور اگرچہ | خوش لگے | تم کو | یہ لوگ | بلاتے ہیں |
| اِلَى | النَّارِ | وَ اللّٰهُ | يَدْعُوْا | اِلَى |
| طرف | آگ کے | اور اللہ | بلاتا ہے | طرف |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| الْجَنَّةِ | وَالْمَغْفِرَةِ | بِاِذْنِهٖ | ۚ | وَيُبَيِّنُ |
| جنت کے | اور بخشش کے | ساتھ حکم | اپنے کے | اور بیان کرتا ہے |
| اٰيٰتِهٖ | ۚ | لِلنَّاسِ | لَعَلَّهُمْ | يَتَذَكَّرُوْنَ |
| نشانیاں | اپنی | واسطے لوگوں کے | تاکہ وہ | نصیحت پکڑیں |

"اور نکاح مشرک عورتوں کے ساتھ نہ کرو جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں کہ مؤمنہ کنیز تک بہتر ہے (آزاد) مشرک عورت سے اگرچہ وہ تمہیں پسند ہو اور اپنی عورتوں کو بھی مشرکوں کے نکاح میں نہ دو جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں اور مؤمن غلام تک بہتر ہے مشرک (آزاد) سے اگرچہ وہ تمہیں پسند ہو۔ وہ لوگ دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ جنت و مغفرت کی طرف بلا رہا ہے اور لوگوں سے اپنے احکام کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔" (۲۲۱)

## تشریحات لغوی و تفسیری مطالب

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ۔ لَا نہی تَنْكِحُوْا مضارع جمع مذکر حاضر (نَكَحَ يَنْكِحُ نِكَاحًا) الْمُشْرِكَاتِ جمع مُشْرِكَةٌ "کافر اور غیر مسلم عورت۔ امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک ہر قسم کی غیر مسلم عورت سے نکاح ناجائز ہے۔ لیکن امام ابوحنیفہ کے نزدیک اہل کتاب سے نکاح جائز ہے حَتّٰى غایت اور انتہا کے لئے يُؤْمِنَّ مضارع جمع مؤنث غائب (اٰمَنَ يُؤْمِنُ اِيْمَانًا) اور مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو حتکہ وہ ایمان لائیں۔ اس قید سے پتہ چلتا ہے کہ نکاح میں دینی و اعتقادی وحدت



Marfat.com

ویگانگت لازمی ہے۔ اسلام نسلی، قومی اور جغرافیائی امتیازات کو در خور اعتنا نہیں سمجھتا لیکن وحدت دینی کو لازم قرار دیتا ہے۔

وَلَاَمَةٌ مُؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ لام تاکید کے لئے اَمَةٌ مملوکہ عورت۔ باندی مُؤْمِنَةٌ۔ اَمَةٌ کی صفت ہے خَيْرٌ بہتر ہے مِّنْ مُّشْرِكَةٍ مشرکہ سے ــــ لَاَمَةٌ مُؤْمِنَةٌ مبتدا خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ خبر ہے اور جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔ مومن باندی مشرک۔ آزاد عورت سے بہتر ہے۔

وَلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ۔ وَلَوْ کلمہ شرط اَعْجَبَتْ ماضی واحد مؤنث غائب۔ (اَعْجَبَ يُعْجِبُ اِعْجَابًا) حیرت میں ڈالنا كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر۔ اور اگرچہ وہ تمہیں اپنے حسن وجمال کے لحاظ سے حیرت میں کیوں نہ ڈالے۔ زیادہ پسند کیوں نہ آئے لیکن اس کے مقابل مؤمن باندی ہر لحاظ سے تمہارے لئے بہتر ہے۔

وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا۔ وَلَا تُنْكِحُوْا فعل نہی جمع مذکر حاضر (اَنْكَحَ يُنْكِحُ اِنْكَاحًا) باب افعال الْمُشْرِكِيْنَ واحد مُشْرِكٌ۔ حَتّٰى یہاں تک کہ يُؤْمِنُوْا مضارع جمع مذکر غائب (اٰمَنَ يُؤْمِنُ اِيْمَانًا) اور نہ نکاح میں دو اپنی عورتیں مشرکوں کو حتی کہ وہ ایمان لائیں کسی مسلمان عورت کا مشرک مرد سے نکاح جائز نہیں ہے یہاں بھی مشرکین سے ہر قسم کے کافر مراد ہیں اس آیت سے بعض مفسرین نے ولایتِ نکاح کا وجوب نکالا ہے۔ وَ هٰذِهِ الْاٰيَةُ دَلِيْلٌ بِالنَّصِّ عَلٰى اَنْ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ (قرطبی)

وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ۔ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ لام تاکید عَبْدٌ موصوف مؤمن صفت مبتدا خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ اس کی خبر ہے



Marfat.com

وَلَوْ بمعنی اَنْ اگرچہ اَعْجَبَ ماضی واحد مذکر غائب کُمْ ضمیر جمع حاضر مؤمن غلام مشرک آزاد مرد سے بہتر ہے اگرچہ وہ تمہیں حیرت میں کیوں نہ ڈالے اور پسند کیوں نہ آئے۔ یہاں بھی وجہ ترجیح اسلام ہے۔ حسن و جمال تعلیم و دیگر تمام خوبیاں اس کے مقابل ہیچ ہیں اور درخورِ اعتنا نہیں۔

اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ اُولٰٓئِكَ اسم اشارہ جمع یہی لوگ يَدْعُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (دَعَا يَدْعُوْ دَعْوَةً) وہ دعوت دیتے ہیں اِلَى النَّارِ آگ کی طرف یعنی ایسے اعمال کی طرف جو موجب جہنم ہیں۔ اَی الکُفْرُ اَلْمُؤَدِّی اِلَی النَّارِ (بیضاوی) کفر جہنم کی طرف پہنچاتا ہے۔

وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ۔ يَدْعُوْا مضارع واحد مذکر غائب۔ دعوت دیتا ہے۔ اَلْمَغْفِرَةِ اس کا مادہ غَفَرَ یَغْفِرُ غُفْرَانَ ہے مَغْفِرَةٌ کے معنی بخشش اور معافی کے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ بذریعہ اسلام تمہیں ایسے طریقۂ حیات کی دعوت دیتے ہیں جو جنت اور مغفرت کا سبب بنتا ہے بِاِذْنِهٖ اذن کے معنی توفیق و ارادہ کے ہیں۔

وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۔ وَيُبَيِّنُ مضارع واحد مذکر غائب (بَیَّنَ یُبَیِّنُ تَبْیِیْنًا) واضح کرنا۔ بیان کرنا اٰیٰتِهٖ جمع آیت کی نشانات مراد احکام لِلنَّاسِ تمام انسانوں کے لئے لَعَلَّ تاکہ امید ہے کہ يَتَذَكَّرُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (تَذَکَّرَ یَتَذَکَّرُ تَذَکُّرًا) اس کا مادہ ذکر ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں وہ اپنی آیات و احکام لوگوں کے لئے بیان کرتا ہے تاکہ لوگ نصیحت حاصل کر سکیں اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے شرک اور مشرکین کے بارے میں بتایا ہے کہ شرک



Marfat.com

تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ مشرکین کے ساتھ کسی قسم کا میل جول نہ رکھا جائے اس بات کو سختی سے پیش نظر رکھا جائے کہ مشرک مرد اور عورت سے کسی صورت نکاح نہ کیا جائے لیکن کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ آج توحید کے دعویداروں نے عیسائی اور یہودی مشرک عورتوں کو اپنے گھروں کی زینت بنا رکھا ہے۔ عیسائی تثلیث کے قائل ہیں اور یہود شرک کے علاوہ مسلمانوں کے بدترین دشمن ہیں۔

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ۭ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَاۗءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۝ نِسَاۗؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۠ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۡ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

| وَيَسْـَٔلُوْنَ | كَ | عَنِ | الْمَحِيْضِ | قُلْ هُوَ |
|---|---|---|---|---|
| اور سوال کرتے ہیں | تجھ سے | (سے) | حیض سے | کہہ وہ |
| اَذًى | فَ اعْتَزِلُوا | النِّسَاۗءَ | فِي الْمَحِيْضِ | وَلَا |
| اذیت۔ ناپاکی ہے | پس کنارہ کرو | عورتوں سے | حیض میں | اور نہ |
| تَقْرَبُوْا | هُنَّ | حَتّٰى | يَطْهُرْنَ | فَاِذَا |
| قریب جاؤ | ان کے | یہاں تک | وہ پاک ہوں | پس جب |
| تَطَهَّرْنَ | فَ اْتُوْا | هُنَّ | مِنْ حَيْثُ | اَمَرَكُمُ |
| وہ اچھی طرح پاکیزہ ہوں | پس جاؤ | ان کے پاس | اس جگہ سے کہ | حکم کیا تم کو |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اللّٰہُ | اِنَّ اللّٰہَ | یُحِبُّ | التَّوَّابِیْنَ | وَ یُحِبُّ |
| اللہ نے | بیشک اللہ | دوست رکھتا ہے | توبہ کرنیوالوں کو | اور دوست رکھتا ہے |
| الْمُتَطَهِّرِیْنَ | نِسَآءُ | کُمْ | حَرْثُ | لَّکُمْ |
| پاک رہنے والوں کو | عورتیں | تمہاری | کھیتیاں ہیں | واسطے تمہارے |
| فَ اْتُوْا | حَرْثَ کُمْ | اَنّٰی | شِئْتُمْ | وَ قَدِّمُوْا |
| پس جاؤ | کھیت اپنے میں | جس طرح | چاہو تم | اور آگے بھیجو |
| لِ اَنْفُسِ | کُمْ | و اتَّقُوا | اللّٰہَ | وَ اعْلَمُوْا |
| واسطے جانوں | اپنی کے | اور ڈرو | اللہ سے | اور جان لو |
| اَنَّ کُمْ | مُلٰقُوْا | ہُ | و بَشِّرِ | الْمُؤْمِنِیْنَ |
| بیشک تم | ملاقات کرنیوالے ہو | اس سے | اور خوشخبری دے | ایمان والوں کو |

"اور لوگ آپ سے حیض کا حکم دریافت کرتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ وہ ایک (طرح کی) گندگی ہے۔ پس تم عورتوں کو حیض کے دوران میں چھوڑے رہو اور جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں ان سے قربت نہ کرو۔ پھر جب وہ پاک ہو جائیں تو ان کے پاس آؤ۔ جس جگہ سے اللہ نے تمہیں اجازت دے رکھی ہے۔ بیشک اللہ محبت رکھتا ہے توبہ کرنے والوں سے اور محبت رکھتا ہے پاک صاف رہنے والوں سے۔" (۲۲۲)

"تمہاری بیویاں تمہاری کھیتی ہیں سو تم اپنے کھیت میں آؤ جس طرح چاہو اور اپنے حق میں آئندہ کے لئے کچھ کرتے رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور یقین رکھو کہ تمہیں اس سے ملنا ہے اور آپ ایمان والوں کو خوشخبری سنا دیجئے۔" (۲۲۳)



Marfat.com

# تشریحات لغوی وتفسیری مطالب

وَيَسْئَلُوْنَكَ مضارع جمع مذکر غائب (سَاَلَ يَسْأَلُ سُؤَالًا) كَ ضمیر واحد مذکر حاضر سوال کرتے ہیں تجھ سے۔

عَنِ الْمَحِيْضِ ۔حیض کے بارے میں ۔ محیض مصدر میمی ہے۔ سیلان الدّم کو کہتے ہیں۔ محیض سے مراد حیض اور وقتِ حیض ہے۔

قُلْ هُوَ اَذًى ۔ قُلْ امر واحد حاضر هُوَ ضمیر محیض کے لئے اذًی کنایہ عَنِ الْقَذَرِ عَلَى الْجُمْلَةِ (قرطبی) معمولی سی مکروہ یا ناپسندیدہ بات کو اَذًی کہا جاتا ہے اگر زیادہ ہو تو اسے ضرر کہتے ہیں

فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ ۔ فَاعْتَزِلُوْا امر جمع مذکر (اِعْتَزَلَ يَعْتَزِلُ اِعْتِزَال) افتعال مادہ عَزْل ہے۔ الگ ہونے۔ جدا ہونے کو کہتے ہیں۔ اس سے مراد عورت سے الگ رہنا ہے پس ایام حیض میں عورتوں سے الگ رہو۔

وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۔ لَا تَقْرَبُوْا فعل نہی جمع مذکر حاضر (قَرُبَ يَقْرَبُ قُرْبًا) هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب حَتّٰى یہاں تک کہ۔ يَطْهُرْنَ مضارع جمع مؤنث غائب (طَهَرَ يَطْهُرُ طُهْرًا) طُہر نجاست کی نقیض ہے یہاں اس سے مراد حیض سے پاک ہونا ہے اور ان کے نزدیک نہ جاؤ یہاں تک وہ پاک ہولیں۔

فَاِذَا تَطَهَّرْنَ ۔ اِذَا کلمہ شرط تَطَهَّرْنَ ماضی جمع مؤنث غائب (تَطَهَّرَ يَتَطَهَّرُ تَطَهُّرًا) باب تفعّل اور جب خوب پاک اور صاف ہولیں یعنی غسل



Marfat.com

نجس کا آنا بند ہو جائے اور عورت غسل کرلے یہ غسل عورت کے لئے واجب ہے

فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ۔ فَ جواب شرط اَتُوْ امر جمع مذکر هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب پس ان کے پاس آؤ مِنْ حَيْثُ جہاں سے جس جگہ سے (ظرف مکان) اَمَرَكُمُ اللّٰهُ اللہ نے حکم دیا یعنی فطری اور جائز طریقہ کے مطابق.

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۔ اِنَّ بیشک يُحِبُّ مضارع واحد مذکر غائب (اَحَبَّ يُحِبُّ اِحْبَابًا) دوست رکھتا ہے۔ التَّوَّابِيْنَ واحد تَوَّاب بر وزن فعّال مبالغہ کا صیغہ ہے۔ بہت توبہ کرنے والوں کو وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔ يُحِبُّ مضارع واحد مذکر غائب الْمُتَطَهِّرِيْنَ واحد الْمُتَطَهِّرُ اسم فاعل جمع مذکر ظاہر و باطن دونوں کی طہارت کے لئے مستعمل ہے یقیناً اللہ توبہ کرنے والوں اور ظاہر و باطن ہر دو کو پاکیزہ رکھنے والوں کو دوست رکھتا ہے

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۔ نِسَآءُكُمْ ترکیب اضافی مبتداء اور حَرْثٌ لَّكُمْ اس کی خبر ہے حَرْثٌ کھیتی کو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عورتیں تمہاری کھیتی ہیں۔ کھیتی تخم ریزی اور فصل کی برداشت کے لئے ہوتی۔ عورت سے ہمبستری کا مقصد محض شہوت رانی اور لذت نہیں بلکہ حصولِ اولاد ہے اس سے ضمناً منع حمل کے مسئلے پہ بھی روشنی پڑتی ہے۔

فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۔ فَاْتُوْا امر جمع مذکر (اَتٰى يَاْتِيْ اِتْيَانًا) حَرْثَكُمْ ترکیب اضافی مفعول اَنّٰى حالت اور مکان دونوں پہ دلالت کرتا ہے۔



Marfat.com

اور اَیْنَ و کَیْفَ کے معنی میں ہے (راغب) اَنّٰی عام طور پر کَیْفَ کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے اَیْنَ کے معنی میں کَمْ (المنار) یہاں اَنّٰی شِئْتُمْ کے معنی ہیں کَیْفَ شِئْتُمْ یعنی جس طرح سے تم چاہو۔ ای مُقْبِلَاتٌ وَ مُدْبِرَاتٌ وَمُسْتَلْقِیَاتٌ یعنی بذلک موضع الولد (قرطبی) بعض گمراہوں نے اَنّٰی شِئْتُمْ سے "مکان" کے معنی نکالے ہیں یعنی فرج کے علاوہ دبر میں بھی جماع کر سکتے ہیں لیکن جمہور اہلِ اسلام نے ایسا کہنے والوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے اس لئے کہ یہ بدکاری اسلام میں مطلقاً حرام ہے اور حدیث میں اس کی سخت وعید ہے۔ البتہ اَنّٰی کے معنی مَتٰی کے بھی آتے ہیں "ای متی شِئْتُمْ مِن لَیْلٍ اَوْ نَهَارٍ" یعنی رات اور دن میں جس وقت چاہو۔

وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ۔ وَقَدِّمُوْا فعل امر جمع مذکر (قَدَّمَ یُقَدِّمُ تَقْدِیْمٌ) لِاَنْفُسِكُمْ۔ لام جار اَنْفُسٌ نفس کی جمع كُمْ ضمیر جمع مخاطب اور اپنے لئے اپنی جانوں کے لئے عملِ صالح اور طاعت کی تقدیم کرو۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔ وَاتَّقُوا امر جمع مذکر (اِتَّقٰی یَتَّقِیْ اِتِّقَاءً) باب افتعال اور اللہ سے ڈرتے رہو وَاعْلَمُوْا امر جمع مذکر (عَلِمَ یَعْلَمُ عِلْمًا) اَنَّكُمْ بے شک تم مُّلٰقُوْهُ اسم فاعل جمع مذکر (لَاقٰی یُلَاقِیْ مُلَاقَاۃً) اور خوب جان لو کہ تم اس سے ملنے والے ہو۔ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ امر واحد مذکر (بَشَّرَ یُبَشِّرُ تَبْشِیْرٌ) بشارت دینا الْمُؤْمِنِيْنَ واحد مُؤْمِن اور ایمان والوں کو خوشخبری سنا دیجئے۔ میاں بیوی کے باہمی تعلقات اور اس سلسلہ میں عام اجازت کے ساتھ اس طرف متوجہ کیا ہے کہ یہ جنسی تعلق بھی ایک قسم کی عبادت ہے اس لئے اس حالت



Marfat.com

میں بھی اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود کی پابندی کرو اس سے ڈرتے رہو۔
اس لئے کہ اس کے حضور میں تمہیں لازمی طور پر پیش ہونا ہے۔

وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ لَا | تَجْعَلُوْا | اللّٰهَ | عُرْضَةً | لِّ اَيْمَانِ |
| اور مت | بناؤ | اللہ کو | نشانہ | واسطے قسموں |
| كُمْ | اَنْ | تَبَرُّوْا | و تَتَّقُوْا | وَ تُصْلِحُوْا |
| اپنی کے | یہ کہ نہ | بھلائی کرو | اور پرہیزگاری | اور صلح کرو |
| بَيْنَ | النَّاسِ | وَ اللّٰهُ | سَمِيْعٌ | عَلِيْمٌ |
| درمیان | لوگوں کے | اور اللہ | سننے والا | جاننے والا |
| لَا يُؤَاخِذُ | كُمُ | اللّٰهُ | بِ اللَّغْوِ | فِيْ |
| نہیں پکڑتا | تم کو | اللہ | ساتھ لغو کے | (میں) |
| اَيْمَانِ | كُمْ | وَ لٰكِنْ | يُّؤَاخِذُ | كُمْ |
| قسموں میں | تمہاری کے | اور لیکن | پکڑتا ہے | تم کو |
| بِ مَا | كَسَبَتْ | قُلُوْبُ | كُمْ | وَ اللّٰهُ |
| ساتھ اس چیز کے | کمایا | دلوں | تمہارے نے | اور اللہ |
| غَفُوْرٌ | حَلِيْمٌ | | | |
| بخشنے والا | تحمل والا ہے | | | |



Marfat.com

"اور اللہ (کے نام) کو اپنی قسموں کے ذریعے سے اپنی نیکی کے اور اپنے تقویٰ کے اور اپنی اصلاحِ خلق کے کاموں کے حق میں حجاب نہ بنالو اور اللہ بڑا سننے والا بڑا جاننے والا ہے۔" (۲۲۴)

"اللہ تمہاری قسموں میں سے لایعنی (قسم) پر مؤاخذہ نہ کرے گا البتہ تم سے اس (قسم) پر مؤاخذہ کرے گا جس پر تمہارے دلوں نے قصد کیا ہے اور اللہ بڑا بخشنے والا ہے بڑا بردبار ہے۔" (۲۲۵)

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ وَلَا تَجْعَلُوْا فعل نہی جمع مذکر غائب (جَعَلَ يَجْعَلُ جَعْلًا) عُرْضَةً ہدف۔ نشانہ اس کی اصل "عرض" ہے وہ چیز جو کسی دوسری چیز کے سامنے حائل کردی جائے۔ عُرضہ ڈھال کو بھی کہتے ہیں۔ لِاَيْمَانِكُمْ اَیمان یمین کی جمع ہے دائیں ہاتھ کو کہتے ہیں اور استعارۃ قسم کو بھی اور اللہ کو آڑ نہ بناؤ اپنی قسموں کے لئے اور عُرضہ کے معنی حجاب کے بھی ہیں اور یہاں وہی زیادہ موزوں ہیں۔

اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ۔۔۔ اَنْ مصدریہ تَبَرُّوْا مضارع جمع مذکر حاضر اصل میں تَبَرُّوْنَ تھا اَنْ کی وجہ سے نون گر گیا۔ (بَرَّ يَبَرُّ بَرًّا) یہ کہ تم نیکی کرو۔ وَتَتَّقُوْا مضارع جمع مذکر حاضر (اِتَّقٰى يَتَّقِيْ اِتِّقَاءً) یہ کہ تقویٰ اختیار کرو۔ وَتُصْلِحُوْا مضارع جمع مذکر حاضر (اَصْلَحَ يُصْلِحُ اِصْلَاحًا) بَيْنَ النَّاسِ اور یہ کہ لوگوں کے درمیان اصلاح کرو۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ کے نام کو اپنی قسموں کے ذریعہ سے اپنی نیکی کے اپنے تقویٰ کے اور اپنے



Marfat.com

اصلاح خلق کے کاموں کے حق میں حجاب اور آڑ نہ بنالو۔

وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۔ سَمِیْع اور عَلِیْم دونوں صفتِ مشبّہ ہیں۔ مراد یہ ہے کہ قسم کھانے میں احتیاط سے کام لو اللہ تعالیٰ تو تمہارے دلوں کی باتوں کو جاننے والا ہے۔ اللہ کے نام کی قسم کے ذریعہ ان امور کو حجاب مت بناؤ کہ ہم یہ نیک کام نہیں کریں گے۔

لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغْوِ فِیْٓ اَیْمَانِکُمْ ۔ فعل نہی بلا۔ یُؤَاخِذُ مضارع واحد مذکر غائب (اَخَذَ یُؤَاخِذُ مُؤَاخَذَۃً) گرفت۔ مواخذہ کرنا۔ بِاللَّغْوِ۔ لَغْوٌ ایسا عمل یا کلام جس کا کوئی فائدہ نہ ہو۔ اَیْمَان جمع یمین کی اس سے مراد وہ قسمیں ہیں جو ناواقفیت کی بنا پر یونہی زبان سے نکل جاتی ہے جنہیں لایعنی قسمیں کہہ سکتے ہیں اللہ تعالیٰ لغو اور لایعنی قسموں پہ تمہاری گرفت اور مواخذہ نہیں کریں گے۔

وَلٰکِنْ یُّؤَاخِذُکُمْ بِمَا کَسَبَتْ قُلُوْبُکُمْ ۔ لٰکِنْ کلمہ استدراک کلام سابق کی نفی کرتا ہے یا شک کو دور کرتا ہے۔ یُؤَاخِذُ مضارع واحد مذکر غائب گرفت پکڑنا کَسَبَتْ ماضی واحد مؤنث غائب (کَسَبَ یَکْسِبُ کَسْبًا) قُلُوْب جمع قلب کی البتہ اللہ تعالیٰ تم سے اس قسم پر مؤاخذہ کرے گا جس پر تمہارے دلوں نے قصد کیا ہے یعنی عمداً جھوٹی قسم پر ضرور مؤاخذہ ہوگا البتہ بلا قصد و ارادہ لایعنی قسم پر مواخذہ نہیں ہوگا۔

وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ ۔ غَفُوْرٌ بروزن فعول مبالغہ کا صیغہ ہے (غَفَرَ یَغْفِرُ غُفْرَانًا) بہت بخشنے والا۔ حَلِیْمٌ صفت مشبہ تحمل والا۔ وہ غفور وحلیم ہے بلا قصد و ارادہ لغو قسموں پر مؤاخذہ نہیں کرتا۔



Marfat.com

لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَآءُوْ
فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ
عَلِيْمٌ ۝ وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ۭ وَلَا يَحِلُّ
لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ
اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ۭ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۠ وَلِلرِّجَالِ
عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝

| لِ | اَلَّذِيْنَ | يُؤْلُوْنَ | مِنْ | نِّسَآئِهِمْ |
|---|---|---|---|---|
| واسطے | ان لوگوں کے | قسمیں کھاتے ہیں | (سے) | عورتوں اپنی کے |
| تَرَبُّصُ | اَرْبَعَةِ | اَشْهُرٍ | فَ اِنْ | فَآءُوْ |
| انتظار کرنا ہے | چار | مہینے | پس اگر | رجوع کرلیں |
| فَ اِنَّ | اللّٰهَ | غَفُوْرٌ | رَّحِيْمٌ | وَ اِنْ |
| پس بیشک | اللہ | بخشنے والا | مہربان ہے | اور اگر |
| عَزَمُوْا | الطَّلَاقَ | فَ اِنَّ | اللّٰهَ | سَمِيْعٌ |
| ارادہ کریں | طلاق کا | پس تحقیق | اللہ | سننے والا |
| عَلِيْمٌ | وَالْمُطَلَّقٰتُ | يَتَرَبَّصْنَ | بِ اَنْفُسِ | هِنَّ |
| جاننے والا ہے | اور طلاق والیاں | انتظار کریں | ساتھ جانوں | اپنی کے |
| ثَلٰثَةَ | قُرُوْٓءٍ | وَ لَا | يَحِلُّ | لَ هُنَّ |
| تین | حیض (تک) | اور نہیں | حلال | واسطے ان کے |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اَنْ | یَّکْتُمْنَ | مَا خَلَقَ | اللّٰہُ | فِیْ |
| یہ کہ | چھپاویں | جو پیدا کیا | اللہ نے | (میں) |
| اَرْحَامِ | ھِنَّ | اِنْ کُنَّ | یُؤْمِنَّ | بِ اللّٰہِ |
| شکموں میں | ان کے | اگر ہیں | ایمان رکھتیں | ساتھ اللہ کے |
| وَ الْیَوْمِ | الْاٰخِرِ | وَ بُعُوْلَتُ | ھُنَّ | اَحَقُّ |
| اور دن | آخرت کے | اور خاوند | ان کے | زیادہ حق دار ہیں |
| بِ رَدِّ | ھِنَّ | فِیْ | ذٰلِکَ | اِنْ |
| ساتھ واپس لینے | ان کے | (میں) | اس میں | اگر |
| اَرَادُوْا | اِصْلَاحًا | وَ لَ | ھُنَّ | مِثْلُ |
| وہ ارادہ کریں | صلح کرنے کا | اور واسطے | ان عورتوں کے | مانند ہے |
| الَّذِیْ | عَلَیْ ھِنَّ | بِ الْمَعْرُوْفِ | وَ لِ | الرِّجَالِ |
| جو | اوپر ان کے | ساتھ دستور کے | اور واسطے | مردوں کے |
| عَلَیْ ھِنَّ | دَرَجَةٌ | وَ اللّٰہُ | عَزِیْزٌ | حَکِیْمٌ |
| اوپر ان کے | درجہ (فضیلت) ہے | اور اللہ | غالب ہے | حکمت والا ہے |

"جو لوگ اپنی بیویوں سے (ہمبستری کرنے کی) قسم کھا بیٹھے ہیں ان کے لئے مہلت چار ماہ تک ہے۔ پھر اگر یہ لوگ رجوع کر لیں تو اللہ بخشنے والا ہے بڑا مہربان ہے۔" (۲۲۶)

"اور اگر طلاق (ہی) کا پختہ ارادہ کر لیں تو بیشک اللہ سننے والا، بڑا جاننے والا ہے۔" (۲۲۷)

"اور طلاقیں اپنے آپ کو تین میعادوں تک روکے رہیں اور ان کے لئے



Marfat.com

یہ جائز نہیں کہ اللہ نے ان کے رحموں میں جو پیدا کر رکھا ہے اسے وہ چھپائے رکھیں اگر وہ اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتی ہیں. ان کے واپس لے لینے کے اس (مدت) میں زیادہ حقدار ہیں بشرطیکہ اصلاح حال کا قصد رکھتے ہوں اور عورتوں کا (بھی) حق ہے جیسا کہ عورتوں پر حق ہے موافق دستور (شرعی) کے اور مردوں کو ان کے اوپر ایک گونہ فضیلت حاصل ہے اور اللہ بڑا زبردست ہے بڑا حکمت والا ہے۔" (۲۲۸)

## تشریحات لغوی و تفسیری مطالب

لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ لام جار اَلَّذِيْنَ (واحد اَلَّذِیْ) يُؤْلُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (آلٰی يُؤَالِیْ اِیْلَاءً) اِیْلَاء کے لغوی معنی قسم کھانے کے ہیں۔ اصطلاح شریعت میں اِیْلَاء یہ ہے کہ مرد قسم کھائے کہ میں اپنی بیوی کے پاس نہ جاؤں گا۔ اَلْيَمِيْنُ عَلٰى تَرْكِ وَطْیِ الزَّوْجَةِ مِنْ نِّسَآئِهِمْ۔ مِنْ جار نِسَآء اسم جمع هِمْ ضمیر جمع مذکر غائب۔ ان لوگوں کے لئے جو اپنی عورتوں کے پاس جانے کی قسم کھا لیتے ہیں

تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ـــــ تَرَبُّصٌ مصدر (تَرَبَّصَ يَتَرَبَّصُ تَرَبُّصًا) انتظار کرنا۔ اَرْبَعَة اَشْهُرٍ واحد شَهْرٌ چار مہینے یعنی چار ماہ تک انتظار کرنا ہوگا۔

فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ فَ پس اِنْ اگر (شرطیہ) فَآءُوْ ماضی جمع مذکر غائب رَفَاءَ يَفِیْءُ فَیْئًا "اَلْفَیْءُ الرُّجُوْعُ اِلٰی شَیْءٍ کسی چیز کی طرف رجوع کو فَیْ کہا جاتا ہے۔ سایہ کو بھی فَیْ کہتے ہیں پس اگر وہ رجوع کرلیں فَاِنَّ اللّٰهَ



Marfat.com

غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ پس بے شک اللہ غفور رحیم۔ بخشنے والا اور مہربان ہے یعنی جو آدمی اپنی عورت کے پاس جانے کی قسم کھائیں' چار ماہ تک اسے مہلت ہوگی اگر اس مدت میں وہ رجوع کرلیں یعنی بیوی کے ساتھ تعلق قائم کرلیں تو اللہ تعالیٰ اس حرکت کو معاف فرمادیں گے۔

وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ۔ اِنْ شرطیہ۔ اگر عَزَمُوا ماضی جمع مذکر غائب (عَزَمَ یَعْزِمُ عَزْمًا) کسی کام کے کرگزرنے پر پختہ ارادہ کو عزم کہتے ہیں۔ الطَّلَاقَ "حَلُّ عُقْدَةِ النِّكَاحِ" عقدہ نکاح کو توڑنے کا نام طلاق ہے۔ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ پس یقیناً اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے سَمِیْعٌ صفت مشبہ سَمِعَ سے اور عَلِیْمٌ صفت مشبہ عَلِمَ سے ہے مطلب یہ ہے کہ اگر مرد نے اِیلاء کیا یعنی قسم کھائی کہ میں اپنی بیوی کے پاس نہ جاؤں گا۔ اب عورت کو چار ماہ تک انتظار کرنا ہوگا اگر اس مدت میں مرد نے رجوع کرلیا اور عورت سے مباشرت کرلی تو طلاق واقع نہ ہوگی صرف قسم توڑنے کا کفارہ ادا کرنا ہوگا۔ اگر اس مدت میں عورت سے مباشرت نہ کی تو مدت گزرنے پر طلاق واقع ہوجائے گی (امام ابوحنیفہ کے نزدیک) امام شافعی کہتے ہیں کہ مدت کے اختتام پر اس کا معاملہ قاضی کے پاس پیش کیا جائے گا قاضی اسے رجوع یا طلاق کا حکم دیگا۔ اس آیت سے ایلاء اور طلاق کے احکام شروع ہوتے ہیں۔ اسلام طلاق کی ایک نہایت معتدل صورت پیش کرتا ہے نہ تو یہودیت کی طرح اسے بازیچہ بنایا اور نہ عیسائیت میں کیتھولک فرقہ کی طرح طلاق کا سرے سے حق ہی تسلیم نہ کیا، اسلام نے مرد کو طلاق کا حق دیا لیکن انتہائی مجبوری کی صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے



Marfat.com

فرمایا: "اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَی اللّٰہِ الطَّلَاقُ" "اللہ کے نزدیک طلاق حلال چیزوں میں سے مبغوض ترین ہے"
وَالْمُطَلَّقٰتُ یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِھِنَّ ثَلٰثَۃَ قُرُوْٓءٍ ۔ وَالْمُطَلَّقٰتُ جمع مطلّقہ کی ہے وہ عورت جسے طلاق دی گئی ہو۔ یَتَرَبَّصْنَ مضارع جمع مؤنث غائب (تَرَبَّصَ یَتَرَبَّصُ تَرَبُّصًا) انتظار کریں بِاَنْفُسِھِنَّ۔ اَنْفُس جمع نفس کی ہے ھِنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب ثَلٰثَۃَ قُرُوْٓءٍ واحد قَرْءٌ اضداد میں سے ہے۔ حیض اور طہر دونوں کے لئے آتا ہے اَلْقَرْءُ فتح اور ضم کے ساتھ حیض وطہر کو کہتے ہیں۔ طہر کے لحاظ سے اس کی جمع قُرُوْٓءٌ اور حیض کے لحاظ سے آقراء اہلِ تفسیر کے دو گروہ ہیں حضرت عائشہؓ اور بعض صحابہ کرامؓ کی رائے ہے کہ قُرُوْٓءٍ سے مراد 'طہر' ہے۔ دوسرے گروہ میں حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ، ابن عباسؓ، ابن مسعودؓ قُرُوْٓءٍ کے معنی حیض لیتے اور امام ثوری اور امام ابوحنیفہ کی بھی یہی رائے ہے۔ امام راغب لکھتے ہیں:

والقَرْءُ فِی الْحَقِیْقَۃِ اِسْمٌ لِلدُّخُوْلِ فِی الْحَیْضِ عَنِ الطُّھْرِ (راغب)
القرء حقیقت میں طہر سے حیض میں داخل ہونے کا نام ہے۔

القُرُوْٓءُ جمع قَرْءٌ کی ہے اور وہ حیض ہے جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دَعِی الصَّلٰوۃَ اَیَّامَ اِقْرَائِکِ (کشاف) کہ تو اپنے ایام حیض میں نماز کو چھوڑ دے۔

وَلَا یَحِلُّ لَھُنَّ اَنْ یَّکْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰہُ فِیْٓ اَرْحَامِھِنَّ ۔۔۔ وَلَا یَحِلُّ فعل نہی واحد مذکر غائب (حَلَّ یَحِلُّ حَلًّا) لَھُنَّ لام جارہ ھُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب اَنْ مصدریہ یَکْتُمْنَ مضارع جمع مؤنث غائب۔ (کَتَمَ یَکْتُمُ کِتْمًا کِتْمَانًا) چھپانا۔ پردہ ڈالنا مَا موصول خَلَقَ ماضی



Marfat.com

واحد مذکر غائب (خَلَقَ یَخْلُقُ خَلْقًا) تخلیق کیا۔ بنایا فِیْ اَرْحَامِهِنَّ۔ فِیْ حرف جار اَرْحَام واحد رحم۔ بطن۔ پیٹ۔ ان مطلقات کے لئے یہ جائز اور حلال نہیں کہ اس چیز کو چھپائیں جو ان کے رحم میں اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے حمل یا حیض کی شکل میں۔

اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۔ اِنْ شرطیہ كُنَّ فعل ناقص جمع مؤنث غائب (كَانَ يَكُوْنُ كَوْنًا) يُؤْمِنَّ مضارع جمع مونث غائب (اٰمَنَ يُؤْمِنُ اِيْمَانًا) بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اللہ کے ساتھ اور یوم آخرت کے ساتھ۔ اگر وہ عورتیں اللہ اور یوم آخرت پر کامل یقین رکھتی ہیں اور اللہ کے عذاب سے ڈرتی ہیں تو مطلقہ ہونے کی صورت میں اپنے رحم میں پیدا ہونے والی تبدیلی کو نہ چھپائیں۔

وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِیْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا۔

وَبُعُوْلَتُهُنَّ جمع بعل مونث بَعْلَةٌ خاوند۔ زوج هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب اَحَقُّ افعل التفضیل (حَقَّ يَحُقُّ حَقًّا) زیادہ حقدار بِرَدِّهِنَّ مصدر (رَدَّ يَرُدُّ رَدًّا) هِنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب۔ لوٹانا۔ واپس کرنا۔ فِیْ ذٰلِكَ اس امر میں یعنی انتظار کی اس مدت میں اِنْ شرطیہ (اگر) اَرَادُوْٓا وہ ارادہ کریں۔ ماضی جمع مذکر غائب (اَرَادَ يُرِيْدُ اِرَادَةً) اِصْلَاحًا مصدر۔ اصلاح۔ بھلائی (اَصْلَحَ يُصْلِحُ اِصْلَاحًا) اور اس شرط میں یعنی دورانِ عدت ان کے خاوندوں کو اس بات کا زیادہ حق حاصل ہے کہ وہ رجوع کرلیں بشرطیکہ وہ اصلاح مابین چاہتے ہوں۔

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۔ وَلَهُنَّ اور ان عورتوں کے



Marfat.com

لئے۔لام جار هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب مِثْلُ الَّذِيْنَ مثال۔مانند۔ایسے ہی عَلَيْهِنَّ۔ عَلٰی جار هِنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب۔ جو ان پر ہیں۔یعنی ان عورتوں کے لئے ایسے حقوق ہیں جیسے کہ مردوں کے ان پر ہیں بِالْمَعْرُوْفِ اس کا مادہ عَرَفَ حسب دستور۔پسندیدہ طریقہ سے۔

وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ اور مردوں کو ان پر ایک قسم کی فضیلت ہے۔ لِلرِّجَالِ جار مجرور واحد رجل۔ عَلَيْهِنَّ ان عورتوں پر دَرَجَةٌ منزلت یا بلندی مرتبہ۔ مَعْنَاه فَضِيْلَةٌ فِی الْحَقِّ (معالم)۔

وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ۔ عَزِيْزٌ صفتِ مشبہ غالب۔زبردست۔قوت والا حَكِيْمٌ بڑی حکمت اور مصلحت والا ہے۔

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ سے یہ بتایا گیا ہے کہ عورتوں کے بھی حقوق ہیں اور ان پر مردوں کے حقوق بھی ہیں۔گویا بلحاظ حقوق مرد عورت میں مساوات ہے اگرچہ جنسی اختلاف کی وجہ سے حقوق کی نوعیت مختلف ہے لیکن معاشرتی زندگی میں اس مساوات کے ساتھ ایک نظام کی ضرورت ہے اور اس نظام کو چلانے کے لئے عورت کی بنسبت مرد کو ایک قسم کی فضیلت اور درجہ حاصل ہے کسی بھی کام کو چلانے کے لئے ایک ایسے فرد کی ضرورت ہوتی ہے جو نگران اور منتظم کا کام سنبھال سکے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے جسمانی اور دیگر صلاحیتوں کی وجہ سے یہ فضیلت اور درجہ مرد کو عطا کیا ہے۔

الطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ ۗ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْـًٔا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا



Marfat.com

حُدُوْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ۗ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ۗ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۗ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝

| اَلطَّلَاقُ | مَرَّتٰنِ | فَ اِمْسَاكٌ | بِ مَعْرُوْفٍ | اَوْ تَسْرِيْحٌ |
|---|---|---|---|---|
| طلاق (صرف) | دو بار ہے | پس روکنا ہے | ساتھ پسندیدہ طریقے کے | یا چھوڑ دینا ہے |
| ب اِحْسَانٍ | وَ لَا | يَحِلُّ | لَ كُمْ | اَنْ |
| ساتھ احسان کے | اور نہیں | حلال | واسطے تمہارے | یہ کہ |
| تَاْخُذُوْا | مِنْ مَآ | اٰتَيْتُمُوْ | هُنَّ | شَيْـًٔا |
| لے لو تم | اس میں سے | کر دی ہے تم نے | ان کو | کوئی چیز |
| اِلَّآ | ان يَّخَافَا | اَنْ لَا | يُقِيْمَا | حُدُوْدُ |
| مگر | یہ کہ ڈریں دونوں | کہ نہ | وہ دونوں قائم رکھیں گے | حدود |
| اللّٰهِ | فَ اِنْ | خِفْتُمْ | اَنْ لَا | يُقِيْمَا |
| اللہ | پس اگر | ڈرو تم | کہ نہ | وہ دونوں قائم رکھیں گے |
| حُدُوْدُ | اللّٰهِ | فَ لَا | جُنَاحَ | عَلَيْ هِمَا |
| حدود | اللہ کی | پس نہیں | گناہ | اوپر ان دونوں کے |
| فِيْ مَا | افْتَدَتْ | ب هٖ | تِلْكَ | حُدُوْدُ اللّٰهِ |
| (میں) اس چیز میں | کہ بدلہ دے عورت | ساتھ اسکے | یہ (ہیں) | حدود اللہ کی |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| فَ لَا | تَعْتَدُوْا | هَا | وَ مَنْ | يَتَعَدَّ |
| پس نہ | تجاوز کرو | ان سے | اور جو کوئی | تجاوز کرے |
| حُدُوْدَ اللّٰهِ | فَ اُولٰٓئِكَ | هُمُ | الظّٰلِمُوْنَ | فَ اِنْ |
| حدود اللہ سے | پس یہ لوگ | وہی ہیں | ظالم | پس اگر |
| طَلَّقَ | هَا | فَ لَا | تَحِلُّ | لَ هٗ |
| طلاق دی | اس کو | پس نہیں | حلال | واسطے اس کے |
| مِنْ | بَعْدُ | حَتّٰى | تَنْكِحَ | زَوْجًا |
| (سے) | اس کے بعد | یہاں تک | کہ وہ عورت نکاح کرے | خاوند |
| غَيْرَ هٗ | فَ اِنْ | طَلَّقَ | هَا | فَ لَا |
| غیر اس کے | پس اگر | اس نے طلاق دی | اسے | پس نہیں |
| جُنَاحَ | عَلٰى | هِمَا | اَنْ | يَّتَرَاجَعَآ |
| گناہ | اوپر | ان دونوں کے | یہ کہ | وہ دونوں رجوع کریں |
| اِنْ | ظَنَّآ | اَنْ | يُّقِيْمَا | حُدُوْدَ اللّٰهِ |
| اگر | ان دونوں نے خیال کیا | یہ کہ | وہ دونوں قائم رکھیں گے | حدود اللہ کو |
| وَ تِلْكَ | حُدُوْدُ اللّٰهِ | يُبَيِّنُهَا | لِ قَوْمٍ | يَّعْلَمُوْنَ |
| اور یہ | حدود اللہ ہیں | بیان کرتا ہے انکو | واسطے قوم کے | کہ جانتی ہے علم رکھتی ہے |

"طلاق تو دو ہی بار کی ہے اس کے بعد (یا تو) رکھ لینا ہے قاعدے کے مطابق یا پھر خوش عنوانی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے اور تمہارے لئے جائز نہیں کہ جو مال تم انہیں دے چکے ہو اس میں سے کچھ واپس لو ہاں بجز اس صورت کے کہ جب اندیشہ ہو کہ اللہ کے ضابطوں کو دونوں قائم نہ رکھ سکیں گے۔ سو اگر تم کو یہ



Marfat.com

اندیشہ ہو کہ اللہ کے ضابطوں کو قائم نہ رکھ سکو گے تو دونوں پر اس (مال) کے باب میں کوئی گناہ نہ ہوگا، جو عورت معاوضہ میں دے دے یہ (سب) اللہ کے ضابطے ہیں سو ان سے باہر نہ نکلنا، اور جو کوئی اللہ کے ضابطوں سے باہر نکل جائے گا سو ایسے لوگ تو (اپنے حق میں) ظلم کرنے والے ہیں۔" (۲۲۹)

"پھر اگر کوئی اپنی عورت کو طلاق دے ہی دے، تو وہ عورت اس کے لئے اس کے بعد جائز نہ رہے گی یہاں تک کہ وہ کسی اور شوہر سے نکاح کرے، پھر اگر وہ (بھی) اسے طلاق دے دے تو دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ پھر مل جائیں بشرطیکہ دونوں گمان غالب رکھتے ہوں کہ اللہ کے ضابطوں کو قائم رکھیں گے اور یہ بھی اللہ کے ضابطے ہیں انہیں وہ کھول کر ان لوگوں کے لئے بیان کرتا ہے جو علم رکھتے ہیں۔" (۲۳۰)

## تشریحات لغوی و تفسیری مطالب

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۔ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ ۔ اَلطَّلَاقُ مصدر۔ طلاق کے اصل معنی آزاد کرنے اور کھلا چھوڑنے کے ہیں۔ طلاق کا لفظ اِطْلَاقُ الْاِبِلِ (اونٹ کو چراگاہ میں کھلا چھوڑنے) سے استعارہ ہے شرعاً عقد نکاح کے ختم کرنے کا نام طلاق ہے۔ مَرَّتٰنِ۔ مَرَّةٌ کا تثنیہ ہے دو بار طلاق صرف دو بار ہے۔ فَاِمْسَاكٌ۔ فَبِس اِمْسَاكٌ مصدر (اَمْسَكَ يُمْسِكُ اِمْسَاكٌ) روکنا۔ پکڑ رکھنا۔ بِمَعْرُوْفٍ۔ عَرَفَ سے ہے پسندیدہ اور مشہور طریقہ کو کہتے ہیں۔ اَوْ کلمۂ تردید (یا)، تَسْرِيْحٌ مصدر (سَرَّحَ يُسَرِّحُ تَسْرِيْحٌ) تَسْرِيْحٌ کے معنی اِرْسَالُ الشَّیْءِ یعنی کسی چیز کو کھلا



Marfat.com

چھوڑنے اور آزاد کرنے کے ہیں۔ بِاِحْسَانٍ خوش اسلوبی سے (اَحْسَنَ یُحْسِنُ اِحْسَانًا حسنِ سلوک سے۔

فقہاء نے طلاق کی تین قسمیں مقرر کی ہیں:

ایک طلاق بدعی یعنی ایک ہی بار تین طلاق دینا یہ طلاق کی ناپسندیدہ اور ناجائز صورت ہے۔

دوسری طلاق حسن وہ یہ ہے کہ مرد تین طہروں میں الگ الگ طلاق دے لیکن طلاق کی اس صورت کا ذکر بصراحت قرآن وسنت میں نہیں ملتا۔

تیسری قسم کی وہ طلاق ہے جسے احسن کہا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ طہر میں عورت کے پاس جائے بغیر طلاق دے اور عدت پوری کرے یا رجوع کرے۔

نکاح: مرد اور عورت کے درمیان باہم زندگی بسر کرنے کے ایک شرعی معاہدہ کا نام ہے لیکن یہ معاہدہ عام معاملات سے بالکل مختلف ہے طلاق معاہدۂ نکاح کے ختم کرنے کا نام ہے چونکہ نکاح باہم زندگی بسر کرنے کے ایک دائمی معاہدہ کا نام ہے اسے معمولی امور کی وجہ سے توڑا نہیں جا سکتا حدیث میں ہے: اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَی اللّٰہِ الطَّلَاقُ۔

البتہ اشد ضرورت کی صورت میں طلاق کی اجازت ہے، عورت ضرورت پڑنے پر قاضی کی عدالت سے نکاح فسخ کرا سکتی ہے۔ شریعت میں اسے خلع کہتے ہیں۔

طلاق کے سلسلہ میں شریعت نے کچھ پابندیاں عائد کی ہیں ایک یہ کہ طَلِّقُوْھُنَّ بِعِدَّتِھِنَّ یعنی اس طرح طلاق دی جائے کہ ان کی عدت کی مدت



Marfat.com

طویل نہ ہونے پائے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ طہر میں طلاق دی جائے اور اس میں عورت سے مباشرت نہ کی جائے۔ دوسری یہ کہ ایک بار صرف ایک ہی طلاق دی جائے تاکہ رجوع کا حق قائم رہے۔ عدت کے گزرنے پر تیسری طلاق کے بعد رجوع نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ اس آیت میں اس بات کی تصریح کی گئی ہے۔ اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ ط یعنی وہ طلاق مشروع جس کے بعد مرد کو رجوع کا حق حاصل رہتا ہے دو ہی بار ہے۔ اس کے بعد عدت پوری ہونے پر مرد کو اختیار ہے کہ بیوی کو اپنے نکاح میں روک لے یا رجوع نہ کرے اور اسے خوش اسلوبی سے فارغ کر دے۔

وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْـًٔا۔ لَا يَحِلُّ فعل نہی واحد مذکر غائب لَكُمْ تمہارے لئے۔ تمہارے لئے یہ حلال نہیں۔ اَنْ مصدریہ یہ کہ تَاْخُذُوْا مضارع جمع مذکر حاضر یہ کہ لو تم مِمَّا۔ مِنْ اور مَا سے مرکب ہے۔ اس میں سے جو اٰتَيْتُمُوْا ماضی جمع مذکر حاضر (اَتٰى يَاْتِيْ اِتْيَانًا) هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب۔ شَيْـًٔا۔ کچھ بھی۔ کوئی چیز بھی۔ یعنی مہر میں سے جو کچھ تم نے انہیں دیا ہے تمہارے لئے اس کا واپس لینا حلال نہیں شَيْـًٔا اسم نکرہ ہے مراد جو کچھ بھی چھوٹی بڑی چیز تم نے دی ہے، اسی لئے بعض مفسرین نے مہر کے علاوہ بھی جو کچھ عورت کو دیا گیا ہے طلاق کے وقت اسکی واپسی کو ناجائز قرار دیا ہے۔

اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۔ اِلَّا کلمہ استثناء۔ اَنْ مصدریہ يَخَافَا مضارع تثنیہ مذکر غائب (خَافَ يَخَافُ خَوْفًا) یہاں خوف سے



Marfat.com

مراد اندیشہ ہے مگر یہ کہ وہ دونوں اندیشہ مند ہوں۔ اَلَّا (اَنْ۔لَا) یہ کہ نہ۔ یُقِیْمَا مضارع تثنیہ مذکر غائب (قَامَ یَقُوْمُ قِیْمًا)۔ حُدُوْدُ اللّٰہِ واحد حَدٌ۔ اللہ کی قائم کردہ حدود۔ ادائے حقوقِ زوجیت۔ مگر یہ کہ ان دونوں کو خدشہ ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم نہ رکھ سکیں گے۔

فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰہِ ۔ فَ پس۔ اِنْ شرطیہ، پس اگر خِفْتُمْ ماضی جمع مذکر حاضر (خَافَ یَخَوْفُ خَوْفًا) تمہیں خوف و اندیشہ ہو کہ اَلَّا (اَنْ۔لَا) یہ کہ نہ یُقِیْمَا۔ مضارع تثنیہ مذکر غائب (قَامَ یَقُوْمُ قِیَامًا)۔ حُدُوْدَ اللّٰہِ حقوق زوجیت قائم کردہ من جانب اللہ۔

فَلَا جُنَاحَ عَلَیْھِمَا فِیْمَا افْتَدَتْ بِہٖ۔ فَ پس لَا کلمۂ نفی۔ جُنَاحَ حرج۔ گناہ۔ عَلَیْھِمَا۔ ان دونوں پر۔ زوجین پر۔ فِیْمَا فِیْ۔مَا) اس باب میں۔ اس بارے میں۔ اِفْتَدَتْ۔ ماضی واحد مؤنث غائب (اِفْتَدٰی یَفْتَدِیْ اِفْتِدَاءً) باب افتعال۔ فدیہ دینا۔ معاوضہ دینا۔ بِہٖ بالمال۔ پس ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ عورت فدیہ دے دے یعنی اگر کچھ مال دے کر شوہر سے طلاق حاصل کرے تو اس میں کوئی گناہ نہیں۔ شریعت میں اسے خلع کہتے ہیں۔

تِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰہِ فَلَا تَعْتَدُوْھَا ۔ تِلْکَ اسم اشارہ۔ واحد مؤنث بعید۔ حُدُوْدُ اللّٰہِ مشارٌ الیہ۔ اللہ کی حدود۔ فَلَا تَعْتَدُوْھَا۔ فَ پس۔ لَا تَعْتَدُوْا فعل نہی جمع مذکر مخاطب (اِعْتَدٰی یَعْتَدِیْ اِعْتِدَاءً) افتعال ھَا ضمیر کا مرجع حدود اللہ ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں ان سے تجاوز نہ کرو۔ حدود کی دو قسمیں ہیں:



Marfat.com

حدود الامر: یعنی وہ حدود جن کو قائم کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ حدود النھی: وہ حدود جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ ان ہر دو حدود کا قائم کرنا ضروری ہے۔

وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ مَنْ موصول يَتَعَدَّ مضارع واحد مذکر غائب (تَعَدّٰی يَتَعَدّٰی تَعَدِّیٌ) تعدی کے معنی حد سے تجاوز کرنا کے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی حدود سے تجاوز کرتا ہے۔ فَ پس اُولٰٓئِكَ اسم اشارہ جمع هُمْ ضمیر جمع غائب۔ الظّٰلِمُوْنَ واحد ظالم۔ پس وہی لوگ ظالم ہیں۔ اُولٰٓئِكَ اسم اشارہ اور اس کے ساتھ هُمْ ضمیر جمع غائب لاکر ان کے ظالم ہونے کی تاکید کر دی گئی۔

طلاق کی احسن صورت یہ ہے کہ طہر میں عورت سے مباشرت کئے بغیر ایک طلاق دی جائے۔ عدت گزرنے پر نکاح ختم ہو جائے گا۔ دورانِ عدت مرد کو رجوع کا حق حاصل ہوگا۔ اگر دوسری طلاق دے دی تب بھی رجوع کا حق برقرار رہے گا۔ عدت گزرنے کے بعد وہ دوبارہ نکاح کر سکتا ہے۔ اسی وجہ سے اسے احسن طلاق کہا گیا ہے اور اگر تیسری طلاق بھی دے دی تو اب نہ تو رجوع کر سکتا ہے اور نہ عدت کے بعد تجدید نکاح حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ اسی لئے اس قسم کی طلاق سے منع فرمایا گیا لیکن اگر عورت خاوند سے الگ ہونا چاہتی ہے تو اپنی طرف سے کچھ مال دے کر خلع کرا سکتی ہے۔

فَاِنْ طَلَّقَهَا۔ فَ پس۔ اِنْ شرطیہ (اگر)۔ طَلَّقَ۔ ھا) ماضی واحد مذکر غائب (طَلَّقَ يُطَلِّقُ تَطْلِيْقٌ) ھا ضمیر واحد مؤنث غائب۔ زوج کے لئے۔ پس



Marfat.com

## اگراس نے اسے طلاق دے دی

فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ۔ فَ پس۔ جواب شرط۔ لَا تَحِلُّ فعل نہی واحد مؤنث غائب (حَلَّ يَحِلُّ حِلٌّ)۔ مِنْۢ بَعْدُ اس کے بعد یعنی طلاق ثالث کے بعد اس کے لئے حلال نہیں حَتّٰى انتہاء کے لئے یہاں تک تَنْكِحَ مضارع واحد مؤنث غائب (نَكَحَ يَنْكِحُ نِكَاحًا)۔ زَوْجًا اضداد سے ہے یعورت اور مرد دونوں کے لئے مستعمل ہے۔ غَيْرَهٗ اَیْ غَيْرَ زَوْجِ الْاَوَّلِ پہلے خاوند کے علاوہ کسی اور سے نکاح کرے۔

امام رازی نے لکھا ہے کہ تَنْكِحَ کی اضافت جب زوج کی طرف ہوگی تو اس سے مراد ہمبستری ہوگی۔

کسی مطلقہ عورت کا کسی دوسرے مرد سے اس شرط پر نکاح کہ طلاق کے بعد عدت گزرنے پر پہلے خاوند سے نکاح کرسکے اسے حلالہ کہتے ہیں۔

حدیث میں مُحَلِّلْ اور مُحَلَّلْ دونوں پر لعنت بھیجی ہے۔

اکثر فقہاء کے ہاں یہ نکاح فاسد ہوگا۔ حنفیہ نے اس کے قانونی نفاذ کو تسلیم کیا ہے لیکن اخلاقی لحاظ سے یہ مکروہ ترین امر ہے۔ حضرت عثمانؓ ایسے نکاح کو فاسد قرار دیتے ہیں۔ فی الحقیقت یہ ایک لعنت ہے اس سے بچنا ضروری ہے

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ ۔ فَ پس۔ اِنْ اگر۔ طَلَّقَ ماضی واحد مذکر غائب۔ هَا ضمیر مؤنث۔ فَ پس۔ لَا نافیہ۔ جُنَاحَ حرج۔ گناہ۔ عَلَيْهِمَا ان دونوں پر۔ اَنْ حازمہ۔ يَّتَرَاجَعَآ مضارع تثنیہ مذکر غائب (تَرَاجَعَ يَتَرَاجَعُ تَرَاجُعًا) پس اگر دوسرا خاوند نے اسے



Marfat.com

طلاق دے دی تو سابقہ میاں بیوی اگر رجوع کرلیں اور دوبارہ رشتہ نکاح میں منسلک ہوجائیں تو کوئی گناہ کی بات نہیں۔

اِنْ ظَنَّآ اَنْ یُّقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰہِ۔ اِنْ شرطیہ ظَنَّا ماضی تثنیہ مذکر غائب (اَقَامَ یُقِیْمُ اِقَامَۃً) حُدُوْدَ اللّٰہِ اللہ تعالیٰ کی حدود۔ اس سے مراد معروف اور دستور کے مطابق باہم زندگی بسر کرنا۔ اور وہ دونوں یہ سمجھتے ہیں کہ وہ دوبارہ ایک دوسرے کے ساتھ خوش اسلوبی سے نباہ کرسکیں گے تو دوبارہ نکاح کر لینے میں کوئی حرج نہیں۔

وَتِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰہِ یُبَیِّنُھَا لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ۔ تِلْکَ اسم اشارہ واحد مؤنث بعید۔ حُدُوْدُ اللّٰہِ مشارٌ الیہ یُبَیِّنُ مضارع واحد مذکر غائب (بَیَّنَ یُبَیِّنُ تَبْیِیْنًا) ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب حدود اللہ کی طرف راجع ہے۔ لِقَوْمٍ ایسی قوم کے لئے یَعْلَمُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (عَلِمَ یَعْلَمُ عِلْمًا) جو حقائق کا علم رکھتی ہے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے حدود ہیں اللہ تعالیٰ اپنے یہ حدود ایسے لوگوں کے لئے بیان فرماتے ہیں جو صاحب علم و فہم ہیں۔

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَھُنَّ فَاَمْسِکُوْھُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْھُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّلَا تُمْسِکُوْھُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا، وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَہٗ، وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰیٰتِ اللّٰہِ ھُزُوًا، وَّاذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ وَمَآ اَنْزَلَ عَلَیْکُمْ مِّنَ الْکِتٰبِ وَالْحِکْمَۃِ یَعِظُکُمْ بِہٖ، وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ اِذَا | طَلَّقْتُمُ | النِّسَآءَ | فَ بَلَغْنَ | اَجَلَ هُنَّ |
| اور جب | طلاق دو تم | عورتوں کو | پس پہنچیں | وقت اپنے کو |
| فَ اَمْسِكُوْا | هُنَّ | بِ مَعْرُوْفٍ | اَوْ | سَرِّحُوْا هُنَّ |
| پس روک لو | ان کو | ساتھ دستور کے | یا | آزاد کرو انکو |
| بِ مَعْرُوْفٍ | وَ لَا | تُمْسِكُوْا هُنَّ | ضِرَارًا | لِ تَعْتَدُوْا |
| ساتھ اچھی طرح | اور نہ | روکو ان کو | ضرر پہنچانے کیلئے | تاکہ زیادتی کرو |
| وَ مَنْ | يَّفْعَلْ | ذٰلِكَ | فَ قَدْ | ظَلَمَ |
| اور جو کوئی | کرے گا | یہ | پس تحقیق | ظلم کیا (اس نے) |
| نَفْسَ هٗ | وَ لَا | تَتَّخِذُوْٓا | اٰيٰتِ | اللّٰهِ |
| اپنے نفس (پر) | اور نہ | پکڑو | آیتیں | اللہ کی کو |
| هُزُوًا | وَ اذْكُرُوْا | نِعْمَتَ | اللّٰهِ | عَلَيْكُمْ |
| تمسخر | اور یاد کرو | نعمت | اللہ کی | اوپر تمہارے |
| وَ مَآ | اَنْزَلَ | عَلَيْكُمْ | مِنَ | الْكِتٰبِ |
| اور جو | اتارا | اوپر تمہارے | (سے) | کتاب سے |
| وَ الْحِكْمَةِ | يَعِظُكُمْ | بِ هٖ | وَ اتَّقُوا | اللّٰهَ |
| اور حکمت سے | نصیحت کرتا ہے تم کو | ساتھ اسکے | اور ڈرو | اللہ سے |
| وَ اعْلَمُوْٓا | اَنَّ اللّٰهَ | بِ كُلِّ | شَيْءٍ | عَلِيْمٌ |
| اور جان لو | بیشک اللہ | ساتھ ہر | چیز کے | جاننے والا ہے |

" اور جب تم عورتوں کو طلاق دے چکو اور وہ اپنی مدت گزارنے پر پہنچ جائیں تو (اب یا تو) انہیں عزت کے ساتھ روکے رکھو اور یا عزت کے



Marfat.com

ساتھ رہائی دیدو اوران کو تکلیف پہنچانے کی غرض سے نہ روکے رہو اور جو کوئی ایسا کرے گا وہ اپنی ہی جان پر ظلم کرے گا۔ اور اللہ کے احکام کو ہنسی (کھیل) نہ سمجھو، اور اللہ کی نعمتیں اپنے اوپر یاد کرو اور (اس) کتاب وحکمت کو بھی جو اس نے تم پر اتاری ہے کہ اس سے وہ تمہیں نصیحت کرتا رہتا ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جانتے رہو کہ اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔" (۲۳۱)

## تشریحاتِ لغوی وتفسیری مطالب

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ - اِذَا کلمہ شرط۔ طَلَّقْتُمْ ماضی جمع مذکر حاضر (طَلَّقَ یُطَلِّقُ تَطْلِیْقً) یعنی جب تم عورتوں کو طلاق رجعی دو۔ فَ پس۔ بَلَغْنَ ماضی جمع مؤنث غائب (بَلَغَ یَبْلُغُ بُلُوْغًا) بلوغ کسی مقصد کی انتہا تک پہنچنے کو کہتے ہیں یہاں اس سے مراد عدت کا اختتام ہے۔ اَجَلٌ کسی چیز کے لئے وقتِ مقررہ کو اجل کہتے ہیں مراد "عدت" ہے هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب یعنی جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی عدت کی معیاد کو پورا کرلیں۔

فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ - فَ پس۔ اَمْسِكُوْا امر جمع مذکر (اَمْسَكَ یُمْسِكُ اِمْسَاکًا) روکنا۔ پکڑنا۔ بِمَعْرُوْفٍ حسن معاشرت کے ساتھ۔ اَوْ کلمہ ترویدبمعنی "یا"۔ سَرِّحُوْا (سَرَّحَ یُسَرِّحُ تَسْرِیْحًا) آزاد کرو۔ رخصت کرو۔ بِمَعْرُوْفٍ حسن سلوک کے ساتھ۔ جب عورت کو طلاق دو اور وہ معیادِ عدت پوری کر چکے تو اگر اسے نکاح میں رکھنا چاہتے ہو تو معروف طریقہ سے اسے اپنے پاس رکھ لو اور اگر طلاق کو قائم رکھنا چاہتے ہو تو حسن سلوک



Marfat.com

کے ساتھ اسے رخصت کر دو۔

وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا۔ وَلَا تُمْسِكُوْا فعل نہی جمع مذکر حاضر (اَمْسَكَ يُمْسِكُ اِمْسَاك)۔ هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب ضِرَارًا مصدر باب مفاعلہ (ضَارَّ يُضَارُّ ضِرَارًا و مضَارَّة) ایک دوسرے کو ضرر پہنچانا۔ لِ تعلیل کے لئے تَعْتَدُوا مضارع جمع مذکر حاضر (اِعْتَدَى يَعْتَدِي اِعْتِدَاء) تعدّی کرنا۔ انہیں مت روکو یعنی عورت کے ساتھ رجوع نہ کرو اسے ایذا رسانی کے لئے تاکہ اس پر تعدّی کر سکو یعنی عورت کو مستقل طور پر آباد کرنا نہیں چاہتے ہو اور محض ایذا رسانی کے لئے رجوع کر لیتے ہو تاکہ اس کی میعاد عدت طویل ہو جائے ایسا کرنے سے اللہ تعالیٰ نے سختی سے منع فرما دیا۔

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ۔ مَنْ موصول۔ يَفْعَلْ مضارع واحد مذکر غائب (فَعَلَ يَفْعَلُ فِعْلًا) ذٰلِكَ اسم اشارہ مذکر بعید۔ ف پس۔ قَدْ کلمۂ تحقیق کلام۔ ظَلَمَ فعل ماضی واحد مذکر غائب (ظَلَمَ يَظْلِمُ ظُلْمًا) نَفْسَ مضاف هٗ ضمیر واحد مذکر مضاف الیہ مفعول۔ جو ایسا کریگا یعنی اضرار اور ایذا رسانی کی غرض سے رجوع کرتا ہے گویا اس نے اپنے اس عمل سے خود اپنے آپ پر ظلم کیا ہے اور غضب الٰہی کو دعوت دی ہے۔

وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا۔ لَا تَتَّخِذُوْا فعل نہی جمع مذکر حاضر (اِتَّخَذَ يَتَّخِذُ اِتِّخَاذ) پکڑنا ٹھہرانا۔ اٰيٰت واحد آیت اس سے مراد احکام و اوامر ہیں۔ هُزُوًا مصدر بمعنی اسم مفعول۔ اللہ تعالیٰ کے احکام کا تمسخر مت اڑاؤ۔

وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَ الْحِكْمَةِ۔ وَاذْكُرُوْا امر جمع مذکر (ذَكَرَ يَذْكُرُ ذِكْرًا)۔ نِعْمَتَ اللّٰهِ



Marfat.com

اللہ کی نعمت عَلَيْكُمْ اور اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کو یاد رکھو جو دینِ اسلام کی صورت میں تمہیں عطا کی ہے۔ وَمَا اَنْزَلَ۔ مَا موصول اَنْزَلَ ماضی واحد مذکر غائب (اَنْزَلَ يُنْزِلُ اِنْزَالًا) عَلَيْكُمْ جو چیز کہ تم پر نازل کی مِنَ الْكِتٰبِ۔ الکتاب، القرآن۔ اَلْحِكْمَةِ۔ السُّنَّةُ الْمُطَهَّرَةُ اللہ تعالیٰ کے اس فضل و کرم کو یاد رکھو کہ تمہیں دینِ اسلام کی ہدایت کی اور قرآنِ عظیم اور سنتِ مطہرہ کا انعام بخشا۔

يَعِظُكُمْ بِهٖ۔ مضارع واحد مذکر غائب (وَعَظَ يَعِظُ وَعْظًا) بِهٖ بِكِتَابِهٖ وَبِسُنَّتِهٖ اللہ تعالیٰ اپنی کتابِ مقدس اور سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے تمہیں سعادتِ دارین کے لئے ارشاد و ہدایت کرتے ہیں۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ۔ وَاتَّقُوْا۔ امر جمع مذکر (اِتَّقٰى يَتَّقِيْ اِتِّقَاءً) افتعال اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ وَاعْلَمُوْٓا امر جمع مذکر (عَلِمَ يَعْلَمُ عِلْمًا)۔ اِنَّ کلمہ تحقیقِ کلام بِكُلِّ شَيْءٍ ہر چیز عَلِيْمٌ صفتِ مشبہ ہر چیز کو بخوبی جانتا ہے اللہ سے ڈرتے رہو اور اچھی طرح جان لو کہ تمہارے اعمال و افعال میں سے کوئی چیز بھی اس پر مخفی نہیں ہے۔

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ اِذَا | طَلَّقْتُمُ | النِّسَآءَ | فَ بَلَغْنَ | اَجَلَ هُنَّ |
| اور جب | طلاق دو تم | عورتوں کو | پس پہنچیں | وقت اپنے کو |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| فَ لَا | تَعْضُلُوْا | هُنَّ | اَنْ | يَنْكِحْنَ |
| پس مت | منع کرو | ان کو | یہ کہ | نکاح کریں |
| اَزْوَاجَ | هُنَّ | اِذَا | تَرَاضَوْا | بَيْنَ هُمْ |
| خاوندوں | اپنے سے | جب | راضی ہوں | آپس میں |
| بِ | الْمَعْرُوْفِ | ذٰلِكَ | يُوْعَظُ | بِ ہٖ |
| ساتھ | معروف طریقہ کے | یہ (بات) | نصیحت کی جاتی ہے | ساتھ اسکے |
| مَنْ كَانَ | مِنْ كُمْ | يُؤْمِنُ | بِ اللّٰهِ | وَالْيَوْمِ |
| جو ہو | تم میں سے | ایمان رکھتا | ساتھ اللہ | اور دن |
| الْاٰخِرِ | ذٰلِكُمْ | اَزْكٰى | لَ كُمْ | وَ اَطْهَرُ |
| قیامت کے | یہ | بہت پاکیزہ ہے | واسطے تمہارے | اور بہت پاک ہے |
| وَ اللّٰهُ | يَعْلَمُ | وَ اَنْتُمْ | لَا | تَعْلَمُوْنَ |
| اور اللہ | جانتا ہے | اور تم | نہیں | جانتے |

"اور جب تم طلاق دے چکو اپنی عورتوں کو اور پھر وہ اپنی مدت کو پہنچ چکیں تو تم انہیں اس سے مت روکو کہ وہ اپنے شوہروں سے نکاح کرلیں جب کہ وہ آپس میں سب شرافت کے ساتھ راضی ہوں۔ اس (مضمون) سے نصیحت کی جاتی ہے تم میں سے اس شخص کو جو اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے، یہی تمہارے حق میں پاکیزہ تر اور صاف تر ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ہو۔" (۲۳۲)

## تشریحاتِ لغوی وتفسیری مطالب

سببِ نزول : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ایک صحابی معقل



Marfat.com

بن یسار نے اپنی بہن کا نکاح ایک مسلمان انصاری سے کیا کچھ عرصہ بعد اس نے اسے طلاق دے دی اور دورانِ عدت رجوع نہ کیا۔ عدت گزرنے کے بعد ان دونوں نے دوبارہ نکاح کرنا چاہا۔ معقل بن یسار نے اس آدمی سے کہا کہ میں نے تیری عزت کی اور اپنی بہن کو تیرے نکاح میں دیا تو نے اسے طلاق دے دی اب میں دوبارہ اسے تمہارے نکاح میں دینے کے لئے راضی نہیں ہوں چونکہ وہ دونوں دوبارہ باہم زندگی بسر کرنا چاہتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ جب معقل نے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو سنا تو اس آدمی سے فوراً اپنی بہن کا نکاح کرا دیا۔

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ ۔ اِذَا کلمۂ شرط۔ طَلَّقْتُمْ ماضی جمع مذکر حاضر (طَلَّقَ یُطَلِّقُ تَطْلِیْقًا) جب تم طلاق دو عورتوں کو فَبَلَغْنَ ۔ ف پس بَلَغْنَ ماضی جمع مؤنث غائب (بَلَغَ یَبْلُغُ بَلُوْغًا)۔ اَجَل وقتِ مقررہ هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب یعنی جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دو اور ان کی عدت ختم ہونے کو آئے۔

فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ ۔ پس فعل نہی جمع مذکر حاضر (عَضَلَ یَعْضُلُ عَضْلًا) هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب تو تم انہیں مت روکو۔ منع نہ کرو۔ العضل کے معنی منع کرنے کے ہیں۔ اَعْضَلَ الْاَمْرُ کے معنی ہیں کام مشکل ہو گیا اسی سے "داءُ العِضَال" ہے ایسی بیماری کو کہتے ہیں جس کا علاج اطباء کو تھکا دے اور مشکل ہو۔

اَنْ یَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ ۔ اَنْ مصدریہ یَنْكِحْنَ مضارع جمع مؤنث غائب (نَكَحَ یَنْكِحُ نِكَاحًا)۔ اَزْوَاجَ واحد زوج هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب۔ اپنے



Marfat.com

سابقہ خاوندوں سے نکاح کرنے سے نہ منع کرو۔

إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ ۔ إِذَا کلمۂ شرط۔ جب۔ تَرَاضَوْا ماضی جمع مذکر غائب (تَرَاضِی یَتَرَاضٰی تَرَاضِیًا) باہم راضی ہوں بَيْنَهُمْ باہم آپس میں بِالْمَعْرُوفِ حسب دستور۔ اچھے طریقہ سے یعنی ان عورتوں کو دوبارہ اپنے سابقہ خاوندوں کے ساتھ نکاح سے نہ روکا جائے جب وہ آپس میں حُسنِ سلوک کے ساتھ زندگی بسر کرنے پر رضامند ہوں۔

ذٰلِكَ يُوعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۔ ذٰلِكَ اسم اشارہ بعید يُوعَظُ مضارع مجہول واحد مذکر غائب (وَعَظَ یَعِظُ وَعَظًا) بِهٖ اس بات کے ساتھ یہ وہ بات جس کے لئے تمہیں وصیت کی جاتی ہے اور حکم دیا جاتا ہے۔ مَنْ موصول۔ كَانَ ماضی واحد مذکر غائب (كَانَ يَكُوْنُ كَوْنًا)۔ يُؤْمِنُ مضارع واحد مذکر غائب (اٰمَنَ يُؤْمِنُ اِيْمَانًا) ایمان رکھتا ہے۔ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ۔ جو کوئی اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے۔ اسے اس امر کی نصیحت کی جاتی ہے کہ وہ عورتوں کو دوبارہ نکاح کرنے سے نہ روکیں۔

ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ ۔ ذٰلِكُمْ اسم اشارہ بعید اَزْكٰى افعل التفضیل (زَكَى يَزْكِيْ زَكٰوةً) زیادہ پاکیزہ۔ اَطْهَرُ اسم تفضیل۔ (طَهَرَ يَطْهُرُ طُهْرًا طُهُوْرًا) زیادہ پاک وصاف۔ اس میں اللہ تعالیٰ کے ان احکام کی پابندی اور ان نصائح پر عمل پیرا ہونا تمہارے لئے زیادہ بہتر اور گناہ اور ضرر رسانی سے بچنے کے لئے زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے۔

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۔ اللہ تعالیٰ جانتے ہیں اور تم نہیں جانتے



Marfat.com

یعنی صرف اللہ تعالیٰ ہی اس بات کا علم رکھتے ہیں کہ احکام و شرائع میں سے کون سی بات تمہارے لئے بہتر اور نفع رساں ہے اور تم اس سے بالکل بے خبر ہو۔

وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ۚ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۚ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ۗ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ | الْوَالِدَاتِ | يُرْضِعْنَ | اَوْلَادَ | هُنَّ |
| اور | بچے والیاں | دودھ پلاویں | اولاد | اپنی کو |
| حَوْلَيْنِ | كَامِلَيْنِ | لِ مَنْ | اَرَادَ | اَنْ |
| دو برس | پورے | واسطے۔اس شخص کے | جو ارادہ کرے | یہ کہ |
| يُّتِمَّ | الرَّضَاعَةَ | وَ عَلَى | الْمَوْلُوْدِ | لَهٗ |
| پورا کرے | دودھ پلانا (مدت رضاعت) | اور اوپر اسکے کہ | بچہ ہے | اس کا |
| رِزْقُ | هُنَّ | وَكِسْوَتُ | هُنَّ | بِ الْمَعْرُوْفِ |
| رزق ہے | ان کا | اور کپڑا دینا | ان کا | ساتھ اچھی طرح کے |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| لَا تُكَلَّفُ | نَفْسٌ | اِلَّا | وُسْعَ هَا | لَا تُضَآرَّ |
| نہیں تکلیف دیا جاتا | کوئی نفس | مگر | طاقت اپنی کے | نہ ضرر پہنچایا جائے |
| وَالِدَةٌ | بِ وَلَدِ هَا | وَ لَا | مَوْلُوْدٌ لَّهٗ | بِ وَلَدِ هٖ |
| والدہ کو | ساتھ بیٹے اپنے کے | اور نہ | بچے والا | ساتھ بچے اپنے کے |
| وَ عَلَى | الْوَارِثِ | مِثْلُ | ذٰلِكَ | فَ اِنْ |
| اور اوپر | وارث کے | مانند | اس کے ہے | پس اگر |
| اَرَادَا | فِصَالًا | عَنْ | تَرَاضٍ | مِّنْ هُمَا |
| وہ دونوں ارادہ کریں | دودھ چھڑانا | (سے) | رضامندی سے | ان دونوں کے |
| وَ تَشَاوُرٍ | فَ لَا | جُنَاحَ | عَلَى هِمَا | وَ اِنْ |
| اور مشورہ سے | پس نہیں | گناہ | اوپر ان دونوں کے | اور اگر |
| اَرَدْتُّمْ | اَنْ | تَسْتَرْضِعُوْٓا | اَوْلَادَكُمْ | فَ لَا |
| ارادہ کرو تم | یہ کہ | دودھ پلواؤ | اولاد اپنی کو | پس نہیں |
| جُنَاحَ | عَلَيْكُمْ | اِذَا | سَلَّمْتُمْ | مَّآ |
| گناہ | اوپر تمہارے | جب | سونپ دو تم | جو کچھ |
| اٰتَيْتُمْ | بِ الْمَعْرُوْفِ | وَ اتَّقُوا | اللّٰهَ | وَ اعْلَمُوْٓا |
| دینا کیا ہے | ساتھ دستور کے | اور ڈرتے رہو | اللہ سے | اور جان لو |
| اَنَّ | اللّٰهَ | بِ مَا | تَعْمَلُوْنَ | بَصِيْرٌ |
| بیشک | اللہ | ساتھ اس چیز کے | کہ تم کرتے ہو | دیکھنے والا ہے |

"اور مائیں اپنے بچوں کو دُودھ پلائیں پورے دو سال (یہ مدت) اس کے لئے ہے جو رضاعت کی تکمیل کرنا چاہے اور جس کا بچہ ہے اس کے ذمہ ہے



Marfat.com

ان (ماؤں) کا کھانا اور کپڑا موافق دستور کے۔ کسی شخص کو حکم نہیں دیا جاتا بجز اس کی برداشت کے بہ قدر۔ نہ کسی ماں کو تکلیف پہنچائی جائے اس کے بچہ کے باعث اور نہ کسی باپ ہی کو تکلیف پہنچائی جائے اس کے بچہ کے باعث اور اسی طرح (کا انتظام) وارث کے ذمہ بھی ہے۔ پھر اگر دونوں اپنی باہمی رضامندی اور مشورہ سے دودھ چھڑا دینا چاہیں تو دونوں پر کوئی گناہ نہیں اور اگر تم لوگ اپنے بچوں کو (کسی اور انا کا) دودھ پلوانا چاہو تب بھی تم پر کوئی گناہ نہیں۔ جب کہ تم (ان کے) حوالے کر دو جو کچھ انہیں دینا ہے موافق دستور کے اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جانتے رہو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس کا خوب دیکھنے والا ہے۔" (۲۳۳)

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

گزشتہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے نکاح، طلاق، عدت اور رجوع وغیرہ کے احکام بیان فرمائے اب اس آیتِ کریمہ میں رضاعت کے متعلق بتایا کہ طلاق کے بعد عورت چونکہ سابقہ خاوند کی پابند نہیں رہی اس لئے ہوسکتا ہے کہ وہ انتقام کی وجہ سے بچے کو دودھ پلانے کی ذمہ داری کو قبول نہ کرے اس آیت میں بچے کی پرورش کے لئے مطلقہ عورت اور سابقہ خاوند کی ذمہ داریوں کو بیان فرمایا۔

وَالْوَالِدٰتُ یُرْضِعْنَ اَوْلَادَھُنَّ حَوْلَیْنِ کَامِلَیْنِ ۔ وَالْوَالِدَاتُ واحد وَالِدَہ بچے کی ماں۔ یُرْضِعْنَ مضارع جمع مؤنث غائب رَاَرْضَعَ یُرْضِعُ اِرْضَاعًا) دودھ پلائیں۔ اَوْلَادَھُنَّ واحد ولد اپنے بچوں کو حَوْلَیْنِ



Marfat.com

تثنیہ واحد حَوْلَ۔ کَامِلَیْنِ تثنیہ، واحد کامل پورے دو سال۔ ماؤں پر لازم ہے کہ وہ بچوں کو پورے دو سال تک دودھ پلائیں۔

لِمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ۔ ل جار۔ مَنْ موصول اس شخص کے لئے اَرَادَ ماضی واحد مذکر غائب (اَرَادَ یُرِیْدُ اِرَادَةً) جو ارادہ کرے۔ اَنْ مصدریہ یُتِمَّ مضارع واحد مذکر غائب (اَتَمَّ یُتِمُّ اِتْمَامًا) مکمل کرانا۔ اَلرَّضَاعَةَ مصدر دودھ پلانا۔ جو شخص دودھ پلانے کی مدت کو پورا کرانا چاہتا ہو۔

وَعَلَی الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ۔ عَلٰی حرف جار۔ اَلْمَوْلُوْدِ مجرور۔ اَلْمَوْلُوْدُ مفعول۔ اَلْمَوْلُوْدِ لَهٗ جس کا بیٹا ہے، باپ۔ الاب۔ رِزْقُهُنَّ۔ رِزْق مصدر هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب ان کا کھانا پینا خوراک کا خرچ۔ وَكِسْوَتُهُنَّ۔ كِسْوَت۔ لباس۔ پوشاک۔ هُنَّ ضمیر جمع مؤنث ان کا لباس اور پہننے کا کپڑا وغیرہ۔ بِالْمَعْرُوْفِ دستور کے مطابق۔ اچھے طریقے سے۔ بچے کے والد کے ذمہ بچے کی مطلقہ ماں کے لئے کھانے پینے اور لباس وغیرہ کا مہیا کرنا ہوگا۔ دستور عام کے مطابق۔

لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا۔ لَا تُكَلَّفُ فعل نہی مضارع مجہول واحد مؤنث غائب (كَلَّفَ یُكَلِّفُ تَكْلِیْفًا)۔ نَفْسٌ قائم مقام فاعل کسی نفس اور جان کو تکلیف نہیں دی جاتی۔ اِلَّا کلمہ استثنا۔ وُسْعَ مضاف هَا ضمیر مؤنث راجع اِلٰی نفس مضاف الیہ کسی نفس کو اس کی وسعت اور طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دی جاتی۔

لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ۔ لَا تُضَآرَّ فعل نہی مضارع مجہول واحد مؤنث غائب (ضَآرَّ یُضَآرُّ مُضَآرَّةً) ضرر نہ پہنچایا جائے۔



Marfat.com

وَالِدَةٌ مفعول قائم مقام فاعل بِوَلَدِهَا اپنے بچے کی وجہ سے وَالِدٌ نافیہ۔ مَوْلُوْدٌ لَهٗ یعنی باپ بِوَلَدِهٖ اپنے بچے کی وجہ سے بِوَلَدِهٖ میں ضمیر کا مرجع مَوْلُوْدٌ لَهٗ ہے اور نہ باپ کو بچے کی وجہ سے ضرر پہنچایا جائے باپ اور ماں دونوں کو متنبہ کیا گیا ہے کہ بچے کی پرورش کے لئے باہم مصالحانہ رویہ اختیار کریں نہ تو باپ کی طرف سے بچے کی ماں کے ساتھ بے جا سختی کی جائے اور نہ ماں (مطلقہ بیوی) ایسا رویہ اختیار کرے کہ بچے کی پرورش کے لئے باپ کو پریشان ہونا پڑے۔

وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۔ الْوَارِثِ اسم فاعل (وَرِثَ يَرِثُ وَرْثًا) اور وارث پر بھی وہی ذمہ داری عائد ہوگی جو والدہ پر تھی یعنی اسے بچے کی والدہ کے تمام اخراجات برداشت (نان ونفقہ اور لباس) کرنا ہوں گے۔

فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ۔ إِنْ شرطیہ اگر۔ أَرَادَا فعل ماضی تثنیہ مذکر غائب (أَرَادَ يُرِيْدُ إِرَادَةً)۔ فِصَالًا فصل ایک چیز کو دوسری چیز سے جدا کرنے کو کہتے ہیں۔ فِصَالًا بچہ کا دودھ چھڑانا۔ اگر ان دونوں نے بچے کا دودھ چھڑانے کا ارادہ کیا۔ عَنْ تَرَاضٍ باہمی رضامندی سے تَرَاضٍ مصدر ہے (تَرَاضَى يَتَرَاضٰى تَرَاضِيًا) باب تفاعل مِنْهُمَا آپس میں وَتَشَاوُرٍ باہم مشورے سے تَشَاوُرٍ مصدر (تَشَاوَرَ يَتَشَاوَرُ تَشَاوُرًا) اسم فاعل۔ فَلَا ف پس لَا نافیہ نہیں۔ جُنَاحَ اثم۔ گناہ۔ عَلَيْهِمَا۔ علی الوالدین۔ اگر دو سال کی مدت سے پہلے بچے کا دودھ چھڑانے پر متفق ہو جائیں، اور اسی میں اسکی مصلحت سمجھیں تو اس میں کوئی گناہ نہیں۔

وَإِنْ أَرَدْتُمْ أَنْ تَسْتَرْضِعُوْا أَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِذَا سَلَّمْتُمْ مَّا



Marfat.com

اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ۔ اِنْ شرطیہ ۔ اَرَدْتُّمْ ماضی جمع مذکر حاضر (اَرَادَ یُرِیْدُ اِرَادَۃً) اَنْ جازمہ ۔ تَسْتَرْضِعُوْا مضارع جمع مذکر حاضر (اِسْتَرْضَعَ یَسْتَرْضِعُ اِسْتِرْضَاعً) استفعال طلب رضاعت ۔ اَوْلَادَكُمْ واحد وَلَدٌ اور اگر تم اپنے بچوں کو ماں کے علاوہ کسی دوسری عورت کا دودھ پلوانا چاہو فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ پس اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں اِذَا کلمہ شرط ظرفِ زمان ، سَلَّمْتُمْ ماضی جمع مذکر غائب (سَلَّمَ یُسَلِّمُ تَسْلِیْمًا) ۔ مَا موصول ۔ اٰتَيْتُمْ ماضی جمع مذکر حاضر بِالْمَعْرُوْفِ حسب دستور ۔ یعنی اگر تم اپنے بچوں کو ماں کے علاوہ کسی اور عورت کا دودھ پلوانا چاہو تو اس میں کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ وہ معاوضہ اسے ادا کردو جو حسب دستور تم نے دینا منظور کیا تھا۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۔ وَاتَّقُوا اللّٰه ۔ امر جمع مذکر (اِتَّقٰی یَتَّقِیْ اِتِّقَاءً) اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ وَاعْلَمُوْا امر جمع مذکر (عَلِمَ یَعْلَمُ عِلْمًا) ۔ اِنَّ اللّٰهَ یقینی طور پر اللہ ۔ بِمَا اس چیز کو تَعْمَلُوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر (عَمِلَ یَعْلَمُ عَمَلًا) ۔ بَصِيْرٌ صفتِ مشبہ ۔ اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ تعالیٰ جو کچھ تم کرتے ہو اسے دیکھتے ہیں اور اچھی طرح جانتے ہیں۔ تمہارے افعال و اقوال میں سے کوئی چیز اس پر مخفی نہیں ہے۔

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاۗءِ



Marfat.com

اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ لَّا
تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۬ وَلَا تَعْزِمُوْا
عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ
مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ الَّذِيْنَ | يُتَوَفَّوْنَ | مِنْكُمْ | وَيَذَرُوْنَ | اَزْوَاجًا |
| اور جو لوگ | وفات پا جاتے ہیں | تم سے | اور چھوڑ جاتے ہیں | بیویاں اپنی |
| يَتَرَبَّصْنَ | بِاَنْفُسِهِنَّ | اَرْبَعَةَ | اَشْهُرٍ | وَّعَشْرًا |
| انتظار کریں | ساتھ نفسوں اپنے کے | چار | مہینے | اور دس (دن) |
| فَاِذَا | بَلَغْنَ | اَجَلَهُنَّ | فَلَا | جُنَاحَ |
| پس جب | پہنچیں | میعاد اپنی کو | پس نہیں | گناہ |
| عَلَيْكُمْ | فِيْمَا | فَعَلْنَ | فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ | |
| اوپر تمہارے | اس چیز میں | وہ کرتی ہیں | نفسوں | اپنے |
| بِالْمَعْرُوْفِ | وَاللّٰهُ | بِمَا | تَعْمَلُوْنَ | خَبِيْرٌ |
| ساتھ اچھے طریقے سے | اور اللہ | ساتھ اس چیز کے | کہ کرتے ہو تم | خبردار ہے |
| وَلَا | جُنَاحَ | عَلَيْكُمْ | فِيْمَا | عَرَّضْتُمْ |
| اور نہیں | گناہ | اوپر تمہارے | اس چیز میں | اشارۃً تم نے کہا |
| بِهٖ | مِنْ | خِطْبَةِ | النِّسَآءِ | اَوْ |
| ساتھ اس کے | (سے) | منگنی سے | عورتوں کی | یا |
| اَكْنَنْتُمْ | فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ | عَلِمَ اللّٰهُ | اَنَّكُمْ | |
| چھپا رکھا تم نے | نفسوں | اپنے میں | جانتا ہے اللہ | یہ کہ تم |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| سَ تَذْکُرُوْنَھُنَّ | ھُنَّ | وَ لٰکِنْ | لَّا | تُوَاعِدُوْا |
| البتہ ذکر کروگے | ان کا | اور لیکن | نہ | وعدہ دو |
| ھُنَّ | سِرًّا | اِلَّا | اَنْ تَقُوْلُوْا | قَوْلًا |
| ان کو | پوشیدہ طور پر | مگر | یہ کہ کہو تم | بات |
| مَّعْرُوْفًا | وَ لَا | تَعْزِمُوْا | عُقْدَةَ | النِّکَاحِ |
| اچھی طرح سے | اور مت | عزم کرو | گرہ | نکاح کی کا |
| حَتّٰی | یَبْلُغَ | الْکِتٰبُ | اَجَلَهٗ | وَ اعْلَمُوْا |
| یہاں تک | پہنچے | اللہ کا لکھا ہوا حکم | وقت اپنے کو | اور جان لو |
| اَنَّ اللّٰهَ | یَعْلَمُ | مَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ | | فَ |
| تحقیق اللہ | جانتا ہے | اس چیز کو جو نفسوں تمہارے میں ہے | | پس |
| اِحْذَرُوْهُ | وَ اعْلَمُوْا | اَنَّ اللّٰهَ | غَفُوْرٌ | حَلِیْمٌ |
| ڈرو اس سے | اور جان لو | کہ تحقیق اللہ | بخشنے والا | تحمل والا ہے |

" اور تم میں سے جو لوگ وفات پا جاتے ہیں اور بیویاں چھوڑ جاتے ہیں، وہ بیویاں اپنے آپ کو چار مہینہ اور دس دن تک روکے رکھیں، پھر جب وہ اپنی مُدّت تک پہنچ جائیں تو تم پر اس بات میں کوئی گناہ نہیں کہ وہ عورتیں اپنی ذات کے بارے میں کچھ (کاروائی) کریں، شرافت کے ساتھ اور جو تم کچھ بھی کرتے ہو اللہ اس سے خوب واقف ہے اور تم پر کوئی گناہ اس میں نہیں کہ تم ان (زیرِ عدت) عورتوں کے پیغامِ نکاح کے باب میں کوئی باب اشارۃً کہو یا (یہ ارادہ) اپنے دلوں ہی میں پوشیدہ رکھو، اللہ کو تو علم ہے کہ تم ان عورتوں کا ذکر مذکور کرو گے البتہ



Marfat.com

ان سے کوئی وعدہ خفیہ (بھی) نہ کرو، مگر ہاں کوئی بات عزت و حرمت کے موافق (چاہو تو) کہہ دو اور عقدِ نکاح کا عزم اس وقت تک نہ کرو جب تک کہ میعاد مقررہ اپنے ختم کو نہ پہنچ جائے اور جانتے رہو کہ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اللہ اسے جانتا ہے سو اس سے ڈرتے رہو اور جانتے رہو کہ اللہ بخشنے والا ہے بڑا بردبار ہے۔" (۲۳۴ - ۲۳۵)

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

### وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا

وَالَّذِيْنَ موصول، واحد اَلَّذِیْ اور جو لوگ يُتَوَفَّوْنَ مضارع مجہول جمع مذکر غائب (تَوَفّٰی يَتَوَفّٰی تَوَفِّیْ) تفعل۔ مِنْكُمْ مِنْ جار اور كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مجرور، تم میں سے۔ وَيَذَرُوْنَ۔ اَیْ يُتْرَكُوْنَ پیچھے چھوڑ جائیں۔ يَذَرُوْنَ سے ماضی اور مصدر نہیں آتا۔ اَزْوَاجًا جمع زوج (مِنَ الْاَضْدَاد) بیویاں۔ يَتَرَبَّصْنَ مضارع جمع مؤنث غائب (تَرَبَّصَ يَتَرَبَّصُ تَرَبُّصًا)۔ اَنْفُسِهِنَّ واحد نفس۔ هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب نکاح سے اپنے آپ کو روکے رکھیں۔ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ۔ اَرْبَعَة چار اَشْهُر واحد شهر مہینے وَعَشْر اور دس دن۔

یعنی وہ عورتیں جن کے خاوند وفات پا جائیں ان کی عدت چار ماہ دس دن ہے اس سے پہلے وہ نکاح نہیں کر سکتیں لیکن حاملہ کی عدت وضع حمل ہوگی کقولہ تعالیٰ: "وَاُولَاتُ الْاَحْمَال اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ"



Marfat.com

فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ

بِالْمَعْرُوْفِ ۔ اِذَا حرف شرط (ظرف زمان) بَلَغْنَ ماضی جمع غائب (بَلَغَ يَبْلُغُ بُلُوْغًا)۔ اَجَلَ وقت مقررہ هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب۔ اپنے وقتِ مقررہ پر۔ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ پس تم پر کوئی گناہ نہیں۔ فِيْمَا۔ اس چیز میں۔ اس امر میں فَعَلْنَ ماضی جمع مؤنث غائب (فَعَلَ يَفْعَلُ فِعْلًا) فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ واحد نفس هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب۔ بِالْمَعْرُوْفِ دستور کے مطابق، یعنی جب وہ اپنی عدت کو پورا کرلیں تو تمہارے لئے اس میں کوئی گناہ کی بات نہیں کہ وہ اپنے لئے درست اور صحیح طریقہ کے مطابق جو فیصلہ کریں تم اسے تسلیم کرلو اور انہیں نکاح وغیرہ کی اجازت دے دو۔

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۔ تَعْمَلُوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر (عَمِلَ يَعْمَلُ عَمَلًا) خَبِيْرٌ بروزن فعیل صفتِ مشبہ۔ اللہ تعالیٰ تمہارے سب اعمال سے اچھی طرح باخبر ہے اسی کے مطابق تمہیں جزا دی جائیگی۔

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ ۔ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَیْ لَا اِثْمَ عَلَيْكُمْ تم پر کوئی گناہ نہیں۔ فِيْمَا اس بات میں عَرَّضْتُمْ بِهٖ ماضی جمع مذکر حاضر (عَرَّضَ يُعَرِّضُ تَعْرِيْضًا) تَعْرِيْض تصریح کی ضد ہے۔ یعنی اشارۃ وکنایۃ بات کہنا واضح طور پر کسی بات کا اظہار نہ کرنا۔ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ ۔ منگنی۔ عورت کو پیغامِ نکاح دینے کو کہتے ہیں۔ خُطبہ ضمہ کے ساتھ اس کے معنی ہیں خطاب کرنا اور خِطبہ زیر کے ساتھ پیغامِ نکاح کو کہتے ہیں۔ دورانِ عدت عورت کو اشارۃً پیغامِ نکاح دینا



Marfat.com

گناہ نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں جیسے کہ کوئی مرد عورت سے کہے کہ میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تم جیسی کوئی صالح عورت عطا فرمائے۔

اَوْ اَکْنَنْتُمْ فِیْ اَنْفُسِکُمْ ۔ اَوْ کلمہ تخییر ۔ یا۔ اَکْنَنْتُمْ ماضی جمع مذکر حاضر (اَکَنَّ یُکِنُّ اِکْنَانًا) اِکْنَان کسی بات کے دِل میں چھپانے کو کہتے ہیں ۔ فِیْ اَنْفُسِکُمْ اپنے دلوں میں نفس کی جمع ہے یا اس میں کوئی گناہ نہیں جو تم اپنے دِل میں ان سے نکاح کرنے کے بارے میں چھپاتے ہو۔

عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۔ عَلِمَ اللّٰهُ ماضی واحد مذکر غائب ۔ اللہ جانتا ہے۔ اَنَّكُمْ اَنَّ کلمہ تحقیق کلام ۔ کُمْ ضمیر جمع حاضر۔ بیشک تم سَتَذْكُرُوْنَ هُنَّ ۔ س مستقبل قریب کے لئے۔ تَذْكُرُوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر (ذَکَرَ یَذْکُرُ ذِکْرًا) هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب اللہ جانتے ہیں کہ تم ضرور ان کا ذکر کرو گے۔ وَلٰكِنْ کلمہ استدراک کلام۔ لَا تُوَاعِدُوْهُنَّ فعل نہی جمع مذکر حاضر (وَاعَدَ یُوَاعِدُ مُوَاعَدَةً) مفاعلہ۔ هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب لیکن ان سے وعدہ نہ کرو۔ باہم وعدہ نہ لو۔ سِرًّا پوشیدہ طور پر اِلَّا کلمہ استثنا (مگر) اَنْ مصدریہ، یہ کہ تَقُوْلُوْا مضارع جمع مذکر حاضر (قَالَ یَقُوْلُ قَوْلًا) قَوْلًا مصدر۔ مَعْرُوْفًا قول کی نعت اور صفت ہے۔ درست اور صحیح بات اللہ جانتے ہیں کہ تم اپنے دلوں میں ضرور انہیں یاد کرو گے اور ان کے بغیر صبر سے کام نہیں لے سکو گے تم اپنے دل میں ان کا خیال رکھ سکتے ہو لیکن پوشیدہ طور پر دَورانِ عدت انہیں



Marfat.com

نکاح کا پیغام نہیں دے سکتے ہیں۔ البتہ اشارہ وکنایہ سے کام لینے میں کوئی گناہ نہیں.

وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ۔ وَلَا تَعْزِمُوْا فعل نہی جمع مذکر حاضر (عَزَمَ يَعْزِمُ عَزْمًا) ۔ عُقْدَةَ النِّكَاحِ انعقاد نکاح۔ نکاح یا کسی چیز کے عہد باندھنے کو عقد کہتے ہیں (راغب). اور عقد نکاح کا عزم نہ کرو۔ حَتّٰى غائت کی انتہا کے لئے یہاں تک کہ يَبْلُغَ مضارع واحد مذکر غائب (بَلَغَ يَبْلُغُ بُلُوْغًا)۔ اَلْكِتَابُ سے یہاں مراد مَا كُتِبَ یعنی جو بات لکھی گئی۔ فرض کی گئی اس سے مراد عدت مقررہ اَجَلَهٗ میعاد۔ وقت مقررہ یعنی نکاح کا عزم نہ کرو یہاں کہ میعاد عدت ختم ہو جائے۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۔ وَ اور اِعْلَمُوْا امر جمع مذکر اِنَّ اللّٰهَ یقیناً اللہ يَعْلَمُ مضارع واحد مذکر غائب مَا موصول اَلَّذِيْ فِيْ اَنْفُسِكُمْ۔ اَنْفُسٌ واحد نفس كُمْ ضمیر مخاطب جمع مذکر فَاحْذَرُوْهُ امر جمع مذکر (حَذِرَ يَحْذَرُ حَذْرًا) پس اس سے ڈرو۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۔ وَاعْلَمُوْا امر جمع مذکر۔ غَفُوْرٌ مبالغہ کا صیغہ (غَفَرَ يَغْفِرُ غُفْرَانًا) بہت زیادہ پردہ پوشی۔ حَلِيْمٌ اسم فاعل بردبار۔ متحمل۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ اور وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ سے اللہ تعالیٰ نے دو امور کی طرف متوجہ کیا ہے۔ ایک یہ کہ کسی صورت بھی اس کے احکام کی خلاف ورزی نہ کرو وہ تو تمہارے دلوں کی باتیں بھی جانتا ہے



Marfat.com

اس سے تم کچھ چھپا نہیں سکتے۔ اور دوسری یہ کہ اگر سہواً کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو وہ غفور و حلیم ہے۔ سچے دل سے توبہ کرنے پر معاف کر دیتا ہے۔

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ أَوْ تَفْرِضُوا لَهُنَّ فَرِيضَةً ۖ وَمَتِّعُوهُنَّ ۚ عَلَى الْمُوسِعِ قَدَرُهُ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهُ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِينَ ۝ وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَ الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ۚ وَأَنْ تَعْفُوا أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۚ وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| لَا جُنَاحَ | عَلَيْكُمْ | إِنْ طَلَّقْتُمُ | النِّسَاءَ | مَا لَمْ |
| نہیں گناہ | اوپر تمہارے | اگر طلاق دو تم | عورتوں کو | جب تک نہ |
| تَمَسُّوهُنَّ | أَوْ تَفْرِضُوا | لَهُنَّ | فَرِيضَةً | وَمَتِّعُوهُنَّ |
| ہاتھ لگایا ہو انکو | یا (نہیں) مقرر کیا | واسطے ان کے | مقرر (مہر) کرنا | اور فائدہ دو انکو |
| عَلَى الْمُوسِعِ | قَدَرُهُ | وَعَلَى الْمُقْتِرِ | قَدَرُهُ | مَتَاعًا |
| اوپر دولتمند کے | قدرت اسکی کے | اور اوپر تنگدست کے | قدرت اسکی کے | متاع دینا فائدہ دینا |
| بِالْمَعْرُوفِ | حَقًّا | عَلَى | الْمُحْسِنِينَ | وَإِنْ |
| ساتھ بھلی طرح سے | لازم ہوا | اوپر | نیکی کرنے والوں کے | اور اگر |
| طَلَّقْتُمُوهُنَّ | مِنْ قَبْلِ | أَنْ تَمَسُّوهُنَّ | وَقَدْ | |
| طلاق دو انکو | پہلے اس سے | کہ ہاتھ لگایا | ان کو | اور تحقیق |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| فَرَضْتُمْ | لَهُنَّ | فَرِيضَةً | فَنِصْفُ | مَا فَرَضْتُمْ |
| مقرر کرلیا | واسطے انکے | (مہر) مقرر کرنا | پس آدھا | اسکا کہ مقرر کیا تم نے |
| اِلَّا اَنْ | يَعْفُونَ | اَوْ يَعْفُوَا | الَّذِي | بِيَدِهٖ |
| مگر یہ کہ | معاف کردیں وہ | یا معاف کرے | وہ شخص | اسکے ہاتھ میں ہے |
| عُقْدَةُ | النِّكَاحِ | وَ اَنْ | تَعْفُوْٓا | اَقْرَبُ |
| گرہ | نکاح کی | اور یہ کہ | معاف کرو تم | زیادہ قریب ہے |
| لِلتَّقْوٰى | وَ لَا | تَنْسَوُا | الْفَضْلَ | بَيْنَكُمْ |
| واسطے تقوٰی کے | اور نہ | بھولو | احسان کرنا | درمیان اپنے |
| اِنَّ اللّٰهَ | بِمَا | تَعْمَلُوْنَ | بَصِيْرٌ | - |
| تحقیق اللہ | ساتھ اس چیز کے | کرتے ہو تم | دیکھنے والا ہے | - |

"تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم ان بیویوں کو جنہیں تم نے نہ ہاتھ لگایا اور نہ ان کے لئے مہر مقرر کیا، طلاق دے دو۔ وسعت والے کے ذمہ ان کی حیثیت کے لائق ہے اور تنگی والے کے ذمہ اس کی حیثیت کے لائق (یہ) خرچ شرافت کے موافق ہو (اور یہ) واجب ہے خوش معاملہ لوگوں پر" (۲۳۶)

"اور اگر تم نے انہیں طلاق دے دی ہے قبل اس کے کہ انہیں ہاتھ لگایا ہو، لیکن ان کے لئے کچھ مہر مقرر کر چکے ہو، تو جتنا مہر تم نے مقرر کیا ہے اس کا آدھا واجب ہے بجز اس صورت کے کہ (یا تو) وہ عورتیں خود معاف کردیں۔ یا وہ (اپنا حق) معاف کردے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے اور اگر تم (اپنا حق) معاف کردو تو یہ بہت ہی قرینِ تقوٰی ہے اور آپس میں لطف و احسان نظر انداز نہ کرو تم جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ یقیناً اس کا خوب دیکھنے والا ہے"



Marfat.com

# تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ أَوْ تَفْرِضُوا لَهُنَّ فَرِيضَةً

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ تم پر کوئی گناہ نہیں۔ اِنْ شرطیہ۔ طَلَّقْتُمُ ماضی جمع مذکر حاضر (طَلَّقَ يُطَلِّقُ تَطْلِيقٌ)۔ النِّسَاءَ اگر تم عورتوں کو طلاق دو۔ مَا مصدریہ زمانیہ (جب تک)۔ لَمْ تَمَسُّوهُنَّ نفی جحد بلم جمع مذکر مخاطب (مَسَّ يَمَسُّ مَسًّا) هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب۔ مَس چھونا کنایہ عورت کے پاس جانا۔ (راغب)۔ (حالانکہ) ابھی تم نے انہیں چھوا نہ ہو۔ اَوْ تَفْرِضُوا لَهُنَّ۔ اَوْ حرف عطف بمعنی حَتّٰی۔ تَفْرِضُوا مضارع جمع مذکر حاضر (فَرَضَ يَفْرِضُ فَرْضًا)۔ فرض سخت چیز کے کاٹنے کو کہتے ہیں کسی امر میں قطعی حکم لگانے کو بھی فرض کہا جاتا ہے۔ لَهُنَّ۔ هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب فَرِيضَةً مقرر کردہ چیز وہ مہر جو واجب کیا گیا ہے۔ تم پر کوئی گناہ نہیں اگر تم عورتوں کو طلاق دے دو جبکہ ابھی تم نے ان کو چھوا نہ ہو اور جبکہ مہر بھی مقرر نہ کیا ہو۔

وَمَتِّعُوهُنَّ عَلَى الْمُوسِعِ قَدَرُهُ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهُ۔ وَمَتِّعُوهُنَّ امر جمع مذکر (مَتَّعَ يُمَتِّعُ تَمْتِيعًا) باب تفعیل۔ تَمَتُّعٌ وَالْمَتَاعُ الشَّيْءُ الَّتِي تَمَتَّعَ بِهَا (راغب) وہ چیز جس سے فائدہ حاصل کیا جائے۔ هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب اور انہیں کچھ متاع اور مال دو۔ اَلْمُوسِعِ اسم فاعل (اَوْسَعَ يُوسِعُ اِيسَاعًا) باب افعال۔ وسعت رکھنے والا۔ مالدار۔ قَدَرُهُ اپنی قدرت کے



Marfat.com

مطابق۔ فراخی اور وسعت والا اپنی قدرت کے مطابق۔ وَعَلَى الْمُقْتِرِ۔ الْمُقْتِرِ اسم فاعل باب افعال (اَقْتَرَ يُقْتِرُ اِقْتَارٌ) نادار، مفلس، تنگدست قَدَرُهٗ اپنے اندازے اور قدرت کے مطابق۔

مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ ۔ معروف اور پسندیدہ طریقہ سے اسے متاع دینا اور نفع پہنچانا ہوگا۔

حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ۔ حَقًّا مصدر ہے اس کے معنی امر ثابت شدہ اور لازم کے ہیں الْمُحْسِنِيْنَ واحد المحسن احسان اور بھلائی سے کام لینے والے یعنی جب تم طلاق دو تو تلافی اور جبر وحشت کی بنا پر اپنے حال کے مطابق انہیں کچھ مال و متاع عطا کرو۔ اگر دولت مند ہے تو اپنی قدرت کے مطابق اور اگر مفلس اور تنگدست ہے تو اپنی طاقت کے مطابق مطلقہ کو خوش کرنے اور تلافی کیلئے مال عطا کرے۔

اس سلسلہ میں حضرت حسنؓ بن علیؓ کے بارے میں ایک روایت ہے کہ انہوں نے اپنی ایک زوجہ کو طلاق بائنہ دی اور اسے دس ہزار درہم بطور متاع عطا کئے عورت نے کہا "مَتَاعٌ قَلِيْلٌ مِنْ حَبِيْبٍ مُفَارِقٍ" جدا ہونے والے حبیب کی طرف سے یہ ایک متاع قلیل ہے۔ جب حضرت حسنؓ نے یہ بات سنی تو رو پڑے اور کہا "لَوْلَا اِنِّيْ طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا لَرَاجَعْتُهَا" اگر میں تین طلاق نہ دے چکا ہوتا تو رجوع کرلیتا۔

وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً

اِنْ شرطیہ اور اگر طَلَّقْتُمُوْ ماضی جمع مذکر حاضر (طَلَّقَ يُطَلِّقُ تَطْلِيْقٌ)۔ هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب اور اگر تم ان کو طلاق دیدو۔ مِنْ قَبْلِ اس سے پہلے اَنْ جازمہ



Marfat.com

تَمَسُّوْهُنَّ مضارع جمع مذکر حاضر جس کے معنی چھونا۔ مراد عورت کے پاس جانا (مَسَّ یَمَسُّ مَسًّا) هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب۔ ان کے پاس جانے سے پہلے وَقَدْ کلمہ تحقیق۔ ماضی کی تاکید کرتا ہے۔ فَرَضْتُمْ ماضی جمع مذکر حاضر (فَرَضَ یَفْرُضُ فَرْضًا) تم نے مقرر کیا۔ لَهُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب ان کے لئے فَرِیْضَةً فرض کردہ وہ چیز جو مقرر کی گئی مراد مہر۔

فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ پس نصف اس کا جو تم نے مقرر کیا۔ مقررہ مہر کا نصف اگر عورت کے پاس جانے سے پہلے ہی طلاق دے دی اور مہر مقرر ہو چکا تھا تو اس صورت میں نصف مہر ادا کرنا ہوگا۔

اِلَّآ اَنْ یَّعْفُوْنَ اَوْ یَعْفُوَا الَّذِیْ بِیَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ۔ اِلَّا کلمہ استثنا اَنْ یہ کہ یَعْفُوْنَ مضارع مؤنث غائب (عَفٰی یَعْفُوْ عَفْوًا) مگر یہ کہ وہ عورتیں معاف کردیں اَوْ یا یَعْفُوَ مضارع واحد مذکر غائب معاف کرے اَلَّذِیْ موصول وہ شخص بِیَدِهٖ۔ یَدٌ مضاف هٖ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ کہ اس کے ہاتھ میں عُقْدَةُ گرہ، نکاح یا جو پیمان باندھا جائے اسے عقدہ کہتے ہیں۔ یعنی مرد پر ایسی مطلقہ کا نصف مہر واجب ہوگا مگر یہ کہ معاف کر دے یا وہ شخص جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے۔ بِیَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ سے مراد صیغہ کی صورت میں اس کا ولی ہے اور عام حالات میں خاوند، اس لئے کہ نکاح کی گرہ صرف خاوند ہی کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔

وَقَالَ الزَّمَخْشَرِیُّ اَلْقَوْلُ بِاَنَّهُ الْوَلِیُّ ظَاهِرُ الصِّحَّةِ۔

وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی ۔ اَنْ مصدریہ تَعْفُوْا مضارع جمع مذکر حاضر (عَفٰی یَعْفُوْا عَفْوًا) اَقْرَبُ افعل التفضیل (قَرُبَ یَقْرُبُ قُرْبًا) لِلتَّقْوٰی



Marfat.com

لِ لام تعلیل تَقْوٰی اسم مصدر، اور اگر تم معاف کردو تو یہ تقوٰی کے زیادہ قریب ہے

وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۚ إِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۔ وَ اور لَا تَنْسَوُا فعل نہی جمع مذکر حاضر (نَسِیَ یَنْسٰی نِسْیَانٌ) بھول۔فراموش۔ الْفَضْلَ لطف واحسان۔ بَيْنَكُمْ آپس میں۔اور آپس میں باہم فضل و احسان کو مت بھولو۔ اِنَّ مشبہ بفعل بِمَا اس چیز کو تَعْمَلُوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر (عَمِلَ یَعْمَلُ عَمَلًا) بَصِيْرٌ اسم فاعل (بَصَرَ یَبْصُرُ بَصِيْرٌ) جو کچھ تم کرتے ہو یقیناً اللہ تعالیٰ اسے اچھی طرح دیکھنے والے ہیں۔ تمہاری کوئی بھلائی اور نیکی اس کی نگاہ سے پنہاں نہیں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر قبل از خلوت صحیحہ طلاق واقع ہوگئی تو عورت کو نصف مہر دیا جائے گا لیکن اگر عورت چاہے تو یہ نصف مہر معاف بھی کرسکتی ہے اسی طرح اگرچہ مرد کے ذمہ صرف مہر ہے لیکن وہ بطور احسان اپنے حق سے زائد یعنی پورا مہر بھی دے سکتا ہے۔

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۚ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ۝ فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا ۚ فَإِذَآ أَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| حٰفِظُوْا | عَلَى | الصَّلَوٰتِ | وَالصَّلٰوةِ | الْوُسْطٰى |
| محافظت کرو | اوپر | تمام نمازوں کے | اور نماز | درمیانی کے |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَقُوْمُوْا | لِلّٰهِ | قٰنِتِيْنَ | فَاِنْ | خِفْتُمْ |
| اور کھڑے ہو | واسطے اللہ کے | ادب اور خاموشی سے | پس اگر | ڈرو تم |
| فَرِجَالًا | اَوْ رُكْبَانًا | فَاِذَا | اَمِنْتُمْ | فَاذْكُرُوا |
| پس پیادے | یا سوار | پس جب | امن میں آؤ تم | پس یاد کرو |
| اللّٰهَ | كَمَا | عَلَّمَكُمْ | مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا | تَعْلَمُوْنَ |
| اللہ کو | جیسا | سکھایا تم کو | جو کچھ نہیں تھے تم | جانتے |

"(سب ہی) نمازوں کی پابندی رکھو۔ اور (خصوصاً) درمیانی نماز کی اور اللہ کے سامنے عاجزوں (کی طرح) کھڑے رہا کرو۔" (۲۳۸)

"لیکن اگر تمہیں اندیشہ ہو تو تم پیدل (ہی پڑھ لیا کرو) یا سواری پر پھر جب تم امن میں آجاؤ تو اللہ کو یاد کرو جس طرح اس نے تمہیں سکھایا ہے جس کو تم جانتے بھی نہ تھے۔" (۲۳۹)

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

نکاح و طلاق اور میاں بیوی کے حقوق کے درمیان محافظتِ صلوٰۃ کی آیات کا لانا اس حکمتِ بلیغہ پر دلالت کرتا ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے آپس میں عفو و فراخدلی اور بعد از طلاق بھی ایک دوسرے کے ساتھ فضل و احسان کے برتاؤ کا حکم دیا ہے اسی طرح چونکہ نماز ان اوصاف کی تخلیق کا بہت بڑا سبب اور اللہ کی طرف توجہ کا عظیم ترین وسیلہ ہے اس لئے ان احکام کے درمیان نماز کا ذکر لاکر بتایا ہے کہ فحشاء اور منکر سے بچانے اور انسان میں فضائل پیدا کرنے کا سب سے بڑا اور مؤثر ذریعہ نماز ہے۔



Marfat.com

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى۔ حٰفِظُوْا فعل امر جمع مذکر (حَافَظَ يُحَافِظُ مُحَافَظَةً مفاعلہ) کسی شئی پر دوام اور متواتر بجا لانے کو حفاظت اور محافظت کہتے ہیں۔ اَلصَّلَوٰتِ واحد اَلصَّلٰوةُ نمازیں عبادتِ مخصوصہ بارکانِ مخصوصہ کو صلوٰۃ کہا جاتا ہے۔ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى الْوُسْطٰى مؤنث الاوسط وَوَسْطُ الشَّیْءِ خَیْرُہٗ وَاَعْدَلُہٗ۔

یعنی اے اہلِ ایمان نمازوں کو اپنے وقت پر ادا کرنے کی پابندی کرو اور بالخصوص صلوٰۃ وسطیٰ کو۔ صلوٰۃ وسطیٰ سے مراد صلوٰۃ عصر ہے۔ (ابن جریر) حضرت علیؓ، ابن عباسؓ، ابن مسعودؓ اور امام ابو حنیفہؒ وغیرہ سے یہی مروی ہے بعض نے کہا ہے کہ اس سے مراد عام نماز ہے۔

وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ۔ قُوْمُوْا امر جمع مذکر (قَامَ يَقُوْمُ قِيَامًا) اور کھڑے رہو۔ لِلّٰهِ اللہ کے لئے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے۔ قَانِتِيْنَ واحد قَانِتٌ اسم فاعل (قَنَتَ يَقْنُتُ قُنُوْتًا) اصل لغت میں قنوت کے معنی کسی امر پر مداومت کے ہیں۔ قرآنی اصطلاح میں خضوع و خشوع کے ساتھ طاعتِ الٰہی کے ہیں مطلب یہ ہے کہ اپنی نمازوں میں خضوع و خشوع کے ساتھ اللہ کے سامنے کھڑے رہو۔

فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا۔ فَ پس اِنْ شرطیہ۔ اگر خِفْتُمْ ماضی جمع مذکر حاضر (خَافَ يَخَافُ خَوْفًا)، پس اگر تمہیں ڈر اور خوف ہو (دشمن کا) فَ جوابِ شرط۔ رِجَالًا جمع رَاجِلٌ اپنے قدموں پر کھڑا ہونے والا۔ امام راغب کہتے ہیں اس کا اشتقاق رِجْل سے ہے یعنی پاؤں پر چلنے والا اَوْ یا رُكْبَانًا جمع راکب گھوڑے یا کسی دوسری سواری کے جانور پر



Marfat.com

سوار ہونے کو کہتے ہیں یعنی تمہیں دشمن کا خوف ہو تو پیدل چلتے ہوئے یا سواری پر نماز ادا کر سکتے ہو.

فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ ۔ فَ پس اِذَا جب کلمہ شرط اَمِنْتُمْ ماضی جمع مذکر حاضر (اَمِنَ یَاْمَنُ اَمْنًا) امن کے معنی خوف کے جاتے رہنے اور سکون کے ہیں فَاذْكُرُوا اللّٰهَ امر جمع مذکر (ذَکَرَ یَذْکُرُ ذِکْرًا) ذکر کے معنی حفظ الشیٔ کے ہیں اور یہاں ذکر سے مراد نماز ہے.

كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۔ كَمَا کلمہ تشبیہ (جیسے کہ) عَلَّمَ یُعَلِّمُ تَعْلِیْمًا) كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر جیسے کہ اس نے تمہیں تعلیم دی ہے مَا موصولہ لَمْ تَكُوْنُوْا مضارع نفی جحد بلم جمع مذکر حاضر (کَانَ یَکُوْنُ کَوْنًا) تَعْلَمُوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر (عَلِمَ یَعْلَمُ عِلْمًا) یعنی جب خوف زائل ہو جائے اور تم مامون ہو جاؤ تو تمام ارکان کی تکمیل کے ساتھ نماز ادا کرو جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں تعلیم دی ہے جو تم نہیں جانتے تھے. آیت میں ذکر سے مراد الصلوٰۃ الکامل ہے.

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے نماز کی تفصیل اور پوری کیفیت کا ذکر نہیں کیا یہ تمام تفصیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی اور اپنے عمل سے اس کے لئے ایک کامل نمونہ پیش کیا گویا کہ اللہ تعالیٰ نے وحی خفی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی تعلیم دی اللہ نے وحی خفی کی اس تعلیم کو اپنی طرف منسوب کیا اور فرمایا كَمَا عَلَّمَكُمْ جیسا کہ ہم نے تمہیں تعلیم دی اگرچہ نماز کی ہیئت کذائی اور تفصیل کا ذکر قرآن مجید میں نہیں ہے. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل اس کی وضاحت کرتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عمل کو



Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے خود اپنی طرف منسوب کرتے ہوئے فرمایا کَمَا عَلَّمَكُمْ جیسے کہ ہم نے تمہیں تعلیم دی۔

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۚ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ۝ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ الَّذِيْنَ | يُتَوَفَّوْنَ | مِنْ كُمْ | وَ يَذَرُوْنَ | اَزْوَاجًا |
| اور جو لوگ | کر مرجاتے ہیں | تم میں سے | اور چھوڑ جاتے ہیں | بی بیاں |
| وَصِيَّةً | لِّ اَزْوَاجِ | هِمْ | مَّتَاعًا | اِلَى |
| وصیت کر جائیں | واسطے بی بیوں | اپنی کے | فائدہ دینا | (تک) |
| الْحَوْلِ | غَيْرَ | اِخْرَاجٍ | فَ اِنْ | خَرَجْنَ |
| ایک سال تک | بغیر | نکالے | پس اگر | وہ نکل جائیں |
| فَ لَا | جُنَاحَ | عَلَى كُمْ | فِيْ مَا | فَعَلْنَ |
| پس نہیں | گناہ | اوپر تمہارے | اس چیز میں | کہ کیا انہوں نے |
| فِيْ اَنْفُسِ هِنَّ | | مِنْ | مَّعْرُوْفٍ | وَ اللّٰهُ |
| اپنی جانوں کے بارے میں | | (سے) | اچھے طریقہ | اور اللہ |
| عَزِيْزٌ | حَكِيْمٌ | وَ لِ الْمُطَلَّقٰتِ | | مَتَاعٌ |
| غالب ہے | حکمت والا ہے | اور واسطے طلاق یافتہ کے | | فائدہ دینا ہے |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| بِالْمَعْرُوْفِ | حَقًّا | عَلَى | الْمُتَّقِيْنَ | كَذٰلِكَ |
| ساتھ اچھے طریقہ سے | لازم ہے | اوپر | متقی لوگوں کے | اسی طرح |
| يُبَيِّنُ | اللّٰهُ | لَكُمْ | اٰيَاتِهٖ | لَعَلَّكُمْ |
| بیان کرتا ہے | اللہ | واسطے تمہارے | نشانیاں اپنی | تاکہ تم |

| |
|---|
| تَعْقِلُوْنَ |
| عقل وشعور سے کام لینے لگو |

"اور جو لوگ تم میں سے وفات پا جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں (ان پر لازم ہے) اپنی بیویوں کے حق میں نفع اٹھانے کی وصیت (کر جانے) کی کہ وہ ایک سال تک (گھر سے) نکالی نہ جائیں، لیکن اگر (خود) نکل جائیں تو کوئی گناہ تم پر نہیں اس باب میں جسے وہ (بیویاں) اپنے باب میں شرافت کے ساتھ کریں. اور اللہ بڑا زبردست ہے بڑا حکمت والا ہے۔" (۲۴۰).

"اور طلاقوں کے حق میں بھی نفع پہنچانا دستور کے موافق مقرر ہے (یہ) پرہیزگاروں پر واجب ہے۔" (۲۴۱).

"اللہ اسی طرح تمہارے لئے کھول کر اپنے احکام بیان کرتا ہے شاید کہ تم سمجھو۔" (۲۴۲).

## تشریحات لغوی وتفسیری مطالب

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۚ ۔ وَالَّذِيْنَ اسم موصول واحد اَلَّذِيْ اور جو لوگ يُتَوَفَّوْنَ مضارع مجہول جمع مذکر غائب (تَوَفّٰى يَتَوَفّٰى



Marfat.com

تَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ تم میں سے اور جو لوگ تم میں سے وفات پا جائیں وَ اور یَذَرُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب ۔ای یَتْرُکُوْنَ چھوڑ جائیں ۔اس سے ماضی اور مصدر وغیرہ نہیں آتا۔ اَزْوَاجًا عورتیں اور اپنے پیچھے عورتیں چھوڑ جائیں وَصِیَّةً لِاَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۔وَصِیَّةً مصدر کسی بات کے لئے تاکید کرنا لِاَزْوَاجِهِمْ لام جار ازواج مضاف واحد زوج هِمْ ضمیر جمع مذکر مضاف الیہ مَتَاعًا وہ چیز جس سے نفع حاصل کیا جائے متاع کہلاتی ہے۔مراد نان ونفقہ اور سکونت وغیرہ۔ اِلَى الْحَوْلِ ایک سال تک غَيْرَ اِخْرَاجٍ غیر نفی اور استثنا کے لئے آتا ہے اِخْرَاج مصدر ہے (اَخْرَجَ يُخْرِجُ اِخْرَاجًا) انہیں اپنی ازواج کے لئے گھر سے نکالے بغیر سال بھر کے لئے نفع حاصل کرنے کے لئے وصیت کرنا ہوگی۔

فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ۔

فَ پس اِنْ شرطیہ (اگر) خَرَجْنَ ماضی جمع مؤنث غائب (خَرَجَ يَخْرُجُ خُرُوْجًا) پس اگر وہ سال سے پہلے گھر چھوڑ دیں اور چلی جائیں۔ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ پس کوئی گناہ نہیں تم پر فِيْمَا اس بات میں فَعَلْنَ ماضی جمع مؤنث غائب فِيْ اَنْفُسِهِنَّ اَنْفُسٌ جمع نفس هِنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب اس امر میں جو انہوں نے اپنے نفسوں کے بارے میں کیا مِنْ مَّعْرُوْفٍ دستور کے مطابق کسی امر کا فیصلہ کریں تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے انہیں ایسا کرنے کی اجازت دی جائے

وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۔ عَزِيْزٌ غالب ۔ حَكِيْمٌ حکمت والا ہے اور اللہ سبحانہ غالب اور حکمت والے ہیں۔جس بات کا حکم دیتے ہیں اسی میں تمہاری



Marfat.com

بھلائی ہے۔

وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ، حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ۔ اَلْمُطَلَّقٰتِ جمع مُطَلَّقَہ کی مَتَاعٌ نفع رسانی بِالْمَعْرُوْفِ پسندیدہ طریقہ سے۔ حَقًّا امر ثابت شدہ واجب ہے۔ عَلَى الْمُتَّقِيْنَ واحد مُتَّقِيْ مطلقہ عورتوں کو اپنی استطاعت کے مطابق پسندیدہ طور سے نفع رسانی متقی لوگوں پر لازم ہے تاکہ کسی حد تک صدمہ طلاق کی تلافی ہو سکے۔

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ۔ كَذٰلِكَ کلمہ تمثیل (اسی طرح) يُبَيِّنُ مضارع واحد مذکر غائب (بَيَّنَ يُبَيِّنُ تَبْيِيْنٌ) اٰيٰتِهٖ جمع آیت۔ لَعَلَّ کلمہ ترجی كُمْ ضمیر جمع مذکر تَعْقِلُوْنَ مضارع جمع مذکر مخاطب (عَقَلَ يَعْقِلُ عَقْلًا) اللہ تعالیٰ اسی طرح اپنے واضح بیانات سے اپنی آیات واحکام کو بیان کرتے رہتے ہیں تاکہ تم عقل وشعور سے کام لو اور ان احکام کے مطابق عمل کر کے پاکیزہ زندگی بسر کر سکو۔

آیت نمبر ۲۴۰ کو بعض مفسرین نے آیت نمبر ۲۳۴ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا سے منسوخ قرار دیا ہے جو اس آیت سے پہلے نازل ہوئی ظاہر ہے کہ اگر یہ حکم منسوخ تھا تو بعد میں اس کے ذکر کی کیا ضرورت تھی۔ بخاری شریف میں مجاہد کا قول غیر منسوخی کے لئے موجود ہے۔ مجاہد کہتے ہیں کہ اس میں عورت کو اختیار دیا گیا ہے چاہے تو فائدہ اٹھائے، چاہے نہ اٹھائے پس یہ منسوخ کیونکر ہوئی۔ حدیث "لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ" جو خبر احاد ہے قرآن کی ناسخ نہیں ہو سکتی بلکہ اس حد بندی کے ساتھ مانی جائے گی جو یہاں بیان کی گئی ہے کہ بیوہ کے لئے ایک سال کے لئے نان ونفقہ اور سکونت کی وصیت



Marfat.com

جائز ہے جب دو آیات میں تطبیق ہو سکتی ہو تو پھر کسی آیت کو منسوخ نہیں قرار دینا چاہیئے۔ ابو مسلم کہتے ہیں وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ اِلٰى غَيْرِ اِخْرَاجٍ شرط ہے اور فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ... الخ اسکی جزا ہے۔ امام رازی نے بھی اس امر کی تائید کی ہے۔

## مسائل نکاح وطلاق کا خلاصہ

آیت نمبر ۲۲۶ لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ سے ایلا۔ طلاق، عدت وغیرہ کا بیان شروع ہوا اور آیت نمبر ۲۴۲ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ۔ پر ختم ہوا۔ "ایلا" لغت میں امتناع کو کہتے ہیں۔ (اَلَى يُؤْلِيْ اِيْلَاءً) شرع میں بیوی کے ساتھ صحبت نہ کرنے کی قسم کھانے کو کہتے ہیں" ایلاء" میں چار ماہ کی مہلت ہوتی ہے اس دوران مرد رجوع کر سکتا ہے۔

"نکاح" بیع وشراء کی طرح محض ایک معاملہ یا معاہدہ نہیں بلکہ یہ ایک قسم کی عبادت ہے اسلئے اللہ تعالیٰ نے اس کے کچھ شرائط مقرر فرمائی ہیں۔ نکاح پاکیزہ زندگی بسر کرنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ نکاح کا مقصد محض شہوت رانی نہیں بلکہ افزائش نسل پاکیزہ گھرانے اور خاندان کی تخلیق کا باعث ہے محرمات کے ساتھ نکاح کو حرام قرار دیا گیا۔ نکاح کے لئے اعلان اور دو گواہوں کا ہونا ضروری ہے تاکہ ناجائز تعلقات کا شبہ نہ رہے۔ نکاح میں میاں بیوی کے الگ الگ حقوق اور فرائض کا تعین کر دیا تاکہ اپنی حدود سے تجاوز نہ کریں۔ طلاق معاہدہ نکاح کے ختم کرنے کا نام ہے۔ اسلام میں اسے بدترین عمل قرار دیا گیا۔ فرمایا: "اَبْغَضُ الْحَلَالِ عِنْدَ اللّٰهِ الطَّلَاقُ" صرف اشد ضرورت کے وقت مرد اس حق کو



Marfat.com

استعمال میں لاسکتا ہے۔عورت بھی قاضی کی عدالت میں اپنے آپ کو حق بجانب ثابت کر کے خلع کر سکتی ہے۔ان سابقہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے زوجین کے لئے تفصیلی ہدایات دی ہیں ان پر عمل پیرا ہو کر ہر قسم کی زیادتی اور بے راہ روی سے بچا جا سکتا ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ ۪ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ۫ ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝ وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ۭ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ ۠ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اَلَمْ | تَرَ | اِلَى | الَّذِيْنَ | خَرَجُوْا |
| کیا نہ | دیکھا تونے | طرف | ان لوگوں کے | کہ نکلے وہ |
| مِنْ دِيَارِهِمْ | وَهُمْ اُلُوْفٌ | حَذَرَ | الْمَوْتِ | فَ قَالَ |
| گھروں اپنے سے | اور وہ ہزاروں تھے | ڈر | موت (کے سے) | پس کہا |
| لَ هُمُ | اللّٰهُ | مُوْتُوْا | ثُمَّ | اَحْيَا هُمْ |
| واسطے انکے | اللہ نے | مرجاؤ | پھر | زندہ کیا انکو |
| اِنَّ اللّٰهَ | لَ ذُوْ | فَضْلٍ | عَلَى النَّاسِ | وَ لٰكِنَّ |
| بیشک اللہ | البتہ صاحب | فضل ہے | اوپر لوگوں کے | اور لیکن |
| اَكْثَرَ النَّاسِ | لَا يَشْكُرُوْنَ | وَ قَاتِلُوْا | فِيْ سَبِيْلِ | اللّٰهِ |
| اکثر لوگ | نہیں شکر کرتے | اور لڑائی کرو | راہ میں | اللہ کی |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَاعْلَمُوْا | اَنَّ اللّٰہَ | سَمِیْعٌ | عَلِیْمٌ | مَنْ |
| اور جان لو | یہ کہ اللہ | سننے والا | جاننے والا ہے | کون (ہے) |
| ذَا الَّذِیْ | یُقْرِضُ | اللّٰہَ | قَرْضًا | حَسَنًا |
| وہ جو | قرض دے | اللہ کو | قرض | حسنہ |
| فَ | یُضٰعِفَ ہٗ | لَ ہٗ | اَضْعَافًا | کَثِیْرَۃً |
| پس | دگنا کرے اسکو | واسطے اسکے | کئی گنا | بہت زیادہ |
| وَ اللّٰہُ | یَقْبِضُ | وَیَبْصُطُ | وَ اِلَیْہِ | تُرْجَعُوْنَ |
| اور اللہ | تنگی کرتا ہے | اور کشادگی کرتا ہے | اور طرف اسی کے | پھیرے جاؤ گے تم |

"کیا تجھے خبر نہیں ان لوگوں کی کہ جو اپنے گھروں سے نکل گئے تھے موت سے بچنے کے لئے اور وہ ہزاروں ہی تھے تو اللہ نے ان سے کہا کہ مر جاؤ پھر اس نے انہیں جلا دیا۔ بیشک اللہ انسانوں پر بڑا فضل کرنے والا ہے لیکن اکثر انسان شکر ادا نہیں کرتے" (۲۴۳)۔

"اور اللہ کی راہ میں قتال کرو اور جانتے رہو کہ اللہ بڑا سننے والا ہے، خوب جاننے والا ہے" (۲۴۴)۔

"کون ایسا ہے جو اللہ کو اچھا قرضہ قرض دے پھر اللہ اسے بڑھا کر اس کے لئے کئی گنا کر دے اور اللہ ہی تنگی کرتا ہے اور فراخی بھی کرتا ہے اور تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے" (۲۴۵)۔

## تشریحات لغوی وتفسیری مطالب

نکاح وطلاق اور خاندان وکنبہ سے متعلق احکامات کے بعد پورے مسلم معاشرہ



Marfat.com

کے حالات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ ضرورت کے مطابق جہاد اور کفار کے ساتھ جنگ ضروری ہے تاکہ اسلامی معاشرے کے قیام کی راہ میں تمام رکاوٹوں کو دور کیا جا سکے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ وَھُمْ اُلُوْفٌ ۔ اَلَمْ استفہام تعجب کے لئے لَمْ تَرَ مضارع نفی جحد بلم واحد مذکر حاضر (رَاٰی یَرٰی رُؤیَۃ) کیا تم نے نہیں دیکھا۔ یعنی اس بات کو نہیں سنا۔ یہاں رویت سے مراد رویت قلبی ہے امام راغب لکھتے ہیں "رویت" کئی طرح پر ہے آنکھ سے۔ تخیل سے فکر و عقل سے اَلَمْ تَعْلَمْ کی بجائے اَلَمْ تَرَ سے خطاب اس واقعہ کی شہرت اور عظمت کی طرف اشارہ ہے یہاں استفہام سے تعجب اور شوق پیدا کیا گیا اور جب اس کے بعد اِلَی لایا جائے تو اس سے مراد ایسی رویت ہوتی ہے جو باعث عبرت ہو گویا کہ ان لوگوں کے قصہ سے مقصود عبرت ہے اَلَّذِیْنَ واحد اَلَّذِیْ ان لوگوں کو خَرَجُوْا ماضی جمع مذکر غائب (خَرَجَ یَخْرُجُ خُرُوْجًا) دِیَارِ، دار کی جمع ہے دار منزل کو کہتے ہیں۔ کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا یعنی ان کے بارے میں نہیں سنا جو اپنے گھروں سے نکلے ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب اُلُوْفٌ واحد الف ایسے اجتماع کو کہتے ہیں جس میں اتحاد ہو۔

حَذَرَ الْمَوْتِ ۔ حَذَرَ خشیۃ۔ خوف۔ موت کے ڈر سے اور وہ ہزاروں کی تعداد میں ایک جماعت تھے۔ موت کے خوف۔ یعنی موت سے بچنے کے لئے گھروں سے راہِ فرار اختیار کی کہا جاتا ہے کہ ستر ہزار تھے۔

فَقَالَ لَھُمُ اللّٰہُ مُوْتُوْا ثُمَّ اَحْیَاھُمْ ۔ فَ پس قَالَ ماضی واحد مذکر غائب



Marfat.com

(قَالَ يَقُوْلُ قَوْلًا)۔ هُمْ ان کے لئے مُوْتُوْا امر جمع مذکر (مَاتَ يَمُوْتُ مَوْتًا)۔ ثُمَّ پھر۔ اس کے بعد اَحْيَاهُمْ ماضی واحد مذکر غائب (اَحْيَا يُحْيِيْ اِحْيَاءً) پس اللہ تعالیٰ نے ان پر موت طاری کر دی پھر انہیں زندہ کیا۔ بنی اسرائیل کے ان لوگوں کو ان کے بادشاہ نے دشمن کے خلاف جہاد کی دعوت دی تو یہ موت کے خوف سے بھاگ نکلے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر موت طاری کر دی۔ پھر آٹھ دن بعد حِزْقِيْل نبی کی دعا سے وہ دوبارہ زندہ ہوئے اور بعض نے کہا کہ طاعون کی وبا سے بچنے کے لئے گھروں سے بھاگے تھے اور راہ میں سب مر گئے بہرحال یہ قصہ پُر از عبرت ہے کہ موت سے فرار انسان کو موت سے نہیں بچا سکتا۔

اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ

اِنَّ بے شک یقیناً اللّٰهَ اللہ۔ لَ تاکید ذُوْ اسمائے خمسہ سے ہے جن کا اعراب حروف سے آتا ہے۔ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ یقیناً اللہ تعالیٰ لوگوں پر فضل و احسان کرنے والے ہیں۔ وَلٰكِنَّ کلمۂ استدراک کلام (لیکن) اَكْثَرَ النَّاسِ (ترکیبِ اضافی) اکثر لوگ لَا يَشْكُرُوْنَ۔ لَا کلمہ نفی يَشْكُرُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (شَكَرَ يَشْكُرُ شُكْرًا) لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے بلکہ کفرانِ نعمت سے کام لیتے ہیں۔

وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ۔ وَقَاتِلُوْا امر جمع مذکر (قَاتَلَ يُقَاتِلُ مُقَاتَلَةً) فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اللہ کی راہ میں اور اللہ کی راہ میں کفار سے جنگ کرو۔ وَاعْلَمُوْا امر جمع مذکر غائب (عَلِمَ يَعْلَمُ عِلْمًا) اور خوب جان لو اِنَّ اللّٰهَ یقیناً اللہ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ۔ سَمِيْعٌ۔ سَمِعَ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے عَلِيْمٌ۔ عَلِمَ سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ معنی یہ ہیں کہ



Marfat.com

صرف اعلائے کلمۃ الحق کے لئے جنگ کرو نہ کہ خواہشِ نفسانی یا کسی اور غرض کے لئے آخر میں تنبیہ فرمائی کہ اللہ تعالیٰ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ہے تمہاری نیتوں کو جانتا ہے اس سے کوئی امر پوشیدہ نہیں اس لئے خلوصِ نیت کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرو

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ خَرَجُوْا سے مراد کونسی قوم ہے۔ عام مفسرین نے لکھا ہے کہ یہ واقعہ حزقیل کے عہد کا ہے کہ بنی اسرائیل کسی وبا کے خوف سے اپنے گھروں کو چھوڑ کر بھاگ نکلے اور پہاڑوں کے درمیان ایک وادی میں پناہ لی۔ لیکن وہ سب کے سب وہاں مر گئے پھر جب حزقیل نبی کا وہاں سے گزر ہوا تو ان کی دعا سے دوبارہ زندہ ہوئے۔ لیکن بعض مفسرین کی رائے ہے کہ اَلَمْ تَرَ کا خطاب بتاتا ہے کہ یہ کسی عظیم اور مشہور ترین واقعہ کی طرف توجہ دلائی جا رہی ہے اور وہ واقعہ موسیٰ علیہ السلام کی قوم کا خود مصر سے خروج ہے کہ چالیس سال تک تیہ میں مبتلا رہے اور باہر نہ آسکے گویا یہ ان کی موت تھی بعد ازاں وہاں سے ارضِ مقدس میں ان کا پہنچ جانا گویا ان کا دوبارہ زندہ ہونا ہے اس آیت اور بعد کی آیات سے اس کے شواہد پیش کئے جا سکتے ہیں۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب۔ چنانچہ عطاء کی روایت میں بھی اسے تمثیل قرار دیا گیا۔

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗ اَضْعَافًا کَثِیْرَۃً ،

مَنْ استفہامیہ (کون) ذَا (وہ) اَلَّذِیْ (جو کہ) یُقْرِضُ مضارع واحد مذکر غائب (اَقْرَضَ یُقْرِضُ اِقْرَاضًا) قرض دے قَرْضًا حَسَنًا مرکب توصیفی۔ قرض کے لفظی معنی کاٹنے اور قطع کرنے کے ہیں جو مال کسی کو دیا جائے اس شرط پر کہ اس کا بدل لوٹایا جائے گا۔ یعنی ہر وہ فعل جس پر جزا چاہی جائے قرض کہلاتا ہے۔ قرضِ حسنہ سے مراد وہ مال ہے جو جہاد اور اعلائے کلمۃ الحق کے لئے خرچ کیا،



Marfat.com

اس سے اُردو کا متعارف قرض مراد نہیں فَيُضٰعِفَهٗ مضارع واحد مذکر غائب (ضَاعَفَ يُضَاعِفُ مُضَاعَفَةً) اس کا مادّہ ضعف ہے دگنا، کئی گنا کرنا۔ اَضْعَافًا واحد ضعف ہے كَثِيْرَةً اضعاف کی صفت ہے۔ کون ہے جو اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے اور اس سے اس کی غرض محض اعلائے کلمۃ الحق اور رضائے الٰہی ہوتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اسے کئی گنا عطا فرماتے ہیں یہاں قرض سے مراد اردو زبان کا متعارف قرض نہیں بلکہ اللہ کی راہ میں مالی جہاد کو قرضِ حسنہ قرار دیا ہے۔

وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُطُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ۔ يَقْبِضُ مضارع واحد مذکر غائب (قَبَضَ يَقْبِضُ قَبْضًا) روکنا پکڑنا يَبْصُطُ مضارع واحد مذکر غائب (بَصَطَ يَبْصُطُ بَصْطًا) پھیلانا۔ فراخ کرنا اور اللہ ہی تنگی بھی پیدا کرتا ہے اور فراخی بھی دیتا ہے۔ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ اور اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے مضارع مجہول وجمع مذکر حاضر (رَجَعَ يَرْجِعُ رَجْعًا) رزق کی تنگی اور فراخی تو اس کے ہاتھ میں ہے تم اس کی راہ میں خرچ کرنے سے مت گھبراؤ وہ اپنی راہ میں خرچ کرنے والوں کو بے شمار دیتا ہے اور تم سب نے آخر کار اسی کے پاس جانا ہے جہاں وہ تمہارے اعمال کے مطابق تمہیں جزا دیگا۔ جب یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی تو ابو الدحداح انصاری آپ کی خدمت میں آئے اور پوچھا کیا اللہ تعالیٰ ہم سے قرض چاہتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں ابو الدحداح نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر اپنا ہاتھ رکھ کر کہا کہ میں نے اپنا باغ اللہ کو قرض دیا اس باغ میں چھ سو کھجور کے درخت تھے اور خود اس کے اہل وعیال بھی وہیں رہتے تھے وہاں سے واپس آکر بیوی کو آواز دی کہ اے ام الدحداح یہ باغ میں نے اللہ



Marfat.com

کو قرض دے دیا آؤ اب یہاں سے چلیں۔ بیوی نے کہا اے ابوالدحداح تمہارا یہ سودا بڑا نفع مند ہے چنانچہ بیوی بچوں کو لے کر دوسری جگہ منتقل ہوگیا اور باغ کو بیت المال کے حوالے کر دیا۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى ۘ اِذْ قَالُوْا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ۭ قَالُوْا وَمَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَاَبْنَاۗىِٕنَا ۭ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اَ | لَمْ تَرَ | اِلَى | الْمَلَاِ | مِنْ |
| کیا | نہ دیکھا تو نے | طرف | سرداروں کے | (سے) |
| بَنِيْ اِسْرَآءِيْلَ | مِنْ بَعْدِ | مُوْسٰى | اِذْ | قَالُوْا |
| بنی اسرائیل | کے بعد | موسیٰ کے | جب | کہا انہوں نے |
| لِنَبِيٍّ | لَّهُمُ | ابْعَثْ | لَنَا | مَلِكًا |
| واسطے نبی | واسطے ان کے | مقرر کر | واسطے ہمارے | بادشاہ |
| نُّقَاتِلْ | فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ | قَالَ | هَلْ | عَسَيْتُمْ |
| کہ لڑیں ہم | اللہ کی راہ میں | کہا اس نے | آیا | نزدیک ہو تم |
| اِنْ كُتِبَ | عَلَيْكُمُ | الْقِتَالُ | اَلَّا (اَنْ لَا) | تُقَاتِلُوْا |
| اگر لکھا جائے | اوپر تمہارے | لڑنا جنگ کرنا | یہ کہ نہ | لڑو تم |
| قَالُوْا | وَمَا | لَنَا | اَلَّا | نُقَاتِلَ |
| کہا انہوں نے | اور کیا ہے | واسطے ہمارے | کہ نہ | لڑیں ہم |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ | وَ قَدْ | اُخْرِجْنَا | مِنْ دِیَارِنَا | وَاَبْنَآءِنَا |
| اللہ کی راہ میں | اور تحقیق | نکالے گئے ہم | اپنے گھروں سے | اور اپنے بیٹوں سے |
| فَ لَمَّا | کُتِبَ | عَلَیْھِمُ | الْقِتَالُ | تَوَلَّوْا |
| پس جب | لکھا گیا | اوپر ان کے | لڑنا جنگ کرنا | منہ پھیر لیا |
| اِلَّا قَلِیْلًا | مِّنْھُمْ | وَاللّٰہُ | عَلِیْمٌ | بِالظّٰلِمِیْنَ |
| مگر تھوڑوں نے | ان میں سے | اور اللہ | جانتا ہے | ظالموں کو |

"کیا تجھے خبر نہیں موسیٰؑ کے بعد بنی اسرائیل کی ایک جماعت کی جب کہ ان لوگوں نے اپنے نبی سے کہا کہ ہمارے لئے ایک امیر مقرر کر دیجئے کہ ہم خدا کی راہ میں قتال کریں (نبی نے) کہا کہیں ایسا تو نہیں کہ اگر تم پر قتال فرض کر دیا جائے تو تم قتال نہ کرو؟ وہ بولے بھلا ہمارے لئے کون سا ایسا سبب ہو سکتا ہے کہ ہم خدا کی راہ میں نہ لڑیں درآنحالیکہ ہم نکالے جا چکے ہیں اپنے گھروں سے اور اپنے فرزندوں سے لیکن جب ان پر قتال فرض کر دیا گیا تو وہ (سب) پھر گئے۔ بجز ان میں قلیل تعداد کے اور اللہ ظالموں سے خوب واقف ہے۔" (۲۴۶)۔

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

أَ کلمۂ استفہام تعجب کے لئے لَمْ تَرَ مضارع نفی جحد بلم واحد مذکر حاضر رَأَیٰ یَرَیٰ رُؤْیَۃٌ کیا تو نے نہیں دیکھا۔ کسی عظیم واقعہ کی طرف توجہ دلانے کے لئے یہ طرز تخاطب اختیار کیا جاتا ہے۔ جب رَأَیْتَ کو اِلیٰ کی طرف متعدی کیا جاتا ہے تو اس سے نگاہِ عبرت سے دیکھنا مراد ہوتا ہے۔ (راغب)۔ المَلَأ اسم جمع سرداروں



Marfat.com

کی جماعت۔ ایسے لوگ جو دوسروں کے دِل ونگاہ میں ہیبت ورعب بھر دیں۔

مِنْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ مِنْ بَعْدِ مُوْسٰی ۔ بنی اسرائیل سے موسیٰ علیہ السلام کے بعد۔ یعنی کیا آپ تک موسیٰ علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل کے ان سرداروں کی یہ خبر نہیں پہنچی (سامع کے لئے اس میں تعجب اور تشویق پیدا کی گئی)۔

اِذْ قَالُوْا لِنَبِیٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۔ اِذْ ظرفِ مکان (جب جس وقت) قَالُوْا ماضی جمع مذکر غائب (قَالَ یَقُوْلُ قَوْلًا) لِنَبِیٍّ لَّهُمُ اس نبی کے لئے جو ان کے لئے تھا اور وہ شمعون نسلِ ہارون سے تھے۔ نبی کا لفظ النبوۃ سے ماخوذ ہے جس کے معنی رفعت کے ہیں النبوۃ ارتفاعِ درجہ کو کہتے ہیں۔ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا امر واحد مذکر (بَعَثَ یَبْعَثُ بَعْثًا بعثت کے اصل معنی اٹھانے اور سامنے لانے کے ہیں۔ قبر سے اٹھنے نبیوں کے بھیجے جانے وغیرہ پر بولا جاتا ہے مَلِكًا جمہور کے امور و معاملات میں تصرف کرنے والے کو مَلِك کہتے ہیں (راغب) مَلِكٌ اور مالِك میں یہ فرق ہے کہ مالک تصرف کامل رکھتا ہے۔ نُقَاتِلْ مضارع جمع متکلم (قَاتَلَ یُقَاتِلُ مُقَاتَلَةً) ہم لڑیں فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اللہ کی راہ میں کہ جب انہوں نے اپنے نبی سے کہا کہ ہمارے لئے کوئی بادشاہ مقرر کر دیں تاکہ ہم اس کے ماتحت جہاد کریں اور اللہ کی راہ میں جنگ کریں۔ یہاں جس نبی کا ذکر ہے اس سے مراد شمعون ۱۱۰۰ ق م تا ۱۱۲۰ ق م ہیں۔ حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد سے تھے اور شام کے علاقہ میں شہر "رامہ" میں رہتے تھے بنی اسرائیل اس وقت دشمنوں میں گھرے ہوئے اور مغلوب تھے

قَالَ هَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ۔ قَالَ ماضی



Marfat.com

واحد مذکر غائب (قَالَ یَقُوْلُ قَوْلًا) (اس نبی نے کہا) هَلْ کلمۂ استفہام تاکیدِ کلام کے لئے۔ عَسَیْتُمْ۔ عَسٰی خواہش اور امید کے لئے استعمال ہوتا ہے اسے کلمہ ترجی کہتے ہیں اور یہ افعالِ مقاربہ میں سے ہے عَسَیْتُمْ فعل ماضی جمع مذکر حاضر۔ اس سے مضارع نہیں آتا۔ اس کے معنی ہیں۔ توقع ہے، اندیشہ ہے۔ اِنْ شرطیہ کُتِبَ عَلَیْکُمْ۔ فُرِضَ عَلَیْکُمْ۔ اَلْقِتَالُ مصدر باب مفاعلہ باہم جنگ کرنا۔ دشمن سے لڑنا۔ اَلَّا (اَنْ۔لَا) اَنْ اور لَا سے مرکب ہے یہ کہ نہ تُقَاتِلُوْا مضارع جمع مذکر حاضر (قَاتَلَ یُقَاتِلُ مُقَاتَلَۃً) ان کے نبی نے ان سے کہا کہ خدشہ ہے کہ اگر تم پر قتال کو لازم قرار دیا گیا تو اس سے پہلو تہی کرو اور قتال نہ کرو۔

قَالُوْا وَمَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِیَارِنَا وَاَبْنَآئِنَا۔ قَالُوْا ماضی جمع مذکر غائب (قَالَ یَقُوْلُ قَوْلًا) ما استفہامیہ اَلَّا۔ اَنْ۔لَا ربط یہ کہ نہ نُقَاتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مضارع جمع متکلم (باب مفاعلہ) انہوں نے کہا کیا ہے ہمارے لئے کہ ہم دشمن سے جنگ نہ کریں۔ وَقَدْ اُخْرِجْنَا۔ قَدْ تحقیقِ کلام کے لئے اُخْرِجْنَا ماضی مجہول جمع متکلم (اَخْرَجَ یُخْرِجُ اِخْرَاجًا)۔ دِیَارِنَا واحد دار۔ وَاَبْنَآئِنَا ابن کی جمع ہے یعنی کیا وجہ ہے کہ ہم دشمن سے نہ لڑیں حالانکہ ہمیں اپنے وطن سے نکالا گیا اور ہمارے ابنا کو قید کیا گیا۔

فَلَمَّا کُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْهُمْ۔ فَ پس۔ لَمَّا ظرف جب کُتِبَ عَلَیْهِمْ ماضی مجہول (کَتَبَ یَکْتُبُ کِتَابًا) یعنی فرض کیا گیا ان پر اَلْقِتَالُ مصدر باب مفاعلہ تَوَلَّوْا ماضی جمع مذکر غائب (تَوَلّٰی



Marfat.com

یَتَوَلّٰی تَوَلِّیٰ) پھر گئے۔ منہ پھیر گئے اِلَّا کلمۂ استثنا قَلِیْلًا قف مِّنْهُمْ مستثنیٰ منہ یعنی جب دشمن سے قتال ان کے لئے فرض کر دیا گیا تو اکثر نے قتال سے روگردانی کی مگر تھوڑے سے ان میں سے ثابت قدم رہے اور یہ وہ تھے جنہوں نے طالوت کے ساتھ دریا عبور کیا تھا

وَاللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِالظّٰلِمِیْنَ۔ عَلِیْمٌ خوب جاننے والا۔ ظٰلِمِیْنَ واحد ظَالِمٌ حدودِ الٰہی سے تجاوز کرنے والا۔ اور اللہ تعالیٰ حدود دل سے تجاوز کرنے والوں کو اچھی طرح جانتے ہیں۔

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا ؕ قَالُوْٓا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ؕ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ؕ وَاللّٰهُ يُؤْتِيْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ قَالَ | لَ هُمْ | نَبِيُّ هُمْ | اِنَّ اللّٰهَ | قَدْ بَعَثَ |
| اور کہا | واسطے انکے | نبی انکے نے | بیشک اللہ نے | مقرر کیا ہے |
| لَ كُمْ | طَالُوْتَ | مَلِكًا | قَالُوْا | اَنّٰى |
| واسطے تمہارے | طالوت کو | بادشاہ | کہا انہوں نے | کیونکر |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| يَكُوْنُ | لَهٗ | الْمُلْكُ | عَلَيْنَا | وَنَحْنُ |
| ہوگی | واسطے اسکے | بادشاہی | اوپر ہمارے | اور ہم |
| اَحَقُّ | بِالْمُلْكِ | مِنْهُ | وَلَمْ | يُؤْتَ |
| بہت حقدار ہیں | ساتھ بادشاہی کے | اس سے | اور نہ | دیا گیا وہ |
| سَعَةً | مِنَ الْمَالِ | قَالَ | اِنَّ اللّٰهَ | اصْطَفٰىهُ |
| وسعت فراخی | مال سے | کہا | تحقیق اللہ نے | پسند کیا اسکو |
| عَلَيْكُمْ | وَزَادَهٗ | | بَسْطَةً | فِي الْعِلْمِ |
| اوپر تمہارے | اور زیادہ دی | اسکو | کشادگی | علم میں |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَالْجِسْمِ | وَاللّٰهُ | يُؤْتِيْ | مُلْكَهٗ | مَنْ يَّشَآءُ |
| اور جسم میں | اور اللہ | دیتا ہے | ملک اپنا | جسے چاہے |
| وَاللّٰهُ | وَاسِعٌ | عَلِيْمٌ | وَقَالَ | لَهُمْ |
| اور اللہ | وسعت والا | جاننے والا ہے | اور کہا | واسطے انکے |
| نَبِيُّهُمْ | اِنَّ | اٰيَةَ | مُلْكِهٖ | اَنْ |
| نبی انکے نے | بیشک | نشان | بادشاہی اسکی کا | یہ کہ |
| يَّاْتِيَكُمُ | | التَّابُوْتُ | فِيْهِ | سَكِيْنَةٌ |
| آوے | تمہارے پاس | صندوق | اس میں | تسکین ہے |
| مِّنْ | رَّبِّكُمْ | وَبَقِيَّةٌ | مِّمَّا | تَرَكَ |
| | رب تمہارے کی طرف سے | اور بقیہ | اس چیز سے کہ | چھوڑا |
| اٰلُ | مُوْسٰى | وَاٰلُ | هٰرُوْنَ | تَحْمِلُهُ |
| آل | موسیٰ | اور آل | ہارون نے | اٹھاویں اسکو |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| الْمَلٰٓئِكَةُ | اِنَّ | فِیْ ذٰلِكَ | لَاٰیَةً | لَّكُمْ |
| فرشتے | تحقیق | اس میں | البتہ نشانی ہے | واسطے تمہارے |
| | اِنْ | كُنْتُمْ | مُّؤْمِنِیْنَ | |
| | اگر | ہو تم | ایمان والے | |

" اور ان لوگوں سے ان کے نبی نے کہا کہ اللہ نے تمہارے لئے طالوت کو امیر مقرر کر دیا ہے۔ وہ بولے اسے ہمارے اوپر کیسے امیری حاصل ہو سکتی ہے، درآنحالیکہ ہم اس سے بڑھ کر امیری کے مستحق ہیں اور اسے مال میں بھی تو وسعت نہیں دی گئی ہے (نبی نے) کہا کہ اسے اللہ نے تمہارے مقابلے میں انتخاب کر لیا ہے اور اسے علم و جسم دونوں میں کشادگی زیادہ دی ہے اور اللہ اپنا ملک جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بڑا وسعت والا ہے بڑا علم والا ہے۔" (۲۴۷).

"اور ان سے ان کے نبی نے کہا کہ اس کی امارت کا نشان یہ ہے کہ تمہارے پاس وہ صندوق (از خود) آجائے گا جس میں (سامان) تسکین تمہارے پروردگار کی طرف سے ہے اور کچھ بچی ہوئی چیزیں بھی جنہیں آلِ موسیٰ اور آلِ ہارون چھوڑ گئے ہیں۔ اس (صندوق) کو فرشتے لے آئیں گے۔ بیشک اس واقعہ میں تمہارے لئے ایک نشانی ہے اگر تم ایمان والے ہو۔" (۲۴۸).

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

بنی اسرائیل حضرت یعقوبؑ کے بارہ بیٹوں کی نسل سے ہیں اور بارہ قبیلوں میں منقسم تھے۔ ان میں سب سے چھوٹا قبیلہ بنی یامین کا تھا طالوت



Marfat.com

جس کو حضرت سموئیل نے ان کے لئے بادشاہ مقرر کیا تھا اسی قبیلہ بن یامین سے تھا۔ بنی اسرائیل کے دو بڑے قبیلے بنی لاوہ اور بنی یہودہ تھے ان کا عقیدہ تھا کہ نبوت حق مخصوص ہے بنی لاوہ کا اور حکومت حق مخصوص ہے بنی یہودہ کا۔ چونکہ طالوت یہودہ قبیلہ سے نہ تھا اس لئے وہ اسے بادشاہ ماننے کے لئے آمادہ نہ ہوئے حضرت سموئیل نے انہیں بتایا کہ یہ انتخاب اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ نے طالوت کو علمی اور جسمانی لحاظ سے تم پر فوقیت عطا کی ہے اور یہی دو وصف ہیں جو حقیقی معنی میں انسان کی عظمت کا باعث بن سکتے ہیں۔

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا۔ وَقَالَ ماضی واحد مذکر غائب لَهُمْ ان کے لئے۔ نَبِيُّ هُمْ۔ نَبِيّ بروزن فعیل اسم فاعل مبالغہ کا صیغہ ہے نَبَاءٌ سے مشتق ہے۔ خبر دینے والے کو کہتے ہیں ان کے نبی نے ان سے کہا اِنَّ کلمۂ تحقیق قَدْ بَعَثَ ماضی واحد مذکر غائب بھیجنا مبعوث کرنا طَالُوْتَ عبرانی میں اس کا نام ساؤل ہے طول قامت کی وجہ سے طالوت کے نام سے پکارا گیا (معالم)، مَلِكًا بادشاہ ان کے نبی (سموئیل)، نے ان سے کہا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے طالوت کو بادشاہ منتخب کیا ہے۔

قَالُوْٓا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ۔ قَالُوْا ماضی جمع مذکر غائب (قَالَ يَقُوْلُ قَوْلًا) اَنّٰى استفہام "كَيْفَ" یا "مِنْ اَيْنَ" (کیسے۔ کیونکر) کے معنی میں آتا ہے۔ يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا مضارع واحد مذکر غائب (كَانَ يَكُوْنُ



Marfat.com

کَوْنًا) الْمُلْكُ ملکیت۔ فوقیت۔ انہوں نے کہا اے ہم پر کیسے اور کیونکر بادشاہت حاصل ہوسکتی ہے۔ وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ ۔ اَحَقُّ "افعل التفضیل" زیادہ حقدار ہیں۔ ہم ملک وحکومت کے اس سے زیادہ حقدار ہیں۔ لَمْ يُؤْتَ مضارع مجہول نفی جحد بلم اِیْتَاءٌ مصدر سَعَةً فراخی کشائش۔ وسعت۔ مصدر (وَسِعَ يَسَعُ سَعَةً) ان کا طالوت کی بادشاہی پر یہ اعتراض تھا کہ ہم اس کی بنسبت بادشاہت کے زیادہ حقدار ہیں اس لئے کہ اسے مالی وسعت اور فراوانی حاصل نہیں ہے۔

قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ۔

قَالَ ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے کہا (ان کے نبی نے جواب دیا) اِنَّ اللّٰهَ یقیناً اللہ نے اصْطَفٰىهُ ماضی واحد مذکر غائب (اِصْطَفٰى يَصْطَفِيْ اِصْطِفَاءٌ) افتعال، اسے چن لیا۔ منتخب کرلیا عَلَيْكُمْ تم پر وَزَادَهٗ اور ماضی واحد مذکر غائب بَسْطَةً (بَسَطَ يَبْسُطُ بَسْطَةً) فراخی وسعت۔ فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ علم اور جسمانی لحاظ سے ان کے نبی نے انہیں جواب دیا کہ مالی وسعت کا ہونا انسان کی اصل فضیلت سے اسکا کوئی تعلق نہیں انسان کی اصل فضیلت علم اور ذاتی وجاہت ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان دونوں باتوں میں طالوت کو تم پر فوقیت عطا کی ہے اس لئے طالوت کو تمہارے لئے ملک مقرر کیا جانا ہر لحاظ سے موزوں اور درست ہے۔

وَاللّٰهُ يُؤْتِيْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ ۔ يُؤْتِيْ مضارع واحد مذکر غائب (اِیْتَاءٌ) مَنْ موصول يَّشَآءُ مضارع واحد مذکر غائب (شَاءَ يَشَاءُ شَای)



Marfat.com

اور اللہ جسے چاہتا ہے ملک وسلطنت عطا کرتا ہے۔

وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۔ وَاسِعٌ اسم فاعل، وسعت والا (وَسِعَ یَسَعُ وُسْعًا) عَلِیْمٌ مبالغہ کا صیغہ علم سے اللہ بہت بڑا فضل وکرم کرنے والا اور ہر امر کو خوب جاننے والا ہے۔ اس لئے طالوت کی بادشاہی پر تمہارا اعتراض بیجا اور بے معنی ہے ذاتی فضائل کے لحاظ سے وہی اس مرتبہ کا حقدار ہے اور پھر یہ انتخاب میرا ہے میں جسے چاہوں ملک وسلطنت عطا کرتا ہوں۔ میرے علم اور فضل وکرم کی وسعتوں کو تم پا نہیں سکتے۔

وَقَالَ لَھُمْ نَبِیُّھُمْ اِنَّ اٰیَۃَ مُلْکِہٖٓ اَنْ یَّاْتِیَکُمُ التَّابُوْتُ ۔ وَقَالَ ماضی واحد مذکر غائب لَھُمْ اور ان کے لئے کہا۔ نَبِیٌّ مبالغہ کا صیغہ ہے فعیل بمعنی فاعل خبر دینے والے کو کہتے ہیں ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ان کے نبی نے ان سے کہا اِنَّ بے شک اٰیَۃَ مُلْکِہٖ آیت علامت نشانی اس کی بادشاہی اور برگزیدگی کی علامت اَنْ مصدریہ یَّاْتِیَ مضارع واحد مذکر غائب کُمُ ضمیر جمع مذکر حاضر التَّابُوْتُ ۔ الصندوق۔ یہ کہ تمہارے پاس تابوت آئے۔ یعنی ان کے نبی نے ان سے کہا کہ اسکی بادشاہی کا نشان یہ ہے کہ تمہارے پاس تابوت آئے۔

فِیْہِ سَکِیْنَۃٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ اس میں تمہارے رب کی طرف سے سکون اور اطمینانِ قلب ہوگا۔ سَکِیْنَۃٌ سکون سے ہے۔ حرکت کے بعد کسی چیز کے رک جانے کو سکون کہتے ہیں۔ سکینہ سے مراد اطمینانِ قلب ہے۔

وَبَقِیَّۃٌ مِّمَّا تَرَکَ اٰلُ مُوْسٰی وَاٰلُ ھٰرُوْنَ تَحْمِلُہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اور اس کا بقیہ ہوگا جسے آلِ موسیٰ اور آلِ ہارون نے چھوڑا ہے اور اسے فرشتے اٹھائے ہوں گے



Marfat.com

بَقِیَّۃٌ باقی ماندہ بَقَاء مصدر سے صفت مشبہ ہے۔ (بَقِیَ یَبْقٰی بَقَاءٌ) بَقَاء کے معنی کسی چیز کے اپنی پہلی حالت پر قائم رہنے کے ہیں۔ باقیات، وہ اعمال جن کا ثواب باقی رہے (تاج العروس)۔ اٰلُ مُوْسٰی وَاٰلُ هٰرُوْنَ۔ اٰل۔ اھل کی بدلی ہوئی صورت ہے ان دونوں میں یہ فرق ہے کہ اٰل معرفہ کی طرف منسوب ہوتا ہے اور اھل عام ہے نکرہ۔ یا مکان و زمان کی طرف بھی منسوب ہو سکتا ہے اٰل اشرف اور افضل لوگوں کی طرف منسوب ہوتا ہے اور اھل ہر ایک کی طرف منسوب ہو سکتا ہے اٰل اور اُمّت کے لفظ میں یہ فرق ہے کہ امت میں سب مسلمان داخل ہیں اور آل میں وہ لوگ جو ایمان کامل اور عمل صالح کی خصوصیت کے حامل ہوں گویا درود شریف میں آل محمد سے آپکی اولاد، عترہ اور تمام صلحاء اُمت مراد ہیں اہل بیت سے مراد ازواج مطہرات ہیں جیسے کہ قرآن مجید میں سورۂ احزاب کی آیات سے ظاہر ہے۔ تَحْمِلُهُ مضارع واحد مؤنث غائب (حَمَلَ یَحْمِلُ حَمْلًا)۔ الْمَلٰٓئِكَةُ واحد ملك ان کے نبی نے ان سے کہا اس کی بادشاہی کی علامت یہ ہے کہ تمہارے پاس تابوت آئے جس میں تمہارے رب کی طرف سے اطمینان قلب اور اس کا بقیہ ہوگا جس کو موسیٰ اور ھارون علیہما السلام کے ماننے والوں نے چھوڑا ہے اور جسے فرشتے اٹھائے ہوں گے۔ یہ تابوت جسے تابوت سکینہ کہا جاتا ہے کہ اس کا طول ۲½ فٹ عرض اور بلندی ۱½ فٹ تھی کہا جاتا ہے کہ اس میں تورات اور انبیاء بنی اسرائیل کے تبرکات تھے اسرائیلی اسے انتہائی برکت اور تقدیس کی چیز سمجھتے تھے فلتیوں نے بنی اسرائیل سے چھین کر اسے اپنے قبضہ میں کرلیا تھا یہ تابوت چونکہ بنی اسرائیل کے لئے فتح و کامرانی



Marfat.com

کی علامت تھا طالوت کے زمانہ میں انہیں واپس ملا۔ فلقیوں نے خود یہ تابوت ایک بیل گاڑی پر لاد کر اسے بنی اسرائیل کے علاقہ کی طرف ہانک دیا تھا اس طرح اس تابوت کا دوبارہ انہیں ملنا ان کے لئے فتحمندی کا باعث بنا۔ بنی اسرائیل کے پاس اس تابوت کا خود بخود آنے کو تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ سے تعبیر کیا ہے۔ یعنی اس تابوت کو فرشتے اٹھا کر لائے تھے۔

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ بیشک تمہارے لئے اس واقعہ میں یعنی تابوت کی واپسی میں البتہ بہت بڑی نشانی ہے اگر تم صاحب ایمان ہو۔ لام تاکید کے لئے اٰیت نشانی۔ اِنْ شرطیہ كُنْتُمْ ماضی جمع مذکر حاضر (كَانَ يَكُوْنُ كَوْنًا) مُؤْمِنِيْنَ واحد مؤمن اسم فاعل (اٰمَنَ يُؤْمِنُ اِيْمَانًا) گویا اس کی واپسی تمہارے لئے اللہ کی طرف سے بہت بڑی علامت کامرانی ہے۔ اہلِ ایمان کے لئے یہ ایک بہت بڑی نشانی ہے۔

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّيْٓ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً ۢ بِيَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ۗ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ ۗ قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| فَ لَمَّا | فَصَلَ | طَالُوتُ | بِ الْجُنُودِ | قَالَ |
| پس جب | جدا ہوا | طالوت | ساتھ لشکروں کے | کہا اس نے، |
| اِنَّ اللّٰهَ | مُبْتَلِيْ | كُمْ | بِ نَهَرٍ | فَ مَنْ |
| بیشک اللہ | آزمانے والا ہے | تم کو | ساتھ ایک نہر کے | پس جو کوئی |
| شَرِبَ | مِنْ هُ | فَ لَيْسَ | مِنِّ ىْ | وَ مَنْ |
| پیئے | اس سے | پس نہیں | مجھ سے | اور جو کوئی |
| لَمْ | يَطْعَمْ هُ | فَ اِنَّ | هٗ | مِنِّ ىْ |
| نہ | چکھے اسکو | پس بیشک | وہ | مجھ سے ہے |
| اِلَّا | مَنِ | اغْتَرَفَ | غُرْفَةً | بِ يَدِ هٖ |
| مگر | جو کوئی | بھرے | ایک چلو | ساتھ ہاتھ اپنے کے |
| فَ شَرِبُوْا | مِنْ هُ | اِلَّا | قَلِيْلًا | مِّنْ هُمْ |
| پس پی گئے | اس سے | مگر | تھوڑے | ان میں سے |
| فَ لَمَّا | جَاوَزَ هٗ | هُوَ | وَ الَّذِيْنَ | اٰمَنُوْا |
| پس جب | آگے بڑھا اس سے | وہ | اور جو لوگ | ایمان لائے |
| مَعَ هٗ | قَالُوْا | لَا طَاقَةَ | لَ نَا | الْيَوْمَ |
| ساتھ اسکے | کہا انہوں نے | نہیں طاقت | واسطے ہمارے | آج کے دن |
| بِ جَالُوْتَ | وَ جُنُوْدِ هٖ | قَالَ | الَّذِيْنَ | يَظُنُّوْنَ |
| ساتھ جالوت | اور اسکے لشکروں کے | کہا | ان لوگوں | جو ظن رکھتے تھے |
| اَنَّ هُمْ | مُّلٰقُوا | اللّٰهِ | كَمْ | مِّنْ |
| بیشک وہ | ملنے والے ہیں | اللہ کے | بہت سوا ہے | کہ |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| فِئَةٍ | قَلِيْلَةٍ | غَلَبَتْ | فِئَةً | كَثِيْرَةً |
| جماعت | تھوڑی | غالب آئی | جماعت | بڑی پر |
| بِ اِذْنِ | اللّٰهِ | وَ اللّٰهُ | مَعَ | الصّٰبِرِيْنَ |
| ساتھ حکم | اللہ کے | اور اللہ | ساتھ | صبر کرنیوالوں کے ہے |

"پھر جب طالوت فوجوں کو لے کر بڑھے تو بولے کہ اللہ تمہارا امتحان ایک دریا کے ذریعہ سے لینا چاہتا ہے سو جو کوئی اس میں سے پانی پی لے گا وہ میرا نہیں ہے اور جو کوئی اسے نہ چکھے سو وہی میرا ہے مگر ہاں جو کوئی اپنے ہاتھ سے ایک چلو بھر لے (اس کا مضائقہ نہیں) لیکن ان (سب) نے اس سے پی لیا بجز ان میں سے تھوڑے سے (آدمیوں) کے پھر جب طالوت اور مؤمنین بھی ان کے ساتھ اس (دریا) سے اتر گئے، تو وہ لوگ بولے کہ آج تو ہم میں جالوت اور اس کی فوجوں سے مقابلہ کی طاقت نہیں اور وہ لوگ جنہیں یقین تھا کہ اللہ کے روبرو پیش ہوں گے بولے کہ بارہا چھوٹی جماعتیں بڑی جماعتوں پر اللہ کے حکم سے غالب آگئی ہیں اور اللہ تو صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔"

## تشریحاتِ لغوی وتفسیری مطالب (۲۴۹)

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۔ فَ تعقیب کے لئے لَمَّا ظرف زمان فَصَلَ ماضی واحد مذکر غائب (فَصَلَ يَفْصِلُ فَصْلًا) نکلا۔ روانہ ہوا۔ بِالْجُنُوْدِ واحد جند لشکر، فوج۔

پس جب طالوت لشکر لے کر بیت المقدس سے روانہ ہوا اور صحرا میں



Marfat.com

ان کا گزر ہوا، سخت گرمی اور پیاس کا ان پر غلبہ ہوا، کہا جاتا ہے کہ ان کی تعداد اسی ہزار تھی۔

قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ ۔ قَالَ ماضی واحد مذکر غائب، طالوت نے کہا۔ اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ مُبْتَلِيْكُمْ اسم فاعل (اِبْتَلٰى يَبْتَلِيْ اِبْتِلَاءً) كُمْ ضمیر جمع مذکر مخاطب مضاف الیہ۔ تمہارا امتحان لینے والا ہے بِنَهَرٍ اسم مفرد مجرور۔ اردن اور فلسطین کے درمیان کا دریا۔ طالوت نے انہیں بتایا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری راہ میں پڑنے والے ایک دریا کے ذریعے تمہارا امتحان لینے والا ہے

فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ ۔ شَرِبَ ماضی واحد مذکر غائب (شَرِبَ يَشْرَبُ شُرْبًا) پیا لَيْسَ کلمہ نفی مِنِّيْ ۔ مِنْ حرفِ جار اور یای متکلم سے مرکب ہے (مجھ سے نہیں) طالوت نے بتایا کہ جس نے اس کا پانی پیا تو وہ مجھ سے نہیں ہوگا۔ یعنی میرے ساتھ جنگ میں شریک نہیں ہو سکے گا۔

وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّيْٓ ۔ مَنْ موصولہ لَمْ يَطْعَمْ مضارع نفی جحد بلم (طَعِمَ يَطْعَمُ طَعْمًا) کھانا چکھنا۔ یعنی جس نے اس نہر کا پانی نہ پیا اور اس کا ذائقہ نہ چکھا وہ مجھ سے ہوگا۔ میرے ساتھ شریکِ لشکر ہوگا۔

اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً بِيَدِهٖ ۔ اِلَّا کلمۂ استثناء کلام۔ (مگر)۔ اِغْتَرَفَ ماضی واحد مذکر غائب (اِغْتَرَفَ يَغْتَرِفُ اِغْتِرَافًا) باب افتعال غُرِفَ کے معنی کسی چیز کا اٹھانا اور لے لینا کے ہیں۔ غرفہ چلو بھر پانی



Marfat.com

لینے کو کہتے ہیں۔ غرفہ بلند عمارت اور چوبارہ کو بھی کہتے ہیں۔ مگر جس کسی نے اپنے ہاتھ سے چلو بھر پانی لے کر لبوں کو تر کر لیا تو اس میں کوئی حرج نہیں

فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ۔ ف۔ پس۔ شَرِبُوْا ماضی جمع مذکر غائب (شَرِبَ يَشْرِبُ شُرْبًا) انہوں نے پیا مِنْهُ اس سے اِلَّا کلمہ استثناء (مگر) پس طالوت کے لشکر میں سے اکثر لوگوں نے پانی پی لیا صرف چار ہزار نے نہیں پیا۔

فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۔ فَ پس لَمَّا ظرف زمان (جب)۔ جَاوَزَ ماضی واحد مذکر غائب (جَاوَزَ يُجَاوِزُ مُجَاوَزَةً) هٗ ضمیر واحد مذکر غائب پس جب وہ اس سے پار ہوا۔ هُوَ ضمیر واحد مذکر غائب (وہ) طالوت۔ وَالَّذِيْنَ موصول اور وہ لوگ اٰمَنُوْا ماضی جمع مذکر غائب (اٰمَنَ يُؤْمِنُ اِيْمَانًا) ایمان لائے مَعَ + هٗ اس کے ساتھ پس جب وہ طالوت اس دریا سے پار ہوا اور وہ لوگ جو ایمان لائے تھے ثابت قدم رہے تھے اس کے ساتھ تھے

قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ ۔ قَالُوْا ماضی جمع مذکر غائب (قَالَ يَقُوْلُ قَوْلًا) لانا فیہ۔ طَاقَةَ قدرت۔ قوت لَنَا ہمارے لئے اَلْيَوْمَ آج کے دن بِجَالُوْتَ جالوت عجمی لفظ ہے عمالقہ کا سردار شدت سے حملہ کرنے کی وجہ سے اسے جالوت کہتے تھے۔ جُنُوْد واحد جند ہے طالوت کے لشکر والوں نے جب جالوت کی کثیر فوج کو دیکھا تو خوفزدہ ہو کر کہنے لگے کہ آج ہم میں جالوت اور اس کی فوجوں سے مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں ہے۔

قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۔ قَالَ ماضی واحد مذکر غائب



Marfat.com

اَلَّذِیْنَ موصول یَظُنُّوْنَ ماضی جمع مذکر غائب ظَنَّ یَظُنُّ ظَنًّا، خیال کرنا۔ اعتقاد رکھنا۔ اَنَّ کلمہ تحقیق کلام ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب (بیشک وہ) مُلٰقُوْا اسم فاعل جمع مذکر ملاقات کرنے والے طالوت کے لشکریوں سے ان لوگوں نے جنہیں اس بات کا یقین تھا کہ انہیں اللہ کے پاس جانا ہے کہا کہ

کَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِیْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً کَثِیْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۔ کَمْ خبریہ مقدار اور تعداد کو ظاہر کرتا ہے۔ فِئَةٍ جماعت اور گروہ کو کہتے ہیں۔ قَلِیْلَةٍ ۔ فِئَةٍ کی صفت ہے غَلَبَتْ ماضی واحد مؤنث غائب فِئَةً کَثِیْرَةً مرکب توصیفی فِئَةٍ کی اصل فیٔ ہے جس کے معنی ہیں اچھی حالت کی طرف لوٹنا ایک دوسری کی مدد کرنے والے گروہ کو فئہ کہا جاتا ہے۔ بسا اوقات چھوٹے گروہ بڑے گروہوں پر اللہ کے حکم سے غالب ہوئے ہیں۔ بِاِذْنِ اللّٰهِ سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ کامیابی اور فتحمندی کا انحصار قلت و کثرت پر نہیں ہے بلکہ اس کا دارومدار اللہ کی نصرت پر ہے۔ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۔ اور مدد تو ہمیشہ اللہ کی طرف سے ہی ہوتی ہے۔ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۔ الصّٰبِرِیْنَ واحد الصّابِر اسم فاعل شدائد کا پامردی سے مقابلہ کرنے والے کو صابر کہتے ہیں۔ آیت کے آخر میں بتایا کہ ثبات و استقلال سے کام لینے والوں کے ساتھ اللہ کی مدد شامل حال ہوتی۔

وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ۝ فَهَزَمُوْهُمْ



Marfat.com

بِاِذْنِ اللّٰهِ ۙ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَ
الْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ
بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝
تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ لَمَّا | بَرَزُوْا | لِجَالُوْتَ | وَجُنُوْدِهٖ | قَالُوْا |
| اور جب | ظاہر ہوئے وہ | واسطے جالوت کے | اور لشکروں اسکے | کہا انہوں نے |
| رَبَّنَا | اَفْرِغْ | عَلَيْنَا | صَبْرًا | وَّثَبِّتْ |
| ربّ ہمارے | ڈال دے | اوپر ہمارے | صبر | اور ثابت رکھ |
| اَقْدَامَنَا | وَانْصُرْنَا | عَلَى الْقَوْمِ | الْكٰفِرِيْنَ | فَهَزَمُوْا |
| قدم ہمارے | اور مدد دے ہمکو | اوپر قوم | کافروں کے | پس شکست دی |
| هُمْ | بِاِذْنِ اللّٰهِ | وَقَتَلَ | دَاوٗدُ | جَالُوْتَ |
| ان کو | ساتھ حکم اللہ کے | اور قتل کیا | داؤد نے | جالوت کو |
| وَاٰتٰىهُ | اللّٰهُ | الْمُلْكَ | وَالْحِكْمَةَ | وَعَلَّمَهٗ |
| اور دی اسکو | اللہ نے | بادشاہی | اور حکمت | اور سکھایا اسکو |
| مِمَّا (مِنْ مَا) | يَشَآءُ | وَلَوْلَا | دَفْعُ | اللّٰهِ |
| جو کچھ | چاہا | اور اگر نہ ہوتا | دفع کرنا | اللہ کا |
| النَّاسَ | بَعْضَهُمْ | بِبَعْضٍ | لَّفَسَدَتِ | الْاَرْضُ |
| لوگوں کو | بعض انکے کو | ساتھ بعض کے | البتہ بگڑ جاتی | زمین |
| وَلٰكِنَّ | اللّٰهَ | ذُوْ فَضْلٍ | عَلَى | الْعٰلَمِيْنَ |
| اور لیکن | اللہ | صاحب فضل ہیں | اوپر | عالموں کے |



Marfat.com

| تِلْكَ | اٰيٰتُ | اللّٰهِ | نَتْلُوْا | هَا |
|---|---|---|---|---|
| یہ | نشانیاں | اللہ کی ہیں | پڑھتے ہیں ہم | ان کو |
| عَلَيْكَ | بِ الْحَقِّ | وَاِنَّكَ | لَ مِنَ | الْمُرْسَلِيْنَ |
| اوپر تیرے | ساتھ حق کے | اور بیشک تو | البتہ | بھیجے ہوؤں سے ہے |

"اور جب وہ جالوت اور اس کی فوجوں کے مقابل آئے تو بولے اے ہمارے پروردگار ہمارے اوپر صبر ڈال دے اور ہمارے قدم جمائے رکھ اور ہمیں غالب کر کافر لوگوں پر:" (۲۵۰)

"پھر انہوں نے ان کو اللہ کے حکم سے شکست دے دی اور داؤدؑ نے جالوت کو قتل کر دیا اور اللہ نے داؤدؑ کو بادشاہت اور دانائی عطا کی اور جو کچھ چاہا انہیں سکھایا اور اللہ بعض لوگوں کو بعض لوگوں کے ذریعہ سے دفع نہ کرتا رہتا تو (روئے) زمین پر فساد برپا ہو جاتا لیکن اللہ تو جہان والوں پر بڑا فضل رکھنے والا ہے:" (۲۵۱).

"یہ اللہ کی آیتیں ہیں ہم انہیں آپ کو پڑھ کر سناتے ہیں ٹھیک ٹھیک، اور آپ یقیناً مرسلین میں سے ہیں:" (۲۵۲).

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

وَلَمَّا اور جب کلمہ شرط. بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ

بَرَزُوْا ماضی جمع مذکر غائب (بَرَزَ يَبْرِزُ بَرْزًا بُرُوْزًا). بَرَازٌ کھلے میدان



Marfat.com

کو کہتے ہیں بَرَزُوْا جب وہ کھلے میدان میں آمنے سامنے ہوئے۔
لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ۔ جالوت اور اس کے لشکر کے۔
قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا۔ قَالُوْا ماضی جمع مذکر غائب رقَالَ یَقُوْلُ قَوْلًا) رَبَّ مضاف نَا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ انہوں نے کہا ہمارے رب اَفْرِغْ امر واحد مذکر اَفْرَغَ یُفْرِغُ اِفْرَاغًا) اَفْرَغَتِ الدَّلْوُ کے معنی ہیں ڈول کا خالی کرنا۔ پانی کا انڈیلنا، ہم پر صبر کو انڈیل دے ہمیں ثابت قدم رکھ اور صبر عطا کر۔ وَثَبِّتْ امر واحد مذکر (ثَبَّتَ یُثَبِّتُ تَثْبِیْتًا) اَقْدَامَ واحد قَدَمٌ مضاف نَا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ اور ہمیں ثابت قدم رکھ۔
وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔ وَانْصُرْ امر واحد مذکر (نَصَرَ یَنْصُرُ نَصْرًا) نَا ضمیر جمع مذکر متکلم۔ الْكَافِرِيْنَ واحد کافر حق کا انکار کرنے والے کو کہتے ہیں۔ اور انکارِ حق کرنے والوں پر ہمیں نصرت عطا فرما۔ جالوت کے لشکر کے مقابل ہونے پر انہوں نے اللہ تعالیٰ سے تین امور کی دعا کی پہلی پہلی دعا: اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا۔ ہمیں صبر عطا کر۔
دوسری دعا: وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا۔ اور ہمیں ثابت قدم رکھ۔
تیسری دعا: وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔ اور کفار پر ہمکو نصرت عطا فرما۔ دشمن کی تعداد کتنی ہی زیادہ کیوں نہ ہو اس پر فتح مندی حاصل کرنے کے لئے ان ہی تینوں امور کو کلیدی حیثیت حاصل ہے۔
فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۙ۔ هَزَمُوْا ماضی جمع مذکر غائب۔ اور انہوں نے اللہ کے حکم سے جالوت اور اس کے لشکر کو شکست دی۔



Marfat.com

وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ۔ قَتَلَ ماضی واحد مذکر غائب۔ دَاوٗدُ بنی اسرائیل کے ایک عظیم الشان نبی تھے جو نبوت کے ساتھ بادشاہت کے بھی مالک تھے۔ پورا نام داؤد بن یسیٰ بن عویبد تھا۔ آپ پر زبور نازل ہوئی۔ آپؑ نہایت خوش آواز تھے لحن داؤدی مشہور ہے۔ آپؑ کا زمانہ ۱۰۲۴ تا ۹۶۳ ق م ہے یہ طالوت کے لشکر میں ایک نوجوان فوجی تھے اور طالوت کے داماد بھی جالوت انہیں کے ہاتھ سے قتل ہوا

وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ۔ اٰتٰی ماضی واحد مذکر غائب ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب، اور اللہ نے اسے دی الْمُلْكَ بادشاہی سلطنت۔ وَالْحِكْمَةَ حکمت کے اصل معنی علم اور عمل صالح کے ذریعے حق کو پا لینے کے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے داؤد کو بادشاہی اور حکمت عطا کی۔ وَعَلَّمَهٗ مَنْ يَّشَآءُ ماضی واحد مذکر غائب۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب اور تعلیم دی اسے یعنی داؤدؑ کو سکھایا۔ مِمَّا مِنْ اور مَا سے مرکب ہے۔ يَشَآءُ مضارع واحد مذکر غائب۔ اللہ تعالیٰ نے اسے بادشاہت اور نبوت عطا کی، نبوت کو بھی حکمت کہتے ہیں اور جو کچھ چاہا اس کی تعلیم دی۔ زبور کے پڑھنے کے لئے خوش الحانی عطا کی، لوہے کو ان کے ہاتھ میں نرم کیا، جس سے وہ زرہ بکتر تیار کرتے تھے۔

وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ۔

وَلَوْ کلمہ لا کلمہ نہی۔ دَفْعُ اللّٰهِ ماضی واحد مذکر غائب۔ لَفَسَدَتْ لام تاکید فَسَدَتْ ماضی واحد مؤنث غائب۔ خرابی اور تباہی۔ اور اگر اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کی بعض سے مدافعت نہ کرتے تو زمین میں فساد برپا ہو جاتا اور مخلوق تباہ و برباد ہو جاتی۔



Marfat.com

وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ۔ لٰكِنَّ کلمۂ استدراک (اور لیکن) ذُوْ فَضْلٍ صاحب فضل و احسان ہے الْعَالَمِيْنَ واحد عالم۔ اللہ تعالیٰ جہانوں پر فضل و کرم کرنے والے ہیں۔ اسرار کی سرکوبی اختیار کے ذریعے کراتے رہتے ہیں تاکہ دنیا ظلم و ستم سے پاک ہو جائے۔

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ۔ تِلْكَ اسم اشارہ واحد مؤنث اٰيَاتُ واحد اٰيت۔ علامت۔ نشانی۔ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ مضارع جمع متکلم (تَلٰى يَتْلُوْا تِلَاوَةً) تلاوت کرنا۔ پڑھنا بِالْحَقِّ حق امر ثابت شدہ کو کہتے ہیں۔ یہ اللہ کی آیات ہیں جو ہم حق و یقین کے ساتھ تمہیں پڑھ کر سناتے ہیں۔ ہماری آیات میں کسی قسم کا شک و شبہ کا شائبہ نہیں ہوتا۔

وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ۔ اِنَّ حرف مشبہ بفعل كَ ضمیر واحد مذکر حاضر لَمِنَ۔ لام تاکید۔ مِنْ حرف جار۔ الْمُرْسَلِيْنَ واحد مرسل۔ اسم مفعول (اَرْسَلَ يُرْسِلُ اِرْسَالًا)۔ یعنی اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)، آپ بھی منجملہ ان رسولوں میں سے ہیں جنہیں ہم نے اپنا پیغام دیکر دنیا میں بھیجا ہے۔

**تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ**

**مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ**
**وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ**
**الْقُدُسِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْ**
**بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ**
**اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ وَلَوْ**
**شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۫ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۧ**



Marfat.com

| تِلْكَ | الرُّسُلُ | فَضَّلْنَا | بَعْضَهُمْ | عَلٰى بَعْضٍ |
|---|---|---|---|---|
| یہ | رسول | فضیلت دی ہم نے | بعض انکے کو | اوپر بعض کے |
| مِنْهُمْ | مَّنْ | كَلَّمَ | اللّٰهُ | وَ رَفَعَ |
| ان میں سے | (بعض) وہ ہیں کہ | باتیں کی ان سے | اللہ نے | اور بلند کیا |
| بَعْضَهُمْ | دَرَجٰتٍ | وَ اٰتَيْنَا | عِيْسَى | ابْنَ مَرْيَمَ |
| بعض انکے کو | درجوں میں | اور دیں ہم نے | عیسیٰ | بیٹے مریم کو |
| الْبَيِّنٰتِ | وَ اَيَّدْنٰهُ | | بِرُوْحِ | الْقُدُسِ |
| ظاہر دلیلیں | اور تائید کی ہم نے | اس کی | ساتھ روح (جبریل) | القدس کے |
| وَ لَوْ | شَآءَ اللّٰهُ | مَا اقْتَتَلَ | الَّذِيْنَ | مِنْ |
| اور اگر | چاہتا اللہ | نہ لڑتے | وہ لوگ | سے |
| بَعْدِهِمْ | مِنْ بَعْدِ مَا | جَآءَتْهُمُ | الْبَيِّنٰتُ | وَ لٰكِنِ |
| بعد ان کے | اس کے بعد کہ | آئیں ان کے پاس | ظاہر دلیلیں | اور لیکن |
| اخْتَلَفُوْا | فَ | مِنْهُمْ | مَّنْ | اٰمَنَ |
| اختلاف کیا انہوں نے | پس | ان میں سے | وہ | جو ایمان لایا |
| وَمِنْهُمْ | مَّنْ | كَفَرَ | وَ لَوْ | شَآءَ اللّٰهُ |
| اور ان میں سے | وہ | جس نے کفر کیا | اور اگر | چاہتا اللہ |
| مَا اقْتَتَلُوْا | وَ لٰكِنَّ | اللّٰهَ | يَفْعَلُ | مَا يُرِيْدُ |
| نہ لڑتے | اور لیکن | اللہ | کرتا ہے | جو چاہتا ہے |



Marfat.com

"ان رسولوں میں سے ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دے رکھی ہے ان میں وہ بھی ہیں جن سے اللہ نے کلام کیا ہے ان میں سے بعض کے درجے اس نے بلند کئے ہیں اور ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو شواہد عطا کئے اور ہم نے ان کی تائید روح القدس کے ذریعہ سے کی اور اگر اللہ کی مشیئت ہوتی تو ان کے بعد کے لوگ آپس میں خون ریزی نہ کرتے بعد اس کے کہ ان کے پاس شواہد آچکے تھے لیکن (لوگ) آپس میں جھگڑے کوئی تو ان میں سے ایمان لے آیا اور کوئی ان میں سے کفر ہی کرتا رہا اور اگر اللہ کی مشیئت ہی ہوتی تو وہ آپس میں خونریزی نہ کرتے لیکن اللہ وہی کرتا ہے جو ارادہ کرلیتا ہے۔" (۲۵۳)۔

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۔ تِلْكَ اسم اشارہ بعید مؤنث (وہ) الرُّسُلُ واحد رَسُوْل فَضَّلْنَا ماضی جمع متکلم (فَضَّلَ یُفَضِّلُ تَفْضِیْلاً ۔ تفضیل) هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب، فضیلت دی ہم نے بَعْضَ هُمْ ان میں سے بعض کو عَلٰى بَعْضٍ بعض پر۔ رسولوں کے اس گروہ میں سے ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔

مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ۔ مِنْ هُمْ ان رسولوں میں سے مَنْ موصول وہ جس سے كَلَّمَ اللّٰهُ ماضی واحد مذکر غائب (كَلَّمَ یُكَلِّمُ تَكْلِیْمًا) کلام کیا۔ باتیں کیں اللہ نے وَ اور رَفَعَ ماضی واحد مذکر غائب (رَفَعَ یَرْفَعُ رَفْعًا) بلند کیا بَعْضَهُمْ ان میں سے بعض کے دَرَجٰتٍ واحد دَرَجَةٌ بلندی مرتبہ۔



Marfat.com

رسولوں میں سے بعض کو بعض پر فضیلت عطا کرنے کا معنی یہ ہے کہ بعض پر کتاب نازل اور انہیں نبوت کے ساتھ بادشاہت بھی عطا کی جیسے داؤد علیہ السلام اور بعض سے اللہ تعالیٰ براہِ راست ہم کلام ہوئے جیسے موسیٰ علیہ السلام، بعض کے درجات من حیث المجموع بلند کئے جیسے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم.

وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۔ وَ اور. اٰتَيْنَا ماضی جمع متکلم اور دیئے ہم نے عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ مریم کے بیٹے عیسیٰ کو الْبَيِّنٰتِ واحد بَيِّنَةٌ معجزات واضح دلائل جیسے مُردوں کو زندہ کرنا۔ اندھوں کو بینا کرنا اور کوڑھیوں کو شفا بخشنا وغیرہ۔ وَاَيَّدْنَاهُ ماضی جمع متکلم (اَيَّدَ يُؤَيِّدُ تَأْيِيْدٌ) هُ ضمیر متصل واحد مذکر غائب اور ہم نے اس کی تائید کی. بِرُوْحِ الْقُدُسِ۔ قُدُس طاہر پاکیزہ۔ روح القدس سے مراد جبرئیل علیہ السلام قرآن مجید میں انبیاء کے ناموں کے ساتھ ان کے والدین کا ذکر نہیں ملتا۔ عیسیٰ علیہ السلام کے نام کے ساتھ ہر جگہ عیسیٰ ابن مریم کا ذکر ہے اس سے مقصود عیسائیوں کے اس غلط عقیدہ کی تردید ہے کہ عیسیٰ ابن اللہ نہیں بلکہ وہ ابن مریم ہیں (ایک پاکدامن عورت کے بطن سے پیدا ہوئے ہیں. روح القدس کی تائید سے مراد ہے کہ آپ کے بن باپ کے پیدا ہونے ابن مریم ہونے اور برگزیدہ نبی ہونے کی حضرت جبرئیل نے تائید کی.

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۔ وَ اور لَوْ کلمہ شرط شَآءَ ماضی واحد مذکر غائب (شَاءَ يَشَاءُ مَشِيَّةً) اور اگر اللہ چاہتا مَا نافیہ۔ اقْتَتَلَ ماضی واحد مذکر غائب (اِقْتَتَلَ يَقْتَتِلُ



Marfat.com

اِقتَلَال) وہ نہ لڑتے اَلَّذِیْنَ موصول مِنْ بَعْدِهِمْ یعنی مِن بعد الرُّسل هُمْ ضمیر جمع مذکر رسل کے لئے ہے۔ مِنْ بَعْدِ مَا اس کے بعد کہ جَآءَتْهُمُ ماضی واحد مؤنث غائب هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب اَلْبَیِّنَاتُ واحد بَیِّنَةٌ واضح دلائل معجزات۔ اگر اللہ چاہتا تو وہ لوگ جو ان رسولوں کے بعد آئے ہیں آپس میں نہ لڑتے اس کے بعد کے اللہ کی طرف سے ان رسولوں کے ذریعے ان کے پاس روشن دلائل آچکے ہیں۔

وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ۔ وَ اور لٰكِنْ کلمۂ استدراک (اور لیکن) اخْتَلَفُوْا ماضی جمع مذکر غائب (اِخْتَلَفَ یَخْتَلِفُ اِخْتِلَاف) افتعال لیکن انہوں نے اختلاف کیا۔ فَمِنْ۔ هُمْ پس ان میں سے کوئی وہ ہے مَنْ موصول (جو کہ) اٰمَنَ ماضی واحد مذکر غائب (اٰمَنَ یُؤْمِنُ اِیْمَانًا) جو ایمان لایا۔ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ اور ان میں سے کوئی وہ ہے جس نے کفر کیا۔ انبیاء کے آنے اور حق کے واضح اور روشن ہونے کے بعد بھی اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہوئے اختلاف کیا ان میں سے جنہوں نے حق کو قبول کیا وہ اہلِ ایمان کہلائے اور جنہوں نے اس کا انکار کیا وہ کافر ہوئے

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ۔ وَ اور لَوْ کلمۂ شرط اور اگر شَآءَ اللّٰهُ۔ شَآءَ ماضی واحد مذکر غائب اور اگر اللہ چاہتا مَا اقْتَتَلُوْا مَا نافیہ اقْتَتَلُوْا ماضی جمع مذکر غائب (باب افتعال) اور اگر اللہ چاہتا تو وہ نہ لڑتے وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَفْعَلُ مضارع واحد مذکر غائب (کرتا ہے) مَا موصول یُرِیْدُ مضارع واحد مذکر غائب (اَرَادَ یُرِیْدُ اِرَادَة) اور لیکن اللہ جو چاہتے ہیں اور ارادہ کرتے ہیں کر دیتے ہیں۔ متضاد قویٰ سے



Marfat.com

ترکیب پانے کی وجہ سے انسان میں حق و باطل ہر دو امور کو قبول کرنے کی صلاحیت موجود ہے پھر ان میں سے کچھ انبیاء کی تعلیم کے مطابق حق کو قبول کر لیتے ہیں اور کچھ نفسانی خواہشات کی پیروی کر کے کفر کی راہ اختیار کر لیتے ہیں۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ۭ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

| يَاَيُّهَا | الَّذِيْنَ | اٰمَنُوْا | اَنْفِقُوْا | مِمَّا (مِنْ + مَا) |
|---|---|---|---|---|
| اے لوگو | جو | ایمان لائے ہو | خرچ کرو | اس میں سے |
| رَزَقْنَا | كُمْ | مِنْ قَبْلِ | اَنْ يَّاْتِيَ | يَوْمٌ |
| کہ دیا ہم نے | تم کو | پہلے اس سے | کہ آوے | (وہ) دن |
| لَّا بَيْعٌ | فِيْهِ | وَلَا | خُلَّةٌ | وَّلَا |
| نہ خرید و فروخت ہوگی | اس میں | اور نہ ہی | دوستی | اور نہ |
| شَفَاعَةٌ | وَ | الْكٰفِرُوْنَ | هُمُ | الظّٰلِمُوْنَ |
| سفارش | اور | کافر | وہی ہیں | ظالم |

"اے ایمان والو! جو کچھ ہم نے تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرو قبل اس کے کہ وہ دن آجائے جس میں نہ تجارت کام آئے گی اور نہ دوستی اور نہ سفارش اور کافر ہی تو ظالم ہیں۔" (۲۵۴)۔

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ ۔ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اے وہ



Marfat.com

لوگو کہ اٰمَنُوْا ماضی جمع مذکر غائب جو ایمان لائے ہو۔ اَنْفِقُوْا امر جمع مذکر (اَنْفَقَ یُنْفِقُ اِنْفَاق) خرچ کرو مِمَّا (مِنْ۔ مَا) اس چیز سے رَزَقْنٰکُمْ ماضی جمع متکلم (رَزَقَ یَرْزُقُ رِزْقًا) کُمْ ضمیر جمع مخاطب خرچ کرو اس میں سے جو ہم نے تمہیں دیا ہے۔

مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ۔ مِنْ قَبْلِ اس سے قبل اَنْ یہ کہ یَاْتِیَ مضارع واحد مذکر غائب یَوْمٌ دن۔ اس سے پہلے کہ ایسا دن آئے لَا بَیْعٌ فِیْهِ نہ اس میں خرید و فروخت ہوگی۔ وَلَا خُلَّةٌ (اَلصَّدَاقَةُ وَالْمَوَدَّةُ) یعنی دوستی وَلَا شَفَاعَةٌ اس کا مادہ الشَّفْعُ ہے جس کے معنی سفارش کرنا شفاعت کرنا (شَفَعَ یَشْفَعُ شَفَاعَةً) شفاعۃ مصدر ہے۔ یعنی جو کچھ تم نے خرچ کرنا ہے موت سے قبل خرچ کرلو۔ مرنے کے بعد قیامت میں نہ تو لین دین ہو سکے گا اور نہ ہی کسی کی دوستی اور محبت کام آئے گی اور نہ ہی اس دن کوئی سفارش کارگر ہوگی۔ قیامت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت بشرط اذن اللہ تعالیٰ ہوگی بدون اذنِ الٰہی کوئی سفارش نہیں کر سکے گا۔

وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۔ وَالْكَافِرُوْنَ واحد کافر انکارِ حق کرنے والا الظّٰلِمُوْنَ واحد ظَالِمٌ حدودِ الٰہی کو توڑنے والے کو ظالم کہتے ہیں انکارِ حق کرنے والے ہی ظالم ہیں اہلِ ایمان تو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں کافر لوگ ظالم ہیں کہ وہ اللہ کا حق ادا نہیں کرتے اور انفاق فی سبیل اللہ سے کام نہیں لیتے۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ



Marfat.com

لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ
عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا
یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ
وَ الْاَرْضَ ۚ وَلَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝ لَاۤ
اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ ۙ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ ۚ فَمَنْ یَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ
وَیُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی ۗ لَا انْفِصَامَ لَهَا ؕ
وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝ اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۙ یُخْرِجُهُمْ مِّنَ
الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَوْلِیٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ یُخْرِجُوْنَهُمْ
مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا
خٰلِدُوْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اَللّٰهُ | لَآ اِلٰهَ | اِلَّا هُوَ | اَلْحَیُّ | الْقَیُّوْمُ |
| اللہ | نہیں کوئی معبود | مگر وہ | زندہ ہے | ہمیشہ قائم رہنے والا |
| لَا | تَاْخُذُهٗ | سِنَةٌ | وَّ لَا | نَوْمٌ |
| نہیں | پکڑتی اسکو | اونگھ | اور نہ | نیند |
| لَهٗ | مَا فِی السَّمٰوٰتِ | | وَ مَا فِی الْاَرْضِ | |
| واسطے اسکے ہے | جو کچھ آسمانوں میں ہے | | اور جو کچھ زمین میں ہے | |
| مَنْ ذَا | الَّذِیْ | یَشْفَعُ | عِنْدَهٗ | اِلَّا |
| کون ہے | وہ جو | سفارش کرے | پاس اس کے | مگر |
| بِاِذْنِهٖ | | یَعْلَمُ | مَا بَیْنَ | اَیْدِیْ |
| ساتھ اجازت اسکی کے | | جانتا ہے | جو کچھ درمیان | ہاتھوں |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| هِمْ | وَ مَا | خَلْفَ هُمْ | وَ لَا | يُحِيطُونَ |
| ان کے ہے | اور جو کچھ | پیچھے انکے | اور نہیں | احاطہ کر سکتے |
| بِ شَيْءٍ | مِنْ عِلْمِ هٖ | اِلَّا | بِ مَا | شَآءَ |
| ساتھ کسی چیز کے | اس کے علم سے | مگر | ساتھ اس چیز کے | جو چاہے وہ |
| وَسِعَ | كُرْسِيُّ هُ | السَّمٰوٰتِ | وَالْاَرْضَ | وَ لَا |
| سما لیا ہے۔ حاوی ہے | کرسی اسکی نے | آسمانوں | اور زمین کو | اور نہیں |
| يَئُوْدُ هٗ | حِفْظُ | هُمَا | وَ هُوَ | الْعَلِيُّ |
| تھکاتی اسکو | نگرانی | ان دونوں کی | اور وہ | بلند مرتبہ |
| الْعَظِيْمُ | لَا اِكْرَاهَ | فِي الدِّيْنِ | قَدْ | تَّبَيَّنَ |
| عظمت والا ہے | نہیں زبردستی | بیچ دین کے | تحقیق | ظاہر ہو گئی ہے |
| الرُّشْدُ | مِنَ | الْغَيِّ | فَ مَنْ | يَّكْفُرْ |
| ہدایت | (سے) | گمراہی سے | پس جو کوئی | کفر کرے |
| بِ الطَّاغُوْتِ | وَ يُؤْمِنْ | بِ اللّٰهِ | فَ قَدِ | اسْتَمْسَكَ |
| ساتھ شیطان کے | اور ایمان لاوے | ساتھ اللہ کے | پس بیشک | پکڑ رکھا اس نے |
| بِ الْعُرْوَةِ | الْوُثْقٰى | لَا انْفِصَامَ | لَ هَا | وَ اللّٰهُ |
| ساتھ حلقے | مضبوط کے | نہیں ٹوٹنا | واسطے اسکے | اور اللہ |
| سَمِيْعٌ | عَلِيْمٌ | اَللّٰهُ | وَلِيُّ | الَّذِيْنَ |
| سننے والا | جاننے والا ہے | اللہ | دوستدار ہے | ان لوگوں کا جو |
| اٰمَنُوْا | يُخْرِجُ | هُمْ | مِنَ | الظُّلُمٰتِ |
| ایمان لائے | نکالتا ہے | ان کو | سے | اندھیروں |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اِلَى النُّوْرِ | وَالَّذِيْنَ | كَفَرُوْا | اَوْلِيَآءُهُمُ | الطَّاغُوْتُ |
| طرف روشنی کے | اور وہ لوگ جو | کافر ہوئے | دوست انکے | شیطان ہیں |
| يُخْرِجُوْنَهُمْ | مِنَ النُّوْرِ | اِلَى | الظُّلُمٰتِ | |
| نکالتے ہیں | ان کو | روشنی سے | طرف | اندھیروں کے |
| اُولٰٓئِكَ | اَصْحٰبُ | النَّارِ | هُمْ فِيْهَا | خٰلِدُوْنَ |
| یہی لوگ ہیں | ساتھی | آگ کے | وہ اس میں | ہمیشہ رہنے والے ہیں |

" اللہ (وہ ہے کہ) کوئی معبود اس کے سوا نہیں وہ زندہ ہے سب کا سنبھالنے والا ہے اسے نہ اونگھ آسکتی ہے نہ نیند، اسی کی ملک ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے، کون ایسا ہے جو اس کے سامنے بغیر اس کی اجازت کے سفارش کرسکے وہ جانتا ہے جو کچھ مخلوقات کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اس سبکو اور وہ اس کے معلومات میں سے کسی چیز کو بھی گھیر نہیں سکتے سوا اسکے کہ جتنا وہ خود چاہے اس کی کرسی نے سما رکھا ہے آسمانوں اور زمین کو اور اس پر ان کی نگرانی ذرا بھی گراں نہیں اور وہ عالیشان ہے عظیم الشان ہے :" (۲۵۵).

" دین میں کوئی زبردستی نہیں ہدایت تو گمراہی سے صاف صاف کھل چکی ہے تو جو کوئی طاغوت سے انکار کرے اور اللہ پر ایمان لے آئے اس نے ایک بڑا مضبوط حلقہ تھام لیا جس کے لئے کوئی شکستگی نہیں اور وہ بڑا سننے والا بڑا جاننے والا ہے:" (۲۵۶).

" اللہ ان لوگوں کا ساتھی ہے جو ایمان لائے اور انہیں تاریکیوں سے روشنی کی طرف نکال لاتا ہے اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کے ساتھی شیطان



Marfat.com

ہیں جوانہیں روشنی سے نکال کر تاریکیوں کی طرف لے جاتے ہیں یہی لوگ اہل دوزخ ہیں اس میں ہمیشہ پڑے رہیں گے۔" (۲۵۷)۔

## تشریحاتِ لغوی وتفسیری مطالب

آیت الکرسی بلحاظ مضمون قرآن مجید کی ایک عظیم آیت ہے۔ حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسم اللہ الاعظم وہ ہے جب اسکے ذریعے سے دعا کی جائے تو قبول ہوتی ہے، یہ اسم اعظم تین سورتوں میں ہے:

سورۃ البقرۃ میں اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۔

سورۃ آل عمران میں الٓمّٓ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۝

سورۃ طٰہٰ میں وَعَنَتِ الْوُجُوْہُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ۔

آیت الکرسی ام القرآن اور ایک عظیم آیت ہے (قرطبی و ابن کثیر)

ہر فرض نماز کے بعد اس کا پڑھنا مسنون اور باعثِ اجر عظیم ہے۔

آیت الکرسی دس مختصر جملوں پر مشتمل ہے جن میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور صفات کو بیان کیا گیا ہے۔

(۱) اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ۔ اَللّٰہُ ذات واجب الوجود کا اسم ذاتی ہے لَآ نفی جنس اِلٰہَ معبود اِلَّا کلمۂ استثنا ھُوَ ضمیر واحد مذکر غائب۔ اللہ وہ ہے کہ کوئی معبود نہیں مگر صرف وہ۔

(۲) اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۔ الْحَیُّ زندہ کامل حیات کا مالک جس پر کبھی فنا طاری نہ ہو سکے۔ اَلْقَیُّوْمُ قیام سے مبالغہ کا صیغہ ہے قَیُّوْم وہ جو نہ صرف اپنی ذات سے قائم ہو بلکہ دوسروں کے بھی قیام کا باعث ہو۔ "اَلْقَائِمُ بِذَاتِہٖ وَالْمُقَوِّمُ لِغَیْرِہٖ"



Marfat.com

(۳) لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۔ لَاتَاْخُذُهٗ فعل نہی واحد مؤنث غائب (اَخَذَ یَاْخُذُ اَخْذًا) اَخَذَ کے معنی پکڑنے کے ہیں غلبہ اور قہر کے لئے بھی آتا ہے۔ سِنَةٌ۔ اونگھ۔ اس کا مادہ "وسن" ہے دونوں کے معنی غفلت اور خواب کے ہیں۔ نَوْمٌ مصدر (نَامَ یَنَامُ نَوْمًا) نیند۔ نہ اس پر اونگھ طاری ہوتی ہے اور نہ نیند وہ ہر وقت باخبر اور مستعد ہے۔

(۴) لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۔ لَهٗ میں لام تملیک کے لئے ہے لَهٗ کو مقدم لانے سے حصر کے معنی پیدا ہوتے ہیں یعنی زمین و آسمان میں جو کچھ ہے صرف اسی کی ملکیت ہے کسی اور کا کوئی حق نہیں۔

(۵) مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۔ مَنْ استفہامیہ ذَا اسم اشارہ الَّذِیْ موصول یَشْفَعُ مضارع واحد مذکر غائب شَفَعَ کے معنی ایک شی کو اس جیسی دوسری چیز سے ملانا (راغب) شفاعت کسی دوسرے کے ساتھ مل کر اس کی مدد کرنا شفاعت کے لئے اذنِ الٰہی کی قید ضروری ہے۔ اللہ کی اجازت کے بغیر کسی کو شفاعت کا حق حاصل نہیں یہ بات اس کے مختار مطلق ہونے پر دلالت کرتی ہے (کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے پاس شفاعت کرے)۔

(۶) یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۔ یَعْلَمُ مضارع واحد مذکر غائب مَا موصول بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ ان کے ہاتھوں کے درمیان مراد ان کے سامنے وَمَا خَلْفَهُمْ۔ خلف پیچھے اور جو ان کے پیچھے ہے۔ اَیْدِیْهِمْ وَخَلْفَهُمْ میں ضمیر جمع یا تو مَنْ ذَا کے مدلول کی طرف ہے جس میں ملائکہ اور انبیاء داخل ہیں یا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کی جانب ہے اور ضمیر مذکر اس لئے کہ اس



Marfat.com

سے زمین و آسمان میں اہلِ عقل مراد ہیں جو کچھ ان کے سامنے اور جو کچھ ان کے پیچھے یعنی تمام کائنات کے اوّل و آخر کا وہ علم رکھتا ہے۔

(۷) وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ۔ لَا يُحِيطُونَ فعل نہی جمع مذکر غائب (اَحَاطَ يُحِيطُ اِحَاطَةً) احاطہ دو طرح پر ہے ایک اجسام میں دوسرے علم میں احاطہ علمی سے مراد ہے کسی چیز کے بارے میں مکمل اور پوری معلومات کا حصول اور یہ بات ذاتِ حق کے سوا کسی کو حاصل نہیں۔ بِشَيْءٍ کسی بھی چیز کا کچھ بھی بِشَيْءٍ سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ معلوماتِ الٰہی سے کسی بھی چیز کی کنہ اور حقیقت کو انسان جان نہیں سکتا مِنْ عِلْمِهِ اس کے علم سے۔ یہاں علم سے مراد معلوماتِ الٰہی ہیں۔ اَلْعِلْمُ هُنَا الْمَعْلُوْمُ (بحر) اِلَّا کلمہ استثنا بِمَا شَاءَ جو کچھ وہ چاہے مَا موصول شَاءَ ماضی واحد مذکر غائب یعنی اللہ تعالیٰ کی معلومات میں سے وہ کسی چیز کو جان نہیں سکتے مگر صرف اتنا ہی جتنا کہ وہ خود علم عطا کرے جیسے انبیاء علیہم السلام کو اللہ تعالےٰ اپنی بعض معلومات کا علم عطا کرتا ہے۔

(۸) وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ۔ وَسِعَ ماضی واحد مذکر غائب (وَسِعَ يَسَعُ وُسْعًا) كُرْسِي کے عام معنی وہی ہیں جو اردو میں مستعمل ہیں لیکن ذاتِ حق کے لئے اس سے مراد اس کا "علم" ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس اور دوسرے صحابۂ کرام نے "کرسی" سے "علم الٰہی" مراد لیا ہے علاوہ ازیں "کرسی" کے اصل معنی بھی علم ہی کے ہیں اس لئے کہ یہ كُرَّاسَةٌ سے ماخوذ ہے جو علمی صحیفہ کے لئے آتا ہے اہل لغت نے کرسی کے دونوں معنی "سریر" اور "علم" لکھے ہیں "اَلْكُرْسِيُّ السَّرِيْرُ وَالْعِلْمُ" (قاموس)۔



Marfat.com

کرسی کے اصل معنی علم کے ہیں اور اس صحیفہ کو بھی کہا جاتا ہے جس میں علم کی بات مکمل ہوئی ہو جیسے "کرسی کراستہ" بھی کہتے ہیں (ابن جریر) کرسی سے اس کی قدرت اور ملک و سلطنت مراد ہے (کبیر) اس کی کرسی علم و حکمت نے زمین و آسمان اور سارے عالم کو گھیر رکھا ہے۔

(۹) وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۔ فعل نہی واحد مذکر غائب اس کا مادہ "اَوْدٌ" ہے جس کے معنی جُہد و مشقت کے ہیں۔ حِفْظُهُمَا ان دونوں کی حفاظت یعنی زمین و آسمان کی حفاظت اس کے لئے ذرا بھی گراں نہیں۔

(۱۰) وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ یہ دونوں اسم صفت ہیں۔ "علو" اور "عظم" سے وہ اپنی مخلوق سے انتہائی رفعت اور علو پر ہے اور انتہائی عظمت اور جلال والا ہے۔

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۔ لَا کلمہ نفی۔ اِكْرَاهَ مصدر جبر۔ انسان سے ایسا بوجھ اٹھوانا جسے وہ پسند نہ کرتا ہو اسے اکراہ کہتے ہیں فِي الدِّيْنِ دین میں الدین میں ال عہد کا ہے یا بدل اضافت اور مراد دین اللہ ہے۔ دین کا تعلق قلب سے ہوتا ہے اور قلب جبر و اکراہ کو قبول نہیں کرتا یعنی اللہ تعالیٰ نے دین کی بنیاد جبر و اکراہ پر نہیں بلکہ اختیار اور رضا پر رکھی ہے قَدْ تَبَيَّنَ ۔ قَدْ کلمہ تحقیق کلام، تَبَيَّنَ ماضی واحد مذکر غائب (تَبَيَّنَ يَتَبَيَّنُ تَبَيُّنًا) تفعل اس کا مادہ بَيَان ہے۔ بیشک واضح ہو چکا ہے۔ الرُّشْدُ مصدر (رَشَدَ يَرْشُدُ رُشْدًا) حق کی طرف ہدایت کو رشد کہتے ہیں۔ مِنَ الْغَيِّ ۔ غی اس جہالت کو کہتے ہیں جو اعتقادِ فاسد سے پیدا ہو مگر یہ لفظ مطلق جہل کے



Marfat.com

معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ رشد و غی سے مراد حق و باطل ہیں۔ دینِ اسلام قبول کرنے میں کوئی جبر و اکراہ نہیں۔ اسلام آنے کے بعد حق اور باطل، ہدایت اور گمراہی میں تفریق واضح ہو چکی ہے۔

فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا۔ فَ پس مَنْ موصول يَكْفُرْ مضارع واحد مذکر غائب (كَفَرَ يَكْفُرُ كُفْرًا)۔ بِالطَّاغُوْتِ طغیان سے ہے ہر وہ چیز جو انسان کو سرکشی پر آمادہ کرے اور اسے طریقِ حق سے گمراہ کرے اسے طاغوت کہتے ہیں۔ حد سے گزرنے کو بھی طغیان کہتے ہیں ہر باطل معبود اور شیطان کو بھی طاغوت کہتے ہیں۔ جبت اور طاغوت کا اطلاق ہر سرکش اور باطل قوت پر ہوتا ہے۔ فَقَدْ پس بیشک اِسْتَمْسَكَ ماضی واحد مذکر غائب (اِسْتَمْسَكَ يَسْتَمْسِكُ اِسْتِمْسَاكًا) پنجہ مارنا۔ مضبوطی سے تھامنا۔ اَلْعُرْوَةُ اس کی اصل عُرِيٌ ہے۔ جس کے معنی ننگا ہونے کے ہیں عروہ کھلے مکان۔ جانب اور پہلو کو بھی کہتے ہیں۔ عُرْوَةٌ ڈول یا کوزہ کے پکڑنے کی جگہ پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ الْوُثْقٰى۔ الاوثق کی مؤنث ہے۔ مضبوط اور پختہ چیز کو کہتے ہیں۔ لَا کلمۂ نفی اِنْفِصَامَ مصدر باب انفعال (اِنْفَصَمَ يَنْفَصِمُ اِنْفِصَامًا) اس کا مادہ فَصْم ہے جس کے معنی توڑنے کے ہیں۔ فرّاء نحوی کا کہنا ہے اَلْاِنْفِصَام اور اَلْاِنْقِصَام دونوں لغات ہیں اور ان کے ایک ہی معنی انکسار (ٹوٹنے) کے ہیں لیکن الانفصام زیادہ فصیح ہے۔ اس نے مضبوط مقصد کو تھاما کہ جس کے لئے ٹوٹنا نہیں۔

وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ دونوں صفتِ مشبہ ہیں۔ جن میں دوام کے معنی پائے



Marfat.com

جاتے ہیں یعنی وہ بندوں کے اقوال کو سنتا ہے اور ان کے افعال کو جانتا ہے۔

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۔ اَللّٰهُ اسم ذات۔ معبود برحق۔ وَلِيُّ صفتِ مشبہ (بروزن فعیل) ولایۃ سے اسکے معنی کارساز۔ رفیق کے ہیں۔ اسی سے مولیٰ ہے جو بمعنی مالک۔ دوست اور غلام کے مستعمل ہوتا ہے اَلَّذِيْنَ واحد اَلَّذِيْ موصول اٰمَنُوْا ماضی جمع مذکر غائب (اٰمَنَ يُؤْمِنُ اِيْمَانًا) اللہ اہلِ ایمان کے کارساز ہیں۔ يُخْرِجُ مضارع واحد مذکر غائب (اَخْرَجَ يُخْرِجُ اِخْرَاجًا) هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب نکالتے ہیں انہیں، باہر لاتے ہیں ان کو۔ مِنَ الظُّلُمَاتِ تاریکیوں اور اندھیروں سے ظلمات واحد ظلمۃ کفر و گمراہی کی تاریکیوں سے کفر و گمراہی کی ظلمات کی کئی قسمیں ہیں اسی بنا پر اسے جمع لایا گیا ہے۔ اِلَى النُّوْرِ نورِ ہدایت کی طرف النُّور سے مراد نورِ ایمان اور صراطِ مستقیم ہے جیسے قرآن میں ہے:

اِنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ (الانعام/۱۵۳)

صراطِ مستقیم واحد اور ایک ہے اور اس کے مقابل باطل کی کئی صورتیں اور اقسام ہو سکتی ہیں۔ اسی لئے نور کا لفظ جو صراطِ مستقیم پر دلالت کرتا ہے ہمیشہ واحد اور ظلمات جو کفر پر دلالت کرتا ہے جمع لایا جاتا ہے۔ اللہ اہلِ ایمان کا کارساز اور حامی ہے انہیں کفر و ضلالت کی تاریکیوں سے نکال کر نورِ ایمان اور ہدایت کی روشنی کی طرف لاتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ

وَالَّذِيْنَ موصول كَفَرُوْا ماضی جمع مذکر غائب اور وہ لوگ جنہوں نے کفر اختیار کیا۔ اَوْلِيَاءُ واحد وَلِيٌّ ناصر۔ رفیق هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب



Marfat.com

الطَّاغُوْتُ اس کا مادہ طغیان ہے۔ ہر وہ چیز جو انسان کو سرکشی پر آمادہ کرے اور راہِ حق سے گمراہ کرے اسے طاغوت کہتے ہیں (طَغٰی یَطْغٰی طُغْیَان وطاغوت) علامہ زمخشری نے اسے ملکوت کے وزن پر مصدر قرار دیا ہے۔ "شیاطین الانس والجن" کو طاغوت کہا جاتا ہے۔ یُخْرِجُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مِنَ النُّوْرِ نورِ حق، صراطِ مستقیم سے اِلَی الظُّلُمٰتِ کفر کی تاریکیوں اور گمراہی کے اندھیروں کی طرف اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کے رفیق اور حمایتی طاغوت ہیں جو انہیں نورِ حق اور صراطِ مستقیم کی روشنی سے نکال کر کفر و گمراہی کی تاریکیوں کی طرف لے جاتے ہیں۔

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ۔ اَوْلٰٓئِكَ اسم اشارہ بعید جمع مذکر اَصْحَابُ واحد صَاحِب ساتھی۔ رفیقِ کار۔ النَّارِ جہنم۔ ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب (وہ سب) فِیْهَا (اس جہنم میں) خَالِدُوْنَ واحد خَالِد اسم فاعل (خَلَدَ یَخْلُدُ خُلُوْدًا) یہی لوگ اصحاب جہنم ہیں، وہ اس میں ہمیشہ پڑے رہیں گے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِیْ رَبِّهٖۤ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّیَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ ۙ قَالَ اَنَا اُحْیٖ وَاُمِیْتُ ؕ قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ یَاْتِیْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَ ؕ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اَلَمْ | تَرَ | اِلَى الَّذِیْنَ | حَآجَّ | اِبْرٰهِیْمَ |
| کیا نہیں | دیکھا تو نے | طرف اسکے کہ | جھگڑا کیا | ابراہیمؑ سے |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| فِیْ | رَبِّہٖ | اَنْ | اٰتٰہُ | اللّٰہُ |
| میں | رب اسکے | اس سبب سے کہ | دی اسکو | اللہ نے |
| الْمُلْکَ | اِذْ قَالَ | اِبْرٰھِیْمُ | رَبِّیَ | الَّذِیْ |
| بادشاہی | جب کہا | ابراہیمؑ | میرا رب وہ ہے | جو |
| یُحْیٖ | وَیُمِیْتُ | قَالَ اَنَا | اُحْیٖ | وَاُمِیْتُ |
| زندہ کرتا ہے | اور مارتا ہے | اس نے کہا میں | زندہ کرتا ہوں | اور مارتا ہوں |
| قَالَ | اِبْرٰھِیْمُ | فَاِنَّ | اللّٰہَ | یَاْتِیْ |
| کہا | ابراہیمؑ نے | پس بیشک | اللہ | لاتا ہے |
| بِالشَّمْسِ | مِنَ الْمَشْرِقِ | فَاْتِ | بِھَا | مِنَ |
| سورج کو | مشرق سے | پس لے آ تو | اس کو | (سے) |
| الْمَغْرِبِ | فَ | بُھِتَ | الَّذِیْ | کَفَرَ |
| مغرب سے | پس | دنگ رہ گیا | وہ | جو کافر تھا |
| وَاللّٰہُ | لَا | یَھْدِی | الْقَوْمَ | الظّٰلِمِیْنَ |
| اور اللہ | نہیں | ہدایت دیتا | قوم | ظالموں کی کو |

"کیا تو نے اس شخص کے حال پر نظر نہیں کی جس نے ابراہیمؑ سے اس کے رب کے بارے میں مباحثہ کیا تھا اس سبب سے کہ اللہ نے اسے بادشاہت دے رکھی تھی جبکہ ابراہیمؑ نے اس سے کہا کہ میرا رب تو وہ ہے جو زندگی بخشتا ہے اور موت دیتا ہے وہ بولا کہ زندگی اور موت تو میں دیتا ہوں ابراہیمؑ نے کہا اچھا اللہ تو آفتاب کو مشرق سے نکالتا ہے تو اسے



Marfat.com

مغرب سے نکال دکھا۔ اس پر وہ جو کافر تھا دنگ رہ گیا اور اللہ ظالم لوگوں کو راہِ ہدایت نہیں دِکھاتا۔" (۲۵۸).

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اہلِ ایمان کے ولی اللہ ہونے کے بیان اور صراطِ مستقیم پر نہ چلنے اور طاغوت کی پیروی کرنے والوں کے ذکر کے بعد اللہ تعالیٰ نے آیت نمبر ۲۵۸، ۲۵۹ اور ۲۶۰ میں تین قصے بیان فرمائے ہیں، آیت نمبر ۲۵۸ میں اللہ تعالیٰ کے خالق و مالک کل ہونے کا ذکر ہے اور دوسری دو آیات میں حشر و نشر اور حیات بعد الممات کا بیان ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِیْ رَبِّهٖۤ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۔ اَلَمْ: استفہام تعجب کے لئے لَمْ تَرَ مضارع نفی جحد بلم صیغہ واحد مذکر حاضر۔ کیا تو نے نہیں دیکھا۔ یہ اسلوب بیان حیرت و تعجب کے لئے لایا جاتا ہے، اور اس سے مقصود کسی نقص یا خرابی کی طرف متوجہ کرنا ہوتا ہے۔ عرب جب کسی کے مکروہ اور ناپسندیدہ افعال پر تعجب کا اظہار کرتے ہیں تو کہتے ہیں مَا تَرٰی اِلٰی هٰذَا (ابن جریر) اِلَى الَّذِیْ حَآجَّ اس شخص کی طرف، ماضی واحد مذکر غائب (حَاجَّ یُحَاجُّ مُحَاجَّةً) مفاعلہ۔ حجت بازی سے کام لیا۔ جھگڑا کیا۔ مباحثہ کیا فِیْ رَبِّهٖ رب میں (ہ) ضمیر کا مرجع ابراہیمؑ کی طرف ہے اَلَّذِیْ حَآجَّ کی طرف بھی ہو سکتا ہے لیکن پہلی صورت کو ترجیح حاصل ہے۔ کیا تو نے اس شخص کی حالت پر غور نہیں کیا جس نے ابراہیمؑ سے اس کے رب کے بارے میں جھگڑا کیا۔ اَنْ سببیہ اس سبب سے، اس وجہ سے کہ اٰتٰىهُ



Marfat.com

اللّٰہُ الْمُلْکَ ماضی واحد مذکر غائب اللہ نے اسے دیا ملک۔ اللہ تعالیٰ نے اسے ملک وسلطنت عطا کی تو اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری کی بجائے وہ کفر وطغیان پر آمادہ ہوا اور ابراہیمؑ سے جھگڑا کیا۔

اِذْ قَالَ اِبْرٰھٖمُ رَبِّیَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ ۔ اِذْ ۔ وَاذْکُرْ اور یاد کرو جب قَالَ ماضی واحد مذکر غائب اِبْرٰھِیْمُ ابراہیم نے اور یاد کرو جب ابراہیم نے کہا رَبِّیَ میرا رب ۔ رب اور یای متکلم سے مرکب ہے اَلَّذِیْ موصول وہ ہے یُحْیٖ مضارع واحد مذکر غائب (اَحْیٰی یُحْیٖ اِحْیَاء) زندگی بخشتا ہے زندہ کرتا ہے وَیُمِیْتُ مضارع واحد مذکر غائب (اَمَاتَ یُمِیْتُ اماتۃ) مارتا ہے میرا پروردگار زندہ کرنے والا اور موت دینے والا ہے۔ موت وحیات اس کے قبضہ میں ہے۔

قَالَ اَنَا اُحْیٖ وَ اُمِیْتُ ۔ قَالَ ماضی واحد مذکر غائب (اس نے کہا) اَنَا ضمیر واحد متکلم (میں) اُحْیٖ مضارع واحد متکلم (اَحْیَا یُحْیٖ اِحْیَاء) میں زندہ کرتا ہوں وَاُمِیْتُ مضارع واحد متکلم (اَمَاتَ یُمِیْتُ اِمَاتَۃً) اور مارتا ہوں۔ حضرت ابراہیمؑ سے جھگڑا کرنے والے بادشاہ (نمرود) نے کہا کہ زندگی اور موت تو میں بھی دیتا ہوں بیان کیا جاتا ہے کہ اسنے دو آدمیوں کو جنہیں قتل کیا جانا تھا طلب کیا ایک کو آزاد کر دیا اور دوسرے کو قتل اس طرح اس نے زندگی اور موت پر متصرف ہونے کا ادعا کیا جو اسکی حماقت پر مبنی تھا۔

قَالَ اِبْرٰھٖمُ فَاِنَّ اللّٰہَ یَاْتِیْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِھَا مِنَ الْمَغْرِبِ

قَالَ اِبْرٰھٖمُ ابراہیم علیہ السلام نے کہا فَاِنَّ اللّٰہَ پس بیشک اللہ یَاْتِیْ مضارع واحد مذکر غائب اِتْیَانٌ مصدر بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ



Marfat.com

سورج کو مشرق سے لاتا ہے فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ۔ ف پس اْتِ امر واحد مذکر مصدر اِتْیَانٌ بِهَا۔ ای الشمس پس تو اس سورج کو مغرب سے نکال لا۔ حضرت ابراہیمؑ نے اس سے کہا کہ اگر تم اپنے اس دعویٰ میں سچے ہو کہ تم موت و حیات پر قدرت رکھتے ہو تو سورج جو مشرق سے طلوع ہوتا ہے اسے مغرب سے طلوع کر کے دکھا دو۔

فَبُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَ۔ پس مبہوت رہ گیا وہ جو کافر تھا بُهِتَ ماضی مجہول واحد مذکر غائب (بَهِتَ یَبْهَتُ بَهْتًا) حیران رہ گیا مبہوت ہو گیا اس سے کوئی جواب نہ بن سکا، عاجز اور لاچار ہو گیا۔

وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ۔ وَاللّٰہُ اور اللہ لَا یَهْدِیْ مضارع منفی واحد مذکر غائب (هَدَی یَهْدِیْ هِدَایَةً) ہدایت نہیں دیتے الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ۔ اَلْقَوْم جماعت گروہ۔ الظّٰلِمِیْنَ واحد ظالم اسم فاعل اللہ تعالیٰ حد سے تجاوز کرنے والوں کو راہِ ہدایت نہیں دکھاتے اس آیت کریمہ میں حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ جھگڑنے والے ایک جابر اور مشرک بادشاہ کا ذکر ہے۔ توریت اور عہدِ حاضر کی تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ اس کا نام نمرود تھا اور آذر اس کا وزیر تھا۔ روایات سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ وہ اللہ کی طرح اپنی پرستش کراتا تھا۔ نمرود اپنے آپ کو سورج دیوتا کا اوتار سمجھتا تھا۔ اہلِ توحید کو غدار اور باغی خیال کرتا تھا۔ حضرت ابراہیمؑ چونکہ توحید پرست تھے اسی بات پر ان سے جھگڑا ہوا۔ نمرود نے ان سے کہا کہ میرے علاوہ تمہارا کونسا رب ہے؟ حضرت ابراہیمؑ نے جواب دیا کہ میرا رب وہ ہے جو زندگی اور موت عطا کرتا ہے اور تمام کائنات اس کے قبضۂ قدرت میں ہے نمرود



Marfat.com

نے اصل حقائق سے روگردانی کرتے ہوئے کہا کہ تمام سامان معیشت تو میرے ہاتھ میں ہیں جسے چاہوں روزی دوں اور جسے چاہوں بھوکوں ماروں حضرت ابراہیمؑ نے اس کی کج فہمی کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایک دوسری مثال پیش کردی اور اس سے کہا تم سورج دیوتا کے اوتار ہو اور اسے قادرِ مطلق سمجھتے ہو تو سورج جو مشرق سے طلوع ہوتا ہے مغرب سے اسکا طلوع ہونا دکھا دو۔ نمرود ایسا نہیں کرسکتا تھا عاجز و لاجواب ہو کر مبہوت رہ گیا۔ نمرود ایک عاجز انسان ہو کر خدا ہونے کا مدعی تھا اس لئے ظالم تھا اللہ تعالیٰ ایسے ظالموں کو راہِ ہدایت نہیں دکھاتے۔

اَوْ كَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰی قَرْیَةٍ وَّهِیَ خَاوِیَةٌ عَلٰی عُرُوْشِهَا. قَالَ اَنّٰی یُحْیٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا. فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ. قَالَ كَمْ لَبِثْتَ. قَالَ لَبِثْتُ یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰی طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ یَتَسَنَّهْ. وَانْظُرْ اِلٰی حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰیَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَی الْعِظَامِ كَیْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا. فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَهٗ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اَوْ | كَ الَّذِیْ | مَرَّ | عَلٰی | قَرْیَةٍ |
| یا | مانند اس شخص کے | کہ گزرا | اوپر | ایک بستی کے |
| وَّهِیَ | خَاوِیَةٌ | عَلٰی | عُرُوْشِهَا | قَالَ |
| اور وہ | گرا ہوا تھا | اوپر | چھتوں اپنی کے | اس نے کہا |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اَنّٰی | یُحْیٖ | هٰذِهِ | اللّٰهُ | بَعْدَ |
| کیونکر | زندہ کرے گا | اس (قریہ) کو | اللہ | بعد |
| مَوْتِهَا | فَ | اَمَاتَهُ | اللّٰهُ | مِائَةَ |
| موت اسکی کے | پس | مار ڈالا اسکو | اللہ نے | سو |
| عَامٍ | ثُمَّ | بَعَثَهٗ | قَالَ کَمْ | لَبِثْتَ |
| سال تک | پھر | زندہ کیا اسے | کہا کتنی | دیر رہا تو |
| قَالَ لَبِثْتُ | یَوْمَ | اَوْ بَعْضَ | یَوْمٍ | قَالَ بَلْ |
| کہا اس نے رہا میں | ایک دن | یا کچھ حصہ | دن کا | کہا اس نے بلکہ |
| لَّبِثْتَ | مِائَةَ | عَامٍ | فَ انْظُرْ | اِلٰی |
| تو رہا | سو | سال | پس دیکھ تو | طرف |
| طَعَامِكَ | وَشَرَابِ | كَ | لَمْ | یَتَسَنَّهْ |
| کھانے اپنے کے | اور پینے | اپنے کے | کر نہیں | سڑا وہ |
| وَانْظُرْ | اِلٰی | حِمَارِكَ | وَ لِ | نَجْعَلَكَ |
| اور دیکھ تو | طرف | گدھے اپنے کے | اور تاکہ | بنائیں تجھ کو |
| اٰیَةً | لِّلنَّاسِ | وَ انْظُرْ | اِلَی | الْعِظَامِ |
| نشانی | واسطے لوگوں کے | اور دیکھ تو | طرف | ہڈیوں کے |
| کَیْفَ | نُنْشِزُهَا | هَا | ثُمَّ | نَكْسُوْ |
| کس طرح | چڑھاتے ہیں | انکو | پھر | پہناتے ہیں |
| هَا | لَحْمًا | فَ لَمَّا | تَبَیَّنَ | لَ هٗ |
| انہیں | گوشت | پس جب | واضح ہوا | واسطے اس کے |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| قَالَ | اَعْلَمُ | اَنَّ | اللّٰهَ | عَلٰى |
| کہا اس نے | کہ جانتا ہوں میں | بیشک | اللہ | اوپر |
| | کُلِّ | شَیْءٍ | قَدِیْرٌ | |
| | ہر | چیز کے | قادر ہے | |

"یا (پھر) اس شخص (کے حال پر نظر کی) جو ایک بستی سے گزرا تھا اس حال میں کہ وہ (بستی) اپنی چھتوں کے بل گری ہوئی تھی۔ وہ کہنے لگا اللہ اس (آبادی) کو اس کے مرنے کے پیچھے کیونکر جلا اٹھائے گا؟ سو اللہ نے اس (شخص) کو سو سال تک مردہ رکھا پھر اسے جلا اٹھایا (پھر) پوچھا تو کتنی مدت (اس حالت میں) رہا کوئی دن بھر یا اس کا کچھ حصہ، فرمایا نہیں بلکہ تو سو سال (کی مدت) تک رہا۔ اپنے کھانے اور پینے کی طرف دیکھ (کہ اب تک) وہ سڑا گلا نہیں ہے، اور اپنے گدھے کو دیکھ اور (یہ سب) اس لئے کہ ہم تجھے ایک نشان لوگوں کے لئے بنائیں اور ہڈیوں کی طرف دیکھ ہم انہیں کس طرح ترتیب دیتے ہیں اور پھر ان پر گوشت چڑھاتے ہیں پھر جب اس پر (یہ سب) روشن ہو گیا تو اس نے کہا میں یقین رکھتا ہوں کہ بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔" (۲۵۹)۔

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

موت و حیات اور فنا کے بعد دوبارہ زندگی عطا کرنے کے سلسلہ میں یہ دوسری مثال ہے۔

اَوْ کَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰی قَرْیَةٍ وَّهِیَ خَاوِیَةٌ عَلٰی عُرُوْشِهَا۔ اَوْ کلمۂ تخییر بمعنی یا کَالَّذِیْ۔ ك بمعنی مثل اَلَّذِیْ موصول اس آیت کا عطف سابق آیت



Marfat.com

"اَرَأَیْتَ کَالَّذِیْ حَآجَّ اِبْرٰھٖمَ" پر ہے مَرَّ ماضی واحد مذکر غائب (مَرَّ یَمُرُّ مَرًّا) گزرا وہ عَلٰی قَرْیَۃٍ ایک بستی پر اَلَّذِیْ مَرَّ سے مراد عزیر نبی ہیں جن کا زمانہ پانچویں صدی قبل مسیح تھا۔ (سنہ ۴۵۰ ق م) اور قریہ سے مراد بیت المقدس ہے جو بخت نصر کے ہاتھوں سنہ ۵۸۶ ق م میں پورے طور پر تباہ ہو چکا تھا۔ وَھِیَ اور وہ (بیت المقدس) خَاوِیَۃٌ عَلٰی عُرُوْشِھَا۔ خَاوِیَۃٌ اسم فاعل واحد مؤنث اس کا مادہ خَوَآءٌ ہے جس کے معنی گھر کے خالی ہونے۔ گر پڑنے کے ہیں خَوَتِ الدَّارُ کے معنی ہیں گھر میں کوئی رہنے والا نہ رہا۔ عَلٰی عُرُوْشِھَا واحد عرش ہے جس کے معنی ہیں چھتی ہوئی جگہ مراد عمارات وغیرہ۔ کیا آپ نے اس کا حال نہ سنا جو ایک بستی سے گزرا تھا اس حال میں کہ وہ قریہ اور بستی اپنی چھتوں کے بل گری ہوئی تھی۔

قَالَ اَنّٰی یُحْیٖ ھٰذِہِ اللّٰہُ بَعْدَ مَوْتِھَا۔ قَالَ ماضی واحد مذکر غائب مصدر قَوْلٌ اس نے کہا اَنّٰی بمعنی کَیْفَ یعنی کس طرح اور کیونکر یُحْیٖ مضارع واحد مذکر غائب (اَحْیٰی یُحْیِیْ اِحْیَاءً) زندہ کریگا ھٰذِہِ اسم اشارہ واحد مؤنث ھٰذِہِ الْقَرْیَۃِ اس بستی کو اللّٰہُ اللہ تعالیٰ بَعْدَ مَوْتِھَا۔ بعد فناء ھا اس کے فنا اور برباد ہونے کے بعد اس گزرنے والے یعنی عزیر نے کہا اللہ تعالیٰ اس کی تباہی و بربادی کے بعد کیسے اسے دوبارہ زندہ اور آباد کریگا۔

فَاَمَاتَہُ اللّٰہُ مِائَۃَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَہٗ۔ فَ پس اَمَاتَ ماضی واحد مذکر غائب (اَمَاتَ یُمِیْتُ اِمَاتَۃً) موت طاری کی ہٗ ضمیر واحد مذکر اس پر اللہ نے پس اللہ نے اس پر موت طاری کی۔ موت۔ ضد حیات ہے زوالِ حیات اور زوال قوتِ عاقلہ کو موت کہتے ہیں مِائَۃَ عَامٍ سو سال ثُمَّ پھر



Marfat.com

بَعَثَهٗ ماضی واحد مذکر غائب (بَعَثَ یَبْعَثُ بَعْثًا) اٹھانا۔ زندہ کرنا۔ پس اللہ تعالےٰ نے سو سال تک اسے مردہ رکھا اور پھر اسے زندہ کیا۔

قَالَ کَمْ لَبِثْتَ۔ قَالَ لَبِثْتُ یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ۔ قَالَ۔ قال اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ نے کہا۔ اللہ تعالیٰ نے عزیر نبی سے دوبارہ زندہ کرنے پر پوچھا۔

کَمْ لَبِثْتَ۔ کَمْ استفہامیہ لَبِثْتَ ماضی واحد مذکر غائب (لَبِثَ یَلْبَثُ لَبْثًا) لبث کے معنی ہیں ایک حالت پر رہنا۔ قیام کرنا۔ تو کتنی مدت اس حالت میں رہا۔ قَالَ اس نے کہا عزیر نبی نے جواب دیا لَبِثْتُ ماضی واحد متکلم میں رہا یَوْمًا ایک دن اَوْ (یا) بَعْضَ یَوْمٍ یہ دن کا کچھ حصہ۔

قَالَ بَلْ لَبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ۔ قَالَ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ نے کہا بَلْ بلکہ تجاوز کے لئے لَبِثْتَ ماضی واحد حاضر مِائَةَ عَامٍ ایک سو سال۔ فرمایا بلکہ تم ایک سو سال تک اس موت کی حالت میں رہے ہو۔

فَانْظُرْ اِلٰی طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ یَتَسَنَّهْ۔ فَ پس اُنْظُرْ امر واحد مذکر۔ نَظَرَ یَنْظُرُ نَظْرًا، اِلٰی طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ پس تو اپنے کھانے اور پینے کی چیزوں کی طرف دیکھ۔ لَمْ یَتَسَنَّهْ مضارع نفی جحد بلم واحد مذکر غائب (تَسَنَّی یَتَسَنّٰی تَسَنًّا) اس کا مادہ سَنَةٌ لَمْ یَتَسَنَّهْ لَمْ یَتَغَیَّرْ لَمْ یَتَبَدَّلْ باوجود سو برس گزر جانے کے وہ خراب نہیں ہوا۔

وَانْظُرْ اِلٰی حِمَارِكَ۔ فَانْظُرْ فعل امر واحد مذکر اور تو اپنے گدھے کی طرف دیکھ۔ عرب میں عام طور پر گدھے کو بطور سواری استعمال کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بتاتے ہیں تم اپنی سواری کے گدھے کو دیکھو کہ بالکل گل سڑ چکا



Marfat.com

وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ ۔ لام تعلیل کے لئے نَجْعَلَ مضارع جمع متکلم۔ (جَعَلَ يَجْعَلُ جَعْلًا) كَ ضمیر واحد مخاطب اٰيَةً علامت۔ نشانی لِلنَّاسِ لوگوں کے لئے تجھے ایک علامت اور معجزہ قرار دیں۔

وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ۔ وَانْظُرْ امر واحد مذکر اور تو دیکھ اِلَى الْعِظَامِ واحد عظم ہڈی نُنْشِزُهَا مضارع جمع متکلم (اِنْشَزَ يُنْشِزُ اِنْشَازًا) اس کا مادہ نشز ہے جس کے معنی بلند زمین کے ہیں پھر بلند جگہ کی طرف اٹھ کر جانے اور مطلق اٹھنے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے اور تو بوسیدہ ہڈیوں کو دیکھ کس طرح ہم اسے زندہ کرتے ہیں۔ ثُمَّ حرفِ عطف پھر اس کے بعد نَكْسُوْ مضارع جمع متکلم (كَسَى يَكْسُوْ كَسَاءً) كِسَاء کے معنی لباس کے ہیں كِسْوَة بھی اس معنی میں آتا ہے تو اپنے گدھے کی بوسیدہ ہڈیوں کو دیکھ کہ کیسے ہم انہیں ترکیب دیتے ہیں پھر ان پر گوشت چڑھاتے ہیں۔

فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ فَلَمَّا کلمہ شرط غیر جازمہ (پس جب) تَبَيَّنَ لَهٗ فعل ماضی واحد مذکر غائب (تَبَيَّنَ يَتَبَيَّنُ تَبَيُّنًا) اس کے لئے یہ بات واضح ہو گئی اور اسے دیکھ لیا کہ مردہ گدھا دوبارہ زندہ ہو گیا۔ قَالَ ماضی واحد مذکر غائب (تو اس نے کہا) اَعْلَمُ (عَلِمَ يَعْلَمُ عِلْمًا) مضارع واحد متکلم میں یقین رکھتا ہوں اَنَّ کلمہ تحقیق کلام قَدِيْرٌ صفتِ مشبہ کہ بیشک اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

اس آیت میں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کو بطور تمثیل بیان کیا گیا کہ ایک شخص کا اثنائے سفر ایک ایسی بستی پر گزر ہوا جو ویران اور تباہ



Marfat.com

ہو چکی تھی اور لوگوں کے جسم کی بوسیدہ ہڈیاں بکھری پڑی تھیں اس وحشتناک منظر کو دیکھ کر وہ حیرت سے کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ انہیں دوبارہ کیسے زندہ کرے گا اسی حالت میں اللہ تعالیٰ نے اس کی روح قبض کر لی اور ایک سو سال کے بعد اسے دوبارہ زندہ کیا اور پوچھا کہ تم اس حالت میں کتنی دیر ٹھہرے رہے ہو۔ اس نے جواب دیا ایک دن یا اس سے بھی کم۔ خطاب ہوا تم ایک سو سال تک اس حالت میں رہے ہو اپنے کھانے پینے کی چیزوں کی طرف دیکھو طویل مدت گزرنے کے باوجود اللہ نے انہیں محفوظ رکھا اور ان میں تغیر پیدا نہ ہوا اس کے برعکس اپنے سواری کے جانور کو دیکھو کہ کس طرح اس کی ہڈیاں تک ریزہ ریزہ ہو چکی ہیں اب دیکھو کہ ہم اس کے بوسیدہ اجزا سے کیسے اسے دوبارہ زندہ کرتے ہیں۔ یہ دیکھ کر وہ پکار اٹھا کہ اب میرے دل میں یقین کامل پیدا ہو چکا ہے کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور اس کے لئے مُردوں کو دوبارہ زندہ کرنا نہایت آسان ہے۔ اس تباہ حال بستی پر گزرنے والے کے بارے میں مختلف آراء ہیں بعض کہتے ہیں وہ یرمیاہ پیغمبر تھے ان کا زمانہ ساتویں صدی قبل مسیح کا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ حزقیل نبی تھے جو یرمیاہ کے ہمعصر تھے لیکن جمہور مفسرین کا خیال ہے کہ یہ واقعہ حضرت عزیر علیہ السلام کا ہے جن کا زمانہ ۴۵۰ ق م ہے بخت نصر بابلی نے ۵۸۶ ق م میں بیت المقدس کو پوری طرح تباہ و برباد کر دیا تھا اس آخری رائے کی تائید حضرت علیؓ اور حضرت ابن عباسؓ کے اقوال سے بھی ہوتی ہے۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی ؕ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ



Marfat.com

قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ ۔ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ۔ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ اِذْ | قَالَ | اِبْرٰهِيْمُ | رَبِّ | اَرِنِيْ |
| اور جب | کہا | ابراہیمؑ نے | اے رب میرے | دکھلا مجھے |
| كَيْفَ | تُحْيِ | الْمَوْتٰى | قَالَ | اَوَ لَمْ |
| کیسے | زندہ کرتا ہے تو | مردوں کو | کہا | کیا نہیں |
| تُؤْمِنْ | قَالَ | بَلٰى | وَ لٰكِنْ | لِّيَطْمَئِنَّ |
| ایمان رکھتا تو | کہا | ہاں میں ایمان رکھتا ہوں | اور لیکن | تاکہ مطمئن ہو جائے |
| قَلْبِيْ | قَالَ | فَ خُذْ | اَرْبَعَةً | مِّنَ الطَّيْرِ |
| دل میرا | کہا | پس پکڑ | چار | پرندے |
| فَ صُرْ | هُنَّ | اِلَيْكَ | ثُمَّ | اجْعَلْ |
| پس مانوس کرے | ان کو | طرف اپنی | پھر | کر دے |
| عَلٰى | كُلِّ | جَبَلٍ | مِّنْ هُنَّ | جُزْءًا |
| اوپر | ہر | پہاڑ کے | ان میں سے | ایک ٹکڑا |
| ثُمَّ | ادْعُ هُنَّ | يَاْتِيْنَكَ | سَعْيًا | وَ |
| پھر | بلا ان کو | آئیں گے تیرے پاس | دوڑتے ہوئے | اور |
| اَعْلَمْ | اَنَّ | اللّٰهَ | عَزِيْزٌ | حَكِيْمٌ |
| جان لو | بیشک | اللہ | غالب ہے | حکمت والا ہے |



Marfat.com

"اور (وہ وقت بھی قابلِ ذکر ہے) جب ابراہیمؑ نے عرض کی کہ اے میرے پروردگار مجھے دکھا دے کہ تو مُردوں کو کس طرح جِلائے گا، ارشاد ہوا کیا آپ کو یقین نہیں ہے، عرض کی، ضرور ہے لیکن (یہ درخواست) اس لئے ہے کہ قلب کو (اور) اطمینان ہو جائے، ارشاد ہوا کہ اچھا چار پرندے لیجئے پھر انہیں اپنے سے ہلا لیجئے پھر ان میں کا ایک ایک حصّہ پہاڑ پر رکھ دیجئے، پھر ان کو اپنی طرف بلائیے (تو) وہ دوڑتے ہوئے آپ کے پاس چلے آئیں گے اور یقین رکھئے کہ اللہ بڑا زبردست ہے، بڑا حکمت والا ہے۔"
(۲۶۰)

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

یہ تیسرا قصہ ہے اس میں حشر و نشر اور اعادہ بعد الفناء پر حسّی دلیل پیش کی گئی ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ پر یقینِ محکم کے باوجود سوال کیا کہ مجھے مشاہدہ کرایا جائے کہ آپ کس طرح مردوں کو زندہ کرتے ہیں تاکہ عین الیقین کا درجہ حاصل ہو جائے اس پر اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ چار پرندے لو انہیں ذبح کر کے ان کے اجزاء کو پہاڑوں کی مختلف چوٹیوں پر رکھ دو پھر جب تم انہیں بلاؤ گے وہ تمہارے پاس دوڑتے ہوئے چلے آئیں گے اسی طرح ہم مردوں کو دوبارہ زندہ کرتے ہیں۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی۔ وَاِذْ کلمۂ شرط ظرف زمان (اور جب) قَالَ اِبْرَاهٖمُ ابراہیمؑ نے کہا رَبِّ اے میرے رب اَرِنِیْ فعل امر مجھ کو دکھلا دے (اَرِ امر ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم) كَیْفَ کلمۂ



Marfat.com

استفہام کیسے۔ کس طرح۔ تُحْیِ الْمَوْتٰی مضارع واحد مذکر حاضر (اَحْیٰی یُحْیِ اِحْیَاءً) الْمَوْتٰی جمع، واحد المیّت۔ تو مُردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے۔ اور اس وقت کو یاد کیجئے جب ابراہیمؑ نے عرض کیا اے میرے پروردگار مجھے دکھلا دے کہ تو مُردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے، حضرت ابراہیمؑ کا یہ سوال احیاء موتٰی کے وقوع کے بارے میں نہیں بلکہ اس کی کیفیت کے متعلق تھا۔

قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ۔ قَالَ بَلٰی وَلٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ۔ قَالَ۔ قال اللہ لِاِبْرَاھِیْمَ۔ اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ سے کہا اَوَ کلمۂ استفہام (کیا)، لَمْ تُؤْمِنْ مضارع نفی جحد بلم واحد مذکر حاضر (اٰمَنَ یُؤْمِنُ اِیْمَانًا) کیا اس پر تمہارا ایمان ہے۔ قَالَ ابراہیمؑ نے کہا بَلٰی۔ "نَعَمْ اٰمَنْتُ" ہاں اس بات پر میرا ایمان ہے وَلٰکِنْ کلمۂ استدراک لِ ناصبہ سبب کے لئے یَطْمَئِنَّ مضارع واحد مذکر غائب (اِطْمَئِنَّ یَطْمَئِنُّ اِطْمِئْنَانٌ) قَلْبِیْ ترکیب اضافی میرا دل۔ اللہ کا ارشاد ہوا کہ کیا تو مُردوں کو زندہ کرنے پر میری قدرت کی تصدیق نہیں کرتا؟ ابراہیمؑ نے کہا اے میرے پروردگار میرا اس بات پر ایمان ہے لیکن اس امر کے مشاہدہ سے میں مزید اطمینانِ قلب حاصل کرنا چاہتا ہوں۔

قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْھُنَّ اِلَیْكَ۔ قَالَ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فَخُذْ پس تو پکڑ۔ خُذْ امر واحد مذکر (اَخَذَ یَاْخُذُ اَخْذًا) اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ چار پرندے لو فَصُرْھُنَّ اِلَیْكَ امر واحد مذکر ھُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب۔ صُرْ یہ لفظ صَارَ یَصِیْرُ اور صَارَ یَصُوْرُ دونوں طرح سے پڑھا جاتا ہے اس کے معنی مائل کرنا اور ٹکڑے ٹکڑے کرنا کے ہیں اور بعض نے کہا کہ اگر اسے کسر کے ساتھ پڑھیں "صِرْ"، تو قطع کرنا اور اگر ضمہ



Marfat.com

سے پڑھیں "صُرْ" تو مائل کر کے معنی ہوں گے۔ یعنی تو ان پرندوں کو اپنے ساتھ ہلا لے اور مائل کرلے۔ یہ چار پرندے کونسے تھے بعض نے لکھا ہے کہ یہ چار پرندے مختلف انسانی جذبات کے مظہر تھے۔

۱۔ طَوس۔ خودنمائی زیبائش اور تکبر کا مظہر۔

۲۔ مُرغ۔ افراطِ شہوت جنسی۔

۳۔ کبوتر۔ لہو ولعب کا مظہر۔ اور

۴۔ کوا طول امل کا مظہر ہے۔

ان چاروں سفلی جذبات پر قابو پانے اور ذبح کرنے سے یہ مراد ہے کہ اگر انسان ان پر قابو پالے تو وہ عین الیقین کا درجہ حاصل کرسکتا ہے۔

ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا۔ ثُمَّ پھر اس کے بعد اُجْعَلْ امر واحد مذکر (جَعَلَ يَجْعَلُ جَعْلًا)۔ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ ہر پہاڑ پر مختلف پہاڑوں پر۔ مِنْهُنَّ۔ هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب ان پرندوں میں سے جُزْءًا جز کے اصلی معنی ٹکڑے کے ہیں کسی چیز کے وہ ٹکڑے جن سے وہ چیز مکمل ہوتی ہے جز کہلاتے ہیں۔ ابنِ جریر کہتے ہیں کہ جز سے ان پرندوں کے مختلف ٹکڑے مراد ہیں یعنی ذبح کرنے کے بعد ان پرندوں کے مخلوط اجزاء میں سے مختلف ٹکڑے مختلف پہاڑوں پر رکھ دو۔

ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا۔ ثُمَّ پھر، اس کے بعد اُدْعُ امر واحد مذکر هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب (دَعَا يَدْعُوْ دَعْوَةً) پھر تو انہیں پکار۔ آواز دے۔ يَاْتِيْنَكَ مضارع واحد مذکر غائب كَ ضمیر واحد مذکر حاضر آئیں گے تیرے پاس۔ سَعْيًا مصدر، تیزی سے دوڑتے ہوئے۔ تیرے پاس دوڑتے



Marfat.com

آئیں گے۔

وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۔ وَاعْلَمُ امر واحد مذکر۔ عَزِيْزٌ صفتِ مشبہ، زبردست۔ غالب۔ حَكِيْمٌ، صفتِ مشبہ حکمت والا۔ اور اچھی طرح جان لو کہ اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔

جمہور مفسرین کا نظریہ اوپر بیان ہو چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو ان کے اس سوال پر کہ "اے میرے رب مجھے دکھا کہ تو مردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے؟" چار پرندوں کو ذبح کر کے ان کے مخلوط اجزاء کو مختلف پہاڑوں پر رکھنے کا حکم دیا اور فرمایا پھر جب تم انہیں بلاؤ گے وہ تیزی سے تمہارے پاس آجائیں گے لیکن ابو مسلم نے ایک اور نظریہ پیش کیا ہے اور صاحب "المنار" نے بھی اس کی تائید کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ آیت ہرگز اس پر دلالت نہیں کرتی کہ حضرت ابراہیمؑ نے پرندوں کو ذبح کیا اور پھر انہیں زندہ کیا گیا بلکہ آیت میں حشر و نشر کی وضاحت کے لئے ایک مثال پیش کی گئی ہے کہ چار پرندے لے کر انہیں اپنے ساتھ ایسے مانوس کر لو کہ تمہارے بلانے پر وہ فوراً تمہارے پاس آجائیں، ایسے ہی اللہ تعالیٰ کے لئے مختلف مقامات سے بوسیدہ اجزاء کو جمع کرنا اور زندہ کرنا آسان ہے۔

لیکن آیت کا یہ مفہوم حشر و نشر کی حسّی مثال پیش نہیں کرتا حالانکہ ابراہیم علیہ السلام کا سوال حشر و نشر کی حسّی صورت کا مشاہدہ تھا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ



Marfat.com

سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ۗ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| مَثَلُ | اَلَّذِيْنَ | يُنْفِقُوْنَ | اَمْوَالَ | هُمْ |
| مثال | ان لوگوں کی کہ | خرچ کرتے ہیں | مال | اپنے |
| فِيْ | سَبِيْلِ | اللّٰهِ | كَ مَثَلِ | حَبَّةٍ |
| بیچ | راہ | اللہ کی | جیسے مثال | ایک دانہ |
| اَنْبَتَتْ | سَبْعَ | سَنَابِلَ | فِيْ كُلِّ | سُنْبُلَةٍ |
| کر اگائے | سات | خوشے | بیچ ہر | خوشے کے |
| مِّائَةُ | حَبَّةٍ | وَ اللّٰهُ | يُضٰعِفُ | لِ مَنْ |
| سو | دانے | اور اللہ | دگنا کرتا ہے | واسطے جس کے |
| يَّشَآءُ | وَ اللّٰهُ | وَاسِعٌ | عَلِيْمٌ | اَلَّذِيْنَ |
| چاہے | اور اللہ | وسعت والا | جاننے والا ہے | وہ لوگ |
| يُنْفِقُوْنَ | اَمْوَالَ | هُمْ | فِيْ | سَبِيْلِ اللّٰهِ |
| جو خرچ کرتے ہیں | مال | اپنے | بیچ | راہ اللہ کے |
| ثُمَّ | لَا | يُتْبِعُوْنَ | مَا | اَنْفَقُوْا |
| پھر | نہیں | لاتے پیچھے | اس چیز کے کہ | خرچ کرتے ہیں |
| مَنًّا | وَّ لَآ | اَذًى | لَّهُمْ | اَجْرُهُمْ |
| احسان | اور نہ | ایذاء | واسطے ان کے | ثواب ان کا |



Marfat.com

| عِنْدَ | رَبِّ هِمْ | وَ لَا | خَوْفٌ | عَلَیْ هِمْ |
|---|---|---|---|---|
| نزدیک | رب ان کے | اور نہیں | خوف | اوپر انکے |
| وَ لَا | هُمْ | | یَحْزَنُوْنَ | |
| اور نہ | وہ | | غمگین ہونگے | |

"جولوگ اپنے مال کو اللہ کی راہ خرچ کرتے رہتے ہیں، ان کے مال کی مثال ایسی ہے جیسے کہ ایک دانہ ہے کہ اُس سے سات بالیاں اُگیں ہر ہر بالی کے اندر سو دانے ہوں اور اللہ جسے چاہے افزونی دیتا ہے۔ اللہ بڑا وسعت والا بڑا علم والا ہے۔" (۲۶۱).

"جولوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور جو کچھ خرچ کر چکے اس کے عقب میں احسان و اذیت سے کام نہیں لیتے ان کے لئے اس کا اجر ان کے پروردگار کے پاس اور ان پر نہ کوئی خوف (واقع) ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔" (۲۶۲).

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

سابقہ آیات میں دو گروہوں اولیاء اللہ اور اولیاء الطاغوت کا ذکر تھا پھر ایمان و طغیان کی مثالیں پیش کی گئیں اب انفاق فی سبیل اللہ بالخصوص جہاد کے لئے مال کے خرچ کرنے کا ذکر ہے۔ جہاد فی سبیل اللہ کی تین صورتیں ہیں:

اوّل: حجۃ و برہان کے ذریعے دوم: جہاد بالنفس سوم: جہاد بالمال.

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۔ مَثَلُ مثال. اَلَّذِیْنَ



Marfat.com

واحد اَلَّذِیْ موصول یُنْفِقُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (انفق یُنْفِقُ اِنْفَاق) ان لوگوں کی مثال جو خرچ کرتے ہیں اَمْوَالَھُمْ واحد مال اپنے مال کو فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اللہ کی راہ میں محض دین کی خاطر۔ ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں.

کَمَثَلِ حَبَّۃٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ کُلِّ سُنْبُلَۃٍ مِّائَۃُ حَبَّۃٍ ۔ کَمَثَلِ حَبَّۃٍ کی تشبیہ کے لئے حَبَّۃٍ دانہ۔ جیسے کہ ایک دانہ ہے اَنْبَتَتْ ماضی واحد مؤنث غائب (انبت یُنْبِتُ اِنْبَاتًا) اُگیں سَبْعَ سات سَنَابِلَ واحد سُنْبُلَۃ خوشے۔ اس سے سات بالیاں اُگیں فِیْ کُلِّ سُنْبُلَۃٍ ہر بالی اور خوشے میں مِّائَۃُ حَبَّۃٍ سو دانے۔ اس کی مثال ایسے ہے جیسے کہ ایک دانہ کہ اس سے سات بالیاں اُگیں ہر بالی میں سو دانے ہوں.

وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ ۔ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۔ وَاللّٰہُ اور اللہ یُضٰعِفُ مضارع واحد مذکر غائب (ضَاعَفَ یُضَاعِفُ مُضَاعَفَۃً) اس کا مادہ ضعف ہے۔ دگنا کرنا۔ لِمَنْ یَّشَآءُ جس کے لئے چاہے۔ مَنْ موصول۔ یَشَآءُ مضارع واحد مذکر غائب وَاللّٰہُ اور اللہ وَاسِعٌ اسم فاعل وسعت والا ہے عَلِیْمٌ صفتِ مشبہ خوب جاننے والا ہے۔ اللہ جس کسی کے لئے چاہے کئی گنا کر دیتا ہے اور وہ بڑی وسعت والا اور ہر بات کو جاننے والا ہے۔

اس کے سبب نزول میں روایت ہے کہ حضرت عثمانؓ بن عفان اور حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف کے بارے میں نزول ہوا۔ غزوۂ تبوک کی تیاری کے وقت حضرت عثمانؓ نے ایک ہزار اونٹ مع ساز و سامان اور ایک ہزار



Marfat.com

دینار نقد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سامان پر ہاتھ پھیرتے ہوئے فرمایا: مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا فَعَلَ بَعْدَ الْيَوْمِ آج کے بعد عثمانؓ جو کچھ بھی کریں ان کا کوئی فعل بھی انہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ اسی طرح حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف نے چار ہزار درہم آپ کی خدمت میں پیش کئے رسول اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے بھی برکت کی دعا دی۔

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى ۔ اَلَّذِيْنَ وہ لوگ يُنْفِقُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (اَنْفَقَ يُنْفِقُ اِنْفَاقٌ) جو خرچ کرتے ہیں اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اپنے مال اللہ کی راہ میں ثُمَّ بعدازاں۔ پھر۔ لَا يُتْبِعُوْنَ۔ لا نافیہ يُتْبِعُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (اَتْبَعَ يُتْبِعُ اِتْبَاعًا باب افعال) پھر اس کے پیچھے نہیں کرتے مَا موصول اَنْفَقُوْا ماضی جمع مذکر غائب (باب افعال) جو انہوں نے خرچ کیا ہے مَنًّا مصدر مَنَّ يَمُنُّ مَنًّا) احسان جتانا وَلَا نافیہ اَذًى مصدر اذیت پہنچانا یعنی وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں اس کے بعد اس پر احسان اور ایذا رسانی سے کام نہیں لیتے

لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۔

ان کا اجر اور بدلہ ان کے رب کے پاس ہے یعنی ان کے اس عمل کا اجر اللہ تعالیٰ ہی انہیں عطا کرے گا۔ ان پر کوئی خوف نہ ہوگا۔ خوف کا تعلق مستقبل میں کسی امر متوقع سے ہوتا۔ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔

يَحْزَنُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (حَزَنَ يَحْزَنُ حُزْنًا) حزن ماضی میں



Marfat.com

کسی فوت شدہ چیز سے لاحق ہوتا ہے یعنی اس عملِ صالح کی وجہ سے نہ تو انہیں مستقبل میں عذابِ آخرت کا فکر ہوگا اور نہ ہی دنیا کے امور میں کوتاہیوں کا حزن ہوگا۔

قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ۗ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ۭ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰي شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| قَوْلٌ | مَّعْرُوْفٌ | وَّ مَغْفِرَةٌ | خَيْرٌ | مِّنْ |
| بات | اچھی | اور بخش دینا | بہتر ہے | سے |
| صَدَقَةٍ | يَّتْبَعُ | هَا | اَذًى | وَ اللّٰهُ |
| صدقہ سے کہ | پیچھے | اس کے | ایذا ہو | اور اللہ |
| غَنِيٌّ | حَلِيْمٌ | يٰٓاَيُّهَا | الَّذِيْنَ | اٰمَنُوْا |
| بے نیاز ہے | تحمل والا ہے | اے لوگو | جو | ایمان لائے ہو |
| لَا تُبْطِلُوْا | صَدَقٰتِ | كُمْ | بِ الْمَنِّ | وَ الْاَذٰى |
| مت باطل کرو | خیرات | اپنی کو | ساتھ احسان | اور ایذا کے |
| كَ الَّذِيْ | يُنْفِقُ | مَالَ هٗ | رِئَآءَ | النَّاسِ |
| مانند اس شخص کے | (کہ) خرچ کرتا ہے | مال اپنے کو | دکھلانے (واسطے) | لوگوں کے |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ لَا | يُؤْمِنُ | بِ اللّٰهِ | وَ الْيَوْمِ | الْاٰخِرِ |
| اور نہیں | ایمان لاتا | ساتھ اللہ کے | اور یوم | آخرت کے |
| فَ مَثَلُ | هٗ | كَ مَثَلِ | صَفْوَانٍ | عَلٰى هٖ |
| پس مثال | اس کی | جیسے مثال | صاف پتھر کی | اوپر اس کے |
| تُرَابٌ | فَ اَصَابَ | هٗ | وَابِلٌ | فَ |
| (ہو) مٹی | پس پہنچے | اس کو | بارش سخت | پس |
| تَرَكَ هٗ | صَلْدًا | لَا | يَقْدِرُوْنَ | عَلٰى |
| چھوڑے اسکو | صاف | نہیں | قدرت رکھتے | اوپر |
| شَيْءٍ | مِنْ۔ مَا | كَسَبُوْا | وَ اللّٰهُ | لَا |
| کسی چیز کے | اس چیز سے جو | کمایا انہوں نے | اور اللہ | نہیں |
| | يَهْدِي | الْقَوْمَ | الْكٰفِرِيْنَ | |
| | ہدایت دیتا | قوم | کافروں کو | |

"مناسب بات اور درگزر ایسی خیرات سے بہتر ہے جس کے عقب میں اذیت ہو۔ اللہ بڑا غنی ہے، بڑا بردبار ہے۔" (۲۶۳)

"اے ایمان والو اپنے صدقوں کو احسان (رکھ کر) اور اذیت (پہنچا کر) باطل نہ کرو جس طرح وہ شخص جو اپنا مال خرچ کرتا ہے لوگوں کے دکھاوے کو اور اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہیں رکھتا سو اس کی مثال تو ایسی ہے کہ جیسے ایک چکنا پتھر ہے جس پر کچھ مٹی ہے، پھر اس پر زور کی بارش ہو سو وہ اس کو بالکل صاف کر دے (ایسے لوگ) کچھ بھی نہ حاصل کر سکیں گے اپنی کمائی سے اور اللہ کافروں کو راہِ ہدایت نہ دکھائے گا۔" (۲۶۴)۔



Marfat.com

# تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

## قَوْلٌ مَعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ،

قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ کلامِ حسن ۔ مرکب توصیفی ۔ اچھی بات ۔ نرمی سے اظہارِ معذرت۔
وَمَغْفِرَةٌ اور بخش دینا ۔ یعنی سائل جب سختی اور بدتہذیبی سے پیش آئے تو اس وقت درگزر کرنا اور معاف کر دینا ۔ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ اس صدقہ سے بہتر ہے ۔ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ مبتدا اور خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ اس کی خبر ہے يَّتْبَعُهَآ مضارع واحد مذکر غائب ( تَبِعَ يَتْبَعُ تَبَعًا ) کہ اس کے بعد اَذًى اذیت رسانی ۔ مناسب بات اور درگزر اس خیرات سے بہتر ہے جس کے بعد ایذا رسانی ہو۔

وَاللّٰهُ غَنِيٌّ اور اللہ بے نیاز ہے وہ کسی کا محتاج نہیں ۔ اللہ کو تمہارے مال کی ضرورت نہیں وہ تو خود سب کچھ دینے والا ہے تمہارا صدقہ و خیرات تو خود تمہارے اپنے دائمی نفع کے لئے ہے۔

حَلِيْمٌ وہ بہت ہی بردبار ہے کفرانِ نعمت پر فوراً سزا نہیں دیتا مہلت دیتا ہے شاید کہ انسان نیکی کی راہ پر چلنے لگے ۔ آیت کا مفہوم یہ ہے کہ سائل کے ساتھ نرمی سے پیش آنا اس کے اصرار اور سختی پر درگزر سے کام لینا دراصل سب سے بڑی نیکی ہے بمقابلہ اس خیرات کے جس کے عقب میں سائل کی دل شکنی ہو یا اسے اذیت پہنچائی جائے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ،

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے اہلِ ایمان لَا تُبْطِلُوْا فعل نہی جمع مذکر غائب



Marfat.com

(اَبْطَلَ یُبْطِلُ اِبْطَال) باب افعال، باطل کرنا صَدَقٰتِ واحد صَدَقَۃٌ کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر۔ تم اپنے صدقات کو باطل نہ کرو۔ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی احسان اور ایذا کے ساتھ۔ اے ایمان والو اپنے صدقات کو احسان اور اذیت پہنچا کر باطل نہ کرو۔

کَالَّذِیْ یُنْفِقُ مَالَہٗ رِئَآءَ النَّاسِ ۔ کَالَّذِیْ۔ کَ تشبیہ اَلَّذِیْ موصول یُنْفِقُ مضارع واحد مذکر غائب (اَنْفَقَ یُنْفِقُ اِنْفَاقًا) اس شخص کی مانند جو خرچ کرتا ہے مَالَہٗ۔ مَالَ مضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ۔ اپنے مال کو۔ رِئَآءَ النَّاسِ لوگوں کو دکھانے کے لئے رِئَاء کی اصل رویۃ سے ہے جس کے معنی دیکھنے کے ہیں رِئَاء دوسروں کو دکھانا۔ نمائش کرنا۔

وَلَا یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اور وہ اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان نہیں رکھتا۔ یعنی اگر اللہ اور یومِ قیامت پر اس کا ایمان ہوتا تو ریاکاری کے لئے مال خرچ نہ کرتا بلکہ محض اللہ اور یوم آخرت کے لئے مال کو صرف کرتا۔

فَمَثَلُہٗ کَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَیْہِ تُرَابٌ فَاَصَابَہٗ وَابِلٌ فَتَرَکَہٗ صَلْدًا۔

فَمَثَلُہٗ پس اس کی مثال۔ کَمَثَلِ صَفْوَان عَلَیْہِ تُرَابٌ اس چکنے پتھر کی سی ہے جس پر مٹی پڑی ہو۔ صَفْوَانٌ واحد صفوانۃ ایسا صاف اور چکنا پتھر جس پر کوئی چیز اثر نہ کر سکے۔ فَاَصَابَہٗ ف پس اَصَابَ ماضی واحد مذکر غائب (اَصَابَ یُصِیْبُ اِصَابَۃً) ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب۔ پس اس پر پہنچا ہو۔ اس کو آلیا ہو۔ وَابِلٌ۔ المَطَرُ الشَّدِیْدُ مرکب توصیفی سخت بارش ونئی قطروں والی بارش اسی سے وبال بھی ہے۔ فَتَرَکَہٗ پس اسے کر دیا بنا دیا۔ صَلْدًا ایسے پتھر کو کہتے ہیں جس پر کوئی چیز نہیں اُگتی۔ پس



Marfat.com

اس پر زور کا مینہ پڑے اور اسے بالکل صاف کر کے چھوڑ دے۔ دکھلاوے کے لئے مال خرچ کرنے والے کا ایسا ہی حال ہے کہ اس کے یہ تمام اعمال ضائع ہو جائیں گے۔

لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ۔ لَا کلمہ نفی يَقْدِرُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (قَدَرَ يَقْدِرُ قُدْرَةً)۔ عَلٰى شَيْءٍ وہ کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتے مِمَّا كَسَبُوْا۔ مِمَّا (مِنْ۔مَا) سے مرکب ہے (اس چیز سے جو) كَسَبُوْا ماضی جمع مذکر غائب (كَسَبَ يَكْسِبُ كَسْبًا) جو انہوں نے کمائی تھی۔ ریا کاری کی وجہ سے ان کے اعمال ضائع ہو جائیں گے اور قیامت میں ان اعمال کا انہیں کچھ فائدہ نہیں ملے گا

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۔ وَاللّٰهُ اور اللہ لَا يَهْدِيْ (ہدایت نہیں دیتے) فعل منفی مضارع واحد مذکر غائب (هَدٰى يَهْدِيْ هِدَايَةً) الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ حق کا انکار کرنے والی قوم کو اللہ ہدایت نہیں دیتے۔ گمراہی اختیار کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو ہدایت سے محروم رکھتے ہیں انکارِ حق کی وجہ سے گویا کہ وہ ہدایت سے محروم ہو چکے ہیں۔

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ مَثَلُ | الَّذِیْنَ | یُنْفِقُوْنَ | اَمْوَالَ | هُمْ |
| اور مثال | ان لوگوں کی | جو خرچ کرتے ہیں | مال | اپنے |
| ابْتِغَآءَ | مَرْضَاتِ | اللّٰهِ | وَ | تَثْبِیْتًا |
| واسطے چاہنے | رضامندی | اللہ کی | اور | پختگی |
| مِّنْ | اَنْفُسِ | هِمْ | كَ مَثَلِ | جَنَّةٍ |
| (سے) | جانوں | اپنی سے | جیسے مثال | ایک باغ کی |
| بِ رَبْوَةٍ | اَصَابَ | هَا | وَابِلٌ | فَ اٰتَتْ |
| اوپر بلندی کے | پہنچا | اس کو | مینہ | پس لایا |
| اُكُلَ هَا | ضِعْفَيْنِ | فَ اِنْ | لَّمْ | يُصِبْ هَا |
| میوہ اپنا | دوگنا | پس اگر | نہ | پہنچے اسکو |
| وَابِلٌ | فَ طَلٌّ | وَاللّٰهُ بِ مَا | تَعْمَلُوْنَ | بَصِيْرٌ |
| بارش | پس شبنم کفایت ہے | اور اللہ ساتھ اس چیز کے | تم کرتے ہو | دیکھنے والا ہے |

" اور ان لوگوں کی مثال جو اپنا مال رضا الٰہی کی طلب میں خرچ کرتے رہتے ہیں اور اپنے نفس میں پختگی (پیدا کرنے کی غرض سے) ایک باغ کی طرح ہے جو کسی ٹیکرے پر ہو اور اس پر زور کا مینہ پڑا ہو پھر وہ دوگنے پھل لایا ہو اور اگر زور کا مینہ نہ بھی پڑے تو ہلکی پھوار (ہی کافی ہے) اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس کو خوب دیکھنے والا ہے۔" (۲۶۵)۔

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ

یہ ان اہلِ ایمان کی مثال ہے جو اپنے اموال کو محض رضائے حق اور



Marfat.com

اپنے نفس میں پختگی پیدا کرنے کے لئے خرچ کرتے ہیں.

مَثَلُ الَّذِيْنَ ان لوگوں کی مثال يُنْفِقُوْنَ جو خرچ کرتے ہیں۔ مضارع جمع مذکر غائب (اَنْفَقَ يُنْفِقُ اِنْفَاق) اَمْوَالَهُمْ (اپنے مال) اَمْوَال واحد مَال هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب اِبْتِغَاءَ مصدر کسی بات کا چاہنا۔ طلب کرنا (اِبْتَغٰى يَبْتَغِيْ اِبْتِغَاء) باب افتعال مَرْضَاتِ اللّٰهِ اللہ کی رضا چاہنے کے لئے۔ مَرْضَاة مصدر میمی۔ اسم مصدر (رَضِيَ يَرْضٰى رِضًا) خوشنودی۔ اللہ کی خوشنودی کے لئے وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ اور اپنے نفس میں پختگی پیدا کرنے کے لئے تَثْبِيْتًا مصدر (ثَبَّتَ يُثَبِّتُ تَثْبِيْتًا) ثبوت یا تثبیت کے معنی ہیں کسی بات کے پختہ کرنے اور قائم کرنے کے ہیں.

كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ،

كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ۔ كَ تشبیہ کے لئے جَنَّةٍ گھنے درختوں والا باغ۔ اس کا مادہ جَنَّ ہے جس کے معنی ڈھانپنا چھپا لینا کے ہیں بِرَبْوَةٍ اس کا مادہ ربا اور رَبْوًا ہے (رَبَا يَرْبُوْ رَبًا) جس کے معنی ہیں بڑھا اور بلند ہوا۔ مسطح اور مرتفع زمین کو کہتے ہیں ان کی مثال اس باغ کی مانند ہے جو بلند اور اعلیٰ درجہ کی زمین پہ ہو۔ اَصَابَ ماضی واحد مذکر غائب (اَصَابَ يُصِيْبُ اِصَابَة) هَا ضمیر مؤنث ربوہ کی جانب ہے وَابِلٌ مطر شدید سخت بارش۔ پڑی ہو اس پر سخت بارش فَاٰتَتْ اُكُلَهَا (وہ چیز جو کھائی جائے) پس وہ لائے ماضی واحد مؤنث غائب (اَتٰى يَاْتِيْ اِتْيَانٌ) اُكُلٌ پھل ثمار ہا "کھانے کی چیز پھل وغیرہ۔ ضِعْفَيْنِ تثنیہ من ضِعف دوگنا۔ کئی گنا۔ یعنی اس باغ پر سخت بارش پڑے اور وہ اپنا پھل دگنا لائے۔



Marfat.com

فَاِنْ لَّمْ یُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ۔ فَ پس اِنْ شرطیہ اگر لَمْ مضارع نفی جحد بلم واحد مذکر غائب (اَصَابَ یُصِیْبُ اِصَابۃ) هَا ضمیر واحد مؤنث راجع الی جنۃ۔ وَابِلٌ موسلا دھار بارش فَطَلٌّ المطر الخفیف چھوٹے چھوٹے قطروں والی بارش پھوہار شبنم یعنی اگر اس باغ پر موسلا دھار بارش نہ بھی برسے تو ہلکی بارش یا شبنم ہی اس کے لئے کافی ہو سکتی ہے۔

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ۔ بَصِیْرٌ صفت مشبہ اور اللہ جو کچھ تم کرتے ہو اس کی بصیرت رکھتا ہے کوئی چیز اس سے مخفی نہیں ہے۔ یہ دوسری مثال لوگوں کی ہے جو محض رضائے الٰہی کے لئے مال خرچ کرتے اور اس سے ان کے دلوں میں پختگی اور ثبات بھی پیدا ہوتا ہے۔

اَیَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ لَهٗ فِیْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَ لَهٗ ذُرِّیَّةٌ ضُعَفَآءُ ۪ فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِیْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اَ | یَوَدُّ | اَحَدُ | كُمْ | اَنْ |
| کیا | چاہتا ہے | کوئی ایک | تم میں سے | یہ کہ |
| تَكُوْنُوْا | لَ ہٗ | جَنَّةٌ | مِّنْ | نَّخِیْلٍ |
| ہو | واسطے اسکے | باغ | (سے) | کھجوروں سے |
| وَّ اَعْنَابٍ | تَجْرِیْ | مِنْ | تَحْتِ هَا | الْاَنْهَارُ |
| اور انگوروں | چلتی ہوں | (سے) | نیچے اسکے | نہریں |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| لَهٗ | فِیْهَا | مِنْ | كُلِّ | الثَّمَرَاتِ |
| واسطے اسکے | بیچ اسکے | (سے) | ہرقسم کے | میوے ہوں |
| وَاَصَابَ | هُ | الْكِبَرُ | وَلَهٗ | ذُرِّيَّةٌ |
| اور پہنچے | اسکو | بڑھاپا | اور واسطے اسکے ہو | اولاد |
| ضُعَفَآءُ | فَاَصَابَ | هَا | اِعْصَارٌ | فِيْهِ |
| ناتوان | پس پہنچا | اس کو | بگولہ | بیچ اس کے |
| نَارٌ | فَ | احْتَرَقَتْ | كَذٰلِكَ | يُبَيِّنُ |
| آگ تھی | پس | جل گیا | اسی طرح | بیان کرتا ہے |
| اللّٰهُ | لَكُمُ | الْاٰيٰتِ | لَعَلَّكُمْ | تَتَفَكَّرُوْنَ |
| اللہ | واسطے تمہارے | نشانیاں | تاکہ تم | فکر کرو |

"کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کا ایک باغ کھجوروں اور انگوروں کا جس کے نیچے نہریں پڑی بہہ رہی ہوں (اور) اس کے ہاں اس باغ میں (اور بھی) ہرقسم کے میوے ہوں اور اس کا بڑھاپا آچکا ہو اور اس کے عیال کمزور ہوں اس (باغ) پر ایک بگولا آئے کہ اس میں آگ ہو تو وہ (باغ) جل جائے۔ اللہ اسی طرح تمہارے لئے کھول کر نشانیاں بیان کرتا ہے تاکہ تم فکر سے کام لو"
(۲۶۶)۔

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

### اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّ اَعْنَابٍ

ریاکاری۔ احسان جتانے اور ایذاء رسانی کی وجہ سے انفاق مال کا تمام



Marfat.com

ثواب ضائع ہو جاتا ہے قیامت میں جبکہ اعمالِ صالحہ کے ثواب کی اشد ضرورت ہوگی اعمال کے ضائع ہونے کا سخت تاسف ہوگا اس امر کو اس مثال سے واضح کیا ہے کہ اگر کسی کا سرسبز و شاداب باغ ہو اور اس میں کھجور اور انگور کے مختلف قسم کے پھل دار پودے ہوں باغ میں پانی کی نہریں بہ رہی ہوں وہ آدمی بوڑھا ہو چکا ہو اور اس کی اولاد کم سن ہو اس حالت میں اگر باغ آگ بگولے کی نذر ہو جائے اور سب کچھ جل جائے اس وقت اس بوڑھے کی یاس و حسرت کا کیا عالم ہوگا۔ اب نہ تو اس میں یہ قوت باقی رہی کہ باغ کو دوبارہ آباد کر سکے اور نہ اس کی کم سن اولاد کچھ کر سکتی ہے یہی حالت قیامت میں اعمال کے ضائع ہو جانے کی وجہ سے ہوگی۔

أَيَوَدُّ۔ أَ کلمہ استفہام یَوَدُّ مضارع واحد مذکر غائب (وَدَّ یَوَدُّ مُوَدَّةً) اَحَدُكُمْ تم میں سے کوئی ایک۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کریگا۔ اَنْ ناصبہ یہ کہ تَكُوْنَ مضارع واحد مؤنث غائب (كَانَ يَكُوْنُ كَوْنًا) لَهٗ اس کے لئے جَنَّةٌ اس کا مادہ جَنَّ ہے گھنا باغ جس کے درخت زمین کو چھپا لیں مِنْ نَّخِيْلٍ واحد نَخْلٌ۔ وَاَعْنَابٌ واحد عِنَبٌ یہ کہ اس کا کھجوروں اور انگور کا گھنا باغ ہو۔

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ۔ تَجْرِيْ مضارع واحد مؤنث غائب (جَرٰى يَجْرِيْ جَرْيًا) جاری ہوا۔ مِنْ تَحْتِهَا اس کے نیچے تَحْتِهَا میں هَا ضمیر واحد مؤنث غائب جَنَّةٌ کی طرف راجع ہے۔ اَلْاَنْهٰرُ واحد نَهْرٌ اس کے نیچے نہریں جاری ہوں۔



Marfat.com

لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ۔ اس کے لئے اس باغ میں ہر قسم کے پھل ہوں فِیْھَا میں ضمیر مؤنث الْجَنَّة کے لئے ہے الثَّمَرَاتِ واحد ثمرہ" بمعنی پھل کے ہے۔

وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ۔ بڑھاپا اس پر طاری ہو چکا ہو اور اس کی ناتواں اور کم سن اولاد ہو۔ اَصَابَہٗ ماضی واحد مذکر غائب (اَصَابَ یُصِیْبُ اِصَابَةً) ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب۔ اسے آپہنچا ہو الْکِبَرُ بڑھاپا وَلَہٗ اور اس کی ذُرِّیَّةٌ چھوٹی اولاد۔ چھوٹے بچے یہ واحد اور جمع دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ ضُعَفَآءُ، ذُرِّیَّةٌ کی صفت ہے واحد ضَعِیْفٌ ہے ناتواں۔ کمزور۔

فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ۔ فَ پس اَصَابَ ماضی واحد مذکر غائب هَا ضمیر واحد مؤنث غائب' اس پر آپڑا۔ اس پر پہنچا اِعْصَارٌ بگولہ سخت آندھی جو زمین سے آسمان کی طرف عمودی شکل میں اٹھتی ہے اس کا مادہ "عصر" ہے جس کے معنی نچوڑنے کے ہیں فَاحْتَرَقَتْ پس اس نے جلا دیا ماضی واحد مؤنث غائب (اِحْتَرَقَ یَحْتَرِقُ اِحْتِرَاقًا) پس اس باغ پر شدید آگ بگولے پڑے جنہوں نے سب کچھ جلا ڈالا۔

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ۔ كَذٰلِكَ۔ كَ تشبیہ۔ ذٰلِكَ اسم اشارہ بعید۔ اسی طرح يُبَيِّنُ اللّٰهُ۔ اللہ تعالیٰ کھول کر بیان کرتے ہیں يُبَيِّنُ مضارع واحد مذکر غائب (بَيَّنَ يُبَيِّنُ تِبْيَانًا)۔ لَكُمُ الْاٰيٰتِ واحد آیت۔ نشانیاں۔ لَعَلَّكُمْ۔ لَعَلَّ کلمہ ترجی كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر، تاکہ تم تَتَفَكَّرُوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر (تَفَكَّرَ



Marfat.com

یَتَفَکَّرُ، تَفَکُّرًا۔ باب تفعّل، تاکہ تم غور و فکر سے کام لینے لگو۔ اس تمثیل کے آخر میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ واضح بیان کے ذریعے تمہیں متنبہ کرتا رہتا ہے تاکہ تم اللہ تعالیٰ کی ان آیات میں غور و تدبر سے کام لے کر اپنے آپ کو ہلاکت سے بچا سکو۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۪ وَلَا تَیَمَّمُوا الْخَبِیْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِیْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِیْهِ ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ ۝ اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ یَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| یٰٓاَیُّهَا | الَّذِیْنَ | اٰمَنُوْا | اَنْفِقُوْا | مِنْ |
| اے | لوگو | جو ایمان لائے ہو | خرچ کرو | سے |
| طَیِّبٰتِ | مَا | كَسَبْتُمْ | وَ مِمَّا | اَخْرَجْنَا |
| پاکیزہ | اس چیز سے | جو تم نے کمایا | اور اس چیز سے | کہ نکالا ہم نے |
| لَ كُمْ | مِنَ | الْاَرْضِ | وَ لَا | تَیَمَّمُوْا |
| واسطے تمہارے | (سے) | زمین سے | اور نہ | قصد کرو |
| الْخَبِیْثَ | مِنْ هُ | تُنْفِقُوْنَ | وَ لَسْتُمْ | بِ اٰخِذِیْهِ |
| خراب چیز کا | اس میں سے | خرچ کرو گے تم | اور نہیں تم | لینے والے اسکے |
| اِلَّآ | اَنْ | تُغْمِضُوْا | فِیْ هِ | وَ اعْلَمُوْا |
| مگر | یہ کہ | آنکھیں بند کرلو | اس میں | اور جان لو |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اَنَّ اللّٰهَ | غَنِیٌّ | حَمِیْدٌ | اَلشَّیْطٰنُ | یَعِدُکُمُ |
| بیشک اللہ | بے نیاز | حمد خوبیوں والا ہے | شیطان | وعدہ دیتا ہے تم کو |
| اَلْفَقْرَ | وَیَاْمُرُکُمْ | بِالْفَحْشَآءِ | وَ اللّٰهُ | یَعِدُکُمْ |
| فقر کا | اور حکم دیتا ہے تم کو | ساتھ بیحیائی کے | اور اللہ | وعدہ دیتا ہے تم کو |
| مَّغْفِرَةً | مِّنْهُ | وَ فَضْلًا | وَ | اللّٰهُ |
| بخشش کا | اپنی طرف سے | اور فضل کا | اور | اللہ |

| | |
|---|---|
| وَاسِعٌ | عَلِیْمٌ |
| وسعت والا | جاننے والا ہے |

"اے ایمان والو جو تم نے کمایا ہے اس میں سے عمدہ چیزیں خرچ کرو اور اس میں سے (بھی) جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالی ہیں اور خراب چیز کا قصد بھی نہ کرو کہ اس میں سے خرچ کرو گے حالانکہ تم خود بھی اس کے لینے والے نہیں ہو بجز اس صورت کے کہ چشم پوشی ہی کر جاؤ۔ اور جانے رہو کہ اللہ بے نیاز ہے ستودہ صفات ہے۔" (۲۶۷).

"شیطان تمہیں محتاجی سے ڈراتا ہے اور حکم دیتا ہے تمہیں بخل کا اور اللہ تم سے اپنی طرف سے مغفرت کا اور فضل کا وعدہ کرتا ہے اور اللہ بڑا وسعت والا بڑا علم والا ہے۔" (۲۶۸).

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

گذشتہ آیات میں انفاق مال کے لئے اس بات کو لازم قرار دیا گیا تھا کہ محض رضائے الٰہی کے لئے مال خرچ کیا جائے اور ریا۔ احسان اور ایذا



Marfat.com

رسانی سے اجتناب کیا جائے اس آیت اور بعد کی آیات میں بتلایا گیا ہے کہ کونسا مال خرچ کیا جائے کس طرح سے اور کس پر خرچ کرنا چاہیئے فرمایا۔ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنفِقُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ۔ يَاأَيُّهَا ندا اور منادی اَلَّذِيْنَ موصول اٰمَنُوْا ماضی جمع مذکر غائب۔ اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو۔ اَنْفِقُوْا امر جمع مذکر (اَنْفَقَ يُنْفِقُ اِنْفَاق) خرچ کرو۔ مِنْ طَيِّبَاتِ واحد طَيِّبَةٌ پاکیزہ حلال چیز کو کہتے ہیں مَا موصول كَسَبْتُمْ ماضی جمع مذکر حاضر (كَسَبَ يَكْسِبُ كَسْبًا) نفع اور فائدہ کے لیے جو کام محنت سے کیا جاتا ہے اسے کسب کہتے ہیں اے ایمان والو اس حلال اور پاکیزہ مال سے جو تم نے محنت سے کمایا ہے خرچ کرو.

وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ۔ مِمَّا (مِنْ مَا) اس چیز سے اَخْرَجْنَا نکالا ہم نے ماضی جمع متکلم (اَخْرَجَ يُخْرِجُ اِخْرَاجًا)۔ لَكُمْ لِمَنَافِعِكُمْ تمہارے نفع اور فائدے کے لیے مِنَ الْاَرْضِ زمین سے یعنی زمینی پیداوار غلہ پھل اور معدنیات وغیرہ اور ان پاکیزہ چیزوں میں سے خرچ کرو جو ہم نے زمین سے غلہ پھل اور معدنیات کی صورت میں تمہارے لئے پیدا کی ہیں.

وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنفِقُونَ۔ وَ (اور) لَا کلمہ نفی تَيَمَّمُوْا امر جمع مذکر (تَيَمَّمَ يَتَيَمَّمُ تَيَمُّمًا) تَيَمُّمْ کے معنی قصد و ارادہ کے ہیں۔ الْخَبِيْثَ وہ چیز جس سے کراہت کی جائے۔ مکروہ اور ردی چیز یا فعل کو خبیث کہا جاتا ہے۔ مِنْهُ اس مال سے تُنْفِقُوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر (اَنْفَقَ يُنْفِقُ اِنْفَاق) تم خرچ کرو گے اور ردی اور خسیس چیز دینے



Marfat.com

کا قصد نہ کرو اس میں سے کہ خرچ کرو گے

وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ۔ وَلَسْتُمْ (اور نہیں ہو تم) ماضی جمع مذکر حاضر اس سے مضارع نہیں آتا۔ بِاٰخِذِيْهِ۔ اٰخِذٌ اسم فاعل واحد مذکر (اَخَذَ یَاْخُذُ اَخْذًا) حالانکہ تم خود اس کو لینے والے نہیں ہو اِلَّا مگر اَنْ جائز یہ کہ تُغْمِضُوْا فِيْهِ مضارع جمع مذکر حاضر (اَغْمَضَ یُغْمِضُ اِغْمَاضٌ) مگر یہ کہ تم اس میں چشم پوشی سے کام لو۔ غمض اور اغماض کے معنی آنکھ بند کرنے کے ہیں بطور استعارہ تساہل اور غفلت کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۔ وَاعْلَمُوْا امر جمع مذکر (اور جان لو) اَنَّ اللّٰهَ کہ بے شک اللہ غَنِيٌّ بے نیاز جو کسی کا محتاج نہ ہو حَمِيْدٌ اس کا مادہ "حمد" ہے حَمِيْدٌ صفتِ مشبہ ہے اور خوب جان لو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے انفاق مال سے بے نیاز ہے اور وہ بڑی خوبیوں والا ہے۔

اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۔ اَلشَّيْطَانُ اس کا مادہ "شَطَنٌ" ہے فساد اور خرابی پیدا کرنے والی قوت کو کہتے ہیں۔ يَعِدُكُمُ مضارع واحد مذکر غائب (وَعَدَ یَعِدُ وَعِيْدًا) وَعَدَ خیر و شر دونوں کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔ وَعِيْدٌ کا لفظ شر سے خاص ہے ڈراتا ہے خوف دلاتا ہے۔ اَلْفَقْرَ تنگ دستی وَيَاْمُرُكُمْ مضارع واحد مذکر غائب (اَمَرَ یَاْمُرُ اَمْرًا) كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر۔ تمہیں حکم دیتا ہے بِالْفَحْشَآءِ قول یا فعل قبیح کو فحشاء کہتے ہیں۔ گناہ اور معصیت میں سے ہر وہ بات جس کی قباحت شدید ہو فحشاء کہلاتی ہے، اہل عرب بخل کو بھی اَلْفَحْشَآءُ کہتے ہیں۔

وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۔ وَاللّٰهُ اور اللہ يَعِدُكُمْ



Marfat.com

وعدہ دیتا ہے تم کو مَغْفِرَةً بخشش۔ مِنْهُ اپنی طرف سے وَفَضْلًا فضل وکرم کا۔ شیطان تمہیں فقر و فاقہ سے ڈراتا ہے اور تمہیں بخل کا حکم دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی طرف سے مغفرت اور فضل وکرم کا وعدہ کرتے ہیں۔

وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ۔ وَاسِعٌ اسم فاعل (وَسَعَ يَسَعُ وُسْعًا) وسعت والا بہت دینے والا عَلِيْمٌ صفتِ مشبہ خوب جاننے والا اور اللہ بہت دینے والا اور سربات کو خوب جاننے والا ہے۔

يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ۗ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ۗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| يُؤْتِي | الْحِكْمَةَ | مَنْ | يَّشَآءُ | وَمَنْ |
| دیتا ہے | حکمت | جس کو | چاہے | اور جو کوئی |
| يُّؤْتَ | الْحِكْمَةَ | فَ قَدْ | اُوْتِيَ | خَيْرًا |
| دیا گیا | حکمت | پس تحقیق | دیا گیا | بھلائی |
| كَثِيْرًا | وَمَا | يَذَّكَّرُ | اِلَّا | اُولُوا |
| بہت | اور نہیں | نصیحت کرتے | مگر | صاحب |
| الْاَلْبَابِ | وَمَآ | اَنْفَقْتُمْ | مِّنْ | نَّفَقَةٍ |
| عقل | اور جو | خرچ کردو تم | کچھ | خرچ کرتا |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اَوْ | نَذَرْتُمْ | مِّنْ | نَّذْرٍ | فَ اِنَّ |
| یا | منت مانو | (سے) | نذر سے | پس بیشک |
| اللّٰہَ | یَعْلَمُہٗ | وَ مَا | لِ ظّٰلِمِیْنَ | مِنْ |
| اللہ | جانتا ہے اسکو | اور نہیں | واسطے ظالموں کے | کوئی |
| اَنْصَارٍ | اِنْ | تُبْدُوا | الصَّدَقٰتِ | فَ نِعِمَّا |
| مدد دینے والا | اگر | ظاہر کرو تم | خیرات کو | پس اچھا ہے |
| ھِیَ | وَ اِنْ | تُخْفُوْھَا | وَ تُؤْتُوْ | ھَا |
| وہ | اور اگر | چھپاؤ تم اسکو | اور دو | اسکو |
| الْفُقَرَآءَ | فَ ھُوَ | خَیْرٌ | لَّ کُمْ | وَ یُکَفِّرُ |
| فقیروں کو | پس وہ | بہتر ہے | واسطے تمہارے | اور دور کردیگا |
| عَنْ کُمْ | مِّنْ | سَیِّاٰتِ | کُمْ | وَ |
| تم سے | (سے) | برائیاں | تمہاری | اور |
| اللّٰہُ | بِ | مَا | تَعْمَلُوْنَ | خَبِیْرٌ |
| اللہ | ساتھ | اس چیز کے جو | تم کرتے ہو | خبردار ہے |

"وہ جسے چاہے حکمت عطا کرتا ہے اور جسے حکمت عطا ہوگئی اسے یقیناً خیر کثیر عطا ہوگئی اور نصیحت تو بس صاحبانِ فہم ہی قبول کرتے ہیں" (۲۶۹).

"اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو یا جو نذر مانتے ہو یقیناً اللہ (سب کچھ) جانتا ہے اور ناانصافوں کا حامی کوئی بھی نہ ہوگا" (۲۷۰).

"اگر تم صدقات کو ظاہر کرو جب بھی اچھی بات ہے اور اگر انہیں چھپاؤ



Marfat.com

اور فقیروں کو دو جب تو یہ تمہارے حق میں اور بہتر ہے اور اللہ تم سے تمہارے کچھ گناہ بھی دُور کر دے گا اور تم جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ اس سے خبردار ہے۔"
(۲۷۱)

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

سابقہ آیت میں بتایا گیا ہے کہ شیطان اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے ڈراتا ہے اور فقر و فاقہ کا اندیشہ پیدا کرتا ہے اس آیت میں بتایا کہ انفاق فی سبیل اللہ تو اصولِ دین اور خیر و برکت کا باعث ہے اور اسی کو حکمت قرار دیا۔

يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ - يُؤْتِي مضارع واحد مذکر غائب (اَتٰی يُؤْتِيْ اِيْتَاءً) وہ دیتا ہے اَلْحِكْمَةَ امور دین میں فہم دین کا نام حکمت ہے۔ ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ حکمت فہم قرآن کو کہتے ہیں مَنْ يَّشَآءُ جسے چاہے وہ جسے چاہے حکمت عطا کرتا ہے۔

وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ۗ - وَمَنْ اور جو کوئی۔ يُؤْتَ مضارع واحد مذکر غائب اَلْحِكْمَةَ فہم دین اور جسے حکمت عطا کی گئی فَقَدْ پس یقیناً اُوْتِيَ ماضی مجہول واحد مذکر غائب (مصدر اِيْتَاءً) خَيْرًا كَثِيْرًا صفت موصوف مرکب توصیفی یعنی جسے حکمت عطا کی جائے بیشک اسے بہت بڑی بھلائی دی گئی

وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ - وَمَا نافیہ يَذَّكَّرُ مضارع واحد مذکر غائب (باب تفعل) اور نصیحت حاصل نہیں کرتے اِلَّا مگر اُولُوا الْاَلْبَابِ واحد لُبّ ہے جس کے معنی خلاصہ یا مغز کے ہیں عقل خالص کو



Marfat.com

کہتے ہیں اور ان حکمت کی باتوں سے نصیحت حاصل نہیں کرتے مگر اصحابِ عقل و شعور ہی۔

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ ۔ مَا موصولہ اَنْفَقْتُمْ ماضی جمع مذکر حاضر اور جو بھی خرچ کرتے ہو مِنْ نَّفَقَةٍ نفقہ وہ مال جو ضروریاتِ زندگی پر خرچ کیا جائے اَوْ (یا) نَذْرٍ وہ چیز جسے انسان اپنے نفس پر واجب قرار دے لے۔

فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ۔ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۔ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ پس بیشک اللہ اسے جانتا ہے یعنی جو کچھ تم اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہو یا نذر مانتے ہو پس بیشک اللہ اسے جانتا ہے اور اس کے مطابق تمہیں جزا دیتا ہے۔ وَمَا نافیہ اور نہیں ہے۔ لِلظّٰلِمِيْنَ واحد ظَالِمٌ اسم فاعل، حدودِ الٰہی کو توڑنے والے کو ظالم کہتے ہیں۔ اَنْصَارٍ واحد نَاصِرٌ اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہے یعنی جو لوگ حدودِ الٰہی کو توڑتے ہیں خیرات و صدقات روکتے ہیں انہیں عذابِ الٰہی سے کوئی بچا نہیں سکتا۔

اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۔ اِنْ شرطیہ تُبْدُوْا مضارع جمع مذکر حاضر (اَبْدَآ يُبْدِءُ اِبْدَاءً) ظاہر کرنا۔ اعلان کرنا اَلصَّدَقٰتِ واحد صَدَقَةٌ ۔ فَنِعِمَّا هِيَ ۔ نِعِمَّا اصل میں "نِعْمَ مَا" تھا دو میم اکٹھے آنے سے ادغام ہوا اور نِعِمَّا بنا معنی ہیں نِعْمَ الشَّيْءُ هُوَ (اچھی بات ہے وہ) یعنی اگر تم اپنے صدقات کو ظاہر کرو تو یہ بھی اچھی بات ہے۔

وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۔ وَ (اور) اِنْ (اگر) تُخْفُوْ مضارع جمع مذکر حاضر (اَخْفٰى يُخْفِيْ اِخْفَاءً) هَا ضمیر واحد مؤنث



Marfat.com

غائب۔ صدقات کے لئے اور اگر تم انہیں چھپاؤ۔ وَ (اور) تُؤْتُوْهَا مضارع جمع مذکر مخاطب (اٰتٰی یُؤْتِیْ اِیْتَاءً) افعال۔ هَا ضمیر واحد مؤنث راجع الی الصدقات اَلْفُقَرَآءَ واحد فقیر اور دو اسے فقیروں کو فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ پس وہ تمہارے لئے بہتر ہے یعنی اگر تم انہیں چھپاؤ اور خفیہ طور پر فقراء کو دو تو یہ صورت تمہارے لئے اور زیادہ بہتر ہے اس لئے کہ اس میں ریا کا شائبہ نہیں پایا جاتا۔

وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ۔ يُكَفِّرُ مضارع واحد مذکر (كَفَّرَ يُكَفِّرُ تَكْفِيْرٌ) کفر کے اصلی معنی چھپانے کے اور پردہ ڈالنے کے ہیں تکفیر ہی سے کفارہ ہے یعنی وہ چیز جو گناہ کو ڈھانک دے۔ عَنْكُمْ تمہاری طرف سے مِنْ سَيِّاٰتِكُمْ۔ سَيِّاٰت واحد سَيِّئَةٌ برائی اور گناہ یعنی تمہارے یہ اعمال حسنہ تمہارے لئے تمہاری برائیوں کا کفارہ بنیں گے مِنْ تبعیض کے لئے اور كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر یعنی تمہارے گناہوں میں سے۔ کچھ گناہوں کو اللہ تعالیٰ دور کر دے گا۔

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ۔ بِمَا جو کچھ تَعْمَلُوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر (عَمِلَ يَعْمَلُ عَمَلًا) خَبِيْرٌ صفت مشبہ پورے طور پر خبردار ہے یعنی اللہ تمہارے تمام اعمال کو اچھی طرح جانتا ہے اور تمہارے مخفی صدقات سے بھی باخبر ہے۔

لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۔ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ۔ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ۔ وَمَا



Marfat.com

تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝ لِلْفُقَرَآءِ
الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ
يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ، تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ، لَا يَسْئَلُوْنَ
النَّاسَ اِلْحَافًا، وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝ اَلَّذِيْنَ
يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ
عِنْدَ رَبِّهِمْ ، وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| لَيْسَ | عَلَيْكَ | هُدٰهُمْ | وَلٰكِنَّ | اللّٰهَ |
| نہیں | اوپر تیرے | ہدایت انکی | اور لیکن | اللہ |
| يَهْدِيْ | مَنْ | يَّشَآءُ | وَمَا | تُنْفِقُوْا |
| ہدایت کرتا ہے | جسکو | چاہتا ہے | اور جو کچھ | خرچ کرو تم |
| مِنْ خَيْرٍ | فَلِ | اَنْفُسِكُمْ | وَمَا | |
| مال سے | پس واسطے | جانوں | تمہاری کے | اور نہ |
| تُنْفِقُوْنَ | اِلَّا | ابْتِغَآءَ | وَجْهِ | اللّٰهِ |
| خرچ کروگے تم | مگر | واسطے چاہنے | رضامندی | اللہ کی |
| وَمَا | تُنْفِقُوْا | مِنْ خَيْرٍ | يُّوَفَّ | اِلَيْكُمْ |
| اور جو کچھ | خرچ کرو تم | بھلائی سے | پورا پہنچایا جاویگا | طرف تمہاری |
| وَاَنْتُمْ | لَا | تُظْلَمُوْنَ | لِ | الْفُقَرَآءِ |
| اور تم | نہیں | ظلم کئے جاؤگے | واسطے | ان فقیروں کے |
| الَّذِيْنَ | اُحْصِرُوْا | فِيْ | سَبِيْلِ | اللّٰهِ |
| جو | بند کئے گئے ہیں | بیچ | راہ | اللہ کے |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| لَا | يَسْتَطِيعُونَ | ضَرْبًا | فِي الْأَرْضِ | يَحْسَبُ |
| نہیں | قدرت رکھتے | چلنے کی | زمین میں | خیال کرتا ہو |
| هُمُ | الْجَاهِلُ | أَغْنِيَاءَ | مِنَ | التَّعَفُّفِ |
| ان کو | جاہل | دولتمند | | سوال نہ کرنے کی وجہ |
| تَعْرِفُهُمْ | بِسِيمَاهُمْ | لَا يَسْئَلُونَ | النَّاسَ | إِلْحَافًا |
| پہچانتا ہو تو | ساتھ چہرے کے | نہیں مانگتے | لوگوں سے | لپٹ کر (اصرار سے) |
| وَمَا | تُنْفِقُوا | مِنْ خَيْرٍ | فَإِنَّ اللّٰهَ | بِهِ |
| اور جو کچھ | خرچ کرو تم | مال سے | پس بیشک اللہ | ساتھ اسکے |
| عَلِيمٌ | الَّذِينَ | يُنْفِقُونَ | أَمْوَالَهُمْ | |
| جاننے والا ہے | جو لوگ | خرچ کرتے ہیں | مال | اپنے |
| بِاللَّيْلِ | وَالنَّهَارِ | سِرًّا | وَعَلَانِيَةً | فَلَ |
| ساتھ رات | اور دن | چھپے | اور ظاہر | پس واسطے |
| هُمْ | أَجْرُهُمْ | عِنْدَ | رَبِّ | هِمْ |
| ان کے | ثواب ہے ان کا | نزدیک | رب | انکے |
| وَلَا خَوْفٌ | عَلَيْهِمْ | وَلَا | هُمْ | يَحْزَنُونَ |
| اور نہیں خوف | اوپر ان کے | اور نہ | وہ | غمگین ہوں گے |

"ان کی ہدایت آپ کے ذمہ نہیں بلکہ اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور تم جو کچھ بھی مال میں سے خرچ کرتے سو اپنے لئے (کرتے ہو) اور تم اللہ ہی کی رضا جوئی کے لئے خرچ کرتے ہو اور تم مال میں سے جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو (سب) تم کو پورا پورا لوٹا دیا جائے گا اور تم پر (ذرا بھی) زیادتی نہ کی



Marfat.com

جائے گی۔" (۲۷۲)۔

"اصل حق ان حاجتمندوں کے لئے جو اللہ کی راہ میں گھر گئے ہیں ملک میں کہیں چل پھر نہیں سکتے، ناواقف انہیں غنی خیال کرتا ہے ان کی احتیاط سوال کے باعث تو انہیں ان کے بشرہ ہی سے پہچان لے گا، وہ لوگوں سے لگ لپٹ کر نہیں مانگتے اور تم مال میں سے جو کچھ خرچ کرتے ہو اللہ اس کا خوب جاننے والا ہے۔" (۲۷۳)

"جو لوگ اپنا مال رات اور دن (اور) پوشیدہ اور آشکارا خرچ کرتے رہتے ہیں سو ان لوگوں کے لئے ان کے پروردگار کے پاس اجر ہے نہ ان کے لئے کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔" (۲۷۴)۔

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۔ لَيْسَ فعل ناقص ماضی واحد مذکر غائب۔ عَلَيْكَ، عَلٰى حرفِ جار كَ ضمیر مخاطب مجرور هُدٰىهُمْ هُدًى مصدر (هَدٰى يَهْدِيْ هِدَايَةً) هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ضمیر کا مرجع النّاس یا کفار ہیں۔ ان کی ہدایت تمہارے ذمے نہیں وَلٰكِنَّ حرف مشبہ بفعل استدراک کے لئے آتا ہے يَهْدِيْ مضارع واحد مذکر غائب مَنْ موصول يَّشَآءُ مضارع واحد مذکر غائب۔ لیکن اللہ ہدایت دیتا ہے جسے چاہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ مسلمان اپنے غیر مسلم رشتہ داروں کو صدقہ و خیرات دینا پسند نہیں کرتے تھے اس آیت کے



Marfat.com

ذریعے اللہ تعالیٰ نے غیر مُسلم مستحقین کے لئے بھی صدقات دینے کو مباح قرار دیا ہے اور بتایا کہ اے محمدؐ! ان کو ہدایت دینا آپ کی ذمہ داری نہیں ہے آپ کی ذمہ داری تبلیغ کی حد تک ہے۔ دینِ اسلام کی ہدایت دینا یہ ہمارا کام ہے۔

وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ۔ مَا شرطیہ غیر زمانیہ تُنْفِقُوْا مضارع جمع مذکر حاضر (اَنْفَقَ يُنْفِقُ اِنفاق) مِنْ خَيْرٍ یہاں خیر سے مراد مال ہے ہر اچھی اور نفع بخش چیز کو خیر کہتے ہیں فَلِاَنْفُسِكُمْ، فَ پس لِ واسطے لئے۔ اَنْفُس واحد نفس كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر جو کچھ تم مال میں سے خرچ کرتے ہو وہ تمہاری اپنی ذات کے لئے ہے اس کا ثواب صرف تمہیں ہی ملتا ہے۔

وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ۔ و (اور) ما نافیہ تُنْفِقُوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر اِلَّا کلمۂ استثنا اِبْتِغَآءَ مصدر چاہنا۔ طلب کرنا (اِبْتَغٰى يَبْتَغِيْ اِبْتِغَاءً) وَجْهَ اللّٰهِ ۔ وجہ کے لغوی معنی چہرہ کے ہیں اس سے مراد اللہ کی ذات ۔ اللہ کی رضا اور خوشنودی یعنی تم خرچ نہیں کرتے ہو مگر اللہ کی رضا کے لئے۔ مال کے خرچ کرنے کا مقصد اغراضِ دنیا نہیں بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہے

وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۔ و (اور) مَا جو کچھ تُنْفِقُوْا مضارع جمع مذکر حاضر اور تم جو کچھ خرچ کرتے ہو مِنْ خَيْرٍ مال میں سے يُّوَفَّ مضارع مجہول واحد مذکر غائب (وَفّٰى يُوَفِّيْ تَوْفِيَةً) اِلَيْكُمْ اِلٰى حرفِ جار كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مجرور وہ تمہیں پورا پورا۔



Marfat.com

دیا جائے گا۔ وَاَنْتُمْ (اور تم) ضمیر جمع مذکر حاضر لَا کلمہ نفی تُظْلَمُوْنَ مضارع مجہول جمع مذکر حاضر (ظَلَمَ یَظْلِمُ ظُلْمًا) تم اللہ کی راہ میں جو کچھ خرچ کرتے ہو اس کا اجر تمہیں پورا پورا اور کئی گنا دیا جائے گا اور اس میں کسی قسم کی کمی نہ ہوگی۔

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِیْنَ اُحْصِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۔ لِ جار فُقَرَآءِ واحد فَقِیْر محتاج وسکین اَلَّذِیْنَ موصول واحد اَلَّذِیْ۔ اُحْصِرُوْا ماضی مجہول جمع مذکر غائب (اَحْصَرَ یُحْصِرُ اِحْصَارٌ) اِحْصَار کے معنی گھر جانے کے ہیں فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اللہ کی راہ میں اس میں مبتدا محذوف ہے اصل ترکیب یہ ہے "هٰذِهِ الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ" یعنی ان صدقات کے اصل مستحق وہ حاجتمند ہیں جو اللہ کی راہ میں جہاد یا کسی دینی کام میں مصروف ہیں اور کسب معاش نہیں رکھتے

لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ضَرْبًا فِی الْاَرْضِ ۔ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ فعل منفی مضارع جمع مذکر غائب (اِسْتَطَاعَ یَسْتَطِیْعُ اِسْتِطَاعَةً) وہ استطاعت نہیں رکھتے۔ ضَرْبًا فِی الْاَرْضِ زمین میں حرکت کرنا کاروبار کرنا یعنی جہاد یا دینی کاموں میں مصروفیت کی وجہ سے وہ ملک میں سفر نہیں کر سکتے اور نہ ہی کسب معاش کر سکتے ہیں۔

یَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِیَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۔ یَحْسَبُ مضارع واحد مذکر غائب (ضَرَبَ یَحْسَبُ حُسْبَانٌ) خیال کرتا ہے هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب اَلْجَاهِلُ اسم فاعل من الجہل (جَهِلَ یَجْهَلُ جَهْلًا) ناواقف۔ نہ جاننے والا۔ اَغْنِیَآءَ واحد غنی حاجت سے زائد مال کو غنا کہتے ہیں مِنَ التَّعَفُّفِ عفت اور سوال



Marfat.com

نہ کرنے کی وجہ سے تَعَفُّف بروزنِ تفعل مصدر ہے اس کا مادہ عفت ہے تھوڑی چیز پر اکتفا اور صبر کر لینے کو کہتے ہیں۔ حرام سے بچنے اور سوال نہ کرنے کے معنی میں بھی آتا ہے یعنی ان کے حال سے ناواقف صبر سے کام لینے اور لوگوں سے سوال نہ کرنے کی وجہ سے انہیں غنی اور دولت مند خیال کرتا ہے۔

تَعْرِفُهُمْ بِسِيمٰهُمْ، لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ۔ تَعْرِفُ مضارع واحد مذکر حاضر (عَرَفَ يَعْرِفُ عُرْفًا)، هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب تو پہچان لے گا انہیں بِسِيمَا هُمْ ۔ سِيمَا کی اصل سَمَة سے ہے جس کے معنی علامت کے ہیں السیما العلامۃ الّتی یُعْرِفُ بها الشیٔ وہ علامت جس سے کسی چیز کو پہچانا جا سکے سِيمَا ہے تو انہیں ان کی نشانیوں سے۔ علامتوں سے پہچان لے گا۔ لَا نافیہ يَسْئَلُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (سَاَلَ يَسْئَلُ سُؤَالًا) النَّاسَ وہ لوگوں سے سوال نہیں کرتے اِلْحَافًا مصدر ہے یہ لحاف سے ماخوذ ہے۔ سوال کرنے میں سخت اصرار کو کہتے ہیں یعنی تو انہیں ان کے بشرہ ہی سے پہچان لے گا وہ لوگوں سے لگ لپٹ کر نہیں مانگتے۔ مانگنے میں اصرار نہیں کرتے

وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۔ مَا شرطیہ تُنْفِقُوْا مضارع جمع مذکر حاضر (اَنْفَقَ يُنْفِقُ اِنْفَاقًا) مِنْ خَيْرٍ مال میں سے فَاِنَّ اللّٰهَ پس بیشک اللہ بِهٖ اس کا عَلِيْمٌ خوب علم رکھتا ہے عَلِيْمٌ صفتِ مشبہ اور تم مال میں سے جو کچھ خرچ کرتے ہو اللہ اسے خوب جاننے والا ہے تمہیں اس کی بہترین جزا ضرور ملے گی۔

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً ۔ اَلَّذِيْنَ موصول يُنْفِقُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب مصدر انفاق اور وہ لوگ جو



Marfat.com

خرچ کرتے ہیں۔ اَمْوَالَ هُمْ واحد مال اپنے مال کو بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ رات دن۔ ہر وقت۔ ہر گھڑی۔ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً پوشیدہ اور علانیہ طور پر۔ یعنی وہ لوگ جو اپنا مال اللہ کی رضا کی خاطر ہر وقت اور ہر قسم کے حالات میں پوشیدہ اور علانیہ طور پر خرچ کرتے ہیں۔

فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ، وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ پس ان کے لئے اَجْرُهُمْ اس کا بدلہ "ثواب" عِنْدَ رَبِّهِمْ ان کے رب کے پاس لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ خوف آنے والے خطرات سے پیدا ہوتا ہے اور حزن ماضی میں کسی فوت شدہ چیز کے لئے ہوتا ہے جو کچھ انہوں نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا اس کا اجر و ثواب اللہ تعالیٰ انہیں ضرور عطا فرمائیں گے۔ قیامت کے دن ان کے لئے کوئی خوف نہ ہوگا۔ اور نہ ہی دنیا کی کوتاہیوں پر انہیں کسی قسم کا حزن ہوگا گویا اللہ کی راہ میں خلوصِ نیت کے ساتھ صرفِ مال نے انہیں اطمینانِ قلب عطا کر دیا اور اب قیامت میں ہر قسم کے خوف و حزن سے مبرا ہوں گے۔

اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ، ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ، وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ، فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ، وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ، وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ، وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ



Marfat.com

اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ، وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اَلَّذِيْنَ | يَاْكُلُوْنَ | الرِّبٰوا | لَا | يَقُوْمُوْنَ |
| جو لوگ | کھاتے ہیں | سود | نہیں | کھڑے ہونگے |
| اِلَّا | كَمَا | يَقُوْمُ | الَّذِىْ | يَتَخَبَّطُهُ |
| مگر | جیسا کہ | کھڑا ہوتا ہے | وہ شخص | باولا کردیا ہو اسکو |
| الشَّيْطٰنُ | مِنَ الْمَسِّ | ذٰلِكَ | بِاَنَّهُمْ | |
| شیطان نے | آسیب سے | یہ | اس واسطے | بیشک انہوں نے |
| قَالُوْٓا | اِنَّمَا | الْبَيْعُ | مِثْلُ | الرِّبٰوا |
| کہا | سوائے اسکے نہیں کہ | خرید و فروخت | مانند | سود کے لئے |
| وَاَحَلَّ | اللّٰهُ | الْبَيْعَ | وَحَرَّمَ | الرِّبٰوا |
| اور حلال کیا | اللہ نے | بیع کو | اور حرام کیا | سود کو |
| فَمَنْ | جَآءَهٗ | مَوْعِظَةٌ | مِّنْ رَّبِّهٖ | فَانْتَهٰى |
| پس جو کوئی | آوے اسکو | نصیحت | رب اسکے سے | پس باز رہا |
| فَلَهٗ | مَا سَلَفَ | وَاَمْرُهٗٓ | اِلَى اللّٰهِ | وَمَنْ |
| پس واسطے اسکے ہے | جو کچھ ہو چکا ہے | اور حکم اسکا | طرف اللہ کے ہے | اور جو کوئی |
| عَادَ | فَاُولٰٓئِكَ | اَصْحٰبُ النَّارِ | هُمْ | فِيْهَا |
| پھر کرے | پس وہی ہیں | جہنم والے | وہ | بیچ اسکے |
| خَالِدُوْنَ | يَمْحَقُ | اللّٰهُ | الرِّبٰوا | وَيُرْبِى |
| ہمیشہ رہنے والے ہیں | مٹاتا ہے | اللہ | سود کو | اور بڑھاتا ہے |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| الصَّدَقٰتِ | وَ اللّٰهُ | لَا يُحِبُّ | كُلَّ | كَفَّارٍ |
| خیراتوں کو | اور اللہ | نہیں دوست رکھتا | ہر ایک | کفر کرنے والے |
| اَثِيْمٍ | اِنَّ | الَّذِيْنَ | اٰمَنُوْا | وَعَمِلُوا |
| گنہگار کو | بیشک | وہ لوگ | ایمان لائے | اور کام کئے |
| الصّٰلِحٰتِ | وَ اَقَامُوا | الصَّلٰوةَ | وَ اٰتَوُا | الزَّكٰوةَ |
| اچھے | اور قائم رکھا | نماز کو | اور دی | زکوٰۃ |
| لَهُمْ | اَجْرُ | هُمْ | عِنْدَ | رَبِّهِمْ |
| واسطے ان کے | ثواب | ان کا | نزدیک | رب ان کے |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَلَا خَوْفٌ | عَلَيْهِمْ | وَ لَا | هُمْ | يَحْزَنُوْنَ |
| اور نہیں ڈر | اوپر ان کے | اور نہ | وہ | غمگین ہوں گے |

"جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ لوگ نہ کھڑے ہوسکیں گے سوا اس کے کہ جیسے وہ کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان نے خبطی بنا دیا ہو یہ سزا اس لئے ہوگی کہ وہ کہتے ہیں کہ بیع بھی تو سود ہی کی طرح ہے۔ حالانکہ اللہ نے بیع کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام کیا ہے۔ پھر جس کسی کو نصیحت اس کے پروردگار کی طرف سے پہنچ گئی اور وہ باز آگیا تو جو کچھ پہلے ہو چکا وہ اس کا ہو چکا اور اس کا معاملہ اللہ کے حوالہ رہا اور جو کوئی عود کرے تو یہی لوگ دوزخ والے ہیں اس میں وہ ہمیشہ پڑے رہیں گے۔" (۲۷۵)۔

"اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ کسی کفر کرنے والے گنہگار کو دوست نہیں رکھتا۔" (۲۷۶)۔

"بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے اور نماز کی پابندی



Marfat.com

کی اور زکوٰۃ دی ان کے لئے ان کا اجر ان کے پروردگار کے پاس ہے نہ ان پر کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے " (۲۷۷)۔

## تشریحات لغوی و تفسیری مطالب

سابقہ آیات میں کسبِ حلال، فی سبیل اللہ مال خرچ کرنے اور صدقات وخیرات سے کام لینے کا بیان تھا اب اس کے مقابل کسب خبیث یعنی رِبٰوا کا ذکر ہے۔ سود ایک لعنت ہے جو انسان کو خود غرض بنا دیتی ہے اور وہ اس کے ذریعے خود اپنے معاشرے کے افراد کا استحصال کرتا رہتا ہے۔

اَلَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا کَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ۔ اَلَّذِیْنَ موصول جو لوگ یَاْکُلُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (اَکَلَ یَاْکُلُ اَکْلًا)۔ الرِّبٰوا۔ اَلزِّیَادَۃُ فِیْ رَأْسِ الْمَالِ (راغب) "اصل مال میں زیادتی کا نام ربوا ہے"۔ اصطلاحِ شریعت میں وہ زیادتی جو قرض دینے والا مقروض سے بطورِ معاوضہ وصول کرتا ہے جو لوگ سود کھاتے ہیں۔ سود خواری سے مراد سود کی رقم کو استعمال میں لاتے ہیں لوگوں سے سود وصول کرتے ہیں لَا نفی کے لئے یَقُوْمُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (قَامَ یَقُوْمُ قِیَامًا) اِلَّا کلمہ استثناء۔ مگر کَمَا کلمہ تشبیہ جیسے کہ یَقُوْمُ مضارع واحد مذکر غائب کھڑا ہوتا ہے اَلَّذِیْ موصول وہ شخص یَتَخَبَّطُ مضارع واحد مذکر غائب (تَخَبَّطَ۔ یَتَخَبَّطُ تَخَبُّطًا) باب تفعل۔ ہٗ ضمیر متصل واحد مذکر غائب۔ پاگل بنا دیا ہو اسے۔ دیوانہ



Marfat.com

کردیا ہو۔ مخبوط الحواس بنا دیا ہو اسے اَلشَّیْطَانُ اس کا مادہ شَطَنٌ ہے جس کے معنی دُور ہونے کے ہیں۔ ہر سرکش قوت کو شیطان کہا جاتا ہے اسی بنا پر خلق ذمیم کو بھی شیطان کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اَلْحَسَدُ شَیْطَانٌ والغَضَبُ شَیْطَان" (راغب) مِنَ الْمَسِّ۔ مَسّ کے اصل معنی چھونا ہیں پھر ہر ضرر کو جو انسان کو پہنچتا ہے اس پر اس کا اطلاق ہوتا ہے مَسُّ الشَّیْطَانُ کے معنی ہیں جنون۔ دیوانگی گویا کہ شیطان جب انسان پر حاوی ہوتا ہے تو اسے مجنون و دیوانہ بنا دیتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ ربٰو اور سود خواری کرتے ہیں اور لوگوں کا خون چوستے ہیں وہ قیامت کے دن اپنی قبروں سے مرگی زدہ اور مخبوط الحواس کی صورت میں لڑکھڑاتے اٹھیں گے سیدھے نہ چل سکیں گے۔

ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا۔ ذٰلِکَ اسم اشارہ بعید ان کے لئے یہ جزا بِاَنَّ۔ ھُمْ، بَا سببیہ ہے (اس وجہ سے ہے) قَالُوْا ماضی جمع مذکر غائب اِنَّمَا سوائے اسکے نہیں (حصر کے لئے) اَلْبَیْعُ بیچنے اور الشِّرَاءُ خریدنے کو کہتے ہیں مِثْلُ الرِّبٰوا سود کی مانند ہے یعنی ان کی یہ سزا (مخبوط الحواس) اللہ کی طرف سے حرام کردہ چیز کو حلال قرار دینے کی وجہ سے ہے اور ان کا یہ کہنا کہ ربٰو بھی تو بیع ہی کی طرح ہے پھر اسے کیوں حرام قرار دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے رد میں فرمایا:

وَاَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا۔ اَحَلَّ ماضی واحد مذکر غائب (اَحَلَّ یُحِلُّ اِحْلَالاً) حلال کیا اَلْبَیْعُ بیع کو اللہ نے بیع کو حلال کیا وَحَرَّمَ الرِّبٰوا۔ حَرَّمَ ماضی واحد مذکر غائب (حَرَّمَ یُحَرِّمُ تَحْرِیْم) درآنحالیکہ



Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے بیع کو حلال قرار دیا اور ربٰو کو اس کے واضح ضرر کی وجہ سے حرام قرار دیا ہے۔

فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ۔ فَمَنْ پس جس کو جَآءَهٗ ماضی واحد مذکر غائب ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب آئی اس کو مَوْعِظَةٌ مصدر نصیحت اس کا مادہ اَلْوَعْظ ہے ایسی نصیحت جس میں ڈر شامل ہو مِّنْ رَّبِّهٖ اس کے پروردگار کی طرف سے فَانْتَهٰى پس وہ رک گیا۔ اِنْتَهٰى ماضی واحد مذکر غائب (اِنْتَهٰى يَنْتَهِيْ اِنْتِهَاءً) فَلَهٗ پس اس کے لئے ہے مَا سَلَفَ۔ مَا موصول (جو) سَلَفَ ماضی واحد مذکر غائب (سَلَفَ يَسْلُفُ سَلْفًا) جو گزر چکا۔ اور ختم ہو چکا ہے۔ پس جس کسی کو حرمت ربا کے بارے میں اللہ کی طرف سے نصیحت پہنچی اور اس نے ربا کو ترک کر دیا تو تحریم سے پہلے کا ربا اس سے واپس نہیں لیا جائیگا۔

وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ۔ وَاَمْرُهٗ اور اس کا معاملہ امر معاملہ یا حالت کو کہتے ہیں۔ ہر قسم کے اقوال و افعال کے لئے مستعمل ہے اِلَى اللّٰهِ اللہ کی طرف یعنی اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے چاہے تو اسے معاف کر دے چاہے تو سزا دے

وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۔ وَمَنْ اور جو کوئی عَادَ ماضی واحد مذکر غائب (عَادَ يَعُوْدُ عَوْدًا) عود کرے عَود کے معنی ہیں کسی چیز کو چھوڑ دینے کے بعد پھر اس کی طرف لوٹ آنے کے ہیں۔ فَاُولٰٓئِكَ اسم اشارہ جمع وہی لوگ اَصْحٰبُ النَّارِ دوزخ والے ہیں هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب (وہ سب) فِيْهَا اس میں ھا ضمیر کا مرجع النار ہے



Marfat.com

خَالِدُوْنَ واحد خَالِدٌ اسم فاعل (خَلَدَ يَخْلُدُ خُلُوْدٌ) وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے یعنی تحریم ربا کے بعد بھی اگر کوئی شخص سود خوری پر قائم رہے تو وہ ابدی طور پر جہنم میں رہے گا۔

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ۔ يَمْحَقُ مضارع واحد مذکر غائب (مَحَقَ يَمْحَقُ مَحْقًا) بتدریج کسی چیز کے رُو بہ نقصان کو مَحْقٌ کہا جاتا ہے اسی سے اَلْمَحَاقُ فِي الْهِلَالِ بھی ہے یعنی چاند کا بتدریج گھٹنا۔ الرِّبٰوا سود۔ اللہ سود کو مٹاتا ہے وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ۔ يُرْبِي مضارع واحد مذکر غائب (اَرْبٰى يُرْبِي اِرْبَاءً) اور بڑھاتا ہے الصَّدَقٰت واحد صَدَقَةٌ اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے مطلب یہ ہے کہ سود ایک ایسی لعنت ہے جو انسان کو خود غرض اور بندۂ نفس بنا دیتی ہے اور رفتہ رفتہ ایسے معاشرے کو مختلف قسم کی اخلاقی تباہیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن صدقات و خیرات معاشرے میں اخوت و یگانگت پیدا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مال و دولت میں برکت پیدا کرتا ہے۔

وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ۔ وَاللّٰهُ اور اللہ لَا کلمہ نہی يُحِبُّ مضارع واحد مذکر غائب (اَحَبَّ يُحِبُّ اِحْبَابًا) اور اللہ پسند نہیں کرتا كُلَّ كَفَّارٍ کافر سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ كَفُوْر بھی مبالغہ کا صیغہ ہے لیکن كَفَّار كَفُوْر کی نسبت زیادہ بلیغ ہے (راغب) اَثِيْمٍ اس کا مادہ اثم ہے مبالغہ کا صیغہ ہے اور كَفَّار کی صفت ہے كثير الاثم اور اللہ کسی بدترین کافر گنہگار کو پسند نہیں کرتے گویا سود خواری ایک ایسی لعنت ہے کہ اس کا مرتکب کٹر کافر اور بدترین گنہگار بن جاتا ہے۔



Marfat.com

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَآتَوُا الزَّكٰوةَ

اِنَّ الَّذِیْنَ بیشک جولوگ اٰمَنُوْا ماضی جمع مذکر غائب (اٰمَنَ یُؤْمِنُ اِیْمَانًا) ایمان لائے وَ عَمِلُوْا ماضی جمع مذکر غائب (عَمِلَ یَعْمَلُ عَمَلًا) الصّٰلِحٰتِ اس کا مادہ صلاح ہے اسم فاعل جمع مؤنث (اچھے اور نیک کام کئے) وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ ماضی جمع مذکر غائب (اَقَامَ یُقِیْمُ اِقَامَۃً) اور نماز قائم کی۔ اِقَامَۃ کے معنی ہیں کسی چیز کو قائم کرنے درست رکھنے اور اس کے تمام حقوق کو بجالانے کے ہیں اقامت صلوٰۃ سے مراد یہ ہے کہ نماز کو اس کی تمام شرائط کے ساتھ ادا کیا جائے یعنی ظاہری ارکان کی ٹھیک بجا آوری کے ساتھ خضوع و خشوع اور حضورِ قلب کو پیشِ نظر رکھا جائے وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ ماضی جمع مذکر غائب (اَتٰی یُؤْتِیْ اِیْتَاءً) اور زکوٰۃ ادا کی۔ اقامتِ صلوٰۃ اور ایتاءِ زکوٰۃ دو اہم ارکان کا ذکر تمام ارکان کے بیان کو ضمن میں لئے ہوئے ہے

لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ، وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ۔ اجر، صلہ، بدلہ، ثواب ان کے لئے ان کا اجر ان کے پروردگار کے پاس ہے وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ يَحْزَنُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (حَزِنَ یَحْزَنُ حُزْنًا) یعنی نہ تو آنے والے دن قیامت کا ان کے دل میں خوف ہوگا اور نہ ہی دنیا میں کسی قسم کی کوتاہی پر انہیں حزن ہوگا۔ ایمان باللہ، عمل صالح، اقامتِ صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ یعنی دینِ اسلام پر مکمل طور پر عمل پیرا ہونے کی بنا پر اللہ تعالیٰ انہیں ہر قسم کے خوف و حزن سے نجات عطا کر دیگا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا إِنْ كُنْتُمْ



Marfat.com

مُّؤْمِنِيْنَ ۝ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَ
اِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ۝ وَ
اِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ۚ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ
لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۗ ثُمَّ
تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| يَاَيُّهَا | الَّذِيْنَ | اٰمَنُوا | اتَّقُوا | اللّٰهَ |
| اے لوگو | جو | ایمان لائے ہو | ڈرو | اللہ (سے) |
| وَ ذَرُوْا | مَا بَقِيَ | مِنَ | الرِّبٰوٓا | اِنْ كُنْتُمْ |
| اور چھوڑ دو | جو باقی رہا | (سے) | سود سے | اگر ہو تم |
| مُّؤْمِنِيْنَ | فَ اِنْ | لَّمْ تَفْعَلُوْا | فَ اْذَنُوْا | بِ حَرْبٍ |
| ایمان والے | پس اگر | نہ کرو تم | پس خبردار ہو جاؤ | ساتھ لڑائی |
| مِّنَ اللّٰهِ | وَ رَسُوْلِهٖ | ۚ | وَ اِنْ | تُبْتُمْ |
| اللہ سے | اور رسول | اسکے سے | اور اگر | توبہ کرو تم |
| فَ لَ كُمْ | رُءُوْسُ | اَمْوَالِ كُمْ | لَا تَظْلِمُوْنَ | وَلَا تُظْلَمُوْنَ |
| پس واسطے تمہارے | اصل | مال تمہارے | نہ ظلم کرو تم | اور نہ ظلم کئے جاؤ گے |
| وَ اِنْ | كَانَ | ذُوْ عُسْرَةٍ | فَ نَظِرَةٌ | اِلٰى |
| اور اگر | ہو (قرضدار) | تنگی والا | پس ڈھیل دینا ہوگا | (تک) |
| مَيْسَرَةٍ | وَ اَنْ | تَصَدَّقُوْا | خَيْرٌ | لَّ كُمْ |
| فراغت تک | اور یہ کہ | خیرات کرو تم | بہتر ہے | واسطے تمہارے |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اِنْ | كُنْتُمْ | تَعْلَمُوْنَ | وَ اتَّقُوْا | يَوْمًا |
| اگر | ہو تم | جانتے | اور ڈرو | اس دن سے |
| تُرْجَعُوْنَ | فِيْهِ | اِلَى اللّٰهِ | ثُمَّ | تُوَفّٰى |
| (کہ) پھیرے جاؤ گے | اس میں | طرف اللہ کے | پھر | پورا دیا جائیگا |
| كُلُّ | نَفْسٍ | مَّا | كَسَبَتْ | وَ |
| ہر | نفس کو | جو کچھ | کمایا اس نے | اور |
| هُمْ | لَا | يُظْلَمُوْنَ | | |
| وہ | نہیں | ظلم کئے جائیں گے | | |

"اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور جو کچھ سود کا بقایا ہے اسے چھوڑ دو اگر تم ایمان والے ہو" (۲۷۸)۔

لیکن تم نے ایسا نہ کیا تو خبردار ہو جاؤ جنگ کے لئے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اور اگر تم توبہ کر لو گے تو تمہارے اصل اموال تمہارے ہی ہیں نہ تم (کسی پر) ظلم کرو گے نہ تم پر (کسی کا ظلم ہوگا" (۲۷۹)۔

"اور اگر تنگ دست ہے تو اس کے لئے آسودہ حالی تک مہلت ہے اور اگر معاف کر دو تو تمہارے حق میں (اور) بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو" (۲۸۰)

"اور اس دن سے ڈرتے رہو جس میں تم (سب) اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے پھر ہر شخص کو اس کا معاوضہ پورا پورا ملے گا اور ان پر ظلم (ذرا بھی) نہ ہوگا" (۲۸۱)۔

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ ۔ اے ایمان والو۔ اتَّقُوا اللّٰهَ فعل امر



Marfat.com

جمع مذکر (اِتَّقٰی یَتَّقِیْ اِتِّقَاءً) اس کا مادی تقویٰ ہے۔ تقویٰ ہی تمام نیکیوں کی اصل اور بنیاد ہے (اللہ سے ڈرتے رہو۔

وَذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰوٓا ۔ وَذَرُوْا ماضی جمع مذکر غائب (وَذَرَءَ یَذْرَءُ ذَرْءً) تم چھوڑ دو۔ مَا موصول بَقِیَ ماضی واحد مذکر غائب (بَقِیَ یَبْقٰی بَقَاءً) مِنَ الرِّبٰوا جو سود سے باقی رہ چکا ہے۔

اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۔ اِنْ شرطیہ کُنْتُمْ ماضی جمع مذکر حاضر (کَانَ یَکُوْنُ کَوْنًا) مُّؤْمِنِیْنَ واحد مُؤْمِنْ اگر تم ایمان والے ہو یعنی اے اہلِ ایمان اللہ سے ڈرو اور حرمتِ سود سے قبل کے سود کو چھوڑ دو حرمت کے بعد اب سودی رقم کا وصول کرنا تمہارے لئے کسی صورت جائز نہیں ہے۔

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا ۔ فَ پس اِنْ شرطیہ اگر لَمْ تَفْعَلُوْا مضارع نفی بَلَمْ اور اگر تم نے ایسا نہ کیا

فَاْذَنُوْا فعل امر جمع مذکر (اٰذَنَ یُؤْذِنُ اِیْذَانًا) اٰذِنْ کے معنی سننے کے ہیں جو علم سننے سے حاصل ہوا سے بھی کہتے ہیں اُذن کے معنی کان کے ہیں ابن جریر نے اذنُوْا کے معنی لکھے ہیں کہ اللہ کی طرف سے یہ علم پالو۔

بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ، اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے جنگ کے لئے خبردار ہو جاؤ یعنی اگر حرمتِ ربٰوا کے بعد بھی سود خواری کو ترک نہ کیا تو پھر اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے تمہارے لئے اعلانِ جنگ ہے۔ سود خواری پر اللہ کی طرف سے یہ انتہائی شدید تہدید ہے گویا کہ سود خواری اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ جنگ کرنا ہے جو بہت بڑی لعنت ہے۔

وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۔ وَاِنْ (شرطیہ) اور اگر تُبْتُمْ



Marfat.com

ماضی جمع مذکر تَابَ یَتُوْبُ تَوْبَةً اور اگر تم توبہ کرو گے۔ رجوع کرو گے فَلَكُمْ پس تمہارے لئے رُءُوْسُ واحد رأس اصل اَمْوَال واحد مال كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر پس تمہارے لئے، اصل مال تمہارے ہوں گے۔

لَا تَظْلِمُوْنَ ۔ لَا کلہ نفی۔ تَظْلِمُوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر نہ تم ظلم کرو گے وَلَا تُظْلَمُوْنَ مضارع مجہول جمع مذکر حاضر (ظَلَمَ یَظْلِمُ ظُلْمًا) نہ تم پر ظلم کیا جائے گا یعنی اگر تم نے سود خواری سے توبہ کر لی تو تمہارا اصل سرمایہ تمہارے لئے ہوگا نہ تم سے زائد لیا جائے گا اور نہ تم نے زائد مال لینا ہوگا۔

وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ۔ وَاِنْ اور اگر كَانَ فعل ماضی واحد مذکر غائب ذُوْ عُسْرَةٍ ۔ ذُوْ والا۔ صاحب اسمائے خمسہ سے ہے جن کا اعراب حروف سے آتا ہے (ذُوْ ۔ ذَا۔ ذِی) عُسْرَةٍ تنگدستی مفلسی اور اگر مقروض مال نہ ہونے کی وجہ سے تنگ دست ہو۔

فَنَظِرَةٌ اس کا مادہ نظر ہے ڈھیل یا مہلت دینے کو کہتے ہیں۔

اِلٰى مَيْسَرَةٍ اس کا مادہ یُسْر ہے جو عُسْر کی ضد ہے۔ آسائش اور غنا کو کہتے ہیں یعنی اگر مقروض تنگدست اور مفلس ہو تو اس پر ادائے قرض کے لئے سختی نہ کی جائے بلکہ اسے مہلت دی جائے کہ آسانی سے قرض اتار سکے۔

وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ۔ وَاَنْ (ناصبہ) اور اگر تَصَدَّقُوْا مضارع جمع مذکر حاضر تَصَدُّقٌ مصدر ہے اور اگر تم صدقہ کرو۔ خیرات کرو۔ معاف کر دو خَيْرٌ لَّكُمْ وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۔ اِنْ جازمہ كُنْتُمْ ماضی جمع مذکر حاضر تَعْلَمُوْنَ



Marfat.com

مضارع جمع مذکر حاضر (عَلِمَ یَعْلَمُ عِلْمًا) اور اگر تم نادار مقروض کو سرے سے معاف ہی کر دو تو یہ بات تمہارے لئے بہت بہتر ہے اگر تمہیں اس بات کا علم ہوتا کہ یہ امر کس قدر اجر عظیم اور احسان جزیل کا باعث ہے۔

وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْهِ اِلَی اللّٰهِ۔ وَاتَّقُوْا امر جمع مذکر حاضر (اِتِّقَاءٌ) افتعال۔ اس کا مادہ تقویٰ ہے اور اس دن سے ڈرتے رہو۔ تُرْجَعُوْنَ مضارع مجہول جمع مذکر حاضر (رَجَعَ یَرْجِعُ رَجْعًا رُجُوْعًا) فِیْهِ۔ فِیْ جارہ ضمیر واحد مذکر غائب مجرور۔ اِلَی اللّٰهِ اللہ کی طرف کہ جس دن (قیامت کے دن) تم اللہ کے پاس لوٹائے جاؤ گے۔

ثُمَّ تُوَفّٰی۔ ثُمَّ پھر تُوَفّٰی مضارع مجہول واحد مؤنث (وَفّٰی یُوَفِّیْ تَوْفِیَةً) اس کا مادہ وفی ہے جس کے معنی پورا کرنا، مکمل کرنا کے ہیں۔

کُلُّ نَفْسٍ مَّا کَسَبَتْ۔ کُلُّ نَفْسٍ ہر نفس کو مَا کَسَبَتْ ماضی واحد مؤنث (کَسَبَ یَکْسِبُ کَسْبًا) پھر ہر نفس کو جو اس نے کمایا پورا پورا دیا جائیگا

وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ۔ هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب یُظْلَمُوْنَ مضارع مجہول جمع مذکر غائب (ظَلَمَ یَظْلِمُ ظُلْمًا) اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ یعنی اس دن سے ڈرو جس میں تم اللہ کے پاس لوٹائے جاؤ گے پھر انسان کو جو کچھ اس نے کمایا اور عمل کیا اس کی پوری پوری جزا دی جائے گی اور اس میں کسی قسم کی کمی نہیں کی جائے گی۔ یہ آیتِ کریمہ ایک جامع آیت ہے جس میں تمام بنی نوع انسان کو متنبہ کیا گیا ہے کہ تمہیں بالضرور اللہ کے پاس حاضر ہونا ہے اور وہاں انہیں اپنے اعمال کا صلہ اور بدلہ دیا جائے گا اس لئے اس دار العمل میں نیک اعمال سے کام لو تاکہ کل قیامت کو اس کا صلہ حاصل کر سکو یہ آیت



Marfat.com

کریمہ اس امر پر بھی دلالت کرتی ہے کہ ثواب وعقاب کا تعلق کسب اعمال کے ساتھ متعدد روایات سے پتہ چلتا ہے کہ یہ آخری آیت ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ حافظ ابن کثیر نے لکھا ہے کہ اس آیت کے نزول کے نو دن بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رخصت ہو گئے۔ آیت ۲۶۱ سے انفاقِ مال، صدقات وخیرات کا ذکر شروع ہوا، آیت نمبر ۲۷۴ تک بتفصیل مال کے مصرف اور مستحقین صدقات کا بیان ہے اور بتایا کہ مال کو کس طرح اور کن لوگوں پر صرف کیا جائے۔ آیت نمبر ۲۷۵ سے آیت ۲۸۰ تک ربوٰا کا بیان ہے اور اسے ایک جرمِ عظیم قرار دیا ہے۔ آیت نمبر ۲۸۱ میں لوگوں کو متنبہ کرنے کے لئے ایک اصول بیان کیا گیا ہے۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ۭ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ۠ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـــًٔا ۭ فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ۭ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاۗءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ۭ وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَاۗءُ اِذَا مَا دُعُوْا ۭ وَلَا تَسْـَٔـــُوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ ۭ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰٓى اَلَّا تَرْتَابُوْٓا اِلَّآ اَنْ



Marfat.com

تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ۗ وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ۠ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ ۭ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| يَاَيُّهَا | الَّذِيْنَ | اٰمَنُوْٓا | اِذَا | تَدَايَنْتُمْ |
| اے وہ | لوگو جو | ایمان لائے ہو | جب | تم معاملہ کرو |
| بِ دَيْنٍ | اِلٰى | اَجَلٍ | مُّسَمًّى | فَاكْتُبُوْهُ |
| ساتھ قرض کے | (تک) | وقت | مقرر تک | پس لکھ لو اسکو |
| وَلْ يَكْتُبْ | بَّيْنَكُمْ | كَاتِبٌ | بِ الْعَدْلِ | وَلَا يَاْبَ |
| اور چاہیے کہ لکھے | درمیان تمہارے | لکھنے والا | ساتھ انصاف کے | اور نہ انکار کرے |
| كَاتِبٌ | اَنْ يَّكْتُبَ | كَمَا | عَلَّمَهُ | اللّٰهُ |
| کاتب | یہ کہ لکھے | جیسا کہ | سکھایا اسکو | اللہ نے |
| فَلْ يَكْتُبْ | وَلْ | يُمْلِلِ | الَّذِيْ | عَلَيْهِ |
| پس چاہیئے کہ لکھے | اور چاہیئے | املا کراتے لکھوائے | وہ شخص کہ | اوپر اسکے ہے |
| الْحَقُّ | وَلْ يَتَّقِ | اللّٰهَ | رَبَّهٗ | وَلَا |
| حق | اور چاہیئے کہ ڈرے | اللہ سے | پروردگار اپنے سے | اور نہ |
| يَبْخَسْ | مِنْهُ | شَيْـًٔا | فَاِنْ | كَانَ |
| کم کرے | اس سے | کچھ بھی | پس اگر | ہو |
| الَّذِيْ | عَلَيْهِ | الْحَقُّ | سَفِيْهًا | اَوْ ضَعِيْفًا |
| وہ | کہ اوپر اسکے ہے | حق | کم عقل | یا ناتوان |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اَوْ لَا | يَسْتَطِيْعُ | اَنْ يُّمِلَّ | هُوَ | فَ لْ |
| یا نہیں | استطاعت رکھتا | یہ کہ املا کرائے | وہ | پس چاہیئے |
| يُمْلِلْ | وَلِيُّهٗ | بِ الْعَدْلِ | وَاسْتَشْهِدُوْا | شَهِيْدَيْنِ |
| کہ لکھوائے | والی اسکا | ساتھ انصاف کے | اور گواہ بناؤ | دو گواہ |
| مِنْ رِّجَالِكُمْ | فَ اِنْ | لَّمْ | يَكُوْنَا | رَجُلَيْنِ |
| مردوں اپنے سے | پس اگر | نہ | ہوں | دو مرد |
| فَ رَجُلٌ | وَّامْرَاَتٰنِ | مِمَّنْ | تَرْضَوْنَ | مِنَ |
| پس ایک مرد | اور دو عورتیں | ان میں سے | کہ پسند کرتے ہو تم | (سے) |
| الشُّهَدَآءِ | اَنْ تَضِلَّ | اِحْدٰىهُمَا | فَ تُذَكِّرَ | اِحْدٰىهُمَا |
| گواہوں سے | یہ کہ بھول جائے | ایک ان میں سے | پس یاد دلائے | ایک ان دو میں سے |
| الْاُخْرٰى | وَلَا يَاْبَ | الشُّهَدَآءُ | اِذَا مَا | دُعُوْا |
| دوسری کو | اور نہ انکار کریں | شاہد | جب وہ | بلائے جائیں |
| وَ لَا | تَسْئَمُوْٓا | اَنْ | تَكْتُبُوْهُ | صَغِيْرًا |
| اور نہ | کاہلی کرو | یہ کہ | لکھو اسکو | چھوٹا ہو (معاملہ) |
| اَوْ | كَبِيْرًا | اِلٰى | اَجَلِهٖ | ذٰلِكُمْ |
| یا | بڑا | (تک) | وقت اسکے تک | یہ (بات) |
| اَقْسَطُ | عِنْدَ | اللّٰهِ | وَ اَقْوَمُ | لِ |
| بہت انصاف والی ہے | نزدیک | اللہ کے | اور بہت سیدھا کرنیوالی ہے | واسطے |
| الشَّهَادَةِ | وَ اَدْنٰى | اَلَّا | تَرْتَابُوْٓا | اِلَّا |
| شہادت کے | اور بہت نزدیک ہے کہ نہ | | شک میں پڑو تم | مگر |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اَنْ تَكُوْنَ | تِجَارَةً | حَاضِرَةً | تُدِيْرُوْنَهَا | هَا |
| یہ کہ ہو | تجارت | دست بدست | کہ پھراتے ہو تم | اسکو |
| بَيْنَكُمْ | فَلَيْسَ | عَلَيْكُمْ | جُنَاحٌ | اَلَّا |
| درمیان اپنے | پس نہیں | اوپر تمہارے | گناہ | یہ کہ نہ |
| تَكْتُبُوْهَا | وَاَشْهِدُوْا | اِذَا | تَبَايَعْتُمْ | وَلَا |
| لکھو اسکو | اور شاہد بنالو | جب | لین دین کرو | اور نہ |
| يُضَآرَّ | كَاتِبٌ | وَلَا | شَهِيْدٌ | وَاِنْ |
| ضرر پہنچایا جائے | کاتب کو | اور نہ | گواہ کو | اور اگر |
| تَفْعَلُوْا | فَاِنَّهٗ | فُسُوْقٌ | بِكُمْ | وَاتَّقُوا |
| کرو تم یہ | پس بیشک وہ | فسق و گناہ ہے | ساتھ تمہارے | اور ڈرتے رہو |
| اللّٰهَ | وَيُعَلِّمُكُمُ | اللّٰهُ | وَاللّٰهُ | بِكُلِّ |
| اللہ سے | اور سکھاتا ہے تم کو | اللہ | اور اللہ | ساتھ ہر |

| | |
|---|---|
| شَيْءٍ | عَلِيْمٌ |
| چیز کے | جاننے والا ہے |

ہے ایمان والو جب ادھار کا معاملہ کسی مدتِ معین تک کرنے لگو تو اس کو لکھ لیا کرو اور لازم ہے کہ تمہارے درمیان لکھنے والا ٹھیک ٹھیک لکھے اور لکھنے والا لکھنے سے انکار نہ کرے جیسا کہ اللہ نے اسکو سکھا دیا ہے پس چاہیئے کہ وہ لکھ دے اور چاہیئے کہ وہ شخص لکھوائے جس کے ذمہ حق واجب ہے اور چاہیئے کہ وہ اپنے پروردگار اللہ سے ڈرتا رہے اور اس میں سے کچھ بھی کم نہ کرے۔ پھر اگر وہ جس کے ذمہ حق واجب ہے عقل کا کوتاہ ہو یا یہ کہ



Marfat.com

کمزور ہو اور اس قابل نہ ہو کہ وہ خود لکھوا سکے تو لازم ہے کہ اس کا کارکن ٹھیک ٹھیک لکھوا دے اور اپنے مردوں سے دو کو گواہ کر لیا کرو، پھر اگر دونوں مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ہوں، ان گواہوں میں سے جنہیں تم پسند کرتے ہو تاکہ ان دو عورتوں میں سے ایک دوسری کو یاد دلا دے اگر کوئی ایک ان دو میں سے بھول جائے اور گواہ جب بلائے جائیں تو انکار نہ کریں اور اس (معاملت) کو خواہ وہ چھوٹی ہو یا بڑی اس کی میعاد تک لکھنے سے اکتا نہ جاؤ، یہ کتابت اللہ کے نزدیک زیادہ سے زیادہ قرین عدل ہے اور شہادت کو درست تر رکھنے والی ہے اور زیادہ سزاوار اس کی کہ تم شبہ میں نہ پڑو بجز اس کے کہ کوئی سودا دست بدست ہو جسے تم باہم لیتے ہی رہتے ہو سو تم پر اس میں کوئی الزام نہیں کہ تم اسے نہ لکھو اور جب خرید و فروخت کرتے ہو (تب بھی) گواہ کر لیا کرو اور کسی کاتب اور گواہ کو نقصان نہ دیا جائے اور اگر (ایسا) کرو گے تو یہ تمہارے حق میں ایک گناہ (شمار) ہوگا اور اللہ سے ڈرتے رہو اور اللہ تمہیں سکھاتا ہے اور اللہ ہر چیز کا بڑا جاننے والا ہے۔" (۲۸۲)

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو۔

اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاكْتُبُوْهُ ۔ اِذَا کلمۂ شرط ظرف زمان، جب تَدَایَنْتُمْ ماضی جمع مذکر حاضر (تَدَایَنَ یَتَدَایَنُ تَدَایُنٌ) اسکا مادہ "دَین" ہے تم نے ایک دوسرے کو قرض دیا۔ بِدَیْنٍ قرض کے



Marfat.com

ساتھ۔ اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی۔ اَجَلٍ موصوف مُسَمًّی صفت : مرکب توصیفی۔ مدتِ مقررہ تک فَاکْتُبُوْہُ امر جمع مذکر (کَتَبَ یَکْتُبُ کِتَابَۃً) پس اس کو لکھ لیا کرو۔ یعنی اے اہلِ ایمان جب تم ادھار اور قرض کا کاروبار کرو تو مدت اور قرض کی رقم کو لکھ لیا کرو تاکہ آگے چل کر تمہارے درمیان جھگڑا نہ پیدا ہو۔

وَلْیَکْتُبْ بَّیْنَکُمْ کَاتِبٌ بِالْعَدْلِ ۔ وَ لْیَکْتُبْ۔ لام امر یَکْتُبُ مضارع واحد مذکر غائب اور چاہیئے کہ لکھے کَاتِبٌ اسم فاعل من الکتابۃ۔ بِالْعَدْلِ عدل و انصاف کے ساتھ، یعنی کاتب کو چاہیئے کہ دستاویز کو عدل و دیانتداری سے لکھے۔

وَلَا یَاْبَ کَاتِبٌ اَنْ یَّکْتُبَ کَمَا عَلَّمَہُ اللّٰہُ فَلْیَکْتُبْ ۔ لَا نہی۔ یَاْبَ مضارع واحد مذکر غائب (اَبٰی یَاْبٰی اِبَاءً) اور نہ انکار کرے۔ کَاتِبٌ اسم فاعل لکھنے والا اَنْ مصدریہ یَکْتُبُ مضارع واحد مذکر غائب، یہ کہ لکھے کَمَا کلمہ تشبیہ، عَلَّمَ۔ ماضی واحد مذکر غائب (عَلَّمَ یُعَلِّمُ تَعْلِیْمًا) ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب جیسے کہ اللہ نے اسے تعلیم دی۔ قرض کی دستاویز لکھنے سے کاتب کو انکار نہیں کرنا چاہیئے اور جو علم اللہ تعالیٰ نے اسے عطا کیا ہے اس کو کام میں لانا چاہیئے فَلْیَکْتُبْ۔ لام امر وجوب کے لئے مضارع واحد مذکر غائب، پس چاہیئے کہ لکھے

وَلْیُمْلِلِ الَّذِیْ عَلَیْہِ الْحَقُّ ۔ لام امر مضارع واحد مذکر غائب (اَمْلَلَ یُمْلِلُ اِمْلَالًا) اور چاہیئے کہ لکھوائے اَلَّذِیْ عَلَیْہِ الْحَقُّ جس کے ذمہ حق ہے اَمَلَّ و اَمْلٰی کے اصل معنی ملول ہونے کے ہیں اَمْلَلْتَ الکتاب یعنی کاتب پر یہ کام ڈالا یعنی کاتب پر کتابت کا کام ڈالا گیا۔



Marfat.com

وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ ۔ لام امر۔ مضارع واحد مذکر غائب (اتَّقٰی یَتَّقِیْ اتقاء) مادہ تقویٰ ہے۔ اور چاہیئے کہ وہ اپنے پروردگار اللہ سے ڈرتا رہے۔

وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا۔ فعل نہی واحد مذکر غائب (بَخَسَ یَبْخَسُ بَخْسًا) بخس کے معنی ہیں ظلم کے طور پر کسی چیز کا کم کرنا اور اس دستاویز میں سے کچھ بھی کم نہ کرے۔ یعنی کے ذمہ حق واجب ہے (مدیون) اسے چاہیئے کہ دستاویز لکھ دے اور لکھوا دے اور اللہ سے ڈرتے ہوئے دستاویز میں کسی قسم کی کمی وغیرہ نہ کرے۔

فَاِنْ كَانَ الَّذِیْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ ۔ فَاِنْ شرطیہ پس اگر كَانَ فعل ماضی واحد مذکر غائب اَلَّذِیْ وہ عَلَيْهِ الْحَقُّ جس کے ذمے حق ہے۔ جو لکھوانے کا ذمہ دار ہے سَفِيْهًا کم عقل، ناقص العقل اَوْ ضَعِيْفًا یا کمزور ضعیف کا اطلاق نابالغ اور بہت بوڑھے دونوں پر ہوتا ہے۔ اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ یا وہ استطاعت نہ رکھتا ہو۔ فعل نہی واحد مذکر غائب (اِسْتَطَاعَ یَسْتَطِيْعُ اِسْتَطَاعَةً)

اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ۔ اَنْ ناصبہ یہ کہ يُمِلُّ مضارع واحد مذکر غائب هُوَ ضمیر واحد مذکر غائب کہ وہ خود املا کرائے فَلْيُمْلِلْ لام امر مضارع واحد مذکر غائب۔ پس چاہیئے کہ لکھوائے وَلِيُّ والی مختار هٗ ضمیر کا مرجع اَلَّذِیْ عَلَيْهِ الْحَقُّ یعنی مدین ہے یہاں ولی سے مراد ولی شرعی ہے۔ بِالْعَدْلِ عدل کے ساتھ بغیر کمی بیشی کے اگر جس کے ذمے حق ہے یعنی مدیون ضعیف العقل یا نوعمر یا بہت بوڑھا ہو اور وہ خود



Marfat.com

نہیں لکھوا سکتا تو اس صورت میں اس کا شرعی ولی اور وکیل اس کی طرف سے عدل کے ساتھ دستاویز لکھوائے۔

وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۔ وَاسْتَشْهِدُوا امر جمع مذکر (اِسْتَشْهَدَ يَسْتَشْهِدُ اِسْتِشْهَاد) اور تم گواہ بناؤ۔ شَهِيْدَيْنِ تثنیہ شہید کا۔ اور تم گواہ بناؤ دو گواہ مِنْ رِّجَالِكُمْ۔ رجال جمع واحد رجل، كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر۔ اور تم اپنے مردوں میں سے دو گواہ بنا لیا کرو۔

فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ۔

فَاِنْ پس اگر لَمْ يَكُوْنَا مضارع نفی جحد بلم تثنیہ مذکر غائب (كَانَ يَكُوْنُ كَوْنًا) رَجُلَيْنِ تثنیہ واحد رجل پس اگر دونوں مرد نہ ہوں فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ تثنیہ واحد امْرَاَةٌ پس ایک مرد اور دو عورتیں مِمَّنْ۔ من مَنْ ان میں سے تَرْضَوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر (رَضِيَ يَرْضٰى رِضًى) مِنَ الشُّهَدَآءِ واحد شَاهِد۔ یعنی اگر دونوں مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ان گواہوں میں سے جنہیں تم پسند کرتے ہو۔

اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا ۔ اَنْ تَضِلَّ مضارع واحد مؤنث غائب (ضَلَّ يَضِلُّ ضَلَالًا) طریقِ مستقیم سے انحراف کا نام ضلال ہے۔ عمداً ہو یا سہواً تھوڑا ہو یا بہت۔ اِحْدٰىهُمَا ان میں سے ایک تاکہ اگر ایک بھول جائے۔

فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى۔ مضارع واحد مؤنث غائب (ذَكَّرَ يُذَكِّرُ تَذْكِيْرًا) اس کے ذکر کا اعادہ کرے۔ یاد دلائے اَلْاُخْرٰى آخر کی تانیث ہے یعنی اگر ان میں سے ایک بھول جائے تو ان دونوں میں سے ایک دوسری کو یاد دلائے۔ شہادت میں دو گواہوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی



Marfat.com

ضروری ہے۔ یہاں ایک مرد کی جگہ دو عورتوں کی شہادت رکھی گئی اور اس کی وجہ بھی بتا دی کہ ایسے معاملات میں چونکہ ان سے بھول واقع ہو سکتی ہے اس لئے ایک کی کمی کو دوسری پوری کر دے بعض دیگر امور مثلاً ولادت بکارت، نسب وغیرہ میں عورت کی شہادت کو مرد کے برابر بلکہ اس پر ترجیح دی ہے۔

وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَآءُ إِذَا مَا دُعُوا۔ وَلَا يَأْبَ فعل نہی مضارع واحد مذکر غائب۔ مصدر اَبَاءٌ اور انکار نہ کریں الشُّهَدَآءُ واحد شاهد گواہ۔ اِذَا ظرف زمان (جب) دُعُوْا ماضی مجہول جمع مذکر غائب (دَعَا يَدْعُوْا دَعْوَةٌ) اور انکار نہ کریں گواہ جب بلائے جائیں۔

وَلَا تَسْئَمُوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ۔ وَلَا تَسْئَمُوْا فعل نہی مضارع جمع مذکر حاضر (سَاَمَ يَسْاَمُ سَاْمَةٌ سَآمَةٌ ملول ہونے اور اکتانے کے ہیں) تم کاہلی نہ کرو سستی نہ کرو۔ اَنْ جازمہ تَكْتُبُوْهُ مضارع جمع مذکر حاضر (كَتَبَ يَكْتُبُ كِتَابَةً) اسے لکھنے میں صَغِيْرًا (تھوڑا ہو) اَوْ (یا) كَبِيْرًا (بہت) اِلٰٓى اَجَلِهٖ وقتِ مقررہ تک یعنی قرض تھوڑا ہو یا زیادہ اس کے وقتِ مقررہ تک اسے لکھنے میں کاہلی نہ کرو۔

ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ۔ ذَا اسم اشارہ كُمْ ضمیر جمع حاضر ای ذٰلِكَ الْاَمْرُ الْكِتَابَةِ (یہ کتابت کا معاملہ) اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ افعل التفضیل زیادہ عدل والی اس کا مادہ قِسْطٌ ہے بمعنی عدل اور قَسْطٌ قاف پر فتح سے اس کے معنی جور و ظلم کے ہیں یہ اضداد میں سے ہے۔

وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ۔ افعل التفضیل من القیام (قَامَ يَقُوْمُ قِيَامًا) اور شہادت



Marfat.com

کو زیادہ درست رکھنے والی۔

وَاَدْنٰٓى اَلَّا تَرْتَابُوْٓا ۔ اَدْنٰى افعل التفضیل (دَنٰى يَدْنِيْ دَنِيٌّ) زیادہ قریب۔ اَلَّا۔ اَنْ۔ لَا یہ کہ نہ تَرْتَابُوْا مضارع جمع مذکر حاضر۔ افتعال (اِرْتِيَابٌ يَرْتَابُ اِرْتِيَابٌ) اور یہ زیادہ قریب ہے کہ تم شبہ میں نہ پڑو۔ یعنی قرض کی صورت میں یہ کتابت کا حکم اللہ کے نزدیک عدل و انصاف کے زیادہ قریب اور شہادت میں نسیان سے بچانے کے لئے زیادہ درست اور قرض کی مقدار اور میعاد میں شک وشبہ سے بچانے کے لئے قریب ترین صورت ہے۔

اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ ۔ اِلَّا کلمہ استثناء مگر اَنْ تَكُوْنَ (یہ کہ ہو) اَنْ ناصبہ تَكُوْنَ مضارع واحد مؤنث غائب (كَانَ يَكُوْنُ كَوْنًا)۔ تِجَارَةً حَاضِرَةً دست بدست لین دین۔ نقد سودا ہو۔ تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ مضارع جمع مذکر حاضر (اَدَارَ يُدِيْرُ اِدَارَةً) چلانا پھیرنا هَا ضمیر واحد مؤنث تجارت کی طرف راجع ہے مگر یہ کہ تجارت دست بدست ہو جسے تم آپس میں جاری رکھتے ہو۔

فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ۔ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ (پس نہیں ہے تم پر) لَيْسَ فعل منفی جُنَاحٌ حرف نقصان اَلَّا (اَنْ۔ لَا) یہ کہ نہ تَكْتُبُوْهَا مضارع جمع مذکر حاضر هَا ضمیر واحد مؤنث غائب راجع الی التجارۃ کہ تم لکھواسکو۔ پس اس صورت میں (دست بدست تجارت میں) تم پر کوئی الزام اور حرج نہیں ہے کہ تم اسے نہ لکھو۔

وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ۪ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ ۚ ۔ وَاَشْهِدُوْا امر جمع مذکر (شَهِدَ يَشْهَدُ شَهَادَةً) اور گواہ ٹھہراؤ۔ اِذَا کلمہ شرط ظرف



Marfat.com

زمان (جب) تَبَايَعْتُمْ ماضی جمع مذکر حاضر (تَبَايَعَ يَتَبَايَعُ تَبَايُعٌ) اس کا مادہ بیع ہے اور جب تم نے باہم خرید و فروخت کی تو گواہ ٹھہرالو۔ وَلَا يُضَآرَّ فعل نہی واحد مذکر غائب (ضَارَّ يُضَارُّ ضِرَارًا باب مفاعلہ) ضرر پہنچانا كَاتِبٌ دستاویز لکھنے والا وَلَا شَهِيْدٌ اور نہ گواہ کاتب اور شہید دونوں الکتابت اور الشہادۃ سے اسم فاعل ہیں اور لکھنے والے اور گواہ کو ضرر نہ پہنچایا جائے۔

وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌ بِكُمْ۔ وَاِنْ اور اگر تَفْعَلُوْا مضارع جمع مذکر حاضر (فَعَلَ يَفْعَلُ فِعْلًا) اور اگر (ایسا) کرو گے فَاِنَّهٗ پس تمہارا ایسا کرنا فُسُوْقٌ مصدر (فَسَقَ يَفْسُقُ فُسُوْقٌ) عہد کا توڑنا۔ حدودِ الٰہی سے تجاوز کرنا یعنی اگر تم (ایسا) کرو گے تو یہ امر تمہارے لئے فسق اور حدودِ الٰہی سے تجاوز کرنے کا باعث ہوگا۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ امر جمع مذکر (اِتَّقٰى يَتَّقِيْ اِتِّقَاءً) اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ مضارع واحد مذکر غائب (عَلَّمَ يُعَلِّمُ تَعْلِيْمٌ) كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر اور اللہ تمہیں تعلیم دیتا ہے وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ۔ عَلِيْمٌ بروزنِ فعیل علم سے مبالغہ کا صیغہ ہے اور اللہ ہر چیز کا خوب جاننے والا ہے یعنی اللہ سے ڈرتے رہو اور اللہ تمہیں ایسا علم عطا کرتا ہے جو سعادتِ دارین کا باعث ہے اور وہ ہر چیز کے انجام و مصالح کو اچھی طرح جانتا ہے۔

وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ۭ فَاِنْ



Marfat.com

اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِى اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ ۔ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ۔ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ۔ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ اِنْ | كُنْتُمْ | عَلٰى سَفَرٍ | وَّلَمْ تَجِدُوْا | كَاتِبًا |
| اور اگر | ہو تم | اوپر سفر کے | اور نہ پاؤ تم | لکھنے والا |
| فَرِهٰنٌ | مَّقْبُوْضَةٌ | فَ اِنْ | اَمِنَ | بَعْضُكُمْ |
| پس رہن ہے | قبضہ کی ہوئی | پس اگر | امین جانے | بعض تمہارا |
| بَعْضًا | فَ لْ يُؤَدِّ | الَّذِىْ | اؤْتُمِنَ | اَمَانَتَهٗ |
| بعض کو | پس چاہیئے کہ ادا کرے | وہ شخص | کہ امین جانا گیا ہے | امانت اسکی کو |
| وَ | لْ يَتَّقِ | اللّٰهَ | رَبَّهٗ | وَ لَا |
| اور | چاہیئے کہ ڈرے | اللہ | پروردگار اپنے | اور نہ |
| تَكْتُمُوا | الشَّهَادَةَ | وَ مَنْ | يَّكْتُمْهَا | فَ اِنَّهٗ |
| چھپاؤ | گواہی کو | اور جو کوئی | چھپائے اسے | پس بیشک وہ |
| اٰثِمٌ | قَلْبُهٗ | وَ اللّٰهُ | بِ مَا | تَعْمَلُوْنَ |
| گنہگار ہے | دل اسکا | اور اللہ | ساتھ اس چیز کے | تم کرتے ہو |
| عَلِيْمٌ | جاننے والا ہے | | | |

"اور اگر تم سفر میں ہو اور کوئی کاتب نہ پاؤ تو رہن رکھنے کی چیزیں ہی جو قبضہ میں دیدی جائیں اور تم میں سے کوئی کسی اور پر اعتبار رکھتا ہے تو جس کا اعتبار کیا گیا ہے اسے چاہیئے کہ دوسرے کی امانت (کا حق) ادا کرے اور چاہیئے کہ اللہ (یعنی) اپنے پروردگار سے ڈرتا رہے، اور گواہی کو



Marfat.com

مت چھپاؤ اور جو کوئی اسے چھپائے گا اس کا قلب گنہ گار ہوگا اور تم جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ اس کا بڑا جاننے والا ہے۔" (۲۸۳)۔

## تشریحات لغوی و تفسیری مطالب

وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ اور اگر تم سفر میں ہو

وَّلَمْ تَجِدُوْا نفی جحد بلم جمع مذکر مخاطب (وَجَدَ يَجِدُ وِجْدَانٌ) اور نہ پاؤ۔

كَاتِبًا لکھنے والا۔

فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ۔ رِهٰنٌ واحد رَهْنٌ وہ چیز جو بطور ضمانت دی جائے مَقْبُوْضَةٌ مفعول (قَبَضَ يَقْبِضُ قَبْضًا) اور اگر تم حالتِ سفر میں ہو اور کاتب دستیاب نہ ہو تو رہن رکھنے کی چیزیں ہی قبضہ میں دیدی جائیں۔

فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ۔ فَاِنْ اَمِنَ ماضی واحد مذکر غائب مصدر اَمْنٌ ہے اس کے معنی نفس کی طمانیت اور خوف کے جاتے رہنے کے ہیں۔ پس اگر تم سے ایک دوسرے کا اعتبار کرے فَلْيُؤَدِّ لام امر يُؤَدِّ مضارع واحد مذکر غائب (اَدَّ يُؤَدِّ تَادِيَةً) پس چاہیئے کہ ادا کرے اَلَّذِيْ وہ شخص اؤْتُمِنَ ماضی مجہول واحد مذکر غائب مصدر اِئْتِمَانٌ جس کا اعتبار کیا گیا اَمَانَتَهٗ اپنی امانت کو۔

وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ لام امر يَتَّقِ مضارع واحد مذکر غائب (اِتَّقَ يَتَّقِ اِتِّقَاءً) اور چاہیئے کہ اللہ سے جو اس کا رب ہے ڈرتا رہے۔



Marfat.com

پس اگر قرض دینے والے کو مقروض پر اعتماد ہو اور اس سے رھن اور ضمانت نہ لے تو اسے چاہیئے کہ وہ امانت اور قرض کو ادا کر دے اور حقوقِ امانت کی رعایت میں اللہ سے ڈرتا رہے

وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ، وَمَنْ يَكْتُمْهَا۔ فعل نہی جمع مذکر حاضر (كَتَمَ يَكْتُمُ كِتْمَانٌ) اور شہادت کو نہ چھپاؤ وَمَنْ يَكْتُمْهَا اور جو شخص اسے چھپاتا ہے يَكْتُمُ مضارع واحد مذکر غائب هَا ضمیر کا مرجع الشهادة ہے۔

فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ۔ اِثْمٌ۔ اِثْمٌ سے اسم فاعل واحد مذکر گنہگار۔ پس بیشک اس کا دل گنہگار ہے تمام حسنات اور سیئات ایمان و کفر کا تعلق قلب سے ہے کِتمان شہادت کا تعلق بھی قلب سے ہی ہے اسلئے یہ گناہ کبیرہ اور اعظم الذنوب میں سے ہے مطلب یہ ہے کہ جب تمہیں ادائے شہادت کے لئے طلب کیا جائے تو اسے مت چھپاؤ اس لئے کہ شہادت کا کتمان بہت بڑا گناہ ہے اور قلب کو گنہگار بناتا ہے قلب کی تخصیص اس لئے کی گئی کہ یہ رئیس الاعضاء ہے۔ اِذَا صَلَحَ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، وَاِذَا فَسَدَ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ (الحدیث)۔ (جب یہ درست ہو تمام جسم درست رہتا ہے اور جب اس میں خرابی پیدا ہو جائے تو تمام جسم میں خرابی بھر جاتی ہے)۔

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اسے اچھی طرح جاننے والا ہے اپنے بندوں کی کوئی چیز اس پر مخفی نہیں ہے۔

آیت نمبر ۲۸۲ اور ۲۸۳ میں لین دین۔ قرض اور شہادت کے قواعد



Marfat.com

و احکام بیان کئے گئے ہیں آیت نمبر ۲۸۲ جو قرآن مجید کی طویل ترین آیت ہے اس میں مالی معاملات کے لئے تقریباً اٹھارہ احکام بیان کئے گئے ہیں.
مثلاً لین دین میں ہر چھوٹے بڑے معاملہ کو تحریری شکل میں لانا۔ قابلِ اعتماد گواہ ۔ دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت میعاد اور رقم کا تعین وغیرہ۔

آیت نمبر ۲۸۳ میں بتایا کہ اگر سفر میں دستاویز نہ تیار ہو سکتی ہو تو ضمانت کے طور پر کسی چیز کا گروی رکھنا ہوگا۔ شہادت دینا۔ شہادت نہ دینے کو گناہِ عظیم قرار دیا۔ رہان مقبوضہ کی شرط سفر کے ساتھ مختص نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض لینے پر خود اپنی زرہ یہودی کے پاس رہن رکھی تھی حالانکہ آپ سفر میں نہ تھے۔ حضرت انس سے روایت ہے کہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توفی و درعۃ مرھونۃ عند یھودی علی ثلثین وثقا من شَعِیْرٍ رھنھا قوۃ لاھلھا۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے اور آپؐ کی زرہ ایک یہودی کے پاس تیس وسق جو پر رہن تھی جو آپؐ نے اپنے اہل کے گزارہ کے لئے لئے تھے۔ اس حدیث سے آپ کی زندگی پر روشنی پڑتی ہے کہ آپ کس طرح زندگی بسر کرتے تھے آپؐ کے پاس کئی لاکھ کا خراج آتا لیکن آپؐ نے اپنی ذات کے لئے اس میں سے کچھ بھی نہ رکھا۔

آیت نمبر ۲۸۲ میں تمام احکام بیان کرنے کے بعد اطاعت و تقویٰ کی تعلیم دی گئی اور اسم ذات کا تین بار تکرار کیا گیا۔ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ۔ وَیُعَلِّمُکُمُ اللّٰہُ۔ وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ تاکہ احکامِ الٰہی کی بجا آوری کے لئے



Marfat.com

اس میں مکمل آمادگی پیدا ہو جائے۔ علاوہ ازیں۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ۔ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ کے اکٹھے لانے سے اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ تقویٰ اور علم کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ دراصل علم کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ کسبی علم۔ ۲۔ وہبی علم۔

کسبی علم تعلیم و تعلّم اور مذاکرہ و مباحثہ سے حاصل ہوتا ہے اور وہبی علم کا حصول تقویٰ اور عملِ صالح کے ساتھ ہے۔ اس وہبی علم کو "علم اللدنی" بھی کہتے ہیں۔ فرمایا: (وَاٰتَيْنَاهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا) اس علم کا تقویٰ سے بہت گہرا تعلق ہے۔ امام شافعیؒ نے اپنے اشعار میں اسی طرف اشارہ کیا ہے:

شَكَوْتُ اِلٰى وَكِيْعٍ سُوْءَ حِفْظِىْ
فَاَرْشَدَنِىْ اِلٰى تَرْكِ الْمَعَاصِىْ
فَاَخْبَرَنِىْ بِاَنَّ الْعِلْمَ نُوْرٌ
وَنُوْرُ اللّٰهِ لَا يُهْدٰى لِعَاصِىْ

میں نے وکیع کے پاس اپنے سوءِ حفظ کی شکایت کی تو آپ نے مجھے معصیت کے چھوڑ دینے کی تلقین کی پس مجھے بتایا کہ بیشک علم نور ہے اور اللہ کا نور معصیت میں مبتلا کو نہیں عطا ہوتا۔

لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ۭ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِىْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ۭ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۭ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۣ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۣ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۡ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا



Marfat.com

لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَّسِينَا
أَوْ أَخْطَأْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ
مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۗ وَ
اغْفِرْ لَنَا ۗ وَارْحَمْنَا ۗ أَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| لِ اللّٰهِ | مَا فِي | السَّمٰوٰتِ | وَ مَا | فِي الْاَرْضِ |
| واسطے اللہ کے ہے | جو کچھ ہیچ | آسمانوں کے | اور جو کچھ | ہیچ زمین کے |
| وَ اِنْ | تُبْدُوْا | مَا فِيْ | اَنْفُسِ | كُمْ |
| اور اگر | ظاہر کرو | جو کچھ ہیچ | نفسوں | تمہارے کے ہے |
| اَوْ | تُخْفُوْهُ | يُحَاسِبْ | كُمْ | بِ هِ |
| یا | چھپاؤ اسے | حساب لے گا | تم سے | ساتھ اس کے |
| اللّٰهِ | فَيَغْفِرُ | لِ مَنْ | يَّشَآءُ | وَ يُعَذِّبُ |
| اللہ | پس بخشے گا | واسطے جس کے | چاہے | اور عذاب کریگا |
| مَنْ يَّشَآءُ | وَ اللّٰهُ | عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ | قَدِيْرٌ | اٰمَنَ |
| جس کو چاہے | اور اللہ | اوپر ہر چیز کے | قادر ہے | ایمان لایا |
| الرَّسُوْلُ | بِ مَا | اُنْزِلَ | اِلَيْ هِ | مِنْ |
| رسول | ساتھ اس چیز کے | کہ نازل کی گئی | طرف اس کے | (سے) |
| رَّبِّ هٖ | وَالْمُؤْمِنُوْنَ | كُلٌّ | اٰمَنَ | بِ اللّٰهِ |
| رب اسکے سے | اور اہل ایمان | ہر ایک | ایمان لایا | ساتھ اللہ |
| وَمَلٰٓئِكَتِهٖ | وَكُتُبِهٖ | وَرُسُلِهٖ | لَا نُفَرِّقُ | بَيْنَ |
| اور فرشتوں اسکے | اور کتابوں اسکی کے | اور رسولوں اسکی کے | نہیں فرق کرتے ہم | درمیان |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اَحَدٍ | مِنْ | رُّسُلِهٖ | وَ قَالُوْا | سَمِعْنَا |
| کسی کے | (سے) | رسولوں اسکے | اور کہا انہوں نے | سنا ہم نے |
| وَ اَطَعْنَا | غُفْرَانَكَ | رَبَّنَا | وَ اِلَيْكَ | الْمَصِيْرُ |
| اور اطاعت کی ہم نے | بخشش مانگتے ہیں تیری | اے رب ہمارے | اور طرف تیری | پھر کر جانا ہے |
| لَا يُكَلِّفُ | اللّٰهُ | نَفْسًا | اِلَّا | وُسْعَهَا |
| نہیں تکلیف دیتا | اللہ | کسی نفس کو | مگر | طاقت اسکی پر |
| لَهَا | مَا كَسَبَتْ | وَعَلَيْهَا | مَا اكْتَسَبَتْ | رَبَّنَا |
| واسطے اسکے ہے | جو کمایا اس نے | اور اوپر اسکے ہے | جو کمایا اس نے | اے ہمارے رب |
| لَا تُؤَاخِذْنَا | اِنْ | نَّسِيْنَا | اَوْ اَخْطَاْنَا | |
| نہ پکڑ ہم کو | اگر | بھول گئے ہم | یا خطا کی | ہم نے |
| رَبَّنَا | وَ لَا | تَحْمِلْ | عَلَيْنَا | اِصْرًا |
| اے رب ہمارے | اور نہ | رکھ | اوپر ہمارے | بوجھ |
| كَمَا | حَمَلْتَهٗ | عَلَى | الَّذِيْنَ | مِنْ |
| جیسا کہ | رکھا تو نے اسے | اوپر | ان لوگوں کے | جو |
| قَبْلِنَا | رَبَّنَا | وَ لَا | تُحَمِّلْنَا | مَا لَا |
| پہلے ہم سے (تھے) | اے رب ہمارے | اور نہ | اٹھوا ہم سے | وہ چیز نہیں |
| طَاقَةَ | لَنَا | بِهٖ | وَاعْفُ | عَنَّا |
| طاقت | واسطے ہمارے | ساتھ اسکے | اور معاف کر | ہم سے |
| وَاغْفِرْ | لَنَا | وَارْحَمْنَا | اَنْتَ | مَوْلٰنَا |
| اور بخش دے | واسطے ہمارے | اور رحم کر ہمکو | تو | آقا ہے ہمارا |



Marfat.com

| | | | |
|---|---|---|---|
| فَانْصُرْنَا | عَلَى | الْقَوْمِ | الْكَافِرِينَ |
| پس مدد دے ہمیں | اوپر | قوم | کافروں کے |

" اللہ ہی کی ملک ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور جو کچھ تمہارے نفسوں کے اندر ہے اگر تم اس کو ظاہر کردو یا اسے چھپائے رکھو بہرحال اللہ اس کا حساب تم سے لے گا پھر جسے چاہے گا بخش دے گا اور جسے چاہے گا عذاب دے گا اور اللہ ہر چیز پہ قدرت رکھنے والا ہے۔" (۲۸۴)۔

" پیغمبر ایمان لائے اس پر جو ان پر ان کے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا ہے اور مؤمنین (بھی) یہ سب ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے پیغمبروں پر ہم اس کے پیغمبروں میں باہم کوئی فرق بھی نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا اور ہم نے اطاعت کی ہم تیری مغفرت (طلب کرتے ہیں) اے ہمارے پروردگار اور تیری ہی طرف واپسی ہے۔" (۲۸۵)

" اللہ کسی کو ذمہ دار نہیں بناتا مگر اس کی بساط کے مطابق اسے ملے گا وہی جو کچھ اس نے کمایا اور اس پر پڑیگا وہی جو کچھ اس نے کمایا۔ اے ہمارے پروردگار ہم پر گرفت نہ کر اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں اے ہمارے پروردگار ہم پر بوجھ نہ ڈال جیسا تو نے ڈالا تھا ان لوگوں پر جو ہم سے پیشتر تھے۔ اے ہمارے پروردگار ہم سے وہ نہ اٹھوا جس کی برداشت ہم سے نہ ہو اور ہم سے درگزر کر اور ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم کر تو ہی ہمارا کارساز ہے سو ہم کو غالب کر کافر لوگوں پر۔" (۲۸۶)۔



Marfat.com

## تشریحاتِ لغوی وتفسیری مطالب

لِلّٰہِ لام تملیک (اللہ ہی کا ہے)۔
مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ کہ زمین میں ہے۔
وَاِنْ اور اگر۔
تُبْدُوْا مضارع جمع مذکر حاضر (اَبْدَأَ یُبْدِءُ اِبْدَاءٌ) ظاہر کرو۔
مَا فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ واحد نفس، جو تمہارے نفسوں اور دلوں میں ہے۔
اَوْ تُخْفُوْہُ ۔ اَوْ (یا) تُخْفُوْہُ مضارع جمع مذکر حاضر (اَخْفٰی یُخْفِیْ اِخْفَاءٌ) چھپاؤ اسے۔
یُحَاسِبْکُمْ بِہِ اللّٰہُ ۔ یُحَاسِبُ مضارع واحد مذکر غائب (حَاسَبَ یُحَاسِبُ مُحَاسَبَۃً) کُمْ ضمیر جمع مذکر مخاطب۔ تمہارا محاسبہ کریگا۔ بِہٖ (اس کے ساتھ اللہ) یعنی اگر تم اپنے دلوں برائیوں کو ظاہر کرو یا چھپاؤ اللہ کو اس کا علم ہے وہ اس کے مطابق تمہارا حساب لے گا۔
فَیَغْفِرُ مضارع واحد مذکر غائب (غَفَرَ یَغْفِرُ غُفْرَانٌ) پس وہ مغفرت کریگا۔
لِمَنْ یَّشَآءُ ۔ لِمَنْ جس کے لئے یَشَآءُ مضارع واحد مذکر غائب۔ (شَاءَ یَشَاءُ، مَشِیَّۃٌ) وہ چاہے۔



Marfat.com

وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ مضارع واحد مذکر غائب (عَذَّبَ يُعَذِّبُ تَعْذِيْبٌ) اور عذاب دیتا ہے مَنْ يَّشَآءُ جسے چاہے۔

وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ قَدِيْرٌ صفتِ مشبہ۔ قادر وہ ہے کہ اگر چاہے تو کرے نہ چاہے تو نہ کرے اور قدیر وہ ہے جو اقتضاءِ حکمت کے مطابق جو کچھ چاہیئے کرے اللہ کے علاوہ کسی غیر کی صفت میں "قدیر" کا لفظ بہت کم آتا ہے۔ (روح المعانی) یعنی جسے چاہے وہ معاف کرتا ہے اور جسے چاہے عذاب دیتا ہے وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے وہ تو "لَا يُسْاَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْاَلُوْنَ" (وہ جو کچھ کرتا ہے اس پر اس سے پوچھ گچھ نہیں کی جا سکتی اور باقی جو کچھ کرتے ہیں ان سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا)۔

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ ماضی واحد مذکر غائب (اٰمَنَ يُؤْمِنُ اِيْمَانًا) رسول ایمان لایا۔

بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ اس پر جو اس کے رب کی طرف سے اس پر نازل کی گئی۔ اُنْزِلَ ماضی مجہول واحد مذکر غائب (اَنْزَلَ يُنْزِلُ اِنْزَالٌ۔ باب افعال)۔ وَالْمُؤْمِنُوْنَ واحد مُؤْمِنٌ یعنی رسول ایمان لائے اس پر جو اس کے رب کی طرف سے نازل کی گئی اور مؤمن بھی۔

كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ۔ مَلَائِكَةٌ واحد ملك۔ كُتُبٌ واحد كتاب رُسُلٌ واحد رسول تینوں میں هٖ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع اللہ ہے یعنی نبی اور اس کی اتباع کرنے والے سب کے سب اللہ کی وحدانیت پر ایمان لاتے ہیں اور اس کے فرشتوں اور اسکی طرف سے نازل شدہ



Marfat.com

کتابوں اور اس کی طرف بھیجے گئے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں۔

لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۔ لَا نُفَرِّقُ فعل نہی جمع متکلم۔ رَفَرَّقَ يُفَرِّقُ تَفْرِيْقٌ) یعنی وہ کہتے ہیں کہ ہم اسکے رسولوں میں باہم تفریق نہیں کرتے۔ ہم سب کو برحق اور اللہ کے سچے رسول سمجھتے ہیں۔

وَقَالُوْا ماضی جمع مذکر غائب (قَالَ يَقُوْلُ قَوْلًا) اور وہ کہتے ہیں۔

سَمِعْنَا ماضی جمع متکلم۔ ہم نے سنا۔

وَاَطَعْنَا ماضی جمع متکلم (اَطَاعَ يُطِيْعُ اِطَاعَةً) ہم نے اطاعت کی۔

غُفْرَانَكَ ۔ غُفْرَانَ مصدر كَ ضمیر واحد مذکر حاضر۔

رَبَّنَا اے ہمارے پروردگار ہم تیری بخشش چاہتے ہیں۔

وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۔ اَلْمَصِيْرُ ظرف مکان، لوٹنے کی جگہ۔ ٹھکانہ۔ اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ ۔ فعل نہی واحد مذکر غائب (كَلَّفَ يُكَلِّفُ تکلیف)۔

نَفْسًا اِلَّا ۔ کسی نفس یا جان کو۔ اِلَّا کلمۂ استثناء (مگر)۔

وُسْعَهَا مصدر۔ وسعت۔ گنجائش۔ قدرت هَا ضمیر واحد مؤنث نفس کی طرف راجع ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر اسکی وسعت اور طاقت کے مطابق۔

لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا ۔ لَهَا (اس نفس کے لئے) هَا ضمیر واحد مؤنث کا مرجع نفس ہے۔ مَا كَسَبَتْ جو اس نے کمایا وَعَلَيْهَا اور اس پر ہے۔

مَا اكْتَسَبَتْ ماضی واحد مذکر غائب (اِكْتَسَبَ يَكْتَسِبُ اِكْتِسَابٌ)

کسب اور اکتساب دونوں کا استعمال بھلائی اور برائی ہر دو کے لئے



Marfat.com

ہو سکتا ہے۔ کسب اپنے اور دوسروں کے لئے بھی ہو سکتا ہے اکتساب صرف اپنے لئے ہوتا ہے یعنی ہر نفس کے لئے وہی جزا ہو گی جو اس نے نیکی کا کام کیا اور اس پر وہی سزا ہو گی جو اس نے برائی کمائی ہو گی۔

رَبَّنَا اے ہمارے پروردگار۔

لَا تُؤَاخِذْنَآ فعل نہی واحد مذکر حاضر (اَخَذَ یُؤَاخِذُ مُؤَاخَذَۃً) اے ہمارے پروردگار ہم پر گرفت نہ کر۔

اِنْ نَّسِیْنَآ ۔ اِنْ (اگر) نَّسِیْنَا ماضی جمع متکلم (نَسِیَ یَنْسٰی نِسْیَان) اگر ہم بھول جائیں۔

اَوْ اَخْطَاْنَا ۔ اَوْ (یا) اَخْطَاْنَا ماضی جمع متکلم (اَخْطَاءَ یُخْطِئُ اِخْطَاءً) (خطا کرنا) یا غلطی کریں۔ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا سے ایک جامع اور عظیم دعا کی تعلیم دی گئی ہے یعنی ہمیں اللہ تعالیٰ سے یہ التجا کرنا چاہیئے کہ اے ہمارے پروردگار نسیان یا خطا کی بنا پر ہم سے جو گناہ سرزد ہو جائیں ان پر گرفت نہ کر۔

رَبَّنَا اے ہمارے پروردگار۔

وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ فعل نہی واحد مذکر غائب (حَمَلَ یَحْمِلُ حَمْلًا) اے ہمارے پروردگار ہم پر بوجھ نہ ڈال۔

اِصْرًا کَمَا ۔ لغت میں اِصْر نقل اور شدت کو کہتے ہیں اس سے مراد سخت احکام جن کی تعمیل میں مشقت اٹھانا پڑے۔ کَمَا جیسے کہ۔

حَمَلْتَہٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۔ تو نے ڈالے ان لوگوں پر جو ہم سے پہلے تھے۔ یعنی اے ہمارے پروردگار ہم پر ایسے سخت احکام کا بوجھ نہ



Marfat.com

ڈال جیسے کہ ان لوگوں پر ڈالا گیا جو ہم سے پیشتر گزرے ہیں جیسے توبہ کے لئے قتلِ نفس وغیرہ۔

رَبَّنَا اے ہمارے پروردگار۔

وَلَا تُحَمِّلْنَا فعل نہی مضارع واحد مذکر حاضر (حَمَّلَ یُحَمِّلُ تَحْمِیْل) اور ہم سے نہ اٹھوا۔

مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ۔ مَا موصولہ لَا کلمہ نفی طَاقَةَ قدرت یعنی اے ہمارے پروردگار ہم سے نہ اٹھوا جس کی برداشت ہم سے نہ ہو ان تکالیف کو ہم برداشت نہ کر سکیں۔

وَاعْفُ امر واحد مذکر (عَفَی یَعْفُوْ عَفْوًا)۔

عَنَّا ہم سے درگزر کر۔ معاف کر دے۔

وَاغْفِرْ لَنَا امر واحد مذکر (غَفَرَ یَغْفِرُ غُفْرَان) اور ہم کو بخش دے۔

وَارْحَمْنَا امر واحد مذکر (رَحِمَ یَرْحَمُ رَحْمًا) اور ہم پر رحم کر۔

اَنْتَ مَوْلٰنَا۔ مَوْلٰی اس کا مادہ ولی ہے۔ مولیٰ۔ آقا۔ مالک۔ دوست ناصر و مددگار کے معنوں کے لئے آتا ہے۔

فَانْصُرْنَا امر واحد مذکر (نَصَرَ یَنْصُرُ نَصْرًا) تو نصرت عطا کر۔

عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۠ کافروں کی قوم پر۔ تو ہی ہمارا آقا اور کارساز ہے ہمیں کافر لوگوں پر غلبہ اور نصرت عطا کر۔

سورۂ بقرہ کی ان دو آخری آیات کی احادیث میں بہت فضیلت آئی ہے۔ بخاری شریف میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سورہ بقرہ کی دو آخری آیات کو ایک رات میں پڑھے وہ اسکے



Marfat.com

لئے کافی ہو جاتی ہیں۔

مسند احمد میں ہے کہ خواتیم سورہ بقرہ آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں۔ آیت نمبر ۲۸۵ میں ایمان کے چار ضروری ارکان کا ذکر ہے جو یہ ہے:

۱۔ ایمان باللہ۔

۲۔ ایمان بالملائکہ۔

۳۔ ایمان بالکتب۔

۴۔ ایمان بالرسل۔

اور آخر میں ایک جامع دعا ہے جس میں تین باتوں کا ذکر ہے:

اوّل: انسان سے خطا و نسیان کا سرزد ہونا۔

دوم: عہد شکنی

سوم: تکلیف مالا یطاق؛ استطاعت سے زیادہ تکلیف۔

ان تینوں امور سے عہدہ برا ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ نے تین دعائیں سکھائی ہیں۔ نسیان اور خطا کے مقابلے میں عفو کی درخواست۔ عہد شکنی کی سزا سے بچنے کے لئے دعائے مغفرت اور قضا و قدر کے مصائب سے بچنے کیلئے رحم کی درخواست ان تمام ادعیہ کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو کفار کے مقابلہ میں نصرت عطا کرے اور دنیا میں اسلام کا غلبہ قائم ہو۔



Marfat.com

## (۳) سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ مَدَنِیَّۃٌ (۸۹)

سورۃ البقرۃ کے بعد یہ دوسری بڑی سورۃ ہے اس سورۃ کا اکثر حصہ سورۃ البقرۃ کے بعد نازل ہوا۔ اس کا زمانہ نزول ۳ھ اور ۹ھ کے درمیان ہے اور اس سورۃ کے تیرھویں رکوع سے آخر سورۃ تک جنگ احد کا ذکر ہے جو ۳ھ میں ہوئی اس کے ابتدائی حصہ میں یمن کے شمالی علاقہ نجران کے عیسائی وفد اور ان کے ساتھ مباہلہ کا ذکر ہے جو ۹ھ کو پیش آیا لیکن قرآن کی اندرونی شہادت سے پتہ چلتا ہے کہ یہ آیات ۶ھ سے پہلے کی ہیں۔

### وجہ تسمیہ

اس سورۃ کا نام آلِ عمران ہے، مدینہ میں نازل ہوئی، اس میں دو سو آیات ہیں۔ عمران نام کے دو شخص گزرے ہیں ایک حضرت موسیٰؑ کے والد بزرگوار جن کے دو بیٹے موسیٰؑ و ہارونؑ ہیں۔ دوسرے حضرت مریم کے والد ماجد کا نام بھی عمران ہے اور ان کے بیٹے کا نام بھی ہارون ہے۔ جیسے کہ قرآن مجید میں ہے

یٰۤاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّ مَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِیًّا۔ سورہ آلِ عمران اور سورۃ بقرہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "الزہراوان" کے نام سے پکارا ہے "زہرا" کے معنی روشن و سفید کے ہیں۔ سورۃ بقرۃ میں زیادہ تر خطاب یہود سے تھا، اس میں عیسائیوں سے خطاب ہے اس سورت میں عیسیٰؑ پرستی اور عقیدۂ ابنیت کے بطلان کا بیان ہے سورۃ



Marfat.com

بقرۃ میں دین کی مدافعت کے لئے جنگ کی ضرورت بیان کی گئی تھی، اس میں بدر و اُحد کے واقعات کا ذکر ہے۔

## مضمون

اس سورۃ میں ارکانِ دین میں سے دو بڑے ارکان کا ذکر ہے۔ پہلا رکن عقیدۂ توحید کا اثبات اور دوسرا رکن مغازی اور جہاد فی سبیل اللہ کے بیان میں ہے۔

پہلے رکن یعنی عقیدۂ توحید میں اثبات توحید۔ نبوت، حقانیتِ قرآن اور بالخصوص عیسیٰ علیہ السلام کے عقیدۂ ابنیت کے رد کا بیان ہے۔ رکنِ ثانی میں غزوۂ بدر اور غزوہ احد کا ذکر ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو حق پر ثابت قدم رہنے کی وجہ سے نصرت عطا فرمائی اور غزوۂ احد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام پر عمل پیرا نہ ہونے کی وجہ سے انہیں پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ آخر میں تخلیقِ کائنات پر تفکر و تدبر کا حکم دیا۔ سورۃ کا خاتمہ اس عظیم آیت پر ہے۔

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ "اے اہلِ ایمان (خود) صبر کرو اور مقابلے میں صبر کرتے رہو اور محافظت کرو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم فلاح پالو۔"

## خلاصہ مطالب سورہ برکوعات

سورۃ آلِ عمران کے بیس رکوع ہیں، اور دو سو آیتیں ہیں۔

پہلے رکوع میں کتب سماوی اور بالخصوص قرآن کے برحق ہونے کے بیان کے بعد بتایا ہے کہ اس کتابِ ہدایت میں دو قسم کی آیات ہیں:

پہلی محکمات جو اصول دین پر مبنی ہیں۔



Marfat.com

دوسری متشابہات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے متنبہ کیا ہے کہ محکمات کو چھوڑ کر متشابہات کی پیروی نہ کی جائے۔ (آیت ۱-۹)۔

دوسرے رکوع میں غزوۂ بدر کا ذکر ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو باوجود قلّت تعداد اور بے سروسامانی کے فتح مبین عطا فرمائی اور اس واقعہ کو اہلِ بصیرت کے لئے عبرت قرار دیا اور بتایا کہ

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَام یعنی اسلام کے علاوہ اور کوئی راہِ ہدایت نہیں۔ (تا آیت ۲۰)

تیسرے رکوع میں اہلِ کتاب کی گمراہی اور ضلالت کا ذکر ہے کہ وہ اپنے مزعومات باطلہ پر کاربند ہیں جس کی وجہ سے ہم نے سیادت و اقتدار کی نعمت ان سے چھین لی۔ (تا آیت ۳۰)۔

چوتھا رکوع قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ سے شروع ہوا اور آلِ ابراہیم اور آلِ عمران کی فضیلت کے بیان کے بعد حضرت مریم کی والدہ کی نذر، مریم کی ولادت معبد کی خدمت کے لئے وقف کرنا حضرت زکریاؑ کا مریم کی کفالت، زکریاؑ کا اولاد کے لئے دعا اور حضرت یحییٰؑ کی ولادت کا بیان ہے۔ (تا آیت ۴۱)۔

پانچویں رکوع میں بطن مریم سے حضرت عیسیٰؑ کی ولادت، ان کے فضائل و معجزات اور دعوت توحید کا ذکر ہے۔ (تا آیت ۵۳)۔

چھٹے رکوع میں اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ کی آیت کے بعد نجرانی عیسائیوں کی ہٹ دھرمی کی وجہ سے دعوتِ مباہلہ کا بیان ہے۔ (تا آیت ۶۳)۔



Marfat.com

ساتویں رکوع میں بتایا ہے کہ تمام مذاہب کا اصل الاصول عقیدہ توحید ہے اور اہل کتاب کو دعوت دی گئی کہ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَیْنَنَا وَ بَیْنَکُمْ اور رکوع کے آخر میں انہیں متنبہ کیا گیا کہ لَمْ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ (تا آیت ۷۱).

آٹھویں رکوع میں اہلِ کتاب کی خیانت اور کتاب میں تحریف کا ذکر ہے. (تا آیت ۸۰).

نویں رکوع میں مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ کا ذکر ہے کہ تمام انبیاء نے آنے والے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اپنی امتوں کو مطلع کیا دینِ اسلام تمام انبیاء کا دین ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کے مصدق ہیں۔ (تا آیت ۹۱)

دسویں رکوع میں ملّتِ ابراہیمی کے اتباع کا حکم ہے۔ بیت اللہ کی فضیلت اور حج کا بیان ہے. (تا آیت ۱۰۱).

گیارہویں رکوع میں تقویٰ کی اہمیت امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا بیان ہے اور تفرقہ سے بچنے کا حکم دیا ہے. (آیت ۱۰۹).

بارہویں رکوع میں اہل ایمان کو خیرِ امت قرار دیتے ہوئے بتایا ہے کہ غیر مسلموں کو کسی صورت اپنا راز دان نہ بناؤ اور نہ ہی ان پر اعتماد کرو. (تا آیت ۱۲۰)

تیرھویں رکوع میں جنگِ بدر اور جنگِ احد کا ذکر ہے اور بتایا ہے مَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ. (تا آیت ۱۲۹).

چودھویں رکوع میں جنگ میں کامیابی کے اصولوں کا بیان ہے اور بتایا



Marfat.com

۱۴ وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ

(تا آیت ۱۴۳)

پندرہویں رکوع مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ سے شروع ہوتا ہے، اس میں بتایا گیا ہے کہ کتنی بڑی مصیبت کا سامنا ہی کیوں نہ کرنا پڑے مسلمانوں کو اجازت نہیں کہ اسلام کو چھوڑ کر کفر کا ساتھ دے۔ (تا آیت ۱۴۸)۔

سولھویں رکوع میں احد میں مسلمانوں کی طرف سے جو غلطی سرزد ہوئی تھی اس کا ذکر ہے اور بتایا کہ ہم نے تمہاری اس نادانستہ غلطی کو معاف کر دیا ہے۔ (تا آیت ۱۵۵)۔

سترھویں رکوع میں اہلِ ایمان اور منافقین کے مابہ الامتیاز امور کا بیان ہے۔ (تا آیت ۱۷۱)۔

اٹھارھویں رکوع میں بتایا ہے کہ اہلِ ایمان دشمن کی طاقت اور کثرت تعداد سے مرعوب نہیں ہوتا۔ اللہ کی نصرت اہلِ ایمان کے ساتھ ہوتی ہے۔ (تا آیت ۱۸۰)

انیسویں رکوع لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ سے شروع ہوتا ہے اس میں اہلِ کتاب کے کتمانِ حق اور ایذا رسول کا ذکر ہے (تا آیت ۱۹۰)۔

بیسویں رکوع میں تلقین دعا کے بعد اہلِ ایمان کو بتایا ہے کہ انجام کار کامیابی اہلِ ایمان کے لئے ہے سورت کا خاتمہ اس جامع اصول پر ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ (تا آیت ۲۰۰)۔



Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ۝١ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۝٢ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ
بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۝٣
مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۗ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ
اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝٤ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى
عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ۝٥ هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي
الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ۗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٦

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| الٓمّٓ | اَللّٰهُ | لَا | اِلٰهَ | اِلَّا |
| الف لام ۔ میم | اللہ | نہیں | کوئی معبود | مگر |
| هُوَ | الْحَيُّ | الْقَيُّوْمُ | نَزَّلَ | عَلَيْكَ |
| وہ | زندہ ہے | قائم رہنے والا | اتاری اسنے | اوپر تیرے |
| الْكِتٰبَ | بِالْحَقِّ | مُصَدِّقًا | لِّمَا | بَيْنَ يَدَيْهِ |
| کتاب | ساتھ حق کے | تصدیق کرنے والی | واسطے اس کے جو | آگے اسکے ہے |
| وَ | اَنْزَلَ | التَّوْرٰىةَ | وَالْاِنْجِيْلَ | مِنْ |
| اور | اتاری | تورات | اور انجیل | اس سے |
| قَبْلُ | هُدًى | لِّلنَّاسِ | وَاَنْزَلَ | الْفُرْقَانَ |
| پہلے (اگی) | ہدایت | واسطے لوگوں کے | اور اتاری (کتاب حق و باطل میں فرق کرنیوالی ہے) | |
| اِنَّ | الَّذِيْنَ | كَفَرُوْا | بِاٰيٰتِ | اللّٰهِ |
| تحقیق | جو لوگ کہ | کافر ہوئے | ساتھ نشانیوں | اللہ کے |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| لَهُمْ | عَذَابٌ | شَدِيدٌ | وَاللّٰهُ | عَزِيزٌ |
| واسطے ان کے | عذاب (ہے) | شدید | اور اللہ | غالب (ہے) |
| ذُوانْتِقَامٍ | | اِنَّ اللّٰهَ | لَا يَخْفٰى | عَلَيْهِ |
| صاحب۔ مالک بدلہ لینے والا | | تحقیق اللہ | نہیں پوشیدہ | اوپر اس کے |
| شَيْءٌ | فِي | الْاَرْضِ | وَلَا | فِي السَّمَآءِ |
| کوئی چیز | بیچ | زمین کے | اور نہیں | آسمان میں |
| هُوَ | الَّذِي | يُصَوِّرُكُمْ | | فِي |
| وہ | وہی ہے جو | صورتیں بناتا ہے تمہاری | | بیچ |
| الْاَرْحَامِ | كَيْفَ | يَشَآءُ | لَآ اِلٰهَ | اِلَّا |
| رحموں کے | جیسے | وہ چاہتا ہے | نہیں کوئی معبود | مگر |
| هُوَ | الْعَزِيزُ | الْحَكِيمُ | | |
| وہ | غالب ہے) | حکمت والا | | |

"الف۔لام۔میم (۱) اللہ وہ ہے کہ کوئی اللہ نہیں بجز اس کے زندہ (خدا ہے) سب کا سنبھالنے والا (خدا ہے) (۲) اس نے (یہ) کتاب آپ پر نازل کی ہے قطعیت کے ساتھ ان کی تصدیق کرنے والی جو اس سے پہلے آچکی ہیں اور اس نے اتارا تھا توریت اور انجیل کو (۳) (اس سے) پیشتر لوگوں کی ہدایت کے واسطے اور اس نے قرقان کو اتارا۔ بیشک جن لوگوں نے اللہ کی آیتوں سے کفر کیا ان کے لئے عذاب سخت ہے اور اللہ بڑا زبردست ہے بڑا بدلہ لینے والا ہے (۴) بیشک اللہ ایسا ہے کہ اس سے کوئی چیز چھپی نہیں رہتی نہ زمین میں اور نہ آسمان میں (۵) وہ وہی (خدا ہے) جو



Marfat.com

تمہاری صورت رحموں کے اندر بناتا ہے جس طرح وہ چاہتا ہے کوئی خدا نہیں بجز اس کے وہ بڑا زبردست ہے بڑا حکمت والا ہے۔ (۶)"

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

الٓمّٓ ① حروفِ مقطعات ہیں یہ حروفِ تہجی کی طرح الگ مفرد پڑھے جاتے ہیں۔ (الف لام میم) حروف مقطعات قرآن مجید کی ۲۹ سورتوں کے آغاز میں آئے ہیں۔ قرآن مجید کی کل سورتیں ۱۱۴ ہیں جن میں ۸۶ مکی اور ۲۸ مدنی ہیں۔ سورتوں کے آغاز میں آنے والے حروفِ مقطعات کی تعداد ۱۴ ہے جبکہ عربی حروف تہجی ۲۸ ہیں گویا یہ کُل حروفِ تہجی کا نصف ہیں وہ ۱۴ حروف یہ ہیں:

ا۔ ح۔ ر۔ س۔ ص۔ ط۔ ع۔ ق۔ ک۔ ل۔ م۔ ن۔ ہ۔ ی۔ انہیں حروفِ نورانی بھی کہا جاتا ہے ان میں سے ق۔ ن۔ ی کے علاوہ باقی حروف غیر منقوط ہیں۔

۱۔ قرآن حکیم کی اکثر سورتیں جن کے آغاز میں حروفِ مقطعات آتے ہیں، ان کے بعد قرآن کی حقانیت کا ذکر آتا ہے:

الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ.

الٓمٓرٰ ۝ تِلْكَ اٰيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِيْنِ.

الٓمٓصٓ ۝ كِتَابٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ.

حٰمٓ ۝ وَالْكِتَابِ الْمُبِيْنِ. وغیرہ

اکثر مفسرین کی رائے ہے کہ حروفِ مقطعات متشابہات میں سے ہیں۔



Marfat.com

۲۔ ایک توجیہ یہ بھی ہے کہ ان حروف کا اوائل سورۃ میں لانا اعجاز القرآن کی دلیل ہے کہ یہ کتابِ الٰہی انہی عام حروفِ تہجی سے مرکب ہے جو تم روزمرہ استعمال میں لاتے ہو پھر تمہارا اس قسم کا کلام نہ لا سکنا اس کے معجز ہونے کی دلیل ہے۔ ابن کثیر، ابن تیمیہ، صاحبِ کشاف علامہ زمخشری وغیرہ مفسرین کی یہی رائے ہے۔

۳۔ اہلِ لغت بعض حروف کو الفاظ کا قائم مقام ٹھہراتے ہیں۔ صحابۂ کرام رضؓ سے بھی یہ ثابت ہے۔ مثلاً: "قُلْتُ لَهَا قِفِي فَقَالَتْ قَاف" قاف کے معنی قَدْ وَقَفْتُ کے ہیں (یعنی میں نے اس سے کہا کہ رُک جا پس اس نے کہا کہ میں رک گئی)۔

## حروفِ مقطعات کے بارے میں تحقیقِ جدید

حال ہی میں کیمسٹری کے ایک مصری استاد ڈاکٹر رشاد خلیفہ نے قرآن مجید کے حروفِ مقطعات کے بارے میں ایک عجیب و غریب تحقیق پیش کی ہے۔ ڈاکٹر رشاد کا یہ تحقیقی مقالہ مشہور مصری مجلّہ "آخر ساعۃ" میں شائع ہوا۔ ڈاکٹر صاحب نے کمپیوٹر کی مدد سے تین سالہ مسلسل محنت سے اس امر کو پھر سے ثابت کیا ہے کہ یہ عظیم کتاب انسانی ذہن کی پیداوار نہیں ہے اور اس کے کلام کا پیش کرنا انسانی طاقت سے باہر ہے۔ ڈاکٹر رشاد کا کہنا ہے کہ میں سالہا سال سے یہ جاننے کی کوشش کرتا رہا کہ حروفِ مقطعات جو سورتوں کے آغاز میں آتے ہیں ان کے معانی کیا ہیں؟ عظیم مفسرین کی تفسیروں کے مطالعہ سے بھی میری تشفی نہ ہوئی لیکن میں مایوس نہ



Marfat.com

نہ ہوا اور اللہ کی مدد سے مطالعہ میں مصروف رہا اچانک میرے دِل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ شاید ان حروف اور جس سورت کے شروع میں یہ حروف موجود ہیں کوئی ربط پایا جاتا ہو لیکن قرآن مجید کی ۱۱۴ سورتوں میں ان ۱۴ نورانی حروفِ مقطعات کی نسبت کا تعین کمپیوٹر کے بغیر ممکن نہ تھا لہٰذا ان حروف کو قرآن مجید کی ۱۱۴ سورتوں سے علیٰحدہ علیٰحدہ کیا گیا پھر سورت کے تمام حروف ترتیب دے کر کمپیوٹر کے سپرد کیا گیا تاکہ انکی مدد سے آئندہ حسابات کئے جا سکیں ان ضروری امور پر دو سال کا عرصہ صرف ہوا۔ اس کے بعد کمپیوٹر پر مذکورہ حسابات کے نتائج حاصل کرنے کے لئے مزید ایک سال تک کام کرنا پڑا اور حیرت انگیز نتائج برآمد ہوئے۔ کمپیوٹر کی مدد سے معلوم ہوا کہ ان چودہ نورانی حروف کی قرآنی ۱۱۴ سورتوں میں سے ہر ایک کے ساتھ کیا نسبت ہے مثلاً "ق" جو حروفِ مقطعات میں سے ہے۔ سورۃ "الفلق" میں اس کا سب سے زیادہ حصّہ ہے جو ۶۷ فیصد ہے اور یہ نسبت قرآن کی دیگر سورتوں کی بنسبت سب سے زیادہ ہے۔ سورۃ "القیامۃ" میں "ق" کی یہ نسبت ۳۹۰۷ اور سورۃ الشمس میں ۳۹۰۶ فیصد ہے اسی طرح قرآن مجید کی تمام سورتوں میں ان حروفِ مقطعات کی نسبت کو معلوم کیا جا سکتا ہے۔

مختصر طور پر ان حسابات سے جو قابلِ توجہ نتائج حاصل ہوتے ہیں یہ ہیں:

حرف "ق" کی نسبت سورۃ "ق" میں قرآن مجید کی دیگر تمام سورتوں سے زیادہ ہے گویا ۲۳ سالہ مدتِ نزول میں حرفِ "ق" باقی ۱۱۳ سورتوں میں



Marfat.com

بہت کم استعمال ہوا ہے اور یہ بات کسی انسان کی طاقت سے باہر ہے کہ کسی کلام فصیح و بلیغ میں اس قسم کے امر کا اہتمام کر سکے یہ ایک واضح دلیل ہے کہ یہ کلام انسانی نہیں بلکہ قادرِ مطلق کا کلام ہے۔ اسی طرح حرف "ص" سورۃ "ص" میں بقیہ تمام سورتوں کی بنسبت زیادہ ہے اور حرفِ "ن" "ن والقلم" میں۔

"ا ل م ص" یہ چار حروف سورۃ اعراف کے آغاز میں آئے ہیں اس میں دوسرے حروف کی بنبت ان حروف کی تعداد زیادہ ہے۔ اسی طرح "ا ل ر" سورۃ رعد کے شروع میں آئے ہیں ان کا بھی یہی حال ہے سورہ مریم میں "ک ھ ی ع ص" کی یہی حالت ہے۔

ڈاکٹر رشاد کہتے ہیں کہ ہر سورت کے حروف ایک معین ضابطے اور حساب کے تحت ہیں بلکہ شاید سورتوں کے مجموعی حروف بھی ایک ہی ضابطے اور نظام کے مطابق ہیں حتمی طور پر یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ قرآن مجید کی متعدد سورتیں کیوں "ا ل م" یا "ا ل م ر" سے شروع ہوتی ہیں گویا ایسا اتفاقاً اور بلا وجہ نہیں ہے آخر میں ڈاکٹر لکھتے ہیں ان حروفِ مقطعات سے جو نتائج برآمد ہوئے ہیں وہ یہ ہیں کہ قرآن مجید کا قدیم رسم الخط ہی اس کی اصل بنیاد ہے اور یہ کہ قرآن کریم میں کسی ایک لفظ یا ایک حرف کی بھی کمی بیشی نہیں ہوئی ہے ورنہ ہمارے یہ نتائج درست نہ ہوتے اس تمام بحث کا نتیجہ یہ ہے کہ ۲۳ سال میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والے حروف قرآن بہت دقیق اور منظم حسابات کے حامل ہیں اور ان حروف کا ہر سورت کے مجموعی حروف سے علم ریاضی کے حساب سے گہرا تعلق ہے ایسے حسابات کمپیوٹر کی مدد کے



Marfat.com

بغیر حل نہیں ہو سکتے۔ ڈاکٹر صاحب کی یہ تحقیق ابھی جاری ہے۔

(ماخوذ تفسیر نمونہ جلد دوم طبع تہران)

اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۔ اَللّٰہُ واجب الوجود کے لئے، اسم ذات اسکی اصل "اِلٰہ" اور "اَلِہَ" بمعنی حیرت اور درماندگی ہے اس کے ساتھ "ال" تعریف کا لگا کر "اَللّٰہ" بنا لیا گیا ہے یعنی متحیر اور درماندہ کر دینے والی ذات لَآ اِلٰہَ ۔ لَآ کلمہ نفی اِلٰہ معبود اِلَّا کلمہ استثنا ھُوَ ضمیر منفصل واحد مذکر غائب اللّٰہ وہ ہے کہ کوئی معبود نہیں مگر وہ یعنی اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہو سکتا۔ اَلْحَیُّ ۔ حَیَاۃٌ سے صفت مشبہ ہے جو دوام اور ہمیشگی پر دلالت کرتی ہے۔ اَلْحَیّ کے معنی ہیں ہمیشہ باقی رہنے والا ایسی حیات کامل کا مالک جس میں فنا اور موت کا تصور نہ کیا جا سکے۔ اَلْقَیُّوْمُ مبالغے کا صیغہ ہے اس کا مادہ "قیام" ہے جو بذاتِ خود قائم ہو اور تمام کائنات کے وجود کا قیام اس کی ذات سے وابستہ ہو۔

یہ آیات وفد نجران کے بارے میں ہیں یمن کے شمال میں چند منازل پر نجران کا علاقہ ہے۔ عہدِ نبوت میں یہاں عیسائیوں کی آبادی تھی۔ ۹ھ ہجری میں ان کا ایک وفد جو ساٹھ نفوس پر مشتمل تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ آیا اس وفد میں ان کے چودہ اشراف و سردار بھی تھے۔ عبد المسیح ان کا امیر ایہم سید اور ابو حارثہ بن علقمہ ان کا مذہبی رہنما تھا یہ لوگ نمازِ عصر کے وقت مسجد نبوی میں پہنچے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی آپ نے انہیں اسلام و توحید کی دعوت



Marfat.com

دی انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کے ابن اللہ ہونے کا اعادہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے درمیان گفتگو کا خلاصہ یہ ہے:

— رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: کیا تم نہیں جانتے ہو کہ تمہارا رب حَیٌّ لَا یَمُوْتُ ہے اور عیسیٰؑ پر موت طاری ہوئی ہے۔

— نجرانی: ہاں ہم تسلیم کرتے ہیں۔

— آپؐ نے فرمایا: کیا تمہیں اس بات کا علم ہے کہ بیٹا باپ کے مشابہ ہوتا ہے؟

— نجرانی: ہاں۔

— آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ الحیّ والقیوم ہے تمام کائنات کا حافظ اور رازق ہے کیا عیسیٰؑ بھی ایسے ہیں؟

— نجرانی: نہیں عیسیٰ ایسے نہیں ہیں۔

— آپؐ نے سوال کیا: کہ کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ پر کائنات کی کوئی چیز مخفی نہیں وہ زمین اور آسمان کے ذرے ذرے کا علم رکھتا ہے کیا عیسیٰ علیہ السلام بھی ایسا ہی علم رکھتے ہیں؟

— نجرانی: نہیں۔

— آپؐ نے فرمایا: کہ تمہیں علم ہے کہ اللہ تعالیٰ کھانے پینے بوت اور جسمانی آلائشوں سے پاک ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کھاتے تھے پیتے تھے اور دیگر حوائج کے بھی پابند تھے۔

— نجرانی: ہاں ہم تسلیم کرتے ہیں۔

— آپؐ نے فرمایا: پھر تم کیسے عیسیٰ علیہ السلام کو ابن اللہ یا اللہ کہتے ہو وہ لاجواب ہو گئے لیکن پھر بھی ایمان نہ لائے۔



Marfat.com

سورۂ آلِ عمران کی شروع کی آیات عیسائیوں کے انہی عقائدِ باطلہ کی تردید میں ہیں اور بتایا ہے کہ عیسٰی ابن اللہ نہیں بلکہ ابنِ مریم اور اللہ کے رسول ہیں۔

نَزَّلَ (نازل کی) ماضی واحد مذکر غائب (نَزَّلَ یُنَزِّلُ تَنْزِیْلًا) تنزیل کے معنی بتدریج یکے بعد دیگرے نزول کے ہیں۔

عَلَیْكَ ۔ عَلٰی جار كَ ضمیر واحد مخاطب مجرور (تجھ پر)۔

الْكِتٰبَ ۔ کَتَبَ سے مصدر ہے۔ ال تخصیص کے لئے ہے یعنی کتابِ واحد کتاب کامل مَعْنَاهُ اَنَّ ذٰلِكَ الْكِتَابُ هُوَ الْكِتَابُ الْكَامِلُ كَانَ مَا عَدَاهُ مِنَ الْكِتَابِ فِیْ مُقَابِلَتِهٖ نَاقِصٌ (کشاف)۔

یعنی کامل کتاب صرف یہی کتاب ہے اس کے ماسوا باقی کتابیں اس کے مقابلہ میں ناقص ہیں۔

بِالْحَقِّ (حق کے ساتھ) حق کے اصل معنی مطابقت اور موافقت کے ہیں اللہ تعالیٰ کو بھی "حق" کہا جاتا ہے اس لئے کہ وہ اقتضائے حکمت کے مطابق اشیاء کو عالمِ وجود میں لاتا ہے کسی چیز کے نفس الامر کے مطابق ہونے کو بھی "حق" کہتے ہیں حق کی نقیض باطل ہے مطلب یہ ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ پر یہ کتاب مقدس حق کے ساتھ یعنی اقتضائے حکمت کے مطابق نازل کی گئی ہے۔

مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ ۔ تصدیق مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر (تصدیق کرنے والی) لِمَا (اس کے لئے جو) بَیْنَ یَدَیْهِ (دونوں ہاتھوں کے درمیان۔ سامنے)۔ لِمَا بَیْنَ یَدَیْهِ کتب سماوی سے کنایہ ہے یعنی ان کی تصدیق



Marfat.com

کرنے والی ہے جو اس سے پہلے آچکی ہیں.

وَاَنْزَلَ - اِنْزَالٌ مصدر سے ماضی واحد مذکر غائب . نازل کی .

التَّوْرٰىةَ متعدد صحیفوں کے مجموعہ کا نام ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئے . توریت عبرانی زبان کا لفظ ہے اہل عرب کے نزدیک اس کا مادہ وَرَی ہے جس کے معنی پتھر سے آگ نکالنے کے ہیں. شریعت اور قانون کے لئے بھی یہ لفظ استعمال ہوتا ہے. یہود کے ان صحائف کو "عہد عتیق" کہا ہے لیکن ان میں سے کوئی بھی آسمانی صحیفہ نہیں ہے یہ سب کے سب موسیٰؑ کے بعد کے انبیاء اور دیگر حالات پر مشتمل ہیں.

وَالْاِنْجِيْلَ یونانی لفظ ہے جس کے معنی بشارت کے ہیں. یہ کتاب حضرت عیسیٰؑ پر نازل ہوئی لیکن اب چار مشہور حواریوں کے مجموعہ کتب کو اناجیل کہا جاتا ہے جو یہ ہیں :

۱. انجیل متی، یہ سنہ ۵۰ سے سنہ ۶۰ میلادی کے درمیان لکھی گئی .

۲. انجیل مرقس، یہ حواریوں میں سے نہیں تھا .

۳. انجیل لوقا، یہ پولس رسول کا رفیق تھا. پولس حضرت عیسیٰؑ کے زمانہ میں یہودی تھا. آپ کی وفات کے بعد اسنے عیسائیت قبول کی .

۴. انجیل یوحنا، یہ مسیح کے شاگردوں میں سے تھا. یہ پہلی صدی میلادی کے آخر میں تالیف کی گئی .

یہ تمام اناجیل مسیح کے سولی دیئے جانے کے بعد کے واقعات پر مشتمل ہیں. عہد عتیق اور عہد جدید یعنی توریت اور انجیل کا آج پوری دنیا میں کوئی ایسا



Marfat.com

نسخہ موجود نہیں ہے جس کے متعلق یہ کہا جا سکے کہ یہ حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ پر نازل ہوئیں۔ یہ دونوں کتب جس زبان میں نازل ہوئیں آج اس کا کوئی نسخہ دستیاب نہیں ہے، اہلِ اسلام کا اس توریت اور انجیل پر ایمان ہے جو حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ پر نازل ہوئیں نہ کہ موجودہ محرف کتب پر۔ ہم ان کتب کی صرف ان باتوں کو تسلیم کرتے ہیں جن کی قرآن نے تصدیق کی ہے

مِنْ قَبْلُ ۔ مِنْ جار قَبْلُ مجرور ظرف زمان مبنی بر ضمہ۔ قَبْلُ اور بَعْدُ دونوں ظرفِ زمان ہیں اضافت ان کے لئے لازمی ہے بغیر اضافت کے مبنی بر ضمہ ہوں گے (یعنی نزول قرآن سے قبل)۔

هُدًى اسم مصدر (هَدَى يَهْدِي هِدَايَة)۔

لِلنَّاسِ لوگوں کے لئے النَّاس اسم جمع۔ مرد۔ عورت۔ چھوٹے بڑے سب اس میں داخل ہیں۔ یعنی اس نے توریت اور انجیل کو اس قرآن کے نزول سے پہلے لوگوں کی ہدایت کے لئے نازل کیا۔

وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۔ (اَنْزَلَ يُنْزِلُ اِنْزَال) مصدر سے ماضی واحد مذکر غائب (اور اتارا) اَلْفُرْقَانَ مصدر و اسم صفت حق کو باطل سے جدا کرنے والی چیز "الفرقان" "الفرق" سے زیادہ بلیغ ہے اس لئے کہ یہ حق و باطل کے درمیان فرق کے لئے مستعمل ہوتا ہے (راغب) اور اس نے الفرقان کو نازل کیا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۔ اِنَّ مشبہ بفعل کلمہ تحقیق کلام اَلَّذِيْنَ موصول۔ بیشک جن لوگوں نے كَفَرُوْا، كُفْرٌ مصدر سے ماضی جمع مذکر غائب



Marfat.com

انکار کیا، کفر کیا۔
بِاٰیٰتِ اللّٰہِ واحد اٰیت۔علامت۔نشانی (اللہ کی آیات کا)۔
لَہُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ۔ لَھُمْ (ان کے لئے) عَذَابٌ شَدِیْدٌ مرکب توصیفی۔سخت عذاب شدید شَدٌّ مصدر سے صفت مشبہ ہے۔
وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ ذُوانْتِقَامٍ ۔اور اللہ عَزِیْزٌ بروزن فعیل مبالغہ کا صیغہ ہے۔ امام راغب لکھتے ہیں کہ عزیز وہ ہے جو غالب ہو مغلوب نہ ہو۔ ذو اسمائے خمسہ ہے جن کا اعراب حروف سے آتا ہے یہ اسم ظاہر کی طرف مضاف ہوتا ہے (ذُو، ذا، ذی) (صاحب۔مالک) اِنْتِقَامٍ مصدر ہے اس کا مادہ نقمہ بمعنی عقوبت ہے اور اللہ بڑا زبردست ہے اور سزا دینے والا ہے۔
اِنَّ اللّٰہَ بیشک اللہ۔
لَا یَخْفٰی فعل منفی مضارع واحد مذکر غائب (خَفِیَ یَخْفٰی خِفَاءٌ) مخفی نہیں ہے۔ عَلَیْہِ شَیْءٌ اس پر کوئی چیز
فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ زمین میں اور نہ آسمان میں۔ یعنی اللہ تعالےٰ کائنات کے ذرّہ ذرّہ کا علم رکھتا ہے کوئی چیز اس سے مخفی نہیں ہے اس صفت میں اس کی مخلوق میں سے کوئی اس کا شریک نہیں۔
ھُوَ ضمیر واحد مذکر غائب الَّذِیْ موصول، وہ اللہ وہ ہے جو یُصَوِّرُ تَصْوِیْرٌ مصدر سے مضارع واحد مذکر غائب کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر (جو تمہاری صورت بناتا ہے) فِی الْاَرْحَامِ واحد رحم (رحموں میں) کَیْفَ کلمہ استفہام یَشَآءُ مَشِیَّۃٌ سے مضارع واحد مذکر غائب (جس طرح وہ چاہتا ہے) اللہ وہ ہے جو رحموں میں تمہاری صورتیں بناتا ہے جس طرح چاہتا ہے۔



Marfat.com

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۔ لَا اِلٰہَ کوئی معبود نہیں اِلَّا کلمۂ استثناء (مگر) هُوَ ضمیر واحد مذکر غائب (وہ) اَلْعَزِیْز صفت مشبہ۔ غالب۔ قوی۔ اَلْحَکِیْم صفت مشبہ حکمت والا یعنی کوئی معبود نہیں سوائے اس کے اور وہ زبردست قوت والا اور حکمت والا ہے اللہ جس طرح چاہتا ہے رحم مادر میں بچے کو مصور کرتا ہے جس میں کسی اور کا کوئی دخل نہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام کو بھی اسی نے رحم مریم میں مصور کیا وہ بھی دوسروں کی طرح اللہ کی مخلوق ہے وہ خدا کیسے ہو سکتا ہے۔

هُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ ۚ وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا یَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| هُوَ | الَّذِیْ | اَنْزَلَ | عَلَیْكَ | الْكِتٰبَ |
| وہ (وہی تو ہے) | جس نے | اتاری | اوپر تیرے | کتاب |
| مِنْهُ | اٰیٰتٌ | مُّحْكَمٰتٌ | هُنَّ | اُمُّ |
| اس میں سے (بعض) | آیتیں | محکم (ہیں) | وہ (آیات) | اصل (جڑ) |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| الْكِتٰبِ | وَ اُخَرُ | مُتَشٰبِهٰتٌ | فَ اَمَّا | الَّذِيْنَ |
| کتاب (ہیں) | اور دوسری | متشابہ | پس بہرحال | وہ لوگ کہ |
| فِيْ | قُلُوْبِهِمْ | زَيْغٌ | فَ يَتَّبِعُوْنَ | |
| (میں) | انکے دلوں میں | کجی ہے | پس - وہ اتباع کرتے ہیں | |
| مَا تَشَابَهَ | | مِنْهُ | وَبْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ | وَابْتِغَآءَ |
| اس چیز کی جو شبہ ڈالتی ہے | | اس میں سے | چاہنے فتنہ (کے) | اور چاہنے |
| تَاْوِيْلِهٖ | وَمَا يَعْلَمُ | تَاْوِيْلَهٗ | اِلَّا اللّٰهُ | وَالرّٰسِخُوْنَ |
| تاویل اسکی کے | اور نہیں جانتا | تاویل اسکی | مگر اللہ | اور مضبوط |
| فِي الْعِلْمِ | يَقُوْلُوْنَ | اٰمَنَّا | بِهٖ | كُلٌّ |
| علم میں | کہتے ہیں | ہم ایمان لائے | ساتھ اس کے | ہر ایک |
| مِّنْ | عِنْدِ | رَبِّنَا | وَ مَا | يَذَّكَّرُ |
| (سے) | پاس | رب ہمارے کے | اور نہیں | نصیحت پکڑتے |
| اِلَّا | اُولُوا الْاَلْبَابِ | رَبَّنَا | لَا | تُزِغْ |
| مگر | صاحب عقل | اے ہمارے پروردگار | نہ | کج کر |
| قُلُوْبَنَا | بَعْدَ | اِذْ | هَدَيْتَنَا | وَهَبْ |
| دلوں ہمارے کو | پیچھے | اسکے کہ | تو نے ہدایت کی ہماری | اور عطا کر |
| لَنَا | مِنْ لَّدُنْكَ | | رَحْمَةً | اِنَّكَ |
| واسطے ہمارے | اپنے پاس سے | | رحمت | بیشک تو ہی |
| اَنْتَ | الْوَهَّابُ | رَبَّنَا | اِنَّكَ | جَامِعُ |
| تو | عطا کرنے والا ہے | اے ہمارے پروردگار | بیشک تو | جمع کرنے والا ہے |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| النَّاسِ | لِ يَوْمِ | لَا | رَيْبَ | فِيْ هِ |
| لوگوں کو | واسطے (اس) دن کے کہ نہیں | | شک | اس میں |
| اِنَّ | اللّٰهَ | لَا | يُخْلِفُ | الْمِيْعَادَ |
| بیشک | اللہ | نہیں | خلاف کرتا | وعدہ کو |

" وہ وہی (اللہ) ہے جس نے آپ پر کتاب اتاری ہے اس میں محکم آیتیں ہیں اور وہی کتاب کا اصل مدار ہیں اور دوسری آیتیں متشابہ ہیں۔ سو وہ لوگ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ اس کے (اسی حصہ کے) پیچھے ہو لیتے ہیں جو متشابہ ہے۔ شورش کی تلاش میں اور اس کے (غلط) مطلب کی تلاش میں درآنحالیکہ کوئی اس کا (صحیح) مطلب نہیں جانتا بجز اللہ کے اور پختہ علم والے کہتے ہیں کہ ہم تو اس پر ایمان لے آئے (وہ) سب ہی ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے اور نصیحت تو بس عقل والے ہی قبول کرتے ہیں:" (۷)۔

" اے ہمارے پروردگار ہمارے دلوں کو کج نہ کر بعد اس کے کہ تو ہمیں سیدھی راہ دکھا چکا اور ہم کو اپنے پاس سے رحمت عطا کر۔ بیشک تو ہی بڑا عطا کرنے والا ہے۔" (۸)۔

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ۔ هُوَ اسم ضمیر واحد مذکر غائب اَلَّذِيْ موصول (وہی تو ہے) اَنْزَلَ۔ اِنْزَالٌ مصدر سے ماضی واحد مذکر غائب (اتاری) عَلَيْكَ۔ عَلٰى جار كَ ضمیر واحد مذکر حاضر مجرور (تجھ پر) اَلْكِتَابَ کتاب مقدس، وہ اللہ وہی ہے جس نے آپ پر کتاب مقدس نازل کی۔ (قرآن)۔



Marfat.com

مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ۔ مِنْهُ ۔ مِنْ جار۔ ہٗ ضمیر متصل واحد مذکر غائب راجع الی الکتاب (اس کتاب میں سے) اٰیٰتٌ واحد اٰیۃ ۔ مُحْکَمٰتٌ ۔ مُحْکَمَۃٌ کی جمع ہے اسم مفعول جمع مؤنث محکم وہ ہے جس میں لفظ اور معنی کے لحاظ سے کوئی شک وشبہ وارد نہ ہو۔ وَاضِحَۃُ الْمَعْنٰی ظَاھِرُ الدَّلَالَۃِ مُحْکَمَۃُ الْعِبَارَۃِ (روح المعانی) جس کے معنی واضح۔ دلالت ظاہر اور عبادت محکم ہو۔ ھُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب اُمُّ الْکِتَابُ ۔ اُمّ ماں ہر چیز کی اصل کو اُمّ کہتے ہیں جس سے دوسری اشیاء پیدا ہوتی ہیں ۔ اُمّ الکتاب سے مراد اس کی اصل اور اساس ہے وَاُخَرُ اُخْرٰی کی جمع اور آخر کی تانیث ہے (اور دوسری) مُتَشَابِھٰتٌ واحد متشابِھَۃٌ ایسے کلام کو کہتے ہیں جو دوسرے کلام سے ایسا ملتا جلتا ہو کہ باہم امتیاز مشکل ہو اور اس کی حقیقت سمجھنے میں دشواری ہو جیسے حروف مقطعات ۔ امور آخرت وغیرہ یعنی اللہ وہی ہے جس نے آپ پر کتاب نازل کی جس میں محکم آیات ہیں جو کتاب کی اصل ہیں اور کچھ متشابہ ہیں قرآن مجید میں آیات احکام امر و نہی ، حلال و حرام وغیرہ سب محکمات ہیں ۔ صفات باری تعالیٰ ، امور غیب و آخرت متشابہات ہیں ۔

فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَہَ مِنْہُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَۃِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِہٖ ۔ فَاَمَّا الَّذِیْنَ (بہر حال وہ لوگ) اَمَّا (لیکن ۔ سو) حرف شرط تفصیل اور تاکید کے لئے آتا ہے اَلَّذِیْنَ موصول (جو لوگ) فِیْ قُلُوْبِھِمْ واحد قَلْبِھِمْ ضمیر جمع مذکر غائب زَیْغٌ مصدر (زَاغَ یَزِیْغُ زَیْغًا) کجی ٹیڑھا پن ۔ حق سے روگردانی ۔ فَیَتَّبِعُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (اِتَّبَعَ



Marfat.com

یَتَّبِعْ اِتِّبَاعًا) پس وہ پیروی کرتے ہیں) مَا موصول (اس بات کی جو) تَشَابَہَ تَشَابُہٌ مصدر سے مضارع واحد مذکر غائب (مشتبہ) ایسا کلام جو دوسرے کلام سے لفظ اور معنی کے لحاظ سے مشابہ ہو اور اس کی تفسیر مشکل ہو (راغب) پس وہ لوگ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ پیروی کرتے ہیں اس میں سے اس کی جو متشابہ اور مشتبہ ہے۔ اِبْتِغَآءَ الْفِتْنَۃِ مصدر (اِبْتَغٰی یَبْتَغِیْ اِبْتِغَاءً) چاہنا۔ طلب کرنا اس کا مادہ بغی ہے جس کے معنی ہیں میانہ روی سے آگے بڑھنے کی طلب یعنی قدر واجب سے زیادتی کی طلب فِتْنَۃٌ مصدر (فَتَنَ یَفْتِنُ فِتْنَۃٌ) یہاں فتنہ سے مراد کفر و ضلال ہے۔ وَابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِہٖ تاویل مصدر ہے اس کا مادہ اَوْل ہے جس کے معنی اصل کی طرف رجوع کے ہیں یعنی خلافِ حق اس کی تاویل و تفسیر کرتے ہیں مطلب یہ ہے کہ جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ متشابہ کے درپے ہوتے ہیں فتنہ و فساد کی طلب میں اور اس کے غلط مطلب کی تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں۔

وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَہٗٓ اِلَّا اللّٰہُ ۘ وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِہٖ ۙ

کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ ۔ وَ (اور) مَا نافیہ یَعْلَمُ مضارع واحد مذکر غائب (عَلِمَ یَعْلَمُ عِلْمًا) تَاْوِیْلَہٗ مصدر ہے اس کا مادہ اَوْل ہے کسی شی کو اس کی اصل کی طرف لوٹانے کا نام تاویل ہے اِلَّا کلمہ استثنا اللّٰہ اور ان متشابہات کی تفسیر و مطلب کو کوئی نہیں جانتا مگر اللہ۔

وَالرّٰسِخُوْنَ اسم فاعل جمع مذکر واحد رَاسِخ اس کا مادہ رسوخ ہے کسی چیز کے مضبوطی سے قائم کرنے کو رسوخ کہتے ہیں۔ رَاسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ



Marfat.com

وہ لوگ جو علم دین میں وسعت نظر اور پختگی اور رسوخ کے مالک ہیں یَقُوْلُوْنَ۔ قول مصدر سے مضارع جمع مذکر غائب اٰمَنَّا ماضی جمع متکلم (اٰمَنَ یُؤْمِنُ اِیْمَانًا) بہ ضمیر واحد مذکر غائب اور علم میں وسعت اور رسوخ رکھنے والے کہتے ہیں۔ متشابہ اور محکم سب کے سب ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے۔

وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۔ وَمَا نافیہ یَذَّکَّرُ تذکیر مصدر سے مضارع واحد مذکر غائب اِلَّا کلمۂ استثناء۔ اُولُوا مالک۔ صاحب اَلْبَاب واحد لُبّ کسی چیز کے خلاصہ اور جوہر کو کہتے ہیں مراد عقل۔ اور عقل والوں کے سوا کوئی نصیحت قبول نہیں کرتا۔

مَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗ اِلَّا اللّٰهُ ۔ وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ میں وقف تام ہے یعنی اللہ کے علاوہ اس کی تاویل کوئی نہیں جانتا وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ سے دوسرا جملہ شروع ہوتا ہے جس کی خبر یَقُوْلُوْنَ ہے یعنی رَاسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ کہتے ہیں کہ یہ سب ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے صحابہ کرامؓ۔ تابعین اور اکثر محققین کا یہی مذہب ہے لیکن معتزلہ اور اکثر متکلمین کہتے ہیں کہ وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ کا عطف اللہ پر ہے اور یہاں وقف نہیں ہے اس صورت میں مفہوم یہ ہوگا متشابہات کی تاویل اللہ اور رَاسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ محکمات وہ آیات جن کے معانی اور مطالب متعین ہوں اور ان میں شبہ کی گنجائش نہ ہو۔ متشابہات وہ آیات جن کے مطالب سمجھنے میں دشواری ہو جیسے حروفِ مقطعات۔ جنّت و دوزخ کی حقیقت



Marfat.com

صفاتِ الٰہیہ وغیرہ۔ قرآن حکیم کی ان ہر دو اقسام محکمات اور متشابہات کا ذکر قرآن میں موجود ہے جیسے :

کِتَابٌ اُحْکِمَتْ اٰیَاتُہٗ . (ھود: ۱)

اور اَللّٰہُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ کِتَابًا مُّتَشَابِہًا. (الزمر: ۲۳).

ھُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَیْکَ الْکِتَاب آیت نمبر ۷ کا مطلب یہ ہے کہ قرآن میں دو قسم کی آیات ہیں "محکمات" جن کے معانی واضح ہیں اور ان میں کسی قسم کی تاویل نہیں کی جا سکتی ایسی ہی آیات کو "اُم الکتاب" کہا گیا ہے . دوسری "متشابہات" جن کا مکمل علم اللہ کے سوا کوئی نہ جانتا ہو اور ان کے معانی متعین کرنے میں دشواری ہو اس کا اصول یہ ہے کہ "متشابہات" کا مفہوم "محکمات" یعنی اُم الکتاب کے مطابق متعین کرنا ہوگا۔ "متشابہات" کا مفہوم اپنی رائے سے متعین کرنا غلط ہے اور یہی بات دین میں فتنہ اور اختلاف کا باعث ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت مذکورہ تلاوت کی اور پھر فرمایا جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو متشابہات کے پیچھے پڑتے ہیں تو یہ وہی لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِہِمْ زَیْغٌ (رہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں کجی ہے) پس ان سے دور رہو۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا ۔ رَبَّ مضاف نَا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ۔ (اے ہمارے رب) لَا تُزِغْ فعل نہی مضارع واحد مذکر حاضر (اَزَاغَ یُزِیْغُ اِزَاغَۃً) (تو ٹیڑھا نہ کر) قُلُوْبَنَا ترکیب اضافی مفعول (ہمارے



Marfat.com

دلوں کو)

بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا ۔ بَعْدَ اِذْ ظرفِ زمان هَدَيْتَ ماضی واحد مذکر غائب (هَدٰی يَهْدِی هَدًی) نَا ضمیر جمع متکلم (اس کے بعد کہ تو نے ہمیں ہدایت دی)۔

وَهَبْ لَنَا امر واحد مذکر (وَهَبَ يَهِبُ وَهْبٌ وَهِبَةٌ) (تو عطا کر ہمارے لئے)۔

مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۔ لَدُنْ مضاف كَ ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ مِنْ عِنْدِكَ لَدُنْ سے پہلے عموماً مِنْ آتا ہے اور ہمیشہ مضاف مستعمل ہوتا ہے رَحْمَةً مصدر (رَحِمَ يَرْحَمُ رَحْمَةً) اور اپنے پاس سے ہمیں رحمت عطا فرما۔

اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۔ اِنَّ حرفِ تحقیق كَ ضمیر واحد مذکر حاضر (بیشک تو) اَنْتَ ضمیر منفصل واحد مذکر حاضر الْوَهَّابُ صیغہ مبالغہ، بیشک تو ہی بہت عطا کرنے والا ہے۔ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ میں اِنَّ حرف تحقیق کے بعد كَ ضمیر متصل مخاطب اور پھر اَنْتَ ضمیر مخاطب منفصل اکٹھی لاکر اللہ تعالیٰ کی اس صفت میں سخت تاکید پیدا کی گئی ہے کہ یقیناً وَهَّاب تو صرف تُو ہی ہے۔ متشابہات کی پیروی کرنا زیغ اور کجی کا باعث ہے اسلئے اہلِ ایمان کو اس زیغ سے بچنے کے لئے یہ جامع دعا سکھائی گئی ہے۔

حضرت ام سلمٰی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ کثرت سے یہ دعا پڑھا کرتے تھے: يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِيْنِكَ "اے دلوں کے بدلنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ۔" اور اس کے بعد یہ



Marfat.com

آیتِ کریمہ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا ... پڑھا کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ سورۂ فاتحہ کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے۔

رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝

رَبَّنَا اے ہمارے پروردگار اِنَّكَ ۔ اِنَّ کلمۂ تحقیق کلام کَ ضمیر واحد مخاطب (بیشک تو) جَامِعُ النَّاسِ اسم فاعل (جَمَعَ يَجْمَعُ جَمْعًا) لوگوں کو جمع کرنیوالا لِيَوْمٍ ۔ لِ حار يَوْم مجرور (ایسے دن کے لئے) لَا کلمہ نفی رَيْبَ مصدر، شک وشبہ (جس میں کوئی شک وشبہ نہیں) اِنَّ اللّٰهَ یقیناً اللہ۔ لَا يُخْلِفُ فعل نہی مضارع واحد مذکر غائب (اَخْلَفَ يُخْلِفُ اِخْلَافًا) اخلاف نہیں کرتا) اَلْمِيْعَاد ظرف زمان (وَعَدَ يَعِدُ وَعْدًا) اے ہمارے پروردگار تو یقیناً لوگوں کو جمع کرنے والا ہے اس دن کے لئے جس کے وقوع میں کوئی شک وشبہ نہیں یقیناً اللہ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ ۝ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ۭ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝

| اِنَّ | اَلَّذِيْنَ | كَفَرُوْا | لَنْ | تُغْنِيَ |
|---|---|---|---|---|
| بیشک تحقیق | وہ جو | کافر ہوئے | ہرگز | کفایت نہ کریں گے |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| عَنْ هُمْ | اَمْوَالُهُمْ | وَ لَا | اَوْلَادُهُمْ | مِّنَ اللّٰهِ |
| ان سے | مال انکے | اور نہ | اولاد انکی | اللہ سے |
| شَيْئًا | وَاُولٰٓئِكَ | هُمْ | وَقُوْدُ | النَّارِ |
| کچھ (بھی) | اور یہ لوگ | وہی ہیں | ایندھن | آگ کے |
| كَدَاْبِ | اٰلِ | فِرْعَوْنَ | وَ الَّذِيْنَ | مِنْ |
| مانند عادت | پیروکار | فرعون (کے) | اور وہ | جو |
| قَبْلِ | هِمْ | كَذَّبُوْا | بِ | اٰيٰتِنَا |
| پہلے تھے | ان سے | جھٹلایا انہوں نے | ساتھ | نشانیوں ہماری کے |
| فَاَخَذَ | هُمُ | اللّٰهُ | بِ ذُنُوْبِ | هِمْ |
| پس پکڑا | ان کو | اللہ نے | ساتھ گناہوں | ان کے |
| وَ اللّٰهُ | شَدِيْدُ | الْعِقَابِ | قُلْ | لِ الَّذِيْنَ |
| اور اللہ | سخت | عذاب والے ہیں | کہہ | واسطے ان لوگوں کے |
| كَفَرُوْا | سَ | تُغْلَبُوْنَ | وَتُحْشَرُوْنَ | اِلٰى |
| کہ کافر ہوئے | عنقریب | مغلوب ہوگے تم | اور جمع کئے جاؤ گے | طرف |
| جَهَنَّمَ | وَ بِئْسَ | الْمِهَادُ | | |
| جہنم کے | اور برا ہے | بچھونا۔ ٹھکانا | | |

"بیشک جن لوگوں نے کفر کیا ان کے مال اور ان کی اولاد اللہ کے مقابلے میں ان کے کچھ بھی کام نہ آئیں گے اور یہی لوگ آگ کے ایندھن ہونگے" (۱۰)

"جیسا کہ معاملہ فرعون والوں کے ساتھ ہوا اور ان سے قبل والوں کے ساتھ انہوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا سو اللہ نے ان کی گرفت



Marfat.com

کی ان کے گناہوں کے باعث اور اللہ بڑا سخت سزا دینے والا ہے۔" (۱۱)
"آپ (ان) کفر والوں سے کہہ دیجئے کہ تم عنقریب مغلوب کئے جاؤ گے اور جہنم کی طرف اکٹھے کئے جاؤ گے اور وہ بُرا ٹھکانا ہے۔" (۱۲).

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَنْ تُغْنِیَ عَنْھُمْ اَمْوَالُھُمْ ۔ اِنَّ کلمہ تحقیق کلام ۔ اَلَّذِیْنَ موصول (بے شک وہ لوگ) کَفَرُوْا ماضی جمع مذکر غائب ۔ (کَفَرَ یَکْفُرُ کُفْرًا) جنہوں نے انکارِ حق کیا۔ لَنْ تُغْنِیَ مضارع نفی تاکید مَلَنْ واحد مؤنث غائب (اَغنٰی یُغْنِیْ اِغْنَاءً) قطعاً کفایت نہ کریگی ہرگز فائدہ مند نہ ہوگی عَنْھُمْ ان کی طرف سے اَمْوَالُھُمْ واحد مال (ان کے مال)

وَلَآ اَوْلَادُھُمْ مِّنَ اللّٰہِ شَیْئًا ؕ وَاُولٰٓئِکَ ھُمْ وَقُوْدُ النَّارِ ۝ ۔ وَلَا کلمۂ نفی اَوْلَادُھُمْ واحد ولد (نہ ان کی اولاد) مِنَ اللّٰہِ ۔ (مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ) (قرطبی) اللہ کے عذاب سے۔ شَیْئًا (کچھ بھی۔ ذرہ بھر بھی) وَاُولٰٓئِکَ اسم اشارہ جمع بعید ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب (اور وہی لوگ) وَقُوْدُ اسم مرفوع مضاف النَّارِ مضاف الیہ (آگ کا ایندھن) بیشک جن لوگوں نے انکار حق کیا ان کے مال اور ان کی اولاد انہیں اللہ کے عذاب سے نہیں بچا سکیں گے اور وہی لوگ جہنم کی آگ کا ایندھن ہیں.

کَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ ؕ ۔ کَدَاْبِ، کَ کلمۂ تشبیہ



Marfat.com

دَأْب مصدر (دَأَبَ يُدَأْبُ دَأْبٌ) کسی کام کو لگاتار کرنا اور مشقت برداشت کرنا اسی بناء پر اس کا استعمال عادت شان اور حالت کے لئے ہوتا ہے۔ اٰلِ فِرْعَوْنَ۔ اٰلِ اھل سے مقلوب ہے امت۔ قوم متبعین کو کہتے ہیں۔ اٰل کی اضافت کسی قابلِ تعظیم شخص کی طرف ہوتی ہے جیسے آلِ ابراہیم، آلِ فرعون بخلاف اھل اس کی اضافت عام اشخاص کی طرف ہو سکتی ہے۔ آلِ محمد سے صلحائے امت اور اولاد مراد ہیں فرعون اصل میں یہ لفظ فارا۔ اوہ تھا۔ فارا کے معنی محل اور اوہ کے معنی اونچا کے ہیں۔ محل کبیر عالیشان یہ بادشاہانِ مصر کا لقب تھا۔ حضرت موسیٰؑ کے زمانے کے فرعون کا نام رعمیس دوم یا رعمیس تھا اٰلِ فِرْعَوْنَ فرعون کے پیروکار (فرعون کے پیروکاروں کی عادت کی مانند)۔ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اور وہ جو ان سے پہلے تھے یعنی آلِ فرعون سے پہلے کے لوگ۔

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا، ماضی جمع مذکر غائب (كَذَّبَ يُكَذِّبُ تَكْذِيْبٌ) انہوں نے جھٹلایا تکذیب کی بِاٰيٰتِنَا واحد ایت نا ضمیر جمع متکلم (ہماری آیات کو) فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ۔ فَاَخَذَ پس پکڑا ماضی واحد مذکر غائب هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب بِذُنُوْبِهِمْ واحد ذَنْبٌ۔ ذنب اصل میں کسی چیز کی دم پکڑنے کو کہتے ہیں اس کا استعمال عام طور پر ایسے فعل کے لئے ہوتا ہے جس کا انجام ناگوار ہو۔ عربی زبان میں اس کا استعمال وسیع معنوں کے لئے ہوتا ہے۔ اثم جرم اور معصیت تینوں کے لئے استعمال ہوتا ہے اس کا اردو میں ترجمہ گناہ کی بجائے قصور زیادہ موزوں ہے (پس اللہ نے ان کی گرفت کی ان کے قصوروں کے باعث)۔



Marfat.com

وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۔ شَدِيْد صفتِ مشبہ (شَدَّ يَشُدُّ شَدٌّ) مستحکم۔ سخت ۔ العِقَابِ مصدر عقاب سزا کے استحقاق کو ظاہر کرتا ہے جرم ثابت ہونے پر جو سزا ملتی ہے اسے عقاب کہتے ہیں (اور سخت سزا دینے والا ہے) فرعون کے پیروکاروں کی حالت کا ذکر کر کے بتایا ہے کہ جس طرح وہ مغلوب ہوئے اسی طرح مخالفینِ اسلام بھی تباہ و برباد ہوں گے اور ان کے اموال و اولاد ان کے کام نہ آسکے گی۔

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ۭ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝

قُلْ فعل امر واحد مذکر (قَالَ يَقُوْلُ قَوْلًا) (کہہ دیجئے) لِلَّذِيْنَ (ان لوگوں کے لئے) كَفَرُوْا ماضی جمع مذکر غائب (كَفَرَ يَكْفُرُ كُفْرًا) جنہوں نے کفر کیا۔ سَتُغْلَبُوْنَ ۔ س مستقبل قریب کے لئے تُغْلَبُوْنَ مضارع مجہول جمع مذکر مخاطب (غَلَبَ يَغْلِبُ غَلْبَةً) عنقریب تم مغلوب ہو جاؤ گے وَتُحْشَرُوْنَ مضارع مجہول جمع مذکر حاضر (حَشَرَ يَحْشُرُ حَشْرًا) اور تم جمع کئے جاؤ گے۔ اکٹھے کئے جاؤ گے اِلٰى جَهَنَّمَ جہنم کی طرف وَبِئْسَ فعل ذم (برا ہے بدتر ہے) الْمِهَادُ اسم۔ گہوارہ۔ بستر مہد اور تمہید مصدر ہیں اس آیت میں مشرکینِ مکہ کی ہزیمت کی طرف اشارہ ہے اور بتایا ہے کہ اسلام کی مخالفت کرنے والے اس دنیا میں بھی مغلوب و ذلیل ہوں گے اور آخرت میں جہنم کا بدترین ٹھکانا ان کو دیا جائے گا۔

قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ۭ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ ۭ وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ



Marfat.com

بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ۝
زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ
الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ
وَالْحَرْثِ ۭ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| قَدْ | كَانَ | لَكُمْ | اٰيَةٌ | فِيْ |
| تحقیق | تھی | واسطے تمہارے | نشانی | درمیان |
| فِئَتَيْنِ | الْتَقَتَا | فِئَةٌ | تُقَاتِلُ | فِيْ سَبِيْلِ |
| دو گروہوں کے | جو آپس میں بھڑ گئے | ایک گروہ جماعت | لڑتی تھی | بیچ راہ |
| اللّٰهِ | وَاُخْرٰى | كَافِرَةٌ | يَرَوْنَهُمْ | |
| اللہ کے | اور دوسری | کافر تھی | دیکھتے تھے | ان کو |
| مِّثْلَيْهِمْ | رَاْيَ الْعَيْنِ | وَاللّٰهُ | يُؤَيِّدُ | بِنَصْرِهٖ |
| دوگنا اپنے سے | اپنی آنکھوں سے دیکھنا | اور اللہ | تائید کرنا | ساتھ مدد |
| مَنْ | يَّشَآءُ | اِنَّ | فِيْ | |
| اپنی کے | جس کو | چاہے | بیشک | درمیان |
| ذٰلِكَ | لَعِبْرَةً | لِّاُولِي | الْاَبْصَارِ | زُيِّنَ |
| اس کے | البتہ عبرت ہے | واسطے صاحب | بصارت کے | زینت دی گئی |
| لِلنَّاسِ | حُبُّ | الشَّهَوَاتِ | مِنَ | النِّسَآءِ |
| واسطے لوگوں کے | محبت | خواہشات کی | (سے) | عورتوں میں سے |
| وَالْبَنِيْنَ | وَالْقَنَاطِيْرِ | الْمُقَنْطَرَةِ | مِنَ | الذَّهَبِ |
| اور بیٹوں سے | اور خزانے | اکٹھے کئے گئے | سے | سونے |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَالْفِضَّةِ | وَالْخَيْلِ | الْمُسَوَّمَةِ | وَالْاَنْعَامِ | وَالْحَرْثِ |
| اور چاندی سے | اور گھوڑے | نشان زدہ | اور مویشی | اور کھیتی سے |
| ذٰلِكَ | مَتَاعُ | الْحَيٰوةِ | الدُّنْيَا | وَاللّٰهُ |
| یہ | متاع میں | زندگی | دنیا کی | اور اللہ |
| عِنْدَهٗ | حُسْنُ | الْمَاٰبِ | | |
| اس کے پاس | بہترین | ٹھکانہ ہے | | |

"بیشک تمہارے لئے ایک نشانی (ان) دو گروہوں میں ہے جو باہم مقابل ہوئے ایک گروہ اللہ کی راہ میں لڑ رہا تھا اور دوسرا کافر یہ اپنے کو کھلی آنکھوں دیکھ رہے تھے ان سے (یعنی مسلمانوں سے) کئی گنا اللہ اپنی نصرت سے جس کی چاہتا ہے مدد کر دیتا ہے بیشک اس (واقعہ) میں اہلِ بصیرت کے لئے (بڑا) سبق ہے۔" (۱۳)

"لوگوں کے لئے خوشنما کر دی گئی ہے مرغوبات کی محبت (خواہ) عورتوں سے ہو یا بیٹوں سے یا ڈھیر لگے ہوئے سونے اور چاندی سے یا نشان پڑے ہوئے گھوڑوں سے یا مویشیوں سے یا زراعت سے یہ (سب) دنیوی زندگی کے سامان ہیں اور حسنِ انجام تو اللہ ہی کے پاس ہے۔" (۱۴)

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ۔ قَدْ ماضی اور مضارع دونوں پر داخل ہوتا ہے۔ ماضی مطلق کو ماضی قریب بناتا ہے اور شک کو دور کرتا ہے



Marfat.com

كَانَ فعل ناقص ماضی واحد مذکر غائب لَكُمْ (تمہارے لئے) اٰيَةٌ نشانی۔
علامت فِي فِئَتَيْنِ واحد فِئَةٌ گروہ جماعت فِئَتَيْنِ دو گروہ۔
الْتَقَتَا ماضی تثنیہ مؤنث غائب (اِلْتَقٰى يَلْتَقِيْ اِلْتِقَاءٌ) باہم مقابل ہوئے
ان کی آپس میں مڈبھیڑ ہوئی یقیناً ان دو گروہوں میں جن کی آپس میں
مڈبھیڑ ہوئی تمہارے لئے ظاہر نشان تھا۔

فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ ۔ فِئَةٌ ایک گروہ تُقَاتِلُ
مضارع واحد مؤنث غائب (قَاتَلَ يُقَاتِلُ مُقَاتَلَةً) قتال کرتا ہے۔ لڑتا ہے)۔
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (اللہ کی راہ میں) وَاُخْرٰى آخرت کی مؤنث بنے۔ دوسری۔
پچھلی جماعت كَافِرَةٌ اسم فاعل واحد مؤنث ایک گروہ اللہ کی راہ میں جنگ
کرتا اور دوسرا (گروہ) کافر تھا۔

يَرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ ۔ يَرَوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (رَاٰى
يَرٰى رُؤْيَةً) هِمْ ضمیر جمع مذکر غائب (وہ انہیں دیکھتے تھے) مِثْلَيْهِمْ
اصل میں مِثْلَيْنِ تھا هُمْ ضمیر کی طرف اضافت کی وجہ سے نون تثنیہ گر
گیا۔ دگنا کئی گنا رَاْيَ الْعَيْنِ آنکھ سے دیکھنا یہ ان کا وہم و گمان نہ تھا
بلکہ اپنی آنکھوں سے فی الحقیقت انہیں اپنے سے کئی گنا دیکھ رہے تھے۔
يَرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ سے مراد کون اپنی آنکھوں سے
مراد کون کس کو اپنے سے کئی گنا دیکھ رہا تھا ابن جریر طبری اور علامہ آلوسی کی رائے
کے مطابق اس کا مطلب یہ ہے کہ اہلِ ایمان ان مشرکین کو اپنے سے دگنا
دیکھ رہے تھے یعنی يَرَوْنَ میں ضمیر مستتر اہلِ ایمان کے بارے میں ہے اور
هُمْ ضمیر بارز کفار کے لئے اور بعض مفسرین کی رائے یہ ہے کہ مشرکین



Marfat.com

اہلِ ایمان کو اپنے سے دگنا دیکھ رہے تھے حالانکہ مسلمانوں کی تعداد ۳۱۳ اور مشرکین کی تعداد ایک ہزار تھی تاکہ اس طرح کفار کے دل میں خوف و رعب پیدا ہو جائے اس صورت میں یَرَوْنَ کفار کے لئے اور ھُمْ ضمیر مؤمنین کے لئے ہے۔

وَاللّٰہُ یُؤَیِّدُ بِنَصْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ۔ وَاللّٰہُ (اور اللہ) یُؤَیِّدُ تائید مصدر سے مضارع واحد مذکر غائب باب تفعیل بِنَصْرِہٖ اپنی نصرت سے مَنْ یَّشَآءُ۔ مَشِیْئَۃٌ مصدر سے مضارع واحد مذکر غائب (جس کی چاہے) اللہ اپنی نصرت سے جس کی چاہے تائید کرتا ہے۔

اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَعِبْرَۃً لِّاُولِی الْاَبْصَارِ۔ اِنَّ کلمہ تحقیق فِیْ ذٰلِکَ یعنی اس واقعہ میں لَعِبْرَۃً۔ ل تاکید کے لئے عِبْرَۃٌ اس کے اصل معنی ہیں ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف تجاوز کرنا عبور اسی سے ہے اس سے مراد نصیحت حاصل کرنا اور دھیان کے ہیں عِبْرَۃٌ کی تنوین عظمت پر دلالت کرتی ہے یعنی عِبْرَۃٌ عَظِیْمَۃٌ۔ ل جار اُولِی مجرور (اُولُوْ کی مجروری حالت) اَبْصَار۔ بَصَر کی جمع ہے آنکھ اور دل دونوں کی بینائی کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔ یقیناً اس واقعہ میں اہلِ بصیرت کے لئے بہت بڑی عبرت ہے۔ یہ آیت غزوہ بدر کے واقعات کے بارے میں نازل ہوئی مشرکین مکہ کے ساتھ مسلمانوں کا یہ پہلا معرکہ تھا مسلمانوں کی تعداد صرف ۳۱۳ تھی ان میں سے ستتر مہاجر اور ۲۳۶ انصار تھے مسلمانوں کے پاس کل ستر اونٹ دو گھوڑے چھ زرہیں اور آٹھ تلواریں تھیں مشرکین مکہ کی تعداد ایک ہزار سے زیادہ تھی اور وہ ہر قسم کے جنگی ساز و سامان سے مسلح تھے اس غزوہ میں بائیس



Marfat.com

مسلمان شہید ہوئے جن میں سے ۱۴ مہاجر اور آٹھ انصار تھے مشرکین کے ستر آدمی مارے گئے اور اتنے ہی قید ہوئے یہ عظیم فتح تھی جو اسلام کو کفر پر حاصل ہوئی۔

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ ۔ زُيِّنَ ماضی مجہول واحد مذکر غائب (زَيَّنَ يُزَيِّنُ تَزْيِيْنٌ تفعیل) مزین کیا گیا۔ زینت دی گئی لِلنَّاسِ لوگوں کے لئے حُبُّ الشَّهَوَاتِ حُبّ مصدر الشَّهَوَاتِ واحد شَهْوَةٌ کسی شی کی طرف نفس کے اشتیاق کا نام شہوۃ ہے اور یہاں الشَّهَوَات سے مراد مشتہیات ہیں مِنَ النِّسَآءِ عورتوں میں سے وَالْبَنِيْنَ ابن کی جمع بحالت نصب خوشنما کر دی گئی لوگوں کیلئے چیزوں کی محبت عورتوں اور بیٹوں میں سے وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ۔ اَلْقَنَاطِيْرِ جمع قنطار کی۔ مال کا ڈھیر۔ پل کو بھی کہتے ہیں۔ الْمُقَنْطَرَةِ اسم مفعول واحد مؤنث ڈھیر کئے ہوئے۔ جمع کردہ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ سونے سے اور چاندی سے (اور سونے چاندی کے ڈھیروں سے) وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ۔ اَلْخَيْلِ سوار اور گھوڑے ہر دو کے لئے استعمال ہوتا ہے اس کی اصل خیال اور خیلاء ہے جس کے معنی متکبر کے ہیں گھڑ سوار بھی اپنے آپ کو دوسروں سے ممتاز سمجھتا ہے اَلْمُسَوَّمَةِ تسویم مصدر سے اسم مفعول واحد مؤنث اس کا مادہ سَوْم ہے جس کے معنی ہیں کسی چیز کی طلب میں جانا اونٹ کو چراگاہ میں چھوڑنا نشان لگانے کے لئے بھی آتا ہے اَلْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ سے مراد نشان زدہ یا پلے ہوئے گھوڑے۔ وَالْاَنْعَامِ۔ نَعَمٌ کی جمع ہے مویشی۔ اونٹ گائے بکری کے لئے



Marfat.com

بولا جاتا ہے بالخصوص اونٹ چونکہ عرب میں اونٹ ان کے لئے سب سے بڑی نعمت ہے۔ وَالْحَرْث مصدر کھیتی زراعت یعنی پالتو نشان زدہ گھوڑے مویشی اور کھیتی۔

ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا، وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ۔ ذٰلِكَ اسم اشارہ بعید مَتَاعُ سامان جس چیز سے کچھ مدت کے لئے نفع حاصل کیا اسے متاع کہتے ہیں الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا دنیوی زندگی یہ سب دنیوی زندگی کے سامان ہیں اس لئے بقدر کفایت ان کی طلب کرنا چاہیئے یہ دائمی چیزیں نہیں ہیں۔ وَاللّٰهُ (اور اللہ) عِنْدَهٗ (اس کے پاس) حُسْنُ الْمَاٰبِ بہترین لوٹنے کی جگہ ہے اَلْمَاٰبُ۔ اَوْبٌ یا اِیَابٌ سے اسم ظرف مکان و زمان ہے۔ لوٹنے کی جگہ یا وقت مطلب یہ ہے کہ لوگوں کو ان کی خواہشوں کی چیزیں یعنی عورتیں۔ بیٹے۔ سونے چاندی کے بڑے بڑے ڈھیر نشان زدہ گھوڑے مویشی اور کھیتی بڑی خوبصورت اور مزین معلوم ہوتی ہیں مگر یہ سب دنیائے فانی کی زندگی کے سامان ہیں اور اللہ کے پاس بہترین ٹھکانہ ہے یعنی بقدر کفایت ان چیزوں سے انتفاع کر سکتے ہیں مگر اس بات کو یاد رکھنا ضروری ہے کہ یہ سب عارضی اور ناپائیدار ہیں اصل باقی رہنے والی چیز اعمال صالحہ ہیں جو آخرت کی دائمی زندگی میں کام آئیں گے۔

قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ، لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ، وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ ۝ اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا



Marfat.com

اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ اَلصّٰبِرِيْنَ الصّٰدِقِيْنَ
وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ۝

| | | | |
|---|---|---|---|
| قُلْ | أَؤُنَبِّئُكُمْ | بِخَيْرٍ | مِّنْ |
| کہیئے | کیا خبر دوں میں تم کو | ساتھ بہتر کے | (سے) |
| ذَالِكُمْ | لِلَّذِيْنَ | اتَّقَوْا | عِنْدَ |
| اس سے | واسطے ان لوگوں کے | کہ پرہیزگاری کرتے ہیں | نزدیک |
| جَنّٰتٌ | تَجْرِيْ | مِنْ | تَحْتِهَا |
| بہشت ہیں | جاری ہیں | (سے) | نیچے سے انکے |
| خٰلِدِيْنَ | فِيْهَا | وَاَزْوَاجٌ | مُّطَهَّرَةٌ |
| ہمیشہ رہنے والے ہیں | اس میں | بیبیاں | پاکیزہ |
| مِّنَ اللّٰهِ | وَاللّٰهُ | بَصِيْرٌ | بِالْعِبَادِ |
| اللہ کی طرف سے | اور اللہ | دیکھنے والا ہے | ساتھ بندوں کے |
| يَقُوْلُوْنَ | رَبَّنَآ | اِنَّنَا | اٰمَنَّا |
| جو کہتے ہیں | اے رب ہمارے | تحقیق ہم | ایمان لائے |
| لَنَا | ذُنُوْبَنَا | وَقِنَا | عَذَابَ |
| واسطے ہمارے | گناہ ہمارے | بچا ہم کو | عذاب |
| اَلصّٰبِرِيْنَ | وَالصّٰدِقِيْنَ | وَالْقٰنِتِيْنَ | وَالْمُنْفِقِيْنَ |
| وہ جو صبر کرنیوالے ہیں | اور وہ جو سچے ہیں | اور فرمانبرداری کرنیوالے | اور خرچ کرنیوالے |

| | |
|---|---|
| بِالْاَسْحَارِ | |
| پچھلی رات کے سحر کے وقت | |



Marfat.com

"آپ کہئے! کہ کیا میں تمہیں ایسی چیز کی خبر دوں جو ان (چیزوں) سے (کہیں) بہتر ہے۔ جو لوگ ڈرتے رہتے ہیں ان کے لئے ان کے پروردگار کے پاس باغ ہیں کہ ان کے نیچے نہریں پڑی بہہ رہی ہیں ان میں وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں اور صاف ستھری پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور اللہ کی خوشنودی ہوگی اور اللہ اپنے بندوں کا خوب دیکھنے والا ہے۔" (۱۵)

"(یہ وہ لوگ ہیں) جو کہتے رہتے ہیں کہ اے پروردگار ہم یقیناً ایمان لائے سو ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں دوزخ کی آگ سے بچا دے۔" (۱۶)

"(یہ) صبر کرنے والے ہیں اور راستباز ہیں اور فروتنی کرنے والے ہیں اور خرچ کرنے والے ہیں اور پچھلی رات میں گناہوں سے بخشش مانگنے والے ہیں۔" (۱۷)

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ۔ قُلْ قول مصدر سے فعل امر واحد مذکر (کہو۔ کہئے) اَ کلمۂ استفہام (کیا) ؤُنَبِّئُكُمْ۔ تُنَبِّئَةٌ سے مضارع واحد متکلم کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر بِخَيْرٍ بہتر چیز مِنْ ذٰلِكُمْ ان چیزوں سے ذٰلِكُمْ اسم اشارہ جمع متاع دنیا کی طرف راجع ہے آپ کہئے کیا میں تمہیں ایسی چیزوں کی خبر دوں جو ان چیزوں سے کہیں بہتر ہیں۔

لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا

لِلَّذِيْنَ ان لوگوں کے لئے اتَّقَوْا۔ اِتِّقَاءٌ مصدر سے ماضی جمع مذکر حاضر جنہوں نے پرہیزگاری اختیار۔ عِنْدَ رَبِّهِمْ ان کے پروردگار کے پاس



Marfat.com

جَنّٰتٌ واحد جَنَّةٌ باغات تَجْرِیْ مضارع واحد مؤنث غائب (جَرٰی یَجْرِیْ جَرْیَانٌ) بہتی ہیں مِنْ تَحْتِهَا۔ هَا ضمیر کا مرجع "جَنّٰتٌ" ہے (اس کے نیچے)۔ اَلْاَنْهٰرُ واحد نَهْرٌ۔ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا واحد خَالِدٌ خلود مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝۔

اَزْوَاجٌ واحد زوج۔ مُطَهَّرَةٌ تطہیر مصدر سے اسم مفعول واحد مؤنث ازواج کی صفت ہے یعنی ہر قسم کی جسمانی کثافتوں سے پاک کردہ عورتیں۔ وَرِضْوَانٌ۔ رَضِیَ مصدر سے مبالغہ کا صیغہ (رضائے کثیر) مِنَ اللّٰهِ (اللہ کی طرف سے) وَاللّٰهُ (اور اللہ) بَصِیْرٌ فعیل کے وزن صفت مشبہ (خوب دیکھنے والا ہے) بِالْعِبَادِ واحد عبد اور اللہ اپنے بندوں کو اچھی طرح دیکھنے اور جاننے والا ہے۔

اس آیتِ کریمہ میں دنیوی مال و متاع کے مقابلے میں تقویٰ اختیار کرنے والوں کو اللہ کی رضا اور جنت کی خوشخبری دی گئی ہے اور ظاہر ہے کہ آخرت کی یہ کامیابی اس دنیوی مال و دولت سے کہیں بہتر اور اعلیٰ ہے۔

اَلَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اِنَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

اَلَّذِیْنَ موصول (یہ لوگ وہ ہیں) یَقُوْلُوْنَ۔ قَوْلٌ مصدر سے مضارع جمع مذکر غائب (قَالَ یَقُوْلُ قَوْلًا) (جو کہتے ہیں) رَبَّنَا اے ہمارے پروردگار اِنَّنَا۔ اِنَّ حرف مشبہ بفعل نَا ضمیر جمع متکلم (بیشک ہم) اٰمَنَّا ماضی جمع متکلم (اٰمَنَ یُؤْمِنُ اِیْمَانًا) (ہم ایمان لائے) فَاغْفِرْ لَنَا۔ امر واحد مذکر



Marfat.com

غَفَرَ یَغْفِرُ غُفْرَانًا) پس بخش دے ذُنُوْبَنَا واحد ذنب نا ضمیر جمع متکلم (ہمارے گناہوں کو) وَقِنَا۔ قِ امر واحد مذکر (وَقَی یَقِیْ وِقَایَۃً) نَا ضمیر جمع متکلم (اور بچا ہمیں) عَذَابَ النَّارِ آگ کے عذاب سے.

اَلصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْمُنْفِقِیْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِیْنَ بِالْاَسْحَارِ۝

الصّٰبِرِیْنَ واحد الصَّابِرُ اسم فاعل جمع مذکر (صبر سے کام لینے والے).
وَالصّٰدِقِیْنَ واحد صَادِقٌ اسم فاعل جمع مذکر (راست باز) وَالْقٰنِتِیْنَ واحد قَانِتٌ اسم فاعل جمع مذکر (قَنَتَ یَقْنُتُ قُنُوْتًا) اطاعت گزار عاجزی کرنے والے وَالْمُنْفِقِیْنَ واحد اَلْمُنْفِقُ اسم فاعل جمع مذکر (اَنْفَقَ یُنْفِقُ اِنْفَاقًا) اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے وَالْمُسْتَغْفِرِیْنَ اسم فاعل جمع مذکر واحد اَلْمُسْتَغْفِرُ (اِسْتَغْفَرَ یَسْتَغْفِرُ اِسْتِغْفَارًا) استغفار کرنے والے بِالْاَسْحَارِ واحد سَحَرٌ آخر شب کے اندھیرے کا دن کی روشنی کے ساتھ اختلاط کا نام ہے اور اس وقت کو بھی سحر کہتے ہیں (راغب) سحر کے ساتھ استغفار کی تخصیص کا مطلب یہ ہے کہ یہ وقت دعا کے لئے اقرب الی الاجابۃ ہے اس وقت رات کے آرام کے بعد نفس پرسکون ہوتا ہے انسان دلجمعی کے ساتھ عبادت کرسکتا ہے.

سابقہ آیت نمبر ۱۶ میں متقی لوگوں کی دعا کا ذکر تھا اس آیت میں ان کی پانچ صفات کا ذکر ہے اور صیغہ فعل کی بجائے اسم فاعل سے ان کے اوصاف کو بیان کیا ہے.

۱۔ اَلصّٰبِرِیْنَ یعنی راہِ حق میں تکالیف و شدائد پر صبر سے کام لیتے ہیں.
۲۔ اَلصّٰدِقِیْنَ یعنی وہ اپنے ایمان اور تمام معاملات میں راستباز ہوتے ہیں.



Marfat.com

۳۔ اَلْقٰنِتِیْنَ تکلیف واسائش ہرحال میں اطاعت گزار اور فرمانبردار ہوتے ہیں۔

۴۔ اَلْمُنْفِقِیْنَ اللہ کی راہ میں اپنے اموال کو خرچ کرتے رہتے ہیں۔

۵۔ وَالْمُسْتَغْفِرِیْنَ

وقت سحر استغفار اور توبہ سے کام لیتے ہیں اہلِ ایمان کے یہ جامع اوصاف ہیں ان پنجگانہ صفات میں سے کسی ایک صفت کا بھی پایا جانا باعث مدح ہوگا۔ (رازی)۔

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۗ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ؕ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ؕ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| شَهِدَ | اللّٰهُ | اَنَّهٗ | لَآ اِلٰهَ | اِلَّا هُوَ |
| گواہی دی | اللہ نے | بیشک وہ | نہیں کوئی معبود | مگر وہ |
| وَالْمَلٰٓئِكَةُ | وَاُولُوا الْعِلْمِ | قَآئِمًۢا | بِالْقِسْطِ | لَآ اِلٰهَ |
| اور فرشتے | اور صاحب علم | جو قائم ہیں | ساتھ انصاف کے | نہیں کوئی معبود |
| اِلَّا هُوَ | الْعَزِيْزُ | الْحَكِيْمُ | اِنَّ | الدِّيْنَ |
| مگر وہ | غالب ہے | حکمت والا ہے | بیشک | دین (تو) |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| عِنْدَ | اللّٰهِ | الْاِسْلَامُ | وَ مَا | اخْتَلَفَ |
| نزدیک | اللہ (کے) | اسلام ہے | اور نہیں | اختلاف کیا |
| الَّذِيْنَ | اُوْتُوا | الْكِتٰبَ | اِلَّا | مِنْ |
| ان لوگوں نے | کہ دیئے گئے | کتاب | مگر | اسکے |
| بَعْدِ | مَا جَآءَ | هُمُ | الْعِلْمُ | بَغْيًا |
| پیچھے | کہ آیا پاس | ان کے | علم | سرکشی سے |
| بَيْنَ هُمْ | وَ مَنْ | يَّكْفُرْ | بِاٰيٰتِ | اللّٰهِ |
| درمیان اپنے | اور جو | کفر کرے | ساتھ آیتوں | اللہ کی |
| فَ اِنَّ | اللّٰهَ | سَرِيْعُ | الْحِسَابِ | فَ اِنْ |
| پس بیشک | اللہ | جلد لینے والا ہے | حساب کا | پس اگر |
| حَآجُّوْكَ | فَ قُلْ | اَسْلَمْتُ | وَجْهِيَ | لِ اللّٰهِ |
| جھگڑیں تجھ سے | پس کہیئے | مطیع کیا | میں نے منہ اپنا | واسطے اللہ کے |
| وَ مَنِ | اتَّبَعَنِ | وَ قُلْ | لِّ الَّذِيْنَ | اُوْتُوا |
| اور جس نے | پیروی کی میری | اور کہیئے | واسطے ان لوگوں کے | کہ دیئے گئے |
| الْكِتٰبَ | وَ الْاُمِّيّٖنَ | ءَ اَسْلَمْتُمْ | فَ اِنْ | |
| کتاب | اور ان پڑھوں کو | کیا تم مطیع ہو۔ اسلام لاتے ہو | پس اگر | |
| اَسْلَمُوْا | فَ قَدِ | اهْتَدَوْا | وَ اِنْ | تَوَلَّوْا |
| وہ مطیع ہوئے اسلام لائے | پس تحقیق | ہدایت پالی انہوں نے | اور اگر | وہ پھر جائیں |
| فَ اِنَّمَا | عَلَيْكَ | الْبَلٰغُ | وَ | اللّٰهُ |
| پس سوائے اسکے نہیں | کہ اوپر تیرے ہے | پیغام کا پہنچانا | اور | اللہ |



Marfat.com

| بَصِيرٌ | بِ الْعِبَادِ |
|---|---|
| دیکھنے والا ہے | ساتھ بندوں کے |

"اللہ کی گواہی ہے کہ کوئی معبود نہیں ہے بجز اس کے اور فرشتوں اور اہلِ علم کی (بھی گواہی یہی ہے) اور وہ عدل سے انتظام رکھنے والا معبود ہے کوئی معبود نہیں بجز اس زبردست حکمت والے کے۔" (۱۸) یقیناً دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے اور جو اختلاف کیا اس میں اہلِ کتاب نے سو وہ آپس کی ضد سے کیا بعد اس کے کہ انہیں صحیح علم پہنچ چکا تھا اور جو اللہ کی آیتوں سے انکار کرے گا سو اللہ یقیناً جلد حساب لینے والا ہے۔" (۱۹) پھر اگر یہ لوگ آپ سے حجت کئے جائیں تو خیر آپ کہہ دیجئے کہ میں تو اپنا رخ اللہ کی طرف کر چکا اور جو میرے پیرو ہیں (وہ بھی) اور آپ اہلِ کتاب سے اور امیوں سے دریافت کیجئے کہ تم اسلام لاتے ہو۔ سو اگر وہ اسلام لے آئے تو بس راہِ ہدایت پر آگئے اور اگر وہ روگرداں رہے تو آپ کے ذمہ تو صرف تبلیغ ہی ہے اور اللہ اپنے بندوں کا خوب دیکھتے رہنے والا ہے۔" (۲۰).

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ؕ

شَهِدَ۔ شَهَادَةٌ مصدر سے ماضی واحد مذکر غائب (اللہ گواہی دیتا



Marfat.com

ہے) اَنَّهٗ۔ اَنَّ حرفِ مشبہ بفعل (بیشک یقیناً) هٗ ضمیر واحد مذکر راجع الی اللہ (وہ) لَا اِلٰهَ۔ لَا کلمہ نفی۔ اِلٰهَ معبود (کوئی معبود نہیں) اِلَّا کلمہ استثنا (مگر) هُوَ ضمیر واحد مذکر غائب (وہ) وَالْمَلٰٓئِكَةُ جمع ملک فرشتے وَاُولُوا الْعِلْمِ (صاحب۔ مالک) علم والے صاحب علم۔ یہاں علم سے مراد علم حقائق ہے نہ کہ علوم دنیوی۔ اللہ گواہی دیتا ہے کہ بیشک کوئی معبود نہیں مگر وہ (اللہ) اور فرشتے اور علم والے یہ آیت فضیلت علم اور شرف علماء پہ دلالت کرتی ہے (قرطبی)۔ قَآئِمًا اسم فاعل (قَامَ یَقُوْمُ قِیَامًا)۔ بِالْقِسْطِ اسم مصدر قسط کے معنی عدل و انصاف کے ہیں۔ جمہور مفسرین کی رائے کہ یہ شَهِدَ اللّٰهُ سے حال واقع ہوا ہے یعنی وہ عدل سے انتظام رکھنے والا ہے اور بعض نے اسے "اُولُوا الْعِلْمِ سے حال مانا ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔ لَا اِلٰهَ کوئی معبود نہیں اِلَّا هُوَ مگر وہی یعنی بجز اس کے کوئی معبود نہیں اَلْعَزِيْزُ صفتِ مشبہ غالب اور حکمت والا ہے اَلْحَكِيْمُ حکمت والا ہے صفتِ مشبہ۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی وحدانیت پر تین قسم کی شہادت پیش کی ہے۔

اوّل، خود اپنی شہادت یعنی کائنات کی تمام چیزیں اسکی شہادت دیتی ہیں۔

دوسری شہادت، ملائکہ ارواحِ مجردہ کی جو فسق اور آلودگی سے پاک ہیں وہ بھی اس کی وحدانیت پر شاہد ہیں۔

تیسری شہادت، اہلِ علم کی، اہلِ علم اگر قائماً بالقسط ہوں تو یقیناً وہ بھی اس کی وحدانیت کے شاہد ہوں گے۔

اس کی توحید پر یہ تینوں جامع شہادات ہر قسم کے شرک کی نفی کرتی ہیں



Marfat.com

جس سے ثابت ہوتا ہے کہ نصاریٰ کا عقیدۂ تثلیث بالکل باطل اور لغو ہے

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ ۔ اِنَّ یقیناً۔ بیشک اَلدِّیْنَ مصدر (دَانَ یَدِیْنُ دِیناً) دین کے معنی جزا اور بدلہ کے ہیں۔ ملت اور طریقِ حیات پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے عِنْدَ اللّٰہِ اللہ کے نزدیک اَلْاِسْلَامُ کے معنی اطاعت اور سپردگی کے ہیں یعنی اللہ کے نزدیک اپنی مخلوق کے لئے مقرر کردہ طریقِ حیات صرف اسلام ہے اسلام کے علاوہ کوئی دوسرا طریقِ حیات مردود اور ناپسندیدہ ہے۔

وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَھُمُ الْعِلْمُ بَغْیًا بَیْنَھُمْ ۔ وَمَا نافیہ (اور نہیں) اخْتَلَفَ ۔ اِخْتِلَافٌ مصدر سے ماضی واحد مذکر غائب (اختلاف کیا) اَلَّذِیْنَ موصول (ان لوگوں نے) اُوْتُوْا ماضی مجہول جمع مذکر غائب (اَتٰی یُؤْتِیْ اِیْتَاءً) جنہیں دی گئی) الْکِتٰبَ (کتاب) اِلَّا کلمۂ استثنا (مگر) مِنْ بَعْدِ مَا اس کے بعد کہ جَآءَ ماضی واحد مذکر غائب (جَاءَ یَجِیْءُ مَجِیْئٌ) ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب اَلْعِلْمُ علم حقیقی ۔علمِ صحیح۔ مگر اس کے بعد کہ ان کے پاس علمِ حقیقی آچکا تھا بَغْیًا مصدر میانہ روی سے تجاوز کرنے کو کہتے ہیں۔ بَیْنَھُمْ آپس میں اور جن کو کتاب دی گئی انہوں نے اختلاف نہیں کیا مگر اس کے بعد کہ ان کے پاس علم آچکا تھا سو آپس کی ضد سے کیا۔

یہود و نصاریٰ کا دینِ اسلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے اختلاف استکبار اور عناد کی بنا پر تھا اس لئے کہ دینِ اسلام کے برحق ہونے کی حقیقت ان پر واضح ہو چکی تھی۔

وَمَنْ یَّکْفُرْ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ فَاِنَّ اللّٰہَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ۔ وَمَنْ شرطیہ (جو



Marfat.com

شخص) يَكْفُرُ مضارع واحد مذکر غائب (كَفَرَ يَكْفُرُ كُفْرًا) انکار کرتا ہے۔ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ واحد آیت علامات۔ نشانیاں (اللہ کی آیات کا) فَ پس جواب شرط اِنَّ اللّٰهَ (یقیناً اللہ) سَرِيْعُ الْحِسَابِ سرعۃ سے صفت مشبہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔ انکار حق کرنے والوں کے لئے وعید ہے۔

فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ۔ فَ (پس) اِنْ شرطیہ (اگر) حَآجُّوْكَ ماضی جمع مذکر غائب (حَاجَّ يُحَاجُّ مُحَاجَّةً) كَ ضمیر واحد مذکر حاضر۔ تجھ سے حجت بازی کریں جواب شرط قُلْ۔ قَوْلٌ مصدر سے امر واحد مذکر (پس تو کہہ دے) اَسْلَمْتُ ماضی واحد متکلم (اَسْلَمَ يُسْلِمُ اِسْلَامًا) (میں نے سپرد کیا) وَجْهِيَ وجہ مضاف ی متکلم مضاف الیہ (اپنے چہرے کو) لِلّٰهِ لام جار اللّٰهُ مجرور (اللہ کے لئے) وَمَنِ موصول اِتَّبَعَنِ ماضی واحد مذکر غائب آپ سے حجت بازی سے کام لیں تو آپ کہہ دیجئے کہ میں اپنا سب کچھ اللہ کے سپرد کر چکا ہوں اور میرے پیروکار بھی۔

ن وقایہ ی (محذوف) ضمیر واحد متکلم۔ اور جس نے میری پیروی کی پس اگر وہ

وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ۔ وَقُلْ۔ قَوْلٌ مصدر سے امر واحد مذکر اور کہدو لِلَّذِيْنَ (ان لوگوں کے لیے) اُوْتُوا الْكِتٰبَ۔ اُوْتُوا اِيْتَاءٌ مصدر سے ماضی مجہول جمع مذکر غائب (جنہیں کتاب دی گئی) وَالْاُمِّيّٖنَ واحد اُمِّيٌّ جو پڑھ لکھ نہ سکتے ہوں (راغب)۔ مراد مشرکین مکہ اَ کلمہ استفہام (کیا) اَسْلَمْتُمْ ماضی جمع مذکر حاضر (اَسْلَمَ يُسْلِمُ اِسْلَامًا) آپ ان لوگوں سے جنہیں کتاب دی گئی یعنی یہود و نصاریٰ اور مشرکین مکہ سے کہہ دیجئے کیا تم اسلام لاتے ہو۔ بعض نے کہا ہے کہ اَ کلمہ استفہام امر کے معنی دیتا ہے کہ "تم اسلام لاؤ"



Marfat.com

فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ فَ (پس) اِنْ شرطیہ (اگر) اَسْلَمُوْا ماضی جمع مذکر غائب فَقَدْ کلمہ تحقیق کلام اِهْتَدَوْا ماضی جمع مذکر غائب (اِهْتَدٰی یَهْتَدِیْ اِهْتِدَاءٌ) پس اگر وہ اسلام قبول کرلیں پس بیشک انہوں نے ہدایت پالی۔

وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ۗ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝

وَاِنْ تَوَلَّوْا۔ وَ (اور) اِنْ شرطیہ (اگر) تَوَلَّوْا۔ تَوْلِيَةٌ مصدر سے مضارع جمع مذکر حاضر (اور اگر تم پھر جاؤ) فَاِنَّمَا۔ اِنَّ مشبہ بفعل مَا حصر کے لئے (بیشک سوائے اس کے نہیں کہ) عَلَيْكَ الْبَلٰغُ کے معنی تبلیغ یا پہنچانے کے ہیں۔ یعنی آپ کے ذمے تو صرف تبلیغ اور حق کا پہنچانا ہے' ہدایت دلانا تو اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ۔ بَصِيْرٌ بروزن فعیل صفتِ مشبہ بصیرت کا تعلق دل کی بینائی سے ہوتا ہے بِالْعِبَادِ واحد عَبْدٌ۔ عبد بمعنی غلام کی جمع عبید آتی ہے اور عبد بمعنی عابد کی جمع عباد ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے حالات کو اچھی طرح جاننے والا ہے۔ مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اہل کتاب کے لئے پڑھی تو انہوں نے کہا ہم نے تو اسلام قبول کیا ہوا ہے اس پر آپ نے یہود سے کہا کہ کیا تم شہادت دیتے ہو کہ عیسیٰ کلمۃ اللہ اور اس کا بندہ اور رسول ہے۔ انہوں نے کہا خدا کی پناہ پھر آپ نے نصاریٰ سے کہا کہ کیا تم شہادت دیتے ہو کہ عیسیٰ اللہ کے عبد اور رسول ہیں انہوں نے کہا خدا کی پناہ عیسیٰ اللہ کے عبد کیسے ہو سکتے ہیں وہ تو ابن اللہ ہیں اس پر وَاِنْ تَوَلَّوْا کی آیت کا نزول ہوا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ



Marfat.com

وَيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ
اَلِيْمٍ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَمَا لَهُمْ
مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ
اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۖ وَ
غَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ
لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۖ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا
يُظْلَمُوْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اِنَّ | الَّذِيْنَ | يَكْفُرُوْنَ | بِاٰيٰتِ | اللّٰهِ |
| تحقیق | جو لوگ کہ | کفر کرتے ہیں | ساتھ نشانیوں | اللہ کے |
| وَيَقْتُلُوْنَ | النَّبِيّٖنَ | بِغَيْرِ | حَقٍّ | وَّيَقْتُلُوْنَ |
| اور قتل کرتے ہیں | نبیوں کو | بغیر | حق کے | اور قتل کرتے ہیں |
| الَّذِيْنَ | يَاْمُرُوْنَ | بِالْقِسْطِ | مِنَ | النَّاسِ |
| ان لوگوں کو | جو حکم کرتے ہیں | ساتھ انصاف کے | (سے) | لوگوں |
| فَبَشِّرْ | هُمْ | بِعَذَابٍ | اَلِيْمٍ | اُولٰٓئِكَ |
| پس خوشخبری دے | ان کو | ساتھ عذاب | دردناک کے | یہ لوگ |
| الَّذِيْنَ | حَبِطَتْ | اَعْمَالُ | هُمْ | فِي الدُّنْيَا | وَالْاٰخِرَةِ |
| وہ ہیں کہ | ضائع ہوئے | عمل ان کے | دنیا میں | اور آخرت میں |
| وَمَا | لَهُمْ | مِّنْ نّٰصِرِيْنَ | اَلَمْ | تَرَ |
| اور نہیں | واسطے ان کے | کوئی مددگار | کیا نہ | دیکھا تو نے |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اِلَى | الَّذِيْنَ | اُوْتُوْا | نَصِيْبًا | مِّنَ |
| طرف | ان لوگوں کے | کہ دیئے گئے | حصہ۔ بہرہ | (سے) |
| الْكِتٰبِ | يُدْعَوْنَ | اِلٰى | كِتَابِ | اللّٰهِ |
| کتاب سے | بلائے جاتے ہیں | طرف | کتاب | اللہ کی |
| لِ يَحْكُمَ | بَيْنَ هُمْ | ثُمَّ | يَتَوَلّٰى | فَرِيْقٌ |
| تاکہ وہ حکم کرے | درمیان ان کے | پھر | پھر جاتا ہے | ایک فریق |
| مِّنْ هُمْ | وَ هُمْ | مُّعْرِضُوْنَ | ذٰلِكَ | بِ اَنَّ |
| ان میں سے | اور وہ | منہ پھیرنے والے ہیں | یہ | اس واسطے ہے کہ |
| هُمْ | قَالُوْا | لَنْ | تَمَسَّنَا | النَّارُ |
| انہوں نے | کہا | ہرگز نہیں | چھوئے گی ہمیں | آگ |
| اِلَّآ | اَيَّامًا | مَّعْدُوْدَاتٍ | وَ غَرَّ | هُمْ |
| مگر | دن | گنتی کے | اور فریب دیا | ان کو |
| فِيْ دِيْنِهِمْ | مَّا كَانُوْا | يَفْتَرُوْنَ | فَ كَيْفَ | اِذَا |
| بیچ دین انکے | جو وہ تھے | بہتان باندھتے | پس کیونکر ہوگا | جب |
| جَمَعْنٰهُمْ | لِ يَوْمٍ | لَّا رَيْبَ | فِيْ هِ | وَ وُفِّيَتْ |
| جمع کریں گے ہم انکو | واسطے ایسے دن کے | نہیں شک | اس میں | اور پورا دیا جائیگا |
| كُلُّ نَفْسٍ | مَّا | كَسَبَتْ | وَ هُمْ | لَا يُظْلَمُوْنَ |
| ہر نفس | جو کچھ | اس نے کمایا | اور وہ | نہ ظلم کئے جائیں گے |

"بیشک جو لوگ اللہ کی آیتوں سے انکار کرتے ہیں اور پیغمبروں کو ناحق قتل کر ڈالتے ہیں اور ان لوگوں کو جو عدل کا حکم دیتے ہیں انہیں قتل کر ڈالتے



Marfat.com

ہیں بس آپ انہیں عذاب دردناک کی خوشخبری سنا دیجئے۔" (۲۱)

"یہی وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا اور آخرت میں اکارت گئے اور ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔" (۲۲)

"کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں کتاب الٰہی سے حصہ دیا گیا تھا انہیں کتاب اللہ کی طرف بلایا جاتا ہے کہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کرے پھر ان میں سے ایک فریق بے رخی کرتا ہوا منہ پھیر لیتا ہے!" (۲۳)

"یہ اس سبب سے کہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم کو آگ چھوئے گی بھی نہیں بجز (چند) گنے ہوئے دنوں کے اور جو کچھ تراشتے رہتے ہیں اس نے انہیں دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔" (۲۴)

"سو اس روز جس میں ذرا شک نہیں جب ہم اکٹھا کریں گے تو کیا حال ہوگا اور ہر شخص کو جو کچھ اس نے کیا ہے پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر (ذرا) ظلم نہ کیا جائے گا۔" (۲۵)۔

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَیَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ بِغَیْرِ حَقٍّ ۔ اِنَّ کلمۂ تحقیق کلام مشبہ بفعل اَلَّذِیْنَ موصول (بیشک وہ لوگ) یَکْفُرُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (کَفَرَ یَکْفُرُ کُفْرًا) جو انکار کرتے ہیں) بِاٰیٰتِ اللّٰہِ واحد اٰیَۃٌ۔ اللہ کی آیات اور نشانیوں کا وَیَقْتُلُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (قَتَلَ یَقْتُلُ قَتْلًا) اور قتل کرتے ہیں۔ اَلنَّبِیّٖنَ واحد اَلنَّبِیُّ صیغہ صفت جمع۔ رسول۔ پیغمبر۔ بِغَیْرِ حَقٍّ ناحق۔ اس سے



Marfat.com

مراد یہ نہیں ہے کہ حق کے ساتھ انبیاء کو قتل کیا جا سکتا ہے بلکہ انبیاء کا قتل ہر لحاظ سے ناحق اور ظالمانہ فعل ہے یعنی ان قاتلوں کے بھی آئین کے خلاف فعل ہے جیسے کہ یہود نے زکریا اور یحییٰ علیہما السلام کو قتل کیا۔

وَيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ

وَيَقْتُلُوْنَ قتل مصدر سے مضارع مذکر غائب (اور قتل کرتے ہیں) اَلَّذِيْنَ موصول (ان لوگوں کو) يَاْمُرُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (اَمَرَ يَاْمُرُ اَمْرًا (حکم دیتے ہیں) بِالْقِسْطِ (عدل و انصاف کا) قِسْطٌ اور قَسْطٌ کے معنی عدل یا انصاف کا حصہ ہیں اور اس سے مراد انصاف ہے فَبَشِّرْ تَبْشِيْرٌ سے امر واحد مذکر هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب۔ تَبْشِيْرٌ اور بشارت اچھی اور بُری دونوں خبروں پر بولا جاتا ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ عذاب پر تبشیر کا لفظ لانے کا مطلب یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ خوشی کی خبر جو وہ سنیں گے وہ بھی عذاب کی خبر ہوگی (غ) بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ۔ اَلِيْمٌ صفتِ مشبہ (دردناک عذاب)۔ اس آیت میں بطور تحکم انہیں عذاب الیم کی خوشخبری دی گئی ہے اس لئے کہ وہ تین عظیم جرائم کے مرتکب تھے:

۱۔ آیاتِ الٰہیہ کا انکار۔

۲۔ قتل انبیاء۔

۳۔ داعیان حق کا قتل۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۡ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ

اُولٰٓئِكَ اسم اشارہ جمع بعید (وہ سب) اَلَّذِيْنَ اسم موصول حَبِطَتْ حَبْطٌ مصدر سے ماضی واحد مؤنث غائب۔ حَبْطٌ کے اصل معنی زیادہ کھا



Marfat.com

لینے سے جانور کے پیٹ کے پھول جانے کو کہتے ہیں مراد عمل کا ضائع ہونا ہے
اَعْمَالُھُمْ ان کے عمل فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ دنیا اور آخرت میں۔ امام راغب نے حبطِ اعمال کی تین صورتیں بتائی ہیں:

اوّل، یہ کہ صرف دنیوی کام ہوں جو آخرت میں کام نہ آئیں.
دوم، اعمال تو اخروی ہوں لیکن کرنے والے کی نیت رضائے حق نہ ہو.
سوم، اعمال بھی صالح ہوں نیت بھی درست ہو لیکن ان کے مقابل برے کاموں کی کثرت ہو.

یہ سب صورتیں ایسی ہیں کہ ان کی وجہ سے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں.

وَمَا لَھُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ۔ مَا نافیہ (نہیں ہے) لَھُمْ (ان کے لئے) مِنْ نّٰصِرِیْنَ، نَصْرٌ سے اسم فاعل جمع مذکر واحد نَاصِرٌ یہی وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا اور آخرت میں ضائع ہوتے اور ان کا کوئی بھی ناصر و مددگار نہ ہوگا.

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ الْکِتٰبِ۔ اَلَمْ کلمۂ استفہام (کیا) لَمْ نَرَ رُؤْیَۃٌ سے مضارع نفی جحد بلم واحد مذکر حاضر (کیا تو نے نہیں دیکھا) یہاں خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے اِلَی الَّذِیْنَ ان لوگوں کی طرف اُوْتُوْا۔ اِیْتَاءٌ سے ماضی مجہول جمع مذکر غائب۔ جن کو دیا گیا نَصِیْبًا نصب سے ہے جس کے معنی ہیں معین حصہ مِنَ الْکِتٰبِ کتاب الٰہی سے۔ کیا آپ نے ان لوگوں کو نہ دیکھا جنہیں کتاب الٰہی کا ایک حصہ یعنی تورات دی گئی.

یُدْعَوْنَ اِلٰی کِتٰبِ اللّٰہِ۔ یُدْعَوْنَ۔ دعوۃٌ مصدر سے مضارع مجہول جمع مذکر غائب، بلائے جاتے ہیں اِلٰی کِتٰبِ اللّٰہِ اللہ کی کتاب یعنی قرآن



Marfat.com

حکیم کی طرف انہیں دعوت دی جاتی ہے

لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ - لِيَحْكُمَ، لام تعلیل (تاکہ) يَحْكُمُ مضارع واحد مذکر غائب (حَكَمَ يَحْكُمُ حُكْمًا)۔ بَيْنَهُمْ ان کے درمیان تاکہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کرے ثُمَّ تاخیر کے لئے (پھر) يَتَوَلّٰى تَوَلِّيٌ سے مضارع واحد مذکر غائب۔ پیٹھ پھیر لیتا ہے فَرِيْقٌ (گروہ جماعت) مِنْهُمْ ان میں سے وَهُمْ مُعْرِضُوْنَ هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب (اور وہ) مُعْرِضُوْنَ اسم فاعل جمع مذکر واحد مُعْرِضٌ (اَعْرَضَ يُعْرِضُ اِعْرَاضًا) اور وہ منہ پھیرنے والے ہیں۔ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ان کی روگردانی اور اعراض کی تاکید بیان کرتا ہے۔ گویا کہ روگردانی اور حق سے اعراض ان کی فطرت بن چکا ہے۔ اس آیت میں اس قصہ کی طرف اشارہ ہے کہ یہود کے اشراف میں سے ایک مرد اور عورت نے زنا کا ارتکاب کیا، تورات میں زنا کی سزا رجم موجود تھی لیکن وہ انہیں بچانا چاہتے تھے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی سزا پوچھی، ان کا خیال تھا کہ شاید آپؐ کوئی کم سزا تجویز کریں لیکن آپ نے رجم کا حکم دیا۔ یہود نے کہا ہماری کتاب میں یہ حکم موجود نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تورات منگوائی اس میں رجم کا حکم موجود تھا چنانچہ ان دونوں کے لئے رجم کی سزا برقرار رہی لیکن یہود کو یہ بات ناگوار گزری۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ - ذٰلِكَ اسم اشارہ واحد مذکر (یہ) بِ سببیہ اَنَّ مشبہ بفعل هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب (یہ اس وجہ سے۔ اس سبب سے کہ) قَالُوْا۔ قَوْل مصدر سے مراد ماضی جمع مذکر



Marfat.com

غائب (انہوں نے کہا) لَنْ تَمَسَّنَا۔ مَسٌّ مصدر سے مضارع منفی مؤکد بلن واحد مؤنث غائب نَا ضمیر جمع متکلم۔ النَّارُ۔ آگ۔ جہنم کی آگ (ہمیں ہرگز جہنم کی آگ نہیں چھو سکے گی) اِلَّا کلمہ استثنا (مگر) اَیَّامًا واحد یَوْم موصوف مَعْدُوْدٰتٍ واحد معدود صفت۔ گنتی کے دِن۔

وَغَرَّهُمْ فِیْ دِیْنِهِمْ مَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ۔ غَرَّ ماضی واحد مذکر غائب هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب (دھوکہ دیا، فریب دیا ان کو) فِیْ دِیْنِهِمْ (اپنے دین کے بارے میں) مَا كَانُوْا جو کچھ وہ تھے یَفْتَرُوْنَ۔ اِفْتَرَاءٌ سے مضارع جمع مذکر غائب۔ بہتان باندھتے تھے۔ ان کا یہ اعراض اور روگردانی اس وجہ سے ہے کہ وہ اللہ پر افترا باندھتے ہیں اور وہ اس زعم باطل میں مبتلا ہیں کہ وہ انبیاء کی اولاد ہیں اور صرف معدود دِنوں کے لئے انہیں عذاب میں رکھا جائے گا یعنی صرف چالیس دِن جن میں انہوں نے بچھڑے کی پرستش کی تھی۔ دین کے بارے میں اس افترا میں یہود کے ساتھ نصاریٰ بھی شریک ہیں کہ انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا قرار دیا اور ان کے سولی پر چڑھنے کو اپنے لئے کفارہ سمجھ لیا۔

فَكَیْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْهِ وَوُفِّیَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ۔ فَكَیْفَ سوالیہ تعجب کے لئے اور یہاں مفعول مطلق اور حال کے لئے آیا ہے (پھر کیا حال ہوگا) اِذَا ظرف زمان (جب) جَمَعْنٰهُمْ جَمْعٌ سے ماضی جمع متکلم۔ هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب (جب ہم ان کو جمع کریں گے)۔ لِیَوْمٍ میں لام "فِیْ" کے معنی میں ہے (اس دن میں) لَا رَیْبَ فِیْهِ لا نفی جنس رَیْبَ مصدر کہ اس دن کے وقوع میں کوئی شک و شبہ نہیں۔



Marfat.com

وَوُفِّيَتْ - تَوْفِيَةٌ سے ماضی مجہول واحد مؤنث غائب (اور پورا پورا دیا جائے گا) كُلُّ نَفْسٍ (ہر نفس، ہر جان کو) مَا كَسَبَتْ - مَا موصول كَسَبَتْ ماضی واحد مؤنث غائب (كَسَبَ يَكْسِبُ كَسْبًا) جو اس نے کمایا - وَهُمْ ضمیر جمع مذکر غائب لَا يُظْلَمُوْنَ - ظلم سے مضارع مجہول منفی جمع مذکر غائب (اور ان کے ساتھ ظلم نہیں کیا جائے گا) ہر عمل کا کوئی نہ کوئی لازمی نتیجہ ہوتا ہے۔ یہ نتائج قیامت کے دن پورے کے پورے مل جائیں گے کسب اور اس کی جزا میں کمال اتصال کی بنا پر کہا ہے کہ پورا پورا دیا جائیگا' عذاب میں زیادتی یا ثواب میں کمی سے ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۚ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ۖ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۚ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۚ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ۚ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| قُلِ | اللّٰهُمَّ | مٰلِكَ | الْمُلْكِ | تُؤْتِي |
| کہیے | اے اللہ | مالک | ملک کے | دیتا ہے تو |
| الْمُلْكَ | مَنْ تَشَآءُ | وَتَنْزِعُ | الْمُلْكَ | مِمَّنْ |
| ملک | جس کو چاہے | اور چھین لیتا ہے | ملک | جس سے |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| تَشَآءُ | وَ تُعِزُّ | مَنْ تَشَآءُ | وَ تُذِلُّ | مَنْ تَشَآءُ |
| چاہے | اور تو عزت دیتا ہے | جسے چاہے | اور ذلت دیتا ہے | جس کو چاہے |
| بِ یَدِ كَ | الْخَیْرُ | اِنَّ كَ | عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ | قَدِیْرٌ |
| تیرے ہاتھ میں ہے | خیر و بھلائی | بیشک تو | اوپر ہر چیز کے | قادر ہے |
| تُوْلِجُ | الَّیْلَ | فِی | النَّهَارِ | وَ تُوْلِجُ |
| داخل کرتا ہے | رات کو | بیچ | دن کے | اور داخل کرتا ہے |
| النَّهَارَ | فِی الَّیْلِ | وَ تُخْرِجُ | الْحَیَّ | مِنَ الْمَیِّتِ |
| دن کو | رات میں | اور نکالتا ہے | زندہ کو | مردے سے |
| وَ تُخْرِجُ | الْمَیِّتَ | مِنَ الْحَیِّ | وَ تَرْزُقُ | مَنْ تَشَآءُ |
| اور نکالتا ہے | مردے کو | زندے سے | اور رزق دیتا ہے | جس کو چاہے |
| بِ غَیْرِ حِسَابٍ | لَا یَتَّخِذِ | الْمُؤْمِنُوْنَ | الْكٰفِرِیْنَ | اَوْلِیَآءَ |
| بے شمار | نہ پکڑیں (نہ بنائیں) | مؤمن | کافروں کو | دوست |
| مِنْ | دُوْنِ | الْمُؤْمِنِیْنَ | وَ مَنْ | یَّفْعَلْ |
| (سے) | سوائے | مؤمنوں کے | اور جو کوئی | کرے |
| ذٰلِكَ | فَ لَیْسَ | مِنَ اللّٰهِ | فِیْ شَیْءٍ | اِلَّآ |
| یہ | پس نہیں | اللہ سے | کسی چیز میں | مگر |
| اَنْ تَتَّقُوْا | مِنْهُمْ | تُقٰىةً | وَ یُحَذِّرُ | كُمُ |
| یہ کہ بچو تم | ان سے | بچنا | اور ڈراتا ہے | تم کو |
| اللّٰهُ | نَفْسَ هٗ | وَ اِلَی | اللّٰهِ | الْمَصِیْرُ |
| اللہ | ذات اپنی سے | اور طرف | اللہ کے ہے | لوٹنا |



Marfat.com

"آپ کہیئے اے سارے ملکوں کے مالک تو جسے چاہے حکومت دے دے اور تو جس سے چاہے حکومت چھین لے۔ تو جسے چاہے عزت دے اور تو جسے چاہے ذلت دے۔ تیرے ہی ہاتھ میں بھلائی ہے بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔" (۲۶) "تو رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور رات میں دن کو داخل کرتا ہے اور تو بے جان سے جاندار کو نکالتا ہے اور تو جاندار سے بے جان کو نکالتا ہے اور تو جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔" (۲۷)

"مؤمنوں کو نہ چاہیے کہ مؤمنوں کے ہوتے ہوئے کافروں کو (اپنا) دوست بنائیں اور جو کوئی ایسا کرے گا تو وہ اللہ کے ہاں کسی شمار میں نہیں مگر ہاں ایسی صورت میں کہ ان سے کچھ اندیشہ (ضرر کا) رکھتے ہو اور اللہ تم کو اپنے سے ڈراتا ہے اور اللہ ہی کی طرف آنا ہے۔" (۲۸)

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ

قُلْ۔ قَوْلٌ سے امر واحد مذکر (آپ کہیئے) اَللّٰهُمَّ اصل میں یا اللہ تھا حرف ندا کو حذف کیا اور اس کے عوض میں آخر میں میم مشدد کا اضافہ کر کے اَللّٰهُمَّ بنا لیا گیا۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کی دعا سے مخصوص ہے مٰلِكَ الْمُلْكِ ترکیب اضافی ملک کا مالک پوری کائنات کا دنیا و آخرت کا مختار مطلق تُؤْتِي الْمُلْكَ اِيْتَآءٌ مصدر سے مضارع واحد مذکر حاضر (تو ملک و سلطنت دیتا ہے) مَنْ تَشَآءُ مَشِيَّةٌ مصدر سے مضارع واحد مذکر حاضر (جسے تو چاہے) وَتَنْزِعُ لِلْمُلْكَ۔ نَزْعٌ سے مضارع واحد مذکر حاضر تو ملک چھین لیتا ہے مِمَّنْ تَشَآءُ



Marfat.com

مِمَّنْ (مِنْ مَنْ) تَشَآءُ مضارع واحد مذکر حاضر (جس سے چاہے).
وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ـــ وَتُعِزُّ مضارع واحد مذکر حاضر (اَعَزَّ يُعِزُّ اِعْزَازًا) تو عزت عطا کرتا ہے مَنْ تَشَآءُ (جسے تو چاہے) وَتُذِلُّ مضارع واحد مذکر حاضر (اَذَلَّ يُذِلُّ اِذْلَالًا) مَنْ تَشَآءُ تو ذلت دیتا ہے جسے چاہے بِيَدِكَ الْخَيْرُ ہر قسم کی بھلائی اور خیر تیرے ہی ہاتھ میں ہے تو ہی اس کائنات میں مختارِ مطلق ہے.
اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ـ اِنَّكَ یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے قَدِيْرٌ فعیل کے وزن صفتِ مشبہ ہے. افراد ہوں یا اقوام سب کا عروج و زوال تیرے قبضۂ قدرت میں ہے کائنات کا ذرہ ذرہ تیرے حکم کی تعمیل کرتا ہے.
تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ـ تُوْلِجُ الَّيْلَ مضارع واحد مذکر حاضر (اَوْلَجَ يُوْلِجُ اِيْلَاجًا) وُلُوْجٌ تنگ جگہ میں داخل ہونے کو کہتے ہیں (تو داخل کرتا ہے) رات کو فِي النَّهَارِ (دن میں) وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ـ اِيْلَاجٌ سے مضارع واحد مذکر حاضر اور تو دن کو رات میں داخل کرتا ہے یعنی رات کے بعد دن کا آنا اور دن کے بعد رات اور ان کے اوقات میں کمی بیشی موسموں کا تغیر و تبدل سب کچھ تیرے تصرف میں ہے.
وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ـ وَتُخْرِجُ ـ اِخْرَاجٌ مصدر سے مضارع واحد مذکر حاضر تو نکالتا ہے اَلْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ زندہ کو مردے سے وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ اور تو زندہ سے مردے کو نکالتا ہے عموماً مردہ سے زندہ اور زندہ سے مردہ کے نکالنے سے نطفہ سے جاندار کا اور جاندار سے نطفہ کا پیدا کرنا مراد لیا جاتا ہے یعنی زندہ انسان



Marfat.com

اور حیوانات وغیرہ کو مردہ نطفہ سے اور نطفہ مردہ کو زندہ انسان و حیوانات سے پیدا کرتا ہے (طبری)

وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔ وَتَرْزُقُ رِزْقٌ مصدر سے مضارع واحد مذکر حاضر (اور تو رزق دیتا ہے) مَنْ تَشَآءُ مَشِيَّةٌ سے مضارع واحد مذکر حاضر (جسے تو چاہے) بِغَيْرِ حِسَابٍ بیحد و بیشمار یعنی رات دن کا پیدا کرنا، موسموں کے تغیرات زندگی اور موت تقسیم رزق سب کچھ تیرے تصرف میں ہے جس میں کسی اور کا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔ لَا يَتَّخِذِ فعل نہی واحد مذکر غائب (اِتَّخَذَ يَتَّخِذُ اِتِّخَاذًا) نہ بنائیں نہ ٹھہرائیں الْمُؤْمِنُوْنَ واحد مُؤْمِنٌ۔ الْكَافِرِيْنَ واحد كَافِرٌ۔ اَوْلِيَآءَ واحد وَلِيٌّ مصدر وِلَايَةٌ (دوست) مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ دون سوائے سوا۔ یعنی مؤمنوں کو نہ چاہیئے کہ اہل ایمان کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست بنائیں۔ اہل ایمان کے مقابلہ میں یعنی ان کے ہوتے ہوئے کفار سے دوستی حرام ہے کفار اللہ کے دشمن ہیں۔ دشمنانِ حق سے دوستی اہل ایمان کے لئے کسی صورت بھی روا نہیں ہے۔

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ اور جو کوئی ایسا کریگا۔

فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ۔ فَ پس لَيْسَ فعل ناقص ماضی واحد مذکر غائب اس سے مضارع اور امر کے صیغے نہیں آتے۔ (پس نہیں ہے) مِنَ اللّٰهِ سے مراد "مِنْ دِيْنِ اللّٰهِ" یا "مِنْ



Marfat.com

وِلَایَۃِ اللّٰہِ"۔ فِیْ شَیْءٍ میں شَیْءٌ پر تنوین تحقیر کے لئے ہے یعنی اللہ کی ولایت (دوستی) یا اللہ کے دین سے وہ کسی چیز میں نہیں اللہ کے دین اور اس کی ولایت سے اس کا کوئی تعلق اور واسطہ نہیں اِلَّا کلمہ استثنائے کلام (مگر) اَنْ تَتَّقُوْا۔ اَنْ مصدریہ تَتَّقُوْا مضارع جمع مذکر حاضر (اِتَّقٰی یَتَّقِیْ اِتَّقَاءً) مگر یہ کہ تم اپنا بچاؤ کرو ان سے تُقٰۃً وَقٰی یَقِیْ کا مصدر ہے اصل میں وَقْیَۃٌ تھا و تا سے بدل گئی اور یائے متحرک نے الف کی صورت اختیار کرلی (کسی طرح کا بچاؤ کرنا) مفسرین نے تَتَّقُوْا کے معنی تَخَافُوْا لئے ہیں یعنی قتل یا ایذاء عظیم کا خوف ہو تو ایسی صورت میں تم ان سے بظاہر دوستی یا مصالحت کا اظہار کرسکتے ہو۔ آیت کا مطلب یہ ہے کہ اہلِ ایمان کے مفاد کے خلاف کفار سے ربط و تعلق پیدا کرنا یا ایسا معاہدہ کرنا جس سے اہلِ ایمان کو نقصان پہنچ سکتا ہو ناجائز ہوگا اور ایسا کرنے والے کا دینِ اسلام سے رشتہ منقطع ہو جائے گا البتہ سخت مجبوری اور جانی خطرہ سے بچاؤ کے لئے اگر کلمۂ کفر یا کوئی اور خلافِ اسلام بات کردی تو اسے اللہ تعالیٰ معاف فرما دیں گے۔

وَیُحَذِّرُکُمُ اللّٰہُ نَفْسَہٗ وَاِلَی اللّٰہِ الْمَصِیْرُ۔ یُحَذِّرُ مضارع واحد مذکر غائب (حَذَّرَ یُحَذِّرُ تَحْذِیْرًا) کسی خوفناک امر سے بچنے کو حذر کہتے ہیں کُمُ ضمیر جمع مذکر حاضر نَفْسَہٗ سے مراد "عِقَابَ نَفْسِہٖ" ہے نفس کی اضافت اللہ کی طرف ہے اس سے مراد ذاتِ حق ہے اور اللہ تم کو اپنی سزا سے ڈراتا ہے مطلب یہ ہے کہ تمہارے دِلوں میں کفار کے خوف اور ڈر سے زیادہ اللہ کا خوف ہونا چاہیئے۔ بعض کے نزدیک نَفْسَہٗ کی اضافت اللہ کی طرف



Marfat.com

مِلک کی اضافت ہے اور اس سے مراد انسانی نفسِ امارہ ہے یعنی اللہ تعالےٰ تمہیں نفسِ امارہ سے ڈراتا ہے۔ وَاِلَی اللّٰہِ الْمَصِیْرُ اسم ظرف مکان ماده صَیْر لوٹنے کی جگہ (صَارَ یَصِیْرُ صَیْرًا) انجام کار اللہ کی طرف پہنچنا (لوٹنا ہے)۔

قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِیْ صُدُوْرِکُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ یَعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَیَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ یَوْمَ تَجِدُ کُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَیْرٍ مُّحْضَرًا ۚ وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۚ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَیْنَهَا وَبَیْنَهٗٓ اَمَدًا بَعِیْدًا ؕ وَیُحَذِّرُکُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ ۝ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْکٰفِرِیْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| قُلْ | اِنْ | تُخْفُوْا | مَا فِیْ | صُدُوْرِکُمْ |
| کہئے | اگر | چھپاؤ تم | جو کچھ بیچ | سینوں تمہارے کے ہے |
| اَوْ | تُبْدُوْا هُ | یَعْلَمْ هُ | اللّٰهُ | وَیَعْلَمُ |
| یا | ظاہر کرو اسکو | جانتا ہے اسکو | اللہ | اور جانتا ہے |
| مَا فِیْ | السَّمٰوٰتِ | وَ مَا | فِی الْاَرْضِ | وَ اللّٰهُ |
| جو کچھ بیچ | آسمانوں کے ہے | اور جو کچھ | بیچ زمین کے ہے | اور اللہ |
| عَلٰی | کُلِّ | شَیْءٍ | قَدِیْرٌ | یَوْمَ |
| اوپر | ہر | چیز کے | قادر ہے | جس دن |
| تَجِدُ | کُلُّ | نَفْسٍ | مَا | عَمِلَتْ |
| پائے گا | ہر | نفس | جو کچھ | کیا ہے اس نے |



Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

(اللہ اسکو جانتا ہے).

وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اور جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے اس سب کو جانتا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ یعنی تم اپنے دلوں میں جو کچھ چھپاؤ (کفار سے دوستی اور موالات کی بات) یا اسے ظاہر کرو۔ اللہ پر سب کچھ عیاں ہے وہ کائنات کے ذرے ذرے کا علم رکھتا ہے وہ نافرمانوں سے انتقام لینے پر پورے طور پر قادر ہے اس آیت میں اللہ کے احکام سے نافرمانی کرنے والوں کے لئے سخت تہدید ہے.

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۚ ۔ يَوْمَ اسم ظرف مضاف القيامة مضاف الیہ محذوف (قیامت کا دن) تَجِدُ مضارع واحد مؤنث غائب (وَجَدَ يَجِدُ وَجُوْدٌ وَجْدٌ) (پائے گی) كُلُّ نَفْسٍ ہر جان ہر نفس مَا موصول (جو کچھ کہ) عَمِلَتْ عَمَلٌ مصدر سے ماضی واحد مؤنث غائب (اس نے عمل کیا) مِنْ خَيْرٍ بھلائی اور نیکی میں سے مُحْضَرًا اِحْضَارٌ سے اسم مفعول واحد مذکر (حاضر کیا گیا) ۔ (جس دن ہر نفس جو کچھ اس نے نیکی کی ہے اسے موجود پائیگا)

وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْۗءٍ ۚ اور جو کچھ اس نے برائی کی ہے. سُوْۗءٍ ہر وہ برائی جو انسان کو غم میں مبتلا کرے خواہ اس کا تعلق امور دنیوی سے ہو یا اخروی سے اسے سُوْۗء کہتے ہیں.

تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًۢا بَعِيْدًا ۔ تَوَدُّ مضارع واحد مؤنث غائب (وَدَّ يَوَدُّ وُدًّا) آرزو کریگا۔ چاہے گا۔ لَوْ بمعنی لَيْتَ تمنا کے لئے اَنَّ کلمۂ تحقیق۔ بَيْنَهَا میں ضمیر واحد مؤنث نفس کے لئے اور بَيْنَهٗ میں



Marfat.com

ضمیر واحد مذکر یَوْم کے لئے ہے اَمَدًا بَعِیْدًا۔ اَمَدَا مدت اَمَدَ اور اَبَدَ دونوں قریب المعنی ہیں لیکن ابد غیر محدود زمانے کے لئے اور اَمَدَ محدود کے لئے زمان اور امد میں صرف یہ فرق ہے کہ امد کا لفظ بلحاظ غایت بولا جاتا ہے اور مان مبداء اور غایت دونوں کے لئے عام ہے وہ تمنا کریگا کہ کاش کہ اس کے اور اس دن کے درمیان ایک طویل مسافت حائل ہوتی

وَیُحَذِّرُکُمُ اللّٰہُ نَفْسَہٗ ؕ وَاللّٰہُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ ۔ وَیُحَذِّرُکُمْ۔ تَحْذِیْرٌ سے مضارع واحد مذکر غائب کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر نَفْسَہٗ (اپنی ذات سے) یعنی اللہ تعالیٰ تم کو اپنی عقوبت اور سزا سے ڈراتا ہے۔ رَءُوْفٌ بروزن فعول صفتِ مشبہ اس کا مادہ رَأْفَۃٌ ہے العِبَادِ واحد عَبْد۔ عَبْد بمعنی غلام کی جمع عبید آتی ہے اور عبد بمعنی عابد کی جمع عباد ہے (اور اللہ اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے۔

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۔ قُلْ۔ قَوْلٌ مصدر سے امر واحد مذکر (آپ کہہ دیجئے) اِنْ شرطیہ (اگر) کُنْتُمْ ماضی جمع مذکر حاضر (کَانَ یَکُوْنُ کَوْنًا) (ہو تم) تُحِبُّوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر (اَحَبَّ یُحِبُّ اِحْبَابٌ) (محبت کرتے اللہ سے) فَاتَّبِعُوْنِیْ۔ اِتَّبِعُوْا امر جمع مذکر ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم (پس تم میرا اتباع کرو) اِتَّبَعَ یَتَّبِعُ اِتِّبَاعًا) یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ مضارع واحد مذکر غائب مصدر احباب (اللہ تم سے محبت کریگا) وَیَغْفِرْ لَکُمْ مضارع واحد مذکر غائب (مجزوم) (غَفَرَ یَغْفِرُ مَغْفِرَۃً) ذُنُوْبَکُمْ واحد ذَنْبٌ۔ کُمْ ضمیر جمع مذکر



Marfat.com

حاضر (وہ تمہارے گناہوں کو معاف کردیگا)۔ غَفُوْرٌ بروزن فعول صیغہ مبالغہ بہت بخشنے والا۔ رَحِیْمٌ بروزن فعیل صیغہ مبالغہ نہایت رحمت والا۔
اس آیتِ کریمہ میں محبت الٰہی کا ایک معیار بتایا ہے کہ اتباع رسول محبت الٰہی کا معیار ہے جس قدر اتباع کامل ہوگا اسی قدر محبتِ الٰہی بھی کامل ہوگی اس سے یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ طریقۂ محمدیہ کی اتباع کے بغیر اللہ کی محبت کا ادعا جھوٹا ہوگا اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ جمیع اقوال و افعال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کیا جائے۔

قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ، فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْكٰفِرِیْنَ

قُلْ مصدر سے امر واحد مذکر (آپ کہہ دیجئے) اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ امر جمع مذکر (اَطَاعَ یُطِیْعُ اِطَاعَةً) اللہ اور رسول کی اطاعت کرو یعنی ان کے حکموں کو مانو فَاِنْ (پس اگر) تَوَلَّوْا مضارع جمع مذکر حاضر اصل میں تَتَوَلَّوْا تھا ایک "تا" حذف ہوگی تَوَلِّیٌ مصدر ہے (اور اگر وہ پھر جاویں یعنی نافرمانی کریں) فَاِنَّ اللّٰهَ (پس بیشک اللہ) لَا یُحِبُّ الْكٰفِرِیْنَ مضارع منفی واحد مذکر غائب (اَحَبَّ یُحِبُّ اِحْبَابٌ) الْكٰفِرِیْنَ واحد کافر پس بیشک اللہ کافروں سے محبت نہیں کرتا بلکہ نافرمانوں کو عذاب اور سزا دیتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤى اٰدَمَ وَ نُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِیْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِیْنَ ۙ ذُرِّیَّةًۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ؕ وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۘ اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا



Marfat.com

فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اِنَّ | اللّٰهَ | اصْطَفٰی | اٰدَمَ | وَ نُوْحًا |
| تحقیق | اللہ نے | منتخب کیا | آدمؑ کو | اور نوحؑ |
| وَ اٰلَ | اِبْرٰهِیْمَ | وَ اٰلَ | عِمْرٰنَ | عَلٰی |
| اور خاندانِ | ابراہیمؑ | اور خاندان | عمران کو | اوپر |
| الْعٰلَمِیْنَ | ذُرِّیَّةً | بَعْضُهَا | مِنْ | بَعْضٍ |
| عالموں کے | اولاد | بعض ان کے | سے | بعض |
| وَ اللّٰهُ | سَمِیْعٌ | عَلِیْمٌ | اِذْ | قَالَتِ |
| اور اللہ | سننے والا | جاننے والا ہے | جس وقت | کہا |
| امْرَاَتُ | عِمْرٰنَ | رَبِّ | اِنِّیْ | نَذَرْتُ |
| بیوی | عمران نے | اے پروردگار میرے | تحقیق میں نے | نذر کیا |
| لَكَ | مَا فِیْ | بَطْنِیْ | مُحَرَّرًا | فَتَقَبَّلْ |
| واسطے تیرے | جو کچھ کہ | بطن میرے میں ہے | آزاد کیا ہوا | پس تو قبول کر |
| مِنِّیْ | اِنَّكَ | اَنْتَ | السَّمِیْعُ | الْعَلِیْمُ |
| مجھ سے | بیشک تو | تو ہی | سننے والا | جاننے والا ہے |

"بیشک اللہ نے آدمؑ اور نوحؑ اور خاندانِ ابراہیمؑ اور خاندانِ عمران کو سارے دنیا جہان پر برگزیدہ کیا ہے۔" (۳۳) "ایک دوسرے کی اولاد ہیں اور اللہ (خوب) جاننے والا ہے۔" (۳۴) (اور وہ وقت یاد کرو) جب عمران کی بیوی نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار میں نے تیرے لئے نذر مانی ہے اس



Marfat.com

(بچہ) کی جو میرے پیٹ میں ہے کہ (وہ) آزاد رکھا جائے گا سو تو (یہ) مجھ سے قبول کر تُو تو خوب سننے والا ہے خوب جاننے والا ہے"۔ (۳۵)۔

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ آیت نمبر ۳۱-۳۲ میں اللہ کی محبت کے لئے اطاعتِ رسول کو لازم قرار دیا اب ان آیات میں آدمؑ۔ نوحؑ، ابراہیمؑ علیہم السلام کا ذکر ہے اور ولادت مریمؑ یحییٰؑ اور عیسیٰؑ تین خوارق کو بیان فرمایا جو اس کے کمال قدرت پر دلالت کرتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۙ

اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ نے اِصْطَفٰی ماضی واحد مذکر غائب (اصطفیٰ یَصْطَفِیْ اِصْطِفَاءٌ) چُن لیا۔ منتخب کیا اٰدَمَ اللہ تعالیٰ کے پہلے رسول اور ابوالبشر ہیں بعض علماء لغت کا خیال ہے کہ آدم کا لفظ عربی ہے اور یہ اَدِیم ارض سے مشتق ہے اور بعض کے نزدیک اَدْمَۃٌ سے ماخوذ ہے جس کے معنی گندم گوں کے ہیں اور بعض کہتے ہیں یہ عجمی لفظ ہے اور غیر منصرف نُوْح نینوا کے رہنے والے ایک جلیل القدر پیغمبر کا نام ہے جن کی عمر ۹۵۰ سال سے زائد ہوئی طوفانِ نوح میں سب غرق ہو گئے تھے اس کے بعد صرف آپ کی نسل سے دنیا آباد ہوئی اسی لئے آپ کو آدم ثانی کہا جاتا ہے۔ وَاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ ابراہیم کے پیروکار۔ اتباع کرنے والے وَاٰلَ عِمْرٰنَ عمران نام کے دو مشہور شخص گزرے ہیں، ایک حضرت موسیٰؑ کے پدرِ بزرگوار ان کے دوسرے بیٹے کا نام ہارون تھا۔ دوسرے مریم کے والد۔ انکا نام بھی عمران اور ان کے بیٹے



Marfat.com

حضرت مریم کے بھائی کا نام بھی ہارون تھا جیسے کہ قرآن میں "یَا اُخْتَ هَارُوْنَ" اکثر مفسرین کے نزدیک یہاں عمران سے مراد حضرت مریم کے والد ہیں اور بعض کا خیال ہے کہ حضرت موسیٰؑ کے والد عمران مراد ہیں اور نسبی سلسلہ کی وجہ سے حضرت مریم کو "اُخْتَ هَارُوْنَ" کہا گیا ہے۔
عَلَى الْعَالَمِيْنَ واحد عالم۔ اللہ تعالیٰ کے سوا تمام مخلوق کو عالم کہا جاتا ہے مخلوق کے مختلف انواع کی وجہ سے اس کی جمع عَالَمِيْنَ آتی ہے مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدمؑ، نوحؑ، آل ابراہیمؑ اور آل عمران کو تمام مخلوق پر برگزیدہ کیا ہے، انبیائے کرام میں سے صرف آدمؑ، نوحؑ، آل ابراہیمؑ اور آل عمران کے ذکر پر اکتفاء کیا گیا اس لئے کہ بقیہ تمام انبیاء انہی کی نسل اور خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔

ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ ۔ ذُرِّيَّةً اصل میں چھوٹی اولاد کو کہتے ہیں پھر چھوٹی بڑی سب اولاد کے لئے مستعمل ہونے لگا یہ لفظ واحد اور جمع ہر دو کے لئے آتا ہے ذُرِّيَّةً آل ابراہیم اور آل عمران سے "بدل" ہے یا "حال" اسی لئے منصوب ہے۔ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ ان میں سے بعض۔ بعض سے ہیں یعنی یہ سب ایک دوسرے کی نسل سے ہیں آل عمران آل ابراہیم کی نسل ہے اور آل ابراہیم حضرت آدمؑ اور نوحؑ کی نسل سے ہیں وَاللّٰهُ اور اللہ سَمِيْعٌ صفت مشبہ خوب سننے والا عَلِيْمٌ بروزن فعیل صفت مشبہ خوب جاننے والا ہے۔

اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّيْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِيْ بَطْنِيْ مُحَرَّرًا ۔ اِذْ ظرف زمان بمعنی اُذْکُرْ (وہ وقت یاد کرو جب) قَالَتِ قول سے ماضی



Marfat.com

واحد مؤنث غائب (کہا) اِمْرَاَتُ عِمْرَانَ (عمران کی زوجہ نے) حضرت مریم کی والدہ کا نام حنہ ہے رَبِّ (اے میرے رب) اِنِّیْ (اِنَّ اور یِ متکلم) بیشک میں نے نَذَرْتُ۔ نَذْرٌ مصدر سے ماضی واحد متکلم (میں نے نذر مانی۔ منت مانی) لَکَ تیرے لئے یعنی تیری عبادت کے لئے مَا موصول (جو کچھ) فِیْ بَطْنِیْ بطن مضاف ی متکلم مضاف الیہ (میرے بطن میں ہے۔ مُحَرَّرًا۔ تَحْرِیْرٌ سے اسم مفعول واحد مذکر (آزاد کیا ہوا) اس سے مراد اخلاق ذمیمہ سے آزادی ہے، اور ایک معنی یہ بھی ہیں کہ وہ خالصًا عبادت کے لئے مختص ہو۔ (یعنی اسے تیرے دین کے لئے وقف کیا)۔

فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ ۔اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ فَتَقَبَّلْ امر واحد مذکر۔ (تَقَبَّلَ یَتَقَبَّلُ تَقَبُّلًا) مِنِّیْ (مِنْ + ی) پس تو مجھ سے قبول فرما اِنَّکَ یقینًا تو اَنْتَ ضمیر واحد مذکر حاضر "کَ" اور "اَنْتَ" دونوں ضمائر حاضر کے اکٹھے لانے سے مقصد یہ ہے کہ صرف تو ہی اور صرف تیری ہی ذات سَمِیْعٌ سَمْعٌ سے صفتِ مشبہ (میری دعاؤں کا سننے والا) اَلْعَلِیْمُ علم سے صفتِ مشبہ (میرے دل کی بات جاننے والا ہے۔

فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَا اُنْثٰی ۔وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ۔وَلَیْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰی ۚ وَاِنِّیْ سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ وَاِنِّیْۤ اُعِیْذُهَا بِكَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّكَفَّلَهَا زَكَرِیَّا ؕ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَیْهَا زَكَرِیَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ یٰمَرْیَمُ اَنّٰی لَكِ هٰذَا ؕ



Marfat.com

قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝
هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً
طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| فَ لَمَّا | وَضَعَتْ | هَا | قَالَتْ | رَبِّ |
| پس جب | جنا | اس کو | کہا | اے رب میرے |
| اِنِّيْ | وَضَعْتُهَا | اُنْثٰى | وَ اللّٰهُ | اَعْلَمُ |
| تحقیق میں نے | جنا اسکو | لڑکی | اور اللہ | خوب جانتا ہے |
| بِ مَا | وَضَعَتْ | وَ لَيْسَ | الذَّكَرُ | كَ الْاُنْثٰى |
| ساتھ اسکے جو | جنا اس نے | اور نہیں | مرد | مانند عورت کے |
| وَ اِنِّيْ | سَمَّيْتُهَا | هَا | مَرْيَمَ | وَ اِنِّيْ |
| اور میں نے | نام رکھا | اس کا | مریم | اور تحقیق میں نے |
| اُعِيْذُهَا | بِ كَ | وَ ذُرِّيَّتَهَا | هَا | مِنَ |
| پناہ دی اسکو | ساتھ تیرے | اور اولاد | اسکی کو | (سے) |
| الشَّيْطٰنِ | الرَّجِيْمِ | فَ تَقَبَّلَ | هَا | رَبُّ هَا |
| شیطان (سے) | راندے ہوئے سے | پس قبول کیا | اسکو | رب اس کے نے |
| بِ قَبُوْلٍ | حَسَنٍ | وَّ اَنْۢبَتَهَا | نَبَاتًا | حَسَنًا |
| ساتھ قبول | اچھے کے | اور اگایا اسکو | اگانا | اچھا |
| وَّ كَفَّلَهَا | زَكَرِيَّا | كُلَّمَا | دَخَلَ | عَلَى هَا |
| اور سونپ دی وہ | زکریا کو | جب (بھی) | داخل ہوتا | اس پر |



Marfat.com

| زَكَرِيَّا | الْمِحْرَابَ | وَجَدَ | عِنْدَهَا | رِزْقًا |
|---|---|---|---|---|
| زکریا | محراب میں | پاتا | نزدیک اسکے | رزق |
| قَالَ | يٰ مَرْيَمُ | اَنّٰى | لَكِ | هٰذَا |
| کہتا | اے مریم | کہاں سے ہے | واسطے تیرے | یہ |
| قَالَتْ | هُوَ | مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ | | اِنَّ اللّٰهَ |
| کہتی | وہ | اللہ کے پاس سے ہے | | تحقیق اللہ |
| يَرْزُقُ | مَنْ يَّشَآءُ | بِغَيْرِ | حِسَابٍ | هُنَالِكَ |
| رزق دیتا ہے | جس کو چاہے | بغیر | حساب کے | اس جگہ |
| دَعَا | زَكَرِيَّا | رَبَّهٗ | قَالَ | رَبِّ |
| پکارا | زکریا نے | رب اپنے کو | کہا | اے پروردگار میرے |
| هَبْ | لِيْ | مِنْ لَّدُنْكَ | | ذُرِّيَّةً |
| عطا کر | واسطے میرے | نزدیک اپنے سے | | اولاد |
| طَيِّبَةً | اِنَّكَ | سَمِيْعُ | | الدُّعَآءِ |
| پاکیزہ | بیشک | تو | سننے والا ہے | دعا کا |

"پھر جب اس نے مریم کو جنا تو بولی کہ اے میرے پروردگار میں نے تو لڑکی جنی اور اللہ تو خوب جانتا تھا کہ اس نے کیا جنا ہے اور لڑکا (اس) لڑکی جیسا نہیں ہو سکتا تھا اور میں نے اس لڑکی کا نام مریم رکھا ہے اور میں اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں" (۳۶) پھر اس کے پروردگار نے اس کو بوجہ احسن قبول کر لیا اور اس کو اچھی نشوونما دیا اور اس کا سرپرست زکریا کو بنا دیا۔ جب کبھی زکریا ان کے پاس



Marfat.com

حجرہ میں آتے تو ان کے پاس کوئی چیز کھانے (پینے) کی پاتے (ایک بار) بولے کہ مریم یہ کہاں سے تجھے مل جاتی ہیں؟ وہ بولیں یہ اللہ کی طرف سے آجاتی ہیں۔ بیشک اللہ جس کو چاہتا ہے بیحساب رزق دے دیتا ہے" (۳۷) (بس) وہی زکریاؑ اپنے پروردگار سے دعا کرنے لگے۔ عرض کی کہ اے میرے پروردگار مجھے اپنے پاس سے کوئی پاکیزہ اولاد عطا کر بیشک تو دعا کا (بڑا) سننے والا ہے۔" (۳۸)۔

## تشریحات لغوی و تفسیری مطالب

فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ إِنِّي وَضَعْتُهَا أُنْثَىٰ ۔ فَلَمَّا کلمۂ شرط (پس جب) وَضَعَتْهَا۔ وَضْعٌ سے ماضی واحد مؤنث غائب هَا ضمیر واحد مؤنث غائب (اس نے اسے جنم) قَالَتْ ۔ قولٌ مصدر سے ماضی واحد مؤنث غائب (اس نے کہا) رَبِّ (اے میرے پروردگار) إِنِّي (بیشک میں نے) وَضَعْتُهَا ماضی واحد متکلم ها ضمیر واحد مؤنث غائب (میں نے اسے جنا ہے) أُنْثَىٰ (لڑکی مؤنث)

وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ، وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنْثَىٰ ۔ وَاللّٰهُ اور اللہ أَعْلَمُ افعل تفضیل (خوب جانتا ہے) بِمَا (اسے جو) وَضَعَتْ ماضی واحد مؤنث غائب (اس نے جنی) وَلَيْسَ فعل ماضی واحد مذکر (اور نہیں ہے) الذَّكَرُ (لڑکا مذکر) كَالْأُنْثَىٰ۔ كَ تشبیہ کے لئے۔ مانند أُنْثَىٰ مؤنث۔ عورت۔

وَإِنِّي سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

وَإِنِّي اور بیشک میں نے سَمَّيْتُ ماضی واحد متکلم (سَمّٰی یُسَمِّیْ تَسْمِیَۃً)



Marfat.com

میں نے نام رکھا هَا ضمیر واحد مؤنث غائب (اس کا) مَرْيَمَ سریانی زبان کا لفظ ہے اس کے معنی خدمت گزار کے ہیں (کشاف) مریم کی والدہ کا نام حَنَّہ اور والد کا نام عمران تھا۔ حضرت عیسیٰؑ آپ کے بطن سے بن باپ کے پیدا ہوئے وَاِنِّیْ (اور میں بیشک) اُعِيْذُهَا مضارع واحد متکلم (اَعَاذَ یُعِیْذُ اِعَاذَۃً) هَا ضمیر واحد مؤنث غائب (میں اسے پناہ میں دیتی ہوں) بِكَ ضمیر واحد مذکر حاضر (تیری) وَذُرِّيَّتَهَا اور اس کی اولاد کو مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ شیطان مردود سے الشَّيْطَان موصوف الرَّجِيْم صفت اس کا مادہ رجم ہے فعیل بمعنی مفعول ہے (راندہ ہوا) یعنی جب عمران کی بیوی نے بچہ جنا تو حسرت و یاس سے کہا کہ اے میرے پروردگار میں نے تو لڑکی جنی میری تمنا تو لڑکے کی تھی کہ اسے ہیکل کی نذر کرتی اور وہ اپنی پوری زندگی معبد کی خدمت گزاری میں بسر کرتا اب یہ لڑکی یہ نذر کیسے پوری کر سکے گی۔ اللہ خوب جانتا ہے کہ اس نے کیا جنا۔ "وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى" سے اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ وہ لڑکا جسے تو چاہتی تھی اس لڑکی جیسا نہیں بلکہ یہ لڑکی اس سے افضل ہے یہ جملہ معترضہ ہے والدۂ مریم کے بیان کا حصہ نہیں ہے بلکہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے وَاِنِّیْ سَمَّيْتُهَا سے والدۂ مریم کا بیان پھر شروع ہوتا ہے کہ میں نے لڑکی جنی اور میں نے اس کا نام مریم رکھا۔ اے میرے پروردگار میں اس لڑکی اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ ۔ ف (پس) تَقَبَّلَ ماضی واحد مذکر غائب (تَقَبَّلَ یَتَقَبَّلُ تَقَبُّلًا) هَا ضمیر واحد مؤنث غائب (اس نے قبول فرمایا)۔ رَبُّهَا۔ رَبّ مضاف هَا ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ فاعل



Marfat.com

(اس کے رب نے) بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ مرکب توصیفی (بوجہ احسن قبول کیا)۔
وَاَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۔ ماضی واحد مذکر غائب (اَنْبَتَ یُنْبِتُ اَنْبَاتًا) هَا ضمیر واحد مؤنث غائب ۔ نَبَاتًا حَسَنًا مرکب توصیفی نبات زمین سے اگنے والی اشیاء کو کہتے ہیں پھر اس کا استعمال ہر نشوونما پانے والی اشیاء خواہ نباتات ہوں یا حیوانات پر ہونے لگا اور اس کے پروردگار نے اس کو (مریم) عمدہ پرورش سے نشوونما عطا کیا۔
وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۔ كَفَّلَ ماضی واحد مذکر غائب (كَفَّلَ يُكَفِّلُ تَكْفِيْلًا) هَا ضمیر واحد مؤنث غائب اور اللہ تعالیٰ نے زکریا کو اس کا کفیل اور سرپرست بنایا۔ زکریا[۴] بھی نام ہے آپ حضرت یحییٰ[۱] کے والد اور حضرت مریم[۲] کے سرپرست، کفیل اور بہنوئی تھے۔
كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۔ كُلَّمَا۔ كُلَّ زَمَانٍ اَوْ كُلَّ وَقْتٍ (جب کبھی) یہ كُلَّ اور مَا سے مرکب ہے۔ كُلَّ کا لفظ ہمیشہ منصوب رہتا ہے اور كُلَّمَا کے بعد اکثر فعل ماضی آتا ہے دَخَلَ ماضی واحد مذکر غائب عَلَيْهَا ۔ هَا ضمیر واحد مؤنث غائب مریم کے لئے ہے الْمِحْرَابَ اس کا مادہ حَرْبٌ ہے مسجد کے محراب کو اسلئے محراب کہا جاتا ہے کہ مَوْضِعُ مُحَارَبَةِ الشَّيْطَانِ وَالْهَوٰى کہ وہ شیطان اور خواہشات کے خلاف جنگ کا مقام ہے۔ یعنی وہ مقام جہاں الگ تھلگ بیٹھ کر اللہ کی عبادت کی جائے وَجَدَ ماضی واحد مذکر غائب (پاتا تھا) عِنْدَهَا میں هَا ضمیر واحد مؤنث کا مرجع مریم ہے (اس کے پاس)۔ رِزْقًا کھانے پینے کا سامان رِزْق کے اصل معنی عطاء جاری کے ہیں خواہ



Marfat.com

دنیوی ہو یا اخروی سازو سامان اور علم وغیرہ سب مراد لئے جاسکتے ہیں۔
(راغب) رِزْقًا کی تنوین اس کی عظمت اور جلالت پر دلالت کرتی ہے یعنی جب کبھی حضرت زکریا ان کے پاس حجرۂ عبادت میں آتے تو ان کے پاس رزق پاتے (کھانے پینے کی چیزیں)۔

قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ۭ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۔ قَالَ يٰمَرْيَمُ۔ قَوْلٌ مصدر ماضی واحد مذکر غائب (اس نے کہا اے مریم) اَنّٰى اسم ظرف زمان و مکان دونوں کے لئے آتا ہے۔ (کہاں سے۔ کیسے) لَكِ هٰذَا (تجھے یہ کہاں سے مل جاتی ہیں) قَالَتْ۔ قَوْلٌ مصدر سے ماضی واحد مؤنث غائب (اس نے کہا) هُوَ یعنی یہ رزق مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ عِنْدَ ظرف زمان اور ظرف مکان ہے اس کے معنی کسی چیز کا حضور و قرب ہوتا ہے اور اس میں مِنْ داخل ہوتا ہے (اللہ کے پاس سے۔ اللہ کی طرف سے) اللہ کی طرف سے براہِ راست کسی ظاہری واسطہ کے بغیر اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ يَرْزُقُ۔ رِزْق مصدر سے مضارع واحد مذکر غائب (رَزَقَ يَرْزُقُ رِزْقًا) رزق دیتا ہے۔ مَنْ (جسے) يَّشَاۗءُ مَشِيَّةٌ مصدر سے مضارع واحد مذکر غائب (چاہے) بِغَيْرِ حِسَابٍ جس کا اندازہ نہ لگایا جا سکے۔ حضرت زکریاؑ نے مریم کے پاس کھانے پینے کا سامان دیکھ کر حیرت سے پوچھا کہ کہاں سے تمہیں مل جاتا ہے مریم نے کہا اللہ کے پاس سے، اللہ جسے چاہے بے حساب رزق دیتا ہے خواہ بالواسطہ ہو یا بلاواسطہ۔

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۔ هُنَا ظرف مکان و زمان "ل" بُعد کے لئے "ک" خطاب کے لئے اسی جگہ پر اور اسی وقت دَعَا ماضی واحد مذکر غائب (دَعَا يَدْعُوْ



Marfat.com

دَعْوَةٌ)۔ (اس نے پکارا اس نے دعا کی)۔ رَبَّهٗ (اپنے پروردگار سے) حضرت زکریاؑ نے جب مریم کی یہ کرامت دیکھی کہ ظاہری اسباب کے بغیر اللہ تعالیٰ اسے رزق دے رہا ہے تو ایسے وقتِ سعید اور مقامِ مبارک میں اللہ سے دعا کی۔ اوقاتِ سعید اور امکنہ مبارکہ مقبولیتِ دعا پر دلالت کرتے ہیں۔

قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ

قَالَ ماضی واحد مذکر غائب (قَالَ يَقُوْلُ قَوْلًا) (اس نے کہا) رَبِّ اے میرے پروردگار هَبْ لِيْ امر واحد مذکر (وَهَبَ يَهِبُ وَهْبٌ هِبَةٌ) مجھے عطا کر۔ مِنْ لَّدُنْكَ اپنی طرف سے۔ اپنے پاس سے لَدُنْ مضاف "كَ" ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ عِنْدَ کی بنسبت لَدُنْ میں زیادہ تخصیص ہے اور اس سے پہلے مِنْ حرفِ جار آتا ہے۔ ذُرِّيَّةً چھوٹی اولاد کو کہتے ہیں طَيِّبَةً صفتِ مشبہ صیغہ واحد مؤنث غائب مرکب توصیفی پاکیزہ اور نیک اولاد اِنَّكَ بیشک تو سَمِيْعُ الدُّعَآءِ۔ سَمِيْعٌ صفت مشبہ اسمائے حسنہ میں سے ہے (دعا کو سننے والا ہے) جب حضرت زکریاؑ نے مریم پر اللہ تعالیٰ کے اس فضل وکرم کو دیکھا تو وہیں اللہ سے التجا کی کہ مجھے اپنی عنایت سے اولادِ صالحہ عطا فرما۔ جیسے تو نے والدۂ مریم کو مریم عنایت کی ہے تو ہی دعا کا سننے والا ہے۔ اس وقت حضرت زکریاؑ عمر رسیدہ ہو چکے تھے اور ان کی زوجہ بھی عقیم ہو چکی تھیں۔

فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ



Marfat.com

الصّٰلِحِيْنَ ۝ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ ۭ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاۗءُ ۝ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ۭ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ۭ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| فَ | نَادَتْهُ | الْمَلٰٓئِكَةُ | وَ هُوَ | قَآئِمٌ |
| پس | پکارا اسکو | فرشتوں نے | اور وہ | کھڑا |
| يُصَلِّيْ | فِي الْمِحْرَابِ | اِنَّ اللّٰهَ | يُبَشِّرُ | كَ |
| نماز پڑھتا تھا | محراب میں | تحقیق اللہ | بشارت دیتا ہے | تجھ کو |
| بِ يَحْيٰى | مُصَدِّقًا | بِ كَلِمَةٍ | مِّنَ اللّٰهِ | وَ سَيِّدًا |
| ساتھ یحییٰ کے | تصدیق کرنیوالا ہوگا | ساتھ کلمہ کے | اللہ کی طرف سے | اور سردار |
| وَحَصُوْرًا | وَّ نَبِيًّا | مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ | | قَالَ |
| اور عورتوں سے رغبت نہ رکھنے والا | اور نبی ہوگا | صالحین میں سے | | کہا |
| رَبِّ | اَنّٰى | يَكُوْنُ | لِيْ | غُلٰمٌ |
| اے میرے پروردگار | کیوں کر | ہوگا | میرے لئے | بیٹا۔ غلام |
| وَقَدْ | بَلَغَنِيَ | الْكِبَرُ | وَامْرَاَتِيْ | عَاقِرٌ |
| اور تحقیق | پہنچا ہے مجھے | بڑھاپا | اور بیوی میری | بانجھ ہے |
| قَالَ | كَ ذٰلِكَ | اللّٰهُ | يَفْعَلُ | مَا يَشَاۗءُ |
| کہا | اسی طرح | اللہ | کرتا ہے | جو چاہتا ہے |
| قَالَ | رَبِّ | اجْعَلْ | لِّيْٓ | اٰيَةً |
| کہا | اے میرے رب | مقرر کر | واسطے میرے | نشانی |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| قَالَ | اٰیَتُكَ | اَلَّا (اَنْ۔لَا) | تُكَلِّمَ | النَّاسَ |
| کہا | نشانی تیری | یہ کہ نہ | کلام کرسکے گا | لوگوں سے |
| ثَلٰثَةَ | اَیَّامٍ | اِلَّا | رَمْزًا | وَاذْكُرْ |
| تین | دن | مگر | اشارہ سے | اور یاد کر |
| رَبَّكَ | كَثِیْرًا | وَسَبِّحْ | بِالْعَشِیِّ | وَالْاِبْكَارِ |
| رب اپنے کو | بہت | اور تسبیح کر | ساتھ شام | اور صبح کے |

"پس انہیں فرشتوں نے آواز دی اس حال میں کہ وہ حجرہ میں کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے کہ اللہ آپ کو یحییٰ[۳] کی خوشخبری دیتا ہے اور جو کلمۃ اللہ کی تصدیق کرنے والے ہوں گے اور مقتدا ہوں گے اور بڑے ضبطِ نفس کرنے والے ہوں گے اور نبی ہوں گے صالحین میں سے۔" (۳۹)

"(زکریا[۴]) بولے اے میرے پروردگار میرے بیٹا کس طرح ہوگا درآنحالیکہ مجھے بڑھاپا آپہنچا ہے اور میری بیوی بانجھ ہیں۔ ارشاد ہوا اسی طرح اللہ کر دیتا ہے جو کچھ وہ چاہتا ہے۔" (۴۰) (زکریا[۴]) بولے اے میرے پروردگار میرے لئے کوئی نشانی مقرر کردے۔ ارشاد ہوا کہ تیرے لئے نشانی یہ ہے کہ تو لوگوں سے بات نہ کرسکے گا تین دن تک بجز اشارہ کے اور اپنے پروردگار کو بکثرت یاد کرتے رہو اور تسبیح کرتے رہو دن ڈھلے بھی اور صبح بھی۔" (۴۱)۔

## تشریحاتِ لغوی وتفسیری مطالب

فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ۔ فَ پس نَادَتْ ماضی واحد مؤنث غائب (نَادٰی یُنَادِیْ مُنَادَاۃً) هُ ضمیر واحد مذکر غائب (پس پکارا اسے) الْمَلٰٓئِكَةُ واحد



Marfat.com

مَلَكٌ اسم جنس (فرشتوں نے)۔

وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۔ هُوَ ضمیر واحد مذکر غائب (اور وہ۔ زکریا) قَآئِمٌ اسم فاعل واحد مذکر (قَامَ يَقُوْمُ قِيَامًا) يُّصَلِّيْ مضارع واحد مذکر غائب (صَلّٰى يُصَلِّيْ تَصْلِيَةً) فِي الْمِحْرَابِ (محراب میں) بس فرشتوں نے اسے پکارا اس حال میں کہ وہ محراب میں کھڑے نماز ادا کر رہے تھے۔

اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى ۔ اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ تعالیٰ يُبَشِّرُ مضارع واحد مذکر غائب (بَشَّرَ يُبَشِّرُ تَبْشِيْرًا) كَ ضمیر واحد مذکر حاضر (بیشک اللہ تعالیٰ تمہیں خوشخبری دیتے ہیں ایک بچے کی) بِيَحْيٰى جس کا نام یحییٰ ہوگا۔ یحییٰ، حضرت عیسیٰؑ کے خالہ زاد بھائی حضرت زکریاؑ کے بیٹے تھے۔ اناجیل میں یہ نام یوحنا آتا ہے۔ حضرت عیسیٰؑ سے کچھ پہلے ان کی ولادت ہوئی مفردات میں ہے کہ ان پر گناہ کی موت نہیں آئے گی اور اللہ تعالیٰ ان کے قلب کو ایمان سے زندہ رکھے گا اسی لئے ان کا نام یحییٰؑ رکھا گیا۔

مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ

مُصَدِّقًا اسم فاعل واحد مذکر (صَدَّقَ يُصَدِّقُ تَصْدِيْقًا) بِكَلِمَةٍ کلمہ کلام۔ بات کلمۃ اللہ سے کیا مراد ہے مفردات میں تین قول دیے ہیں۔

۱۔ کلمۂ توحید

۲۔ کتاب اللہ

۳۔ حضرت عیسیٰؑ

اکثر مفسرین کی رائے کے مطابق یہاں کلمۃ اللہ سے حضرت عیسیٰ مراد ہیں۔



Marfat.com

وَسَيِّدًا۔ سیادۃٌ مصدر سے صفتِ مشبہ ہے وہ سردار و پیشوا ہوگا
وَحَصُوْرًا حَصْرٌ سے مبالغہ کا صیغہ ہے جس کے معنی روکنے کے ہیں۔
مفردات میں ہے کہ حصور وہ ہے جو عورتوں کے پاس نہیں جاتا پاکدامنی
کی وجہ سے نَبِيًّا مِنَ الصّٰلِحِيْنَ صفتِ مشبہ الصّٰلِحِيْنَ واحد صَالِح
صلاح سے اسم فاعل ہے یعنی وہ (یحییٰ) کلمۃ اللہ (حضرت مسیح) کی تصدیق
کرنے والا مقتدا اور اپنے نفس پر قابو پانے والا اور صالحین میں سے نبی ہوگا۔

قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ

قَالَ۔ قولٌ سے ماضی واحد مذکر غائب (زکریاؑ نے کہا) رَبِّ کا لفظ مطلقاً یعنی
اضافت کے بغیر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے لئے نہیں بولا جاتا اور اضافت
کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسروں کے لئے بھی بولا جاتا ہے (اے میرے
رب) اَنّٰى اسم ظرف زمان و مکان دونوں کے لئے آتا ہے استفہامیہ ہو تو
اس کے معنی كَيْفَ کیسے اور کیونکر ہوتے ہیں يَكُوْنُ۔ کون مصدر سے مضارع
واحد مذکر غائب (ہوگا) لِيْ میرے لئے غُلٰمٌ بچہ لڑکا۔ زکریاؑ نے کہا اے میرے
پروردگار میرا بیٹا کس طرح ہوگا وَقَدْ اور بیشک بَلَغَنِيَ ماضی واحد مذکر
غائب "ن" وقایہ "ی" ضمیر واحد متکلم (مجھے آپہنچا) الْكِبَرُ اسم مصدر
(بڑھاپا) اور یقیناً مجھے بڑھاپا آپہنچا میں بوڑھا ہو چکا ہوں اس وقت ان
کی عمر ۱۲۰ سال کی تھی وَامْرَاَتِيْ اور میری بیوی عَاقِرٌ اس کا مادہ عَقْرٌ ہے
جس کے معنی اصل اور جڑ کے ہیں اور اس سے مراد بانجھ کے ہیں اس وقت
ان کی زوجہ کی عمر ۹۸ برس تھی۔

قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ۔ قَالَ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہوا



Marfat.com

كَذٰلِكَ ۔ كَ حرفِ تشبیہ ذا اسم اشارہ ل علامت اشارہ بعید كَ آخر ضمیر خطاب (اسی طرح اللہ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ کر دیتا ہے جو کچھ وہ چاہتا ہے حضرت زکریا نے بیٹے کی بشارت ملنے پر بطور استعجاب و حیرت کہا اے میرے پروردگار میرے بیٹا کیسے ہوگا میں تو بہت بوڑھا ہو چکا ہوں اور میری بیوی بھی بانجھ اور عمر رسیدہ ہے اس پر ارشاد ہوا کہ اس میں کوئی امر محال نہیں اسی موجودہ صورت میں تمہارے ہاں بیٹا پیدا ہوگا اللہ جو چاہے کر سکتا ہے۔

قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّیْٓ اٰیَةً ۔ قَالَ ماضی واحد مذکر غائب (زکریا نے کہا) رَبِّ اے میرے پروردگار رَبّ مصدر ہے جو فاعل کے لئے مستعار ہے گویا رب وہ جو ہر اس چیز کو جسے اس نے پیدا کیا ہے حدِ کمال تک پہنچاتا ہے اجْعَلْ لِّیْ جعل مصدر سے امر واحد مذکر میرے لئے بنا دے۔ مقرر کر دے اٰیَةً علامت نشانی۔

قَالَ اٰیَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ۔ قَالَ فرمایا اٰیَتُكَ واحد اٰیَةٌ ۔ كَ ضمیر واحد مذکر حاضر تیرے لئے آیت اور نشان یہ ہے اَلَّا (اَنْ ۔ لَا) سے مرکب ہے (یہ کہ نہ) تُكَلِّمَ مضارع واحد مذکر۔ لوگوں سے بات نہ کر سکو گے۔ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ واحد یَوْم تین دن تک اِلَّا کلمہ استثناء رَمْزًا رَمْز کے اصل معنی حرکت میں لانے کے ہیں مراد سر، ہاتھ، آنکھ وغیرہ سے اشارہ کرنے کو کہتے ہیں۔ حضرت زکریا نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ اس غیر معمولی امر پر کوئی غیبی علامت بتائی جائے اس پر حکم ہوا کہ اس کی علامت یہ ہوگی کہ تین دن تک تم لوگوں سے بات نہ کر سکو گے مگر رمز و اشارہ سے البتہ تسبیح و ذکر بدستور قائم رہیں گے۔



Marfat.com

وَاذْكُرْ رَبَّكَ كَثِيْرًا وَّ سَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ۔ وَاذْكُرْ امر واحد مذکر (ذَکَرَ یَذْکُرُ ذِکْرًا) اور ان ایام میں تو کثرت سے اللہ کا ذکر کرتا رہ وَسَبِّحْ امر واحد مذکر (سَبَّحَ یُسَبِّحُ تَسْبِیْحًا) تو پاکی بیان کر بِالْعَشِیِّ سورج کے زوال سے لے کر رات کے اندھیرے تک وَالْاِبْکَارِ طلوعِ فجر سے دن چڑھے تک اس سے مراد صبح و شام یعنی اس نعمت کے تشکر کے لئے اللہ کا کثرت سے ذکر کر اور صبح و شام ہر وقت اس کی پاکی کا اظہار کرتا رہ۔

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰىكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۭ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۠ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ۝ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ اِذْ | قَالَتِ | الْمَلٰٓئِكَةُ | يٰمَرْيَمُ | اِنَّ اللّٰهَ |
| اور جب | کہا | فرشتوں نے | اے مریم | تحقیق اللہ نے |
| اصْطَفٰى | كِ | وَطَهَّرَكِ | وَاصْطَفٰى كِ | عَلٰى نِسَآءِ |
| برگزیدہ کیا | تجھ کو | اور پاک کیا تجھ کو | اور چن لیا تجھ کو | اوپر عورتوں |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| الْعَالَمِيْنَ | يٰمَرْيَمُ | اقْنُتِيْ | لِ رَبِّ كِ | وَاسْجُدِيْ |
| عالموں کے | اے مریم | فرمانبرداری کیا کر | واسطے رب اپنے کے | اور سجدہ کیا کر |
| وَارْكَعِيْ | مَعَ | الرّٰكِعِيْنَ | ذٰلِكَ | مِنْ |
| اور رکوع کیا کر | ساتھ | رکوع کرنیوالوں کے | یہ | (سے) |
| اَنْبَآءِ | الْغَيْبِ | نُوْحِيْ هِ | اِلَيْ كَ | وَ مَا |
| غیب کی خبروں میں سے ہے | | وحی کرتے ہیں ہم اسکو | طرف تیرے | اور نہ |
| كُنْتَ | لَدَيْ هِمْ | اِذْ | يُلْقُوْنَ | اَقْلَامَ هُمْ |
| تھا تو | پاس انکے | جبوقت | ڈالتے تھے | قلموں اپنے کو |
| اَيُّ هُمْ | يَكْفُلُ | مَرْيَمَ | وَ مَا | كُنْتَ |
| کون ان میں سے | کفالت کرے | مریم کی | اور نہ | تھا تو |
| لَدَيْ هِمْ | اِذْ | يَخْتَصِمُوْنَ | اِذْ | قَالَتِ |
| پاس ان کے | جب | جھگڑتے تھے | جب | کہا |
| الْمَلٰٓئِكَةُ | يٰمَرْيَمُ | اِنَّ اللّٰهَ | يُبَشِّرُ | لِ كِ |
| فرشتوں نے | اے مریم | بیشک اللہ | بشارت دیتا ہے | تجھ کو |
| بِ كَلِمَةٍ | مِّنْ هُ | اِسْمُ هُ | الْمَسِيْحُ | عِيْسَى |
| ساتھ ایک بات کے | اپنی طرف سے | نام اس کا | مسیح | عیسیٰ |
| ابْنُ | مَرْيَمَ | وَجِيْهًا | فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ | |
| بیٹا | مریم کا | وجاہت والا | دنیا اور آخرت میں | |
| وَ مِنَ | الْمُقَرَّبِيْنَ | وَ يُكَلِّمُ | النَّاسَ | فِي الْمَهْدِ |
| اور مقربوں میں سے | | اور باتیں کریگا | لوگوں سے | جھولے میں |



Marfat.com

| | |
|---|---|
| وَكَهْلًا | وَمِنَ الصَّالِحِيْنَ |
| اور ادھیڑ عمر میں | اور صالحین میں سے ہوگا |

" اور (وہ وقت یاد کرو) جب فرشتوں نے کہا اے مریم بیشک اللہ نے آپ کو برگزیدہ کیا ہے اور پاک کر دیا ہے اور آپ کو دنیا جہاں کی عورتوں کے مقابلہ میں برگزیدہ کر لیا ہے۔" (۴۲) " اے مریم اپنے پروردگار کی اطاعت کرتی رہ اور سجدہ کرتی رہ اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرتی رہ۔" (۴۳) "یہ (واقعات) غیب کی خبروں میں سے ہیں ہم آپ کے اوپر ان کی وحی کر رہے ہیں اور آپ تو ان لوگوں کے پاس تھے نہیں، اس وقت جب وہ اپنے قلم ڈال رہے تھے کہ ان میں سے کون مریم کی سرپرستی کرے اور نہ آپ ان کے پاس اس وقت تھے جب وہ باہم اختلاف کر رہے تھے۔" (۴۴) "(وہ وقت یاد کرو) جب فرشتوں نے کہا اے مریم! اللہ آپ کو خوشخبری دے رہا ہے اپنی طرف سے ایک کلمہ کی ان کا نام (ولقب) مسیح عیسیٰ ابن مریم ہوگا۔ دنیا اور آخرت (دونوں میں) معزز اور مقربوں میں سے۔" (۴۵)۔ "اور وہ لوگوں سے گفتگو کریں گے گہوارہ میں بھی اور پختہ عمر میں بھی اور صالحین میں سے ہوں گے۔" (۴۶)۔

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ ۔ وَاِذْ اور وہ وقت یاد کرو۔ قرآن مجید میں جہاں کہیں وَاِذْ آیا ہے وہاں لفظ اُذْكُرْ محذوف ہوتا ہے قَالَتِ



Marfat.com

ماضی واحد مؤنث غائب مصدر قول الْمَلٰٓئِكَةُ واحد ملك اسم جنس اور وہ وقت یاد کرو جب ملائکہ یعنی جبریلؑ نے کہا.

يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَطَهَّرَكِ - يٰمَرْيَمُ اے مریم اِنَّ کلمۂ تحقیق بیشک اللہ اصْطَفٰىكِ - اصْطَفَا ؤ" سے ماضی واحد مذکر غائب كِ ضمیر واحد مؤنث حاضر تجھے منتخب کیا - پسند کیا وَطَهَّرَكِ تطہیر باب تفعیل سے ماضی واحد مذکر غائب كِ ضمیر واحد مؤنث حاضر تجھے آلودگیوں سے پاک کیا. طہارت جسمانی اور طہارت نفس دونوں مراد لئے جاسکتے ہیں. "طَهَّرَكِ" سے بالخصوص طہارت نفس مراد ہے.

وَاصْطَفٰىكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ - وَاصْطَفٰىكِ اور تجھے برگزیدہ کیا' دنیا کی تمام عورتوں پر - اس آیت میں دو بار اِصْطَفَاء کا ذکر ہے پہلے اِصْطَفَاء کا تعلق حضرت مریم کے بچپن اور ان کی فطرتِ صالحہ سے ہے اور دوسرے کا تعلق ان کے بلوغ کے بعد کی زندگی اور حضرت عیسیٰ کی ولادت سے ہے.

يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ -

يٰمَرْيَمُ اے مریم اقْنُتِيْ قُنُوت سے امر واحد مؤنث (قَنَتَ يَقْنُتُ قُنُوْتًا) قنوت کے معنی ہیں خشوع وخضوع کے ساتھ عبادت میں مصروف رہنا لِرَبِّكِ اپنے پروردگار کے لئے وَاسْجُدِيْ سجود سے امر واحد مؤنث اور تو سجدہ کر وَارْكَعِيْ. رُكُوْعٌ سے امر واحد مؤنث تو رکوع کر مَعَ الرّٰكِعِيْنَ رکوع کرنے والوں کے ساتھ رُكُوْعٌ سے اسم فاعل جمع مذکر مطلب یہ ہے کہ اے مریم اپنے رب کے حضور کمال عبودیت کا اظہار کر یہاں سجدہ اور رکوع



Marfat.com

سے اصطلاحی سجود و رکوع مراد نہیں بلکہ مطلق عبادت مراد ہے

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۔ ذَالِكَ اسم اشارہ بعید واحد مذکر اَنْبَآءِ ۔ نبأ کی جمع ہے اہم اور عظیم خبر کو کہتے ہیں الْغَيْبِ جو اس سے مخفی چیز کو غیب کہتے ہیں۔ گذشتہ واقعات جن کا علم صحیح نہ ہو غیب میں داخل ہیں نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۔ اِيْحَاءٌ سے مضارع جمع متکلم (اَوْحٰى يُوْحِيْ اِيْحَاءً) هٖ ضمیر واحد مذکر غائب۔ یہ غیب کی خبروں میں سے ہے جو ہم تیری طرف وحی کرتے ہیں۔ وحی کے معنی ہیں اشارہ کرنا۔ دل میں بات ڈالنا اور وہ کلام خفی جو فوراً سمجھ لیا جائے اصطلاح میں وہ کلام الٰہی جو بذریعہ جبریلؑ انبیاء کو پہنچایا جاتا ہے اسے وحی کہتے ہیں۔

وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ ۔ وَ اور مَا نافیہ كُنْتَ ماضی واحد مذکر حاضر لَدَى مضاف ۔ هِمْ ضمیر جمع مذکر مضاف الیہ (ان کے پاس) لَدَى ظرف مکان ہے نزدیک اور قریب کے معنی میں آتا ہے۔

اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۔ اِذْ ظرف زمان يُلْقُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (اَلْقٰى يُلْقِيْ اِلْقَاءً) جب وہ ڈال رہے تھے اَقْلَامَ واحد قَلَمٌ مضاف هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ (اپنے قلم) اَيُّهُمْ ۔ اَيٌّ استفہامیہ مضاف هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ (ان میں سے کون) يَكْفُلُ مَرْيَمَ مضارع واحد مذکر غائب (كَفَلَ يَكْفُلُ كِفَالَةً) مریم کی پرورش کریگا۔ کفالت کریگا۔

وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ اور تو ان کے پاس نہ تھا جب يَخْتَصِمُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (اِخْتَصَمَ يَخْتَصِمُ اِخْتِصَامًا) اس کا مادہ "خصومت" ہے جب وہ کفالت کے لئے جھگڑ رہے تھے۔



Marfat.com

یہ واقعات وہ ہیں جو آپ سے کئی سو سال پہلے پیش آئے تھے اب ان کے علم کا کوئی قابلِ اعتماد ذریعہ موجود نہ تھا بذریعہ وحی آپ کو وہ واقعات بتائے جارہے ہیں۔ ہیکل سلیمانی کی خدمت کے لئے خدّام کی ایک پوری جماعت موجود رہتی تھی حضرت مریم کے والد اس مقام کے سردار تھے ان کی وفات کے بعد مریم کی کفالت کا سوال پیدا ہوا تو قرعہ اندازی کا طریقہ اختیار کیا گیا۔ "اقلام" قلم کی جمع ہے قلم کے معنی کاٹنے کے ہیں یہ لفظ قرعہ اندازی کے تیر کے لئے بھی مستعمل ہوتا ہے "نے" کے قلم جن سے توریت لکھی جاتی تھی ان پر چند کلمات لکھ کر دریا یردن میں ڈالتے تھے جو قلم دریا کے بہاؤ کے مخالف رخ پر بہتا فال اس کے نام پر سمجھی جاتی حضرت زکریاؑ کا قلم دریا کے مخالف رخ پر بہنے لگا چنانچہ حضرت مریم کی کفالت ان کے سپرد کردی گئی۔ اقلام سے قرعہ اندازی کے تیر بھی مراد لئے جاسکتے ہیں۔ حضرت زکریاؑ مریم کے خالو بھی تھے۔

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ ۔ اِذْ ظرف زمان (اور وہ وقت یاد کرو) قَالَتْ قول مصدر سے ماضی واحد مؤنث غائب الْمَلٰٓئِكَةُ واحد ملك اسم جنس (جب فرشتوں نے کہا) يٰمَرْيَمُ (اے مریم)

اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۔ اِنَّ اللّٰهَ (بیشک اللہ) يُبَشِّرُ مضارع واحد مذکر غائب (بَشَّرَ يُبَشِّرُ تَبْشِيْرًا) كِ ضمیر واحد مؤنث حاضر تجھے بشارت دیتا ہے بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۔ کلمہ قول اور حکم کو کہتے ہیں (ایک کلمہ کی اپنی طرف سے) حضرت عیسیٰؑ کو کلمۃ اللہ کہا جاتا ہے اس لئے کہ وہ بغیر باپ کے اللہ کے حکم اور کلمہ "کُن" سے پیدا ہوئے۔



Marfat.com

اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ۔ اِسْمُهٗ (اس کا نام) جس سے کسی چیز کی ذات یا اصل کو پہچانا جائے اسے اسم کہتے ہیں اَلْمَسِيْحُ۔ مَسَحَ کے معنی کسی چیز پر ہاتھ پھیرنے اور اس کے اثر کو دُور کرنے کے ہیں کہا جاتا ہے کہ آپ کے ہاتھ لگانے سے بیمار اچھے ہو جاتے تھے ۔۔۔ روایت میں ہے کہ دجّال کی داہنی آنکھ ممسوح ہوگی اور حضرت عیسیٰؑ کی بائیں آنکھ تو اس سے مراد یہ ہے کہ دجّال نیکی کی قوتوں سے محروم ہوگا اور حضرت عیسیٰؑ بدی کی قوتوں سے محروم ہوں گے۔ عَيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عیسیٰ عبرانی یا سریانی زبان کا لفظ ہے عبرانی میں یشوع سے معرب ہے جس کے معنی سردار اور مبارک کے ہیں۔ اِبْنِ مَرْيَمَ (مریم کے بیٹے) چونکہ بغیر باپ کے پیدا ہوئے اس لئے انتساب باپ کی بجائے ماں کی طرف کیا گیا ہے "ابن مریم" کے لفظ سے عیسائیوں کے عقیدۂ الوہیت کی بھی تردید ہوگئی۔

وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۔ دنیا اور آخرت دونوں میں "وجاہت والا" وَجِيْهٌ کے معنی ذو وجاہت کے ہیں عزّت و مکرمت والا۔

وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ اور وہ مقربوں میں سے ہوگا واحد "مقرب" یعنی وہ اللہ کے مقرب اور برگزیدہ بندوں سے ہوگا۔ اس وقت کو یاد کرو جب ملائکہ نے کہا اے مریم اللہ آپ کو اپنی طرف سے ایک کلمہ (اللہ تعالیٰ کے حکم سے عالمِ وجود میں آنے والی ہستی) جس کا نام اور لقب مسیح عیسیٰ ابن مریم ہوگا خوشخبری دیتا ہے اور وہ دنیا و آخرت ہر دو میں معزز اور ذو وجاہت ہوگا اور اللہ کا قرب اسے حاصل ہوگا۔ اس سے



Marfat.com

یہود کے اس بے ہودہ عقیدہ کا رد بھی ہے جو حضرت عیسیٰ کو نعوذ باللہ ملعون قرار دیتے ہیں۔

وَيُكَلِّمُ النَّاسَ اور وہ لوگوں سے گفتگو کریں گے یُکَلِّمُ مضارع واحد مذکر غائب (کَلَّمَ یُکَلِّمُ تَکْلِیْمًا)۔

فِي الْمَهْدِ وہ جگہ جو بچے کے لئے تیار کی جاتی ہے جھولا "اَیْ حَالَ کَوْنِہٖ طِفْلًا (بیضاوی) یعنی بچپن اور کم سنی میں۔

وَكَهْلًا سیاہ بالوں میں سفید بالوں کی آمیزش کو کہتے ہیں گویا ۳۰ یا ۳۴ سے لے کر ۵۱ سال تک کی عمر کو کہولت کہتے ہیں۔

وَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ واحد صالح اور وہ صالحین میں سے ہوگا یعنی طفولیت اور کہولت ہر دو حالتوں میں بغیر کسی قسم کی تفاوت کے انبیاء جیسی گفتگو کریں گے۔ یہاں حضرت مریم کو ہونے والے بچے کے بارے میں پانچ باتوں کی بشارت دی گئی:

اوّل، وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ.

دوم، مقرب الٰہی ہونا.

سوم، طفولیت اور کہولت ہر دو حالتوں میں پختہ کلام.

چہارم، ہر قسم کے جسمانی اور نفسانی نقائص سے پاک.

پنجم، صلاح و تقویٰ میں درجۂ کمال پر ہونا. (کشاف).

قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۭ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۝ وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْٓ



Marfat.com

اِسْرَآءِيْلَ ۙ اَنِّیْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّیْۤ اَخْلُقُ لَكُمْ
مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ
وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا
تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِیْ بُيُوْتِكُمْ ۚ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً
لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَیَّ مِنَ
التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِیْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ
مِّنْ رَّبِّكُمْ ۖ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ اِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبُّكُمْ
فَاعْبُدُوْهُ ۚ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| قَالَتْ | رَبِّ | اَنّٰى | يَكُوْنُ | لِیْ |
| اس نے کہا | اے میرے رب | کیونکر | ہوگا | واسطے میرے |
| وَلَدٌ | وَّلَمْ | يَمْسَسْنِیْ | بَشَرٌ | قَالَ |
| بیٹا | اور نہیں | ہاتھ لگایا مجھ کو | کسی آدمی نے | کہا |
| كَذٰلِكِ | اللّٰهُ | يَخْلُقُ | مَا يَشَآءُ | اِذَا |
| اسی طرح | اللہ | پیدا کرتا ہے | جو چاہتا ہے | جب |
| قَضٰى | اَمْرًا | فَ | اِنَّمَا | يَقُوْلُ |
| پورا کرنا چاہتا ہے | کسی کام کو | پس | سوائے اسکے نہیں | کہ کہتا ہے |
| لَهٗ | كُنْ | فَ | يَكُوْنُ | وَيُعَلِّمُهُ |
| واسطے اس کے | ہو جا | پس | وہ ہو جاتی ہے | اور وہ سکھائے گا اسے |
| الْكِتٰبَ | وَالْحِكْمَةَ | وَالتَّوْرٰىةَ | وَالْاِنْجِيْلَ | وَرَسُوْلًا |
| لکھنا (پڑھنا) | اور حکمت | اور تورات | اور انجیل | اور رسول ہوگا |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اِلٰی | بَنِیْ اِسْرَآءِیْلَ | اَنِّیْ | قَدْ | جِئْتُکُمْ |
| طرف | بنی اسرائیل کے | بیشک میں | تحقیق | آیا ہوں تمہارے پاس |
| بِاٰیَةٍ | مِّنْ | رَّبِّکُمْ | اَنِّیْ | اَخْلُقُ |
| ساتھ نشانی کے | طرف | رب تمہارے کے | یہ کہ میں | بناتا ہوں |
| لَکُمْ | مِّنَ الطِّیْنِ | کَهَیْئَةِ | الطَّیْرِ | فَ |
| واسطے تمہارے | مٹی سے | مانند صورت | پرند کے | پس |
| انْفُخُ | فِیْهِ | فَیَکُوْنُ | طَیْرًا | بِ |
| میں پھونکتا ہوں | اس میں | پس وہ ہو جاتا ہے | پرندہ | ساتھ |
| اِذْنِ اللّٰهِ | وَاُبْرِئُ | الْاَکْمَهَ | وَالْاَبْرَصَ | وَاُحْیِ |
| حکم اللہ کے | اور تندرست کرتا ہوں | مادرزاد اندھے کو | اور کوڑھی کو | اور زندہ کرتا ہوں |
| الْمَوْتٰی | بِاِذْنِ اللّٰهِ | وَاُنَبِّئُکُمْ | بِ | مَا |
| مردے کو | ساتھ حکم اللہ کے | اور خبر دیتا ہوں | تم کو | ساتھ اس چیز کے |
| تَاْکُلُوْنَ | وَمَا | تَدَّخِرُوْنَ | فِیْ بُیُوْتِکُمْ | اِنَّ |
| کہ تم کھاتے ہو | اور اس کے جو | تم ذخیرہ کرتے ہو | اپنے گھروں میں | بیشک |
| فِیْ ذٰلِکَ | لَاٰیَةً | لَّکُمْ | اِنْ کُنْتُمْ | مُّؤْمِنِیْنَ |
| اس میں | البتہ نشانی ہے | واسطے تمہارے | اگر ہو تم | مؤمن |
| وَمُصَدِّقًا | | لِّمَا | بَیْنَ یَدَیَّ | |
| اور میں تصدیق کرنے والا ہوں | | واسطے اسکے جو | آگے میرے ہے | |
| مِنَ التَّوْرٰةِ | وَلِ | اُحِلَّ | لَکُمْ | بَعْضَ |
| تورات سے | اور تاکہ | حلال کروں | واسطے تمہارے | بعض |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| الَّذِیْ | حُرِّمَ | عَلَیْکُمْ | وَجِئْتُ | کُمْ |
| وہ چیزیں کہ | حرام کی گئیں | اوپر تمہارے | اور میں لایا ہوں | تمہارے پاس |
| بِاٰیَةٍ | مِّنْ | رَّبِّکُمْ | فَاتَّقُوا | اللّٰهَ |
| ساتھ نشانی | (سے) | تمہارے رب کی طرف سے | پس ڈرو | اللہ سے |
| وَاَطِیْعُوْنِ | اِنَّ | اللّٰهَ | رَبِّیْ | وَرَبُّکُمْ |
| اور میری اطاعت کرو | بیشک | اللہ | پروردگار ہے میرا | اور پروردگار ہے تمہارا |
| فَ | اعْبُدُوْهُ | هٰذَا | صِرَاطٌ | مُّسْتَقِیْمٌ |
| پس | عبادت کرو اسکی | یہ رہے، | راہ | سیدھی |

"وہ بولیں اے میرے پروردگار میرے لڑکا کس طرح ہوگا درآنحالیکہ مجھے کسی مرد نے ہاتھ تک نہیں لگایا ہے۔ ارشاد ہوا ایسے ہی اللہ پیدا کر دیتا ہے جو کچھ وہ چاہتا ہے جب وہ کسی بات کو پورا کرنا چاہتا ہے تو بس اس سے کہتا ہے کہ ہو جا سو وہ ہو جاتی ہے۔" (۴۷) "اور (اللہ) اسے کتاب اور حکمت اور انجیل سکھا دے گا۔" (۴۸) "اور وہ پیمبر ہوگا بنی اسرائیل کے لئے (اور کہے گا) میں تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں میں تمہارے لئے مٹی سے پرندوں کی مانند صورت بنا دیتا ہوں پھر اس میں دم کر دیتا ہوں تو وہ اللہ کے حکم سے پرندہ بن جاتا ہے اور میں اللہ کے حکم سے مادر زاد اندھے اور مبروص کو اچھا کر دیتا ہوں اور میں اللہ کے حکم سے مُردوں کو زندہ کر دیتا ہوں اور تم جو کچھ کھاتے ہو اور جو کچھ اپنے گھروں میں ذخیرہ جمع کرتے ہو وہ تمہیں بتلا دیتا ہوں بیشک ان



Marfat.com

(سارے واقعات) میں تمہارے لئے ایک نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔" (۴۹)
"اور میں تصدیق کرنے والا ہوں اپنے سے پیشتر آئی ہوئی توریت کی اور
(اسلئے آیا ہوں) کہ تم پر جو کچھ حرام کر دیا گیا تھا اس میں سے تم پر کچھ حلال کر
دوں اور میں تمہارے پاس تمہارے پروردگار کے ہاں سے نشان لے کر آیا ہوں
سو تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔" (۵۰) "بیشک اللہ میرا بھی
پروردگار ہے اور تمہارا بھی پروردگار ہے سو اس کی عبادت کرو یہی سیدھی
راہ ہے۔" (۵۱)

## تشریحاتِ لغوی وتفسیری مطالب

قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِىْ بَشَرٌ ۔ قَالَتْ قولٌ
مصدر سے ماضی واحد مؤنث غائب (اس نے کہا) رَبِّ (اے میرے پروردگار)
اَنّٰى کیونکر۔ کیسے استفہامیہ يَكُوْنُ لِىْ وَلَدٌ۔ کون مصدر سے مضارع واحد
مذکر غائب (میرا بیٹا کیونکر ہوگا) وَلَمْ يَمْسَسْنِىْ بَشَرٌ مضارع واحد مذکر غائب
نفی جحد بلم (مَسٌّ مصدر) حالانکہ مجھے کسی انسان نے چھوا تک نہیں۔ فرشتے
کی بات سنکر حضرت مریم نے حیرت اور تعجب سے کہا کہ میرا کیونکر بچہ ہوگا۔
جبکہ مجھے کسی مرد نے ہاتھ تک نہیں لگایا۔

قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۔ قَالَ ماضی واحد مذکر غائب فرمایا۔ كَ
حرف تشبیہ ذَا اسم اشارہ اور آخر کاف حرف خطاب سے مرکب ہے
(اسی طرح) ایسے ہی اللہ) يَخْلُقُ مضارع واحد مذکر غائب (خَلَقَ يَخْلُقُ



Marfat.com

خَلْقًا) مَا موصول يَشَآءُ مصدر شَیْءٌ سے مضارع واحد مذکر غائب ایسے ہی پیدا کرتا ہے اللہ جو وہ چاہتا ہے۔ آیت نمبر ۴۰ میں حضرت زکریا کو جب بیٹے کی بشارت دی گئی تو زکریاؑ نے کہا کہ میرے پروردگار میرے بیٹا کیسے ہوگا جبکہ میں بوڑھا ہوچکا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہیں تو وہاں ارشاد ہوا كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ (ایسے ہی اللہ جو چاہتے ہیں کرتے ہیں) چونکہ یہ ولادت عام سنتِ الٰہی کے مطابق تھی اس لئے يَفْعَلُ فرمایا اور یہاں حضرت مریم کے معاملہ میں مرد و زن کے اتصال کے بغیر صرف عورت سے ولادت کا تحقق کرنا ہے اس لئے یہاں لفظ تخلیق لایا گیا ہے جو اللہ تعالیٰ کی صفتِ اختراع و تخلیق پر دلالت کرتا ہے۔ (روح۔ المنار)

اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ۔ اِذَا ظرف زمان کلمۂ شرط (جب) قَضٰى ماضی واحد مذکر غائب قضی بمعنی ارادہ کے ہیں (المنار) اَمْرًا (بات۔ حکم) جب وہ کسی بات کا ارادہ کرتا ہے فَاِنَّمَا۔ فَ پس اِنَّ حرف مشبہ بفعل مَا کلمۂ حصر پس سوائے اس کے نہیں يَقُوْلُ قَوْلٌ مصدر سے مضارع واحد مذکر غائب لَهٗ اسکے لئے لَهٗ میں ضمیر واحد مذکر اَمْرًا کے لئے ہے كُنْ امر واحد مذکر (كَانَ يَكُوْنُ كَوْنًا) فَيَكُوْنُ پس وہ ہوجاتی ہے یعنی اللہ تعالیٰ جب کسی امر کا ارادہ فرماتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہوجا پس وہ ہوجاتی ہے یہاں "كُنْ" سے مراد حرف اسکا تلفظ نہیں ہے بلکہ یہ بتانا مقصود ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کو عالمِ وجود میں لانا چاہتے ہیں تو فوراً عالمِ وجود میں آجاتی ہے۔

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ۔ وَيُعَلِّمُ مضارع واحد



Marfat.com

مذکر غائب (عَلَّمَ۔ یُعَلِّمُ تَعْلِیْمًا) ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مفعول ضمیر کا مرجع حضرت عیسیٰؑ کی جانب ہے (اور وہ اللہ) تعلیم دے گا اسے اَلْکِتٰبَ اسم جنس کتاب سماوی وَالْحِکْمَۃَ حکمت سے مراد امور دین اور تہذیب اخلاق کی تعلیم ہے۔ وَالتَّوْرٰۃَ وَالْاِنْجِیْلَ دونوں عجمی لفظ ہیں تَوْرات اس آسمانی کتاب کا نام ہے جو حضرت موسیٰؑ پر نازل ہوئی انجیل حضرت عیسیٰؑ پر نازل ہوئی بعض اہل لغت نے تورات و انجیل کا اشتقاق بیان کیا ہے جو محض تکلف ہے۔ اس آیت میں حضرت عیسیٰؑ کیلئے چار چیزوں کی تعلیم کا ذکر ہے۔ کتاب، حکمت، تورات اور انجیل۔

وَرَسُوْلًا اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ۙ اور وہ بنی اسرائیل کے لئے رسول ہوگا حضرت عیسیٰؑ کو صرف بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔ بنی اسرائیل کے دیگر پیغمبروں کی طرح آپ کی رسالت کا دائرہ بھی بنی اسرائیل تک محدود تھا۔ انجیل متی میں ہے اس نے جواب میں کہا۔ کہ بنی اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی بھیڑوں کے سوا کسی اور کے پاس بھیجا نہیں گیا (متی ۱۶-۲۴)

اَنِّیْ قَدْ جِئْتُکُمْ بِاٰیَۃٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ ۔ اَنِّیْ (اَنَ۔ ی متکلم) بیشک میں قَدْ تحقیق کلام جِئْتُکُمْ۔ مَجِیْءٌ مصدر سے ماضی واحد متکلم کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر (بیشک میں لایا ہوں) بِاٰیَۃٍ ایک نشانی ایک بات مِّنْ رَّبِّکُمْ (تمہارے رب کی طرف سے) اس سے قبل بتایا جا چکا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے اب اس کے مقصد کو بیان کیا جا رہا ہے کہ میں تمہارے پروردگار کی طرف سے معجزہ اور واضح نشان لے کر آیا ہوں۔



Marfat.com

اَنِّیْ اَخْلُقُ لَکُمْ مِّنَ الطِّیْنِ کَھَیْئَۃِ الطَّیْرِ ۔ اَنِّیْ (اَنَ۔ی) بیشک میں اَخْلُقُ۔ خَلْقٌ مصدر سے مضارع واحد متکلم لَکُمْ میں لام انتفاع کے لئے ہے (میں تمہارے لئے بناتا ہوں) مِنَ الطِّیْنِ۔ گل، کیچڑ، گیلی مٹی کو طین کہتے ہیں۔ کَ تشبیہ ھَیْئَۃِ صورت۔ شکل الطَّیْرِ پرندے (میں تمہارے لئے گیلی مٹی سے پرندوں کی شکل کی مانند صورت بنا دیتا ہوں۔

فَاَنْفُخُ فِیْہِ فَیَکُوْنُ طَیْرًا بِاِذْنِ اللّٰہِ ۔ فَاَنْفُخُ۔ فَ پس مضارع واحد متکلم (نَفَخَ یَنْفُخُ نَفْخًا) فِیْہِ (اس میں) پھر میں اس کے اندر پھونکتا ہوں فَیَکُوْنُ پس وہ ہو جاتا ہے طَیْرًا اڑنے والا پرندہ بِاِذْنِ اللّٰہِ اللہ کے حکم اور ارادہ سے یعنی یہ سب محض مشیّت ایزدی کا نتیجہ ہوتا ہے۔

وَاُبْرِئُ الْاَکْمَہَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰہِ ۔ وَاُبْرِئُ ۔ اِبْرَاءٌ سے مضارع واحد متکلم میں مرض وغیرہ سے بری کرتا ہوں۔ نجات دلاتا ہوں۔ اَلْاَکْمَہَ اس کا مادہ کَمَہٌ ہے مادر زاد نابینا وَالْاَبْرَصَ برص والا۔ کوڑھی وَاُحْیِ اِحْیَاءٌ سے مضارع واحد متکلم (میں زندہ کرتا ہوں اَلْمَوْتٰی واحد اَلْمَیِّتُ ۔ بِاِذْنِ اللّٰہِ (اللہ کے حکم سے) میں اللہ کے حکم سے مادر زاد اندھوں اور کوڑھیوں کو اچھا کر دیتا ہوں۔ اور اللہ کے حکم سے مردوں کو زندہ کرتا ہوں۔

وَاُنَبِّئُکُمْ بِمَا تَاْکُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِیْ بُیُوْتِکُمْ ۔ تَنْبِئَۃٌ سے مضارع واحد متکلم۔ کُمْ ضمیر مذکر حاضر (میں تمہیں بتلاتا ہوں) بِمَا وہ چیز جو کچھ تَاْکُلُوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر (اَکَلَ یَاْکُلُ اَکْلًا) جو کچھ تم کھاتے ہو وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۔ اِدِّخَارٌ سے مضارع جمع مذکر حاضر



Marfat.com

(اور جو تم ذخیرہ کرتے ہو) فِیْ بُیُوْتِکُمْ (تم اپنے گھروں میں)

اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ یقیناً اس معاملہ میں۔ ان تمام معاملات لَاٰیَۃً لام تاکید (البتہ) آیت۔ نشانی لَّکُمْ تمہارے لئے اِنْ شرطیہ (اگر) کُنْتُمْ کونا مصدر سے ماضی جمع مذکر حاضر۔ مُّؤْمِنِیْنَ واحد مُؤْمِن یعنی یہ تمام امور تمہارے لئے میرے پیغمبر ہونے اور موید من اللہ ہونے کے نشانات ہیں اگر تم صاحب ایمان ہو۔

وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىۃِ ۔ وَمُصَدِّقًا تصدیقٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر (اور میں تصدیق کرنے والا ہوں) لِمَا اس چیز کی بَیْنَ یَدَیَّ (میرے سامنے۔ مجھ سے پہلے) یَدَیَّ اصل میں یَدَیْنِ تھا صیغہ تثنیہ کے ساتھ "ی" متکلم آنے سے "ن" تثنیہ گر گیا اور یَدَیَّ بن گیا۔ مِنَ التَّوْرٰاۃِ یعنی میں اپنے سے پیشتر آئی ہوئی توراۃ کی تصدیق کرتا ہوں یعنی شریعتِ موسوی کو مٹانے کیلئے نہیں بلکہ اس کی تصدیق اور تکمیل کے لئے آیا ہوں۔

وَلِاُحِلَّ لَکُمْ بَعْضَ الَّذِیْ حُرِّمَ عَلَیْکُمْ وَجِئْتُکُمْ بِاٰیَۃٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ

لام تعلیل۔ اُحِلَّ احلال سے مضارع واحد متکلم (تاکہ میں تمہارے لئے حلال کروں) بَعْضَ الَّذِیْ بعض وہ امور حُرِّمَ عَلَیْکُمْ تحریم مصدر سے ماضی مجہول واحد مذکر غائب (جو تم پر حرام کئے گئے تھے۔ وَجِئْتُکُمْ ماضی واحد متکلم (جَاءَ یُجِیْءُ مَجِیْءً) کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر (میں تمہارے پاس لایا) بِاٰیَۃٍ نشان دلائل۔ معجزات اٰیَۃ کا لفظ بطور اسم جنس کے ہے مِّنْ رَّبِّکُمْ تمہارے پروردگار کی طرف سے۔



Marfat.com

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ - فَ پس۔ اتَّقُوا اللّٰهَ ۔ اِتَّقَاءٌ مصدر سے امر جمع مذکر (اتقیٰ یتقی اِتقاءً) پس اللہ سے ڈرو وَاَطِيْعُوْنِ اِطَاعَةٌ سے امر جمع مذکر "ن" وقایہ اور "ی" ضمیر واحد متکلم محذوف ہے۔ (اور میری اطاعت کرو)

آیت نمبر ۴۸ میں بتایا کہ حضرت عیسیٰؑ کو کتاب وحکمت اور تورات وانجیل کی تعلیم دی جائے گی اور وہ بنی اسرائیل کی طرف رسول ہوگا۔

آیت نمبر ۴۹ میں حضرت عیسیٰؑ کو اللہ کی طرف سے عطا کردہ معجزات و دلائل کا ذکر ہے۔ مٹی سے پرندے کی شکل بنانا اور اس میں اللہ کے حکم سے جان ڈالنا۔ اندھوں کو بینا، کوڑھیوں کو تندرست کرنا۔ اللہ کے حکم سے مردوں کو زندہ کرنا۔ گھروں میں پوشیدہ چیزوں کی خبر دینا ان سب امور کا معجزانہ طور پر ظہور حضرت عیسیٰؑ کی رسالت کی شہادات ہیں۔ اس کے علاوہ تورات کی تصدیق سابقہ شرائع میں سے بعض امور کی تنسیخ یہ سب باتیں حضرت عیسیٰؑ کے رسول برحق ہونے پر دلالت کرتی ہیں اس لئے فرمایا کہ میرے احکام کی اطاعت کرو تاکہ نجات پاسکو۔

اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ - اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ رَبِّيْ ترکیب اضافی میرا پروردگار وَرَبُّكُمْ اور تمہارا رب ہے فَاعْبُدُوْهُ عِبَادَةٌ سے امر جمع مذکر ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب تم اس کی عبادت اور بندگی کرو۔ هٰذَا اسم اشارہ واحد مذکر (یہ) صِرَاطٌ موصوف مُّسْتَقِيْمٌ اِسْتِقَامَةٌ سے اسم فاعل واحد مذکر صفت (یہی مستقیم اور سیدھا راستہ ہے) حضرت عیسیٰؑ آخر میں تلقین کرتے ہیں کہ میرا اور تمہارا



Marfat.com

سب کا پروردگار تو ایک اللہ ہے اس لئے عبادت اور پرستش صرف اس کی کرو اور اس کی ذات و صفات میں کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ صراطِ مستقیم صرف یہی ہے لیکن حضرت عیسیٰؑ کے بعد ان کے پیروکاروں نے اس تعلیم کو ترک کر کے تثلیث کا مشرکانہ عقیدہ گھڑ لیا۔

فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝ رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| فَ لَمَّا | اَحَسَّ | عِيْسٰى | مِنْ هُمُ | الْكُفْرَ |
| پس جب | محسوس کیا | عیسیٰؑ نے | ان سے | کفر |
| قَالَ | مَنْ | اَنْصَارِيْ | اِلَى اللّٰهِ | قَالَ |
| کہا | کون ہے | مدد دینے والا ہے مجھ کو | طرف اللہ کے | کہا |
| الْحَوَارِيُّوْنَ | نَحْنُ | اَنْصَارُ | اللّٰهِ | اٰمَنَّا |
| حواریوں نے | ہم ہیں | مدد دینے والے | اللہ کے | ایمان لائے ہم |
| بِ اللّٰهِ | وَاشْهَدْ | بِ اَنَّا | مُسْلِمُوْنَ | رَبَّنَا |
| ساتھ اللہ کے | اور تو گواہ رہ | ساتھ اسکے ہم | فرمانبردار ہیں | اے ہمارے رب |
| اٰمَنَّا | بِمَا | اَنْزَلْتَ | وَاتَّبَعْنَا | الرَّسُوْلَ |
| ایمان لائے ہم | ساتھ اس چیز کے کہ | نازل کی تو نے | اور پیروی کی ہم نے | رسول کی |
| فَاكْتُبْنَا | مَعَ | الشّٰهِدِيْنَ | وَ مَكَرُوْا | وَ مَكَرَ اللّٰهُ |
| پس لکھ ہم کو | ساتھ | شاہدوں کے | اور مکر کیا انہوں نے | اور چال چلی اللہ نے |



Marfat.com

| | | |
|---|---|---|
| وَ اللّٰہُ | خَیْرُ | الْمَاکِرِیْنَ |
| اور اللہ | بہتر ہے | چال چلنے والا |

"پھر جب عیسیٰؑ نے ان کی طرف سے انکار ہی پایا تو بولے میرا کون مددگار ہوگا اللہ کے لئے۔ حواری بولے ہم ہیں اللہ کے مددگار ہم ایمان لائے ہیں اللہ پر اور آپ گواہ رہیئے گا کہ ہم فرمانبردار ہیں۔" (۵۲)۔ "اے ہمارے پروردگار ہم ایمان لے آئے اس پر جو کچھ تو نے نازل کیا ہے اور ہم نے پیروی (اختیار) کرلی رسول کی سو ہم کو بھی گواہوں کے ساتھ لکھ لے۔" (۵۳)۔ اور "انہوں نے بھی خفیہ تدبیر کی اور اللہ نے بھی خفیہ تدبیر کی اور اللہ سب خفیہ تدبیر کرنے والوں سے بہتر ہے۔" (۵۴)۔

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

فَلَمَّآ اَحَسَّ عِیْسٰی مِنْھُمُ الْکُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ ۔ فَلَمَّا حرف شرط (پس جب) اَحَسَّ ماضی واحد مذکر غائب (اَحَسَّ یُحِسُّ اِحْسَاسًا) عِیْسٰی (عیسیٰؑ نے محسوس کیا) مِنْھُمْ ان سے یعنی بنی اسرائیل اور یہود سے اَلْکُفْرَ۔ کفر و انکار۔ قَالَ قَوْلٌ سے ماضی واحد مذکر غائب (اس نے کہا) مَنْ استفہامیہ (کون) اَنْصَارِیْ واحد نصیر مضاف "ی"، متکلم مضاف الیہ میرا مددگار اِلَی اللّٰہِ بمعنی "مع اللہ" ہے اور بعض نے الی اللہ کے معنی اللہ کی طرف جانے یا پناہ ڈھونڈھنے کی صورت میں لئے ہیں یعنی جب عیسیٰ علیہ السلام نے واضح طور پر ان میں کفر و گمراہی کو دیکھا تو کہا اللہ



Marfat.com

کے دین کے لئے میرا کون مددگار اور ساتھ دینے والا ہے۔

قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ

قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ ماضی واحد مذکر غائب اَلْحَوَارِيُّوْنَ واحد الحواری یہ حور سے مشتق ہے جس کے معنی لوٹ آنے کے ہیں لغت میں حور کے اصل معنی سفیدی کے ہیں حَوْرَاء اس عورت کو کہتے ہیں جس کی آنکھ کی سفیدی اور سیاہی شدت سے ہو۔ حواری کپڑا دھو کر صاف اور اجلا کرنے والے کو کہتے ہیں اس سے مراد صاف اور پاکیزہ دل لوگ ہیں۔ حضرت عیسیٰ کے ماننے والے ابتدا میں یہی لوگ تھے جو دریا کے کنارے کپڑے دھونے کا کام کرتے تھے نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ہم اللہ کے مددگار ہیں۔ حضرت عیسیٰؑ کے حواری بارہ تھے جو ان کے ساتھ ہم سفر رہتے اور مختلف خدمات بجا لاتے تھے۔ وَاشْهَدْ۔ شَهَادَةٌ سے واحد مذکر، اور تو گواہ رہ بِاَنَّا اس بات پر کہ بیشک ہم مُسْلِمُوْنَ واحد مُسْلِمٌ، مصدر اِسْلَامٌ سے اسم فاعل جمع مذکر (اور آپ گواہ رہیں کہ بیشک ہم فرمانبردار ہیں) مسلم فرمانبردار اور اطاعت گزار کو کہتے ہیں ہر نبی کے ماننے والوں کو مُسْلِم کہا جاتا ہے۔

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ۔

رَبَّنَا اے ہمارے پروردگار اٰمَنَّا ماضی جمع متکلم (اٰمَنَ يُؤْمِنُ اِيْمَانًا) بِمَا۔ رب ساتھ۔ مَا اس چیز کے جو، اَنْزَلْتَ ماضی واحد مذکر (اَنْزَلَ يُنْزِلُ اِنْزَالًا) (تو نے نازل کیا) وَاتَّبَعْنَا۔ اِتِّبَاعٌ مصدر سے ماضی جمع متکلم اور ہم نے پیروی اور اتباع کیا۔ الرَّسُوْلَ رسول کا فَاكْتُبْنَا۔ كِتَابَةٌ مصدر سے امر واحد مذکر ف ضمیر جمع متکلم مَعَ (ساتھ) الشّٰهِدِيْنَ واحد شَاهِدٌ شَهَادَةٌ مصدر سے



Marfat.com

اسم فاعل جمع مذکر شَاهِدِيْنَ وہ لوگ ہوتے ہیں جو انبیاء کی سچائی پر ایمان لاکران کے لئے بمنزلہ گواہ کے ہوجاتے ہیں۔ حواریوں نے کہا اے ہمارے پروردگار ہم آپ کی طرف سے نازل کردہ تمام باتوں پر ایمان لائے اور تیری طرف سے بھیجے ہوئے رسول کی پیروی اور اتباع کیا اس لئے اے ہمارے پروردگار رسول کی تائید کرنے والوں میں بطور شاہد کے ہمارا نام لکھ لے

وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۔ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۔ وَمَكَرُوْا ماضی جمع مذکر غائب (مَكَرَ يَمْكُرُ مَكْرًا) مکر کے معنی مخفی طور پر باریک مضبوط تدبیر کرنا۔ مفردات امام راغب میں ہے۔ اَلْمَكْرُ صَرْفُ الْغَيْرِ عَمَّا يَقْصِدُهٗ بِحِيْلَةٍ (مکر یہ ہے کہ کسی کو اس کے مقصد سے کسی حیلہ سے ہٹا دیا جائے)۔

مکر کی دو قسمیں ہیں:

ایک، "مکر محمود" جیسے اس آیت میں ہے۔ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ۔

دوسری، مذموم جیسے وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ (الفاطر ۴۳) (بری سازش اپنے اہل کے علاوہ کسی کا احاطہ نہیں کرے گی)۔

تفسیر کبیر میں ہے: مکر اس محکم اور مضبوط رائے کو کہتے ہیں جو نقص و فتور سے محفوظ ہو۔ اردو زبان میں یہ لفظ صرف بُرے معنی میں استعمال ہوتا ہے لیکن عربی میں اس لفظ کا یہی مفہوم لینا محض جہالت ہے (اور انہوں نے (یہود) خفیہ تدبیر کی) وَمَكَرَ اللّٰهُ اور اللہ نے بھی تدبیر کی وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ اور اللہ سب خفیہ تدبیر کرنے والوں سے بہتر ہے۔ یہود عیسیٰ علیہ السلام کو ختم کرنا چاہتے تھے انہوں نے فلسطین کی رومی حکومت کے خلاف آپ پر بغاوت کا الزام لگایا اور خود اپنی مذہبی عدالت سے الحاد کا فتویٰ دیا اس طرح



Marfat.com

وہ عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر چڑھانا چاہتے تھے یہود کی اس مکروہ تدبیر کو اللہ تعالیٰ نے ناکام بنایا اور عیسیٰ علیہ السلام اپنے چند حواریوں کے ساتھ وہاں سے بچ نکلنے میں کامیاب ہوگئے اور یہود نے عجلت میں آپ کے ہمشکل شخص کو سولی پر چڑھا دیا۔

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَىَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝ فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ۝

| اِذْ | قَالَ اللّٰهُ | يٰعِيْسٰٓى | اِنِّىْ | مُتَوَفِّيْكَ |
|---|---|---|---|---|
| جس وقت | کہا اللہ نے | اے عیسیٰ | بیشک میں | تمہاری دنیوی زندگی پوری کرنے والا |
| وَرَافِعُكَ | اِلَىَّ | وَمُطَهِّرُكَ | مِنَ الَّذِيْنَ | كَفَرُوْا |
| اٹھانے والا ہوں تجھ کو | اپنی طرف | اور پاک کرنیوالا ہوں تجھے | ان لوگوں سے | کہ کافر ہوئے |
| وَجَاعِلُ | الَّذِيْنَ | اتَّبَعُوْكَ | فَوْقَ | الَّذِيْنَ |
| اور کرنیوالا ہوں | ان لوگوں کو کہ | پیروی کریں گے تیری | اوپر | ان لوگوں کے |
| كَفَرُوْا | اِلٰى يَوْمِ | الْقِيٰمَةِ | ثُمَّ | اِلَىَّ |
| کہ کافر ہوئے | (تک) دن | قیامت تک | پھر | میری طرف |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| مَرْجِعُكُمْ | فَاَحْكُمُ | بَيْنَكُمْ | فِيْ مَا | كُنْتُمْ |
| لوٹ کر آنا ہوگا تمہارا | پس حکم کرونگا | درمیان تمہارے | اس چیز میں کہ | تم تھے |
| فِيْهِ | تَخْتَلِفُوْنَ | فَاَمَّا | الَّذِيْنَ | كَفَرُوْا |
| اس میں | اختلاف کرتے | پس جو | لوگ کہ | کافر ہوئے |
| فَاُعَذِّبُهُمْ | | عَذَابًا | شَدِيْدًا | فِي الدُّنْيَا |
| پس عذاب کرونگا | ان کو | عذاب | شدید | دنیا میں |
| وَالْاٰخِرَةِ | وَمَا | لَهُمْ | مِّنْ نّٰصِرِيْنَ | وَاَمَّا |
| اور آخرت میں | اور نہیں | واسطے ان کے | مدد دینے والے | اور جو |
| الَّذِيْنَ | اٰمَنُوْا | وَعَمِلُوا | الصّٰلِحٰتِ | فَيُوَفِّيْهِمْ |
| لوگ | ایمان لائے | اور عمل کئے | اچھے | پس پورا دیگا |
| اُجُوْرَهُمْ | | هُمْ | وَاللّٰهُ | لَا يُحِبُّ |
| ان کو | اجر۔ثواب | ان کا | اور اللہ | نہیں دوست رکھتا |
| الظّٰلِمِيْنَ | ذٰلِكَ | نَتْلُوْهُ | عَلَيْكَ | مِنَ |
| ظالموں سے | یہ | تلاوت کرتے ہیں ہم اسے | اوپر تیرے | (سے) |
| | الْاٰيٰتِ | وَالذِّكْرِ | الْحَكِيْمِ | |
| | آیتوں سے | اور ذکر | حکمت والے سے | |

"(وہ وقت بھی قابلِ ذکر ہے) جب اللہ نے فرمایا اے عیسیٰ میں تم کو موت دینے والا ہوں اور تم کو اپنی طرف (ابھی) اٹھا لینے والا ہوں اور ان لوگوں سے جو کافر ہیں تمہیں پاک کرنے والا ہوں اور جو تمہارے پیرو ہیں انہیں قیامت تک ان لوگوں پر غالب رکھنے والا ہوں جو منکر ہیں تم سب کی واپسی



Marfat.com

میری طرف ہوگی سو میں تمہارے درمیان اس باب میں فیصلہ کردوں گا جس میں تم (باہم) اختلاف کرتے رہتے تھے۔" (۵۵) "سو جن لوگوں نے کفر اختیار کیا انہیں دنیا اور آخرت میں سخت سزا دوں گا اور ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔" (۵۶)۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل (بھی) کئے سو اللہ انہیں ان کے پورے پورے صلے دیگا اور اللہ ناانصافوں کو دوست نہیں رکھتا۔" (۵۷) "یہ جسے ہم آپ کو پڑھ کر سناتے ہیں نشانیوں میں سے ہے اور پُرحکمت مضمون میں سے۔" (۵۸)۔

# تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ

اِذْ ظرف زمان بمعنی اُذْکُرُوْا (اس وقت کو یاد کرو جب) قَالَ ماضی واحد مذکر غائب۔ اللہ نے فرمایا یَا کلمۂ ندا عِیْسٰی منادی (اے عیسیٰؑ) عیسیٰ عجمی نام ہے اور غیر منصرف ہے۔ عبرانی میں اس کی اصل الیشوع ہے جس کے معنی سید و سردار کے ہیں۔ حضرت عیسیٰؑ بن باپ اللہ کے حکم سے حضرت مریم کے بطن سے پیدا ہوئے اِنِّیْ (ان + ی متکلم) بیشک میں مُتَوَفِّیْکَ۔ تَوَفِّیْ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر کَ ضمیر متصل واحد مذکر تَوَفِّیْ کا مادہ وَفٰی جس کے معنی کسی چیز کی تکمیل کرنا اسے اپنی تحویل میں لینا کے ہیں جیسے هُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰکُمْ بِالَّیْلِ وَیَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ("وہ ذات وہ ہے جو تمہاری روح کو رات کے وقت اپنی تحویل میں لے لیتی ہے اور جو کچھ تم دن کو انجام دیتے ہو آگاہ ہے" (انعام: ۶۰)۔ تَوَفِّیْ کا اصل مفہوم اپنی تحویل میں لینا ہے اگرچہ بعض اوقات



Marfat.com

موت کے معنی میں بھی استعمال ہوا لیکن وہاں بھی اس سے مراد روح کو اپنی تحویل میں لے لینے کے ہیں۔ امام رازی فرماتے ہیں:

معنی قَوْلُہٗ اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ اَیْ اِنِّیْ مُتِمُّ عُمُرَكَ فَحِیْنَئِذٍ اَتَوَفَّاكَ فَلَا اَتْرُكُھُمْ حَتّٰی یَقْتُلُوْكَ بَلْ اَنَا رَافِعُكَ اِلٰی سَمَائِیْ وَمُقَرِّبُكَ بِمَلَائِكَتِیْ وَاَصُوْنُكَ عَنْ اَنْ یَتَمَكَّنُوْا مِنْ قَتْلِكَ (بحر) (اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ مطلب یہ ہے کہ میں تمہاری عمر پوری کروں گا اور پوری عمر دینے کے بعد تم کو وفات دوں گا یہود کے ہاتھوں سے تمہیں قتل نہیں ہونے دوں گا بلکہ اپنے آسمان کی طرف تمہیں اٹھا لونگا اور فرشتوں کے پاس تمہارا ٹھکانہ ہوگا اور تیرے قتل پر وہ قدرت نہ پا سکیں گے اور تجھے محفوظ رکھوں گا) جمہور مفسرین اور محدثین کا قول ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے قریب نازل ہوں گے، اسلام قائم کریں گے، دجال کو قتل کرنے کے بعد وفات پائیں گے: امام راغب لکھتے ہیں کہ

تَوَفّٰی سے یہاں موت نہیں بلکہ مرتبہ کی بلندی مراد ہے (راغب) وَرَافِعُكَ، رَفْعٌ سے اسم فاعل واحد مذکر كَ ضمیر واحد مذکر حاضر اِلَیَّ - اِلٰی حرف جار "ی" ضمیر واحد متکلم مجرور اور تجھے اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔

شاہ عبدالقادرؒ اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"یہود کے عالموں نے اس وقت کے بادشاہ کو بہکایا کہ یہ شخص ملحد ہے توریت کے حکم کے خلاف بتاتا ہے اس نے لوگ بھیجے کہ اس کو پکڑ لادیں جب وہ پہنچے حضرت عیسیٰ کے یار سرک گئے اس شتابی میں



Marfat.com

حق تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو آسمان پر اٹھا لیا اور ایک صورت ان کی رہ گئی اسی کو پکڑ لائے پھر سولی پر چڑھایا۔" (موضح القرآن)

بعض مفسرین کی رائے ہے کہ یہاں الفاظ میں تقدیم و تاخیر ہے رَافِعُكَ کا پہلے اور مُتَوَفِّيكَ کا وقوع بعد میں ہوگا۔ مُتَوَفِّيكَ کو پہلے لانے سے ان کے عقیدۂ الوہیت کا بطلان مقصود ہے۔ کہ عیسیٰؑ پر بھی موت طاری ہوگی۔ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں یہود کا یہ عقیدہ ہے کہ وہ مصلوب ہوئے اور دفن کر دیئے گئے۔ عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ مقتول و مصلوب تو ہو گئے مگر دوبارہ زندہ کر کے آسمان پر اٹھا لئے گئے۔ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ (نہ تو ان کو انہوں نے اسے قتل کیا اور نہ سولی چڑھایا بلکہ اصل حالت ان پر مشتبہ ہو کر رہ گئی)، کہ عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے زندہ آسمان پر اٹھا لیا ہے۔ قربِ قیامت کے وقت دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے دجال کو قتل کریں گے اور دینِ اسلام پھیلائیں گے اس کے بعد اللہ ان کو وفات دے گا۔ وَمُطَهِّرُكَ تطہیر سے اسم فاعل واحد مذکر کَ ضمیر واحد مذکر حاضر اور تمہیں پاک کرنے والا ہوں

مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۔ وَمِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ان لوگوں سے جو کافر ہیں یعنی یہود کے گندے الزامات اور بہتانوں سے تمہاری تطہیر کروں گا۔ وَجَاعِلُ جعل سے اسم فاعل واحد مذکر اَلَّذِيْنَ موصول (وہ لوگ جنہوں نے) اتَّبَعُوْكَ۔ اِتِّبَاعٌ سے ماضی جمع مذکر غائب كَ ضمیر متصل واحد مذکر حاضر



Marfat.com

تیرا اتباع کیا۔ فَوْقَ ظرفِ مکان فَوْقَ کا یہاں استعمال بلحاظ مکان نہیں بلکہ بلحاظ مرتبہ ہے اَلَّذِیْنَ موصول کَفَرُوْا ماضی جمع مذکر غائب وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اِلٰی حرفِ جار کسی چیز کی انتہائی حد بتانے کے لئے آتا ہے یَوْمِ مضاف اَلْقِیَامَۃِ مضاف الیہ یعنی جنہوں نے تیری پیروی کی اور صدقِ دِل سے تجھ پہ ایمان لائے انہیں ان لوگوں پر جنہوں نے کفر کیا اور تیری مخالفت کی یعنی یہود پر قیامت کے دن تک فوقیت دینے والا ہوں۔ یہ ایک پیش گوئی ہے کہ قیامت تک مسیح کے پیرو کار یہود پر مسلط رہیں گے۔ چنانچہ یہ حقیقت ہے کہ آج تک یہود عیسائیوں کے سہارے زندگی بسر کر رہے ہیں۔

ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُکُمْ فَاَحْکُمُ بَیْنَکُمْ فِیْمَا کُنْتُمْ فِیْہِ تَخْتَلِفُوْنَ

ثُمَّ حرف عطف ماقبل سے مابعد کے مؤخر ہونے پر دلالت کرتا ہے (پھر) اِلَیَّ (الی + ی متکلم) (میری طرف) مَرْجِعُکُمْ مصدر مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ (تمہارا لوٹایا جانا) پھر تم سب کا مرجع میری طرف ہوگا فَاَحْکُمُ۔ حُکْمٌ سے مضارع واحد متکلم (پس میں فیصلہ کرونگا۔ بَیْنَکُمْ۔ بَیْنَ مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر مضاف الیہ تمہارے درمیان فِیْمَا۔ فِیْ جار ما موصول (اس چیز میں) کُنْتُمْ۔ کون مصدر سے ماضی جمع مذکر فِیْہِ۔ فِیْ جار ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب (ان میں) تَخْتَلِفُوْنَ۔ اختلافٌ مصدر سے مضارع جمع مذکر حاضر (تم اختلاف کرتے تھے) یعنی مرنے کے بعد تم سب نے قیامت میں میرے سامنے پیش ہونا ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں تمہارے اختلافات کا فیصلہ ہوگا کہ کون حق پر



Marfat.com

تھا اور کون باطل پر اس آیت میں حضرت عیسٰی علیہ السلام سے چار باتوں کا وعدہ کیا گیا ہے جو تدابیر کفار کے جواب میں ہیں۔

پہلا وعدہ، صلیب کی موت سے بچا کر اپنی تحویل میں لیا۔

دوسرا وعدہ، تمہیں اپنی طرف اٹھا لوں گا۔

تیسرا وعدہ، یہود کے تمام عائد کردہ الزامات سے پاک و صاف کرونگا۔

چوتھا وعدہ، تمہارے ماننے والے اور سچے پیروکار منکروں پر قیامت تک ہمیشہ کے لئے دلائل و قوت ہر دو لحاظ سے غالب رہیں گے۔

فَاَمَّا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِیْدًا ۔ فَاَمَّا پس اَمَّا حرف شرط عام طور پر تفصیل کے لئے آتا ہے اَلَّذِیْنَ موصول کَفَرُوْا کُفْرٌ سے ماضی جمع مذکر غائب (سو وہ جنہوں نے کفر کیا۔ انکار حق سے کام لیا) فَاُعَذِّبُهُمْ تعذیب مصدر سے مضارع واحد متکلم هُمْ ضمیر مذکر غائب پس میں اُنہیں عذاب دوں گا۔ عَذَابًا شَدِیْدًا مرکب توصیفی شدید عذاب۔

فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ۔ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ دنیا اور آخرت میں وَ اور مَا نافیہ (نہیں) لَهُمْ ان کے لئے مِنْ نّٰصِرِیْنَ واحد نَاصِر۔ نَصْرٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر (کوئی مددگار) پس جنہوں نے انکارِ حق کیا اور حضرت عیسٰیؑ کی نبوت کو تسلیم نہ کیا تو دنیا اور آخرت دونوں جگہوں میں انہیں سخت دردناک عذاب دوں گا اور ان کے لئے کوئی بھی مددگار نہیں ہوگا۔ یہود قوم ابتک دنیا میں ذلیل و خوار ہے دوسروں کے سہارے زندگی بسر کرتی ہے اور آخرت میں تو اللہ کے عذاب میں ضرور مبتلا ہوں گے۔



Marfat.com

وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ۔ وَاَمَّا اور بہرحال جو اَلَّذِيْنَ موصول اٰمَنُوْا ماضی جمع مذکر غائب (اٰمَنَ يُؤْمِنُ اِيْمَانًا) سو وہ جو ایمان لائے۔ وَعَمِلُوْا ماضی جمع مذکر غائب (عَمِلَ يَعْمَلُ عَمَلًا) الصّٰلِحٰتِ اسم فاعل جمع مؤنث واحد صَالِحَةٌ اور نیک عمل کئے۔

فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ۔ فَيُوَفِّيْهِمْ۔ تَوْفِيَةٌ مصدر سے مضارع واحد مذکر غائب هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب اُجُوْرَهُمْ واحد اَجْرٌ مضاف هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ (انہیں ان کے پورے صلے دیگا) وَاللّٰهُ اور اللہ لَا يُحِبُّ احباب مصدر سے مضارع منفی واحد مذکر غائب الظّٰلِمِيْنَ واحد ظَالِمٌ اسم فاعل جمع مذکر اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو دوست نہیں رکھتا۔ ظُلْم کے اصل معنی وَضْعُ الشَّيْءِ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعِهِ الْمُخْتَصِّ ہے۔ (راغب) کسی چیز کو اس کے مقام مختص سے دوسری جگہ رکھنے کو ظلم کہتے ہیں اسی طرح حق سے تجاوز کو بھی ظلم کہتے ہیں ظلم کی تین قسمیں ہیں:

اوّل، اللہ کے حقوق میں ظلم اسے کفر اور شرک کہا جاتا ہے، شرک ظلم عظیم ہے۔

دوم، لوگوں پر ظلم اور

سوم، اپنے نفس پر ظلم۔

اس آیت میں "اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ" کا ذکر کیا اور آخر میں الظّٰلِمِيْنَ کا یہ وہ لوگ ہیں جو شرک میں مبتلا ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بندہ اور رسول ماننے کی بجائے انہیں خدا کا بیٹا اور



Marfat.com

خدا سمجھتے ہیں۔

ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ۔ ذٰلِكَ اسم اشارہ واحد مذکر بعید۔ یعنی حضرت مسیح کا یہ قصہ۔ اشارہ بعید اظہار شرف کے لئے ہے نَتْلُوْهُ۔ تِلَاوَةٌ سے مضارع جمع متکلم ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ہم اس کی تلاوت کرتے ہیں عَلَيْكَ تجھ پر۔ تیرے لئے تلاوت کے معنی کتاب اللہ کے پڑھنے اور اس کے معانی پر غور کرنے کے ہیں قِرَاءَةٌ کا لفظ عام ہے ہر تحریر کے پڑھنے کو کہتے ہیں تلاوۃ صرف کتب سماوی کے لئے مخصوص ہے مِنَ الْاٰيٰتِ واحد اٰیت۔ علامت۔ نشانی۔ آیات سے مراد وہ دلائل ہیں جنہیں بیان کیا گیا ہے وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ مرکب توصیفی یاد کرنے یا یاد دلانے کو ذکر کہتے ہیں۔ قرآن مجید کو "ذکر" کہا گیا ہے۔ قرآن مجید سے بڑھ کر کون سا پُر از حکمت ذکر ہو سکتا ہے۔ عام طور پر "الذکر" کے ساتھ جب الْحَكِيْمِ کو لایا جاتا تو اس سے مراد قرآن مجید ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب ہے کہ حضرت مسیح کے بارے میں یہود اور عیسائیوں کے غلط عقائد کے برخلاف ہم آپ کو صحیح اور حق پر مبنی واقعات سنا رہے ہیں جو خود اس امر کی دلیل ہیں کہ آیاتِ الٰہی اور کلام برحق ہے اور یہ بات آپ کی صداقت و نبوت کی نشانیوں میں سے ہے۔

اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ۭ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝ فَمَنْ حَاۗجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ



Marfat.com

اَبْنَآءَنَا وَ اَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ
نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ۝ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ
الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ۚ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝
فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِالْمُفْسِدِيْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اِنَّ | مَثَلَ | عِيْسٰى | عِنْدَ اللّٰهِ | كَ مَثَلِ |
| تحقیق | مثال | عیسیٰؑ کی | نزدیک اللہ کے | مانند مثال |
| اٰدَمَ | خَلَقَ هٗ | مِنْ | تُرَابٍ | ثُمَّ |
| آدم کے ہے | پیدا کیا اسکو | (سے) | مٹی (سے) | پھر |
| قَالَ | لَ هٗ | كُنْ | فَيَكُوْنُ | اَلْحَقُّ |
| کہا | واسطے اسکے | ہو | پس ہوگیا | حق |
| مِنْ | رَّبِّ كَ | فَ لَا | تَكُنْ | مِّنَ |
| (سے) | رب تیرے کی طرف سے | پس مت | ہونا | (سے) |
| الْمُمْتَرِيْنَ | فَ مَنْ | حَآجَّ كَ | فِيْ هِ | مِنْ بَعْدِ مَا |
| شک کرنیوالوں سے | پس جو کوئی | جھگڑا کرے تجھ سے | اس میں | پیچھے اس کے |
| جَآءَ كَ | مِنَ الْعِلْمِ | فَ قُلْ | تَعَالَوْا | نَدْعُ |
| آیا تیرے پاس | علم سے | پس کہہ | آؤ | بلائیں ہم |
| اَبْنَآءَ نَا | وَ اَبْنَآءَ | كُمْ | وَنِسَآءَ نَا | وَ نِسَآءَ |
| بیٹوں اپنوں کو | اور بیٹوں | تمہارے کو | اور عورتوں اپنی کو | اور عورتوں |
| كُمْ | وَاَنْفُسَ نَا | وَ اَنْفُسَ | كُمْ | ثُمَّ |
| تمہاری کو | اور جانوں اپنی کو | اور جانوں | تمہاری کو | پھر |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| نَبْتَهِلْ | فَنَجْعَلْ | لَّعْنَتَ | اللّٰهِ | عَلَى |
| التجا کریں | پس کریں ہم | لعنت | اللہ کی | اوپر |
| الْكٰذِبِيْنَ | اِنَّ | هٰذَا | لَهُوَ | الْقَصَصُ |
| جھوٹوں کے | تحقیق | یہ | البتہ وہی ہے | بیان |
| الْحَقُّ | وَمَا | مِنْ | اِلٰهٍ | اِلَّا اللّٰهُ |
| سچا | اور نہیں | کوئی | معبود | مگر اللہ |
| وَاِنَّ اللّٰهَ | لَهُوَ | الْعَزِيْزُ | الْحَكِيْمُ | فَاِنْ |
| اور بیشک اللہ | البتہ وہی ہے | غالب | حکمت والا | پس اگر |
| تَوَلَّوْا | فَاِنَّ | اللّٰهَ | عَلِيْمٌ | بِالْمُفْسِدِيْنَ |
| پھر جاویں | پس بیشک | اللہ | جاننے والا ہے | مفسدوں کو |

"بیشک عیسیٰؑ کا حال اللہ کے نزدیک مثل آدمؑ کے حال کے ہے، اللہ نے ان کو مٹی سے بنایا پھر ان سے کہا وجود میں آجاؤ چنانچہ وہ وجود میں آگئے۔" (۵۹) "یہ امرِ حق تیرے رب کی طرف سے ہے سو (کہیں) تو شبہ کرنے والوں میں نہ ہو جانا۔" (۶۰) "پھر جو کوئی آپ سے اس باب میں حجت کرے بعد اس کے کہ آپ کے پاس علم (صحیح) پہنچ چکا ہے تو آپ کہہ دیجئے کہ اچھا آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بھی بلائیں اور تمہارے بیٹوں کو بھی اور اپنی عورتوں کو بھی اور تمہاری عورتوں کو بھی اور اپنے آپ کو بھی اور تمہارے تئیں بھی، پھر ہم خشوع سے دعا کریں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت بھیجیں"۔ (۶۱) "بیشک یہی ہے سچا واقعہ کوئی معبود نہیں ہے بجز اس کے اور بیشک اللہ ہی



Marfat.com

زبردست ہے حکمت والا ہے" (۶۲)" سو اگر یہ (اب بھی) سرتابی
رکھیں تو بیشک اللہ خوب جاننے والا ہے مفسدوں کا" (۶۳).

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ
فَیَكُوْنُ - اِنَّ مشبہ بفعل - تحقیق - بیشک مَثَلَ مثل ایسے قول کو کہتے ہیں
جو دوسرے قول کے مشابہ ہو - یہاں مثل حالتِ نادرہ اور صفتِ عجیبہ کے
بیان کے لئے ہے - عِیْسٰی مسیح علیہ السلام لَ حرف تشبیہ عِنْدَ
اللّٰهِ اللہ کے نزدیک عِنْدَ ظرفِ مکان جو قریب کے لئے وضع کیا گیا
ہے كَمَثَلِ اٰدَمَ آدم کی مانند ہے - بیشک عیسٰی کی حالت اللہ کے
نزدیک آدم کی حالت کی مانند ہے خَلَقَهٗ ماضی واحد مذکر غائب
(خَلَقَ یَخْلُقُ خَلْقًا) هٗ ضمیر واحد مذکر غائب (اسے پیدا کیا) مِنْ
تُرَابٍ (مٹی سے) تُرَاب خاک مٹی خود زمین کو بھی کہتے ہیں ثُمَّ (پھر)
حرفِ عطف ماقبل سے مابعد کے متاخر ہونے پر دلالت کرتا ہے قَالَ
"قول" سے ماضی واحد مذکر غائب (کہا) لَهٗ (اس کے لئے) هٗ ضمیر کا
مرجع آدم کا خاکی پتلا ہے كُنْ "کون" مصدر سے امر واحد مذکر (ہو جا)
فَیَكُوْنُ "کون" مصدر سے مضارع واحد مذکر غائب (پس وہ ہو
جاتا ہے).

اس کا سبب نزول یہ ہے کہ جب نجرانی نصاریٰ کا وفد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو انہوں نے کہا کہ آپ ہمارے پیغمبر



Marfat.com

طعن زنی کیوں کرتے ہیں، آپؐ نے پوچھا کہ وہ کیسے؟ انہوں نے کہا کہ تم کہتے ہو کہ وہ اللہ کا عبد اور بندہ ہے۔ آپ نے جواب دیا ہاں وہ یقیناً اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اس پر وہ غضبناک ہوئے اور کہا کہ کیا باپ کے بغیر کسی انسان کی پیدائش تم نے دیکھی ہے؟ اگر تم سچے ہو تو اس کی کوئی مثال پیش کرو۔ اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ آیت نازل ہوئی جس کا مفہوم یہ ہے کہ آدم کو تم سب بشر تسلیم کرتے ہو جبکہ ان کی پیدائش ماں باپ دونوں کے توسط کے بغیر ہوئی۔ عیسیٰؑ کی ولادت میں ماں کا واسطہ تو موجود ہے جیسے حضرت آدمؑ کی مٹی سے پیدائش کوئی تعجب کی بات نہیں۔ اسی طرح حضرت عیسیٰؑ کا اپنی والدہ سے بغیر باپ کے پیدا ہونا کوئی محال امر نہیں ہے کُنْ فَیَکُوْنُ سے مراد یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ یہ لفظ ادا کرتے ہیں بلکہ جس وقت ارادہ الٰہی کسی چیز کی تخلیق کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو وہ چیز فوراً وجود میں آجاتی ہے۔

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۔ اَلْحَقُّ حق کے اصل معنی مطابقت اور موافقت کے ہیں یعنی کسی چیز کے نفس الامر کے مطابق ہونے کو حق کہا جاتا ہے مِنْ رَّبِّكَ تیرے رب کی طرف سے یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں یہ بیان حق اور امر واقع کے مطابق ہے ترکیب یہ ہے کہ ذٰلِكَ الْاَخْبَارُ مبتدا محذوف اور اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ اس کی خبر ہے فَلَا تَكُنْ فعل نہی واحد مذکر حاضر کون مصدر (پس تو نہ ہونا) مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۔ اِمْتِرَاءٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر واحد المُمْتَرِیْ باب افتعال شک و شبہ میں پڑنے والوں سے۔ حضرت عیسیٰؑ کے



Marfat.com

بارے میں یہ حقائق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں اس لئے شک و شبہ سے بالاتر ہیں۔ آیت میں خطاب اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے لیکن مراد آپ کی امت ہے۔ اَلْخِطَابُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْمُرَادُ اُمَّتُہٗ (قرطبی)۔

فَمَنْ حَاجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ۔ فَمَنْ پس جوکوئی حَآجَّكَ۔ مُحَاجَّةٌ باب مفاعلہ سے ماضی واحد مذکر غائب كَ ضمیر واحد مذکر حاضر۔ تیرے ساتھ جھگڑا کرے فِيْهِ اس میں یعنی الوہیت مسیح کے بارے میں مِنْۢ بَعْدِ مَا اس کے بعد جَآءَكَ۔ مُجِیْءٌ مصدر سے ماضی واحد مذکر غائب كَ ضمیر واحد مذکر حاضر، آیا تیرے پاس مِنَ الْعِلْمِ علم حقیقی اور یقینی یعنی مسیح کے بارے میں علم حقیقی حاصل ہونے کے بعد بھی اگر کوئی آپ سے جھگڑے اور کٹ حجتی سے کام لے۔

فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ۔

فَقُلْ۔ قول مصدر سے امر واحد مذکر (پس کہیئے)، تَعَالَوْا۔ تَعَالِیٌ مصدر سے امر جمع مذکر، یہ عَلُوٌّ سے ماخوذ ہے اصل میں کسی بلند جگہ کی طرف بلانے کو کہتے ہیں پھر ہر جگہ کی طرف بلانے کے لئے استعمال ہونے لگا۔ (پس آپ کہئے آؤ) نَدْعُ۔ دَعْوَةٌ مصدر سے مضارع جمع متکلم (دَعَا یَدْعُوْا دَعْوَةً) (ہم بلائیں)، اَبْنَآءَنَا ترکیب اضافی مفعول اپنے بیٹوں کو وَاَبْنَآءَكُمْ اور تمہارے بیٹوں کو وَنِسَآءَنَا اور اپنی عورتوں کو۔ وَنِسَآءَكُمْ اور تمہاری عورتیں وَاَنْفُسَنَا واحد نَفْسٌ اپنی جانیں وَاَنْفُسَكُمْ اور تمہاری جانیں۔ آپؐ ان نصاریٰ سے کہیئے کہ آؤ یوں فیصلہ کرلیں کہ ہم دونوں فریق میدان میں نکلیں اور اپنے اپنے بیٹوں اور عورتوں کو بلائیں اور خود بھی شریک ہوں۔



Marfat.com

ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ۔ ثُمَّ حرف عطف (پھر) نَبْتَهِلْ ۔ اِبْتِهَال مصدر سے مضارع جمع متکلم اس کا مادہ بَهْل ہے۔ دعا میں تضرع سے کام لینے اور ٹھہر ٹھہر کر دعا مانگنے کو کہتے ہیں ۔ اِبْتِهَال کے ایک اور معنی اَلْاِجْتِهَادُ فِي الدُّعَاءِ بِالَّلعْنِ کے ہیں یعنی شدت اور زور کے ساتھ فریق مخالف پر لعنت کے لئے دعا مانگنے کو بھی کہتے ہیں فَنَجْعَلْ مضارع جمع متکلم (جَعَلَ يَجْعَلُ جَعْلًا) لَعْنَةُ اللّٰهِ اللہ کی لعنت عَلَى الْكَاذِبِيْنَ واحد کاذب اسم فاعل جمع مذکر پھر تضرع وزاری سے دعا کریں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت کریں۔ اس آیت کو آیت مباھلہ کہا جاتا ہے۔ جب نصاریٰ پر دلائل کے لحاظ سے اتمام حجت کر دیا گیا اور عیسائیوں نے ان واضح دلائل کو قبول کرنے سے انکار کر دیا تو پھر انہیں مباہلہ کی دعوت دی گئی گویا یہ ایک دوسرے رنگ کا اتمام حجت تھا کہ آؤ اللہ کے سامنے تضرع و زاری سے دعا کریں کہ وہ حق کی تائید کرے اور جھوٹے پر لعنت وارد کرے ۔ بخاری مسلم اور ترمذی میں ہے کہ نجرانی عیسائیوں کے وفد کیساتھ انکے تین نمائندے عاقب عبدالمسیح انکا سردار ایہم قافلے کا نگران اور ابوحارث بن علقمہ انکا لاٹ پادری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے انہیں مباہلہ کی دعوت دی انہوں نے باہم مشورہ کیا اور کہا:

خدا کی قسم اگر یہ اللہ کا نبی ہو اور ہم نے اس سے ملاعنہ کیا تو ہم اور ہماری نسل اس کے بعد کبھی فلاح نہیں پا سکے گی چنانچہ مباہلہ سے گریز کر کے جزیہ دینا قبول کر لیا۔ تاریخی واقعہ یہ ہے کہ ۹ھ میں نجرانی عیسائیوں کا ایک چودہ رکنی وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت



Marfat.com

میں آیا حضرت مسیح کی الوہیت کے مسئلہ پر گفتگو ہوئی آپ نے مسیح کی عبدیت اور رسالت پر دلائل پیش کئے لیکن وہ اپنی گمراہی پر قائم رہے اس پر یہ آیت مباہلہ نازل ہوئی کہ آؤ ہم تم اپنے بیٹوں عورتوں اور اقرباء کو لے کر اپنے پروردگار سے تضرع وزاری سے دعا کریں کہ جو فریق ناحق پر ہو اللہ اس پر لعنت نازل کرے۔ ابن مردویہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی، فاطمہ حسن وحسین رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ساتھ لے کر نکلے لیکن نصاریٰ نے کہا اے ابوالقاسم ہمیں مشورہ کی مہلت دی جائے اس کے بعد انہوں نے اپنے سردار عبدالمسیح سے پوچھا کہ اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے اس نے کہا "اے نصاریٰ کے گروہ تمہیں معلوم ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نبی مرسل ہیں ان سے ملاعنہ ہماری تباہی کا باعث ہوگا بہتر ہے ہم صلح کرلیں" پھر رسول اللہ کی خدمت میں آئے اور کہا اے ابوالقاسم ہم آپ سے ملاعنہ نہیں کرنا چاہتے ہم جزیہ دینے کیلئے تیار ہیں ہمارے ساتھ جزیہ کی وصولی کیلئے اپنے کسی امین شخص کو بھیجئے، آپ نے فرمایا میں تمہارے ساتھ ابوعبیدہ بن الجراح امین الامت کو بھیج رہا ہوں۔ اسطرح مباہلہ کا یہ معاملہ ختم ہوا۔

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ۔ اِنَّ هٰذَا بیشک یہ یعنی حضرت مسیح اور مریم کا بیان کردہ قصہ هُوَ لام تاکید هُوَ ضمیر واحد مذکر غائب (البتہ وہ) الْقَصَصُ موصوف الْحَقُّ صفت قصص مصدر اور اسم اس کے معنی نقشِ قدم پر چلنے اور کسی چیز کے تتبع کرنے کے ہیں۔ مراد بیان ہے کہ یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں یہ بات جو ہم نے بیان کی ہے حق بات ہے جس میں کسی قسم کا کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔ وَمَا نافیہ اور نہیں ہے مِنْ اِلٰهٍ ۔ مِنْ زائدہ تاکید کلام کے لئے ہے اور کوئی معبود نہیں اِلَّا کلمۂ استثنا (مگر اللہ)



Marfat.com

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ذات وصفات ہر لحاظ سے وحدہٗ لاشریک ہے۔

وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۔ وَاِنَّ اللّٰهَ اور یقیناً اللہ لَھُوَ لام تاکید، البتہ وہی اَلْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔ اَلْعَزِيْزُ عِزَّةٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ عَزِيْز وہ ہے جو غالب ہو مغلوب نہ ہو۔ (راغب) اَلْحَكِيْمُ حکمت والا صفتِ مشبہ عزیز وحکیم ہر دو اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں یعنی یقیناً اللہ ہی زبردست غالب اور حکمت والا ہے۔

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِالْمُفْسِدِيْنَ ۔ فَاِنْ تَوَلَّوْا ۔ فَ پس۔ اِنْ شرطیہ تَوَلَّوْا۔ تَوَلِّيٌ مصدر سے ماضی جمع مذکر غائب اور اگر وہ پھر جائیں یعنی اس بیان کے بعد بھی انکار کریں فَاِنَّ اللّٰهَ پس یقیناً اللہ عَلِيْمٌ علم سے صفتِ مشبہ خوب جاننے والا ہے بِالْمُفْسِدِيْنَ واحد اَلْمُفْسِدُ اسم فاعل جمع مذکر حق کو چھوڑ کر باطل کی طرف رجوع کرنے والے کو مفسد کہتے ہیں۔ (ابن کثیر) پھر اگر یہ لوگ فیصلہ کا یہ طریقہ قبول نہ کریں تو اللہ مفسدوں کو خوب جانتا ہے۔

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَاۗجُّوْنَ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمَآ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۗءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَاۗجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| قُلْ | يَا اَهْلَ | الْكِتَابِ | تَعَالَوْا | اِلٰى |
| کہیئے | اے اہل | کتاب | آؤ | طرف |
| كَلِمَةٍ | سَوَآءٍ | بَيْنَنَا | وَبَيْنَكُمْ | اَلَّا |
| ایک حکم کے | کہ برابر ہے | درمیان ہمارے | اور درمیان تمہارے | یہ کہ نہ |
| نَعْبُدَ | اِلَّا اللّٰهَ | وَلَا | نُشْرِكَ | بِهٖ |
| عبادت کریں ہم | مگر اللہ کی | اور نہ | شرک کریں ہم | ساتھ اس کے |
| شَيْئًا | وَّلَا | يَتَّخِذَ | بَعْضُنَا | بَعْضًا |
| کچھ بھی | اور نہ | پکڑیں ٹھہرائیں | بعض ہمارے | بعض کو |
| اَرْبَابًا | مِّنْ | دُوْنِ اللّٰهِ | فَاِنْ | تَوَلَّوْا |
| پروردگار | (سے) | سوائے اللہ کے | پس اگر | پھر جاویں |
| فَقُوْلُوا | اشْهَدُوْا | بِاَنَّا | مُسْلِمُوْنَ | يَا اَهْلَ |
| پس کہو | گواہ رہو تم | ساتھ اسکے کہ ہم | فرمانبردار ہیں | اے اہل |
| الْكِتَابِ | لِمَ | تُحَآجُّوْنَ | فِيْ اِبْرٰهِيْمَ | وَمَا |
| کتاب | کیوں | جھگڑتے ہو | ابراہیم کے بارے میں | اور نہ |
| اُنْزِلَتِ | التَّوْرٰىةُ | وَالْاِنْجِيْلُ | اِلَّا | مِنْ |
| اتاری گئی | توراۃ | اور انجیل | مگر | (سے) |
| بَعْدِهٖ | اَفَلَا | تَعْقِلُوْنَ | هَآ اَنْتُمْ | هٰٓؤُلَآءِ |
| بعد اس کے | کیا پس نہیں | سمجھتے ہو تم | ہاں تم | وہی لوگ ہو |
| حَاجَجْتُمْ | فِيْمَا | لَكُمْ | بِهٖ | عِلْمٌ |
| کہ جھگڑتے ہو تم | اس چیز میں کہ | واسطے تمہارے | ساتھ اسکے | علم تھا |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| فَ لِمَ | تُحَآجُّوْنَ | فِیْ مَا | لَیْسَ | لَ کُمْ |
| پس کیوں | جھگڑتے ہو | اس بات میں | نہیں | واسطے تمہارے |
| بِ ہٖ | عِلْمٌ | وَ اللّٰہُ | یَعْلَمُ | وَ اَنْتُمْ |
| ساتھ اسکے | علم | اور اللہ | جانتا ہے | اور تم |

| | |
|---|---|
| لَا | تَعْلَمُوْنَ |
| نہیں | جانتے |

"آپ کہہ دیجئے کہ اے اہلِ کتاب ایسے قول کی طرف آجاؤ جو ہم میں تم میں مشترک ہے وہ یہ کہ ہم بجز اللہ کے اور کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم میں سے کوئی کسی کو اللہ کے علاوہ پروردگار نہ ٹھہرائے۔ پھر پس اگر وہ روگردانی کریں تو تم لوگ کہہ دو کہ گواہ رہنا ہم تو فرمانبردار ہیں۔" (۶۴) "اے اہلِ کتاب تم ابراہیمؑ کے بارہ میں کیوں جھگڑ رہے ہو درآنحالیکہ توریت و انجیل تو ان کے بعد ہی اتری ہیں تو تم کیوں عقل سے کام نہیں لیتے۔" (۶۵) "ہاں تم لوگ وہی تو ہو جو اس امر میں جھگڑ چکے ہو جس کا تمہیں کچھ تو علم تھا سو (اب) ایسی بات میں کیوں جھگڑتے ہو جس کا تمہیں (کچھ بھی) علم نہیں اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔" (۶۶)۔

## تشریحات لغوی وتفسیری مطالب

نصاریٰ کے خلاف اقامت حجت اور الوہیت مسیح کے ابطال کے



Marfat.com

بعد یہود و نصاریٰ دونوں فریقین کو توحید اور دینِ اسلام کی دعوت جاری ہے جو تمام انبیاء کا متفق علیہ دین ہے۔

قُلْ یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ (آپ کہہ دیجئے اے اہلِ کتاب) قُلْ۔ قول مصدر سے امر واحد مذکر خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے یَا کلمہ ندا اَھْلَ کسی خاص صفت سے متصف یا کسی ایک سلسلہ میں منسلک لوگوں کو اہل کہا جاتا ہے اَھْلَ الْکِتَابِ کتاب والے یعنی یہود و نصاریٰ۔

تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ ۔ تَعَالَوْا۔ تَعَالٰی مصدر سے امر جمع مذکر اس کا مادہ عَلُوٌّ ہے تَعَال کا مطلب یہ ہے کہ کسی کو بلند مقام کی طرف دعوت دینا تَعَالَوْا میں رفعت منزل کے حصول کی دعوت ہے اِلٰی کَلِمَةٍ کلمہ سے مراد کلامِ مفید ہے۔ اَلْکَلِمَةُ تُطْلَقُ عَلَی الْجُمْلَةِ الْمُفِیْدَةِ (ابن کثیر) کلمہ کا اطلاق جملہ مفیدہ پر ہوتا ہے۔ سَوَآءٌ کے معنی وسط کے ہیں۔ ابن عباس اور امام راغب کَلِمَةٍ سَوَآءٍ سے عدل و انصاف کی بات مراد لیتے ہیں سَوَآءٌ مصدر کے معنی مُسْتَوِیَةٌ بھی ہیں یعنی ایسی مشترک بات جو تورات و انجیل اور قرآن کی متفقہ ہو بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ ہمارے درمیان اور تمہارے درمیان یعنی ہمارے اور تمہارے لئے مسلمہ بات جس کا بیان آگے آرہا ہے۔

اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۔ اَلَّا (اَنْ۔لَا) (یہ کہ نہ) نَعْبُدُ عبادۃ مصدر سے مضارع جمع متکلم (یہ کہ ہم عبادت نہ کریں) عبادت انتہائی فروتنی کو کہتے ہیں (راغب)



Marfat.com

لغت میں عبادت نام ہے اس طاعت کا جو انتہائی عاجزی کے ساتھ ہو" فِی اللُّغَۃِ الطَّاعَۃُ مَعَ الْخُضُوْعِ (ابن اثیر) ابن عباس سے مروی ہے کہ قرآن مجید میں جہاں کہیں عبادت کا ذکر آیا ہے اس سے توحید مراد ہے. معالم التنزیل) اِلَّا کلمۂ استثناء (مگر اللہ) یعنی اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کریں وَلَا نُشْرِكَ اور ہم شریک نہ ٹھہرائیں اِشْرَاکٌ مصدر سے مضارع جمع متکلم اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات میں دوسروں کو شریک ٹھہرانا شرک ہے بِہٖ اس کے ساتھ یعنی ذات حق کے ساتھ شَیْئًا کچھ بھی. ذرہ بھر بھی وَلَا یَتَّخِذَ اتخاذ مصدر سے مضارع منفی واحد مذکر غائب (اِتَّخَذَ یَتَّخِذُ اِتِّخَاذًا) اور نہ ٹھہرائیں۔ بنائیں بَعْضُنَا بَعْضًا بعض ہمارے بعض کو اَرْبَابًا واحد رَبٌّ پروردگار۔ آقا۔ مالک مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ (اللہ کے سوا) دون کے معنی غیر اور سوا کے ہیں یعنی ہم سے کوئی کسی کو اللہ کے سوا اپنا پروردگار نہ ٹھہرائے اَرْبَابًا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ کی تصریح خود قرآن مجید میں سورۃ التوبۃ میں اس طرح کی گئی ہے:

اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَھُمْ وَرُھْبَانَھُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ (۳۱)

"انہوں نے اپنے علماء اور راہبوں کو اللہ کے سوا اپنا رب بنا لیا ہے"

ترمذی نے عدی بن حاتم سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہم تو ان کی عبادت نہیں کرتے ــ آپ نے فرمایا کیا یہ نہیں ہے کہ وہ تمہارے لئے حلال و حرام کا تعین کرتے اور تم انہی کے قول کے پیچھے چلتے تو عدی نے کہا ہاں ایسا ہی کرتے تھے اس سے پتہ چلا کہ جو لوگ اپنے پیروں اور



Marfat.com

علماء کے پیچھے اسی طرح آنکھیں بند کر کے چلتے ہیں اور قرآن وسُنّت کو پسِ پشت ڈال دیتے ہیں وہ بھی اسی زمرے میں داخل ہیں اس آیت میں تین قسم کے شرک سے منع کیا گیا ہے.

اوّل، شرک فی العبادۃ جیسے فرمایا: اَلَّا نَعْبُدُ اِلَّا اللّٰہ.

دوم، شرک فی الصفات جس کا بیان لَا نُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا میں ہے.

سوم، شرک فی الاطاعۃ جس کا ذکر اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ میں ہے.

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۔ فَاِنْ (پس اگر) تَوَلَّوْا۔ تَوَلّٰی مصدر سے ماضی جمع مذکر غائب (وہ پھر جائیں) فَقُوْلُوْا قول مصدر سے امر جمع مذکر (پس تم کہو) اَشْهَدُوْا "شَهَادَة" مصدر سے امر جمع مذکر (گواہ رہو) بِاَنَّا اس بات کی کہ ہم مُسْلِمُوْنَ واحد مُسْلِمٌ اسم فاعل جمع مذکر" اگر وہ یعنی اہلِ کتاب اس بات سے پھر جائیں اور مسلمہ بنیاد کو تسلیم نہ کریں تو تم اعلان کر دو کہ ہم اللہ کے ان احکام کو ماننے والے اور صدقِ دِل سے اس پر ایمان رکھنے والے ہیں. یہ آیت یَا اَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا... الخ تمام آسمانی ادیان اور دینِ اسلام کے لئے ایک زبردست بنیاد فراہم کرتی ہے۔ صلح حدیبیہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس زمانہ کے حکمرانوں ہرقل قیصرِ روم اور مقوقس حاکمِ مصر کو جو خطوط روانہ کئے اور انہیں دعوتِ اسلام دی ان میں اسی آیتِ کریمہ کو بنیادِ دعوت قرار دیا۔ چنانچہ مقوقس حاکمِ مصر کی طرف جو نامۂ مبارک بھیجا گیا اس کا اصل مسودہ مصر کی ایک خانقاہ سے برآمد ہوا ہے اور اس کا فوٹو شائع ہو چکا ہے



Marfat.com

جس میں بعینہٖ وہی الفاظ ہیں جو صحیح بخاری وغیرہ کتب حدیث میں منقول ہیں اس سے صداقت حدیث پر بھی ایک عظیم شہادت دستیاب ہوئی ہے۔ نامۂ مبارک یہ ہے۔

"بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
مِنْ۔ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدُ اللّٰه
اِلٰى۔ الْمَقُوْقَسِ عَظِيْمِ الْقِبْطِ
سَلَامٌ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى
اَمَّا بَعْدُ۔ فَاِنِّيْ اَدْعُوْكَ بِدِعَايَةِ الْاِسْلَامِ اَسْلِمْ تَسْلَمْ
يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ اِثْمُ
الْقِبْطِ۔ يَا اَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ
اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ
بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا
اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ۔"

(ترجمہ) "اللہ کے نام سے جو بخشنے والا مہربان ہے
از۔ محمد بن عبداللہ
بطرف۔ قبطیوں کے بزرگ مقوقس
حق کی پیروی کرنے والوں پر سلام۔
میں تجھے اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔ اسلام لے آؤ تاکہ سلامت رہو۔ اللہ تجھے دگنا اجر دے گا (خود ایمان لانے اور تمہاری وجہ سے ایمان قبول کرنے والوں کے باعث) اور اگر تم نے روگردانی کی تو



Marfat.com

قبطیوں کے گناہ تیرے ذمہ ہوں گے اور اے اہلِ کتاب ہم تمہیں ایک مشترکہ بنیاد کی طرف دعوت دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کریں اور کسی کو اس کا شریک قرار نہ ٹھہرائیں۔ اور اللہ کے سوا ہم سے بعض بعض کو اپنا پروردگار اور آقا نہ بنائیں اور اگر وہ اس بات سے روگردانی کریں تو ان سے کہہ دو کہ گواہ رہو کہ ہم تو مسلمان ہیں"

ہرقل قیصر روم کی طرف بھی اسی مضمون کا خط لکھا گیا اور اس میں بھی اسی آیتِ کریمہ کو بنیادِ دعوت قرار دیا گیا۔ اس سے پتہ چلا کہ یہ آیت دعوتِ اسلامی کی ایک عظیم بنیاد ہے۔

يَاأَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ - يَا أَهْلَ الْكِتٰبِ اے اہلِ کتاب یعنی یہود و نصاریٰ لِمَ لام تعلیل اور مَا استفہامیہ سے مرکب ہے آخر میں الف تخفیف کے لئے ساقط کر دیا گیا (کیوں — کس لئے)۔ تُحَآجُّوْنَ - مُحَاجَّةٌ مصدر سے مضارع جمع مذکر حاضر (حَاجَّ يُحَاجُّ مُحَاجَّةً) تم جھگڑا کرتے ہو) فِيْ اِبْرَاهِيْمَ (ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں) یعنی اے اہل کتاب تم حضرت ابراہیمؑ کے دین و مذہب کے بارے میں کیوں جھگڑا کرتے ہو۔

وَمَآ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ

وَمَا نافیہ (اور نہیں) اُنْزِلَتْ - اِنْزَالٌ مصدر سے ماضی مجہول واحد مؤنث غائب (نازل کی گئی - اتاری گئی) التَّوْرَاةُ وَالْاِنْجِيْلُ تورات اور انجیل دونوں عجمی لفظ ہیں۔ توراۃ حضرت موسیٰ پر اور



Marfat.com

انجیل حضرت عیسیٰؑ پر نازل ہوئی اِلَّا کلمۂ استثنا (مگر) مِنْ بَعْدِہٖ (اس کے بعد) یعنی حضرت ابراہیمؑ کے بعد درآنحالیکہ توراۃ اور انجیل تو حضرت ابراہیمؑ سے بہت عرصہ بعد نازل ہوئیں۔ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت موسیٰؑ کے درمیان ایک ہزار سال اور حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کے درمیان بھی ایک ہزار سال کا بُعد ہے۔ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۔ اَ کلمہ استفہام توبیخ کے لئے لَا کلمۂ نفی تَعْقِلُوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر (کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے ہو) عقل اس قوت کو کہا جاتا ہے جو قبول علم کے لئے استعداد بہم پہنچاتی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے:

اَلْعَقْلُ عَقْلَانِ مَطْبُوْعٌ وَ مَسْمُوْعٌ وَ لَا یَنْفَعُ مَسْمُوْعٌ اِذَا لَمْ یَکُ مَطْبُوْعٌ کَمَا لَا تَنْفَعُ ضَوْءُ الشَّمْسِ وَ ضَوْءُ الْعَیْنِ مَمْنُوْعٌ۔

(عقل کی دو قسمیں ہیں ایک طبعی اور دوسری وہ جو سُن کر حاصل ہوتی ہے مسموع سود مند نہیں ہوتی جب تک طبعی عقل نہ ہو جیسے کہ آفتاب کی روشنی جب آنکھ میں روشنی نہ ہو فائدہ نہیں دیتی)۔

یہود و نصاریٰ میں سے ہر گروہ حضرت ابراہیمؑ کو اپنے گروہ سے متعلق سمجھتا ہے، اس آیت میں ان کے اس دعویٰ کا واضح طور پر بطلان ظاہر کیا گیا ہے کہ سینکڑوں سال بعد میں آنے والے ادیان سے حضرت ابراہیمؑ کا کیا واسطہ۔



Marfat.com

هَاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۔ هَا کلمۂ تنبیہ اخفش کے نزدیک یہاں هَا ہمزہ استفہام کے قائم مقام ہے اور استفہام تعجب کے لئے ہے اَنْتُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر هٰٓؤُلَآءِ اسم اشارہ جمع قریب (خبردار ہو جاؤ کہ تم وہ ہو) حَاجَجْتُمْ۔ مُحَاجَّةٌ مصدر سے ماضی جمع مذکر حاضر (تم نے جھگڑا کیا) فِيْمَا (اس امر میں) لَكُمْ تمہارے لئے بِهٖ اس میں عِلْمٌ کچھ علم ہے فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ سے مراد حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کا معاملہ مراد ہے جس کا ذکر سورۂ بقرہ اور اسی سورت میں ابھی بیان ہوا ہے فَلِمَ کلمۂ استفہام (پس کیوں۔ کس لئے) تُحَآجُّوْنَ مُحَاجَّةٌ سے مضارع جمع مذکر حاضر (تم جھگڑتے ہو) فِيْمَا (اس امر میں) لَيْسَ فعل ناقص ماضی واحد غائب اس سے امر اور مضارع نہیں آتے لَكُمْ (تمہارے لئے) بِهٖ اس کے ساتھ عِلْمٌ کچھ بھی علم وَاللّٰهُ اور اللہ يَعْلَمُ، عِلْمٌ سے مضارع واحد مذکر غائب (جانتا ہے) وَاَنْتُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر (اور تم) لَا کلمہ نفی تَعْلَمُوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر (اور تم نہیں جانتے ہو) یعنی اس امر میں یعنی دین ابراہیم کے بارے میں کیوں کٹ حجتی سے کام لیتے ہو جبکہ تم اس بارے میں کچھ بھی علم نہیں رکھتے ہو حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰؑ کے مذہب کے بارے میں تو تم کچھ علم رکھتے ہو اگرچہ وہ بھی باطل مزعومات پر مبنی ہے لیکن حضرت ابراہیمؑ کے متعلق تو تم بالکل بے خبر ہو اس میں تمہارا جھگڑنا تمہاری انتہائی نادانی کی دلیل ہے۔

مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا



Marfat.com

مُسْلِمًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ
لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۗ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝
وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ۗ وَمَا يُضِلُّوْنَ
اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ
اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۝ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ
وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| مَا كَانَ | اِبْرَاهِيْمُ | يَهُوْدِيًّا | وَّلَا | نَصْرَانِيًّا |
| نہ تھا | ابراہیم | یہودی | اور نہ | نصرانی |
| وَلٰكِنْ | كَانَ | حَنِيْفًا | مُّسْلِمًا | وَمَا كَانَ |
| اور لیکن | تھا | راست رو | مسلمان | اور نہیں تھے |
| مِنَ | الْمُشْرِكِيْنَ | اِنَّ | اَوْلَى | النَّاسِ |
| (سے) | شرک کرنیوالوں (سے) | بیشک | قریب ترین | لوگوں سے |
| بِاِبْرَاهِيْمَ | لَ الَّذِيْنَ | اتَّبَعُوْهُ | وَهٰذَا | النَّبِيُّ |
| ساتھ ابراہیم کے | البتہ وہ لوگ ہیں | جنہوں نے پیروی کی اس کی | اور یہ | نبی |
| وَالَّذِيْنَ | اٰمَنُوْا | وَاللّٰهُ | وَلِيُّ | الْمُؤْمِنِيْنَ |
| اور وہ لوگ کہ | ایمان لائے | اور اللہ | دوست ہے | ایمان والوں کا |
| وَدَّتْ | طَّآئِفَةٌ | مِّنْ | اَهْلِ | الْكِتٰبِ |
| دوست رکھا | ایک گروہ نے | (سے) | اہل | کتاب سے |
| لَوْ | يُضِلُّوْنَكُمْ | وَمَا | يُضِلُّوْنَ | اِلَّا |
| کاش کہ | گمراہ کریں تم کو | اور نہیں | گمراہ کرتے | مگر |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اَنفُسَكُمْ | وَ مَا | يَشْعُرُوْنَ | يَا اَهْلَ | الكِتَابِ |
| جانوں اپنی کو | اور نہیں | شعور رکھتے | اے اہلِ | کتاب |
| لِمَ | تَكْفُرُوْنَ | بِاٰيَاتِ | اللّٰهِ | وَ اَنْتُمْ |
| کیوں | کفر کرتے ہو | ساتھ نشانیوں | اللہ کے | اور تم |
| تَشْهَدُوْنَ | يَا اَهْلَ | الكِتَابِ | لِمَ | تَلْبِسُوْنَ |
| گواہ ہو | اے اہل | کتاب | کیوں | ملاتے ہو |
| الْحَقَّ | بِ الْبَاطِلِ | وَتَكْتُمُوْنَ | الْحَقَّ | وَ اَنْتُمْ |
| حق کو | ساتھ باطل کے | اور چھپاتے ہو | حق کو | اور تم |
| | | تَعْلَمُوْنَ | | |
| | | جانتے ہو | | |

"ابراہیمؑ نہ یہودی تھے نہ نصرانی بلکہ راہِ راست والے مسلم تھے اور مشرکوں میں سے بھی نہ تھے۔" (۶۷) "بیشک ابراہیمؑ سے سب سے قریب لوگ تو وہ ہیں جنہوں نے ان کی پیروی کی تھی اور یہ نبی ہیں اور وہ لوگ ہیں جو ان پر ایمان لائے اور اللہ ایمان لانے والوں کا حامی ہے۔" (۶۸) "اہلِ کتاب میں سے ایک گروہ کو تو یہی پسند ہے کہ تمہیں گمراہ کر کے رہے حالانکہ وہ بجز اپنے اور کسی کو بھی گمراہ نہیں کرتے اور (اسکی بھی) خبر نہیں رکھتے۔" (۶۹)
"اے اہلِ کتاب تم اللہ کی آیتوں سے کیوں انکار کئے جاتے ہو حالانکہ تم گواہ ہو۔" (۷۰) "اے اہل کتاب تم حق کی تلبیس باطل کے ساتھ کئے جاتے اور حق کو چھپائے جاتے ہو حالانکہ تم جانتے ہوتے ہو۔" (۷۱)



Marfat.com

# تشریحاتِ لغوی وتفسیری مطالب

## مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا،

وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۔ مَا نافیہ كَانَ۔کون مصدر سے ماضی واحد مذکر غائب اِبْرَاهِيْمَ جد الانبیاء حضرت خلیل اللہ کا اسم علم۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے بیٹے حضرت اسمٰعیلؑ کی اولاد سے ہیں يَهُوْدِيًّا۔ یہودی اسم مفرد یائے نسبت۔ مذہب یہود کا پیرو کار وَلَا نَصْرَانِيًّا اور نہ نصرانی نصرانی اسم مفرد یائے نسبت نصرانی بستی نصران کی طرف منسوب ہے یا حضرت مسیح کے انصار کو نصاریٰ کہا جانے لگا وَلٰكِنْ اور لیکن كَانَ فعل ناقص ماضی واحد مذکر غائب حَنِيْفًا حنیف صفت مشبہ ایک طرف مائل ہونے والا گمراہی سے استقامت کی طرف مائل ہونے والا راست رو مسلم تھے وَمَا كَانَ اور وہ نہیں تھے مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ: احد مُشْرِكٌ اسم فاعل جمع مذکر اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے یعنی حضرت ابراہیمؑ نہ تو یہودی تھے اور نہ نصرانی اس لئے کہ حضرت ابراہیمؑ تو حضرت موسیٰؑ اور عیسیٰؑ سے بہت پہلے گزر چکے ہیں۔علاوہ ازیں یہود ونصاریٰ ہر دو نے اپنے اپنے دین میں بہت سے شرکیہ امور کو شامل کر لیا ہے۔ حالانکہ ابراہیم علیہ السلام تو پکے موحد اور سچے مسلم تھے

## اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ،

وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ کلمہ تحقیق کلام (بیشک یقیناً) اَوْلَى النَّاسِ وَلِيَ يَلِيَ سے افعل التفضیل ولاء کے اصل معنی قرب کے ہیں (لوگوں میں



Marfat.com

سے زیادہ قریب) بِاِبْرٰهِيْمَ (ابراہیم کے ساتھ) لَلَّذِيْنَ لام تاکید اَلَّذِيْنَ موصول اَتَّبَعُوْهُ۔ اِتِّبَاعٌ مصدر سے ماضی جمع مذکر غائب ہٗ ضمیر واحد غائب راجع الی ابراہیم (وہ لوگ ہیں جنہوں نے آپ کے زمانہ میں ان کی پیروی کی تھی وَهٰذَا النَّبِيُّ (اور یہ نبی) وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور وہ لوگ جو ایمان لائے اٰمَنُوْا۔ اِيْمَانٌ مصدر سے جمع مذکر غائب وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔وَلِيٌّ مددگار۔ کارساز۔ بیشک حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ بلحاظ دین وعقائد قریب ترین وہ لوگ ہیں جنہوں نے آپ کے زمانہ میں آپ کا اتباع کیا۔ اور یہ نبی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اور وہ لوگ جو اس نبی پر ایمان لائے۔ یہود و نصاریٰ کا اتباعِ ابراہیمؑ کا دعویٰ باطل اور غلط ہے یاد رکھو اللہ تو (صرف) اہلِ ایمان کا حامی و ناصر ہے۔

وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ۭ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۔وَدَّتْ۔ وُدٌّ مصدر سے ماضی واحد مونث غائب (وَدَّ يَوَدُّ وُدًّا مُوَدَّةً) (چاہتا ہے۔ پسند کرتا ہے) طَائِفَةٌ طَوْفٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث (اگروہ۔ جماعت) مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اہل کتاب میں سے یعنی یہود و نصاریٰ کا ایک گروہ چاہتا ہے، لَوْ بمعنی "اَنْ" مصدریہ (وَدَّ يَوَدُّ کے بعد "لَوْ" عموماً اَنْ مصدریہ کے معنی میں آتا ہے) يُضِلُّوْنَكُمْ اِضْلَالٌ مصدر سے مضارع جمع مذکر غائب (اَضَلَّ يُضِلُّ اِضْلَالًا) کہ وہ تم کو گمراہ کریں۔ وَمَا نافیہ (اور نہیں) يُضِلُّوْنَ (اور وہ نہیں گمراہ کرتے یا ہلاک کرتے) اِضْلَال کے معنی ہلاک کرنے کے بھی ہیں اِلَّآ کلمۂ استثنا (مگر) اَنْفُسَهُمْ واحد



Marfat.com

نَفْسَہٗ۔ ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب (مگر اپنی جانوں کو) وَمَا اور نہیں یَشْعُرُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (شَعَرَ یَشْعُرُ شُعُوْرٌ) اور وہ اتنا بھی شعور نہیں رکھتے) یعنی اہل کتاب کا ایک گروہ تو یہ چاہتا ہے کہ تمہیں بھی گمراہ کریں اور حق کو قبول کرنے کی بجائے الٹا تمہیں گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن وہ اہل ایمان کو گمراہ کرنے میں کامیاب نہیں ہوتے بلکہ اس طرح وہ خود اپنے آپ کو گمراہ اور ہلاک کرتے رہتے ہیں.

یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ لِمَ تَکْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَاَنْتُمْ تَشْھَدُوْنَ .

یَاَھْلَ الْکِتَاب اے اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) لِمَ لام تعلیل اور مَا استفہامیہ سے مرکب ہے (کیوں۔ کس لئے) تَکْفُرُوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر (کَفَرَ یَکْفُرُ کُفْرًا) ۔ تم کفر کرتے ہو۔ انکار کرتے ہو۔ بِاٰیَاتِ اللّٰہِ واحد آیت اللہ کی ان آیتوں کا جو خود تمہاری کتب میں موجود ہیں وَاَنْتُمْ تَشْھَدُوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر (شَھِدَ یَشْھَدُ شَھَادَۃً) درآنحالیکہ تم مشاہدہ کرتے ہو۔ مطلب یہ ہے کہ اے اہل کتاب ان آیات کا جو آنے والے نبی کے بارے میں خود تمہاری کتب میں موجود ہیں اور تم خود اچھی طرح ان سے آگاہ ہو پھر جان بوجھ کر کیوں انکار کرتے ہو اور گمراہی کا راستہ اختیار کرتے ہو.

یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَکْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

یَا اَھْلَ الْکِتَابِ اے اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) لِمَ لام تعلیل اور مَا استفہامیہ سے مرکب ہے تَلْبِسُوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر (لَبَسَ یَلْبِسُ لَبْسًا) خلط ملط کرتے ہو اَلْحَقَّ بِالْبَاطِلِ حق کو باطل کیساتھ



Marfat.com

امر ثابت شدہ کو حق کہا جاتا ہے اس کی نقیض باطل ہے۔ وَ تَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ مضارع جمع مذکر حاضر (کَتَمَ یَکْتُمُ کِتْمَانٌ) اور حق کو چھپاتے ہو وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمٌ سے مضارع جمع مذکر حاضر درآنحالیکہ تم جانتے ہو۔ اس آیتِ کریمہ میں اہلِ کتاب پر تین الزامات عائد کئے گئے ہیں:

۱۔ حق کو باطل سے ملانا۔

۲۔ کتمانِ حق یعنی حق کو چھپانا اور اسے ظاہر نہ کرنا۔

۳۔ قصد و ارادہ سے ایسا کرنا۔ اہل کتاب ان تینوں عظیم جرائم کے مرتکب تھے۔

وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِیْٓ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ۝ وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِیْنَكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ اَنْ یُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِیْتُمْ اَوْ یُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ ۚ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۝ یَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۝

| | | | |
|---|---|---|---|
| وَ قَالَتْ | طَّآئِفَةٌ | مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ | اٰمَنُوْا |
| اور کہا | ایک جماعت نے | اہلِ کتاب سے | ایمان لاؤ |
| بِ الَّذِیْ | اُنْزِلَ | عَلَى | الَّذِیْنَ |
| ساتھ اس چیز کے کہ | اتاری گئی ہے | اوپر | ان لوگوں کے کہ |
| وَجْهَ | النَّهَارِ | وَاكْفُرُوْا | اٰخِرَهٗ |
| اوّل۔ شروع | دن کے | اور انکار کرو | آخر اس کے |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| يَرْجِعُوْنَ | وَلَد | تُؤْمِنُوْا | اِلَّا | لِمَنْ |
| پھر جاویں | اور نہ | ایمان لاؤ | مگر | واسطے اس کے |
| تَبِعَ | دِيْنَكُمْ | قُلْ | اِنَّ | الْهُدٰى |
| کہ پیروی کرے | دین تمہارے کی | کہہ | تحقیق | ہدایت |
| هُدًى | اللّٰهِ | اَنْ | يُّؤْتٰى | اَحَدٌ |
| ہدایت | اللہ کی ہے | کہ | دیا جائے | کوئی شخص |
| مِثْلَ مَا | اُوْتِيْتُمْ | اَوْ | يُحَآجُّوْكُمْ | عِنْدَ |
| جیسا کہ | دیئے گئے ہو تم | یا | کہ جھگڑا کریں تم سے | نزدیک |
| رَبِّكُمْ | قُلْ | اِنَّ | الْفَضْلَ | بِ |
| رب تمہارے کے | کہیئے | بیشک | تمام فضل | (میں) |
| يَدِ اللّٰهِ | يُؤْتِيْهِ | مَنْ | يَّشَآءُ | وَاللّٰهُ |
| اللہ کے ہاتھ میں | دیتا ہے وہ | جس کو | چاہے | اور اللہ |
| وَاسِعٌ | عَلِيْمٌ | يَّخْتَصُّ | بِرَحْمَتِهٖ | مَنْ |
| وسعت والا | جاننے والا ہے | خاص کرتا ہے | ساتھ رحمت اپنی کے | جسے |
| يَّشَآءُ | وَاللّٰهُ | ذُو الْفَضْلِ | | الْعَظِيْمِ |
| چاہے | اور اللہ | صاحب فضل | | بلند مرتبہ |

"اور اہل کتاب کا ایک گروہ کہتا ہے کہ ایمان لانے والوں پر جو نازل ہوا ہے اس پر صبح کو ایمان لاؤ اور دن کے آخر میں اس سے انکار کر بیٹھو، عجب کیا کہ (وہ بھی) پھر جائیں۔" (۷۲) "اور واقع میں بجز اس کے کہ جو تمہارے دین کا پیرو ہو اور کسی پر ایمان نہ لاؤ۔ آپ کہہ دیجئے کہ ہدایت تو



Marfat.com

اللہ ہی کی ہدایت ہے اور یہ سب اس غصہ میں کر رہے ہو کہ کسی اور کو وہ چیز مل گئی جو تمہیں ملی تھی یا وہ لوگ تم پر تمہارے پروردگار کے ہاں غالب آجائیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ فضل اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہے عطا کرتا ہے اور اللہ بڑا وسعت والا ہے بڑا علم والا ہے۔" (۷۳)
"اور جسے چاہے اپنی رحمت کے ساتھ خاص کر لیتا ہے اور اللہ بڑے ہی فضل والا ہے۔" (۷۴)۔

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ وَقَالَتْ قول مصدر سے ماضی واحد مؤنث غائب طَّآئِفَةٌ گروہ۔ جماعت مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ (اہل کتاب میں سے ایک گروہ نے کہا) یہ اشارہ یہود خیبر و عرینہ کی جانب ہے اٰمِنُوْا ایمان مصدر سے امر جمع مذکر (تم ایمان لاؤ) بِالَّذِيْٓ (اس چیز کے ساتھ) اُنْزِلَ۔ اِنْزَالٌ مصدر سے ماضی مجہول واحد مذکر غائب (نازل کیا گیا) عَلَى الَّذِيْنَ (ان لوگوں پر) اٰمَنُوْا ماضی جمع مذکر غائب (جو ایمان لائے) وَجْهَ النَّهَارِ صبح۔ دن کا اول حصہ وَاكْفُرُوْا۔ کفر، مصدر سے امر جمع مذکر (اور انکار کرو) اٰخِرَهٗ (اس کے آخر میں) یعنی دن کے آخری حصہ میں لَعَلَّهُمْ حرف مشبہ



Marfat.com

بفعل ترجی (امید یا خوف کے لئے) هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب تاکہ وہ (مسلمان) يَرْجِعُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (رَجَعَ يَرْجِعُ رُجُوْعًا) (لوٹ آئیں) اہلِ کتاب کا ایک گروہ یہود و عرینہ وغیرہ کہتا ہے کہ ایمان لانے والوں پر جو نازل ہوا ہے اس پر صبح کو ایمان لاؤ اور دن کے آخر میں انکار کر دو اس طرح ہو سکتا ہے کہ وہ بھی اپنے دین سے پھر جائیں اس آیت میں دینِ اسلام کے خلاف یہود کی ایک اور سازش و خیانت کا انکشاف کیا گیا ہے کہ وہ اپنے لوگوں سے کہتے تھے کہ دن کے شروع میں اسلام کا اظہار کرو اور دن کے آخر میں اس کا انکار کر دو تاکہ دینِ اسلام کے بارے میں لوگوں کے دلوں میں شکوک پیدا کئے جا سکیں اور عوام کو اس مغالطہ میں ڈال سکیں کہ ان لوگوں نے دینِ اسلام تو قبول کر لیا تھا پھر ان سے ارتداد یقیناً اسلام میں کسی عیب اور خامی کی وجہ سے ہوگا دینِ اسلام کو بدنام کرنے کے لئے یہ ان کی نہایت کمینہ چال تھی۔

وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ ۭ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ - وَلَا تُؤْمِنُوْا

فعل نہی مضارع جمع مذکر حاضر (اٰمَنَ يُؤْمِنُ اِيْمَانًا) اور ایمان نہ لاؤ اِلَّا کلمۂ استثنا (مگر) مَنْ موصول تَبِعَ تَبْعًا مصدر سے ماضی واحد مذکر غائب (مگر جو پیروکار ہو) دِيْنَكُمْ - دِيْنٌ مضاف كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ (تمہارے دین کا) یہ یہود کے کلام کا تتمہ ہے جسے بیان کیا گیا ہے قُلْ قول مصدر سے امر واحد مذکر (آپ ان سے کہہ دیجئے) اِنَّ (بیشک) الْهُدٰى اسم مصدر "ال" جامعیت



Marfat.com

کے لئے یعنی ہدایت کامل هُدَى اللّٰهِ (اللہ کی ہدایت ہے) یہ جملہ معترضہ ہے یعنی اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کہہ دیجئے کہ ہدایت کا مالک تو صرف اللہ ہے جسے چاہے ہدایت دیتا ہے اور پھر اس پر اسے ثابت قدم رکھتا ہے اس جملہ معترضہ کے بعد یہود کے کلام کا بقیہ ہے۔

اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ اَوْ يُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۔ اَنْ مصدریہ يُؤْتٰى اِيْتَآءٌ مصدر سے مضارع مجہول واحد مذکر غائب اَحَدٌ (کسی کو) یہ کہ دیا جائے کوئی اور مِثْلَ مَا ایسی ہی چیز۔ ایسی ہی بات جو اُوْتِيْتُمْ اِيْتَآءٌ سے ماضی مجہول جمع مذکر حاضر (تم کو دیا گیا) اَوْ کلمۂ تخییر (یا) يُحَآجُّوْكُمْ۔ مُحَاجَّةٌ سے مضارع جمع مذکر غائب (تم سے جھگڑا کریں) عِنْدَ رَبِّكُمْ ۔ عِنْدَ ظرفِ مکان رَبِّ مضاف كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ (تمہارے رب کے پاس) یہ آیت تفسیر کے مشکل ترین مقامات میں سے ہے (روح) مفسرین نے اس کی مختلف توجیہیں بیان کی ہیں۔ ایک واضح توجیہ یہ ہے کہ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ جملہ معترضہ اور اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ اَوْ يُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ یہود کا قول ہے یعنی اس بات پر بھی ایمان نہ لاؤ کہ کسی شخص کو اس کی مثل دیا جائے گا جو تم کو دیا گیا یعنی جیسی شریعت تم کو دی گئی اس کی مثال کسی اور کو دی جا سکتی ہے کیونکہ اگر تم نے اسے تسلیم کر لیا تو وہ (مسلمان) تمہارے رب کے نزدیک تمہارے ساتھ جھگڑا کریں گے گویا وہ ایک دوسرے کو منع کرتے تھے کہ جب تم ان سے ملو تو ہرگز



Marfat.com

یہ تسلیم نہ کرو کہ "مثل" والی کوئی پیشگوئی ہے ورنہ مسلمان تمہارے خلاف اس سے حجت کریں گے یا الفاظِ دیگر یہود ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ تم صرف اسی کی تصدیق کرو جو تمہارے دین کا پیروکار ہو کسی اور کی نبوّت کا اقرار نہ کرو اس خوف سے کہ کہیں کسی اور کو وہی چیز عطا کر دی جائے جو تمہیں عطا کی گئی ہے اور اس کی بنا پر وہ تمہارے رب کے پاس تمہارے خلاف حجت قائم کریں۔

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۔ قُلْ۔ قول مصدر سے امر واحد مذکر (آپ کہہ دیجئے) اِنَّ الْفَضْلَ بیشک فضل یعنی فضیلت نبوّت بِيَدِ اللّٰهِ اللہ کے ہاتھ میں ہے يُؤْتِيْهِ مضارع واحد مذکر غائب ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب وہ دیتا ہے مَنْ موصول يَّشَآءُ مَشِيَّةٌ مصدر سے مضارع واحد مذکر غائب یعنی اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ ان یہود اور دیگر لوگوں کو بتا دیجئے کہ فضیلتِ نبوّت اور دیگر تمام فضائل کا مالک صرف اللہ ہے وہ جسے چاہے عطا کرتا ہے یہ فضائل کسی ایک قوم سے مخصوص نہیں ہیں۔ وَاللّٰهُ اور اللہ تو وَاسِعٌ بہت وسعت والے اور جاننے والے ہیں وَاسِعٌ، وُسْعٌ سے اسم فاعل اور عَلِيْمٌ۔ عِلْمٌ سے صفت مشبہ ہے۔

يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۔ يَخْتَصُّ۔ اختصاص مصدر سے مضارع واحد مذکر غائب (اِخْتَصَّ يَخْتَصُّ اِخْتِصَاصٌ) بِرَحْمَتِهٖ اپنی رحمت سے مَنْ يَّشَآءُ جسے چاہتا ہے وَاللّٰهُ اور ذُو (مالک۔ صاحب) اسمائے خمسہ سے ہے جن کا اعراب حروف سے آتا ہے الْفَضْلِ موصوف



Marfat.com

الْعَظِيْمِ صفت اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔ اہلِ کتاب یہود و نصاریٰ شروع ہی سے اسلام کے بدترین دشمن ہیں اور آج تک وہ مسلسل اپنی باطنی خباثت سے کام لے رہے ہیں۔

وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰۗىِٕكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۠ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

| | | | |
|---|---|---|---|
| وَ مِنْ | اَهْلِ الْكِتٰبِ | | مَنْ | اِنْ |
| اور بعض | اہل کتاب میں سے | | وہ ہے کہ | اگر |
| تَاْمَنْهُ | بِقِنْطَارٍ | يُّؤَدِّهٖ | اِلَيْكَ | وَمِنْهُمْ |
| تو امانت دے اسکو | ساتھ خزانہ کے | ادا کرے اسکو | طرف تیری | اور بعض ان میں سے |
| مَنْ | اِنْ | تَاْمَنْهُ | بِدِيْنَارٍ | لَّا يُؤَدِّهٖ |
| وہ کہ | اگر | تو امانت دے اسکو | ساتھ ایک دینار کے | نہ ادا کرے اسکو |
| اِلَيْكَ | اِلَّا | مَا دُمْتَ | عَلَيْهِ | قَآئِمًا |
| طرف تیرے | مگر | جب تک رہے تو | اوپر اسکے | کھڑا |
| ذٰلِكَ | بِاَنَّهُمْ | قَالُوْا | لَيْسَ | عَلَيْنَا |
| یہ | اس واسطے کہ بیشک | کہا انہوں نے | نہیں | اوپر ہمارے |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| فِی | الْاُمِّیّٖنَ | سَبِیْلٌ | وَیَقُوْلُوْنَ | عَلَی اللّٰہِ |
| (میں) | ان پڑھوں میں | کچھ راہ | اور کہتے ہیں | اوپر اللہ کے |
| الْکَذِبَ | وَھُمْ | یَعْلَمُوْنَ | بَلٰی | مَنْ |
| جھوٹ | اور وہ | جانتے ہیں | نہ بلکہ | جو کوئی |
| اَوْفٰی | بِعَھْدِہٖ | وَاتَّقٰی | فَاِنَّ | اللّٰہَ |
| پورا کرے | ساتھ عہد اپنے کے | اور پرہیزگاری کرے | پس بیشک | اللہ |
| یُحِبُّ | الْمُتَّقِیْنَ | اِنَّ | الَّذِیْنَ | یَشْتَرُوْنَ |
| دوست رکھتا ہے | پرہیزگاروں کو | بیشک | وہ لوگ جو | مول لیتے ہیں |
| بِعَھْدِ اللّٰہِ | وَاَیْمَانِھِمْ | ثَمَنًا | قَلِیْلًا | اُولٰٓئِکَ |
| بدلے عہد اللہ کے | اور قسمیں اپنی کے | مول (قیمت) | تھوڑا | وہی لوگ ہیں |
| لَاخَلَاقَ | لَھُمْ | فِی | الْاٰخِرَۃِ | وَلَا |
| نہیں ہے حصہ | واسطے ان کے | (میں) | آخرت میں | اور نہ |
| یُکَلِّمُھُمُ | اللّٰہُ | وَلَا | یَنْظُرُ | اِلَیْھِمْ |
| کلام کریگا ان سے | اللہ | اور نہ | دیکھے گا | طرف ان کے |
| یَوْمَ | الْقِیٰمَۃِ | وَلَا | یُزَکِّیْ | ھِمْ |
| دن | قیامت کے | اور نہ | پاک کریگا | ان کو |
| وَلَھُمْ | عَذَابٌ | اَلِیْمٌ | | |
| اور واسطے انکے | عذاب ہے | دردناک | | |

"اور اہلِ کتاب میں سے کوئی ایسا بھی ہے کہ اگر تو اس کے پاس ایک ڈھیر (کا ڈھیر) امانت رکھادے تو وہ (بھی) تجھے ادا کردے اور ان میں



Marfat.com

کوئی ایسا بھی ہے کہ اگر تو اس کے پاس ایک دینار امانت رکھائے تو وہ تجھے اس کو واپس نہ کرے بجز اس صورت کے کہ تو اس (کے سر) پر کھڑا رہے یہ اس لئے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمارے اوپر امیوں کے باب میں کوئی ذمہ داری ہی نہیں، یہ لوگ اللہ کے اوپر جھوٹ گھڑ رہے ہیں درآنحالیکہ خوب جان رہے ہیں۔" (۷۵) "کیوں نہیں جو شخص بھی اپنے عہد کو پورا کرے اور (اللہ سے) ڈرے تو بیشک اللہ ڈرنے والوں کو دوست رکھتا ہے" (۷۶) "بیشک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو قلیل قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں یہ وہی لوگ ہیں جن کے لئے کوئی حصہ آخرت میں نہیں اور اللہ قیامت کے دن نہ ان سے بات کریگا نہ ان کی طرف دیکھے گا نہ انہیں پاک کریگا اور ان کے لئے تو دردناک عذاب ہے!" (۷۷)

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ (اور اہلِ کتاب میں سے) اہلِ کتاب کی دینی اور مالی معاملات میں خیانتوں کا ذکر ہے اور یہ بھی بتایا ہے کہ باوجود اس کے کہ ان کی اکثریت کا مزاج یہی ہے لیکن کچھ ان میں ایسے بھی ہیں جو حق پرست ہیں اور اس قسم کی خیانت سے پرہیز کرتے ہیں۔

مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ، وَمِنْهُمْ ۔ مَنْ موصول (وہ جو) اِنْ شرطیہ تَاْمَنْهُ۔ اَمَانَةٌ" مصدر سے مضارع واحد مذکر حاضر



Marfat.com

ہ ضمیر واحد مذکر غائب (کہ اگر تو اسے امانت دے امین بنائے) بِقِنْطَارٍ مال کثیر کے ساتھ قِنْطَارٍ اونچی عمارت اور بڑے پل کو کہتے ہیں بہت سے مال کا اگر ڈھیر لگا دیا جائے تو وہ بھی اونچا ہوگا اس لئے مال کے ڈھیر یا کثیر مال کو بھی قنطار کہتے ہیں یُؤَدِّہٖ اِلَیْکَ (وہ تیری طرف ادا کردے) یُؤَدِّ تَأْدِیَۃٌ مصدر سے مضارع مذکر غائب ہ ضمیر واحد مذکر غائب اور اہلِ کتاب میں بعض ایسے بھی ہیں کہ اگر تو ان کے پاس مال کثیر بھی امانت رکھ دے تو وہ تجھے واپس ادا کردیں جیسے عبداللہ بن سلام اور ان کے رفقاء وَمِنْھُمْ اور ان میں سے یعنی یہود میں سے۔

مَنْ اِنْ تَاْمَنْہُ بِدِیْنَارٍ لَا یُؤَدِّہٖ اِلَیْکَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَیْہِ قَآئِمًا۔

مَنْ (وہ ہے) اِنْ شرطیہ (اگر) تَاْمَنْہُ۔ اَمَانَۃٌ مصدر سے مضارع واحد مذکر حاضر ہ ضمیر واحد مذکر غائب (تو اسے امانت دے) بِدِیْنَارٍ (ایک دینار کی) لَا یُؤَدِّہٖ مضارع منفی واحد مذکر غائب ہ ضمیر واحد مذکر غائب اِلَیْکَ (تیری طرف) وہ اسے تیری طرف ادا نہیں کریگا۔ اِلَّا کلمہ استثنا مَا دُمْتَ دَوَامٌ مصدر سے ماضی واحد مذکر حاضر۔ جب تک تو رہا عَلَیْہِ (اس پر) قَآئِمًا قِیَامٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر کھڑا ہونے والا یا نگران اور ان یہود میں سے ایسے بھی ہیں کہ اگر تو ان کے پاس ایک دینار بھی امانت رکھ دے تو وہ تجھے واپس نہ دیں مگر یہ کہ تو اس کے سر پر کھڑا رہے اور اسے خیانت کا موقعہ نہ دے۔



Marfat.com

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ۔ ذٰلِكَ اسم اشارہ مذکر بعید بِاَنَّهُمْ۔ با سببیہ اَنَّ مشبہ بفعل یقیناً هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب (اور یہ اسلئے کہ بیشک) قَالُوْا۔ قول مصدر سے ماضی جمع مذکر غائب (قَالَ یَقُوْلُ قَوْلًا) انہوں نے کہا لَيْسَ فعل ناقص (نہیں ہے) عَلَيْنَا۔ عَلٰی حرف جار نَا ضمیر جمع متکلم مجرور (ہم پر) فِي الْاُمِّيّٖنَ واحد اُمِّيٌّ جو لکھ پڑھ نہ سکے یعنی "اُمّ القریٰ" مکہ کے باشندے (امیوں کے بارے میں سَبِيْلٌ واضح راہ، یہاں اس سے مراد حجت ہے وَيُعَبِّرُ بِهٖ مِنَ الْحُجَّةِ (راغب) یعنی امانت میں خیانت کے اس قبیح اور مذموم عمل پر ان کا یہ زعم باطل انہیں برانگیختہ کرتا تھا کہ ہم اہل کتاب ہیں اور یہ اہل عرب جو اَن پڑھ ہیں اور ہمارے دین کے پیروکار نہیں ہیں ان کے مال و دولت پر قبضہ کر لینا ہمارے لئے مباح اور جائز ہے ہم اللہ کے برگزیدہ ہیں اور ان سب کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے تصرف میں دے دیا ہے وَيَقُوْلُوْنَ۔ قَوْلٌ مصدر سے مضارع جمع مذکر غائب (اور وہ کہتے ہیں) عَلَى اللّٰهِ (اللہ پر۔ اللہ کی نسبت) الْكَذِبَ (جھوٹ) وَهُمْ ضمیر جمع مذکر غائب يَعْلَمُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (عَلِمَ يَعْلَمُ عِلْمًا) اور وہ اللہ پر جھوٹ گڑھ رہے ہیں حالانکہ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ کذب و افتراء سے کام لے رہے ہیں۔

بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ۔ بَلٰى (ہاں۔ کیوں نہیں) نَعَمْ اور بَلٰى ہر دو کلمات ایجاب ہیں اور استفہام کے جواب میں آتے ہیں لیکن فرق یہ ہے کہ نَعَمْ استفہام مجرد



Marfat.com

کے جواب میں آتا ہے اور بَلیٰ بالاتفاق صرف اس استفہام کے جواب میں آتا ہے جو نفی کے ساتھ ہو علاوہ ازیں بَلیٰ نفی کے باطل کرنے کے لئے آتا ہے مَنْ موصول (جو کسی نے) اَوْفٰی۔ اِیْفَاءٌ سے ماضی واحد مذکر غائب (پورا کیا) بِعَهْدِهٖ اپنے عہد کو وَاتَّقٰی۔ اِتِّقَاءٌ مصدر سے ماضی واحد مذکر غائب (اِتَّقٰی یَتَّقِیْ اِتِّقَاءٌ) (اور تقویٰ اختیار کیا) فَاِنَّ اللّٰهَ (پس بیشک اللہ) یُحِبُّ مضارع واحد مذکر غائب (اَحَبَّ یُحِبُّ اِحْبَابٌ) (محبت کرتے ہیں) الْمُتَّقِیْنَ واحد اَلْمُتَّقِیْ۔ اِتِّقَاءٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر یعنی ایسی بات نہیں ہے جیسے کہ ان کا زعم باطل ہے بلکہ ان سب امور میں ان سے مواخذہ ہوگا البتہ جو کوئی امانت میں خیانت سے بچتا ہے اور اسے ادا کرتا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتا ہے اور تقویٰ کی راہ اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے انسان کو دوست رکھتے ہیں۔ اس آیت میں اسلامی تعلیمات کا خلاصہ بیان کیا ہے کہ ایفائے عہد" تقویٰ" اور" ایمان باللہ" اس کی بنیاد ہیں۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ۔ اِنَّ الَّذِیْنَ (بیشک وہ لوگ جو) یَشْتَرُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب (اِشْتَرٰی یَشْتَرِیْ اِشْتِرَاءٌ) (خریدتے ہیں۔ مول لیتے ہیں) بِعَهْدِ اللّٰهِ (اللہ کے عہد کے بدلے میں) وَاَیْمَانِهِمْ واحد یمین اور اپنی قسموں کے عوض ثَمَنًا موصوف قَلِیْلًا صفت (دنیوی معاوضہ) اور جو لوگ اللہ کے ساتھ کئے گئے عہد اور اپنی قسموں کو قلیل قیمت یعنی مال و متاع دنیا کے عوض بیچ ڈالتے ہیں اُولٰٓئِكَ اسم اشارہ بعید جمع مذکر (وہی لوگ ہیں)



Marfat.com

لَا کلمہ نفی (نہیں ہے) خَلَاقَ (حظ و نصیب۔ حصّہ) لَهُمْ (ان کے لئے).

فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۔ فِي الْاٰخِرَةِ (آخرت میں) یعنی آخرت میں اللہ کی رحمت سے انہیں کچھ حصہ نہیں ملے گا۔ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ مضارع منفی واحد مذکر غائب (كَلَّمَ يُكَلِّمُ تَكْلِيْمًا) هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب (اور نہ اللہ ان سے کلام کریگا). وَلَا يَنْظُرُ مضارع منفی واحد مذکر غائب (نَظَرَ يَنْظُرُ نَظْرًا) ۔ اِلَيْهِمْ ۔ اِلٰی حرف جار هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مجرور يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ترکیب اضافی مفعول اور نہ ہی قیامت کے دن اللہ ان کی طرف نظر کریگا۔ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ مضارع منفی واحد مذکر غائب (زَكّٰى يُزَكِّيْ تَزْكِيَةً) هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب (اور نہ انہیں پاک کریگا) وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۔ عذاب موصوف اَلِيْمٌ صفت (اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے) اس آیت میں اہل کتاب کی گمراہی اور غلط کاریوں کی نشاندھی کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ جو لوگ اللہ کے عہد و پیمان اور اس کے مقدس نام کی قسموں کو دنیوی اغراض کی خاطر پسِ پشت ڈالتے اور فروخت کرتے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ متعدد سزاؤں میں گرفتار کریں گے.

اوّل، انہیں آخرت میں کوئی بھلائی حاصل نہ ہو سکے گی. (اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ).

دوم، اللہ تعالیٰ قیامت میں ان سے کلام نہیں کریگا (وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ)



Marfat.com

یعنی اللہ کی ہمکلامی کی نعمت سے محروم ہوں گے۔

سوم، اللہ تعالیٰ انہیں اپنی نگاہِ الطاف سے محروم رکھے گا (وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ)

چہارم، اللہ تعالیٰ ان کا تزکیہ نہیں کریں گے (وَلَا يُزَكِّيْهِمْ)

پنجم، ان کی اس دنیا پرستی کے نتیجہ میں ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ (وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ)۔

وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ۝ وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ۭ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ اِنَّ | مِنْ هُمْ | لَ فَرِيْقًا | يَّلْوٗنَ | اَلْسِنَةَ هُمْ |
| اور تحقیق | بعض ان میں سے | البتہ ایک فرقہ ہے | کہ موڑتے ہیں | زبانوں اپنی کو |
| بِ الْكِتٰبِ | لِتَحْسَبُوْهُ | مِنَ الْكِتٰبِ | وَ مَا | هُوَ |
| ساتھ کتاب کے | تاکہ تو جانے اسکو | کتاب سے | اور نہیں | وہ |
| مِنَ الْكِتَابِ | وَيَقُوْلُوْنَ | هُوَ | مِنْ | عِنْدِ اللّٰهِ |
| کتاب سے | اور کہتے ہیں | وہ | سے | نزدیک اللہ کے |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ مَا | هُوَ | مِنْ | عِنْدِ اللّٰهِ | وَيَقُوْلُوْنَ |
| اور نہیں | وہ | سے | نزدیک اللہ | اور کہتے ہیں |
| عَلَى اللّٰهِ | الْكَذِبَ | وَ هُمْ | يَعْلَمُوْنَ | مَا كَانَ |
| اوپر اللہ | جھوٹ | اور وہ | جانتے ہیں | نہیں لائق |
| لِ بَشَرٍ | اَنْ | يُّؤْتِيَهُ | اللّٰهُ | الْكِتَابَ |
| واسطے کسی آدمی کے | یہ کہ | دیوے اسکو | اللہ | کتاب |
| وَ الْحُكْمَ | وَ النُّبُوَّةَ | ثُمَّ | يَقُوْلَ | لِ النَّاسِ |
| اور حکمت | اور نبوت | پھر | کہتے | واسطے لوگوں کے |
| كُوْنُوْا | عِبَادًا | لِّيْ | مِنْ | دُوْنِ اللّٰهِ |
| کہ ہو جاؤ | بندے | واسطے میرے | سے | سوائے اللہ کے |
| وَ لٰكِنْ | كُوْنُوْا | رَبّٰنِيّٖنَ | بِ مَا | كُنْتُمْ |
| اور لیکن | ہو جاؤ | رب والے | اس لئے کہ | ہو تم |
| تُعَلِّمُوْنَ | الْكِتَابَ | وَ بِ مَا | كُنْتُمْ | تَدْرُسُوْنَ |
| سکھاتے | کتاب | اور اسواسطے کہ | ہو تم | پڑھتے ہو |
| وَ لَا | يَأْمُرَكُمْ | اَنْ | تَتَّخِذُوا | الْمَلٰٓئِكَةَ |
| اور نہیں | کہ حکم کرے تم کو | یہ کہ | پکڑو تم | فرشتوں کو |
| وَالنَّبِيّٖنَ | اَرْبَابًا | اَيَأْمُرُكُمْ | بِ الْكُفْرِ | بَعْدَ |
| اور نبیوں کو | پروردگار | کیا حکم کریگا تم کو | ساتھ کفر کے | بعد اسکے |
| | | اِذْ | اَنْتُمْ | مُّسْلِمُوْنَ |
| | | جب کہ | ہو تم | مسلمان |



Marfat.com

"اور انہی میں کچھ ایسے بھی ہیں جو اپنی زبانوں کو کتاب میں، کج کرتے ہیں تاکہ تم اس (جزء) کو بھی کتاب میں سمجھو درآنحالیکہ وہ اللہ کی جانب سے نہیں ہے اور یہ اللہ پر جھوٹ گھڑتے ہیں درآنحالیکہ (خوب جانتے ہوتے ہیں"؛ (۷۸) "کسی بشر سے یہ نہیں ہو سکتا کہ اللہ تو اسے کتاب اور حکمت اور نبوّت عطا کرے اور وہ لوگوں سے یہ کہنے لگے کہ تم میرے بندے بن جاؤ علاوہ اللہ کے بلکہ (وہ تو یہی کہے گا) کہ اللہ والے بن جاؤ (یہ) اس لئے (اور بھی) کہ تم پڑھاتے ہو کتاب (آسمانی) کو اور خود بھی (اسے) پڑھتے ہو"؛ (۷۹) "اور نہ وہ تمہیں اس کا حکم دے گا کہ تم فرشتوں اور پیمبروں کو پروردگار قرار دو کیا وہ تمہیں کفر کا حکم دیگا بعد اس کے کہ تم اسلام لا چکے ہو"؛ (۸۰).

## تشریحاتِ لغوی وتفسیری مطالب

وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۔ وَاِنَّ مِنْهُمْ (اور بیشک ان میں سے یعنی یہود میں سے۔ لَفَرِيْقًا لام تاکید (البتہ) فَرِيْقًا (گروہ۔ جماعت) يَّلْوٗنَ۔ لَيٌّ سے مضارع جمع مذکر غائب اَلْسِنَتَهُمْ واحد لِسَانٌ اپنی زبانوں کو مروڑتے ہیں۔ لَوَّى لِسَانَه بِكَذَا كِنَايَةٌ عَنِ الْكَذِبِ وَتَخَرُّصِ (الحدیث) (راغب) کی لسان جھوٹ بولنے اور بات بنانے سے کنایہ ہے۔ بِالْكِتَابِ (کتب سماوی پڑھتے وقت) اہلِ کتاب میں سے ایک گروہ ایسا ہے جو کتاب اللہ پڑھتے وقت تحریفِ لفظی اور معنوی سے کام لیتا ہے۔ لِتَحْسَبُوْهُ



Marfat.com

مِنَ الْكِتَابِ لام تاکید تَحْسَبُوْا حِسْبَانٌ مصدر سے مضارع جمع مذکر حاضر هٗ ضمیر واحد مذکر غائب (تاکہ تم اسے کتاب میں سے گمان کرو) وَمَا نافیہ هُوَ ضمیر واحد مذکر غائب مِنَ الْكِتَابِ (کتاب سے) حالانکہ وہ کتاب سے نہیں ہے۔

وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۔ وَيَقُوْلُوْنَ۔ قول مصدر سے مضارع جمع مذکر غائب (اور وہ کہتے ہیں) هُوَ (وہ) اسم ضمیر واحد مذکر غائب مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ (اللہ کی طرف سے ہے)۔

وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۔ وَيَقُوْلُوْنَ۔ قولٌ مصدر سے مضارع جمع مذکر غائب (اور وہ کہتے ہیں) عَلَى اللّٰهِ (اللہ پر) الْكَذِبَ (جھوٹ) وَهُمْ (اور وہ) يَعْلَمُوْنَ۔ عِلْمٌ سے مضارع جمع مذکر غائب (عَلِمَ يَعْلَمُ عِلْمًا) درآنحالیکہ وہ جانتے ہیں۔ یعنی وہ اس محرف کلام کو اللہ کی طرف منسوب کرتے ہیں جبکہ یہ صریح جھوٹ اور کذب ہے اس آیت میں کتاب اللہ میں ان کی تحریف کا ذکر ہے کہ وہ کچھ عبارتیں اپنی طرف سے کتاب اللہ کی طرف منسوب کرکے پڑھ دیتے ہیں تاکہ تم ان کو اللہ کی کتاب کا حصہ سمجھو حالانکہ وہ کتاب کا حصہ نہیں ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ اللہ کی طرف سے نہیں ہے وہ صریح جھوٹ اور افتراء سے کام لے رہے ہیں۔

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۔ مَا نافیہ (نہیں) كَانَ۔ کون مصدر سے ماضی واحد مذکر غائب لِبَشَرٍ (کسی بشر کے لئے) اَنْ مصدریہ (یہ کہ) يُّؤْتِيَهُ اِيْتَاءٌ مصدر سے مضارع واحد مذکر غائب



Marfat.com

هٗ ضمیر واحد مذکر غائب کسی بشر کے شایان نہیں کہ اللہ اسے کتاب دے۔
وَالْحُكْمَ حکمت علم و فہم وَالنُّبُوَّةَ (اور نبوت)۔
ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ
ثُمَّ (پھر۔ اس کے بعد) حرف عطف تاخیر کے لیے يَقُوْلُ۔ قول مصدر سے مضارع واحد مذکر غائب (کہے) لِلنَّاسِ (لوگوں کے لئے) كُوْنُوْا كَوْن مصدر سے امر جمع مذکر (تم ہو جاؤ) عِبَادًا واحد عَبْدٌ۔ لِيْ (میرے لئے) مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ (اللہ کے علاوہ۔ اللہ کے سوا) وَلٰكِنْ کلمۂ استدراک (اور لیکن) كُوْنُوْا۔ كون مصدر سے امر جمع مذکر (ہو جاؤ بن جاؤ)۔ رَبّٰنِيّٖنَ۔ رَبَّانِيٌّ کی جمع امام راغب لکھتے ہیں کہ یہ یا تو رَبَّان کی طرف منسوب ہے جیسے عطشان اور سکران آتا ہے۔ یا رَبّ کی طرف بمعنی تربیت اور رَبَّانی وہ ہے جو علم کو نشو و نما دیتا ہے یا علم کے ساتھ اپنی تربیت کرتا ہے اور بعض کے نزدیک رَبّ بمعنی اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہے اور یائے نسبت کی اضافت کے وقت اس میں الف کا اضافہ ہو جاتا ہے یعنی اللہ والا اسی لئے بعض نے "رَبَّانی" سے مراد اہل علم کو لیا ہے۔ پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ لیکن وہ تو کہے گا اللہ والے بن جاؤ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے:

اَنَا رَبَّانِيُّ هٰذِهِ الْاُمَّةِ۔ میں اس امت کا ربانی ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ کی وفات پر محمد بن حنفیہؒ نے کہا:

مَاتَ رَبَّانِيُّ هٰذِهِ الْاُمَّةِ۔

بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ۙ۔ بِمَا۔ باسببیہ مَا



Marfat.com

موصول (اس لئے اس سبب سے کہ) كُنْتُمْ کون مصدر سے ماضی جمع مذکر حاضر تُعَلِّمُوْنَ تعلیم مصدر سے مضارع جمع مذکر حاضر (عَلَّمَ يُعَلِّمُ تَعْلِيْمًا) (اس لئے کہ تم تعلیم دیتے ہو) وَبِمَا (اور اس لئے کہ) كُنْتُمْ ماضی جمع مذکر حاضر تَدْرُسُوْنَ مضارع جمع مذکر حاضر (دَرَسَ يَدْرُسُ دَرْسًا) اور اس لئے کہ تم خود بھی اسے پڑھتے ہو۔ کسی بشر کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ اللہ اسے آسمانی کتاب حکمت و نبوت عطا کرے اور پھر وہ لوگوں کو اپنی عبادت و پرستش کی دعوت دے۔ حالانکہ تمام انبیاء نے بالاتفاق لوگوں کو ایک اللہ کی عبادت کی تعلیم دی ہے اور کہا ہے کہ تم ربانی بنو اس لئے کہ تم کتاب کی دوسروں کو تعلیم دیتے اور خود تدریس کرتے ہو۔ یہاں پہلے تعلیم اور پھر تدریس کا ذکر ہے۔ تعلیم و تدریس میں عام و خاص کا فرق ہے "دَرَسْتُ الْعِلْمَ" کے معنی ہیں کہ میں نے اسے حفظ کیا اور اس کا اثر قبول کیا نیز تدریس میں قرأۃ کی مداومت پائی جاتی ہے۔ امام رازی لکھتے ہیں کہ تعلیم و تدریس کا تقاضا ہے کہ انسان باخدا بن جائے اگر تعلیم و تدریس سے یہ مقصد پورا نہیں ہوتا تو وہ انسان یوں ہی اپنا وقت ضائع کر رہا ہے۔

حدیث نبوی میں ہے:

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ.

وَلَا يَأْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ۭ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ ۔ وَلَا يَأْمُرُ فعل نہی مضارع واحد مذکر غائب (اَمَرَ يَأْمُرُ اَمْرًا) كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر اس کا عطف يَقُوْلَ پر ہے اور لَا مزید تاکید کے لئے یعنی مَا كَانَ لَهٗ اور نہ ہی وہ تمہیں اس کا حکم



Marfat.com

دیگا اَنْ مصدریہ (یہ کہ) تَتَّخِذُوا مضارع جمع مذکر حاضر (اِتَّخَذَ یَتَّخِذُ اِتِّخَاذًا) (یہ کہ تم ٹھہرالو۔ بنالو) اَلْمَلٰٓئِکَۃَ واحد۔ ملک وَالنَّبِیّٖنَ واحد نبیٌ۔ اَرْبَابًا واحد رَبّ (پروردگار۔ مالک) یعنی جس طرح انبیاء علیہم السلام لوگوں کو اپنی پرستش کا حکم نہیں دیتے اسی طرح وہ فرشتوں اور دیگر انبیاء کی پرستش اور عبادت کا حکم بھی نہیں دیتے اَیَاْمُرُکُمْ۔ اَ کلمۂ استفہام انکار کے لئے یَاْمُرُکُمْ اَمْرٌ مصدر سے مضارع واحد مذکر غائب کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر بِالْکُفْرِ (کفر کا) کیا وہ تمہیں حکم دیگا کفر کا بَعْدَ ظرف زمان قَبْلَ کی ضد ہے اِذْ ظرفِ زمان (اس کے بعد کہ) اَنْتُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مُسْلِمُوْنَ واحد مُسْلِمٌ کیا وہ تمہیں کفر کا حکم دے گا بعد اس کے کہ تم اسلام لا چکے ہو۔ اس آیت میں بتایا ہے کہ کسی نبی کے لئے یہ شایان نہیں کہ وہ لوگوں کو کہے کہ انبیاء اور ملائکہ کو اپنا پروردگار بنا لو نبی کا کام تو ایک اللہ کی عبادت کی دعوت دینا ہے کسی اور کی عبادت کفر ہے اس لئے کوئی نبی صریح کفر کا کیسے ارتکاب کرسکتا ہے جب انبیاء اور ملائکہ پرستی کفر میں داخل ہوتی ہے تو عام لوگوں کی پرستش اور عبادت کا تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ پرستش اور عبادت صرف اللہ کے لئے مخصوص ہے۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ



Marfat.com

الْفٰسِقُوْنَ ۝ اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَ اِذْ | اَخَذَ | اللّٰهُ | مِيْثَاقَ | النَّبِيّٖنَ |
| اور جس وقت | لیا | اللہ نے | عہد | پیغمبروں کا |
| لَ مَا | اٰتَيْتُ | كُمْ | مِنْ كِتٰبٍ | وَّحِكْمَةٍ |
| البتہ جو کچھ | دوں میں | تم کو | کتاب سے | اور حکمت سے |
| ثُمَّ | جَآءَ | كُمْ | رَسُوْلٌ | مُّصَدِّقٌ |
| پھر | آئے | تمہارے پاس | پیغمبر | تصدیق کرنے والا |
| لِ مَا | مَعَ كُمْ | لَ تُؤْمِنُنَّ | بِ هٖ | وَ لَ |
| واسطے اس چیز کے | ساتھ تمہارے ہے | البتہ ایمان لاؤ تم | ساتھ اسکے | اور البتہ |
| تَنْصُرُنَّ | هٗ | قَالَ | ءَ اَقْرَرْتُمْ | وَاَخَذْتُمْ |
| مدد دیا | اس کو | کہا | کیا اقرار کیا تم نے | اور لیا تم نے |
| عَلٰى | ذٰلِكُمْ | اِصْرِىْ | قَالُوْٓا | اَقْرَرْنَا |
| اوپر | اس کے | بھاری عہد میرا | کہا انہوں نے | اقرار کیا ہم نے |
| قَالَ | فَ اشْهَدُوْا | وَ اَنَا | مَعَ كُمْ | مِنَ |
| کہا | پس شاہد رہو | اور میں | ساتھ تمہارے | سے |
| الشّٰهِدِيْنَ | فَ مَنْ | تَوَلّٰى | بَعْدَ | ذٰلِكَ |
| شاہدوں میں سے ہوں | پس جو کوئی | پھر جاوے | بعد | اس کے |
| فَ اُولٰٓئِكَ | هُمُ | الْفٰسِقُوْنَ | اَفَ غَيْرَ | دِيْنِ اللّٰهِ |
| پس یہ لوگ | وہی ہیں | فاسق۔بدکار | کیا پس غیر | دین اللہ کے |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| يَبْغُوْنَ | وَلَهٗ | اَسْلَمَ | مَنْ | فِي |
| چاہتے ہیں | اور واسطے اسکے | مطیع ہوئے | جو کوئی | میں |
| السَّمٰوٰتِ | وَالْاَرْضِ | طَوْعًا | وَّكَرْهًا | وَ |
| آسمانوں | اور زمین | خوشی | اور ناخوشی | اور |

| | |
|---|---|
| اِلَيْهِ | يُرْجَعُوْنَ |
| طرف اسکی | پھر جائیں گے |

"اور (وہ وقت یاد کرو) جب اللہ نے انبیاء سے عہد لیا کہ جو کچھ میں تمہیں کتاب و حکمت (کی قسم) سے دوں پھر تمہارے پاس رسول اس (چیز) کی تصدیق کرنے والا آئے جو تمہارے پاس ہے تو تم ضرور اس (رسول) پر ایمان لانا اور ضرور اس کی نصرت کرنا (پھر) فرمایا تم اقرار کرتے ہو اور اس پر میرا عہد قبول کرتے ہو؟ وہ بولے ہم اقرار کرتے ہیں فرمایا تو گواہ رہنا اور میں (بھی) تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔" (۸۱) "پھر جو کوئی اس کے بعد بھی روگردانی کریگا سو یہی لوگ تو نافرمان ہیں۔" (۸۲) "سو کیا یہ لوگ اللہ کے دین کے علاوہ (کسی طریقہ کو) تلاش کر رہے ہیں؟ درآنحالیکہ اس کے فرمانبردار ہیں جو کوئی بھی آسمانوں اور زمین میں ہیں (خواہ یہ فرمانبرداری) رضا و اختیار سے ہو یا بے اختیار سے اور (سب) اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔" (۸۳)۔

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ۔ وَ (اور)



Marfat.com

اِذْ ظرف زمان (جب۔جس وقت) اَخَذَ ماضی واحد مذکّر غائب (اَخَذَ یَاْخُذُ اَخْذًا) اللّٰہُ (اللہ نے لیا) مِیْثَاقَ اسم ظرف اس کا مادہ وَثْوقٌ اور وَثَاقَۃٌ ہے ایسے عہد کو کہتے ہیں جسے قسم سے پختہ کیا گیا ہو۔ النَّبِیّٖنَ مضاف الیہ واحد نبیٌّ یعنی ارواحِ انبیاء سے لَمَا لام ابتدا کے لئے اور مَا موصولہ یا مَا شرطیہ (وہ جو کہ) اٰتَیْتُکُمْ۔ اِیْتَاءٌ مصدر سے ماضی واحد متکلم کُمْ ضمیر جمع مذکّر حاضر مِنْ کِتَابٍ وَّحِکْمَۃٍ (کتاب وحکمت کی صورت میں) حکمت سے معرفتِ الٰہی اور نبوّت دونوں مراد ہو سکتے ہیں۔ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ یعنی وہ عہد جو انبیاء اپنی امّتوں سے لیتے تھے۔ امام رازی لکھتے ہیں:

"اَلْمُرَادُ اَنَّ الْاَنْبِیَآءِ کَانُوْا یَاْخُذُوْنَ الْمِیْثَاقَ مِنْ اُمَّتِھِمْ اِذَا بُعِثَ مُحَمَّدٌ فَاِنَّہٗ یَجِبُ عَلَیْھِمْ اَنْ یُّؤْمِنُوْا بِہٖ وَاَنْ یَّنْصُرُوْہُ وَھٰذَا قَوْلُ اَکْثَرِ الْعُلَمَآءِ"

"مراد یہ ہے کہ انبیاء اپنی امّتوں سے عہد لیا کرتے تھے کہ جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوں تو ان کے لئے لازم ہے کہ اس کی پیروی کریں اس پر ایمان لائیں اور اس کی مدد کریں۔ اکثر علماء کا یہی قول ہے"

اور اس سے یہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ انبیاء ایک دوسرے کی تائید و نصرت کریں

ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ۔ ثُمَّ (پھر) حرفِ عطف جَآءَکُمْ مجیٌ مصدر سے ماضی واحد مذکّر غائب



Marfat.com

کُمْ ضمیر جمع مذکر غائب (پھر تمہارے پاس آیا) رَسُوْلٌ (وہ رسول) اگرچہ نکرہ ہے لیکن اس سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ حضرت علیؓ اور حضرت ابن عباسؓ سے یہی مروی ہے اور یہی جمہور کا مذہب ہے مُصَدِّقٌ تصدیق سے اسم فاعل لِمَا (اس چیز کی کہ جو) مَعَکُمْ۔ مَعَ مضاف کُمْ ضمیر جمع حاضر مضاف الیہ (تمہارے پاس ہے) لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ لام تاکید اِیْمَانٌ مصدر سے مضارع جمع مذکر حاضر بانون تاکید بِہٖ (اس کے ساتھ)۔ ہمیں اس رسول پر ضرور ایمان لانا ہوگا وَ لَتَنْصُرُنَّہٗ لام تاکید نَصْرٌ مصدر سے مضارع جمع مذکر حاضر بانون تاکید ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب (اور تمہیں بالضرور اس کی مدد کرنا ہوگی)۔

قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَکُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ ۝ ۔ قَالَ قول مصدر سے ماضی واحد مذکر غائب (اللہ تعالیٰ نے فرمایا) أ کلمۂ استفہام (کیا) اَقْرَرْتُمْ۔ اِقْرَارٌ مصدر سے ماضی جمع مذکر حاضر (کیا تم نے اقرار کیا) وَ اَخَذْتُمْ اَخْذٌ مصدر سے ماضی جمع مذکر حاضر (اَخَذَ یَاْخُذُ اَخْذًا) عَلٰی حرف جار ذٰلِکُمْ اسم اشارہ کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر اِصْرِیْ۔ اصر کے لفظی معنی ثقل اور بوجھ کے ہیں اور اس سے مراد عہد ہے یعنی پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا تم اقرار کرتے ہو اور اس بات پر میرا عہد قبول کرتے ہو قَالُوْا ماضی جمع مذکر غائب اَقْرَرْنَا۔ اِقْرَارٌ سے ماضی جمع متکلم (انہوں نے کہا ہم اقرار کرتے ہیں) قَالَ (فرمایا) فَاشْهَدُوْا۔ فَ (پس) اَشْهَدُوْا شَهَادَۃٌ مصدر سے امر جمع مذکر (گواہ رہو) وَاَنَا ضمیر جمع متکلم (اور میں) مَعَکُمْ (تمہارے ساتھ) مِنَ



Marfat.com

الشّٰهِدِيْنَ جمع شاہد کی شَهَادَةٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں یعنی اس میثاق کی تمہیں اطلاع دیتا ہوں اور شہادت دیتا ہوں کہ عالم ارواح میں تمام انبیاء سے یہ عہد لیا گیا۔

فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۔ فَمَنْ۔ فَ پس مَنْ موصول تَوَلّٰى۔ تَوَلِّيٌ مصدر سے ماضی واحد مذکر غائب (اور جو کوئی پھرا) بَعْدَ ذٰلِكَ (اسکے بعد) فَاُولٰٓئِكَ (پس وہی لوگ) هُمُ ضمیر جمع مذکر غائب الْفٰسِقُوْنَ واحد فَاسِقٌ فِسْقٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر فِسْقٌ اور فُسُوْقٌ کا لغوی معنی کھجور کا اپنے چھلکے کے اندر سے باہر نکل آنا (قاموس) اصطلاح شریعت میں حدود شریعت سے تجاوز کرنے کو فسق کہتے ہیں۔

اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا

اَ کلمہ استفہام (کیا) فَ (پس) غَيْرَ (سوا۔ علاوہ) دِيْنِ اللّٰهِ اللہ کے دین کے علاوہ يَبْتَغُوْنَ۔ بَغْيٌ مصدر سے مضارع جمع مذکر غائب کیا وہ اللہ کے دین کے علاوہ کسی اور دین کی طلب کر رہے ہیں وَلَهٗ (اور اسی کے لئے) اَسْلَمَ۔ اِسْلَامٌ مصدر سے ماضی واحد مذکر غائب (فرمانبردار ہیں) مَنْ موصول (جو کوئی) فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (آسمانوں اور زمین ہے طَوْعًا مصدر (طَاعَ يَطُوْعُ طَوْعًا) رغبت و اختیار سے كَرْهًا مصدر (كَرِهَ يَكْرَهُ كَرْهًا) مجبوری اور ناخوشگواری سے۔

وَاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ۔ وَ (اور) اِلَيْهِ (اسی کی طرف) يُرْجَعُوْنَ۔



Marfat.com

رَجْعٌ مصدر سے مضارع مجہول جمع مذکر غائب (لوٹائے جائیں گے)۔

آیت نمبر ۸۱ میں "میثاق النبیین" کا ذکر ہے اس سے مراد وہ میثاق ہے جو اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے لیا یعنی وہ عہد نبی اپنی امتوں سے لیتے تھے کہ جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوں گے تو ان کے لئے ان پر ایمان لانا اور ان کی نصرت لازم ہوگی۔ ابن جریر میں حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضرت آدم سے لے کر آخر تک اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی مبعوث نہیں کیا جس سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق عہد نہ لیا ہو اس آنے والے رسول کی دوسری بڑی صفت جو بیان کی گئی ہے یہ ہے کہ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی وہ رسول ہیں جنہوں نے تمام انبیاء کی تصدیق کی ہے آیت نمبر ۸۲ اور ۸۳ میں اسلام کے عالمگیر اور ابدی مذہب ہونے کی طرف اشارہ ہے اور بتایا ہے کہ تمام مخلوقات کا مذہب اسلام ہے اسلئے کائنات کا وجود خود اس کے مسلم اور فرمانبردار ہونے کی علامت ہے۔

قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝

| قُل | اٰمَنَّا | بِاللّٰهِ | وَمَا | اُنْزِلَ |
|---|---|---|---|---|
| کہیئے | ہم ایمان لائے | ساتھ اللہ کے | اور اس چیز کے | کہ نازل کی گئی |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| عَلَيْنَا | وَمَا | اُنْزِلَ | عَلٰى | اِبْرٰهِيْمَ |
| اوپر ہمارے | اور جو | اتاری گئی | اوپر | ابراہیم کے |
| وَاِسْمٰعِيْلَ | وَاِسْحٰقَ | وَيَعْقُوْبَ | وَالْاَسْبَاطِ | وَمَا |
| اور اسمٰعیل کے | اور اسحٰق کے | اور یعقوب کے | اور اولاد کے | اور جو |
| اُوْتِيَ | مُوْسٰى | وَعِيْسٰى | وَالنَّبِيُّوْنَ | مِنْ |
| دی گئی | موسیٰ کو | اور عیسیٰ کو | اور سب انبیاء کو | سے |
| رَّبِّهِمْ | لَا | نُفَرِّقُ | بَيْنَ | |
| پروردگار | نہیں | فرق کرتے ہم | درمیان | |
| اَحَدٍ | مِّنْهُمْ | وَنَحْنُ | لَهٗ | مُسْلِمُوْنَ |
| کسی کے | ان میں سے | اور ہم | واسطے اسکے | فرمانبردار ہیں |
| وَمَنْ | يَّبْتَغِ | غَيْرَ | الْاِسْلَامِ | دِيْنًا |
| اور جو کوئی | چاہے | سوائے | اسلام کے | دین |
| فَلَنْ | يُّقْبَلَ | مِنْهُ | وَهُوَ | فِي الْاٰخِرَةِ |
| پس ہرگز نہیں | قبول کیا جائیگا | اس سے | اور وہ | آخرت میں |

| |
|---|
| مِنَ الْخٰسِرِيْنَ |
| خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا |

"آپ کہہ دیجئے کہ ہم اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور اس پر جو ہمارے اوپر اتارا گیا ہے اور اس پر جو ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور اسحٰقؑ اور یعقوبؑ اور اولاد یعقوب پر اتارا گیا ہے اور اس پر جو موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور (دوسرے) نبیوں کو دیا گیا ان کے پروردگار کی طرف سے ہم ان میں باہم کوئی فرق نہیں



Marfat.com

کرتے اور ہم تو (اسی) اللہ کے فرمانبردار ہیں"۔ (۸۴) "اور جو کوئی اسلام کے سوا کسی اور دین کو تلاش کریگا سو وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ شخص آخرت میں تباہ کاروں میں سے ہوگا"۔ (۸۵)

## تشریحاتِ لغوی و تفسیری مطالب

قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا۔ قُلْ قول مصدر سے امر واحد مذکر (آپ کہہ دیں)، اٰمَنَّا ماضی جمع متکلم (اٰمَنَ يُؤْمِنُ اِيْمَانًا، ہم ایمان لائے)۔ بِاللّٰهِ اللہ کے ساتھ وَ (اور) مَا موصول (جو) اُنْزِلَ ماضی مجہول واحد مذکر غائب (اَنْزَلَ يُنْزِلُ اِنْزَالًا) (اور جو نازل کیا گیا) عَلَيْنَا۔ عَلٰی حرف جار نَا ضمیر جمع متکلم (اوپر ہمارے۔ ہم پر)۔

وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝ وَمَآ اُنْزِلَ (اور جو نازل کیا گیا) عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ (ابراہیمؑ، اسمٰعیلؑ، اسحاق، یعقوبؑ اور ان کی اولاد پر)۔ ابراہیمؑ جد الانبیاء ہیں۔ حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش سے دو ہزار سال قبل بابل کے شہر "اور" میں پیدا ہوئے اس زمانہ کے کافر بادشاہ نمرود کو توحید کی دعوت دی کفار نے آپ کو جلانے کے لئے آگ میں ڈالا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس آگ کو آپ کے لئے "برد و سلام" بنا دیا۔

حضرت اسمٰعیلؑ، حضرت ابراہیمؑ کے بڑے صاحبزادے حضرت ہاجرہؑ مصریہ کے بطن سے پیدا ہوئے۔ بیت اللہ کی تعمیر حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ



Marfat.com

کے ہاتھوں ہوئی حضرت اسمٰعیلؑ ہی ذبیح اللہ ہیں، اکثر مناسکِ حج کا تعلق آپ کی ذات سے ہے۔

- حضرت اسحٰقؑ، حضرت ابراہیمؑ کے دوسرے بیٹے حضرت سارہ کے بطن سے پیدا ہوئے۔

حضرت یعقوبؑ، حضرت اسحٰقؑ کے بیٹے ہیں ان کا لقب "اسرائیل" تھا (اللہ کا برگزیدہ بندہ) ان کی اولاد بنی اسرائیل کہلاتی ہے۔

وَالْاَسْبَاطِ، سِبْط کی جمع ہے جس کے معنی پوتے اور نواسے دونوں آتے ہیں، مگر نواسے کے معنی میں اس کا استعمال زیادہ ہوتا ہے۔ مراد حضرت یعقوبؑ کی نسل اور اولاد۔ وَ (اور) مَا (جو) اُوْتِیَ۔ اِیْتَاءٌ مصدر سے ماضی مجہول واحد مذکر غائب (اور جو دیا گیا) مُوْسٰی۔ موسیٰ بن عمران بنی اسرائیل کے جلیل القدر پیغمبرؑ صاحبِ توراۃ۔ عِیْسٰی۔ ابن مریم عبرانی میں اس کی اصل الیشوع ہے جس کے معنی سید و سردار کے ہیں۔ حضرت عیسیٰؑ باپ کے بغیر معجزانہ طور پر حضرت مریم کے بطن سے پیدا ہوئے وَالنَّبِیُّوْنَ واحد النَّبِیُّ صفتِ مشبہ (اور انبیاء) مِنْ رَّبِّهِمْ (اپنے پروردگار کی طرف سے) لَا نُفَرِّقُ۔ تَفْرِیْقٌ مصدر سے مضارع منفی جمع متکلم (ہم تفریق نہیں کرتے) بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ (ان میں سے کسی کے درمیان) ہم سب نبیوں کو برحق مانتے ہیں اور سب کی تصدیق کرتے ہیں۔ البتہ ان میں فرق مراتب ضرور ہے جیسے کہ خود آیت کریمہ میں ہے:

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ۔ ان رسولوں میں بعض کو بعض پر ہم نے فضیلت دی۔



Marfat.com

وَنَحْنُ ضمیر جمع متکلم لَهٗ (اس کے لئے) مُسْلِمُوْنَ واحد مُسْلِمٌ.
اِسْلَامٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر (ہم اسی کے فرمانبردار ہیں) یعنی ہمارا اللہ پر قرآن پر سابقہ کتب وصحائفِ مقدسہ پر ایمان ہے اور ہم تمام انبیاء کو برحق سمجھتے ہیں اور اللہ کے مکمل طور پر فرمانبردار ہیں۔ یہود و نصاریٰ کی طرح نہیں ہیں کہ بعض انبیاء کو مانتے ہیں اور بعض کا انکار کرتے ہیں جو کھلی گمراہی ہے۔

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا ۔ وَمَنْ (اور جو کوئی) يَبْتَغِ اِبْتِغَاءٌ مصدر سے واحد مذکر غائب (چاہتا ہے) غَيْرَ الْاِسْلَام (اسلام کے علاوہ) دِيْنًا مصدر (دَانَ يَدِيْنُ دِيْنًا) طریقِ حیات۔ شریعت۔

فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ، وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۔ فَ (پس) لَنْ يُقْبَلَ قبولٌ مصدر سے واحد مذکر غائب مضارع مجہول منفی مِنْهُ (اس سے) تو اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا وَهُوَ ضمیر واحد مذکر غائب (وہ) فِي الْاٰخِرَةِ آخرت میں مِنَ الْخَاسِرِيْنَ واحد خَاسِرٌ خَسَرٌ اور خُسْرَانٌ سے اسم فاعل جمع مذکر اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں سے ہوگا یہ آیتِ کریمہ اس بات کا فیصلہ کرتی ہے کہ صرف دینِ اسلام ہی راہِ نجات ہے جیسے کہ فرمایا " اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ اللہ کے نزدیک دین یا طریقِ حیات تو صرف اسلام ہے، اسلام کے علاوہ کوئی اور طریقِ حیات اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقبول اور پسندیدہ نہیں ہے اسلام کو چھوڑ کر جو بھی طریقہ اختیار کیا جائے گا وہ انسان کو خسارہ میں مبتلا کریگا اور اس کی وجہ سے آخرت میں عذاب الیم سے دوچار ہونا پڑیگا۔



Marfat.com

كَيْفَ يَهْدِى اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ
حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۗ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ
جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ
تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الضَّآلُّوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ
اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ ۚ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| كَيْفَ | يَهْدِى | اللّٰهُ | قَوْمًا | كَفَرُوْا |
| کیوں کر | ہدایت کرے | اللہ | اس قوم کو | وہ کافر ہوئے |
| بَعْدَ | اِيْمَانِهِمْ | وَشَهِدُوْا | اَنَّ | الرَّسُوْلَ |
| بعد | ایمان اپنے کے | اور گواہی دی | یہ کہ | رسول |
| حَقٌّ | وَّجَآءَهُمُ | الْبَيِّنٰتُ | وَاللّٰهُ | لَا يَهْدِى |
| حق ہے | اور آئیں انکے پاس | دلیلیں | اور اللہ | نہیں ہدایت کرتا |
| الْقَوْمَ | الظّٰلِمِيْنَ | اُولٰٓئِكَ | جَزَآؤُ | هُمْ |
| قوم | ظالموں کو | یہ لوگ | جزا | ان کی |
| اَنَّ | عَلَيْهِمْ | لَعْنَةَ | اللّٰهِ | وَالْمَلٰٓئِكَةِ |
| یہ ہے کہ | اوپر ان کے | لعنت ہے | اللہ کی | اور فرشتوں کی |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَالنَّاسِ | اَجْمَعِيْنَ | خَالِدِيْنَ | فِيْ هَا | لَا يُخَفَّفُ |
| اور لوگوں | سب کی | ہمیشہ رہیں گے | اس میں | نہ کم کیا جائیگا |
| عَنْ هُمُ | الْعَذَابَ | وَلَا هُمْ | يُنْظَرُوْنَ | اِلَّا |
| ان سے | عذاب | اور نہ وہ | ڈھیل دیئے جائیں گے | مگر |
| الَّذِيْنَ | تَابُوْا | مِنْ | بَعْدِ | ذَالِكَ |
| وہ لوگ کہ | جنہوں نے توبہ کی | سے | بعد | اس کے |
| وَاَصْلَحُوْا | فَ اِنَّ | اللّٰه | غَفُوْرٌ | رَّحِيْمٌ |
| اور نیکی کی | پس تحقیق | اللہ | بخشنے والا | مہربان ہے |
| اِنَّ | الَّذِيْنَ | كَفَرُوْا | بَعْدَ | اِيْمَانِهِمْ |
| تحقیق | جو لوگ | کہ کافر ہوئے | بعد | ایمان اپنے کے |
| ثُمَّ | ازْدَادُوْا | كُفْرًا | لَّنْ | تُقْبَلَ |
| پھر | زیادہ ہوئے | کفر میں | ہرگز | قبول نہ کی جائے گی |
| تَوْبَتُهُمْ | وَاُولٰٓئِكَ | هُمُ | الضَّآلُّوْنَ | اِنَّ |
| توبہ ان کی | اور یہ لوگ | وہی ہیں | گمراہ | تحقیق |
| الَّذِيْنَ | كَفَرُوْا | وَ مَاتُوْا | وَهُمْ | كُفَّارٌ |
| جو لوگ کہ | کافر ہوئے | اور مرگئے | اور وہ | کافر رہے |
| فَ لَنْ | يُّقْبَلَ | مِنْ | اَحَدِ | هِمْ |
| پس ہرگز | قبول نہ کیا جائیگا | سے | کسی ایک | ان میں |
| مِّلْءُ | الْاَرْضِ | ذَهَبًا | وَّلَوِ افْتَدٰى | بِهٖ |
| زمین بھر | | سونا | اگرچہ وہ فدیہ دے | ساتھ اسکے |



Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اُولٰٓئِكَ | لَهُمْ | عَذَابٌ | اَلِيْمٌ | وَمَا |
| یہ لوگ | واسطے ان کے | عذاب ہے | دردناک | اور نہیں |
| | لَهُمْ | مِّنْ | نّٰصِرِيْنَ | |
| | واسطے ان کے | کوئی | مدد دینے والا | |

"اللہ کیسے ایسے لوگوں کو ہدایت دے گا جنہوں نے اپنے ایمان کے بعد کفر (اختیار) کرلیا اور (بعد اس کے کہ) شہادت دے چکے تھے کہ رسول برحق ہیں اور (بعد اس کے کہ) ان کے پاس کھلی ہوئی نشانیاں آچکی تھیں اور اللہ (ایسے) ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔" (۸۶) "ایسوں کی سزا یہ ہے کہ ان پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور انسانوں کی سب کی لعنت ہوتی ہے۔" (۸۷) "وہ اس میں (ہمیشہ ہمیش) پڑے رہنے والے ہیں نہ ان پر سے عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔" (۸۸) "البتہ جو لوگ اس کے بعد توبہ کرلیں اور (اپنے کو) درست کرلیں سو بیشک اللہ بڑا مغفرت والا ہے بڑا رحم والا ہے۔" (۸۹) "بیشک جن لوگوں نے بعد اپنے ایمان (لانے) کے کفر اختیار کیا پھر کفر میں پڑے رہے ان کی توبہ ہرگز قبول نہ کی جائے گی یہی لوگ تو گمراہ ہیں" (۹۰) بیشک جن لوگوں نے کفر (اختیار) کیا اور وہ مرگئے اس حال میں کہ وہ کافر تھے سو ان میں سے کسی سے ہرگز نہ قبول کیا جائے گا زمین بھر (بھی) سونا اگرچہ وہ اسے معاوضہ میں دینا چاہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے عذاب دردناک ہے اور جن کے کوئی بھی مددگار نہ ہوں گے۔" (۹۱)



Marfat.com

# تشریحاتِ لغوی وتفسیری مطالب

كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّ جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ۔ كَيْفَ کلمہ استفہام تعجب کیلئے (کیسے۔کیونکر)، يَهْدِي اللّٰهُ ۔ هِدَايَةٌ مصدر سے مضارع واحد مذکر غائب (اللہ کیسے ہدایت دے گا)، قَوْمًا اسم جمع (عام گروہ ایسی جماعت) كَفَرُوْا ماضی جمع مذکر غائب (كَفَرَ يَكْفُرُ كُفْرًا) (جنہوں نے کفر کیا۔ انکار حق کیا)، بَعْدَ ظرف زمان اِيْمَانِ مضاف هِمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ (اپنے ایمان کے بعد)، وَشَهِدُوْا ماضی جمع مذکر غائب (شَهِدَ يَشْهَدُ شَهَادَةً) (اور انہوں نے شہادت دی۔مشاہدہ کیا)، اَنَّ (بیشک)، الرَّسُوْلَ خاص رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم)، حَقٌّ امر ثابت شدہ کو حق کہتے ہیں وَجَآءَهُمْ مجیءٌ مصدر سے ماضی واحد مذکر غائب هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب (آئے ان کے پاس)، الْبَيِّنٰتُ واحد بَيِّنَةٌ واضح دلائل وَاللّٰهُ اور اللہ لَا يَهْدِي فعل منفی مضارع واحد مذکر غائب مصدر هِدَايَةٌ الْقَوْمَ اسم جمع گروہ۔جماعت الظّٰلِمِيْنَ واحد ظَالِمٌ ظالم لوگ یا لوگوں کو۔ حسن اور ابن عباس سے روایت ہے کہ اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں کہ انہوں نے اپنی کتب میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صفات کو پڑھا اور انہیں برحق سمجھا لیکن جب اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بنی اسمٰعیل سے مبعوث کیا تو حسد کی بنا پر کفر اختیار کر لیا۔ اب ایسی قوم کیسے ہدایت پا سکتی ہے جو اپنی کتب کے مطابق محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے انہیں



Marfat.com

برحق سمجھنے، واضح دلائل اور معجزات مشاہدہ کرنے کے بعد پھر کفر اختیار کرے۔

أُولَٰئِكَ جَزَآؤُهُمْ أَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللَّهِ وَالْمَلَٰئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ۝

أُولَٰئِكَ اسم اشارہ بعید جَزَآؤُهُمْ جزاء مضاف هُمْ ضمیر جمع مذکر مضاف الیہ (ان کی جزاء اور سزا)، أَنَّ بیشک عَلَيْهِمْ ان پر لَعْنَةَ اللَّهِ اللہ کی لعنت۔ لعنت کے معنی دھتکار اور دُور کرنے کے ہیں اور اس سے مراد اللہ کی رحمت سے دوری وَالْمَلَٰئِكَةِ واحد ملك (فرشتوں کی لعنت)، وَالنَّاسِ اور تمام لوگوں کی أَجْمَعِينَ سب کے سب، کفر اختیار کرنے پر ان کے لئے اللہ کی رحمت سے دُوری ان کی سزا ہے اور فرشتوں اور تمام مخلوق کی لعنت کے مستحق ہیں۔

خَٰلِدِينَ فِيهَا ۖ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ۝ خُلُودٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر فِيهَا اس میں یعنی اللہ کی لعنت اور عذاب میں ہمیشہ رہیں گے۔ لَا يُخَفَّفُ۔ تَخْفِيفٌ مصدر سے مضارع منفی واحد مذکر غائب (کم نہیں کیا جائے گا) عَنْهُمُ (ان سے) الْعَذَابُ (عذاب) وَلَا (اور نہ) هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب (وہ) يُنظَرُونَ۔ نَظْرٌ مصدر سے مضارع مجہول جمع مذکر غائب (اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی)۔

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

إِلَّا کلمہ استثناء (مگر) الَّذِينَ موصول (مگر وہ لوگ) تَابُوا۔ تَوْبَةٌ مصدر سے ماضی جمع مذکر غائب (جنہوں نے توبہ کی) مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ اس کے بعد یہ اس کفر و ارتداد کے بعد وَأَصْلَحُوا۔ إِصْلَاحٌ مصدر سے



Marfat.com

ماضی جمع مذکر غائب (اَصْلَحَ یُصْلِحُ اِصْلَاحًا) (اور اپنی اصلاح کرلی) فَاِنَّ اللّٰہَ پس یقیناً اللہ غَفُوْرٌ۔ فعول کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے (بہت زیادہ بخشنے والا) رَحِیْمٌ۔ رَحْمَۃٌ سے فَعِیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے (بہت مہربان)۔

آیت نمبر ۸۶، ۸۷ اور ۸۹ میں ایمان کے بعد ارتداد اور کفر کی راہ اختیار کرنے والوں کے متعلق بتایا ہے کہ اللہ، اسکے فرشتوں اور تمام مخلوق کی لعنت اور پھٹکار ان پر پڑتی رہے گی اور ابدی طور پر عذاب میں مبتلا ہیں گے، ان کے عذاب میں کسی قسم کی تخفیف نہیں کی جائے گی۔ آیت ۸۹ میں استثنائی صورت کو بیان فرمایا کہ جو لوگ توبہ کرلیں اور ساتھ ہی اپنے کفریہ اعمال کی اصلاح بھی کریں ایسے لوگ اللہ کی رحمت اور مغفرت کے مستحق ہو سکتے ہیں۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ مدینہ کا ایک انصاری حارث بن سوید مرتد ہو کر مکہ بھاگ گیا لیکن پھر اپنے اس عمل پہ سخت نادم ہوا۔ مدینہ اپنی قوم کی طرف لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھیں کہ کیا میرے لئے توبہ کی گنجائش ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور مدینہ آکر اس نے دوبارہ اسلام قبول کرلیا۔

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بَعْدَ اِیْمَانِھِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا کُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُھُمْ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الضَّآلُّوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ۔ اِنَّ حرف تحقیق مشبہ بفعل اَلَّذِیْنَ واحد اَلَّذِیْ موصول کَفَرُوْا۔ کُفْرٌ مصدر سے ماضی جمع مذکر غائب (بیشک وہ لوگ جنہوں نے کفر اختیار کیا) بَعْدَ ظرف زمان مضاف



Marfat.com

اِیْمَانِ مضاف هُمْ ضمیر جمع مذکر مضاف الیہ (اپنے ایمان کے بعد) ثُمَّ حرف عطف ما قبل سے ما بعد کے متاخر ہونے پر دلالت کرتا ہے ازْدَادُوْا ازْدِیَادٌ مصدر سے ماضی جمع مذکر غائب کُفْرًا مصدر (پھر کفر میں بڑھے) لَنْ تُقْبَلَ۔ قبولٌ مصدر سے مضارع مجہول منفی موکد بلن صیغہ واحد مؤنث غائب تَوْبَةٌ مصدر مضاف هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ (ان کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی) وَاُولٰٓئِكَ اسم اشارہ جمع بعید هُمُ ضمیر جمع مذکر (اور وہی لوگ) الضَّآلُّوْنَ واحد الضَّالُّ ضَلَالٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر (بھٹکے ہوئے اور گمراہ ہیں) ایمان کے بعد کفر اختیار کرتا اور اس میں حد سے بڑھنا ایسا عمل قبیح ہے کہ اب توبہ کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہی ایسے لوگ پرلے درجے کے گمراہ ہیں۔

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ۝

اِنَّ الَّذِیْنَ (بیشک وہ لوگ جو) كَفَرُوْا۔ كُفْرٌ مصدر سے ماضی جمع مذکر غائب (کافر ہوئے) وَمَاتُوْا۔ مَوْتٌ مصدر سے ماضی جمع مذکر غائب (اور وہ مرگئے) وَهُمْ كُفَّارٌ واحد کافر (درآنحالیکہ وہ کافر تھے) فَلَنْ یُّقْبَلَ۔ قبول مصدر سے مضارع مجہول منفی موکد بلن واحد مذکر غائب (ہرگز قبول نہیں کیا جائیگا) مِنْ اَحَدِهِمْ (ان میں سے کسی سے) مِلْءُ الْاَرْضِ۔ مِلْءٌ اسم مضاف الْاَرْضِ مضاف الیہ مِلْءُ الشَّیْءِ سے مراد ہے وہ مقدار جس سے وہ شی بھر جائے مِلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا سے مراد اتنا سونا جس سے زمین بھر جائے وَلَوِ حرف شرط افْتَدٰى بِهٖ



Marfat.com

اِفْتَدٰوْا سے ماضی واحد مذکر غائب (اور اگر وہ اسے معاوضہ میں دینا چاہے) اُولٰٓئِكَ اسم اشارہ جمع بعید لَهُمْ ان کے لئے عَذَابٌ موصوف اَلِيْمٌ صفت۔ دردناک عذاب وَمَا لَهُمْ (اور نہیں ہے ان کے لئے مِّنْ نّٰصِرِيْنَ واحد نَاصِرٌ۔ نَصْرٌ سے اسم فاعل جمع مذکر ان کے لئے کوئی مددگار نہیں ہوں گے یعنی حالتِ کفر پر مرنے والے کو تمام دنیا کا مال و متاع بھی عذاب الٰہی سے نجات نہیں دلا سکتا۔



Marfat.com

# کتابیات

## تفاسیر (عربی)

| | | |
|---|---|---|
| ۱۔ | تفسیر ابن کثیر | عماد الدین ابو الفداء اسمعیل الدمشقی (۷۷۴ھ) |
| ۲۔ | تفسیر روح المعانی | علامہ شہاب الدین محمود آلوسی بغدادی (۱۲۷۰ھ) |
| ۳۔ | الکشاف | محمود بن عمر زمخشری (۵۳۸ھ) |
| ۴۔ | تفسیر المنار | سید رشید رضا مصری (مفتی محمد عبدہٗ) |
| ۵۔ | انوار التنزیل (تفسیر بیضاوی) | قاضی عمر ناصر الدین البیضاوی (۶۸۵ھ) |
| ۶۔ | صفوۃ التفاسیر | محمد علی صابونی۔ مکہ مکرمہ |
| ۷۔ | محاسن التاویل (تفسیر القاسمی) | محمد جمال الدین القاسمی (۱۳۳۲ھ) |
| ۸۔ | جلالین | جلال الدین محلی و جلال الدین السیوطی (۹۱۱ھ) |
| ۹۔ | الاتقان فی علوم القرآن | " " " " |

## تفاسیر (اردو)

| | | |
|---|---|---|
| ۱۔ | معارف القرآن | مفتی محمد شفیع |
| ۲۔ | تفسیر حقانی | ابو محمد عبد الحق حقانی دہلوی (۱۱۲۴۷ھ) |
| ۳۔ | ترجمان القرآن | ابو الکلام آزاد |
| ۴۔ | تفہیم القرآن | ابو الاعلیٰ مودودی |
| ۵۔ | تفسیر ماجدی | مولانا عبد الماجد دریا بادی |



Marfat.com

# لغات

| | |
|---|---|
| ۱۔ المفردات فی غریب القرآن | ابوالقاسم الراغب الاصفہانی (۵۰۲ ہجری) |
| ۲۔ اعراب القرآن | محی الدین الدرویش (۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء) |
| ۳۔ لغات القرآن | عبدالرشید نعمانی |



Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com